صحیفۂ زرین
جلد دوم

ممالک متحدۂ آگرہ واودھ

UNITED PROVINCES OF AGRA & OUDH.

نولکشور پریس لکھنؤ

جلد دوم

بیادگار جشن جلوس میمنت مانوس و دربار دُربار تاجپوشی اعلی حضرت
قوی شوکت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند خلد اللہ ملکہم و دام دولتہم

جسمین

قلمرو ہندوستان کے تمام صوبجات مضافات وملحقات کے والیان ملک
روسار کبار خطاب یافتگان عالی تبار مشاہیر نامدار و بزرگان ذی اقتدار کے
خاندانی اور ذاتی سوانح وحالات اور تصاویر مرقعجات مندرج ومندمج ہین

باہتمام

خاکسار پراگ نرائن بھارگو خادم کارخانۂ اودھ اخبار
مطبع منشی نول کشور سی آئی ای واقع لکھنؤ مین طبع ہوا

سنہ ۱۹۰۲ء

متحدہ آگرہ واودھ

فہرست اسماء گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر ممالک متحدہ آگرہ واودھ

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۶	سنہ ۱۳۶۰ھ	سنہ ۱۳۶۰ء
۱۰	۸	۲۴۔مئی سنہ ۱۸۸۳ء	۳۔جنوری سنہ ۱۸۹۳ء
۷۲۔الف	۱۲	چندربنسی	سورج بنسی

ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

محمد حسن علی۔ شہزادہ سلیمان قدر مرزا بہادر۔ آپ جنت مکان حضرت
محمد امجد علی شاہ مغفور چہارم شاہ اودھ کے خلف اصغر ہین۔ نواب مغفورہ بہو صاحبہ جنکے
بطن مبارک سے آپ ہین بادشاہ کی نہایت عزیز منکوحہ تھین انکے پاندان کے خرچ کے
لیے سات ہزار روپیہ ماہوار مقرر تھے آپ بلدۂ لکھنؤ مین حضرت محمد علی شاہ کے عہد مین
جو آپ کے جد بزرگوار ہین ۱۰ دسمبر ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوے۔ اسی روز بادشاہ نے آپکے
اسم مبارک کی نمود تاج و شمشیر و خلعت و اسپ اور فیل عنایت کیا اور آپ کی ولادت
کی خوشی مین اکاون ضرب کی سلامی سر ہوئی اور داروغہ توپخانہ کلان مظفر علی خان بہادر
کو سات پارچہ کا خلعت مرحمت ہوا اسی روز دو اتالیق اور آٹھ پیش خدمتین اور ملازم ہوئین
حضرت محمد علی شاہ کے انتقال کے بعد آپکے والد ابوالظفر مصلح الدین ثریا جاہ حضرت
امجد علیشاہ ۵۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۵۸ھ کو سریرآرای سلطنت ہوے۔ سنہ ۱۲۴۳ھ مین
آپکی تقریب بسم اللہ عمل مین آئی۔ اس خوشی مین داروغہ سید تدبیر کو خلعت اور خطاب
شمشیر الدولہ مرحمت ہوا۔ اس روز تمام شہر سرخ پوش تھا یہانتک کہ مسٹر جان لو صاحب
رزیڈنٹ بھی سرخ جامہ و دستار اور [illegible] پوشش پہن کر شریک دربار ہوے۔ محفوظ الدولہ
میر امام بخش ناظر۔ میر اولاد علی اتالیق۔ مانی رقم خان خوشنویس آپ کی تعلیم کے لیے مقرر

ہوے اسیطرح آپکی خدمت کے لیے ایک بہت بڑا عملہ مامور ہوا جسکی تنخواہ آپکی والدہ جناب عالیہ متعالیہ کے یہان سے ملتی تھی۔ بادشاہی عملہ مین جو آپکی خدمت کے لیے معین ہوا دس ہندوستانی سوار۔ پانچ ترک سوار۔ ایک کمپنی تلنگہ۔ ایک پلٹن۔ ایک تمن۔ بیس برچھی بردار۔ پانچ بلم بردار۔ پانچ بھالہ بردار۔ سات زنجیر فیل۔ بیس راس اسپ جنمین چار خاصہ کے اور باقی متصدی اور مصاحبون کی سواری کے لیے تعینات تھے۔ انکے علاوہ پانچ منزل رتھ۔ پانچ گاڑیان۔ پانچ چھکڑے۔ پچاس نرگاؤ۔ پچاس گاؤمیش۔ دو سکھپال۔ نقرئی و طلائی ہودے شیر و چیتے اور ہرن شکار کے لیے مرحمت ہوے۔ آغا مرزا برچھیت۔ میر علی پھکیت۔ خلیفہ ملھی پٹیت۔ اصالت خان بنکیت۔ پہاڑ خان چابک سوار شہسواری اور ورزش اسلحہ کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے۔ چتر منزل آپ کی قیام گاہ تھی اور بادشاہ چہارم بھی وہین رہتے تھے۔ آپ جمعہ یوم التعطیل کو صبح خواہ شام ہواخوری کو مع تمام جلوس و ماہی مراتب کے نکلتے تھے۔ علاوہ دربار و جاے بانی و عیدگاہ و جمعہ کے آپ کو دولتسرا سے باہر نکلنے کا حکم نہ تھا اور آپ کی میوہ خوری کے لیے سات ہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے۔ حضرت امجد علیشاہ کی رحلت کے بعد ۲۷ صفر ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۷ء کو سلطان عالم حضرت محمد واجد علیشاہ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔ وہ بھی آپکے ساتھ کمال شفقت اور محبت سے پیش آئے بعدہ آپکی والدہ جناب عالیہ متعالیہ اور آپ اپنے مکان حضرت گنج مین اُٹھ آئے مگر آٹھوین روز دربار مین برابر جایا کیے۔ اسی عہد مین آپکا عقد آپکے عم مکرم مرزا عظیم الشان بہادر کی دختر نیک اختر سے ہوا۔ حضرت محمد واجد علی شاہ مرحوم آپکی شادی مین شریک ہوے آپکی مختلف ازواج سے کئی اولادین ہوئین اور اب آپکے بیٹے بیٹیان۔ پوتے پوتیان۔ نواسے نواسیان اور کوانسے موجود ہین۔ جب ۷ فروری ۱۸۵۶ء کو سلطنت اودھ کا انتزاع عمل مین آیا تو آپ حضرت واجد علیشاہ کے ہمراہ کانپور و بنارس ہوتے ہوے کلکتہ گئے۔ ایک مہینے کے بعد بادشاہ نے آپ کو رخصت کیا اور آپ لکھنؤ کو واپس آئے۔ اُس زمانہ

مین یہان غدر تھا مگر اُس پر آشوب ہنگامہ مین آپ اور آپکی والدہ ماجدہ نے برٹش رفاقت کو ترجیح دی اور کئی مہینہ تک مختلف مقامات پر قیام رکھا اور بعد تسلط پھر واپس آئے آپکو گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ خاص ارادت ہے - آپ کو اخبار بینی - شعر و سخن - علم تاریخ - کتب بینی - مناظرہ - سیاحت - تعمیرات - علم میسمرزم و اسپرچوائیلزم سے بہت بڑی دلچسپی ہے - آپکا ہندی اور اُردو کلام نہایت پاکیزہ ہوتا ہے - گورنمنٹ انگلشیہ آپ کا بہت بڑا اکرام و احترام کرتی ہے - دربار گورنری اور ویسرائی مین آپکی کرسی کا نمبر اول ہے سنہ ۱۹۰۰ء مین جب ہز اکسلنسی لارڈ کرزن لکھنؤ مین تشریف لائے تھے تو آپ سے خصوصیت کے ساتھ ملاقات کی تھی آپ حرمین شریفین کی زیارات سے بھی مشرف ہو چکے ہین - سکونت - لکھنؤ -

بھگوتی پرشاد سنگھ - مہاراجہ - تعلقدار بلرام پور - آپ ۱۹ - جولائی سنہ ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئے - آپ جنوار چھتری ہین یہ خاندان چودھوین صدی کے وسط مین وادی نربدا سے آکر اودھ مین آباد ہوا تھا - سردار سوم نبسی کی (جنکا قیام قلعہ پاوا گڑھ حدود گجرات مین تھا) چھ اولادون مین سے سب سے چھوٹے بریار ساہ نے اسلامی فوج مین ملازمت اختیار کی اور رسالداری کے منصب پر فائز ہوئے - سنہ ۱۳۷۴ء مین سلطان فیروز شاہ تغلق نے سید سالار کی زیارت کا عزم کیا بریار ساہ اُن کے ہمرکاب ہوئے اُنکو لٹیرون سے ضلع کے شرقی حصہ کے صاف کرنے کی خدمت سپرد ہوئی اس فرض کو اُنھون نے کچھ ایسی خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ بادشاہ نے خوش ہو کر اُنکو یہ علاقہ بخشدیا - رسالدار نے اُکو نا جسکا نام خانپور مہا و اتھا اپنی قیامگاہ تجویز کی - بریار ساہ کی ساتوین پشت مین گنیش سنگھ ہوئے جنکے بھائی مادھو سنگھ نے اپنے بھائی سے علیحدہ ہو کر اپنی ایک جدا شاخ قائم کی - اُن کے فرزند بلرام داس نے شہنشاہ جہانگیر کے آغاز عہد حکومت مین موجودہ بلرام پور کو آباد اور اپنے چچازاد بھائی راجہ لچھمن نراین سنگھ کی معاونت سے سرداران ہتورا و اترور

کو نیست و نابود کر دیا۔ بلرام داس کے جانشینون نے تلسی پور کے کرمیون پر بھی اپنا سکہ جمایا اور مشرقی حد کے متعلق برابر اترولہ کے پٹھانون سے مجادلہ ہوتا رہا۔ اس خاندان نے اپنی فتوحات سے بہت بڑی جائداد بڑھائی۔ ۱۷۷۷ء مین راجہ نول سنگھ ریاست بلرام پور کے مالک ہوے۔ یہ نہایت بہادر اور شجاع اور جنگ آور تھے انھون نے شاہی ناظمون کو بھی پسپا کیا۔ نول سنگھ کے دو فرزند تھے۔ فرزند اکبر تھوڑی عمر مین انتقال کر گئے اور ان کی تمام عمر تلسی پور راج سے لڑتے لڑتے گذر گئی۔ فرزند اصغر ارجن سنگھ ۱۸۱۷ء مین اپنے والد کی وفات کے بعد راجہ ہوے اور ۱۸۳۰ء مین اپنے قریب کے راجہ بھنگا سے دو جنگون کے بعد انتقال کیا۔ ان کے جانشین راجہ جے نرائن سنگھ ہوئے جو لاولد مر گئے۔ ۱۸۳۶ء مین ان کے چھوٹے بھائی مہاراجہ سر دگبجے سنگھ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ انکے جانشین ہوے اور ایک مدت دراز تک نہایت عمدہ طور سے کاروبار ریاست کو سرانجام دیکر ۱۸۸۲ء مین رحلت فرمائی انھون نے غدر کے پر آشوب زمانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمات کمال خیر خواہی اور جان نثاری سے انجام کی تھین انھین ممتاز خدمات کے صلہ مین انکو تلسی پور کا رسارا پرگنہ جو ضبطی مین آچکا تھا گورنمنٹ عالیہ نے عطا فرمایا اسکے علاوہ ضلع بہرائچ مین بھی انکو ایک بڑا علاقہ مرحمت ہوا اور انکے جملہ موروثی علاقہ مین دس فیصدی جمع سرکاری معاف اور مرفوع القلم کر دی گئی۔ وہ عدالتہاے دیوانی کی حاضری سے مستثنےٰ ہوے انکے پانچسو ہمراہی ایکٹ اسلحہ کے اثر سے بری قرار پائے۔ انکو مہاراجہ بہادر اور کے سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب بھی مرحمت ہوا تھا اور ۹ ضرب توپ کی سلامی کا اعزاز حاصل تھا۔ وہ انجمن تعلقداران اودھ کے اولین صدر انجمن تھے اور کچھ عرصہ کے لیے حضور وایسراے کی مجلس وضعان آئین و قوانین کے ممبر بھی رہے تھے۔ انکا نام مع دیگر چار تعلقداران اودھ کے لارڈ کیننگ صاحب کے اعلان مین باعتراف خیر خواہی مذکور ہوا ہے۔ راجہ بھگوتی پرشاد سنگھ مہاراجہ دگبجے سنگھ

ہوا - نیار پور کے گرک بنسی تعلقدار کی بغاوت رفع کرنے مین اُنھون نے جو دلیری اور بسالت ظاہر کی اُسکی قدردانی مین وہ قائم جنگ کے خطاب سے سرفراز کیے گئے جسکا ذکر سر ولیم سلیمن کے روزنامچہ مین تفصیل مندرج ہے دربار سلطانی سے اُنکو راجہ راجگان اور سرکوب سرکشان کا خطاب بھی عطا ہوا تھا سنہ ۱۸۵۵ع مین راجہ بختاور سنگھ نے قضا کی اور اپنے بھتیجے اور متبنی فرزند مہاراجہ مان سنگھ کو اپنا جانشین چھوڑا - مہاراجہ مان سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ انگلشیہ کی اس صوبہ مین نمود حکومت کے لیے کارہاے نمایان انجام دیے - اُنھون نے اپنے قلعہ شاہ گنج مین بہت سے یوروپینون کو پناہ دی اور اُنکو بحفاظت تمام منزل مقصود تک پہونچا دیا - ان خدمات کے صلہ مین اُنکو مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا - اور راجہ گونڈہ کا وسیع علاقہ جو بغاوت کی علت مین ضبط ہوا تھا مرحمت ہوا مہاراجہ نے انجمن تعلقداران قائم کرکے اس طبقہ پر بہت بڑا احسان کیا اور وہ اودھ کے متعلق تمام مشکل مسائل کو نہایت خوبی سے طے کرنے مین کامیاب ہوے - اس انجمن کے انعقاد سے تعلقدارون کی آیندہ نسلون کے حقوق کا جو تحفظ ہوا وہ اُنکی خوش تدبیری اور دوراندیشی کا ایک مستقل اور دوامی یادگار ہے - سنہ ۱۸۶۹ع مین مہاراجہ مان سنگھ کو کے سی ایس آئی کا خطاب ملا - اور ہز اکسلنسی گورنر جنرل نے تمغہ عطا کرتے وقت سر دربار اُنکی اُن خدمات بائستہ کا شکریہ ادا کیا - حال مین تعلقداران اودھ نے اُنکی یادگار مین اُنکی ایک سنگی شبیہ بصرف کثیر تیار کرا کر بارہ دری قیصر باغ مین نصب کی ہے - اس تقریب سعید کے وقت تعلقداران اودھ کا ایک بہت بڑا مجمع تھا اور اُنکے علاوہ سر جے ڈی لاٹوش لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ اور سر جان وڈبرن مرحوم لفٹنٹ گورنر بنگال شریک جلسہ تھے - مہاراجہ مان سنگھ نے ۱۱ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۰ع کو رحلت فرمائی مہاراجہ پرتاب سنگھ اُنکے نواسے اور جانشین ہین آپکی وراثت کے متعلق عرصہ تک مقدمہ ہوتا رہا آخر گورنمنٹ نے آپکو مہاراجہ مرحوم کا جائز وارث قرار دیا اور آپ سنہ ۱۸۸۶ع مین مسند نشین ہوے - ۱۶ فروری سنہ ۱۸۸۷ع مین آپ کو خطاب مہاراجگی مع شمشیر و کمر بند

مرصع عنایت ہوا اور ۱۲ جولائی ۱۸۹۱ء کو گورنمنٹ نے لقب مہاراجہ بہادر اجودھیا تسلیم فرمایا۔ ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب کے۔سی۔آئی۔ای۔مرحمت ہوا اور ۱۸۹۷ء مین بہ تقریب جشن جوبلی حاضری عدالت سے اور ۱۹۰۰ء مین قانون اسلحہ کے اثر سے مع اپنے کثیر التعداد ملازمین کے مستثنیٰ ہوے۔آپ وایسراے کی لیجسلیٹو کونسل اور صوبجات ہذا کی لیجسلیٹو کونسل کے کئی بار ممبر رہ چکے ہین جو آپ کی روشندماغی و ہردلعزیزی پر دلالت کرتا ہے۔قانون کورٹ آف وارڈز تعلقداران کی ضرورت کے بموجب پاس کرانے اور قانون علاقہ جات محفوظہ کے اجرا مین آپکی سعی اور کوشش بلیغ نہایت مشکور ہوئی۔رفاہ عام کے کامون سے آپ کو جو دلچسپی ہے وہ آپ کے آن بیش بہا چندون سے ظاہر ہے جو آپ نے وقتاً فوقتاً دیے ہین کوینٹن میموریل فنڈ ڈفرن فنڈ۔اور صدہا تعلیمی اور خیراتی کامون مین آپکا نام نامی نہایت ممتاز اور مشہور ہے آپ مذہب کے صرف پابند ہی نہین ہین بلکہ مذہبی خیرات مین بھی آپ کی فیاضی کا حصہ بہت بڑھا ہوا ہے۔چنانچہ آپنے کارہاے خیر کے لیے ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی نکاسی کی ایک وسیع جائداد وقف کردی ہے جو ہزارون بندگان خدا کے آذوقہ کا ذریعہ ہے۔

تعمیرات کا آپ کو خاص شوق ہے۔ چنانچہ خاص اجودھیا مین آپ کی بنوائی ہوئی کئی نادر عمارتین موجود ہین۔آپکی دو شادیان ہوئین اول مہاراجہ سرمانسنگھ قائم جنگ نے اپنے زمانہ مین کی تھی۔دوسری آپ نے خود بمقام بھاگلپور ایک بڑے خاندان مین کی اُنھین کے نام آپ نے بوجہ نہونے کسی اولاد کے وصیت نامہ باختیار تبنیت حسب شرائط ایکٹ تعلقداری تحریر کردیا ہے۔سکونت اجودھیا۔

محمد امیر حسن خان - راجہ - سر - کے - سی - آئی - ای - امین الحرم نصیر الملک ملک الشعرا - امیر الدولہ - سعید الملک - ممتاز جنگ بہادر - ز آئر - راجۂ محمود آباد - ولادت ۱۸۴۹ء آپ اپنے والد راجہ نواب علی خان کے انتقال کے بعد ۱۸۵۸ء مین مسند نشین ہوئے آپ نسباً شیخ صدیقی ہین مگر کسی بزرگ کے خان کے لقب سے ملقب ہونے کے سبب سے یہ خاندان خانزادہ کے نام سے مشہور ہو گیا - آپ کے مورث اعلی شیخ نتھو یا نتھن ۱۳۶۰ھ مین بھر قوم کی تادیب کے لیے دربار دہلی مین ملازم ہوے اور اپنے کارہاے نمایان کے صلہ مین فتحپور کے قریب ایک بڑا علاقہ حاصل کیا - اُنکی چوتھی پشت مین داؤد خان فوج شہنشاہ دہلی کے جنرل تھے جو نواب کے خطاب سے سرفراز کیے گئے اور اُنکے فرزند نواب محمود خان نے ۱۶۷۷ء مین قصبۂ محمود آباد کی بنیاد ڈالی - یہ دربار دہلی کی جانب سے جونپور کے عہدۂ فوجداری پر بھی مامور تھے اُنکے جانشین نواب محمد امام خان نے اپنے تمام علاقہ کو اپنے دو بیٹون پر منقسم کر دیا خلف اکبر نواب محمد اکرام خان محمود آباد مین رہے اور خلف اصغر مظہر علی خان بلہرہ مین آباد ہوے آخر الذکر پینتے پور اور بلہرہ کے راجاؤن کے مورث اعلی تھے - محمد اکرام خان کے دونون بیٹے سرفراز علی خان اور مصاحب علی خان نے لاولد انتقال کیا - مصاحب علی خان کی بیوہ رانی ۱۸۱۹ء مین ریاست محمود آباد پر قابض ہوئین جنھون نے بلہرہ کی شاخ مین سے اپنے چچازاد بھائی نواب علی کو متبنی کر کے ۱۸۳۸ء مین انتقال کیا - راجہ نواب علی خان ایک مشہور عالم اور ممتاز شاعر تھے جنکی نسبت سلیمن صاحب لکھتے ہین کہ "وہ ایک قوی الجثہ اور عمدہ منتظم شخص ہین" اُنکو ۱۸۵۰ء مین راجہ کا خطاب اور ۱۸۵۲ء مین مقیم الدولہ قائم جنگ بہادر کا خطاب دربار اودھ سے عطا ہوا تھا انکے زمانہ مین رقبہ ریاست کو بہت زیادہ وسعت ہوئی - اُنھون نے ۱۸۵۸ء مین انتقال کیا اور اپنے اکلوتے صاحبزادہ راجۂ حال کو اپنے اعقاب مین چھوڑا آپنے ۱۸۶۷ء تک اپنا زمانۂ نابالغی کورٹ آف وارڈس کے

زیر اہتمام پورا کیا۔ آپ نے سیتا پور اسکول۔ بنارس کالج۔ اور کیننگ کالج لکھنؤ مین تعلیم پائی ہے۔ سر ہنری ڈیوس سابق چیف کمشنر اودھ کی تحریک و تجویز سے گورنمنٹ انڈیا نے ۵۔ مئی ۱۸۷۱ء کو امیر الدولہ سعید الملک ممتاز جنگ کا خطاب عنایت فرمایا۔ ۱۸۷۱ء مین انڈین برٹش ایسوسی ایشن (انجمن تعلقداران اودھ) کے وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوے اور اُسکے بعد اس زبردست جماعت کے پریسیڈنٹ رہے۔ گورنمنٹ برطانیہ نے آپکے آبائی خطاب راجگی کو ۴ دسمبر ۱۸۷۷ء کو موروثی تسلیم کیا۔ لارڈ لارنس صاحب کے زمانہ مین جب لکھنؤ مین بہت بڑا دربار ہوا تھا تو اُسمین آپ کو اعزازی شمشیر عطا ہوئی۔ اور ۲۴ مئی ۱۸۸۳ء کو آپ۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے ممتاز ہوے اور ۵۔ مارچ ۱۸۸۴ء کو خان بہادر کا خطاب موروثی تسلیم کیا گیا۔ آپ آنریری مجسٹریٹ ہین اور اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی آپ کو حاصل ہین آپ اور راجہ کاظم حسین خان تعلقہ دار پنیتے پور و بلہرہ حقیقی خالہ زاد اور عمزاد بھائی ہین۔ آپ اس خاندان کی بڑی شاخ کے بزرگ خاندان ہین آپ کے فرزند اکبر صاحبزادہ علی محمد خان ہین جو ۱۸۸۱ء مین پیدا ہوے۔ سکونت محمود آباد ضلع سیتا پور۔
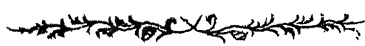
جے کشن داس۔ راجہ۔ بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۲۴۔ نومبر ۱۸۳۲ء آپ چترویدی برہمن ہین سلطان علاؤالدین غوری کے عہد مین چونکہ آپکے بزرگوارون نے متھرا کے قاضی کو مار ڈالا تھا اسلیے وہان سے ضلع ایٹہ اور زان بعد ٹیسر ضلع آگرہ مین سکونت اختیار کی آپ چوبے برندابن داس مرحوم کے منجھلے بیٹے ہین جو ضلع مراد آباد مین ایک نامی و معزز رئیس تھے اور جنکی عالی دماغی اولوالعزمی اور سخاوت و عزت اہل اسلام و ہنود و حکام انگریزی مین ضرب المثل تھی آپکے بڑے بھائی چوبے گھنشیام داس برٹش عملداری مین تحصیلدار تھے جو غدر کے

حسـ ...ین کا سگنج کے باغیون کے ہاتھ سے اسوقت مقتول ہوے جب وہ مجلہ متصل ... اور کاسگنج کی حفاظت مین مصروف تھے۔ اس جانبازی کے صلہ مین گورنمنٹ آپ کو چوبے گھنشیام داس کی بیوہ کو پانچہزار روپیہ نقد عطا فرمایا اور سو روپیہ ماہوار کا دسٹرکٹ ... انکی حیات تک مقرر ہوا اور انکے بعد تا شادی یہ وظیفہ انکی دختر کے لیے جاری ... کیو۔ اپنے برادر مکرم چوبے گھنشیام داس کی طرح راجہ جے کشن داس نے بھی ایام غدر مین نمایان خدمات انجام دی ہین اور سرکاری کاغذات اور مراسلات مین وقتاً فوقتاً انکا اعتراف ہوا ہے۔ اورنھین خدمات اور خیرخواہی کے صلہ مین آپکو راجہ کا خطاب اور دس ہزار روپیہ جمع کا ایک علاقہ مرحمت ہوا۔ راجگی کی سند مین بھی آپ کی اس کمال شجاعت و دلاوری و حزم و ہوشیاری کی تعریف کی گئی ہے جو آپ نے علی گڈھ کی حفاظت مین ظاہر کی تھی۔ سنہ ۱۸۶۰ع مین آپ کو بہادر کا خطاب اور پانچہزار روپیہ کا ایک خلعت اور عطا ہوا اور آپ کی حیات تک آپکے علاقہ کی جمع نصف اور آپ کے وارثون کے لیے چہارم قرار دی گئی۔ سنہ ۱۸۶۰ع مین آپ کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عنایت ہوا اور سنہ ۱۸۶۲ع مین میوٹنی میڈل عطا ہوا سنہ ۱۸ع مین لفٹنٹ گورنر بہادر نے برسر دربار فرمایا کہ آپ گورنمنٹ کے مسلم خیرخواہ ہین اور کل انگریزون کو چاہیے کہ آپ کو اپنا دوست تصور کرین۔ اسی اسپیچ مین ہز آنر نے ان خدمات کا اعتراف و اظہار کیا ہے جو آپ نے ترقی تعلیم کے متعلق کی ہین جب سنہ ۱۸۷۷ع مین دہلی مین دربار قیصری ہوا تو آپ کو قیصری تمغہ مرحمت ہوا آپ ابتداً ۲۱۔ مارچ سنہ ۱۸۴۷ع کو ایام نابالغی مین خزانچی کلکٹری ضلع مرادآباد نامزد ہوے اور ۹۔ مارچ سنہ ۱۸۵۵ع سے ہاتھرس کی تحصیلداری پر مامور ہوے اور زمانہ تحصیلداری ہی مین آپ کو اختیارات جنٹ مجسٹریٹی عطا ہوے۔ پھر رفتہ رفتہ آپ اول درجہ کی ڈپٹی کلکٹری پر فائز ہوے اور تقریباً ۲۵ سال کی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی

تعلیمی معاملات سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آگرہ کالج آپ ہی کے فیض اثر سے لکھنؤ میں
ٹوٹنے بچا۔ بریلی کالج کو بھی آپ کی ذات سے خاص فائدہ پہونچا۔ علی گڈھ کالج ٹرسٹ انڈیا
علی گڈھ سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد میں بھی آپ ہی کی شرکت اور اعانت ۔ت فرمایا۔
ہوئی ہین۔ سر سید احمد مرحوم آپ کو اپنا بھائی اور دوست اور مشیر سمجھتے تھے اور سن پریسیڈنٹ
سوسائٹی کے متعلق تمام اہم معاملات مین آپ سے مشورہ لیتے تھے جسکا سید صدر
مرحوم نے شکرگزاری کے ساتھ ہر عام وخاص موقع پر اظہار کیا ہے۔ آپ الہ آباد
اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو ہین۔ آپ سنسکرت ٹکسٹ بک سوسائٹی لندن کے بھی ممبر
تھے۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی برطانیہ اعظم وآئرلینڈ نے آپ کو اپنا ممبر مقرر کیا۔ ان
صوبجات مین تعلیم نسوان کو جو ترقی ہوئی ہے اُسکا ایک بہت بڑا حصہ آپ ہی کی
دلچسپی کا نتیجہ ہے۔ آپ کو ہمیشہ سے تمدنی معاملات کی اصلاح اور درستی کا خیال رہا ہے
مذہبی امور مین آپ کے خیالات راسخ الاعتقاد ہندوؤن کی طرح محدود نہین ہین بلکہ
آپ کا مقولہ یہ ہے کہ جسطرح انسان کا فرض ہے کہ اپنی عاقبت سنوارے اُسیطرح
اپنی دنیا بھی درست کرے اور دنیا والون کے کام آئے۔ حال مین اپنے اپنے والد پٹھک
برندابن مرحوم کی یادگار مین ایک ویدک آشرم آگرہ مین قائم کیا ہے جسکا مقصود یہ ہے
کہ اسمین قوم برہمن خصوصاً اور دوسری قومین عموماً قیام کرین اور مذہبی تعلیم اور علم
سنسکرت حاصل کرین۔ اس کام کے لیے آپ نے ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ کی
قیمتی جائداد اور پرامیسری نوٹ وقف کیے مین ویدک آشرم کے افتتاح کی رسم
ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نے اپنے دست مبارک سے ادا کی تھی۔ راجہ صاحب
کو تعلیمی اور مذہبی معاملات مین بہت بڑی دلچسپی ہے پولیٹکل معاملات مین بھی آپ کی
رائے نہایت صائب اور وقیع ہوتی ہے سنہ ۱۸۶۶ع مین مسودہ ترمیم قانون طلاق
نو عیسائیان ہند کے خلاف جو جلسہ ہوا تھا اُس مین آپ کی تحریک اور تجویز سے ایک

حسب دلخواہ نتیجہ پیدا ہوا۔ مغربی و شمالی و اودھ کی لوکل سیلف گورنمنٹ کی توسیع کے متعلق مباحثے و مشورت کی غرض سے جو کمیٹی مقرر ہوتی تھی اُسمین بھی گورنمنٹ نے آپ کو ایک ممبر قرار دیا تھا۔ آپکے بڑے بیٹے کنور جوالا پرشاد۔ بی۔ اے۔ ان اضلاع مین ڈسٹرکٹ و سشن جج کے عہدہ پر ممتاز تھے مگر اُنکی عمر نے وفا نہ کی اب اُن کے فرزند اکبر کنور جگدیش پرشاد۔ بی۔ اے نے اسی سال سول سروس کا امتحان پاس کیا ہے اور اس صوبہ مین وہ اول شخص ہین جو اس درجہ کو پہونچے ہین آپ کے منجھلے یعنی دوسرے بیٹے کنور پرمانند رائے بہادر رائے بریلی کے سب جج ہین۔ آپ کے تیسرے بیٹے کنور بنارسی داس ایم۔ اے۔ ہین جو درس و تدریس کے مقابلہ مین دنیوی تعلقات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ سکونت مراد آباد۔

کارنیلیا سہراب جی مس۔ آپ فرقۂ اناث مین بمبئی یونیورسٹی کی اول گریجوئیٹ ہین۔ آپ دکن کالج مین بہت ممتاز و نامور طالب العلم تھین جہان آپنے انگریزی علم ادب مین وظائف و انعامات کے علاوہ ہویلاک اور ہانگ کے انعامات بھی حاصل کیے تھے۔ آپنے آرٹس کورس کے جملہ امتحانات اول درجہ کے اعزاز کے ساتھ پاس کیے۔ درجہ یافتہ ہونے کے بعد آپ گجرات آرٹس کالج کی فیلو مقرر ہوئین۔ جہان آپنے انگریزی علم ادب اور علم منطق پر نہایت کامیابی سے لکچر دیے۔ جب گجرات کالج کے انگریزی علم ادب کے پروفیسر نے رخصت لی تو آپ اُسکی قائمقام مقرر ہوئین چونکہ آپنے بہت سے ایسے واقعات اور حالات سُنے تھے جنسے پردہ نشین عورات اپنے حقوق کو حاصل نہین کر سکتی تھین اسلیے آپکی توجہ قانون کی جانب مائل ہوئی اور انگلستان مین جاکر آپ سومرولی کالج مین داخل ہوئین۔ اکسفرڈ یونیورسٹی کے کہنہ خیال لوگون کو آپکے اُس ارادہ پر کسیقدر استعجاب اور حیرت ہوئی کیونکہ یونیورسٹی مذکور مین یہ پہلا

واقعہ تھا لیکن ضرورت و احتیاج وقت کا لحاظ کر کے اُنھون نے کونسل منعقد کی جسکا یہ سب سے پہلا اجلاس تھا جس مین ایک عورت کے قانونی امتحان پاس کرنے اور اسکے ارادہ پر غور کیا گیا۔ کونسل نے بہت بڑے غور و خوض کے بعد آپ کو بی سی۔ ایل کے امتحان مین شریک ہونے کی اجازت دی۔ جسکو آپ نے بہت اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ اُسکے بعد آپنے چیمبرس مین کام کر کے عملی طور پر قانون سے واقفیت پیدا کی۔ واپسی ہندوستان پر مس سہراب جی کو لوگون نے راے دی کہ آپ بمبئی یونیورسٹی کے ایل ایل بی کی ڈگری بھی لے لیجیے جس سے آپ کو ہائی کورٹ مین وکالت کا استحقاق حاصل ہو جائیگا چنانچہ آپنے ایل ایل بی کی ڈگری بھی اعزاز کے ساتھ حاصل کی۔ اُسکے بعد یہ سوال پیدا ہوا کہ آیا کوئی عورت عدالتون مین بحیثیت وکیل کے کام کر سکتی ہے۔ آخر مین مس سہراب جی کو احاطہ بمبئی کی بعض دیسی ریاستونکی عدالتون مین وکالت کرنے کی اجازت ملی۔ آپ سشن جج پونا کے اجلاس مین ایک خون کے مقدمہ مین وکیل تھین جس مین آپکے موکل نے رہائی پائی اور جج نے آپکی لیاقت اور قابلیت کی بہت بڑی تعریف کی۔ چونکہ آپکا خیال تھا کہ شمالی ہندوستان مین پردہ کی پابندی کی سختی کی وجہ سے آپکے خدمات کی زیادہ ضرورت ہے اسلیے ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی مین آپنے امتحان وکالت مین شریک ہونے کی درخواست کی۔ لیکن جب آپنے اُسکو مع مشکل امتحان اُردو کے پاس کر لیا تو جو بمبئی مین دقت پیش آئی تھی وہی یہان بھی حائل ہوئی۔ اور آپکا نام ہائی کورٹ کے وکلا مین نہ درج ہوا۔ اگرچہ آپنے اکثر پردہ نشین خواتین کو اُنکے مقدمات و معاملات مین قابل قدر مشورہ دیا ہے مگر جبتک سرکاری طور پر آپکو اجازت نہ ملے آپ کسی طرح حسب دلخواہ اُن کو فائدہ نہین پہونچا سکتین۔ فی الحال آپ انگلستان مین ہین جہان آپنے پردہ نشین لیڈیونکی امداد کے لیے ایک تجویز دیکھیم پیش کی ہے۔ سلطنت برطانیہ کے بڑے بڑے اخبارات۔ اور موجودہ اور پنشن یافتہ

محمد تصدق رسول خان - راجہ - آنریبل - سی - ایس - آئی - رئیس جہانگیرآباد

ضلع بارہ بنکی ملک اودھ - آپ مشہور خاندان شیوخ قدوائی سے ہین - آپ کے مورث
اعلیٰ حسین خان دہلی مین شہنشاہ جہانگیر کے دربار مین کسی عہدۂ جلیل پر سرفراز تھے -
بصلہ ورے خدمات نمایان متعلقہ مہم قلعہ چکایوہ علاقہ خلعت و خطاب راجہ اور بہادری
سے سرفراز ہوکر اودھ مین تشریف لائے اور جہانگیرآباد کو آباد کیا اسی وقت سے یہ مقام
مستقر ریاست ہے - اس ریاست کو قائم ہوئے گیارہ پشتین گذری ہین - آپ ۱۸۹۱ء
سے راجہ فرزند علیخان کے جانشین اور وارث ریاست ہین - آپ کو قومی معاملات سے کمال
دلچسپی ہے چنانچہ آپ کے بعض پولٹیکل مضامین جنکو آپ نے بنظر خیرخواہی سرکار و بہبود
اپنے ہم قومون کے تحریر فرماکر شائع کیا تھا نہایت مفید ثابت ہوئے - آپ اکثر رفاہ عام
کے کامون مین نہایت فیاضی سے چندہ عنایت فرماتے ہین چنانچہ بارہ بنکی کا گھنٹہ گھر
اور جوبلی پل جو قیصرہ آنجہانی کی جوبلی کی یادگار مین تعمیر ہوئے ہین آپ کی فیاضی کے
شاہد ہین - سرچارلس کراسٹھویٹ صاحب کے عہد حکومت مین جو گرل اسکول قائم ہوا اسمین
بھی آپ کے چندہ کی معتدبہ رقم شامل ہے - ایام قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین جو فیاضی ظہور
پذیر ہوئی اور اس سے جو فوائد عام رعایا و کاشتکاران و ملازمین کو پہونچے وہ ہرگز قلم انداز
نہین ہوسکتے - آپ نے صرف بقایا لگان ہی معاف نہین کی بلکہ زر تقاوی کے علاوہ
قحط زدہ رعایا کو نقدی اور سرمائی پارچہ بھی تقسیم فرمایا - علاوہ اسکے ایک محتاج خانہ مستقر ریاست
مین عموم اہل اسلام و ہنود کے واسطے جاری کردیا - چنانچہ سر انٹنی مکڈانل صاحب نے
ان ابقائے خیر کو بچشم خود ملاحظہ فرماکر سرکاری رپورٹ کے ذریعہ سے اسکا اعلان کیا اور
آپ کو کلمات تحسین و آفرین سے یاد فرمایا ہے - ڈفرن فنڈ مین بھی آپ نے ایک
معتدبہ رقم عنایت کی ہے - تعلیم کی جانب آپ کو خاص دلچسپی ہے چنانچہ کالون اسکول
مین علاوہ عطیۂ چندہ کاشتکاران ریاست آبنوشی کے لیے کنوین تعمیر کروا دیئے اور خاص

ریاست کے نام سے کرہ بنوا دیے ہین - چاندماری سکھانے کی غرض سے رئفل اور کارتوسون کی ضرورت تھی - اس ضرورت کو بھی آپنے اُس موقع پر جب سر جیمس ڈگس لاٹوش صاحب و سر جان وڈبرن صاحب اسکول کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے تھے رفع کر دیا - آپ کا خطاب راجگی موروثی ہے - گورنمنٹ نے خطاب اسٹار آف انڈیا سے آپکو ممتاز فرمایا ہے - اس اعزاز کی خوشی مین آپ نے پچیس ہزار روپیہ بطور خیرات تعلیم اسپتال ڈفرن فنڈ مین مرحمت کیا - آپ انجمن تعلقداران اودھ کے وایس پریسیڈنٹ ہین - آپ لوکل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی ہین اور اسوقت تک یہ اعزاز آپ کو حاصل ہے - باوجود ثروت آپ کا حسن خلق اور انکسار مشہور و معروف ہے - ترقی ریاست کی مختصر حالت یہ ہے کہ جسوقت آپ مسند نشین ریاست ہوے تھے اُسوقت مالگزاری اٹھتر ہزار ایکسو اٹھارہ روپیہ تھی اور اسوقت ایک لاکھ تیس ہزار نوسو چونسٹھ روپیہ ہے - سکونت جہانگیرآباد ضلع بارہ بنکی -

---

محمد صدیق خان - راجۂ نان پارہ - ولادت ۱۸۷۰ء - یہ خطاب موروثی ہے - آپ راجۂ مرحوم جنگ بہادر خان - کے - سی - آئی - ای - کے صاحبزادہ ہین - آپ کا تعلق ایک پٹھان خاندان سے ہے جسکے مورث اعلیٰ رسول خان تھے - یہ توغ پٹھان شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد مین رسالدار تھے اور بنجارون کو مغلوب کرنے کے لیے سلون آباد بھیجے گئے تھے جنھون نے شہزادہ بیگم دارا کی جاگیر کو جسکا نام سلون بیگم تھا تاخت و تاراج کر دیا تھا - اس خدمت کی انجام دہی کے صلہ مین اُنکو نانپارہ عطا کیا گیا اور وہ بہرائچ کے قلعدار مقرر ہوے - رسول خان کے پوتے محمد خان نے نانپارہ مین سکونت اختیار کی - ۱۷۶۳ء مین اُنکے جانشین کرم خان تعلقدار نانپارہ کو جنھین علاقہ مذکور کا بانی سبانی کہنا چاہیے نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ نے

راجہ کے خطاب سے مخاطب کیا - اُنکے انتقال کے بعد مدار بخش اُنکے جانشین ہوے جنکے زمانہ مین علاقۂ مذکور کی زراعت و فلاحت کو بہت بڑی ترقی ہوئی اور چودہ ہزار سے پینسٹھ ہزار مالگزاری ہوگئی - مدار بخش نے ۱۸۶۰ع مین انتقال کیا - منور علیخان اُنکے بیٹے مسند ریاست پر متمکن ہوے - راجہ منور علیخان نے ۱۸۷۴ع مین ایک اتفاقی حادثہ سے رحلت کی - اُسوقت آپ کے والد راجہ جنگ بہادر مرحوم و مغفور بہت ہی کم عمر تھے - اُنکی نابالغی کے زمانہ مین تعلقۂ نانپارہ بڑی رانی کے انتظام مین رہا - راجہ جنگ بہادر خان ایک بہت بڑے فیاض اور منتظم رئیس تھے اُنکو گورنمنٹ نے کے - سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت کیا تھا اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل تھے - راجہ جنگ بہادر خان نے ۱۹۰۲ع مین انتقال کیا - آپ اُنکے فرزند اور جانشین ہین - آپ کے علاقہ مین تین سو چھپیس مواضع ضلع بہرائچ مین ہین جنکی مالگزاری ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار نوسو پینتیس روپیہ ہے - سکونت نانپارہ - ضلع بہرائچ -

---
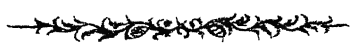
نروتم سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۳۵ع - یہ خطاب موروثی ہے - آپکا تعلق اُن مشہور چوہان راجپوتون سے ہے جو خاندان پرتاب نیر کی نسل مین ہین - اس لحاظ سے آپ پرتھی راج سابق چوہان راجہ دہلی و اجمیر کی اولاد مین اور اُنکے وارث و جانشین ہین - راجۂ حال کے والد ہیرا سنگھ ۱۸۶۲ع مین مسند نشین ہوے تھے اور ۱۸۷۶ع مین وفات پائی - اُنکے بعد راجۂ حال مالک ریاست ہوے - آپ کے ایک بیٹے لال سنگھ ہین - سکونت ایکا - مین پوری -

---

شیام سنگھ - راجۂ تاج پور - ولادت ۱۸ - جون ۱۸۵۵ع - یہ خطاب ۷ - دسمبر ۱۸۸۹ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو عطا کیا گیا ہے - آپکا تعلق تگا برہمنون کے

خاندان سے ہے جسکے بانی بلرام سنگھ تھے جنھون نے سترھوین صدی مین عظیم پور پرگنہ باشٹا کا علاقہ حاصل کرکے اُسکو اپنا مستقر قرار دیا تھا۔ اُنکے بیٹے رام کرشنا نے اور مواضع خرید کرکے اس علاقہ کو بہت بڑی وسعت دی تھی جنمین منجملہ اور اضافون کے ایک تاجپور بھی تھا۔ اسکے بعد اُنکے بیٹے گڈھا سنگھ نے اس صوبہ پر پہلے برٹش قبضہ ہونے کے وقت نہایت عمدہ خدمات انجام دین اور اُسکے جلدو مین گوپال پور کا بیش قیمت علاقہ حاصل کیا۔ اُنکے بیٹے اور جانشین جے راج سنگھ نے عین عالم شباب مین انتقال کیا۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے پرتاب سنگھ وارث ریاست ہوے۔ زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء مین آپ نہایت نامور خیرخواہ اور فرمانبردار برٹش رہے۔ نواب نجیب آباد باغی سے مقابلہ کیا اور جب باغیون نے شیرکوٹ کے چودھریون کو پسپا اور مغلوب کردیا تو راجہ نے اپنے ہمسایہ ہندو سردارون کی مدد حاصل کی اور باغیون کو نکالدیا۔ اُنھون نے دشمنون سے بجنور کی محافظت کی اور وہان کا انتظام درست رکھا جسکے صلہ مین علاوہ خطاب راجہ کے بہت بڑا علاقہ بھی اُنکو عطا کیا گیا۔ اُنکے بعد اُنکے خلف اکبر راجہ جگت سنگھ بہادر ۱۸۷۳ء مین مسند نشین ہوے۔ اُسی سال اُنکو بطور اعزاز ذاتی کے راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۱- جون ۱۸۸۵ء کو وہ راہی عالم بقا ہوے اور اُنکے بھائی شیام سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ آپ کو ۷- دسمبر ۱۸۸۸ء کو راجہ کا ذاتی خطاب ملا اور یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو یہ خطاب موروثی قرار دیا گیا۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین اور زراعت و فلاحت کی ترقی دینے مین آپ کو خاص انہماک ہے۔ سکونت تاجپور۔ بجنور۔
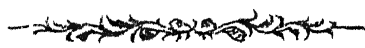
سالگ رام۔ پنڈت۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۱- اگست ۱۸۴۷ء- آپ کو محکمۂ ڈاکخانہ کی اُن خدمات کے صلہ مین جو منی آرڈر کے محاصل و مداخل کے

مشکلات کے حل کرنے کے متعلق آپ نے انجام دی تھین ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو
خطاب مذکور بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - آپ کا تعلق ایک قدیم برہمن خاندان سے
ہے جو بہت زیادہ عرصہ ہوا کہ پنجاب سے آکر ضلع غازی پور مین آباد ہوا تھا - سکونت
غازی پور -

جمو پیندر بہادر سنگھ - راجہ کنتت - ولادت سنہ ۱۸۶۳ء - جس سال آپ
پیدا ہوے اسی سال آپ کے والد نے سفر آخرت اختیار کیا - آپ کا نسبی تعلق
گہروار راجپوتون سے ہے جو قنوج کے راٹھورون کی ایک شاخ ہے - گودن دیو
اس خاندان کے بانی تھے - بیان ہوتا ہے کہ زمانہ سابق مین ایک مدت دراز تک
ضلع مرزاپور واقع جنوب دریاے گنگ کا ملک اس خاندان کے قبضہ مین رہا مگر
اسکا خاص مستقر بنارس تھا - سنہ ۱۷۵۰ء مین بلونت سنگھ اول راجہ بنارس نے راجہ
بکرماجیت سنگھ کو خارج کر دیا مگر سنہ ۱۷۸۱ء مین راجہ چیت سنگھ بنارس کی شکست کے
بعد راجہ گوبند سنگھ خلف راجہ بکرماجیت سنگھ نے اپنا راج پھر حاصل کیا - اُنکے مرنے
کے بعد اُنکے بھتیجے اور متبنی بیٹے رام غلام سنگھ وارث ہوے جنکے بیٹے راجہ
مہیپال سنگھ تھے - اُنکے جانشین اُنکے بیٹے جگت بہادر سنگھ ہوے اور سنہ ۱۸۷۵ء
مین دو نابالغ بیٹے چھوڑ کر فوت ہوگئے - اُنمین خلف اکبر راجہ راجندر بہادر سنگھ تھے
جو وارث ریاست ہوے لیکن سن عالم شباب مین انتقال کیا - اُنکے انتقال کے
بعد راجہ حال مسند نشین ہوے - سکونت بیجے پور - مرزاپور -

کاشی ناتھ - بسواس - راے بہادر - ولادت ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۴۰ء - آپ کو
جناب ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی پنجاہ سالہ حکمرانی کی جوبلی کے موقع پر ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۷ء

کو خطاب راے بہادر عطا ہوا- آپ کے پردادا نواب ناظم بنگالہ کے زمرۂ ملازمت مین تھے اور آپ کے والد ماجد اور جد امجد ایجنٹ گورنر جنرل بنارس کے ملازم رہے- ۱۸۵۶ء مین آپ جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوے اور ۱۸۷۵ء مین اول درجہ کے سب جج ہو گئے- جنوری ۱۸۷۷ء مین دربار قیصری دہلی کے موقع پر آپ کو ایک اعزازی نقرئی تمغہ مرحمت ہوا اور آپکی مدید اور طولانی ملازمت اور خدمات کے صلہ مین راے بہادر کا خطاب بھی عطا کیا گیا- سکونت بنارس-

راجندر ناتھ- چودھری- راے بہادر- ولادت ۱۴- اگست ۱۸۶۳ء-
آپ بنگالی برہمن ہین- عہد سلاطین اسلامیہ مین آپ کے خاندان کو چودھری کا خطاب عطا ہوا تھا- بابو جادو ناتھ چودھری آپ کے والد تھے- اُنھون نے بہت عزت و وقعت کے ساتھ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین عرصہ دراز تک ملازمت کی اور عہدہ سپروائزر سے پنشن لیکر خانہ نشین ہوے- آپکو اُن عمدہ خدمات کے صلہ مین جو آپ نے عام طور پر بحیثیت اسسٹنٹ سرجن اور خاصکر قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین انجام دیے خطاب راے بہادر یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا- سکونت ہمیرپور-

سدھیشری پرشاد نرائن سنگھ- راے بہادر- ولادت ۱۸۶۲ء-
آپ اُس بھوئنہار خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو پیشتر جلین پور ملک بہار مین آباد تھا- آپ کے والد بابو امیکا پرشاد نرائن سنگھ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکی عمدہ خدمات کے صلہ مین اسناد مرحمت فرمائے تھے- آپ سلیم گڈھ کے رئیس ہین- آپکا سلسلۂ قرابت راجگان ٹکوہی او رتھوا اور بنارس سے ملتا ہے- آپ نے جو فیاضی اپنے کاشتکارون کے ساتھ ظاہر فرمائی تھی اور قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین گورنمنٹ کو جو امداد دی تھی

اُسکے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا سکونت سلیم گڈھ - ضلع گورکھپور -
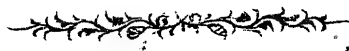
محمد فیاض علیخان - ممتاز الدولہ - نواب - ولادت سنہ ۱۸۵۱ء - یہ خطابات موروثی ہین جو ۹ - ستمبر سنہ ۱۸۷۰ء اور ۱۲ - جولائی سنہ ۱۸۸۱ء کو عطا ہوے تھے - آپ اپنے والد سر محمد فیض علیخان - کے - سی - ایس - آئی - کے انتقال کے بعد سنہ ۱۸۹۴ء مین وارث ریاست ہوے - آپ کا تعلق قدیم اُس خاندان سے ہے جسکے مورث بڑگوجر تھے جو سنہ ۱۱۸۵ء مین ضلع بلندشہر مین آکر آباد ہوے - آخری چوہان راجۂ دہلی پرتھی راج نے اس خاندانکے ایک شخص پرتاب سنگھ کو چندیلون کے مقابلہ مین مدد کے لیے طلب کیا تھا جسکے بعد اس خاندان نے پہاسو مین توطن اختیار کیا - اُنھون نے ڈور راجۂ کول کی بیٹی کے ساتھ شادی کی جسکے جہیز مین اُنکو ایک بہت بڑا علاقہ حاصل ہوا اُنکی گیارھوین پشت مین لال سنگھ تھے جنکو شہنشاہ اکبر کے مزاج مین بہت بڑا رسوخ حاصل تھا اسی لحاظ سے شہنشاہ نے اُنکو لال خان کے خطاب سے مخاطب اور ممتاز کیا اُس زمانہ سے یہ شاخ خاندان لال خانی کے نام سے موسوم اور مشہور ہے - زمانہ سلطنت اورنگ زیب مین اس خاندان نے مذہب اسلام قبول کرلیا اور سنہ ۱۷۷۴ء مین شاہ عالم نے ناہر علیخان کو بہت بڑا علاقہ عطا کیا - یہ بڑا علاقہ مردان علیخان کے پانچ بیٹون مین تقسیم ہوا جنمین سے مراد علیخان موجودہ نواب پہاسو کے دادا تھے - مراد علی خان اور اُنکے بیٹے سر فیض علی خان نے غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین اعلیٰ درجہ کی بہادری اور وفاداری کا اظہار کیا - آخر الذکر افواج جے پور کے کمانڈر انچیف تھے - اُنھون نے نہایت قیمتی خدمات انجام دین جسکے صلہ مین اُنکو ایک وسیع الرقبہ اراضی اور ایک خلعت اور مختلف اعزاز عطا ہوے - اُنھون نے وزیر ریاست جے پور اور

سپرنٹنڈنٹ ریاست کوٹہ کی حیثیت سے بہت بڑی ناموری حاصل کی - یہ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور عدالتہاے دیوانی مین اصالتاً حاضر ہونے سے مستثنیٰ تھے - آپ اپنے والد کے انتقال کے بعد مالک ریاست قرار پائے - گورنمنٹ آپ کا بہت بڑا اعزاز و اکرام کرتی ہے - آپ صوبہ کی قانونی کونسل کے ممبر بھی ہین - حال مین آپ اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند کی جشن تاجپوشی کی شرکت کے لیے ولایت تشریف لے گئے تھے - آپ کونسل ریاست جے پور کے بھی ایک معزز رکن ہین - سکونت پہاسو - ضلع بلند شہر -

محمد ممتاز علیخان - منشی - خان بہادر - ۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء کو سات سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر آپ ڈپٹی کلکٹری درجۂ سوم کے عہدہ پر مامور ہوے - ۲۴ - فروری سنہ ۱۸۸۵ء کو گورنمنٹ نے آپکی خدمات ریاست بلرام کو منتقل کر دین اور ریاست کے اسسٹنٹ ایجنٹ مقرر ہوے - اس عہدہ کے فرائض آپ نے اس بیدار مغزی اور خوش انتظامی کے ساتھ انجام دیے کہ بعد انقضاے مدت معینہ ریاست بلرام پور نے گورنمنٹ سے آپ کی خدمات کی مزید توسیع کرائی - آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۴ء کو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا - آپ نے بحیثیت اسسٹنٹ ایجنٹ ریاست بلرام پور مین جس لیاقت اور قابلیت اور مستعدی اور عرق ریزی سے کام کیا ہے وہ ان اقسام و انواع ترقیات سے ظاہر و باہر ہے جو ریاست کی رعایا و برایا کیحالت مین بیّن طور سے مشاہدہ و معائنہ کیجاتی ہے - فی الحال آپکی خدمات ریاست بھوپال کو منتقل ہوئی ہین اور وہان آپ معین المہامی کے منصب جلیل پر منصوب اور مامور ہین - سکونت ضلع راے بریلی

بھوپ اندر بکرم سنگھ - راجہ - سی - آئی - ای - تعلقدار پیاگپور ضلع بہرائچ
ولادت ۳۱ جنوری ۱۸۶۳ء - اس خاندان کے مورث اعلی ارجن برادر حقیقی راجہ جد ہشٹر تھے
جنکا پایۂ تخت ہستناپور تھا جسکو شاہان اسلام نے اپنے عہد مین دہلی کے نام سے نامزد کیا -
ارجن سے اکتالیسوین پشت مین منسکھ دیو ہوے جنکے چھ بیٹے تھے سب سے چھوٹے
بیٹے کا نام بریار ساہ تھا - اُنھون نے سمت ۱۳۲۵ (مطابق ۱۲۶۸ء) مین اپنے اصلی مسکن
پاواگڑھ واقع گجرات کو چھوڑ دیا اور سلطان محمد تغلق شاہ دہلی کے دربار مین حاضر ہوے
اور بعدہٗ رسالہ داری سرفراز کیے گئے - اُس زمانہ مین شمالی ہندوستان کے اُس حصہ
مین جواب بہرائچ کے نام سے مشہور ہے قوم برنے اپنی شرارتون سے رعایا کو تنگ
کر رکھا تھا - بادشاہ نے بریار ساہ کو قوم مذکور کی استیصال کے لیے ایک بھاری فوج کا
سردار بناکر روانہ کیا - بریار ساہ نے نہایت جرأت و بہادری سے اس مفسد قوم کو مغلوب کیا
اور اُنکے ظلم و طغیان کی قرار واقعی بیخ کنی کی - بادشاہ اس نمایان کامیابی کی وجہ سے
بہت خوش ہوا اور آیندہ قوم سرکش کی فتنہ پردازیون کے دائمی انسداد کے لیے بریار ساہ
کو یہین رہنے کا حکم دیا - بریار ساہ نے حسب فرمان شاہی اسی نواح مین مقام ایکونہ
کو پسند کر کے اپنا مستقر معین کیا - آنکی ساتوین پشت مین مادھو ساہ اور گنیش ساہ تھے
جنمین مادھو ساہ بلرامپور چلے گئے اور گنیش ساہ یہین رہے - گنیش ساہ کی نوین پشت
مین چودھری شیام سنگھ ہوے - شیام سنگھ کو دربار دہلی مین مثل اپنے مورث اعلی کے عہدہٗ
رسالہ داری ملا - یہ ہمراہی نواب سعادت علی خان برہان الملک وزیر الممالک صوبہ دار
اودھ لکھنؤ مین آئے اور بحکم وزیر الممالک قوم بنجارہ کے رفع فساد کے لیے علاقہ بہرائچ
مین تعینات کیے گئے - اُنھون نے کمال جانفشانی سے قوم مذکور کے فساد کو دور کیا -
آنکی شجاعت اور حسن تدبیر سے نواب سعادت علی خان نہایت خوش ہوے - چودھری
شیام سنگھ کی دو بیبیان تھین - زوجہ اولی سے موہن سنگھ اور زوجۂ ثانیہ سے پریاگ سنگھ

پیدا ہوئے شیام سنگھ کی وفات کے بعد موہن سنگھ ایکونہ مین رہے اور پریاگ سنگھ اپنے
باپ کے بجاے عہدۂ رسالہ داری پر مامور ہوئے اور بصلہ حسن خدمات موروثی اور
بسفارش نواب اودھ زمینداری پیاگپور پیشگاہ شاہنشاہ دہلی سے بطور معافی عطا ہوئی
اور پریاگپور جسکو زمانۂ حال مین پیاگپور کہتے ہین آباد کر کے اُسی مین سکونت اختیار کی۔
پریاگ سنگھ سے چھٹی پشت مین فتح سنگھ ہوئے۔ فتح سنگھ کی دو اولادین تھین اولاد اکبر
ہمت سنگھ اور اولاد اصغر سیتارام سنگھ تھے بڑے بیٹے بعد وفات اپنے والد کے قابض
ریاست ہوئے۔ اُنھون نے نواب آصف الدولہ فرمانرواے اودھ کے
متبنٰی لڑکے کی شادی مین ایک گرانبہا نذرانہ پیش کر کے نواب کے حضور مین رسوخ
پیدا کیا اور ۱۷۸۶ء مین نواب سے چودہ سو چھیاسی موضعون کی سند جسکی جمع ایک ہزار
ایک سو ایک روپیہ سے سترہ ہزار آٹھ سو آٹھ روپیہ تک تھی دس سال کے واسطے
حاصل کی اور خطاب راجگی بھی پایا اس سند کے ذریعہ سے جو علاقہ حاصل ہوا اُسمین
جزو ریاست نانپارہ و چردہ و دھرم پور (جسکو زمانۂ حال مین دھرمانپور کہتے ہین) اور جزو
ترائی نیپال بھی شامل تھا۔ ہمت سنگھ نے چردہ کے جنگل کو صاف کر کے اپنی ریاست کو
بہت بڑی ترقی دی۔ ۱۸۰۶ء مین بعض سوء اتفاقات کی وجہ سے دریان سنگھ مالک ریاست
گوتھی گنج سخت مصیبت مین مبتلا ہوئے اور باہمی منازعت کی وجہ سے اُنکی ریاست کا
ایک بہت بڑا حصہ اُنکے قبضہ سے نکل گیا اور ریاست نانپارہ و ہمت سنگھ مالک
ریاست پیاگپور و دنیاپت سنگھ پسر سیتارام سنگھ کے مابین منقسم ہو گیا۔ اس ریاست منقسمہ کا
وہ حصہ جو گوشۂ شمال و مشرق مین دریاے راپتی و بھکلا ندی کے مابین واقع ہے پیاگپور
کے حصہ مین آیا۔ یہ دنیاپت سنگھ ہمت سنگھ کے بھتیجے تھے اور اُنکا مستقر چردہ تھا۔
ہمت سنگھ کے عہد مین مقام دھرم پور اور سیجولی مین زیادہ تر بنجارے آباد تھے۔
یہ قوم نہایت سرکش تھی اور ہمت سنگھ کو لگان کے وصول کرنے مین سخت دقتین پیش آتی

تھین جب سنہ ۱۸۰۱ء کے بعد پرگنہ ترائی انگریزی عملداری مین شامل ہوا اور قوم بنجارہ کی غارت گری کا قرار واقعی استیصال ہوگیا تو اس قوم کے اکثر افراد اپنا قدیم مسکن چھوڑ کر اطراف وجوانب مین منتشر ہوئے۔ علاقہ گو تھی گنج جو ریاست پایگپور مین شامل ہوا وہ بالفعل ملہی پور کے نام سے مشہور ہے اور اسمین تین بیس موانق شامل ہین علاقہ کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ قریب ہزار بیگھہ مین ہمت سنگھ کے عہد مین سیر خود کاشت تھی کیشن پرشاد سنگھ مالک ریاست گنگول نے جو انکو خاندان سے تھے بوجہ عداوت خاندانی موقع پاکر ہمت سنگھ کو ہلاک کر ڈالا۔ سنہ ۱۸۵۶ء تک اس ریاست مین ایک سو چھیاسی خالصہ مواضع شامل تھے۔ اور موضع پایگپور مع اپنے مضافات کے معافی تھا۔ ہمت سنگھ کی تیسری پشت مین راجہ دلتھمن سنگھ ہوئے انکے چھوٹے بھائی کا نام بجیت سنگھ تھا۔ راجہ دلتھمن سنگھ لاولد تھے اسلیئے انھون نے راجہ نرپت سنگھ اپنے برادرزادہ کو گود لیا۔ نرپت سنگھ کے عہد مین رگھبر دیال چکلہ دار نے اس ریاست کو سخت نقصان پہونچایا بلکہ علاقہ کو بالکل ویران و تباہ کر دیا۔ کرنیل اشلیمین صاحب کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۴۹ء مین اس علاقہ مین بہت سی زمین افتادہ تھی۔ چکلہ دار کے ظلم و زیادتی کی وجہ سے ریاست ایسی زیر بار ہوگئی کہ باوجود کوشش بلیغ راجہ نرپت سنگھ اور انکے جانشین پھر سرسبز نہوئے۔ اسی اثنا مین نرپت سنگھ نے وفات پائی اور انکے اکلوتے بیٹے راجہ مہندر بہادر سنگھ مسند نشین ہوئے۔ انھون نے صرف چار برس حکومت کے بعد انتقال کیا۔ ریاست ہنوز اسی عالم زیر باری قرضہ مین تھی۔ انکے دو بیٹے ہوئے۔ راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ اور بھیا اندر پال سنگھ راجہ بھوپ اندر بکرم سنگھ عنفوان شباب مین سنہ ۱۸۹۲ء مین مسند نشین ریاست ہوئے اور نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کیا جو بسبب عرصۂ دراز کی زیر باری کے لاحق تھین۔ آپ نے عین عالم شباب مین جب طبیعت کا مقتضا عیش و آرام کی طرف متوجہ کرتا ہے نہایت سادگی اور کفایت شعاری سے کام لیا۔ علاقہ کی

سرسبزی و آبادانی مین کوئی دقیقہ فروگزاشت نہین کیا۔ رعایاے مفرور کی تالیف قلوب
کی۔ اُنکے مکانات کی تعمیر مین ہر قسم کی اعانت دی اور دل کھول کر تقاویان بلاسودی
دینا شروع کین۔ پختہ کنوئین بکثرت تعمیر کرائے۔ رفتہ رفتہ علاقہ کی حالت نے ترقی کی۔
سالہاسال کی اُفتادہ زمینون مین زراعت کا سبزہ نظر آنے لگا۔ بالآخر جب کاشتکارون
کی حالت قابل اطمینان ہوگئی تو اضافۂ لگان اور ترقی محاصل جو ان تدبیرون کا لازمی
نتیجہ تھا ظہور پذیر ہونے لگا۔ الغرض آپ نے ایسا معقول انتظام کیا کہ چند ہی سال
کے عرصہ مین کل قرضہ ادا ہوگیا۔ اگرچہ آپ نے آمدنی کی ترقی پر رعایا کی بہبودی کو ہمیشہ
مقدم رکھا لیکن پھر بھی جو اصلی مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا۔ اسوقت رعایا کی حالت بہطور
قابل اطمینان ہے اور رعایا مرفہ الحال ہے۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون کی طرف خاص
توجہ ہے چنانچہ آپ نے ۱۸۹۴ء مین اپنے مستقر پیاگپور مین ایک اسپتال بنام کراستھویٹ
ہسپتال جسکا افتتاح سر چارلس کراستھویٹ صاحب کے ہاتھون ہوا تھا قائم کیا۔
ڈفرن فنڈ مین ایک معقول رقم چندہ عنایت کی۔ آپ اُسکے لائف ممبر بھی ہین ریاست
کے صدر مقام مین اکثر عالیشان مندر پختہ سڑکین اور بازار اور متعدد کوٹھیان بنوائین
پیاگپور کے قریب ایک بہت بڑی جھیل واقع ہے جسمین شکار کھیلنے کے لیے اکثر
یوروپین معزز حکام اور ہندوستانی رُوسا تشریف لایا کرتے ہین ریاست کی طرف سے
حسب حیثیت و ضرورت خاطر تواضع کیجاتی ہے۔ یہ مقام بی۔ این۔ ڈبلیو ریلوے کا
ایک اسٹیشن پیاگپور کے نام سے قائم ہے۔ گورنمنٹ نے آپ کے حسن انتظام و خوش لیاقتی
کے سبب سے آپ کو ۱۸۹۶ء مین خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ کا مرحمت فرمایا اور خطاب
راجگی موروثی قرار پایا۔ اس ریاست مین گدی نشینی کا رواج قدیم سے چلا آتا ہے۔
آپ جنوار چھتری ہین۔ آپکے صرف ایک فرزند ہے۔ سکونت پیاگپور ضلع بہرائچ۔

بشناتھ سنگھ - راجہ مقام پرینڈا - ولادت ۱۸۶۴ع - خطاب مذکو رموروثی ہے جسکو گورنمنٹ نے بھی ۱۸۷۷ع مین تسلیم کیا تھا - آپ دیکھت راجپوت ہین جو اپنے تئین اجودھیا کی سورج بنسی نسل مین بیان کرتے ہین - روایت ہے کہ اس خاندان کے راجہ درگ بھان اجودھیا سے ترک وطن کرکے گجرات مین جا بسے جہان اُنکے جانشینون نے درگبنسی کے نام سے شہرت پائی - انھین درگبنسیون مین سے ایک شخص کلیان ساہ نے راجہ بکرماجیت کی اطاعت قبول کی اور تقریباً پچاس برس قبل سنہ عیسوی کے دیکھت کے نام سے موسوم ہوا اسکے بعد اُسکے تمام جانشینون نے بھی یہی لقب اختیار کیا - بلبھدر دیکھت نے قنوج کے راٹھور راجون کی ملازمت کی اور اپنی حسن خدمات کے صلہ مین باندہ مین ایک جاگیر حاصل کی - اُنکے پوتے جسونت سنگھ کے چار بیٹے تھے جنمین دوسرے بیٹے اُودے بھان نے ترک وطن کرکے اودھ مین سکونت اختیار کی اور اُس حصۂ ملک مین آباد ہوے جو بعد کو اس خاندان کے نام سے دیکھتیانہ مشہور ہوا - یہان اُنھون نے اپنے تئین راجہ مشتہر کیا - اُنکی چھٹی پشت مین راجہ رونا سنگھ تھے جنکے چھ بیٹے تھے اُنھون نے دیکھتیانہ کو باہم تقسیم کرلیا - دوسرے بیٹے پتامل نے پیتورا کو اپنا مستقر قرار دیا یہی راجگان پرینڈا کے مورث اعلی ہین - راجہ پتامل شہنشاہ اکبر کے جنرل محمد امین خان کے ہاتھ سے میدان جنگ مین مارے گئے - اُسکے بعد شیوراج پور کے راجہ چندیل نے ملک دیکھتیانہ کے الحاق کی تیاریان کین لیکن دیکھتیون نے پتامل کے کمسن بچہ راجہ نربھان کو بلا بھیجا جو اپنی مان کے ساتھ اپنے وطن کو گئے اور فوراً سواحل گنگا پر چندیلون کے مقابلہ کو بڑھے - بیان ہے کہ صرف ایک مقابلہ ہوا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ راجہ نربھان نے راجہ چندیل کی پیشانی پر ایک ایسا تیر دوسار کردیا جس سے وہ جانبر نہو سکا - اُسکے بعد نربھان نے قصبۂ اُناؤ مین اقامت اختیار کی اور پھر اپنے

باپ کے قلعۂ بتھیورا کی مرمت نہین کرائی۔ اُنکے پوتے راجہ بیر سنگھ دیو نے بیر سنگھ پور آباد کیا مگر اُنکے بیٹے راجہ کرت سنگھ نے وہان بود و باش پسند نہ کی اور قلعۂ پرینڈا تعمیر کیا جہان اُنکے ورثا اور جانشین اسوقت تک بود و باش رکھتے ہین تقریباً ۱۷۰۰ء مین اُنکے پرپوتے راجہ ہری سنگھ نے علم بغاوت بلند کیا جسکی وجہ سے اُنکا قلعہ چھین لیا گیا اور علاقہ ضبط کر لیا گیا۔ اُنکے جانشین راجہ چندی بخش کو اُنکے اہل برادری نے معزول اور اُنکے بڑے بھتیجے راجہ دیا شنکر کو اُنکی جگہ پر منتخب اور نامزد کیا۔ راجہ چندی بخش ۱۸۵۲ء مین فوت ہوے اور راجہ دیا شنکر نے اپنے مقبوضات کو بہت کچھ ترقی دی اور زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین برٹش گورنمنٹ کی عمدہ خدمت کی۔ اُنھون نے ۱۸۸۴ء مین انتقال کیا۔ اُنکے بعد شیو پرشاد سنگھ اُنکے جانشین اور دیگھتیون کے سردار ہوے۔ اُنھون نے اپنے علاقہ کو وسعت دی۔ ۲۲۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بڑے بیٹے اور ولیعہد کنور شیودت سنگھ ریاست پر قابض ہوے اور اُسکا نہایت عمدہ انتظام کیا مگر اٹھتیس برس کی عمر مین ۲۷ ستمبر ۱۹۰۲ء کو اُنھون نے رحلت کی۔ فی الحال راجہ بشناتھ سنگھ اُنکے جانشین ہین۔ آپ بھی حسن انتظام کے اعتبار سے الولد سر لابیہ کے مصداق ہین۔ سکونت موضع پرینڈا۔ تحصیل موہان ضلع اُناؤ۔

منیشور بخش سنگھ ۔ راجہ مقام ملاّنپور۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ اصل مین خاندانی خطاب راو تھا مگر ۱۸۶۴ء مین راجہ حال کے زمانۂ نابالغی مین اُنکی جانشینی کے وقت برٹش گورنمنٹ نے راجہ کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ کا تعلق ریکوار خاندان سے ہے جو بونڈی کے ریکوارون سے نکلا ہے۔ اس خاندان کے بانی رتن سنگھ تھے۔ تقریباً ۱۵۸۰ء مین اس خاندان نے ضلع سیتاپور مین وسیع المقدار اراضی حاصل کی اور آخر کار اپنے علاقہ کو اضلاع کھیری و بہرائچ تک وسعت دی۔ راجہ

منیشور بخش سنگھ ریکوار نے زیر نگرانی کورٹ آف وارڈس بنارس اور لکھنؤ مین تعلیم حاصل کی جسکے زیر اہتمام اُنکا علاقہ مدت تک رہا تھا۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہین۔ اور آپ کے ایک صاحبزادہ اور جانشین کنور دیبی بخش سنگھ ہین سکونت ملّاپور۔ کھیری۔

کسشن دت سنگھ۔ راجہ مقام اویل۔ ولادت ۱۸۶۱ء۔ آپ ۱۸ اکتوبر ۱۸۷۹ء مین اپنے والد راجہ اویل کے انتقال کے بعد وارث ہوے۔ یہ خطاب موروثی ہے۔ ابتدا ۱۸۴۹ء مین شاہ اودھ نے اس خاندان کو راجہ کا خطاب عطا کیا تھا اور دسمبر ۱۸۷۷ء مین برٹش گورنمنٹ نے بھی اُسے تسلیم کیا۔ آپ کا تعلق کھیری کے جنوار خاندان سے ہے جسکی اعلیٰ شاخ کے قائم مقام راجہ اچل سنگھ تعلقدار کیمہرا ہین لیکن سابق راجہ اویل راجہ انردھ سنگھ اپنی دولت وثروت اور لیاقت کی وجہ سے کھیری کے جنوارون کے سرغنہ قرار پائے۔ اصل مین یہ خاندان چوہان راجپوتون کا ہے جسنے سولھوین صدی مین راجپوتانہ سے آکر سادات پہانی کی ملازمت اختیار کی تھی سید جمبی خان کے زمانہ مین ۱۵۵۳ء مین یہ جنوار کھیری کے چودھری کردیے گئے اور اُنکو اس پرگنہ کی تمام اراضیات پر سوائی باندھنے اور وصول کرنے کے حقوق بھی عطا ہوے۔ اُنکے بعد اُنکے جانشینون نے رفتہ رفتہ اپنے مقبوضات کو اور ترقی دی چودھری پرتاب سنگھ اور اُنکے جانشین راے تھان سنگھ نے بہت سے مواضع کو اپنے مقبوضات مین داخل کیا۔ ۱۸۳۵ء مین راے امراو سنگھ خاندان کے سرغنہ تھے۔ راے انردھ سنگھ مذکور کے دادا راے بخت سنگھ نے اویل مین ایک نہایت رفیع الشان اور خوشنما مندر تعمیر کرایا۔ راجۂ حال کے ایک صاحبزادہ اور جانشین کنور بلدیو سنگھ ہین۔ سکونت اویل۔ کھیری۔

بھگوان بخش ۔ راجہ ۔ ولادت یکم ستمبر ۱۸۷۲ء ۔ اس خاندان کا اصلی خطاب راو تھا مگر بعد کو راجہ ہوگیا ۔ خطاب آخرالذکر کو گورنمنٹ ہند نے موروثی تسلیم کیا ہے ۔ آپکا خاندان امٹھیا چھتریون کی دوسری شاخ مین ہے ۔ جب ریاست کی تقسیم عمل مین آئی تو رام سنگھ پسر سوم جمدھر سنگھ پوکھرا انصاری پر قابض ہوے ۔ اُنکی اولاد مین راو امر سنگھ شجاع الدولہ نواب اودھ کی اُس شکست کے وقت جو اُنکو انگریزون نے دی تھی خود مختار ہو گئے تھے لیکن یہ خود مختاری چند روزہ تھی ۔ نواب کی واپسی کے بعد اُنکی ریاست ضبط ہوگئی اور وہ قتل کرڈالے گئے ۔ راو امر سنگھ کے بیٹے مادھو سنگھ نے اپنی ننہال منکاپور مین پرورش پائی تھی ۔ اُنکو رزیڈنٹ لکھنؤ کی سفارش پر لاہی اور ایک اور موضع سرکار اودھ نے عنایت فرمایا ۔ مادھو سنگھ نے لاولد انتقال کیا اُسوقت ریاست سخت بدنظمی کی حالت مین تھی ۔ چند لوگون کی جانشینی کے بعد راجہ سہج رام بخش مالک ریاست ہوے ۔ اُنکے انتقال کے بعد چیف کمشنر لکھنؤ نے اُنکے والد راجہ امراو سنگھ کو وارث قرار دیا ۔ آپ راجہ امراو سنگھ کے بیٹے ہین ۔ اور ۱۸۷۷ء مین اپنے والد کے جانشین ہوے تھے ۔ آپ نے وارڈس انسٹیٹیوشن آگرہ اور نواب گنج ہائی اسکول مین تعلیم پائی ہے ۔ آپ کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست عرصۂ دراز تک کورٹ آف وارڈس کے انتظام مین رہی ۔ ۱۸۹۱ء سے آپ نے انتظام ریاست اپنے دست خاص مین لیا ہے ۔ آپ کی ریاست مین تینتیس مواضع اور کچھ پٹیان شامل ہین ۔ اور پچیس ہزار دو سو اسّی روپیہ مالگزاری ہے سکونت سوفی ضلع بارہ بنکی ۔

مولوی سید امجد علی شمس العلما ۔ ولادت ۱۸۵۳ء ۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو علوم مشرقی مین تبحر ہونے کے امتیاز مین خطاب مذکور عطا ہوا ۔ سکونت الٰہ آباد ۔

شیوراج سنگھ - رانا - تعلقدار کھٹرلی وکھجور گانون - ولادت ۱۸۶۵ عیسوی بیان ہے کہ جب راجہ سالباہن والی مونگ پٹن نے راجہ بکرماجیت کو شکست دی تو راجہ بکرماجیت نے اپنی دختر کی شادی راجہ سالباہن سے کردی - راجہ سالباہن کی بیسوین پشت مین راجہ ابھے چند گنگا اشنان کو شیوراج پور ضلع فتحپور مین وارد ہوے اُسی اثنا مین راجہ ارگل فتحپور کی رانی بھی مع لڑکی کے گنگا نہانے کے لیے آئی ہوئی تھی - اُسوقت صوبہ دار آلہ آباد نے لڑکی کے چھین لینے کی غرض سے رانی کا محاصرہ کر رکھا تھا - رانی ارگل راجہ ابھے چند سے امداد کی طالب ہوئی - راجہ نے نہایت جوانمردی سے محاصرین کا مقابلہ کرکے رانی کو بچالیا - اس اعانت اور دلیرانہ کارروائی کو سنکر راجہ ارگل بہت خوش ہوے اور اُس لڑکی کی شادی راجہ ابھے چند سے کردی اور ریاست جہیز مین دیدی - راجہ ابھے چند شیوراج پور مین مقیم ہوے اور قوم بھرون کو نیست و نابود کرکے اُنکے علاقون پر قبضہ کرلیا - اُسی وقت سے ریاست بیسواڑہ کی ابتدا شمار کیجاتی ہے راجہ ابھے چند کی دسوین پشت مین راجہ تلوک چند ہوے - اُنکے دو لڑکے تھے - ہرہر دیو[1] و پرتھی چند[2] - چونکہ راجہ تلوک چند سخت بیمار اور زندگی سے مایوس تھے اور اُس حالت مین ہرہر دیو دہلی گئے ہوے تھے اسلیے راجہ تلوک چند نے پرتھی چند کو اپنا جانشین مقرر کردیا - بعدہ جب ہرہر دیو واپس آئے تو راجہ تلوک چند کو بقید حیات پایا مگر چونکہ پرتھی چند راجہ مقرر ہوچکے تھے لہذا راجہ تلوک چند نے ہرہر دیو کو رانائی کا خطاب دیا اُسوقت سے یہ خطاب اس خاندان مین چلا آتا ہے یہ خاندان قوم بیس تلوک چندی شاخ سے بھی مشہور ہے رانا ہرہر دیو کی چودھوین پشت مین رانا رگھوناتھ سنگھ ہوے اُنھون نے ایام غدر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ برطانیہ کی نہایت نمایان خدمت کی اور اپنی خاندانی ریاستون مین جو بیسواڑہ کے نام سے مشہور ہے گورنمنٹ کے اقتدار قائم رکھنے مین کامیابی حاصل کی اور بٹھور گھاٹ کی تیاری اور حفاظت مین گورنمنٹ کو کافی مدد دی جسکے صلہ مین گیارہ

دیہات جنکی مالگزاری سات ہزار پانچ سو روپیہ ہے منجانب گورنمنٹ آپکی خاندانی ریاست پر اضافہ کیے گئے - آپ راجہ رگھوناتھ سنگھ کے پرپوتے ہین - آپ کے والد رانا شنکر بخش سنگھ (سنہ ولادت ۱۸۳۹ء) اپنے دادا کے بعد وارث ریاست ہوے - اُنکو دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین تمغۂ اعزازی اور ۱۸۸۲ء مین خطاب سی - آئی - ای - اور ۱۸۸۷ء مین خطاب کے سی - آئی - ای عطا ہوا - ۱۸۸۶ء مین ایک توپ بھی بغرض سلامی عطا ہوئی - وہ انڈیا کونسل واضع آئین و قوانین کے ممبر تھے اور آنریری مجسٹریٹی اور اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی حاصل تھے - وہ ۱۸۹۰ء مین لوکل گورنمنٹ کی کونسل واضعان قوانین کے ممبر مقرر ہوے تھے - تعلقداران اودھ مین اُنکی ہمدردی اور دانشمندی مسلمہ تھی - چنانچہ ۱۸۷۷ء مین انجمن تعلقداران کے وائس پریسیڈنٹ اور بعدہ لائف پریسیڈنٹ تھے اور قحط سالی ۱۸۷۷ء مین غربا و مساکین کی فیاضانہ اعانت کی جسکا شکریہ گورنمنٹ کی جانب سے ادا کیا گیا - ۱۸۹۷ء مین اُنھون نے رحلت کی - اُنکے بعد آپ مالک ریاست ہوے - آپ اخلاق و عادات مین اپنے والد کے قدم بقدم ہین - آپ انگریزی مین بقدر ضرورت اور فارسی ہندی مین کافی مہارت رکھتے ہین - آپ ۱۸۹۹ء مین آنریری منصف اور ۱۹۰۰ء مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - اسوقت اس ریاست مین ڈیڑھ سو مواضع شامل ہین اور آبادی تخمیناً ایک لاکھ ہے - آپ کے دو لڑکے ہین لال اوماناتھ بخش سنگھ (ولادت ۲۰ - نومبر ۱۸۸۸ء) اور کنور شمبھوناتھ بخش سنگھ (ولادت ۱۸۹۰ء) - سکونت کھجور گانون ضلع راے بریلی -

---

محمد کاظم حسین خان - راجہ - حضرت ابوبکر صدیق خلیفۂ اول سے آپکا سلسلۂ نسب ملتا ہے - بیان ہے کہ آپ کے مورث اعلی قاضی نصر اللہ خلیفہ بغداد کی جانب سے سلطان شہاب الدین غوری کے واسطے خلعت لیکر آئے جنھین سلطان مذکور

نے اُن کے فضل وکمال کے لحاظ سے امروہہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا اور راجہ
پرتھی راج کی تلوار جو بعد فتح دہلی سلطان کے قبضہ مین آئی تھی قاضی صاحب کو مرحمت
کی جو اسوقت تک خاندان بلہرہ مین موجود ہے۔ ان کے فرزند قاضی نصرت اللہ
عرف شیخ نتھن کو سلطان محمد تغلق نے بھر قوم کے استیصال کے لیے ملک اودھ کو بھیجا
جہان راجہ سانڈا بہاری کو اُنھون نے مغلوب کر کے پوری ریاست پر قبضہ کر لیا اِس
فتح نمایان کے صلہ مین راجہ کا علاقہ سلطان دہلی نے اُنکو عطا کر دیا۔ انکی چوتھی پشت
مین داؤد خان تھے جنکو جلال الدین اکبر شہنشاہ ہند نے نوابی اور خان بہادری کے
خطاب سے ممتاز اور افواج شہنشاہی کی سپہ سالاری پر سرفراز فرمایا اُنھین کی نسل
مین تعلقہ داران بلہرہ پینتیے پور محمود آباد وبھٹوامئو وغیرہ ہین یہ کالنجر کی جنگ مین قلعہ
کے پھاٹک پر پہونچکر مقتول ہوے۔ اُن کی جانفروشانہ خدمات کے صلہ مین شہنشاہ
نے اُن کے فرزند محمود خان کو آبائی خطابات اور عہدۂ فوجداری جونپور عطا کیا قصبۂ محمود آباد
اُنھین کا آباد کیا ہوا ہے اُنکے انتقال کے بعد اُن کے جانشین فرزند بازید خان نے
کل ریاست آبائی کو تین حصون پر منقسم کیا۔ ایک حصہ پر خود قابض رہے اور دو حصہ
اپنے دو بھائیون کو تقسیم کیے۔ شہنشاہ جہانگیر کے پیشگاہ سے اُنکو اُن کی خاندانی
وجاہت کے لحاظ سے عمدۃ الموالی غضنفر الدولہ امیر الملک نواب بازید خان بہادر
مظفر جنگ کا خطاب اور ایک تلوار مرحمت ہوئی۔ اُن کے تین بیٹون مین عنایت خان
بلہرہ پر۔ فتح خان صدر اوان پر اور ہدایت خان محمود آباد پر قابض ہوے عنایت خان
کے پوتے مرحمت خان کو شہنشاہ فرخ سیر کی جانب سے چھ پرگنون کی چودھرایت
عطا ہوئی۔ اُنکے چار بیٹون مین سے دوسرے فرزند محمد امام خان رئیس بلہرہ نے نواب
معز الدین خان رئیس لکھنؤ کی اُس تاریخی جنگ مین مدد کی جو اُنسے اور راجہ رام نگر سے مقام
چھولہا گھاٹ مین واقع ہوئی تھی اُسکے بعد سے نواب موصوف کے خاندان سے سلسلہ

قرابت شروع ہوا۔ اُن کے دو بیٹون مین خلف اکبر محمد اکرام خان کی شادی ہدایت اللہ
خان رئیس محمود آباد کی دختر خُرد سے ہوئی جو اپنے خسر کے انتقال کے بعد اُن کی اولاد نرینہ
نہونے کی وجہ سے مالک ریاست محمود آباد ہوے اور خلف اصغر مظہر علی خان اپنے
والد کے ارتحال کے بعد مالک و جانشین ریاست بلہرہ ہوے جنکا عقد ہدایت اللہ خان
رئیس محمود آباد کی نواسی یعنے بڑی بیٹی کی لڑکی کے ساتھ ہوا۔ اُنکی وفات کے بعد
اُنکے بیٹے امیر علی خان مالک ریاست آبائی ہوے۔ یہ نواب آصف الدولہ نواب وزیر
اودھ کے ہمراہ جنگ روہیلہ مین شریک ہوے تھے۔ اُنکے دو بیٹے راجہ عباد علیخان اور
راجہ نواب علیخان تھے جو نواب معز الدین خان رئیس لکھنؤ کی بھتیجی کے بطن سے پیدا
ہوے تھے۔ اول الذکر مالک ریاست بلہرہ اور آخر الذکر مالک ریاست محمود آباد ہوے۔
راجہ عباد علی خان سنہ ۱۲۶۹ھ مین پیشگاہ شاہ اودھ سے خلعت فاخرہ سے مخلع اور راجہ
کے خطاب سے مخاطب ہوے اور تعلقہ حضور تحصیل کیا گیا۔ اُنکی شادی نواب
شہامت علیخان خلف نواب معز الدین خان کی ایک بیٹی کے ساتھ ہوئی جنکے بطن
سے راجہ کاظم حسین خان متولد ہوے اور دوسری دختر کی شادی راجہ نواب علی خان
کے ساتھ ہوئی جنکے فرزند راجہ سر محمد امیر حسن خان بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای والی ریاست
محمود آباد ہین۔ باعتبار رشتہ کے راجہ صاحب محمود آباد اور راجہ کاظم حسین خان صاحب
تعلقہ دار بلہرہ حقیقی عمزاد اور خالہ زاد بھائی ہین۔ راجہ عباد علی خان نے اپریل سنہ ۱۸۷۱ء
مین انتقال کیا اور راجہ کاظم حسین خان بیس سال کی عمر مین ریاست آبائی پر قابض
ہوے۔ آپ نے ریاست بلہرہ کے انتظامی نقائص کو دور اور اُسکو بار قرض سے
سبکدوش کیا۔ آپ کی مخالفت مین کچھ معاندین نے جعلی مقدمات قائم کیے جس مین
چار برس تک مقدمہ لڑنے کے بعد آپ بخوبی کامیاب اور مخالفین سزایاب ہوے
آپ نے گورنمنٹ انگلشیہ کے احکام اور قوانین مجریۂ وقت کے نفاذ کا اور رعایا

و مزارعین کے حقوق کا ہمیشہ لحاظ رکھا۔ آپ کی خوش انتظامی اور حسن لیاقت اور تاج
کی وفاداری کی وجہ سے گورنمنٹ نے ۹ ۔ دسمبر ۱۸۷۷ء کو اعلان عام کے ذریعہ
سے آپ کو راجگی اور خان بہادری کے موروثی خطاب کا مستحق قرار دیا۔ ۱۸۷۸ء مین
ایکٹ ۲۲ کے نفاذ مین آپ نے گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی جسکے جلدو مین آپکو آنریری
مجسٹریٹی کے اختیارات مرحمت ہوے۔ آپنے اپنی بیدار مغزی سے تعلقہ کو بہت کچھ
وسعت دی ہے بلکہ کئی تعلقہ اور اکثر مسلم دیہات ریاست مین اضافہ کیئے ہین۔
دربار گورنری مین آپکی کرسی کا بیسوان نمبر ہے۔ آپ ایک پابند صوم و صلوٰۃ اور محب
اہلبیت رئیس ہین آپ کے ایک فرزند اور جانشین محمد قائم خان عرف ابو الحسن خان ہین۔
سکونت بلہرہ۔ ضلع بارہ بنکی۔

رام سنگھ۔ جو دیو۔ راجہ رام پورہ ضلع جالون۔ ولادت ۱۶۔ اکتوبر ۱۸۶۰ء
آپ سورج بنسی خاندان اور مشہور کچھواہہ راجپوتونکی نسل سے ہین۔ وجہ تسمیہ اس نام
کی یہ ہے کہ راجگان رگھبنس مین کورم نامے راجہ کی اولاد سے ایک راجہ بنام سوم ہوا
تھا جسنے کچھ بھوج مین حکمرانی کی تھی۔ اُسوقت سے اُسکی اولاد کچھواہہ کہلائی آپکا سلسلۂ
نسب راجگان جے پور سے ملتا ہے۔ کچھواہہ راجپوتون مین ایک راجہ بنام نل گزرا
ہے جسنے قلعۂ نرور تعمیر کرایا کئی پشت کے بعد راجہ سورت پال نے قلعۂ گوالیار کی بنیاد ڈالی
عرصۂ دراز تک یہ خاندان مشترکہ طور پر حکمران رہا۔ مگر سمت ۱۲۹۱ بکرمی مین علاقہ باہم تقسیم ہوگیا
اور ریاست کچھواہہ گھار کے راجہ بھون پال مالک ہوے۔ راجہ بھون پال کی اولاد مین راجہ
رام ساہ نے رام پورہ آباد کیا اور قلعہ تعمیر کرایا۔ ۱۶۱۹ء مین ایک جاگیر دو لاکھ روپیہ
سالانہ کی اس خاندان کو دربار دہلی سے عطا ہوئی۔ مگر اُن مقبوضات کا بڑا حصہ مہاراجہ
سیندھیا نے چھین لیا اُسوقت سے صرف ۲۸ سوا ضع جاگیر مذکور کے اسس

خاندان کے قبضہ مین رہگئے سنہ ۱۸۴۴ء مین جب راجہ مان سنگھ خلف راجہ مادھو سنگھ جانشین ریاست ہوے اُسوقت یہ علاقہ قلمرو برطانیہ مین شامل ہوا غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین راجہ مان سنگھ نے سرکار برطانیہ کی نہایت نمایان خدمات انجام دین جسکے صلہ مین گورنمنٹ برطانیہ نے ایک بیش قیمت خلعت وسند عطا فرمائی سنہ ۱۸۷۳ء مین راجہ مان سنگھ نے انتقال کیا - آپ راجہ صاحب موصوف کے متبنیٰ بیٹے اور جانشین ہین آپ اُن کی وفات کے وقت نہایت صغیر سن تھے سنہ ۱۸۸۸ء مین کاروبار ریاست آپ نے دیکھنا شروع کیا - آپکی گورنمنٹ عالیہ برطانیہ مین نہایت عزت وتوقیر ہے ضلع جالون مین درجہ اول وقسمت الہ آباد مین درجہ دوم کے کرسی نشین ہین - آپکے ہمراہیان ایکٹ اسلحہ کی دفعات ۱۳ و ۱۶ سے مستثنیٰ ہین اور آپکو دو توپین رکھنے کا اختیار حاصل ہے - آپ درجہ سوم کے آنریری مجسٹریٹ ہین - آپکی ریاست کا رقبہ ۱۲ میل مربع ہے اور مردم شماری ۴۷۰۵ - مالگزاری سرکار ہمیشہ سے معاف چلی آتی ہے خطاب راجہ موروثی وقدیمی ہے - سکونت رامپورہ پرگنہ جالون -

---

کشن کنور - رانی مقام رامپور - ولادت ستمبر سنہ ۱۸۵۷ء - خطاب موروثی ہے راجۂ رام پور شمالی ہند کے راٹھور راجپوتون کے مسلمہ سردار تھے - یہ خاندان آخری راٹھور راجۂ قنوج مشہور جے چند کی نسل مین ہے جو سنہ ۱۱۹۱ء مین اُسوقت قتل کرڈالے گئے تھے جب شہاب الدین غوری نے سلطنت قنوج کو زیروزبر کردیا تھا - مہاراجۂ جودھپور اور مہاراجہ بیکانیر جے چند کے خلف اکبر کی نسل مین ہین جو پہلے راٹھور خاندان کے سردار تھے اور راجہ رام پور اُن کے فرزند دوم جے پال کی اولاد مین ہین - جے پال کی پانچوین پشت مین پرجن پال تھے - اُنھون نے ترک وطن کیا اور قنوج سے آکر کھور مین آباد ہوے جہان انکا خاندان کئی پشتون تک راجے دیو جے پال

کی چودھوین پشت مین تھے۔ ان پر سلطان التمش نے حملہ کیا اور بارہ برس کے محاصرہ کے بعد انھین نکالدیا۔ کرن سنگھ آٹھ پشتون تک ضلع بدایون مین متوطن رہے۔ اُن کے پرپوتے راجہ پرتاب رُدر نے نواب فرخ آباد کی سرکار سے اُن خدمات کے جلدو مین علاقہ حاصل کیا جو انھون نے روہیلون کے مقابلہ مین نواب موصوف کے لیے انجام دی تھین آخر کار راجہ رام سہاے نے جو شجرۂ خاندانی مین جے پال سے اٹھائیسوین پشت مین ہین رام پور واقع ایٹہ کو اپنا خاندانی مستقر قرار دیا جہان اُنکا خاندان اسوقت تک موجود ہے۔ نواب کی سلطنت پر برٹش کا قبضہ ہونے کے وقت نول سنگھ رام پور کے راجہ تھے۔ اور اُنکے پوتے راجہ رام چندر سنگھ موجودہ رانی کے شوہر تھے۔ انھون نے ۲۰- مئی سنہ ۱۸۹۳ع کو انتقال کیا اور اپنی بیوہ رانی حال کو اپنا جانشین چھوڑا آپکے ایک پوتے اور وارث ریاست مسمی لال جگموہن سنگھ ہین جنکی ولادت سنہ ۱۸۷۰ع مین واقع ہوئی تھی۔ سکونت اعظم نگر ایٹہ۔

جانکی کنور۔ رانی مقام پرسپور ولادت سنہ ۱۸۳۹ع خطاب موروثی ہے۔ آپ ۱۶- جون سنہ ۱۸۷۸ع کو اپنے شوہر راجہ رندھیر سنگھ کے انتقال کے بعد وارث ریاست ہوئین جو چھیدوارہ کے چھ ٹھاکرون کے سردار اور اس گھرانے کے افسر خاندان تھے جو الحاق اودھ کے زمانہ کے قبل تمرد و سرکشی مین مشہور تھا۔ یہ اپنے تئین اچل نرائن سنگھ کے فرزند دوم مہاراج سنگھ کی نسل سے بیان کرتے ہین جو کھراسا کے کلھن راجاؤن کی نسل مین تھے۔ اس خاندان کے ایک وارث نول سنگھ نے راجہ کا خطاب اُسوقت حاصل کیا تھا جب وہ شہنشاہ دہلی کے دربار مین باریاب ہوے تھے اور یہ خطاب راجہ رندھیر سنگھ کے زمانہ سے موروثی تسلیم کیا گیا ہے رانی حال کے فرزند اور جانشین بکرم سنگھ ہین۔ سکونت پرسپور گونڈہ۔

جے بنس کنور - رانی کیتھولہ - ولادت ۱۸۴۹ء - خطاب موروثی ہے - رئیس کیتھولہ کنھپوریہ خاندان کے سردار ہین جو کانھ کے خلف اکبر ساہس کے قائم مقام سمجھے جاتے ہین - ان سے راجہ مہیش بخش مقام کیتھولہ تک بیس پشتین ہوئی ہین - راجہ مذکور نے ۱۸۹۱ء مین انتقال کیا اور کوئی فرزند نرینہ وارث نہین چھوڑا - کچھ زمانہ تک علاقہ گورنمنٹ کے زیر اہتمام رہا مگر اب رانی حال بیوۂ راجہ مرحوم کے قبضہ مین ہے - سکونت کیتھولہ پرتابگڈھ -

---

رام دین - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۹ء - آپکا تعلق اُس قدیم کرمی خاندان سے ہے جو کئی صدی قبل قنوج سے آکر مقام پیلا مین آباد ہوا تھا - آپکے والد راے تولارام بہادر کو ایام غدر کی خیرخواہانہ خدمات کے جلدو مین راے بہادر کا خطاب اور باغی راجہ سون سنگھ تعلقدار مِتھولی کے ضبط شدہ علاقہ کا ایک حصہ جسمین تعلقہ پیلا دکن پور شامل ہے عطا ہوا - آپ کے والد کی خیرخواہی اور وفاداری زمانۂ غدر کے لحاظ سے ۱۲ فروری ۱۸۷۳ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا - اس علاقہ کے متعلق اسوقت چوبیس مواضع آپ کے قبضہ مین ہین جنکی آمدنی دس ہزار روپیہ سالانہ ہے - سکونت نیمگاؤن تعلقہ و پرگنہ پیلا ضلع کھیری -

---

ہیبت رام - پنڈت - سی - آئی - ای - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو خطاب سی - آئی - ای - عطا ہوا - آپنے عرصۂ دراز تک بحیثیت دیوان ریاست ریوان نہایت قابلانہ خدمات انجام دی ہین - فی الحال بریلی مین آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت بریلی -

---

اودے پرتاب سنگھ - سی - ایس - آئی - راجہ بھنگہ - ولادت ۳ - ستمبر سنہ ۱۸۵۰ع -
آپ ۲۴ - اپریل سنہ ۱۸۸۴ع کو اپنے والد راجہ کشن دت سنگھ کے انتقال کے بعد ریاست بھنگہ پر
قابض ہوے - آپ کا تعلق بسین راجپوتون کے خاندان سے ہے - یہ گونڈہ کے بسینون
کی ایک چھوٹی شاخ ہے اور راجہ رام سنگھ فرزند دوم بھوانی سنگھ کی نسل سے ہے - بہرکیف
جب راجہ گونڈہ کا خطاب معدوم ہوگیا تو آپ اس خاندان کے اعلیٰ قائم مقام قرار پائے -
اس خاندان کی بڑی شاخ کے تمام مقبوضات و مملوکات غدر کے بعد بجرم بغاوت ضبط
کر لیے گئے - اس خاندان کے پہلے مورث اعلیٰ پرتاب سنگھ ایک گانون کے زمیندار
تھے اور پھر پرگنہ کھراسا کے چودھری ہوگئے لیکن جب راجہ اچل نرائن سنگھ زمیندار کھراسا نے
قضا کی تو پرتاب سنگھ اُس طوفان بے تمیزی اور بدعملی کے زمانہ مین جو اُسوقت برپا تھی ہندو
جماعت کے سرگروہ اور قائم مقام ہوگئے - پرتاب سنگھ کے سلسلۂ نسب مین مان سنگھ تیسرے
تھے جو سب سے پہلے راجہ کے لقب سے ملقب ہوے - انھون نے موجودہ قصبۂ
گونڈہ کی بنیاد ڈالی جہان اُس زمانہ مین ایک گنجان جنگل تھا - بیان ہوا ہے کہ سنہ ۱۶۱۸ع
مین شہنشاہ جہانگیر کو مرزا علی بیگ جاگیردار کھراسا کی زبانی دریافت ہوا کہ مان سنگھ زمیندار
گوہانی نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا ہاتھی ترائی کے جنگل سے پکڑا ہے - پس اُنھون نے
حکم دیا کہ زمیندار اور اُسکا ہاتھی دونون دربار مین طلب کیے جائین - نتیجہ یہ ہوا کہ ہاتھی تو شہنشاہی
فیلخانہ مین داخل کیا گیا اور اُسکے معاوضہ مین مان سنگھ زمیندار راجہ کے خطاب سے سربلند
کیے گئے - اسکے بعد راجہ نے جلد تر گوہانی کی سکونت ترک کرکے ایک نئے دارالصدر
کی بنیاد ڈالی اور اُسکا نام گونڈہ رکھا - اس خاندان کی تاریخ مین سب سے زیادہ تابناک زمانہ راجہ
رام سنگھ کے وقت سے شروع ہوا - اُنھون نے خاندانی جاگیرون کو بے انتہا ترقی دی -
راجہ رام سنگھ کے دو بیٹے ہوے جنکے نام دت سنگھ اور بھوانی سنگھ تھے - راجہ رام سنگھ کے
انتقال کے بعد اُنکے بیٹے راجہ دت سنگھ وارث ریاست ہوے جنکے کارنامے اور فتوحات

مشہور عام ہین - اُن مین سب سے زیادہ مشہور جنگ وہ ہے جو علادل خان کے ساتھ ہوئی جسے جدید صوبہ دار نواب سعادت خان نے آنروے گھاگرا کے تعلقون کا ناظم مقرر کیا تھا - یہ ناظم جنگ سرنگ پور مین مارے گئے - آخر کار راجہ دت سنگھ سے اور سلطنت اودھ سے مصالحت و موافقت ہوگئی اور اُنکے علاقے ایک جداگانہ ریاست کی صورت مین کر دیے گئے - اُسوقت اُنھون نے اپنے چھوٹے بھائی بھوانی سنگھ کو بھنگہ مین بھیجدیا جنھون نے پرگنۂ مذکور کے اُن تمام حصون پر جو راپتی اور جنگل کے مابین واقع ہین اُسی طرح بزور شمشیر قبضہ کیا جس طرح ترائی کے ایک وسیع رقبہ پر متصرف ہوگئے تھے جو دریا کے شمالی ساحل پر واقع ہے - سنہ ۱۸۱۶ء تک یہ علاقہ بہو بیگم صاحبہ کی جاگیر مین شامل تھا - راجۂ حال بھوانی سنگھ کی چھٹی پشت مین ہین - آپ ۳ - جنوری سنہ ۱۸۹۳ء عیسوی کو خطاب کمپینین آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا سے ممتاز ہوے - آپ نے وارڈ انسٹیٹیوشن لکھنؤ مین تعلیم حاصل کی - آپ نے ایک کتاب موسومہ "سلطنت جمہوری ہندوستان کے مناسب حال اور موزون نہین ہے" تصنیف کی - آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو ہین - سکونت بھنگہ - ضلع بہرائچ -

---

کیہری سنگھ جو دیو - راجہ - ریاست بھرہیہ کی بنیاد سمت ۱۰۵۲ سے پڑی ہے - آپ کے مورث اعلیٰ مہاراجہ بشوک نے مہاراجہ جے چند والی قنوج سے اٹھارہ لاکھ کی جاگیر جہیز مین حاصل کی تھی - مہاراجہ بشوک قدیم متوطن دھار اور راسوک جو دیووالی دھار کے بھائی تھے اُن کی پانچوین پشت مین یہ راج پانچ حصون پر منقسم ہوگیا - مہاراجہ گُندیو جیو بہادر کے پانچ فرزند تھے - فرزند اکبر مرجاد دیو ریاست بھرہیہ مین مسند نشین ہوے - باقی چار لڑکے راج جگمن پور - راج رُو رُو - راج کرواوٹ اور راج نکھٹ پٹی پر مالک و قابض ہوے اُس زمانہ سے علاقہ بھرہیہ ایک جداگانہ ریاست رہتا آیا - اس راج مین

مہاراجہ روپ سنگھ کے عہد مین چھپن موضع تھے مگر اُنکی بدانتظامی سے مقروض ہوکر نیلام
ہوے اور صرف اٹھارہ موضع رہ گئے جسکی آمدنی بائیس ہزار روپیہ ہے اور توفیر آٹھ ہزار
روپیہ سالانہ ہے - تقریباً دو برس کا عرصہ ہوا روپ سنگھ نے انتقال کیا اور اُنکے فرزند مہاراج
کیہری سنگھ جو دیو سند نشین ریاست ہوے - آپ خوش سلیقہ اور منتظم رئیس ہین اور ریاست
کی ترقی کی فکر مین مصروف رہتے ہین - اس ضلع مین آپ کا دوسرا نمبر ہے اور اپنے
ہم چشم چارون بھائیون کی ریاستون مین آپکا درجہ اعلیٰ ہے - سکونت ریاست بھرہ ضلع اٹاوہ

بیدسرن کنور - رانی - اگوری برہر - ولادت سنہ ۱۸۵۱ع - یہ خطاب آپ کا
موروثی ہے - آپ راجہ کیشو سرن ساہ کی بیوہ ہین چونکہ راجہ نے سنہ ۱۸۷۱ع مین لاولد
انتقال کیا اسلیے اُنکی بیوی اُنکی جانشین ہوئین - یہ خاندان چندیل راجپوتون کا ہے
اور بیان کیا جاتا ہے کہ مہوبہ بندیلکھنڈ کے پرمال اور برمال کی نسل سے ہے - کئی سو برس
ہوے کہ خاندان بالند کے فرقہ کہروار کے راجہ مدن کی ملازمت اُنھون نے اختیار کی
اور چند روز بعد اپنے مالک کو قتل کرکے اُسکے ملک کو تین حصون مین جنکے نام برہر بجے گڈھ
اور برڈی واقع ریوان ہین منقسم کردیا اور اُنپر قابض ہوگئے - تقریباً ایک صدی تک ان
حصون پر غاصبین حکمران رہے لیکن سنہ ۱۲۹۰ع مین جلاوطن بالندون نے فوج جمع
کی اور قلعہ ورایوان اگوری پر شبخون مارکر اپنا علاقہ پھر واپس لے لیا - فاتحین نے نسل چندیل
کے جنس ذکور مین حتی الامکان ایک متنفس کو بھی زندہ نہین چھوڑا مگر مفتوح چندیل راجہ
کی ایک رانی نے بھاگ کر جنگل مین پناہ لی تھی اور چونکہ وہ پہلے سے حاملہ تھی اسلیے
وہین اُسکے ایک فرزند نرینہ پیدا ہوا جسکا اُوردیو نام رکھا گیا - یہ ہونہار بچہ جب سن تمیز کو پہونچا
تو راجہ کنتت نے اُسکے ساتھ اپنی دختر کی شادی کردی اور بہت روپیہ اُسکو اس علاقہ کے
دوبارہ حاصل کرنیکے لیے دیا - اُوردیو اس مہم مین کامیاب ہوے اور سنہ ۱۳۱۲ع کے قریب

بالندون کو اُس ملک سے نکال دیا - اُدرندیو کے وقت سے ۱۷۴۵ء تک کوئی تاریخی واقعہ نہین گزرا - ۱۷۴۴ء مین راجہ بلونت سنگھ نے قلعۂ اگوری چھین لیا اور اُسوقت کے حکمران راجہ شمبھو ساہ کو خارج کردیا - ۱۷۸۱ء مین وارن ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل ہند کے حکم سے عدل ساہ کو جو شمبھو ساہ کے پوتے تھے یہ ریاست واپس ملی اور اُنکے واسطے آٹھ ہزار ایکروپیہ سالانہ الاؤنس مقرر ہوا - ۱۷۸۹ء مین لارڈ کارنوالس صاحب کی گورنمنٹ نے الاؤنس کی موقوفی کا حکم دیا لیکن مسٹر ڈنکن صاحب کی تحریر سے صرف چار ہزار قائم رہا - ۱۸۳۰ء مین الاؤنس مذکور کی پوری تعداد پھر ملنے لگی اور یہ راے ظاہر کی گئی کہ راجہ عدل ساہ کی وفات کے بعد اُنکی ریاست راجۂ بنارس کو دیدیجائے - رن بہادر ساہ عدل ساہ کے جانشین ہوے مگر غالباً اُن انتظامات کی وجہ سے جو ۱۷۹۴ء مین عمل پذیر ہوے تھے اور جنھون نے راجہ بنارس کے حقوق کو خاص جاگیرات و خاندانی مقبوضات تک محدود رکھا تھا یہ ارادہ پورا نہین ہوا اور ریاست اسی خاندان مین قائم رہی - ۱۸۵۲ء مین راجہ رگھوناتھ ساہ نے رحلت کی اور ریاست کا انتظام کورٹ آف وارڈز کے سپرد ہوا - راجہ رگھوناتھ ساہ نے دو شیرخوار فرزند چھوڑے اُنمین سے ایک بچپن ہی مین مرگیا - دوسرے فرزند راجہ کیشو سرن ساہ نے ۱۸۶۵ء مین اپنی ریاست پر قبضہ حاصل کیا مگر افسوس انھون نے زیادہ عرصہ تک اس قبضہ سے تمتع نہین اُٹھایا اور مارچ ۱۸۷۱ء مین رہگراے عالم بقا ہوے - رانی بیدسرن کے جانشین جگناتھ پرشاد سنگھ ساکن جم گانوٗن ہین - آپ بابو بھوپال سنگھ برادر راجہ عدل ساہ کی نسل سے ہین - فی الحال آپ کی عمر چھیالیس سال کی ہے - اس ریاست مین چار سو ستاسی دیہات ہین جو اگوری بربہرا اور سنگرولی کے پرگنون مین واقع ہین - ریاست کا رقبہ دو لاکھ اڑتالیس ہزار نوسو چھ ایکڑ ہے - سکونت راجپور - ضلع مرزاپور -

---

سرفراز بیگم - رانی - تعلقدار بہادر نگر بہرائچ - ولادت ۱۸۶۶ء - آپ ۲۸ - نومبر

۱۸۹۵ء کو وارث ریاست قرار پائین - راجہ یا رانی کا خطاب موروثی ہے - سکونت بہرائچ -

زیب النسا - رانی جہانگیر آباد - ولادت ۲۸ - اکتوبر ۱۸۵۵ء - آپ ۷ - اپریل ۱۸۸۱ء کو اپنے والد راجہ فرزند علیخان کی جانشین ہوئین - آپ کے والد مرحوم کو یہ خطاب آخری شاہ اودھ واجد علی شاہ کی سرکار سے عطا ہوا تھا جسے برٹش گورنمنٹ نے بھی نسلاً بعد نسل اور موروثی خطاب تسلیم کیا ہے - تعلقہ جہانگیر آباد کے مالک وقابض راجہ رزاق بخش تھے جنکی اولاد ذکور نہونے سے یہ علاقہ اُن کے داماد راجہ فرزند علیخان کے قبضہ مین آیا - یہ سکندر باغ لکھنؤ کے قائم مقام داروغہ تھے - الحاق اودھ سے تقریباً تین برس قبل ایک اتفاقیہ واقعہ سے اُنکی کامیابی کا ابتدائی زمانہ شروع ہوا - ایک مرتبہ حسب اتفاق شاہ واجد علی شاہ سکندر باغ کی سیر کو تشریف لے گئے وہان اُنکی نظر اُنپر پڑی انکو ایک وجیہ اور خوشرو جوان دیکھکر انکے لیے خلعت کا حکم دیا اور حاضری دربار کی ہدایت کی - الطاف و نوازش خسروانہ کی اس بدیہی علامت کی وجہ سے فرزند علی کی ترقی کی رفتار تیز ہوگئی اور ایک موثر خواجہ سرا البشیر الدولہ کی سفارش سے اُنکو ایک فرمان عطا ہوا جسکے روسے یہ راجہ جہانگیر آباد قرار دیے گئے - فرزند علیخان دربار شاہی مین برابر حاضر رہا کرتے تھے اور ۱۸۵۶ء مین بادشاہ اودھ کے ساتھ لکھنؤ سے کلکتہ کو بھی گئے تھے جہان کچھ دنون اُنکے ساتھ قیام کیا تھا - زمانۂ غدر مین اُنھون نے ابتدا ہی مین اظہار اطاعت کیا تھا - ۱۸۶۰ء مین اُنکو اُنکے حدود ریاست کے اندر اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات عطا ہوے - راجہ فرزند علیخان کا وارث وجانشین کوئی فرزند نرینہ نہ تھا - اُنکی دختر رانی زیب النسا کی شادی راجہ تصدق رسول سی - ایس - آئی - کے ساتھ ہوئی جو اپنے خسر اور چچا کے جانشین اور تعلقدار قرار پائے اور ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - سکونت جہانگیر آباد - ضلع بارہ بنکی -

گوبند پرشاد بھارگو - بابو - ایم - ایس - ای - ولادت ۱۸۷۶ء - آپ بابو رام سیوک مرحوم کے فرزند اور منشی نولکشور - سی - آئی - ای - کے بھتیجے ہین - آپ کو ابتدا ہی سے انجنیرنگ کامون سے دلچسپی تھی اور ہرچند آپ نے باقاعدہ انجنیری کا امتحان پاس نہین کیا مگر اسمین آپ نے جو تجربہ اور کمال پیدا کیا ہے وہ کارخانہ لکھنؤ آئرن ورکس کی ترقی کُن حالت سے ظاہر ہے جسکے آپ جنرل منیجر ہین - لکھنؤ بطور تجارت گاہ آہن سکے کوئی عمدہ مقام نہین ہے مگر آپ کی سعی اور کوشش سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ انسان اپنی محنت مصرفیت اور شوق و ہمت سے بہت کچھ کرسکتا ہے - سنہ ۱۹۱۰ء مین آپ لندن کے انجنیرون کی سوسائٹی کے ممبر (ایم - ایس - ای) منتخب ہوے - آپ ایک ہونہار اور خلیق نوجوان ہین اور چونکہ صنعت وحرفت سے ہر ملک کی بہت کچھ بہبود اور سرسبزی متصور ہے لہذا امید ہے کہ آپ کی ذات سے ان صوبجات کی تجارت اور حرفت وصنائع کو خاص فائدہ پہونچیگا - سکونت لکھنؤ -
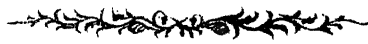
---

درگاپرشاد - کنور - تعلقدار سندیلہ - آپ قوم کے کائستھ سری باستب کھرے ہین - اس خاندان کے بزرگون کا اول مسکن کھراسا ضلع گونڈہ تھا - آپ کے جد اعلیٰ راے پورن چند نے سیلک ضلع نوابگنج بارہ بنکی مین آکر قیام کیا جہان اُنھون نے قصبۂ پورنیہ اپنے نام سے آباد کیا جو ابتک موجود ہے - راے پورن چند کے فرزند راے کھیم چند نے حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کی ڈیوڑھیات کی دیوانی حاصل کی اور بہت بڑے صاحب دولت وجاہ ہوے اُنھون نے پانڈے جگ کی جسمین نومن سونا خیرات کرکے خطاب نومنیا پانڈے حاصل کیا - راے کھیم چند نے اپنی استقامت فتحپور بسوان مین منتقل کی - راے پرمانند نے شاہجہان بادشاہ کے وقت مین علاوہ منصب کے متھرا مین ایک جاگیر بھی حاصل کی - اسکے بعد اس خاندان کے اکثر ارکان دربار دہلی مین اعلیٰ مناصب پر ممتاز رہے - احمد شاہ بادشاہ کے عہد مین جب نواب صفدر جنگ صوبہ دار اودھ مقرر ہوے تو وہ راے ماکھن لال کو ساتھ لائے جو آپ کے جد چہارم تھے -

نواب شجاع الدولہ بہادر کے وقت مین راے کنور سین خلف راے ماکھن لال چکلہ داری سندیلہ پر معزز وممتاز ہوے اور اُسی وقت سے سندیلہ مین مستقلاً استقامت اختیار کی - راے جیسکھ رام برادرزادۂ کنور سین نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد مین کل ممالک محروسہ کی واصلباقی کے عہدہ پر مامور رہوے - بعدازان نواب سعادت علیخان بہادر کے عہد مین عہدۂ دیوانی پر ترقی حاصل کی اُسی زمانہ مین ریاست سروین بڑاگانون پیدا کی اور بادشاہ سے اُسکا استمراری پٹہ پایا - اُنکے چھوٹے بھائی گوردھن لال سندیلہ - ملیح آباد وغیرہ کے چکلہ دار تھے اُنکو حضرت غازی الدین حیدر بادشاہ اودھ نے راجگی کا خطاب مع خلعت ۲۲ پارچہ ونظامت خیرآباد عطا فرمائی - ایام غدر مین آپ کے والد ماجد راجہ دھنپت راے نے گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہانہ خدمات سرانجام کین اور اُسکے صلہ مین علاوہ ریاست موروثی سروین بڑاگانون کے ریاست سرسوا واقع ضلع کھیری اُنکو ملی بعد وفات راجہ دھنپت راے آپ مالک ریاست ہوے - آپکو ۱۸۶۹ء کے دربار مین لارڈ لارنس صاحب نے سات پارچہ کا خلعت مرحمت فرمایا اور ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین سند ملی ۱۸۸۴ء مین اختیارات آنریری مجسٹریٹی سندیلہ آپکو عطا ہوے پھر ۱۸۹۰ء مین اسی ریاست مین آنریری مجسٹریٹی درجہ دوم کے اختیارات پائے - آپ نے رفاہ عام کی غرض سے سندیلہ مین سراے پختہ و دھرم سالہ درگادیبی کا مندر تعمیر کیا ہے - آپ نہایت علم دوست اور صاحب فضل وکمال ہین گلستان ہند ہندوستان کی تواریخ نہایت عمدہ فارسی مین آپ ہی کی تصنیفات سے ہے جو بذریعۂ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بہردوئی ولایت بھیجی گئی اور تواریخ بوستان اودھ پھر آپنے تحریر فرمائی - کتاب مخزن اخلاق او رحدیقۂ عشرت ومثنوی مہرتابان وغیرہ وغیرہ آپ کی تصنیفات سے ہین فی الحال اجودھیا کی تواریخ آپ نے نہایت آب وتاب کے ساتھ لکھی ہے اور اب آپ ترجمۂ مہابھارت کر رہے ہین آدی پرب اُسکا شائع ہوچکا ہے - بعد انفراغ امورات ریاست تمام وقت آپکا تصانیف مین صرف ہوتا ہے - آپ کی ریاست مین اٹھتیس موضع ہین اور مالگزاری پینتیس ہزار چھ سو

اُٹھتر دو آنہ چار پائی ہے۔ سکونت سندیلہ۔

پرتاب بہادر سنگھ۔ راجہ مقام کڑوار۔ ولادت ۱۴۔ اگست ۱۸۷۶ء۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے جسکو ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ اُس مشہور و معروف چوہان راجپوتون کی بڑی شاخ بچگوتی کے اعلیٰ قائم مقام ہین جو اپنے تئین پرتھی راج مہاراجہ دہلی و اجمیر کے بھائی چاہر دیو کی نسل مین بتاتے ہین۔ اُنکے جانشین مسمی بریار سنگھ شہنشاہ علاء الدین خلجی کے غضب مین گرفتار ہوے اور مشرقی اطراف مین صحرا بصحرا پھر کر آخر کار ضلع سلطانپور کو اپنا مستقر قرار دیا۔ اُنھون نے مقام ہٹی کے بلکھریہ راجہ مسمے رام دیو کی بیٹی سے شادی کی اور آخر مین اپنے برادر نسبتی کو معزول کرنے کے بعد علاقہ اور مشہور کوٹ بلکھر پر قبضہ کرلیا۔ اُنکے بعد کوٹ بلکھر اُنکے سب سے چھوٹے بیٹے راج سنگھ قابض ہوے جنکے تین بیٹے تھے۔ اُنمین سے دوسرے بیٹے روپ سنگھ ہندو بچگوتی راجگان کڑوار اور مسلمان بچگوتی راجگان حسن پور کے جد اعلیٰ تھے۔ گزشتہ راجہ مادھو پرتاب سنگھ مقام کڑوار نے لاولد انتقال کیا اور اپنی بیوہ رانی کشن ناتھ کنور کو اپنا جانشین چھوڑا جنھون نے راجۂ حال کو متبنیٰ کیا اور جون ۱۸۸۵ء مین اُنکے انتقال کے بعد آپ وارث ریاست ہوے۔ آپ ابھی نابالغ ہین اور علاقہ کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام ہے۔ آپ وارڈس کالج آگرہ مین تعلیم حاصل کر رہے ہین۔ سکونت کڑوار۔ سلطانپور۔

شیو کمار۔ شاستری۔ پنڈت۔ مہامہوپادھیا۔ علوم مشرقیہ کی تکمیل کی وجہ سے آپکو ۲۰۔ مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور عطا ہوا۔ آپ ایک عرصۂ دراز تک لوگون کو اپنا علمی فیض اور فائدہ پہونچاتے رہے ہین۔ سکونت بنارس۔

احمد حسین - شیخ - خان بہادر - ولادت ۱۸۶۵ء - خان بہادری کا خطاب موروثی ہے - یہ خطاب آپ کے والد یا جد حاجی شیخ دوست محمد صاحب کو غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات شائستہ اور خیر خواہی گورنمنٹ انگلشیہ کے جلدو مین عطا ہوا تھا - اِس خاندان کے مورث اعلی حاجی عبد الرؤف مکی سلطان شہاب الدین غوری کے ہمراہ وارد ہندوستان ہوے تھے - آپ کے والد خان بہادر حاجی شیخ دوست محمد صاحب نے مدینہ منورہ کے قریب مقام بیر عباس مین انتقال کیا اور آپ اُنکے جانشین اور وارث ریاست ہوے - آپ کو آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے - جسطرح آپ اپنی رعایا مین ہردل عزیز ہین اِسی طرح حکام انگریزی بھی آپ کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین آپ ایک روشن خیال انشا پرداز اور صاحب تصانیف کثیرہ ہین - شاعری مین آپکا تخلص مذاق ہے - آپ کے علم دوست ہونے کا ثبوت اُس لائبریری سے ہوتا ہے جو آپ نے قائم کی ہے یہ ہر فن اور علم کی نادر اور بیش قیمت کتابون کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہے - سکونت پریانوان ضلع پرتابگڈھ - اودھ

رضا حسین - سید - خان بہادر - آپ کی ولادت ۱۸۴۹ء مین موضع عالم چند پرگنہ چایل ضلع الہ آباد مین واقع ہوئی - آپکا تعلق موضع مذکور کے ایک معزز اور شریف خاندان سے ہے - آپ کے والد سید علی رضا اور دادا سید شجاعت علی وہان کے ایک مقتدر زمیندار تھے - آپکے پردادا سید محمد عاشق شاہجہان کی فوج مین ایک اعلی عہدہ پر ممتاز تھے - ابتدائی عمر مین آپ نے حسب معمول اُردو فارسی کی تعلیم حاصل کی - اسکے بعد آپکے ماموں سید امیر حسن سب انسپکٹر پولیس نے نہایت توجہ سے فارسی و عربی کی پوری پوری تعلیم دی - ملازمت کی ابتدا ۱۸۷۲ء مین محکمہ پرمٹ سے ہوئی - مگر ۱۸۷۴ء مین یہ جگہ تخفیف مین آگئی - اسکے ایک سال

بعد آپ پھر اپنے ماموں صاحب کی سفارش سے ضلع مرادآباد کے پولیس مین ہیڈ کانسٹبل مقرر ہوے اور ۱۸۸۹ء مین درجۂ دوم کے سب انسپکٹر مقرر ہوے ایک سال بعد اپنے حسن خدمات کے جلدو مین آپ کو شہر مرادآباد کا عہدۂ کوتوالی ملا۔ آپ اپنی قانونی لیاقت کی وجہ سے کورٹ انسپکٹری کی خدمت پر مقرر ہوے اور اُسکے فرائض آپ نے ۱۸۹۶ء تک نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیے۔ آپ نے سرکل انسپکٹری پر ضلع اوناؤ مین چار سال تک اس دیانت و لیاقت سے کام کیا کہ سابق کمشنر لکھنؤ مسٹر جی۔ آر۔ ہارڈی صاحب نے اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر ۱۹۰۰ء مین آپ کو شہر بریلی کا کوتوال مقرر کیا۔ یہان آپ نے ڈکیتی اور تلبیس سکہ کے مقدمات کے علاوہ اکثر پیچیدہ مقدمات کو نہایت عمدگی سے برآمد کیا آپ اپنی دیانت اور حسن کارگزاری کے جلدو مین گورنمنٹ سے ۸۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو خان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے اور انسپکٹری درجۂ اول کی تنخواہ مین جو دو سو روپیہ ماہوار ہے پچیس روپیہ نیک چلنی کے اور اضافہ کیے گئے۔ آپ کی ہر دل عزیزی کا ایک نمونہ ۱۹۰۲ء کا بریلی کے عشرہ محرم اور رام نومی کے تیوہار کے اتصال کے موقع پر ہندو مسلمانون کا اتفاق ہے۔ سکونت بریلی رہیلکھنڈ۔

درگاپرشاد۔ بابو۔ راے بہادر۔ آپکی تاریخ ولادت ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء ہے آپ ویش اگروال ہین آپ کے مورث اعلیٰ نارنول علاقہ پٹیالہ مین آباد تھے۔ لیکن آپکے دادا منشی جانکی پرشاد نے فرخ آباد مین سکونت اختیار کی۔ آپ بابو چھوٹے لال کے اکلوتے بیٹے ہین جنھون نے ۱۸۶۳ء مین رحلت فرمائی۔ والد کے انتقال کے وقت آپکی عمر صرف سولہ برس کی تھی آپ کو علم فارسی اور مہاجنی مین مہارت کامل حاصل ہے۔ سنسکرت بھی جانتے ہین۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے تجربہ کار

اور منتظم تصور کیے جاتے ہین - آپ کو رفاہ عام کے کامون سے بہت بڑی دلچسپی ہے - آپنے اپنے والد اور دادا کی یادگار مین ایک بسرانت کلکتہ مین اور ایک تالاب نارنول مین تعمیر کرایا ہے - آپ ۱۸۷۴ء سے آنریری مجسٹریٹ ہین - اور آپکو اختیارات مجسٹریٹی درجۂ دوم بھی حاصل ہین - آپ ابتداے لوکل سلف گورنمنٹ سے ڈسٹرکٹ اور منیوسپل بورڈ کے وایس پریسیڈنٹ ہین - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپکو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ نے قحط اور گرانی کے زمانہ مین محتاجین اور مساکین کی مدد کی تھی اُسکے اعتراف مین گورنمنٹ سے ایک سرٹیفکٹ عطا ہوا - آپکے دو صاحبزادے ہین - سکونت فرخ آباد
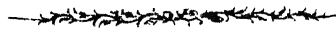
جوالاپرشاد منشی - راے بہادر - آپکی تاریخ ولادت ۱۲ - جولائی ۱۸۴۸ء ہے - آپ منشی دھرم نرائن وکیل سرکار و رئیس فرخ آباد کے بیٹے اور منشی گردھاری لال تحصیلدار قنوج کے پوتے ہین جنھون نے ایام غدر مین خزانہ تحصیل قنوج کو باغیون کے دست بُرد سے محفوظ رکھنے مین بہت بڑی مدد دی تھی آپ کایستھ ماتھر چترگپت ونشی ہین آپ نے ابتدأً مکان پر فارسی کی تعلیم پائی لیکن بعد کو اپنی جودت طبع سے انگریزی مین بھی مہارت حاصل کی اور عدالت ججی مین نقل نویس مقرر ہوگئے - ۱۸۷۴ء مین وکالت ضلع کی سند حاصل کرکے ۱۸۷۶ء سے کام شروع کیا - ۱۸۹۰ء مین آپ آنریری سکرٹری چنگی فرخ آباد و فتح گڈھ منتخب ہوے - اور اُسوقت سے اسوقت تک اس عہدہ پر قائم ہین اور بڑی قابلیت اور لیاقت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہے ہین - آپ ایک ہر دلعزیز شخص اور ایک تجربہ کار وکیل ہین آپ کو علم سنسکرت سے بہت بڑی دلچسپی ہے - آپ نے اس زبان مین دستگاہ بہم پہونچائی ہے - ۱۸۹۸ء مین گورنمنٹ نے آپ کو خطاب راے بہادر عطا فرمایا - آپ کے

صاحبزادہ بابو سرجو پرشاد نے ۱۹۰۲ء مین محمڈن کالج علی گڈھ سے ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ سکونت فرخ آباد۔

بیجناتھ۔ لالہ۔ راے بہادر۔ بی اے۔ فیلو آف دی الہ آباد یونیورسٹی آپ کی تاریخ پیدائش ۲۸۔ اگست ۱۸۵۳ء ہے۔ آپکا وطن مالوف دہلی ہے اور آپ قوم کے ویش اگروال ہین۔ آپ نے دہلی کالج سے۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی شروع سے آخر تک کل امتحانون مین اول رہے۔ ایف۔ اے کے امتحان مین پینتیس ۳۵ روپے ماہوار گنبس اسکالرشپ اور دو چاندی کے تمغے (کوپر میڈل اور گنبس میڈل) ملے۔ بی۔ اے۔ کے امتحان مین کل اضلاع غرب و شمال و پنجاب مین اول رہے اور گورنمنٹ سے آرنلڈ گولڈ میڈل (طلائی تمغہ) حاصل کیا۔ آپ ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین الفرڈ پٹیالہ ٹرنیبلیسٹر پنجاب یونیورسٹی رہے۔ اور فولر صاحب کی لاجک (منطق) اور ٹیلر صاحب کی تواریخ ہندوستان قدیم کا ترجمہ انگریزی سے ہندی مین کیا اور ان کتابون کے صلہ مین ایک ہزار چھ سو روپیہ انعام پایا۔ آپ نے پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کی ملازمت سے اپنی زندگی شروع کی وہان آپ اکونٹنٹ تھے ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین گورنمنٹ ہائی اسکول ہوشیارپور کے ہیڈ ماسٹر رہے ۱۸۷۶ء مین ہائی کورٹ کی وکالت کا امتحان دیا۔ اور کل امیدوارون مین آپکا نمبر اول رہا۔ آپ کچھ دنون علیگڈھ محمڈن کالج مین سکنڈ ماسٹر اور علیگڈھ کی ججی مین مترجم رہے۔ ۶۔ جون ۱۸۷۷ء کو منصف مقرر ہوے۔ ۹۔ اگست ۱۸۹۶ء سے دربار اندور کے چیف جسٹس اور جوڈیشل سکرٹری کے عہدہ پر مامور رہے۔ اسکے بعد آپ ان اضلاع مین مختلف مناصب جلیلہ مثلاً سب ججی قائم مقام ڈسٹرکٹ سیشن ججی وغیرہ پر ممتاز رہے اور فی الحال آپ بریلی کے ایڈیشنل

جج ہین - جون ۱۸۹۷ع مین آپ ولایت تشریف لے گئے اور حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے جشن جوبلی کے دربار خاص مین سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کی جانب سے پیش ہوے اور مختلف شاہی جلسون اور دربارون مین خاص عزت کے ساتھ مدعو اور شریک کیے گئے - مارچ ۱۸۹۵ع مین آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے اور ۲۱ مئی ۱۸۹۸ع کو راے بہادر کا خطاب حاصل کیا - آپ نے قانون اور سوشل ریفارم کے متعلق کئی مفید کتابین تصنیف کی ہین - جو ملک مین نہایت قدردانی کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین آپ کا سفرنامہ یورپ جو انگلستان اور ہندوستان کے نام سے مشہور ہے اپنی نوعیت کی ایک نہایت مفید کتاب ہے جس مین آپنے دونون اقوام کی تمدنی اور مالی ترقی اور تنزل کے اسباب ولائل ودراہین کے ساتھ بیان کیے ہین - یہ آپ کی زندگی کے خاص واقعات ہین چونکہ آپ نے ملک کی سوشل اصلاح مین ایک ممتاز اور نمایان حصہ لیا ہے اسلیے آپ کے خیالات ومقالات بھی قابل ذکر ہین - آپ کے والد بزرگوار ایک نہایت ہی دیندار وپرہیزگار شخص تھے اور ہمیشہ عبادت الٰہی مین مصروف ومنہمک رہتے تھے - اس کا یہ اثر ہوا کہ راے صاحب کو لڑکپن ہی سے پوجا پاٹ کی جانب میلان پیدا ہوا اور مذہبی اصول کی بنا قائم ہوئی - اور پنڈتون کی صحبت سے سنسکرت مین بھی معقول دستگاہ حاصل کی - آپ جب اندور سے واپس آئے تو ایجنٹ گورنر جنرل نے تحریر فرمایا تھا کہ آپ جس نیکنامی کے ساتھ آئے تھے اُسی طرح واپس جاتے ہین - مہاراجہ صاحب اندور بھی آپ پر ابتک قدیم عنایت مبذول رکھتے ہین راے صاحب نے یورپ کی سیاحت سے جو تجربہ حاصل کیا اُسکو آپ ہمیشہ اپنے ملک کی اصلاح مین صرف کرتے رہے ہین - اور آپ کی دلی خواہش اور کوشش یہ ہے کہ ملک اپنی موجودہ تنگ حالت سے نکلکر تہذیب کے وسیع میدان مین

آسکے اور اپنی دنیا اور عاقبت درست کرسکے آپ کی راے مین ملک اس صورت مین ترقی کرسکتا ہے جب اسکے باشندے یورپین اقوام کی طرح مستقل مزاجی اختیار کرین اور فرائض منصبی کے مقابلہ مین اغراض ذاتی کو داخل نہ کرین - وہ جاپان کی ترقی کی بنا انھین دو باتون کو قرار دیتے ہین - راے صاحب کا یہ خیال بہت درست ہے کہ اہل ہند جسقدر انگلش گورنمنٹ کے زیر حکومت ترقی کرسکتے ہین اُسقدر کسی اور گورنمنٹ کی حکومت مین نہین کرسکتے - آپکی راے مین ملک کی مالی ترقی جاپان کی تقلید سے ہوسکتی ہے جس نے قلیل مدت مین اپنی صنعت و حرفت اور تجارت سے دنیا کی بڑی قوتون مین ایک ممتاز درجہ حاصل کرلیا ہے - راے صاحب کے نزدیک ملک کی اصلاح نہ پُرانے طریقون پر پورے طور سے عمل کرنے سے ہوسکتی ہے نہ جدید طریقون کو پورے طور سے اپنا رہنما سمجھ لینے سے - بلکہ یہ مقصد اسطرح حاصل ہوسکتا ہے کہ اصول مذہبی مضبوط کیے جائین سوسائٹی کی بنیاد عمیق کیجائے - جدید سائنس سے استفادہ کیا جائے شادی ایسی عمر مین ہو کہ ناکح و منکوح اُسکا منشا سمجھ سکین - اپنی ذات خاص پر بھروسا کیا جائے اور استقلال پیدا کیا جائے - بزرگان دین کی تصنیفات پڑھی جائین - دل خدا کی یاد مین اور ہاتھ دنیا کی خدمت مین مصروف رکھا جائے - راے صاحب اپنی قوم کے ایک بہت رفارمر اور مصلح ہین - ویش کانفرنس کے جنرل سکرٹری کی خدمات حسن و خوبی اور خوش اسلوبی اور لیاقت کے ساتھ انجام دے رہے ہین - جسکے لیے اُنکی قوم نہایت ممنون و مشکور ہے - آپ انڈین سوشیل کانفرنس ہند کی بھی ایک مرتبہ صدارت کرچکے ہین جو اسبات کا ایک بین ثبوت ہے کہ آپ کو ملک کے تمدنی معاملات کی اصلاح مین بہت بڑی دلادیزی ہے - فقرا اور سادھوؤن کی صحبت و خدمت کا نہایت شوق رکھتے ہین دو بس اب یہی کوشش ہے کہ جبتک یہ جسم قائم

ہے اپنی قوم اور ملک کی حتی الامکان خدمت کرون راستی ہی کو اپنا شعار بناؤن۔ اپنی موت کا ہمیشہ خیال رکھون اور اخیر مین سب قیود کو مٹا کر واصل بحق اور فنا فی اللہ ہو جاؤن"۔

تھے مل۔ لالہ۔ سیٹھ۔ رائے بہادر۔ ولادت جون ۱۸۵۲ء آپ کا تعلق ویش اگروال قدیمی خاندان سے ہے آپ کے پردادا سیٹھ ملوک چند صاحب ساکن چھاتہ ضلع متھرا نے جو اپنی قوم کے ایک نامور گشتی پتی یعنے سرغنہ خاندان تھے ریاست ذاتی کے علاوہ ہر قسم کی تجارت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ جسے اُن کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے سیٹھ منالال صاحب نے اور اُنکی وفات کے بعد آپ کے والد سیٹھ گوبندرام صاحب نے بھر کاروبار تجارت و ریاست کو جاری رکھا۔ جب آپکے والد نے ۱۸۸۵ء مین رحلت کی اور آپ وارث ریاست ہوے تو آپنے پیشۂ تجارت کو اپنی علوہمتی سے بہت بڑی ترقی دی۔ خصوصًا روئی کی تجارت کی جانب آپنے زیادہ توجہ مائل کی۔ چنانچہ اکثر مقامات مین کارخانہ جننگ فیکٹری اور کاٹن پریس تعمیر کرائے اور ہنڈوی کی کاروبار کی شاخین بھر بڑے بڑے بلاد ہند مثلاً کلکتہ بمبئی۔ مدراس۔ لاہور۔ آگرہ اور دہلی مین کھولدین۔ اسکے علاوہ خلائق کی رفاہ کے لیے پاٹ شالہ دھرم شالہ۔ سنسکرت کا مدرسہ اور انگریزی مدارس۔ کنوئین۔ مندر وغیرہ تعمیر کرائے ہین اور جو یتیم بچے آپ کے مدارس مین تعلیم پاتے ہین اُنکو خوراک اور خرید کتب کی امداد دیجاتی ہے اور سدابرت بھی جاری رہتا ہے آپ ضلع بلندشہر کے خزانچی اور میونسپلٹی خورجہ کے وائس چیرمین ہین۔ ان دونون خدمات کے صلہ مین ۱۸۹۱ء مین آپ کو رائے بہادر کا خطاب عنایت ہوا۔ آپ ڈفرن فنڈ اور میرٹھ کالج کمیٹی کے ممبر اور خورجہ ضلع بلندشہر کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت خورجہ ضلع بلندشہر۔

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

امولک رام۔ سیٹھ۔ راے بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۲ء آپ ویش اگروال سراوگی ہین۔ آپ کے آبا و اجداد کا پیشہ تجارت تھا جس کا سلسلہ ابتک جاری اور قائم ہے۔ آپ کے والد سیٹھ موہن لال ساکن قدیم ریاست حیدرآباد اپنے خاندان مین گشتی یتی یعنے سرغنہ تھے۔ اُنکی شادی سیٹھ پورن مل گندیلی والے کے یہان ہوئی جو ریاست حیدرآباد کے ایک اعلیٰ رئیس اور جاگیر دار تھے۔ ایک صدی کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے اپنا توطن خورجہ مین منتقل کر دیا۔ آپ نے اپنے والد کے انتقال کے بعد اپنے تجارتی کاروبار کو بہت کچھ بڑھایا۔ روئی کی تجارت پر آپ کی توجہ زیادہ مائل ہے۔ اکثر مقامات ہند مین اُسکے کارخانے قائم کیے۔ ہنڈوی کی کوٹھی کو بھی ترقی دی اور ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین دوکانات قائم کین۔ اور رفاہ خلائق کے واسطے اکثر مقامات مین کنوئین دھرم سالہ۔ پاٹ شالہ۔ اور سنسکرت کے مدرسہ اور مندر تعمیر کرائے۔ ان مدرسون مین جو طلبا تعلیم پاتے ہین اُنکو خورو نوش اور خرچ کتب وغیرہ کی امداد دیجاتی ہے اور ہمیشہ سدا برت جاری رہتا ہے۔ قحط سالیون مین آپنے قحط زدون کی اعانت کی تھی جسکے صلہ مین سنہ ۱۸۹۹ء کو آپ راے بہادری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ ہین آپکے بھائی سیٹھ چمپا لال ضلع اجمیر کے آنریری مجسٹریٹ اور خزانچی ہین۔ آپکا خاندان رانی والون کے خاندان کے نام سے موسوم ہے۔ سکونت خورجہ ضلع بلند شہر۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

محمد شبلی - مولوی نعمانی شمس العلما - ولادت جون ۱۸۵۷ع - آپ کے والد مرحوم شیخ حبیب اللہ ضلع اعظم گڈھ کے مشہور روسا و وکلا مین تھے - اُنھون نے ایام غدر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ انگلشیہ کی وفاداری مین نہایت جانبازی کی - اِنکو اپنی اولاد کی تعلیم کیجانب بہت بڑا انہماک تھا چنانچہ اپنے دوسرے بیٹے یعنے آپ کے چھوٹے بھائی کو بی - اے اور بارسٹری کی تعلیم دلوائی - آپ نے علوم عربیہ کی تحصیل اور تکمیل کی - ابتدا مین سرکاری عہدون پر مامور رہے - ۱۸۸۲ع مین محمڈن کالج علیگڈھ مین پروفیسر مقرر ہوے - ۱۸۹۲ع مین ٹرکی کا سفر کیا جہان آنکو سلطان المعظم نے تمغۂ مجیدیہ عنایت فرمایا جب آپ وہان سے واپس آئے تو گورنمنٹ ہند نے شمس العلما کے خطاب سے معزز کیا - آپ الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر ہین - اور فی الحال گورنمنٹ نظام مین صیغۂ علوم و فنون کے ناظم ہین - آپکی تصانیف عربی فارسی اور اُردو مین موجود ہین - آپکی مصنفہ سوانح عمریون نے خاص شہرت اور قبولیت حاصل کی ہے - سکونت اعظم گڈھ حال حیدرآباد دکن -

---

جگت نراین - رائے - رائے صاحب - ولادت فروری ۱۸۴۳ع آپ چڈھا کھتری ہین - اس خاندان کا خاص مسکن امین آباد پنجاب تھا - لالہ لچھمی نرائن مشہور مصنف انشائے لچھمی نرائن نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین داروغگی محلات کے عہدہ پر ممتاز تھے - اور اپنی ذاتی لیاقت اور حسن خدمات کے صلہ مین رائے کا خطاب حاصل کیا - آپکے والد رائے ہر نرائن عرف پنولال صاحب کے تین صاحبزادے تھے جنمین آپ دوسرے بیٹے ہین - سولہ برس کی عمر تک آپ مختلف علوم کی تحصیل مین مصروف رہے - اپنے والد کے انتقال کے بعد محاصل و مداخل علاقجات و املاک اور داد و ستد کوٹھی وغیرہ کا انتظام آپ نے اپنے ہاتھ مین لیا اور اپنے حسن انتظام سے بڑے بڑے

مواضع خرید کر کے علاقہ کو نمایان ترقی دی۔ آپنے ۱۸۹۰ء مین محلہ یحییٰ پور کے غیر دشوار گذار اور مخدوش نالے پر اپنے صرف سے ایک پختہ پل تعمیر کرایا ہے ۱۸۹۵ء مین اپنے ذاتی مصارف سے محلہ چوک گنگا داس مین غربا کی رفع تکلیف کی غرض سے پانی کا نل جاری کرایا ۱۸۹۷ء مین الہ آباد کے تمام شاہ راہ عام پر مویشیون وغیرہ کے پانی پینے کے لیے نہایت پختہ اور سنگین چرین یعنی حوض اپنی جیب خاص سے بنوادیے ہین۔ شہر الہ آباد اور مضافات مین جو مسجدین پانی کی کمیابی اور کنوؤن کے نہونے سے غیر آباد پڑی ہوئی تھین۔ اُنمین آپنے پانی کے نل جاری کرا دیے ہین۔ جس سے وضو کے لیے نماز گزارون کو پانی کی آسانی ہوگئی۔ آپکی علم دوستی اور ہنر پروری سے شریف محتاج طلبا کو مدد پہونچتی ہے۔ دو ایک طالبعلم ہر سال آپ کی خفیہ امداد سے پاس ہوتے ہین۔ آپ سولہ برس سے آنریری مجسٹریٹ الہ آباد اور اٹھارہ سال سے میونسپل کمشنر ہین۔ ان فاہ جولی کے کامون کے جلدو مین آپ کو راے صاحب کا خطاب ۱۹۰۲ء مین گورنمنٹ انڈیا سے مرحمت ہوا۔ آپکے تین بیٹے ہین۔ بڑے راے فتح نرائن نائب تحصیلدار محمد آباد ضلع غازی پور ہین۔ دوسرے بیٹے راے بھگوتی نرائن املاک و جائداد کا انصرام کرتے ہین تیسرے بیٹے باگیشری نرائن مڈیکل کالج لاہور مین تعلیم پاتے ہین سکونت چوک گنگا داس الہ آباد

موہن لال ۔ بابو ۔ راے بہادر ۔ ولادت ۲۶ ۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء۔ آپ کے والد لالہ گوردیال سنگھ ایک نامی وگرامی تاجر تھے ۔ اِن کے کارخانہ اور کوٹھیان بریلی نینی تال اور مصوری مین ہین۔ ایام غدر مین نہایت فراخ حوصلگی کے ساتھ بیش قرار رقمین انگریزون کی امداد مین صرف کین جسکے جلدو مین اکثر اسناد مرحمت ہوئے۔ بابو موہن لال نے بریلی کالج مین عربی ۔ فارسی ۔ اور انگریزی کی اعلیٰ تعلیم پائی ۔ اور اپنی فطرتی ذہانت اور خلقی ذکاوت سے وظائف پاتے رہے ۱۸۶۳ء مین آپ میونسپل کمشنر مقرر ہوے ۔

اور اپنی جفاکشی اور عاقلانہ انتظام سے منیو سپلٹی کو بہت کچھ نفع پہونچایا۔جس صیغہ کا جو
کام آپ نے اپنے ذمہ لیا اُسے نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔
سنہ ۱۸۹۱ء مین ڈسٹرکٹ بورڈ کے آنریری سکرٹری اور اسی سال آنریری مجسٹریٹ مقرر
ہوئے سنہ ۱۸۹۷ء مین رائے بہادر کا خطاب آپ کو مرحمت ہوا سنہ ۱۸۹۹ء مین انتظام
قحط سالی مین امداد دینے کے صلہ مین علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی خوشنودی مزاج
کا اعزاز حاصل ہوا۔فی الحال آپ مینوسپل کمشنر۔ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ۔ممبر کالج کمیٹی۔ممبر
ڈفرن ہاسپٹل۔ممبر انسٹیٹیوٹ بریلی انریری سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ۔انریری مجسٹریٹ۔اور
ست اُپکاری سبھا کے پریسیڈنٹ ہین۔آپ کے قیمتی وقت کا زیادہ حصہ گورنمنٹ کی
مختلف خدمات مین صرف ہوتا ہے اور اپنی خاندانی وجاہت اور ثروت عاقلانہ برتاؤ
اور حسن اخلاق کی وجہ سے تمام شہر اور ہم قومون مین ہر دلعزیز خیال کیے جاتے ہین۔
آپکا پیشہ زمینداری۔کوٹھی والی اور کھنڈساری ہے۔سکونت بریلی۔ممالک متحدہ آگرہ واودھ

چودھری بسنت سنگھ۔رائے بہادر۔ولادت ۶۔اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ء آپ کا
تعلق بھوم ہار برہمنون کے خاندان سے ہے۔۱۴۔ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء کو آپ اپنے والد کے
انتقال کے بعد وارث ریاست ہوئے تمام رعایا آپ سے خوش اور حکام رضامند
ہین۔ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔خیر خواہانہ خدمات کے
صلہ مین آپ کو چند اسناد بھی عطا ہوئے ہین۔اور سنہ ۱۸۹۳ء مین رائے بہادری کے
خطاب سے ممتاز ہوئے۔آپ چودھری ظالم سنگھ کے فرزند اور چودھری جوالا سنگھ کے
پوتے ہین مشہور معرکہ غدر برگھیائی و میرخان گردی مین آپکے بزرگون نے نہایت داد
شجاعت و بسالت دی اور اہل قصبہ کو باغیون کے دست برد سے بچایا جس پر شہنشاہ دہلی
نے فرمان اور نقارہ و نشان سے آپ کے بزرگون کو ممتاز و سرفراز کیا جو سنہ ۱۸۵۷ء تک

اس خاندان مین قائم اور برقرار رہا۔ اس خاندان کے ایک بزرگ چودھری رامانند نہایت فراخ حوصلہ اور کریم النفس رئیس تھے۔ ریاست سیوہارہ ایک پُرانی ریاست ہے۔ اسکی عمارتین صنادید قدیم کے آثار ظاہر کر رہی ہین۔ آپ کے بزرگون کے پاس پانچہزار فوج پیدل اور سوار نوکر تھے۔ آپ روساے ضلع بجنور مین ایک معزز و سربرآوردہ شمار کیے جاتے ہین غربا پروری اور مساکین نوازی آپ کے خمیر مین داخل ہے۔ آپ نے مسافرون اور بے نواؤن کے لیئے سدابرت جاری کر رکھا ہے۔ جہان سے بلا امتیاز ذاتی ہر ایک غریب الوطن کو کھانا تقسیم ہوتا ہے۔ زمانہ قحط سالی مین صدہا فاقہ کشون کی آپ نے دستگیری فرمائی اور اُنکی پرورش کے خیال سے آپنے ایک سڑک کی تعمیر کا کام جاری کیا جس سے بیشتر مخلوق خدا کی جانین محفوظ رہین۔ ان خدمات کے صلہ مین آپ نے گورنمنٹ سے ایک سند حاصل کی۔ سکونت سیوہارہ ضلع بجنور۔

گجندر سنگھ کنور چودھری رایصاحب آپ راجپوت بڑگوجر ہین۔ آپ کے مورث اعلیٰ راجہ پرتاپ سنگھ تھے جو راجہ پرتھی راج چوہان والی دہلی کے ہمشیرزادہ اور دیولی اگلبہ (حال ملحقہ ریاست الور) کے رئیس تھے۔ یہ مہوبہ کی مشہور جنگ مین اپنے ماموں کی امداد کے لیے سمت ۱۲۲۲ بکرمی مطابق ۱۱۶۵ء مین اس ملک مین وارد ہوے تھے۔ اسکے بعد پہاسو ضلع علی گڈھ مین میواتیون سے جنگ کی نوبت آئی جسمین آپکی فتح اور فریق ثانی کی شکست ہوئی۔ جب راجہ چیت سنگھ خلف راجہ بلونت سنگھ رئیس کول ضلع علیگڈھ جو ڈوڈ راجپوت تھے اس واقعہ سے ماہر ہوے تو انھون نے کچھ دنون کے بعد ان کے ساتھ اپنی لڑکی کا عقد کر دیا اور پرگنہ پہاسو بیتم پور وبرولی ضلع علیگڈھ مین دوسو گاؤن جہیز مین دیے۔ اب انھون نے اپنا توطن یہین اختیار کیا اور ریاست کو اس درجہ ترقی دی کہ آخری زمانہ مین سولہ سو چھپن مواضع انکے قبضہ مین تھے جو انکے انتقال کے بعد انکے

پانچ فرزندون پر تقسیم ہوئے - فرزند اکبر راموجی جنکی نسل مین ریاست بردولی ضلع علیگڈھ کے رئیس ہین - فرزند دوم جاٹوجی جنکی اولاد لعل خانی کے لقب سے ملقب ہوئی - اور اُن کی ریاست پہاسو چھتاری وغیرہ ضلع بلند شہر مین واقع ہے - فرزند سوم راجہ بسنت پال جنکے اعقاب مین راجہ صاحب مجھولہ ضلع مرادآباد ہین - فرزند چہارم بالامن دیوجی کی نسل جرٹواڑ تحصیل سنبھل مین آباد ہوئی - اور فرزند پنجم ہاتی شاہ کی اولاد کے حصہ مین نرولی تحصیل بلاری آئی - نواب سعادت علیخان نواب وزیر اودھ کے زمانہ مین چندن سنگھ کو چودھری کا خطاب مرحمت ہوا اُنکی پانچ اولادونمین صرف دو لڑکے صاحب اولاد ہوے - چودھری رندھیر سنگھ چودھری بلدیو سنگھ کے والد تھے جنھون نے ۲۷ - اپریل ۱۸۹۲ء کو انتقال کیا اور چودھری اودگر سنگھ آپ کے والد تھے - سکونت نرولی ضلع مرادآباد
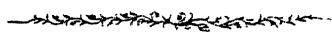
محمد عبد الحامد - مولوی - خان بہادر - آپ کے والد مولوی عبد القادر دہلوی اور جدامجد مولوی عبد الخالق شہنشاہزادگان دہلی کے عہدۂ اتالیقی پر ممتاز تھے - فقہ حدیث اور تفسیر وغیرہ کی درس وتدریس کا شہرہ سنکر ہندوستان کے علاوہ کابل - بخارا - ایران خیوا اور سمرقند تک سے طالبان علم آتے اور علوم دینیہ کی تکمیل کرتے تھے - مولوی عبد الخالق صاحب کا تذکرہ آثار الصنادید مصنفہ سرسید احمد خان مرحوم مین موجود ہے - ایام غدر ۱۸۵۷ء مین لیسن صاحب کی میم کو جنھین باغیون نے میگزین کے میدان کے قریب مجروح کرکے ڈالدیا تھا وہ اپنے مکان مین اُٹھا لائے اور بعد معالجہ وصحت کلی سرکاری کیمپ مین بھیجدیا - شاہان مغلیہ کے دربار سے جو وسائل معاش عطا ہوے تھے جب وہ مسدود ہوگئے تو ابتدائے عمر ہی مین آپنے برٹش ملازمت اختیار کی - فی الحال آپ کو ڈپٹی کلکٹری کے اختیارات واعزاز حاصل ہین حسن خدمات کے صلہ مین آپکو خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا ہے - رسالۂ مفید النسا کی تصنیف کے صلہ مین گورنمنٹ

نے آپکو پانچسو روپیہ بطور انعام کے عطا فرمائے تھے۔ تعلیم نسوان کے متعلق آپ کی تصانیف سے کئی کتابین موجود ہین آپ کے چار صاحبزادے ہین محمد عبد الجبار انٹرنس پاس ہین محمد عبد الغفار الہ آباد اور پنجاب یونیورسٹیون کے انٹرنس کے امتحانات مین کامیاب ہوے ہین محمد عبد الستار علیگڈھ کالج مین اور محمد عبد الوہاب ہائی اسکول سہارنپور مین زیر تعلیم ہین۔ سکونت سہارنپور۔ ممالک متحدۂ آگرہ واودھ۔

گوکل چند۔ راے بہادر۔ آپ ۱۸۴۵ء مین بمقام بنارس پیدا ہوے اور وہین گورنمنٹ کالج مین تعلیم پائی۔ آپ اصل مین پنجاب کے باشندے اور قوم کے کھتری کھنّا ڈھائی گھر ہین۔ آپ کے بزرگون نے لاہور سے بنارس مین آکر قیام کیا تھا آپ نے گورنمنٹ انگلشیہ کی بارہ سال کی ملازمت کے بعد جسمین آپ علاوہ اور عہدون کے تحصیلداری اور منصرمی کمشنری پر ممتاز رہے ۱۸۷۵ء سے فیض آباد مین وکالت شروع کی آپ اس کمشنری کے نامی وکلا مین ہین۔ آٹھ سال تک فیض آباد کے مینوسپل بورڈ کے چیرمین کی خدمات انجام دین اور گورنمنٹ عالیہ نے انھین خدمات کے صلہ مین آپ کو جناب ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو راے بہادری کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ آنریری مجسٹریٹ ہین اور عرصہ تک ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد کے وائس چیرمین رہے۔ اُسکے علاوہ اور کمیٹیون کے ممبر ہین۔ آپ انجمن تہذیب فیض آباد کے پریسیڈنٹ اور اودھ کمرشل بنک کے سب سے قدیم ڈائرکٹر اور ڈائرکٹرون کے بورڈ کے چیرمین ہین۔ آپ پبلک کامون مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ فی الحال آپ کی مستقل سکونت فیض آباد صوبۂ اودھ مین ہے اور اسی ضلع مین آپکے دیہات زمینداری بھی واقع ہین۔

دیبی پرشاد - بابو - رائے بہادر - ولادت ۸ - اپریل ۱۸۵۶ء آپ کے بورث اعلی کا وطن کوڑاجہان آباد ضلع فتحپور تھا - مگر آپ کے دادا لالہ ہردیال مرحوم نے الٰہ آباد مین توطن اختیار کیا ان کے چار بیٹے تھے جن مین سے بڑے بیٹے لالہ گوری شنکر نے اپنے والد کے انتقال کے بعد ایک مہاجنی کوٹھی قائم کی جو ابتک الٰہ آباد مین لالہ ہردیال گوری شنکر کے نام سے مشہور ہے - دوسرے بیٹے بابو کھنولال ڈپٹی کلکٹر تھے جنکو زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین خیرخواہی گورنمنٹ کے صلہ مین ایک موضع مرحمت ہوا - وہ ڈپٹی کلکٹری کی پنشن حاصل کر کے مہاراجہ صاحب بنارس کے دیوان مقرر ہوئے تیسرے بیٹے بابو ٹھاکر پرشاد نے خیرخواہی کے انعام مین دو گانون پائے اور ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ حاصل کیا - چوتھے بیٹے بابو مادھو پرشاد نے بھی جو آپ کے والد ماجد تھے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر پنشن حاصل کی - رائے بہادر بابو دیبی پرشاد نے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس پاس کیا - اور آپ پیپر کرنسی آفس کے خزانچی اور الٰہ آباد کے آنریری مجسٹریٹ ہین اور آپ کے برادر اکبر بابو چھنگامل سکنڈ اسسٹنٹ کمشنر الٰہ آباد کے عہدہ پر ممتاز تھے جس سے اُنھون نے اب پنشن حاصل کی ہے اور ایام قحط سالی کی حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے انکا شکریہ ادا کیا - آپ کو یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو حسن خدمات کے صلہ مین رائے بہادر کا خطاب عطا کیا گیا - زمینداری کی حیثیت سے آپ اور آپ کے برادر اکبر اڑھائی ہزار روپیہ کے مالگزار ہین سکونت الٰہ آباد - ممالک متحدہ - آگرہ و اودھ

رام سندر داس - بابو - ایم - اے - رائے بہادر - ولادت ۱۳ - دسمبر ۱۸۵۵ء آپ سریواستو کھرے کایستھ ہین آپ کے بزرگ شہنشاہ اکبر کے عہد مین فیض آباد مین وارد ہوئے اور موضع گوپالپور آباد کیا جسکے نام سے خاندان مشہور ہے آپ کے والد منشی للتا پرشاد صاحب جوڈیشل کمشنری اودھ کے سررشتہ دار تھے - تمام تعلیمی امتحانات

مین آپکا اول نمبر تھا۔ ۱۸۹۰ء مین آپ نے زبان سنسکرت مین ایم۔ اے۔ کا امتحان نہایت قابل تعریف طریقہ سے پاس کیا۔ اسی سال آپ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے ممبر مقرر ہوے۔ ۱۸۸۴ء مین مینوسپل بورڈ فیض آباد کے ممبر اور پھر آنریری سکرٹری اور ۱۸۸۵ء مین لوکل ڈسٹرکٹ بورڈ فیض آباد کے ممبر اور پھر آنریری سکرٹری منتخب ہوے ۱۸۸۷ء مین اپنی خدمات جلیلہ کی بنا پر آپ ایکٹ اسلحہ کی قیود سے مستثنٰے ہوے اور اسی سال یونیورسٹی الہ آباد کے فیلو مقرر ہوے۔ ۱۸۸۸ء مین آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات مرحمت ہوے۔ ۱۸۸۹ء مین آپ یونیورسٹی کے فیکلٹی آف لاز کے ممبر منتخب ہوے ۱۸۹۰ء مین لیڈی ڈفرن فنڈ کمیٹی کے ممبر اور ۱۸۹۵ء مین مینوسپل بورڈ کے وائس چیرمین اور پراونشل میوزیم (عجائب خانۂ فیض آباد) کے ممبر اور آنریری سکرٹری مقرر ہوے۔ ۱۸۹۷ء مین جناب ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب جشن مین حسن خدمات مینوسپل بورڈ و آنریری مجسٹریٹی و امداد رفع قحط کے صلہ مین گورنمنٹ سے اعزازی سرٹیفکیٹ عطا ہوا۔ ۱۸۹۹ء مین آپ لندن کے رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن و آئرلنڈ کے ممبر منتخب ہوے۔ اور ۲۳ مئی ۱۹۰۰ء کو راے بہادری کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ اسی سال آپ سوسائٹی آف آرٹس لندن کے ممبر منتخب ہوے۔ آپ بیس برس سے اودھ کمرشیل بنک لمٹیڈ فیض آباد کے منیجر ہین اور اُسکے استحکام و ترقی مین آپنے قابل قدر کوششین کی ہین۔ آپ کے ایک صاحبزادہ کنور رُدّر دت سنگھ ہین جو الہ آباد یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہین۔ اضلاع فیض آباد و بارہ بنکی و بہرائچ کے دیہات زمینداری کے علاوہ آپ کے والد نے گورنمنٹ سے ایک وسیع عطیہ (گرنٹ) حاصل کرکے آباد کیا اور رام سرنداس پور کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اِسکی مالگزاری گورنمنٹ نے ہمیشہ کے لیے معاف اور مرفوع القلم کردی ہے۔ سکونت فیض آباد اودھ

کرشن کمار - راجہ - رئیس سہسپور بلاری ضلع مرادآباد - آپ ۲۵ - دسمبر ۱۸۷۸ء
کو مرادآباد مین پیدا ہوے - راجہ صاحب قوم کے کھتری ہین آپ کے آبا و اجداد محمد شاہ
کے عہد مین مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے - اس خاندان کے مورث نے سلاطین مغلیہ
کے زمانہ مین مرادآباد مین توطن اختیار کیا سنہ ۱۷۷۱ء مین جب روہیلکھنڈ سلطنت انگلشیہ
کے قبضۂ اقتدار مین آیا تو راجہ صاحب کے پردادا رائے آتمارام بجنور کے چکلہ دار تھے
جو بعد کو برٹش گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوے - رائے گھنشیام داس راجہ
کرشن کمار صاحب کے دادا تھے - راجہ صاحب کے والد رائے پردمن کشن نے غدر
سنہ ۱۸۵۷ء مین اُن انگلش حکام کو جنھون نے نینی تال مین پناہ لی تھی مالی مدد دی اور
انکو وقتاً فوقتاً ضروری خبرین پہونچاتے رہے جسکے صلہ مین گورنمنٹ سے چار ہزار روپیہ
سالانہ کا ایک علاقہ عطا ہوا - راجہ صاحب کو اپنے نانا کے ترکہ مین بھی ایک علاقہ
ملا ہے - راجہ صاحب نے قدیم طریقہ کے مطابق مکان مین فارسی اور عربی مین تعلیم پائی
ہے - ہندی مین بھی معقول دستگاہ ہے - فن خوشنویسی مین آپ اپنا مماثل نہین رکھتے
ایام طالبعلمی ہی مین آپکو آپکے والد ماجد نے انتظامی امور مین شریک کر لیا تھا - اور جسوقت
رائے صاحب کا انتقال ہوا تو آپنے نہایت قابلیت سے اپنے منصبی فرائض سنبھال
لیے اور آپ کے حسن مساعی اور عرق ریزی سے علاقہ کی حالت نہایت سرسبز اور
شاداب ہے - راجہ صاحب ایک گرانمایہ شاعر ہین آپکا تخلص وقار ہے - مولوی انوار حسین
تسلیم سے آپ کو تلمذ حاصل ہے - دیوان وقار اور اختراع جدید آپکی تصنیفات سے شائع
ہوے ہین - راجہ صاحب کو گھوڑے کی سواری کا بے انتہا شوق ہے - راجہ صاحب
خلقی طور سے ایک نیک دل اور خلیق بزرگوار ہین آپ کو کتب بینی کا ایک خاص مذاق
ہے آپ کے کتبخانہ مین مختلف علوم و فنون کی کتابون کا ایک نہایت عمدہ ذخیرہ
موجود ہے - آپنے اکثر کالجون کو بیش قرار چندے دیے ہین - آگرہ کالج - محمڈن کالج

علی گڈھ - بریلی کالج - خاصتہً آپ کی فیاضی کے ممنون ہین - راجہ صاحب نے مشن اسکولون کو بھی مدد دی ہے - غیر مستطیع طلبا کی تعلیم سے آپ کو بہت بڑی دلچسپی ہے - اکثر طالب علمون کو آپ وظیفہ دیتے ہین - آپ نے سہسپور مین ایک شفاخانہ اور مرادآباد مین ایک دار المجذومین قائم کیا ہے - راجہ صاحب کے حسن اخلاق سے انکے تمام متعلقین اور متوسلین خوش ہین آپ ایک اسپیشل مجسٹریٹ ہین اور آپ کو درجۂ دوم کے اختیارات حاصل ہین - قسمت روہیلکھنڈ کے درباریون کی سرکاری فہرست مین آپکا نمبر پانچوان ہے - قانون اسلحہ سے آپ مستثنےٰ ہین - لارڈ رپن کے عہد ویسرائی مین ۱۸۸۲ء مین آپ کو راجہ کا خطاب عطا ہوا تھا - راجہ صاحب کے تین صاحبزادے ہین - فرزند اکبر کا نام کنور راج کمار ہے - دوسرے صاحبزادے کا نام کنور لال کمار اور تیسرے صاحبزادے کا نام کنور انردھ کمار ہے - بڑے اور چھوٹے صاحبزادے انگریزی و فارسی اور سنسکرت کی تعلیم پاتے ہین منجھلے صاحبزادے بدقسمتی سے دماغی امراض مین مبتلا ہین - سکونت بلاری ضلع مرادآباد -

---

بنس پت سنگھ - مہاراو - راجہ - ولادت سمبت ۱۹۱۰ - آپکا تعلق سولنکھی خاندان سے ہے جو آبو ملک گجرات مین آکر آباد ہوا اور نیکنامی اور شہرت حاصل کی - اس خاندان کے مورث اعلی مہاراجہ بیر دھج کے دو بیٹے تھے - مہاراجہ سکھ دیو اور مہاراجہ باگھ دیو اول الذکر گجرات مین رہے اور آخر الذکر باندھوگڈھ یعنی ریوان واقع بگیل کھنڈ مین آئے ان کے پانچ بیٹے تھے - اول مہاراجہ کرن دیو جنکی نسل ریوان مین ہے - دوسرے مہاراجہ کیرت دیو جنکی اولاد پرتھی پور مین ہے - تیسرے مہاراجہ سورت دیو جنکے اعقاب کوٹہ مین ہین - چوتھے شیام دیو جنکی نسل تھارا دیس مین ہے - اور پانچوین مہاراجہ کندھم دیو جو سمبت ۱۲۶۶ مین پیدا ہوے - اور راؤ کا خطاب حاصل کرکے پرگنہ بارہ کوٹہ

مین بارہ لاکھ کے علاقہ کے مالک ہوے۔ اُنکے بعد سے اسوقت تک تیس پشتین یکے بعد دیگرے اس ریاست پر قابض و متصرف ہوتی آئین۔ اس نسل کی چھبیسوین پشت مین راجہ بکرماجیت سنگھ نے اپنی شجاعت اور دلیری کی وجہ سے شاہ عالم شہنشاہ دہلی کے دربار سے ایک فرمان کی روسے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ اور دو ہزار پانصدی کے منصب اور دو ہزار سوار کی افسری سے سرفراز کیے گئے۔ مہاراؤ راجہ مہیپت سنگھ صاحب کے مزاج مین غربا پروری۔ رحمدلی اور مذہبی پابندی زیادہ پائی جاتی ہے۔ آپنے ہندوستان کے بیالیس مقدس مقامات کی تیرتھ جاترا کی۔ آپ پنڈتون اور برہمنون کی بہت عظمت کرتے ہین۔ اپنی دینی اور مذہبی کتب کو اکثر پڑھوا کر سنا کرتے ہین اور اکثر مقامات ہند مین آپنے شوالہ اور مندر وغیرہ تعمیر کرائے ہین۔ آپکے چار فرزند ہین۔ خلف اکبر اور ولی عہد کنور رام سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۰۶ بکرمی۔ یہ مہاراجہ صاحب ریوان کے مورد اعطاف و الطاف ہین۔ دوسرے کنور لچھمن سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۰۸ بکرمی۔ یہ مقام آبو مین اسسٹنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ تھے۔ تیسرے کنور بھارت سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۱۱ بکرمی۔ یہ عہدہ منصفی رائے بریلی پر سرفراز ہین۔ انھون نے مڈل انگلش اسکول شنکر گڈھ پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد مین تعمیر کیا ہے۔ چوتھے کنور شترہن سنگھ صاحب ولادت سمت ۱۹۴۸ بکرمی یہ زیر تعلیم ہین۔ یہ ریاست پہلے بارہ لاکھ روپے کی تھی پرگنہ بارہ کوٹہ اور پرگنہ جلال آباد دیئے ارہل تحصیل کرچھنا آپکے آبا و اجداد تک قبضہ مین رہا جسکی ملکیت کے اسناد بھی آپکے پاس موجود ہین۔ پرگنہ بارہ جو ابتک زیر تصرف ہے ایک وسیع علاقہ ہے۔ اسکا شاہی پٹہ تین لاکھ بیس ہزار کا تھا۔ اور گورنمنٹ انگلشیہ نے یکم فروری ۱۸۰۲ء کو جو پٹہ عنایت فرمایا ہے اُس مین تین لاکھ چھیالیس ہزار روپیہ جمع قرار دی ہے۔ اسکے جانب غرب ضلع باندہ جانب شرق ریاست کھیراگڈھ جانب شمال دریاے جمن جانب

جنوب ریاست ریوان واقع ہے۔ ۲۰ نومبر ۱۸۶۶ء کے دربار آگرہ مین آپ کو گورنمنٹ کی جانب سے نو پارچہ کا خلعت اور اکاون اشرفیان مرحمت ہوئین۔ ۱۲ دسمبر ۱۸۷۷ء کو دربار دہلی مین آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت ہوا۔ ۱۹ جنوری ۱۸۷۹ء کو امداد قحط زدگان خشک سالی ۱۸۷۷ء کے جلد وین آپ خلعت فاخرہ سے مخلع و ممتاز ہوے۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین آپنے سرکاری خزانہ اور تحصیل کی بہت حفاظت کی اور اہل قلعہ الہ آباد کو رسد وغیرہ سے مدد دی اور اپنے پرگنہ کو باغیون کے دست برد سے محفوظ رکھا اور بارہا انسے مقابلے کئے۔ ان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے اپنی خوشنودی مزاج کی تحریر اور راجگی کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا۔ مہاراجہ صاحب ریوان سے حسب دستور مراسم دوستانہ جاری ہین اور انھون نے آپکے مہاراؤ کے خطاب کو تسلیم کیا ہے اور اپنے راج ریوان کے قریب بارہ کوٹہ مین ایک کوس زمین بھی عطا فرمائی ہے۔ سکونت شنکر گڈھ۔ پرگنہ بارہ ضلع الہ آباد

مہابیر پرشاد نراین سنگھ۔ راے بہادر۔ آپ کا خاندان اپنی قدامت اور اقتدار کے لحاظ سے نہایت معزز اور ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ آپکے مورث اعلی پورن آم پانڈے ۱۴۸۱ء مین سلطان بہلول لودی کی فوج مین رسالدار تھے۔ راے مہابیر پرشاد نراین سنگھ ٹھاکر اجودھیا بخش سنگھ کے فرزند ہین جنھون نے ایام غدر مین گورنمنٹ انگلشیہ کو ہر قسم کی مدد دی تھی۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ نے خلعت فاخرہ اور موضع بردھا عطا فرمایا تھا۔ راے مہابیر پرشاد ۱۸۵۲ء مین پیدا ہوے تھے۔ آپ نے انگریزی فارسی۔ سنسکرت اور ہندی مین معقول اور عمدہ تعلیم پائی۔ اور اپنے والد ماجد کی حیات ہی مین اپنے وسیع علاقہ کے انتظام مین شریک ہوے۔ اور بڑی قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیے۔ آپ بھوئیہار برہمن ہین۔ ہز ہائنس مہاراجہ بنارس بھی اسی

قوم سے تعلق رکھتے ہین - راے صاحب مذہبی اور رفاہ عام کے کامون مین بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین - آپنے کئی عالیشان مندر تعمیر کیے ہین اور مختلف مقامات پر سدا برت جاری کیا ہے جس مین غریبون کو روزمرہ کھانا ملتا ہے - تالاب اور کنوئین بنوائے اور اسکول اور پاٹ شالے جاری کیئے ہین اور ایک زراعتی انجمن قائم کی ہے - ایام قحط مین آپنے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت فیاضانہ سلوک کیا - آپ نے اکثر فنڈون مین معقول چندے دیے ہین - سنہ ۱۹۱۰ء مین چھٹی بھوپہار برہمن مہاسبھا کی استقبالی کمیٹی کے جو الہ آباد مین منعقد ہوئی تھی آپ پریسیڈنٹ تھے - آپ قانون اسلحہ کے قیود سے مستثنے ہین - سنہ ۱۹۱۱ء مین گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا تھا - سکونت براؤن - ضلع الہ آباد -

---

نوبین چندر چکرورتی - راے بہادر - ولادت ۱۹ - نومبر سنہ ۱۸۴۳ء آپ کا سلسلۂ نسب قوم برندرا بنگالی برہمنون کے قدیم خاندان سے ملتا ہے - آپ کے پرداد ا پنچھارام چکرورتی تعلقدار اور نامی تاجر تھے جنھون نے ایک صدی کا عرصہ ہوا اپنے خاندانی وطن کو ترک کر کے سال گریا واقع پبنا بنگال مین سکونت اختیار کی جو اب بھی اس خاندان کا مسکن اور موطن ہے - آپکے والد گوری کنتھ چکرورتی اپنی حذاقت کی وجہ سے نہایت مشہور و مقبول اور ہر دلعزیز تھے - آپکے چچا برج ناتھ چکرورتی رانی پتیا کے دیوان تھے - آپ نے ۱۱ - اپریل سنہ ۱۸۶۷ء کو کلکتہ مڈیکل کالج کا امتحان ایل - ایم - ایس پاس کیا اور یکم جولائی سنہ ۱۸۶۷ء سے داخل ملازمت ہوے - اس تقرر کے چار ماہ کے بعد آپ کی ملازمت بنگال سے ممالک متحدہ کو منتقل ہوئی اور آپ نینی تال مین تعینات کیے گئے - دسمبر سنہ ۱۸۶۸ء مین ضلع بلند شہر کی اور اُسکے بعد شہر متھرا کی سول سرجنی کے عہدہ پر ممتاز ہوے - اگست سنہ ۱۸۸۴ء

مین آگرہ مڈیکل اسکول مین ملازم اور ٹامسن ہاسپٹل کے سپرنٹنڈنٹ قرار پائے۔ اگست ۱۸۷۵؁ء مین مدرس علم طب مقرر کیے گئے اور اس عہدہ پر پنشن لینے کے قبل تک ناموررہے۔ جنوری ۱۸۹۱؁ء کو آپ کو سرکاری خدمات کے جلدو مین راے بہادری کا خطاب عطا کیا گیا۔ آگرہ مڈیکل اسکول کی مدرسی کے زمانہ مین آپنے علم طب مین ایک نہایت جامع کتاب تصنیف و تالیف کی جس کا ترجمہ ہندی مین بھی ہوگیا ہے۔ فی الحال آپ پنشن یاب ہوکر آگرہ مین مطب کرتے ہین اور شہر مذکور مین نہایت ہردلعزیز ہین۔ آپ کے دو صاحبزادہ ہین۔ بڑے بیٹے سرت چندر چکرورتی ریاست دھولپور کے نائب دیوان تھے اور دوسرے بیٹے ہیم چندر سینٹ جان کالج آگرہ مین تعلیم پارہے ہین۔ سکونت آگرہ ممالک متحدۂ آگرہ واودھ۔
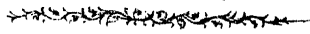
لالتا پرشاد۔ ساہو۔ راے بہادر۔ ولادت ۲۸۔ ستمبر ۱۸۷۲؁ء آپ ساہو مکنی رام کے فرزند اور ساہو مکند رام کے نبیرہ ہین۔ آپ کے پچاسی گانْون علاوہ پٹیات اور مالکانہ حقیت کے اضلاع پیلی بھیت۔ بریلی۔ شاہجہانپور اور بدایون مین واقع ہین جنکی مالگزاری سالانہ پینسٹھ ہزار روپیہ ہے آپ ایک ہزار روپیہ سالانہ ٹکس دیتے ہین۔ آپ کا خاندان ہمیشہ سے ذی عزت اور خیر خواہ گورنمنٹ رہا ہے آپ دو بھائی ہین۔ چھوٹے بھائی کا نام ساہو ہرپرشاد ہے جو ایک ہونہار نوجوان ہین آپکے والد نے ۱۱۔ نومبر ۱۸۸۷؁ء کو وفات پائی۔ وہ بڑے مخیر اور نیک نام بزرگ تھے انھون نے ایک نہایت خوبصورت دھرم سالہ موسومہ گوری شنکر تعمیر کرائی ہے جسکا خوشنما دروازہ پندرہ ہزار روپیہ کے صرف سے تیار ہوا تھا۔ ساہو لالتا پرشاد کے انتظام مین علاقہ اور آمدنی کو یوماً فیوماً ترقی ہورہی ہے آپ کو امور عامہ اور صیغۂ تعلیم سے خاص دلچسپی ہے۔ ۱۸۹۷؁ء کے خوفناک قحط مین آپنے اپنی رعایا کے ساتھ

فیاضانہ ہمدردی کی۔ آپنے بصرف زر کثیر ایک دریائی نہر نکالکر اپنی رعایا اور زمینداروں کو ایک بہت بڑے تردد سے ہمیشہ کے لیے سبکدوش کر دیا۔ آپنے ایک سنسکرت کالج جسکا نام للت ہری سنسکرت ویدک کالج ہے مع بورڈنگ ہوس اور شفاخانہ اور کلاک ٹاور یعنے گھنٹہ گھر کے پچاس ہزار روپیہ کی لاگت سے ناف شہر پیلی بھیت مین تعمیر کیا ہے اور اُسکے قیام کے لیے ستر ہزار کی ارضی جائداد وقف کردی جسکی آمدنی تنخواہ ملازمان کالج و وظائف و خوراک طلبا مین صرف کیجاتی ہے۔ آپکے کالج مین سنسکرت اور ویدک کی تعلیم بلا فیس دیجاتی ہے اور اُسمین انگریزی کی خواندگی کا بھی سلسلہ جاری ہے۔ ساہوکارہ مین آپنے ایک عالیشان مندر بنوایا ہے جسکی تعمیر مین ساٹھ ہزار روپیہ صرف ہوئے ہین۔ مندر کے اخراجات کے لیے بھی آپنے ساٹھ ہزار روپیہ کی جائداد وقف کردی ہے۔ آپنے اکثر مقامات پر کنوئین۔ مکانات اور دھرم سالے بھی تعمیر کیے ہین جنسے خلق اللہ کو بہت بڑا فائدہ پہونچتا ہے۔ ریلوے اسٹیشن کے قریب آپنے ایک نہایت پر فضا باغ تعمیر کرایا ہے جس سے نہر کی رونق و زینت دوبالا ہو گئی ہے سنہ ۱۸۹۸ع مین آپکو رائے بہادری کا خطاب عطا ہوا۔ اسی سال آپ آنریری مجسٹریٹ بھی مقرر ہوئے۔ باشندگان شہر اور گورنمنٹ دونون آپکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ سکونت پیلی بھیت۔

جگن پرشاد۔ بابو۔ رائے بہادر۔ ولادت اکتوبر سنہ ۱۸۳۵ع۔ آپکے مورث اعلیٰ جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ دہلی کے ہمرکاب دہلی سے آگرہ مین آئے۔ آپکے والد منشی راجا رام ڈپٹی مجسٹریٹ تھے جنھون نے چھتیس برس کی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی۔ اُن کی حسن کارگزاری کی نسبت اکثر حکام نے خوشنودی مزاج کے اسناد عطا کیے ہین۔ منشی راجہ رام نے دسمبر سنہ ۱۸۷۱ع مین چھیاسٹھ سال کی عمر مین انتقال

کیا - رائے بہادر اُن کے پانچ بیٹون مین سے دوسرے فرزند ہین - آپ کو فارسی اور عربی کی صرف و نحو و منطق اور طب کی تعلیم تکمیل کے ساتھ اور بھاشا اور سنسکرت کی تعلیم معمولی طور سے دی گئی - آپنے ملازمت سرکاری کی حالت مین انگریزی مین بھی کافی استعداد بہم پہونچائی - ۱۸۵۷ء مین آپ مترجم سرکاری کے منشی اول مقرر ہوے پھر نائب سررشتہ دار فوجداری آگرہ اور اُسکے بعد مسلخوان صدر دیوانی رہے - اور ۱۸۶۰ء تک سررشتہ داری فوجداری پر مامور رہے - اُسی اثنا مین کچھ عرصہ کے لیے آپ سررشتہ دار کلکٹری بھی ہو گئے تھے - آخر ۱۸۶۵ء مین آپ وکیل صدر دیوانی پھر وکیل ہائی کورٹ ہوے - اُسکے بعد گورنمنٹ کے حکم سے آپ نوٹری پبلک مقرر ہوے اور ۱۸۹۰ء مین ہائی کورٹ الہ آباد نے آپ کو ایڈوکیٹ مقرر کیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ آگرہ میونسپلٹی کے ممبر منتخب ہوے - اور سترہ برس سے آپ نائب میر مجلس میونسپل بورڈ ہین انھین خدمات کے جلدو مین جون ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ سے رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ انڈیا نے نائب میر مجلسی کی خدمات کے اعتراف مین ایک سرٹیفکٹ عطا فرمایا - تقریباً ۱۸۸۲ء مین جب آگرہ کالج کی حالت نازک تھی تو آپ نے بھی اُسکے قیام و استحکام کے لیے کوشش کی چنانچہ اُسوقت سے یہ کالج ٹرسٹیون اور ایک منیجنگ کمیٹی کے زیر اہتمام جاری ہے اور آپ بھی اسکے ٹرسٹی اور منیجنگ کمیٹی کے ممبر ہین - آخر ۱۸۹۳ء مین کایستھ کانفرنس کے متھرا کے اجلاس مین آپ پریسیڈنٹ تھے - سکونت آگرہ - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ -

---

دامودر داس منشی - رائے بہادر - رئیس و آنریری مجسٹریٹ بریلی - ولادت ۲۱ - دسمبر ۱۸۴۷ء آپ مہرسے کھتری اور قدیم باشندۂ دہلی ہین - آپ کے والد بزرگوار منشی دوارکا داس نے بریلی مین سکونت اختیار کی جو نہایت مخیر اور ہر دلعزیز تھے -

غدر ۱۸۵۷ء مین منشی دوارکاداس نے گورنمنٹ عالیہ کی نہایت عمدہ خدمات انجام فرمائین۔
اس صلہ مین اُنکو چند دیہات اور پروانہ خوشنودی مزاج کے عطا ہوے۔ ۱۸۷۱ء مین
آپ کے والد نے انتقال کیا اور آپ بجاے اپنے والد کے ممبر مینو سپلٹی اور ۱۳۔ فروری
۱۸۸۲ء کو آنریری مجسٹریٹ ضلع بریلی مقرر ہوے۔ آپنے اپنی قابلانہ کارگزاریون سے
اول درجہ کے اختیارات حاصل کیے۔ یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو آپ کو راے بہادر کا خطاب
عطا ہوا۔ آپ ہی کی سرپرستی سے ایک سبھا موسومہ بہ سبھاست اُپکاری ۱۸۸۶ء مین
قائم ہوئی۔ آپ مینوسپلٹی اور بریلی انسٹیٹیوٹ کے وائس پریسیڈنٹ اور یتیم خانہ بریلی
کے پریسیڈنٹ ہین۔ آپ کا برتاؤ اہل ہنود اور اہل اسلام کے ساتھ یکسان ہے آپکے
تین فرزند ہین۔ لالہ جے نرائن ولادت ۲۱۔ جون ۱۸۶۷ء۔ لالہ بلدیو پرشاد ولادت ۲۵۔
فروری ۱۸۷۲ء۔ لالہ رام سروپ ولادت ۸۔ نومبر ۱۸۷۳ء۔ سکونت بریلی۔

صورت کنور۔ رانی۔ تعلقدار کھیری گڈھ ضلع کھیری۔ اس خاندان کا سلسلہ
چندربنسی مہاراجہ رامچندر سے ملتا ہے۔ راجہ سومترکی پچیس پشت کے بعد راجہ بدھی راج دہلی
چھوڑکر کوہ کانگڑا مین آئے اور سترہ پشت تک اس خاندان کے راجہ کانگڑے سے گڈھ اور
کمایون مین حکمران رہے۔ پھر مستقر ریاست کوہ ڈوٹی (متصل اجمیر) کو منتقل ہوا یہان ستائیس
پشتین گذرین۔ بڑی چھوٹی بائیس ریاستین ماتحت تھین۔ چنانچہ ان راجاؤن کے عطاکردہ
اسناد تانبہ کے پتر اب تک اُس نواح مین موجود ہین۔ راجہ ہری ساہ کی وفات مین اس خاندانمین
دوگروہ ہوگئے اور خاندان ڈوٹی کے اُس گروہ کے لوگ جو ریاست سے محروم رہے تھے اور جنکے
سردار اُسوقت کنور اجی ساہ تھے رئیس نیپال سے جا ملے اور اُنسکو ڈوٹی پر چڑھائی کرنے کی صلاح
دی نیپالی فوج چڑھ دوڑی اور بمقام سرکھیت مین دونون فوجون کا مقابلہ ہوا۔ بالآخر نیپالیون
کو کامیابی ہوئی۔ یہ لڑائی جو قریب سمت ۱۸۴۰ مطابق ۱۷۸۳ء کے ہوئی تھی شمالی ہندوستان کے

اطراف مین اسقدر مشہور ہے کہ اُسکا ساکھا نیپالی گوئیے ابتک گایا کرتے ہین - غرضکہ اٹھائیس پشت کے بعد ریاست قبضۂ خاندان ڈوٹی سے علٰحدہ ہوئی - اس حالت مین وہ گروہ جو ریاست سے محروم رہا تھا نیپال کے تحت مین صاحب ریاست قرار پایا اور دوسرا گروہ جس نے اطاعت نامنظور کی تھی اور جسکے سرگروہ راجہ دیپ ساہ تھے مع اپنے خاندان اور تابعین کے کنچن پور مین آیا - یہ علاقہ ترائی مین واقع ہے - یہان اُنکے آنے کے قبل یہ کارروائی ہوچکی تھی کہ جو کارندہ اصل مالک کی طرف سے علاقہ کا کاروبار کرتا تھا اُسنے فرمانروائے اودھ سے ملکر قبولیت اپنے نام کرائی تھی - جب مصیبت زدہ رئیس آیا تو اُسنے اس قبولیت کے واقعہ کو مخفی رکھکے زہر خورانی کی تدبیر لڑائی مگر قبل وقوع واقعہ اطلاع ہوگئی اسلیے راجہ دیپ ساہ نے وہان ٹھہرنا مناسب نہ جانا اور کھیری گڈھ کی طرف کوچ کیا - یہان کا رئیس برسر مقابلہ ہوا - چند ناکامیون کے بعد آخر سمت ۱۸۵۶ مین کھیری گڈھ کے رئیس کو شکست ہوئی اور اُسوقت سے یہ خاندان کھیری گڈھ پر قابض ہوگیا - بعدازان اس خاندان کے سرگروہون نے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی سے سازش کرکے اصل ریاست ڈوٹی کے لینے کا بندوبست کیا - اُسوقت سے سرکار انگریزی اس خاندان کی حامی اور معاون ہے - سنہ ۱۸۲۲ع مین راجہ گنگا رام ساہ نے قدیم علاقہ پر قبضہ حاصل کیا - راجہ گنگا رام ساہ کے مرنے کے بعد سنہ ۱۸۵۰ع مین اُنکے بیٹے راجہ رندموج ساہ مسند نشین ہوے - سمت ۱۹۲۴ مطابق سنہ ۱۸۶۷ع مین راجہ رندموج ساہ نے وفات پائی اور اُنکے بیٹے راجہ اندر بکرم ساہ جانشین ہوے - اُنھون نے سنہ ۱۸۸۵ع مین لاولد انتقال کیا اور بجاے اُنکے رانی صورت کنور مسند نشین ہوئین - آپکی درخواست پر علاقہ سنہ ۱۸۸۶ع سے سنہ ۱۸۹۴ع تک کورٹ کے زیر اہتمام رہا اور اب آپ خود انتظام کرتی ہین اور اپنے حسن انتظام سے حکام اور رعایا دونون کو ابتک راضی رکھا ہے - اس علاقہ مین ایکسو دس مواضع ہین جو دو تحصیلون اور پانچ پرگنون مین منقسم ہین - مالگزاری کل مواضع کی اڑسٹھ ہزار نوسو دس روپیہ ہے - خطاب راجگی موروثی ہے - سکونت کھیری گڈھ ضلع کھیری -

سکرٹری اور کل طبقۂ تعلقداران اودھ کے معتمد علیہ اور کارکن ہین۔ ۲۵۔مئی ۱۸۸۱ء سے آپ شہر لکھنؤ کے آنریری مجسٹریٹ درجہ دوم اور مینوسپل کمشنر اور عجائب خانہ کالون اسکول۔ کیننگ کالج۔ ڈفرن ہاسپٹل اور خیرات خانۂ شاہی لکھنؤ وغیرہ کے ممبر ہین۔ ۱۸۸۱ء مین سر جارج کوپر صاحب نے آپ کو متواتر دو مرتبہ خلعت مع شمشیر ولایتی عطا کیا جسپر طلائی حروف مین آپ کی حسن کارگزاری کندہ ہے۔ ۱۸۸۲ء مین آپ کا نام درباریون کی فہرست مین داخل کیا گیا۔ اسی سال گورنمنٹ نے آپ کو ضلع کھیری کی منصفی پر مقرر کیا مگر سری مہاراجہ صاحب بلرام پور آنجہانی کے اصرار و قدردانی سے آپ واپس آئے۔ ۱۸۸۵ء کی نمائشگاہ کی کمیٹی کی سفارش پر ولایت سے تمغہ مرحمت ہوا۔ ۱۸۸۶ء مین لگان اودھ بل کے معاملہ مین تعلقداران اودھ کے آپ مشیر خاص تھے یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کو خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۸۸۹ء مین گورنمنٹ نے از راہ قدردانی خاص شرائط کے ساتھ آپ کو بریلی مین تیسرے درجہ کا مستقل ڈپٹی کلکٹر کر دیا مگر تعلقداران اودھ خصوصاً عہدہ داران انجمن ہند نے گورنمنٹ کے پاس ایک ڈیپوٹیشن بھیجکر آپ کو واپس طلب کر لیا۔ آپ نے تمام علوم کی کتب خصوصاً علم تاریخ کی کتابون کا ایک کتب خانہ قائم کیا ہے اور اپنے آبائی علاقہ کو بہت کچھ وسعت اور ترقی دی ہے۔ آپ اپنے اہل وطن اور حکام گورنمنٹ مین ہر دلعزیز ہین۔ آپ کے تین صاحبزادے ہین۔ بڑے چودھری محمد عزت علی کاروبار ریاست کرتے ہین۔ دوسرے چودھری محمد فتح علی محکمۂ کورٹ آف وارڈس مین اسسٹنٹ منیجر ہین۔ تیسرے بیٹے چودھری عشرت علی صغیر سن ہین۔ سکونت لکھنؤ۔

ہرن چندر مکرجی۔ رائے صاحب۔ آپ ۱۶۔ جولائی ۱۸۳۶ء کو اپنے ماموں کے مکان باندی پور مین پیدا ہوئے۔ آپ ضلع ہوگلی کے ایک موضع جنئی کے باشندے

ہین۔ جنئی کے مکرجی خاندان کی ابتدا اُن پانچ برہمنون سے ہے جنکو ادیسور راجہ گور (بنگال) نے قنوج سے طلب کیا تھا۔ اُنمین ایک پنڈت سری ہرش تھے اُنکے خاندان مین رامیسر ٹھاکر ہوے۔ رامیسر ٹھاکر کے سب سے چھوٹے بیٹے رام چندر مکرجی نے بھٹاچارجی خاندان مین شادی کی۔ رامچندر مکرجی کے لڑکے نندکشور نے موضع جنئی مین بود و باش اختیار کی۔ نندکشور کے دو لڑکے پیدا ہوے رام شنکر مکرجی اور بھولاناتھ مکرجی۔ بھولاناتھ نے ہلدار خاندان مقام ہتیاگڈھ (۲۴ پرگنہ) مین شادی کی۔ اس شادی سے آپ کی اولاد کا کلین پن جاتا رہا۔ بڑے بیٹے رام شنکر مکرجی نے اپنی نجابت اور شرافت قائم رکھی۔ انکے تین بیٹے ہوے۔ رام پرشاد۔ جے نراین اور بشی رام۔ رام پرشاد مکرجی کے دو بیٹے ہوے مدن موہن اور رام دھن۔ رام دھن مکرجی کے بیٹے ہرن چندر مکرجی ہین۔ ہرن چندر مکرجی کی تعلیم اولاً ٹریننگ اسکول جنئی مین اور بعدہ اورنٹیل سیمینری کلکتہ مین ہوئی۔ دسمبر ۱۸۵۵ع مین آپ نے علی پور (بنگال) مین صیغۂ فراہمی وردی افواج مین سرکاری ملازمت شروع کی۔ آپ نے اپنی لیاقت اور جانفشانی سے اس صیغہ کے افسر اعلیٰ کی اچھی راے حاصل کی۔ اور موقع آنے پر ترقی پائی آپ نے اس صیغہ کے بہت سے اہم کامون کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا جس سے گورنمنٹ کی بہت بڑی توفیر ہوئی۔ آپ کی عمدہ خدمات کا ذکر صیغۂ مذکور کے مختلف اعلیٰ افسرون نے انتظامی رپورٹ مین کیا ہے۔ گورنمنٹ انڈیا نے حسن کارگزاری کے لحاظ سے باوجود پچپن سالہ عمر ہونے کے آپ کو تا قیام تندرستی کام کرنے کی اجازت دی۔ سنہ ۱۸۹۹ع مین آپ نے پنشن حاصل کی اور اکتالیس سالکی سرکاری خدمات کے صلہ مین لارڈ الگن وایسراے و گورنر جنرل ہند نے راے صاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ ملازمت سے علیحدہ ہونے کے بعد چندروز تک آپ نے اپنے وطن مالوف جنئی

مین قیام کیا۔ لیکن آب و ہوا کی ناموافقت کیوجہ سے آپ نے بقیہ انفاس زندگی کے لیے بنارس مین بود و باش اختیار کی ہے۔ سکونت بنارس۔ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

کرشن راؤ۔ پنڈت۔ راے صاحب۔ آپ کی ولادت ۱۹۔ نومبر ۱۸۲۹ء کو قلعۂ جھانسی مین واقع ہوئی۔ آپ مرہٹہ برہمن ہین جو ضلع رتناگری احاطۂ بمبئی کے قدیم باشندے اور موضع کوتوڑا کے کُل کرنی تھے۔ اول پیشوا بالاجی بلار کے زمانہ مین آپ کے بزرگون نے فوجی ملازمت اختیار کی اور مقام پارولا واقع خاندیش مین تعینات کیے گئے۔ جب رگھوناتھ ہری صوبہ دار جھانسی واقع ملک بندیلکھنڈ پیشوا کے ملک محروسہ مین گئے تو اس خاندان کے مورث مہاداجی بلال جھانسی کے قلعہ دار مقرر کیے گئے جسکے آخری قلعہ دار آپ کے والد وشنو پنت تھے۔ ۱۸۴۰ء مین جب راؤ رگھوناتھ راؤ کے انتقال کے بعد گدی نشینی کا جھگڑا پیدا ہوا اور فوج منحرف اور سرکش ہوگئی تو سمئین فریزر صاحب اجنٹ گورنر جنرل فوج انگریزی لیکر جھانسی پہونچے اور قلعہ کا تخلیہ کرا لیا۔ اُسوقت سے یہ عہدہ قائم نہین رہا۔ آپ کے والد نے آپ کی صغر سنی ہی مین انتقال کیا۔ اور مہاراجہ گنگا دھر راؤ والی ملک نے آپکا وظیفہ مقرر کردیا جو ۱۸۵۳ء تک جاری رہا۔ اس اثنا مین آپ نے ہندی مرہٹی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور مروجہ فوجی ورزشون مین بھی ملکہ پیدا کیا۔ ۱۸۵۴ء مین جب ملک برٹش تسلط مین آگیا تو آپ نے محکمہ تعمیرات کی محرری سے ملازمت کی ابتدا کی۔ ۱۸۵۷ء مین جب پرگنہ جھانسی کی حدبست اور کشتوار کی ترتیب ہو رہی تھی تو یکایک غدر ہوگیا۔ اُسوقت آپ نے نہایت احتیاط اور دانائی کے ساتھ کل کاغذات سرکاری اپنے قبضہ مین کر لیے اور ۱۸۵۸ء مین دوبارہ تسلط انگریزی ہونے کے بعد کپتان کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جھانسی کے سامنے اُن کو پیش کردیا

جس سے گورنمنٹ کو دوبارہ اس کام مین مصارف کثیر کی کوئی ضرورت نہوئی۔ یکم اکتوبر سنہ ۱۸۶۰ع سے پھر آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور مختلف مدارج کے طے کرنے کے بعد سنہ ۱۸۷۳ع مین تحصیلدار جھانسی مقرر ہوے۔ آپ کی خدمات بائستہ اور ترددات شائستہ کے صلہ مین جو نہر بیتوا کے حصول اراضی و تصفیۂ معاوضہ کے متعلق وقوع مین آئے گورنمنٹ نے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور فرمایا۔ سنہ ۱۸۸۵و۸۶ع مین جب میرٹھ کے ہندو مسلمانون مین شکر رنجی پھیلی ہوئی تھی تو آپ نے فریقین مین صلح کرادی اور گورنمنٹ عالیہ نے اسکا تحریری اعتراف کیا۔ ۳۱۔ مارچ سنہ ۱۸۹۴ع مین آپ نے پوری پنشن حاصل کی۔ سنہ ۱۸۹۵ع سے اپنے وطن جھانسی مین قیام اختیار کیا۔ یہان آپ میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ بورڈ اور مڈل ہائی اسکول کے ممبر مقرر ہوے۔ سنین ماضیہ کے قحطون کے زمانہ مین آپ نے جھانسی کے محتاج خانہ کا انتظام کیا اور شہر کے سفید پوشون مین تقسیم امداد کی بڑی احتیاط کے ساتھ نگرانی فرمائی جسکے لیے گورنمنٹ نے سند خوشنودی مزاج آپ کو عطا کی اور نومبر سنہ ۱۹۰۱ع کو آپ کے خدمات سابقہ کے لحاظ سے رائے صاحب کا خطاب آپ کو مرحمت ہوا۔ سکونت جھانسی۔ بندیلکھنڈ۔

زین العابدین۔ سید۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۴۔ جون سنہ ۱۸۳۲ع۔ آپکے والد ماجد کا اسم مبارک مولوی محمد حسین ہے۔ آپ کے آباے کرام جو مدینہ سے غزنی مین آباد ہوے تھے شاہان مغلیہ نے اُنکے زہد و تقویٰ و علمی کمالات کا شہرہ سنکر پایۂ تخت دہلی مین طلب فرمایا۔ اور مچھلی شہر ضلع جونپور مین عہدۂ قضا پر مامور کیا اور جاگیر مرحمت کی۔ آپ کا سلسلۂ آبائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ تک اور بواسطۂ حضرت زینب بنت علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

تک پہونچتا ہے۔ آپ کے دادا مولوی محمد حسن جو متعدد کتابون کے مصنف تھے
شہزادۂ خرم بخت بن مرزا جوان بخت جہاندار شاہ ولیعہدِ شاہ عالم ثانی کے اُستاد
تھے۔ مولوی محمد حسن صاحب نے ۷ ربیع الاول سنہ ۱۲۴۲ھ مین وفات پائی اور
یہ تاریخ ہوئی ؎ عالم ہر علم بخلق عظیم + گوے سبق بُرد ز اہل زمن + در شب ہفتم ز ربیع
نخست + داد قضا جامے حریرش کفن۔ مصرع تاریخ بگفتا سروش + رفت بفردوس
محمد حسن + مولوی زین العابدین نے سنہ ۱۸۵۰ع مین بنارس کالج مین فارسی اور
عربی کی تکمیل کی اور ۲۱ فروری سنہ ۱۸۵۱ع مین گورنمنٹ انگلشیہ کے جوڈیشل صیغہ
مین ملازمت شروع کی اور ممالک مغربی وشمالی کے مختلف مقامات مین مختلف
عہدون پر مقرر رہے اور آخر مین عہدۂ سب ججی تک ترقی پائی جسکی تنخواہ آٹھ سو روپیہ
ماہوار ہے۔ انتالیس سال کی نیکنام ملازمت کے بعد یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۹ع کو پنشن حاصل
کی۔ ایام غدر مین سرکار انگلشیہ کے خیر خواہ رہے۔ ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۲ع کو ہزاکسلنسی لارڈ لینسڈون
نے خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ سنہ ۱۸۹۴ع مین بارہ سو
روپیہ ماہوار پر دو سال کے لیئے کونسل ریاست رامپور کے جوڈیشل ممبر مقرر ہوے
یہان یکم جون سنہ ۱۸۹۶ع تک بڑی محنت اور دیانت اور لیاقت کے ساتھ امور
مفوضہ انجام دیئے اور رئیس اور سرکار انگریزی کی خوشنودی حاصل کی۔ مولوی صاحب
اپنے اوصاف اور خصائل کی وجہ سے ہندو مسلمانون مین یکسان ہر دلعزیز ہین۔
آپ علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی بھی ہین۔ آپ نے کالج کو معقول مالی امداد بھی دی
ہے اور مسلمانون کی تعلیم و تربیت کے انتظام مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے
ہین۔ آپ کے چار صاحبزادے ہین۔ بڑے صاحبزادے سید زین الدین (ولادت
۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۳ع) نے علی گڈھ کالج سے ایم۔ اے۔ پاس کیا۔ اور سنہ ۱۸۹۶ع
سے ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہین۔ باقی تین صاحبزادے جنکے نام سید ضیاء الدین

سید عین الدین اور سید نور الدین ہین ابھی تک زیر تعلیم ہین - سکونت علی گڈھ - ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ -

علی احمد خان - واسطی - ابو الحسنات - مولوی - سید - مخدوم زادہ - خان بہادر

ولادت ۲۵ - شعبان سنہ ۱۲۵۸ھ - آپ کے جد امجد مسیح الوقت سید محمد بقا خان بہادر کو علاوہ منصب یکہزار پانصدی کے دربار دہلی سے خانصاحب کا خطاب نسلاً بعد نسلٍ اُسوقت عطا ہوا تھا جب وہ سرکار انگلشیہ کی جانب سے کرنیل لیک صاحب کے عہد مین اکبر آباد کے دیوان تھے - جہان اُنکے نام کا ایک محلہ کٹرہ بقا خان ابتک موجود ہے - آپ مسیح الوقت کے خلف اکبر حکیم سید غلام حسین خانصاحب کے بیٹے ہین - آپ کے مورث اعلیٰ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مخدوم سید علاء الدین واسطی بانی قصبۂ سنڈیلہ تھے جنھون نے ابتداءً اپنے مرشد حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی کی ہدایت کے مطابق سنڈیلہ کا عزم کیا اور اُسکو پاسیون سے فتح کر کے آباد کیا - اِن کا مزار سنڈیلہ مین زیارت گاہ خاص و عام ہے - اور اِنکے اعقاب یعنے مخدوم زادہ ابتک ادب و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہین - مسیح الوقت سید محمد بقا خان صاحب کے توسل انگریزی کی وجہ سے اس خاندان کے اکثر ممبر منشی - رزیڈنٹ - اور مختلف ریاستون کے ایجنٹ اور ڈپٹی کلکٹر اور تحصیلدار رہے - آپ نے لکھنؤ مین علوم معقول و منقول کی تحصیل کی - بارہ برس کی عمر مین آپ دربار واجد علی شاہ بادشاہ اودھ مین پیش ہوے - جنھون نے بعد امتحان آپ کے زمانۂ طالبعلمی تک کے لیئے ایک وظیفہ مقرر کر دیا - آپ سنہ ۱۸۵۶ع مین فارغ التحصیل ہو کر اضلاع دموہ و ساگر کو چلے گئے جو اب ممالک متوسط مین شامل ہے - آپ پہلے سررشتۂ بندوبست مین ملازم ہوے اسکے بعد سنہ ۱۸۶۷ع مین

آپ نے اعلیٰ درجہ کی وکالت کی سند حاصل کی چنانچہ فی الحال آپ جبلپور کے ممتاز وکلا مین ہین۔ اثناے زمانہ وکالت مین آپ نے زبان انگریزی مین بھی مہارت حاصل کرلی۔ آپ نے ساگر مین ایک تالاب کا گھاٹ بنوایا ہے۔ آپ تدریجاً جبل پور مینوسپلٹی کے ممبر۔ سکرٹری اور وائس پریسیڈنٹ رہ چکے ہین۔ آپ کے زمانہ سکرٹریٹ مین ڈائرورکس جاری ہوا گوکل داس بلبھ داس کاٹن مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کے ڈائرکٹر ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر۔ قحط کی سنٹرل کمیٹی ممالک متوسط کے وائس پریسیڈنٹ۔ انسٹیٹیوٹ کمیٹی۔ لیڈی ڈفرن فنڈ کمیٹی اور رفارمیٹری اسکول جبلپور کے ممبر رہ چکے ہین۔ اور آنریری مجسٹریٹی کے اعزاز بھی آپ کو عطا کیئے گئے اور قانون اسلحہ سے بھی مستثنےٰ ہین۔ آپ نے اپنی قوم کی بہبودی اور اُسکے حقوق کے تحفظ کے لیے انجمن اسلامیہ جبل پور قائم کی اور اُسکی مالی حالت مضبوط کرکے جائداد غیر منقولہ خرید کی جسکی آمدنی سے ایک ہائی اسکول اور ایک یتیم خانہ اِسوقت تک جاری ہے۔ ساگر مین ایک تالاب گھاٹ کی تعمیر کے جلدو مین پروانۂ خوشنودی اور خلعت ملا اور ۱۸۹۴ء مین مینوسپلٹی کے حسن خدمات اور انجمن اسلامیہ کے قائم کرنے کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کے جدا علیٰ حضرت بندگی سید حسن قدس سرہ کو شیر شاہ کے عہد سلطنت مین پرگنہ سنڈیلہ وغیرہ کی زمینداری حاصل ہوئی۔ اِنھون نے محلہ اشراف ٹولہ واقع سنڈیلہ کو آباد کیا مسیح الوقت سید محمد تقا خان بہادر تعلقہ نتھے پور کے تعلقدار تھے جو الحاق اودھ کے وقت توڑدیا گیا۔ آپ نے جائداد کو بہت کچھ ترقی دی ہے۔ آپ کے دو صاحبزادہ سید احمد خان اور سید نقی احمد خان ہین۔ سکونت سندیلہ۔ ضلع ہردوئی۔ اودھ۔

محمد یوسف علیخان۔ نواب۔ تاریخ ولادت ۱۹۔ نومبر ۱۸۵۸ء۔ آپ

نواب حاجی محمد محمود علی خان بہادر مرحوم رئیس چھتاری کے فرزند ہین۔ اس خاندان کا سلسلہ راجہ رام چندر والی اجودھیا تک پہونچتا ہے۔ شہنشاہ جلال الدین اکبر نے راجہ لال سنگھ کا نام جو اس خاندان کے بانی ہین لال خان رکھا۔ چنانچہ اُسوقت سے آپکا خاندان لال خانی مشہور ہے۔ لال خان کے بیٹے سالباہن نے جہانگیر کے عہد مین اسلام قبول اور شاہجہان کے دربار مین چار ہزاری منصب حاصل کیا اور علاقہ ہیم پور جس مین چونسٹھ گانوٴن تھے بطور جاگیر ملا جسکا نام سالباہن پور رکھا گیا جو فرمان شاہی مین مندرج ہے۔ سلاطین مغلیہ کے زمانہ مین یہ علاقہ خاندان کے مختلف لوگون کے قبضہ مین رہا لیکن جب اس صوبہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہوا تو اُسنے یہ علاقہ ٹھاکر مردان علیخان کو جو محمد یوسف علیخان کے جد امجد تھے عطا فرمایا۔ ۲۰- مئی ۱۸۳۵ء کو اُنھون نے اپنے پانچ بیٹون مین نواب حاجی محمد محمود علیخان کو اپنی آبائی ریاست چھتاری اور کچھ اور علاقے دیکر اپنا جانشین مقرر کیا۔ اور باقی چار بیٹون کو سعد آباد، دان پور، پہاسو اور دھرم پور کے علاقے دیے۔ گورنمنٹ نے غدر ۱۸۵۷ء کی خیر خواہی کے صلہ مین نواب محمد محمود علیخان کو بحیثیت جانشین ریاست خاص علاقہ بالاگڈھ واقع ضلع بلند شہر اور دو ہزار روپیہ کا خلعت فاخرہ اور خطاب خان بہادر مرحمت فرمایا۔ اپنے والد ٹھاکر مردان علی خان کی طرح محمد محمود علیخان نے بھی ایام غدر مین گورنمنٹ کو بہت بڑی مدد دی تھی۔ اُسکے صلہ مین دربار قیصری ۱۸۷۷ء مین نواب کے خطاب اور تمغۂ قیصری سے ممتاز کیے گئے اور پرایوٹ داخلہ کی عزت حاصل ہوئی۔ ۳- جنوری ۱۸۹۳ء کو خطاب نوابی نسلاً بعد نسل موروثی ہو گیا۔ نواب صاحب بڑے مخیر اور بے تعصب شخص تھے جنکی ذات سے ہندو مسلمان دونون فیضیاب تھے۔ ۱۲- اکتوبر ۱۸۹۰ء کو اُنھون نے اس دار ناپائدار سے انتقال کیا۔ اُنکے انتقال پر نواب لطف علیخان وارث ہوے۔ اور اُنھون نے بھی نہایت خوبی اور خوش اسلوبی

سے اپنے پبلک فرائض انجام دیے - ۱۲- جنوری سنہ ۱۹۰۱ع کو نواب صاحب نے رحلت فرمائی - اور کنور محمد یوسف علیخان انکے جانشین مقرر ہوے - اور ۱۹- مئی سنہ ۱۹۰۱ع کو گورنمنٹ سے نوابی کے موروثی خطاب اور پرایوٹ داخلہ کی عزت عطا ہوئی - نواب صاحب ایک بہت بڑے مدبر منتظم اور عالی دماغ رئیس ہین سنہ ۱۸۸۵ع مین آپ آنریری مجسٹریٹ درجۂ دوم مقرر ہوے - اور ۲۶- مارچ سنہ ۱۸۹۱ عیسوی کو ہاتھرس اور مرسان کے پرگنون مین مجسٹریٹی درجۂ دوم کے اختیارات حاصل ہوے ۲- جون سنہ ۱۸۹۷ع کو گورنمنٹ نے آپ کو ایک سند اور تمغۂ قیصری عطا کیا - نواب محمد لطف علیخان کے بعد علیگڈھ کے ہندو مسلمانون نے گورنمنٹ اور مجسٹریٹ ضلع کو درخواست دیکر آپ کو اپنا سرگروہ قرار دیا - آپ تحصیل کول کے اسپیشل مجسٹریٹ درجۂ دوم - ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ - ممبر زراعت و تجارت اور وائس چیرمین مینوسپل بورڈ علیگڈھ ہین - سکونت علیگڈھ - ممالک متحدہ آگرہ واودھ -

---

تربت سنگھ - راجہ - تاریخ ولادت ۱۰ جون سنہ ۱۸۶۹ع آپ اسوتھر کے رئیس ہین جو فتح پور کے ضلع مین واقع ہے - راجہ صاحب کچھی چوہان راجپوت ہین - اس خاندان کے بانی راجہ دیو گج سنگھ سنہ ۱۵۴۳ع مین کچھی واڑہ یا راگھوگڑھ واقع وسط ہند سے آئے تھے اور راجہ اچھی کی دختر سے شادی کی تھی جنکی جائداد پر اُنھون نے بعد کو قبضہ پایا تھا - راجہ دیو گج کے بعد مہاراجہ پالن دیوجی - صاحب دیوجی - ٹھورم دیوجی - ڈومن دیوجی - پڑومن دیوجی - جاجیا دیوجی - پرتاب سنگھ اور پرسرام سنگھ علی الترتیب اس ریاست کے جانشین ہوے - پرسرام کے جانشین ہری کشن سنگھ عرف اڑاڑو سنگھ تھے جنکے چھ بیٹے ہوے جن مین بھگونت رائے کی دلیری اور شجاعت اور فہم و فراست مشہور و معروف ہے - اُنھون نے غازی پور کا قلعہ تعمیر کرایا تھا جہان وہ اپنے وفادار ہمراہیون اور مضبوط اور مستحکم قلعہ پر بھروسہ

کر کے برسون شاہی فوج کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے - آخر ۱۷۶۰ء مین پرگنہ
کوڑا کے چودھری درجن سنگھ کی دغا سے بھگونت سنگھ کی ہلاکت واقع ہوئی - بھگونت رائے
کے بیٹے روپ رائے نے ۳۵ برس ریاست کا انتظام کیا اور گورنمنٹ اور اپنی رعایا
دونون کی خوشنودی حاصل کی - ۱۸۰۱ء مین اُنکی وفات پر راجہ ہریار سنگھ گدی نشین
ہوے مگر اُن اُنیس پرگنون مین جو اس خاندان کے قبضہ مین تھے سولہ نواب آصف الدولہ
نے ضبط کر لیے اور باقی تین الماس علی خان کے اثر اور دباؤ سے راجہ سیتل پرشاد تحصیلدار
کوڑا کو دیدیے گئے - اسکے بعد راجہ ہریار سنگھ جمنا پار چلے گئے جہان اُس مختصر پنشن
پر گذر اوقات کرتے رہے جو دربار اودھ سے اُنکو اب بھی مل جاتی تھی - انکی وفات
پر انکے متبنیٰ فرزند دیناپت اپنے باپ کی پنشن کے وارث ہوے - مگر چند روز بعد
نواب باقر علی خان کے حکم سے پنشن ضبط ہوگئی - اسپر دیناپت ایک بہت بڑی جمعیت
کے ساتھ دریا پار اُتر کر بکدلہ اور غازیپور کے پرگنون کے گانون جلانے اور برباد کرنے
لگے - اس کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ انکی پنشن کی بحالی کا فوراً ایک حکم نافذ ہوا - گورنمنٹ
انگلشیہ کی حکومت مین انکی پنشن بند ہوگئی - انھون نے مثل سابق دریا طے کر کے چرولی
واقع پرگنہ غازی پور مین استقامت اختیار کی مسٹر اہمٹی صاحب کلکٹر آلہ آباد بہمراہی
نواب باقر علیخان ایک فوجی جمعیت کے ساتھ موقع پر گئے - لڑائی ہوئی اور مسٹر اہمٹی صاحب
زخمی ہوے - راجہ صاحب جمنا پار بھاگ گئے ۱۸۰۴ء مین اُنھون نے خود کو مسٹر
کتھبرٹ صاحب کلکٹر آلہ آباد کے حوالہ کیا اور اُنھون نے ذمہ داری کی کہ اُنکی پنشن
جو نواب اودھ کی سرکار سے ملتی تھی اُنکو دی جائیگی ۲۳ مئی ۱۸۰۵ء کو گورنمنٹ انگلشیہ
نے باقاعدہ اسکی تصدیق کی یہ سات ہزار تین سو چھ روپیہ سالانہ کی پنشن تھی جو موروثی قرار
دی گئی - دیناپت نے چھیالیس برس سے زیادہ پنشن حاصل کی - ۱۸۵۰ء مین راجہ لچھمن پرشاد سنگھ
دیناپت کے جانشین ہوے جنکو رگھوبر سنگھ برادرزادہ و پسر متبنیٰ دیناپت کی بیوہ نے جو اُنکی حیات مین

مر گئے تھے متبنیٰ کیا تھا - راجہ لچھمن پرشاد سنگھ نے ۱۸۷۶ء میں اپنا علاقہ کورٹ کے انتظام مین دیدیا - راجہ لچھمن پرشاد سنگھ نے ۲۳ جولائی ۱۹۰۱ء مین قضا کی اور راجہ نرپت سنگھ اُنکے فرزند اکبر گدی نشین ہوے - اس ریاست کی مالگزاری تقریباً سینتیس ہزار روپیہ سالانہ ہے راجہ صاحب قانون اسلحہ کی شرائط سے مستثنےٰ ہین خطاب راجگی اور پنشن موروثی ہے - علاقہ ناقابل تقسیم ہے اور فرزند اکبر وارث ریاست ہوتا ہے - وارث کنور پرشوتم سنگھ ہین جنکی عمر تین سال کی ہے سکونت اسوتھر ضلع فتح پور -

---
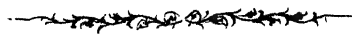
شیو درشن سنگھ - راؤ - ولادت ۲۰ - ستمبر ۱۸۵۹ء آپکا پورا خطاب اور نام سدھ سری مہاراج ادھراج سری راؤ شیو درشن سنگھ جو دیو ہے - یہ خطاب موروثی ہے - آپ راجہ رام چندر والی اجودھیا کی نسل مین ہین اس خاندان کے مورث اعلیٰ بیکل دیو کی راجدھانی لہار گوالیار تھی - راؤ عالم راؤ سمت ۱۶۳۰ مین گوپالپور مین مسند نشین ہوے - سندھیا کی فتوحات کی وجہ سے آپ کے خاندانی مقبوضات مین بہت کمی ہو گئی آپ کی تیرھوین پشت مین راؤ لچھمن سنگھ ہوے جو راؤ شیو درشن سنگھ کے والد ماجد تھے اُنھون نے اکتوبر ۱۸۷۰ء مین انتقال کیا - راؤ صاحب سمت ۱۹۳۵ مین وسادہ آرائے مسند ریاست ہوے - فی الحال اس ریاست مین بارہ مواضع معافی جنکی آمدنی تقریباً بیس ہزار ہے اور چھ گانون خراجی شامل ہین جنکی مالگزاری پانچہزار چھ سو اڑتالیس روپیہ ہے - اسکے علاوہ چار گانون ریاست گوالیار مین واقع ہین جنکی مالگزاری دوہزار چھ سو باسٹھ روپیہ ہے - آپ اور آپکے جانشین ایکٹ اسلحہ کی قیود اور عدالتہاے دیوانی کی حاضری سے مستثنےٰ ہین اور آپ کو تیسرے درجہ کی مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہین آپ فارسی اور ہندی کے مسلم الثبوت شاعر ہین - سکونت گوپالپور - جالون - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

رودر پرشاد سنگھ۔ راجہ۔ ولادت سمت ۱۹۲۶۔ آپ ریاست سنگرولی کے رئیس ہین۔ یہ ریاست ضلع مرزاپور کے جانب جنوب واقع ہے لیکن اسکی املاک واراضی مختلف اضلاع مین پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا کل رقبہ ۱۳۶۷ میل مربع ہے جس مین زیادہ تر اقوام ہنود آباد ہین۔ راجگی کا خطاب موروثی اور ریاست غیر قابل التقسیم ہے۔ اس مین ہمیشہ سے خلف اکبر کی مسند نشینی کا رواج ہے۔ دوسرے بیٹون کو گزارہ ملتا ہے۔ آپکا تعلق بین نبس راجپوت خاندان سے ہے اس خاندان کے بانی راجہ گوندوشاہ تھے جنکی راجدھانی دریاے گنگ کے کنارہ مقام جھونسی ضلع الہ آباد مین واقع تھی۔ اُنکی چھٹی پشت مین راجہ رام شاہ تھے جن پر ایک زمانہ مین نواب وزیر اودھ کی جانب سے فوج کشی کی گئی وہ ایک بڑی جدال وقتال کے بعد بھاگ کر مقام مینونتھر واقع ریاست ریوان مین قیام پذیر ہوے اور ملک کا کچھ حصہ فتح کر کے راج کرنے لگے۔ انکی نوین پشت مین کلیلی راے راجہ ہوے۔ انھون نے راجہ سنگرولی راجہ بھاؤ گھروار کو قتل کر کے علاقہ سنگرولی فتح کیا اور اپنے چھوٹے لڑکے چندربھان سنگھ کو راجہ بنایا اور اپنے بڑے بیٹے کو مینونتھر کے علاقہ کا وارث قرار دیا جو اسوقت تک اُنکے خاندان کے قبضہ مین ہے۔ جب صوبہ الہ آباد پر سلطنت انگلشیہ کا تسلط کامل ہو گیا تو راجہ فقیر شاہ کے خطاب راجگی کو گورنمنٹ نے تسلیم کر کے موروثی قرار دیا اور مسٹر فاربس ڈنکن صاحب نے ایک دوامی سند عطا کی۔ راجہ فقیر شاہ کے پرپوتے راجہ اودونت سنگھ نے مسٹر رسل صاحب کی ہمراہی مین پنڈاریون سے جنگ کر کے اُنکو شکست دی جسکے صلہ مین گورنمنٹ سے خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ آپ راجہ اودونت سنگھ صاحب کے پرپوتے ہین۔ آپ اپنے والد راجہ اودت نرائن سنگھ کی وفات کے بعد سنہ ۱۸۸۶ء مین وسادہ آراے مسند ریاست ہوے۔ فارسی اور سنسکرت کے علوم مین آپ کو پوری دستگاہ

حاصل ہے اور علم انگریزی مین بھی مداخلت اور مہارت ہے۔ آپ جوہر شناس علم دوست اور غربا پرور رئیس ہین سنہ ۱۸۹۶ع کی سخت قحط سالی مین آپ نے رعایا و برایا کی دستگیری مین بہت بڑی فیاضی ظاہر کی۔ سکونت سنگرولی ضلع مرزاپور۔ ممالک متحدہ اودھ و آگرہ۔
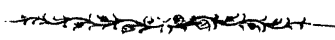
رامپال سنگھ۔ راجہ۔ تعلقدار کالاکانکر۔ راجہ رامپال سنگھ لال پرتاب سنگھ کے اکلوتے فرزند ہین جو لال ہنومنت سنگھ کے بڑے بیٹے تھے۔ شاہ اودھ نے راے لال ہنومنت سنگھ کو سنہ ۱۸۴۹ع مین راجہ کا خطاب دیا۔ بغاوت کے ابتدائی زمانہ مین راجہ ہنومنت سنگھ برٹش گورنمنٹ کے بہت بڑے خیرخواہ تھے۔ اور ضلع سلون کو جواب پرتابگڈھ مشہور ہے اور اُسکے پناہ گیرون کو جن مین جنرل بیرو سابق چیف کمشنر اودھ بھی تھے باغیون کے دست تظلم سے بچایا۔ لیکن اُنکو صحیح و سلامت الہ آباد پہونچانے کے بعد اِنھون نے اس صوبہ پر برٹش کا دوبارہ تسلط ہونے کی نسبت سخت مخالفت کی۔ انکے بیٹے لال پرتاب سنگھ چانده ضلع سلطان پور کی ایک جنگ مین جو برٹش فوج کے ساتھ ہوئی تھی ہلاک ہوے۔ راجہ صاحب نے اطاعت قبول کی اور قیام امن کے بعد معاف کردیے گئے۔ راجہ ہنومنت سنگھ نے لال پرتاب سنگھ کی وفات پر رامپور کا تعلقہ اپنے نبیرہ راجہ رامپال سنگھ کو دیدیا۔ راجہ رامپال سنگھ بھولی اور گھروار کے اُس نامور خاندان سے ہین جو قنوج کے حکمران راٹھورون سے تعلق رکھتا ہے۔ راجہ رامپال سنگھ نے بہت کم سنی مین تعلیم حاصل کی اور فارسی۔ سنسکرت اور انگریزی مین معقول لیاقت پیدا کی۔ ان کل زبانون کی تعلیم سے راجہ صاحب کی طبیعت مین مختلف قسم کے خیالات پیدا ہوے۔ اور اس سے انکا دل راسخ الاعتقادانہ مذہب سے ہٹ گیا اور اُنھون نے خالص

موحد پرستی مین پناہ لی۔ اس پر انکے دادا نہایت ناخوش ہوے۔ اُنکا غصّہ فرو کرنیکے لیے آپنے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ اُنکی حیات مین علاقہ خاندان کے ممبرون کے پاس رہے۔ اسکے بعد آپنے لندن جانے کا قصد کیا۔ آپکے اہل خاندان مزاحم ہوے۔ مگر آپکی زوجہ محترمہ رانی سبھاؤ کنور (جو ریوان کے حکمران خاندان کی تھین) اپنے شوہر کی رفیقِ طریق ہوئین۔ رانی صاحبہ نے انگلستان مین انتقال کیا جن کا راجہ صاحب کو سخت قلق ہوا۔ راجہ صاحب نے رانی کی لاش حنوط کے بعد ایک تابوت مین رکھوا دی۔ راجہ صاحب پانچ برس تک ولایت مین رہے۔ اور اس عرصہ مین لاطنی۔ فرانسیسی۔ جرمنی السنہ مین بھی آگاہی حاصل کی۔ انڈین ایسوسی ایشن کے جلسون مین شریک ہوتے اور انڈیا سوسائٹی کی صدارت فرماتے رہے۔ راجہ صاحب نے ہوس آف کامنس مین بھی نشت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس عرصہ مین راجہ ہنومنت سنگھ نے انتقال کیا۔ اور راجہ رامپال سنگھ اپنے علاقہ کے انتظام و اہتمام کے لیے ہندوستان کو واپس آئے۔ وہ اپنے ہمراہ اپنی بیوی کی محنوط لاش کو بھی لائے۔ جسکو ہندو دستور کے مطابق دریاے گنگا کے کنارے داغ دیا گیا۔ راجہ صاحب پھر ولایت تشریف لے گئے۔ مگر علاقہ کے کاروبار مین ابتری پیدا ہوجانے سے پھر ہندوستان کو واپس آئے اس دفعہ راجہ رامپال سنگھ اپنے ہمراہ ایک انگلش بیوی لائے جنھون نے ۱۹۰۷ء مین نینی تال مین انتقال کیا۔ راجہ صاحب انڈین نیشنل کانگرس کے ایک سرگرم معاون ہین ایک روزانہ ہندی اخبار ہندوستان اور اسی نام کا ایک انگریزی ہفتہ وار اخبار اپنی ایڈیٹری مین شائع کرتے ہین۔ راجہ صاحب کو ملکی صنعت و حرفت کے ساتھ بہت بڑی دلچسپی ہے اور جب سے انتخابی اصول جاری ہوا ہے آپ تین مرتبہ ان صوبجات کے لیجس لیٹو کونسل کے ممبر رہ چکے ہین۔ سکونت کالاکانکر۔ پرتاب گڑھ۔

سریرام - لالہ - راے بہادر - ولادت ۲۳ - اکتوبر ۱۸۵۲ء - آپکا تعلق اگروال خاندان سے ہے اور آپ لالہ مضب راے کے خلف اکبر ہین جو صوبۂ اودھ مین تعمیرات کے محکمہ مین ڈسٹرکٹ انجنیر تھے - آپ کے دادا دیوان سنگھ فوج انگریزی مین ملازم تھے - جو ۱۸۴۴ء مین محاربۂ کابل مین مقتول ہوے آپ کی تعلیم آپ کے مولد و موطن قصبہ نانوتہ ضلع سہارنپور مین ہوئی - زبان فارسی اور علم ریاضی کی تحصیل کے بعد چودہ برس کی عمر مین آپ تحصیل انگریزی کی طرف متوجہ ہوے - اور دو سال تک بقدر ضرورت انگریزی حاصل کر کے رڑکی کالج مین داخل ہوے سب اوورسیری کا امتحان پاس کر کے دو سال تک آپ کالج مذکور مین اسسٹنٹ مینیجر رہے - اسکے بعد آپ نے محکمہ تعمیرات کی ملازمت کی جہان اورسیری اور پھر سب انجنیری کے عہدون پر ترقی پائی - ۱۸۹۲ء مین عمدہ خدمات کے صلہ مین آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - ۱۸۹۶ء مین اسسٹنٹ انجنیری کے عہدہ پر فائز ہوے - آپ نے اکتیس برس کے زمانہ ملازمت مین بیشتر سرکاری کام نہایت دیانت و امانت اور قابلیت سے انجام دیے - فن انجنیری کے متعلق آپ کی چند تصانیف بھی ملک مین موجود ہین جنکو گورنمنٹ اور ملازمین محکمہ نے نہایت قدردانی کی نظر سے دیکھا - اہم امور مین بورڈ مین حکام آپ سے مشورہ حاصل کرتے ہین سکونت نانوتہ - ضلع سہارنپور - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

جگناتھ - ساہو - راے بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء - آپ ویش اگروال ہین آپ کے والد ماجد کا نام ساہو مکندرام ہے - زمانہ طفولیت مین ساہو کالکاداس نے آپ کو متبنیٰ کیا جنکے انتقال کے بعد آپ انکی پوری جائداد پر قابض ہوے جسے آپ نے بہت کچھ ترقی دی اسوقت آپ کے قبضہ مین پیلی بھیت اور

بریلی کے اضلاع مین پینتالیس۴۵ محال ہین۔ جنکی مالگزاری تقریباً پچیس ہزار ہے۔ ۱۸۷۷ء؁ کی قحط سالی مین آپ نے نہایت سیرچشمی سے مصیبت زدہ لوگون کی امداد کی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے دربار آگرہ مین ۱۸۷۹ء؁ مین خلعت فاخرہ سے مخلع و ممتاز کیا۔ جون ۱۸۷۲ء؁ مین مینوسپل کمیٹی پیلی بھیت کے ممبر اور پھر وائس پریسیڈنٹ اور اُسکے بعد لوکل بورڈ کے ممبر مقرر ہوے۔ ۱۸۷۸ء؁ مین ایکٹ اسلحہ کی شرائط سے مستثنیٰ کیے گئے۔ ۱۸۹۵ء؁ مین لیڈی ڈفرن ہاسپٹل پیلی بھیت مین پانچہزار روپیہ چندہ دیا۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء؁ کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی ۱۸۹۷ء؁ کی جوبلی کے موقع پر آپنے نہایت اولوالعزمی سے اظہار مسرت کیا جسکا شکریہ گورنمنٹ ہند کی جانب سے ادا کیا گیا۔ کارہاے رفاہ عام مین آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ مقام گوری شنکر واقع پیلی بھیت مین جانب شمال آپ نے ایک دھرم سالہ تعمیر کیا ہے اور سردست گولا گوکرن ضلع کھیری کے مشہور معبد سری گوکرن ناتھ کے متعلق مسافرون اور جاتریون کے آرام کی غرض سے ایک دھرم سالہ تعمیر کرا رہے ہین جسکی تیاری مین اسوقت تک بیس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ آپنے مکان مسکونہ کے قریب ایک مندر بنوایا ہے اور اُسکے مصارف کے لیے دوکانات و زمینداری وقف کردی ہے جہانسے سدابرت دیا جاتا ہے۔ رفاہ عام کے کامون مین آپ نے دس ہزار روپیہ کے قریب چندہ دیا ہے۔ اب سن کہولت کی وجہ سے آپ نے گوشہ نشینی اختیار کرلی ہے۔ آپ کے فرزندون مین بڑے بیٹے ساہو رام پرشاد صاحب ممبر و انریری سکرٹری مینوسپل بورڈ اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ و انریری مجسٹریٹ ہین۔ آپکے چھوٹے بیٹے ساہو رام سروپ ہین۔ راے بہادر ساہو لالتا پرشاد خزانچی و زمیندار و ممبر مینوسپل بورڈ و انریری مجسٹریٹ پیلی بھیت آپ کے بھتیجے ہین۔ سکونت پیلی بھیت

ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

محمد عبد الجلیل - مولوی عثمانی - شمس العلما - ولادت ۱۸۶۲ء - آپ حضرت عثمان ذی النورین خلیفۂ سوم کی اولاد سے ہین - آپ کے اجداد اپنا وطن مالوف یعنے عرب چھوڑ کر پہلے تو ملک شام مین آئے پھر وہان سے ایران تشریف لائے اور دربار شاہی مین مناصب جلیلہ پر مقرر ہوے - آپکے جد اعلیٰ امیر ظہیر الدین آفتاب اصفہان کالشمس فی وسط النہار تھے - پھر قرون عدیدہ کے بعد آپ کے بزرگون نے ایران سے قطع تعلق کر کے ہندوستان کا قصد کیا اور شہنشاہ غازی حضرت جلال الدین محمد اکبر کے عہد سلطنت مین الطاف خسروانہ سے مشرف ہوے - اسوقت سے ہند آپ کے آبا واجداد کا مسکن ہے - آپ کے جد اعلیٰ حضرت قاضی ضیاء اللہ اورنگ زیب عالمگیر کے اُستاد تھے - فتاوای عالمگیری انھین کی زیر نگرانی تالیف ہوا تھا - قاضی صاحب نے جب آخر عمر مین بخیال عزلت دربار شاہی سے علٰحدگی چاہی اور اپنے آبائی مسکن یعنے قصبۂ نیوتنی مین جو لکھنؤ سے آٹھ کوس جانب جنوب واقع ہے قیام پسند فرمایا تو شہنشاہ موصوف نے قصبۂ مذکور کے اُس محلہ کو جہان آپ تشریف رکھتے تھے اپنے نام سے منسوب کر دیا اور اب تک وہ محلہ اورنگ آباد کہلاتا ہے - آپ کے والد ماجد شاہ محمد عبد الحکیم صاحب تھے جنکی زیر نگرانی آپ نے علوم رسمی سے فراغت حاصل کر کے اپنے عم عالیمقام جناب مولوی محمد موسی پروفیسر عربی و فارسی کوئنس گورنمنٹ کالج بنارس کی خدمت مین بنظر تکمیل علوم ۱۸۷۲ء مین بنارس آے اور ۱۸۷۵ء مین بغرض تحصیل زبان انگریزی و نیز دیگر فنون جدیدہ مروجہ کوئنس کالج مین داخل ہوے - ۱۸۸۲ء تک تعلیم کا زمانہ رہا - اس مدت مین آپ ہمیشہ مورد انعام واکرام رہے اور کلکتہ یونیورسٹی کی فرسٹ آرٹس تک

تحصیل کرنے کے بعد کالج مذکور مین ملازمت کرلی ۔ ۱۸۸۸ء مین منصب جلیلہ پروفیسری پر ممتاز ہوے ۔ اِس اثنا مین اکثر قابلیت اور ذمہ داری کے کام آپکے سپرد ہوتے رہے جسکو آپ نے نہایت لیاقت اور خوبی سے انجام دیا ۔ ۱۸۹۶ء مین ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم نے حسب قواعد متداولہ ڈپٹی مجسٹریٹی کے لیے آپ کو منتخب فرمایا اور بعد ازان ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو علمی اعلی خطاب شمس العلما سے سرفراز کیا ۔ آپ کے تین صاحبزادے ہین ۔ ابو الخیر محمد عبد الوالی ۔ ابو المعالی محمد عبد الکبیر و ابو الحسنات محمد عبد الحلیم ۔ سکونت بنارس ۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ۔

کندھیا بخش پال سنگھ ۔ راے بہادر ۔ ولادت ۱۸۶۹ء ۔ آپکا تعلق سورج بنسی خاندان سے ہے اور آپکا سلسلۂ نسب سری مہاراجہ رام چندر والی اجودھیا سے ملتا ہے ۔ آپ ضلع بستی کے ایک مقتدر تعلقہ دار ہین آپ کو ۲۹ ۔ دسمبر ۱۸۹۷ء کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہوے تھے ۔ آپکو رفاہ انام کی جانب خاص توجہ ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کے ثابت قدم وفادار ہین ۔ پال کا خطاب شاہی زمانہ مین آپکے بزرگون کو عطا ہوا تھا جو اسوقت تک قائم ہے اور یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمائے گئے ۔ سکونت بان پور ضلع بستی ۔ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

شعبان علیخان ۔ راجہ ۔ حاجی ۔ سید ۔ خان بہادر ۔ تعلقدار سلیم پور ضلع لکھنؤ ۔ ولادت ۱۸۵۹ء ۔ آپ کے مورث اعلی شیخ ابو الحسن انصاری مدینۂ منورہ سے دہلی مین آئے اور دربار دہلی نے آپ کو شیخ الاسلام مقرر کیا ۔ پرگنہ امیٹھی و ابراہیم آباد کی جاگیر عطا ہوئی ان کے فرزند شیخ سلیم نے جلال الدین اکبر بادشاہ کے عہد مین

چودھرائیت کا خطاب حاصل کیا۔ اور لکھنؤ سے جانب مشرق بیس میل پر دریاے گومتی کے کنارہ قصبۂ سلیم پور آباد کرکے اُسے مستقر قرار دیا۔ نورالدین محمد جہانگیر شاہ اور سلطان فرخ سیر اور دوسرے سلاطین دہلی کے فرامین کے ذریعہ سے ان خدمات اور مناصب و جاگیرات کی تجدید ہوتی آئی۔ اس خاندان کے آخری مورث سید صمصام علی نے اپنے بھتیجے راجہ سید نواب علیخان کو اپنا جانشین قرار دیا اور جب یہ صوبہ ممالک انگلشیہ مین شامل ہوا تو تعلقداری کی سند راجہ نواب علیخان کو دی گئی۔ وہ غدر ۱۸۵۷ء کے پرآشوب زمانہ مین گورنمنٹ کی خیرخواہی رفاقت اور وفاداری پر ثابت قدم رہے جسکے اعتراف مین جنرل اوٹرم صاحب میجر بکنیس صاحب اور مسٹر مارٹن صاحب ڈپٹی کمشنر نے اسناد عطا کیے اور گورنمنٹ کی جانب سے اس خیرخواہی کے جلدو مین مواضعات مرحمت ہوے۔ انھون نے قانون تعلقداری ایکٹ ۱۸۶۹ء کی ترتیب مین اور خاندانی مقدمات کے فیصلہ مین خاص مستعدی اور دلچسپی ظاہر کی اور زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء کو اُنکے خیرخواہانہ طرز عمل اور مستقل وفاداری اور فوجی حکام انگلشیہ کے اسناد پر لحاظ کرکے اور طبقہ تعلقداران اودھ مین اُن کی ہردلعزیزی اور علی الخصوص قانون کی جانب اُنکی طبعی مناسبت کے خیال سے گورنمنٹ نے اُنکو مجسٹریٹی اور دیوانی کے اختیارات عطا کیے۔ ۱۸۷۹ء مین راجہ نواب علی خان نے رحلت کی اور راجہ سید شعبان علیخان اُن کے قائم مقام اور جانشین قرار پائے۔ ۱۸۸۲ء مین آپ نے حرمین شریفین کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۸۸۷ء مین علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی پنجاہ سالہ جوبلی کی یادگار مین اپنے سلیم پور مین ایک شفاخانہ قائم کیا اور اُسکے قیام کے لیے ایک مستقل جائداد وقف کردی۔ ۱۸۹۱ء مین ہزاکسلنسی لارڈ ڈفرن وایسراے و گورنر جنرل ہند کی گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ اور اسی سال آپ کو مجسٹریٹی کے اختیارات

بھی حاصل ہوے - انفصال مقدمات کے متعلق آپ کی لیاقت و قابلیت کی رپورٹ
بارہا لوکل گورنمنٹ سے کی گئی - آپ نے چیچک کے ٹیکہ کی ترویج مین گورنمنٹ
کو نہایت امداد دی اسکے اعتراف مین سنہ ۱۸۹۲ع مین سر آکلنڈ کالون صاحب بہادر
نے خوشنودی مزاج کا خاص پروانہ عطا کیا - سنہ ۱۸۹۷ع کے زمانہ قحط مین آپ نے
عامۂ خلائق کو عموماً اور اپنے علاقہ کی رعایا کو خصوصاً ہر قسم کی امداد دی اور لگان
کی معافی اور التوا کے ذریعہ سے رعایا کی پرورش کی جس سے اُنکی تکالیف و مصائب
مین نمایان کمی ہوگئی - سر اینٹنی میکڈانل صاحب بہادر نے اپنی مطبوعہ یادداشت اور
گزٹ مین آپ کی اس امداد اور فیاضی کا خاص ذکر اور شکریہ ادا کیا ہے اور یکم
جنوری سنہ ۱۸۹۸ع کو آپ راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپ کو ریاست
کی سرسبزی اور نظم و نسق اور علاقہ کی ترقی اور رعایا کی بہبودی اور خوشحالی کی جانب
خاص توجہ ہے اور صنعت و حرفت اور تعمیرات کا دلی شوق ہے - آپ انجمن ہند
تعلقداران اودھ کے ایگزیکیٹو کمیٹی کے ممبر ہین - آپ کے صاحبزادہ کنور سید
احمد علی خان ہین - سکونت سلیم پور - ضلع لکھنؤ - اودھ -
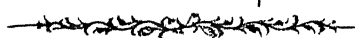
برج نرائن رائے - رائے - تاریخ ولادت ۲۵ - اپریل سنہ ۱۸۷۵ع - آپ راجہ
اودت نرائن رائے رئیس پڈرونہ کے فرزند ہین - جنھون نے ۱۸ - فروری سنہ ۱۹۰۰ع کو
انتقال کیا ریاست پڈرونہ گورکھپور کے مشرقی و شمالی حصہ مین واقع ہے - اسکا رقبہ
ڈیڑھ لاکھ ایکڑ سے زیادہ ہے - اور اُسمین تین سو چھپن مسلم و حصہ داری مواضع ہین -
رائے کا خطاب خاندانی ہے - جسکو گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی تسلیم کیا ہے -
ریاست کی بنیاد زوال دولت افغانان سور کے بعد شہنشاہ ہمایون کے عہد مین پڑی
اور رائے ناتھو رائے کے زمانے مین خاندان اپنے اوج اقبال کو پہونچا - شہنشاہ

اورنگ زیب نے جاگیر مین تینتیس ۳۳ مسلم مواضع عطا کیے۔ اس خاندان کے لوگون کی بلند حوصلگی اور بسالت و دلیری مشہور رہے۔ راے برج نرائن راے نہایت خلیق اور تعلیم یافتہ رئیس ہین رفاہ عام کے کامون سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ حال مین آپنے قیصرہ مرحومہ کی یادگار مین پڈرونہ مین ایک عالیشان اسپتال تعمیر کیا ہے۔ ہندو سنٹرل کالج بنارس کو بھی آپ کے چشمۂ سخاوت سے خاص فیض پہونچتا ہے۔ ٹون ہال گورکھپور کی تعمیر کے لیے آپ کے والد بزرگوار نے پندرہ ہزار روپیہ عطا فرمایا تھا۔ سکونت۔ پڈرونہ۔ ضلع گورکھپور۔
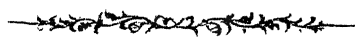
شیو بخش راے۔ بابو۔ راے بہادر۔ ولادت ۶ دسمبر ۱۸۵۴ء۔ آپ کے بزرگ کالپی ضلع جالون کے نواح کے باشندے تھے۔ مگر آپ کی ولادت مقام شاہ آباد ضلع ہردوئی مین واقع ہوئی جہان سے آپکا سلسلۂ تعلیم شروع ہوا۔ پھر ہردوئی سے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کیننگ کالج لکھنؤ مین اف۔ اے تک تعلیم پائی۔ اس کے بعد آپ ہندوستانی پلٹن نمبر ۳۲ مین اسکول ماسٹر مقرر ہوے وہان سے آپ نے قانونی امتحان پاس کیا۔ اور ۱۸۸۱ء سے ضلع کھیری مین وکالت اختیار کی ۱۸۸۴ء مین ممبر میونسپل بورڈ اور ۱۸۸۸ء مین ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اس کے بعد انریری سکرٹری میونسپل بورڈ اور انریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ آپ نے زمانہ قحط سالی مین مساکین کی امداد کی اور چند خیراتی عمارتون اور دھرم سبھا اسکول کی بنیاد ڈالی جن سے باشندگان ضلع کھیری مستفید ہوتے ہین۔ ان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ سے ۱۸۹۹ء مین آپ کو راے بہادر کا معزز خطاب عطا ہوا۔ سکونت کھیری لکھیم پور۔ اودھ
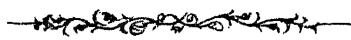
محمد حامد بخش - مولوی حاجی - خان بہادر - ولادت جنوری ۱۸۴۷ء - آپ مولوی حاجی محمد بخش صاحب کے صاحبزادے ہین جنھون نے غدر ۱۸۵۷ء کی جانبازانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ سے خلعت فاخرہ حاصل کیا اور عہدۂ سب ججی پر مقرر ہوے - آپ کے عم بزرگوار مولوی علی بخش خان کو جو اپنے زمانہ کے سب ججون مین مشہور اور نامی سب جج تھے ایام غدر کی خیر خواہی مین گورنمنٹ نے خلعت اور شمشیر اور قلمدان مرحمت فرمایا تھا - آپ شیخ صدیقی حنفی المذہب ہین - حاجی صاحب نے تھوڑی ہی عمر مین علوم عربی و فارسی مین دستگاہ حاصل کی اور کئی کتابین تصنیف فرمائین - امتحان منصفی پاس کیا اور اپنے والد کے انتقال کے بعد کچھ عرصہ تک نائب تحصیلدار اور تحصیلدار رہے - کچھ دنون وکالت بھی کی مگر چونکہ علاقہ کی نگرانی کا کافی وقت نہ ملتا تھا لہذا ملازمت اور وکالت دونون ترک کر دی - بعد کو علاقہ کے انتظام اور امور عامہ مین مصروف ہوے - آپ مینوسپلٹی کے وائس چرمین اور آنریری مجسٹریٹ ہین - بدایون کی جامع مسجد جو سلطان التمش کی ایک بہت بڑی یادگار ہے اور نہایت شکستہ ہو گئی تھی اُسکی تعمیر کا بار آپ نے اپنے ذمہ لیا اور اُسکو بطریق احسن سرانجام کیا - آپنے حرمین شریفین کی زیارت کی ہے ۱۸۹۶ء کے قحط عظیم کی خدمات کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا - سکونت بدایون - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ -

---
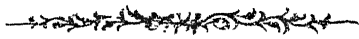
پربل پرتاب سنگھ - راجہ - آپ ۲۰ - اگست ۱۸۶۷ء کو لکھا جی اٹاوہ مین پیدا ہوے - راجہ صاحب پرہار راجپوت ہین - آپکے مورث مہیپت سنگھ سدھیورہ ضلع جالون سے آئے تھے اور تقریباً پچھتر برس سے ضلع اٹاوہ مین اس خاندان کی سکونت ہے - راجہ پربل پرتاب سنگھ راجہ بمقام مندور کی نسل مین ہین جو سابق مین پرہارون کا

راجدھانی تھا۔ بانی خاندان کا نام راجہ جنگ جیت ہے۔ راجہ زہر راؤ آپ کے دادا تھے جنکا ذکر ٹاڈ صاحب کی تاریخ راجستان مین ہے۔ منڈور مین چالیس پشتون کی حکومت کے بعد راجہ سومدیپ ان راٹھورون کے ہاتھ سے قتل ہوے جنھون نے زوال قنوج کے بعد ڈہارون مین پناہ لی تھی۔ اُن کے بیٹے گنگا پال دیو نے گوالیار کے کچھواہا راجہ تیج کرن کی ریاست پر قبضہ کرلیا اُنکی اولاد نے وہان پچیس پشت حکومت کی۔ اس کے بعد سلطان التمش نے گوالیار پر حملہ کیا اور راجہ بجے پال کو شکست دی۔ راجہ بجے پال کے دوسرے بیٹے ظالم دیو نے سرسیر (ہمیرپور) مین سکونت اختیار کی اور وہان ایک بہت بڑا علاقہ حاصل کیا۔ اُنکی اولاد تیئیس برس تک اُسپر قابض رہی۔ اُسکے بعد راجہ بنپا کے ساتھ ایک جنگ مین راجہ مہا سنگھ رئیس سرسیر مارے گئے۔ اُنکے بیٹے راجہ دیپ سنگھ نے اپنی سکونت سدھپورہ ضلع جالون کو منتقل کی۔ اُن کے بیٹے مہیپت سنگھ نے رانا سکرولی (واقع اٹاوہ) کی دختر اور نیز راجہ لاہار کی دختر سے شادی کی اور ملہاجنی (واقع اٹاوہ) کا علاقہ خرید کرکے وہان مستقل بود و باش اختیار کی۔ راجہ بجے سنگھ جنھون نے راجہ بھنگا کی دختر سے شادی کی ۱۸۵۷ء مین اپنے والد راجہ مہیپت سنگھ کے جانشین ہوے۔ ۱۸۶۷ء مین راجہ بجے سنگھ نے انتقال کیا۔ اُسوقت راجہ پربل پرتاب سنگھ نابالغ تھے۔ لہذا آپکا علاقہ کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہوا۔ اور ۱۸۸۱ء مین راجہ صاحب کے بالغ ہونے پر واگذار ہوا۔ راجہ پربل پرتاب سنگھ نے ابتداءً اٹاوہ ہائی اسکول اور بعدازان وارڈ انسٹیٹیوٹ بنارس مین انٹرنس تک تعلیم پائی۔ راجہ صاحب راجہ شیوپال سنگھ تعلقدار مرارمؤ ضلع رائے بریلی کی دختر سے منسوب ہین۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے راجہ صاحب کے علاقہ مین آٹھ مواضع اٹاوہ مین اور ایک ضلع رائے بریلی مین ہے۔ سکونت ملہاجنی ضلع اٹاوہ۔

پرتاب بہادر سنگھ - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۶۶ع - آپ راجہ اجیت سنگھ کے وارث اور متبنیٰ ہین - آپ کے والد سیتلا بخش سنگھ راجہ اجیت سنگھ کے بھتیجے تھے - آپ کا خاندان راجگان پرتاب گڈھ کے اُس گھرانے کی شاخ ہے جو سوجان ساہ خلف راجہ سنگرام ساہ کی نسل سے ہے - آپ سوم بنسی راجپوت ہین اور اُن راجاؤن سے اپنے تئین منسوب کرتے ہین جو ابتدائً ہستناپور (دہلی) اور بعد کو جھوسی (الہ آباد) کے فرمانروا تھے - راجہ اجیت سنگھ نے ایام غدر مین چوالیس انگریزون کو اپنے مکان مین پناہ دی اور بہ حفاظت الہ آباد پہونچایا - اس خیر خواہی کے صلہ مین آپکو ترول کا تمام علاقہ اور پندرہ سو روپیہ کا ایک خلعت عطا ہوا - ترول کے علاوہ برٹش گورنمنٹ نے بطور دوامی معافی دلوتھا واقع ضلع گونڈہ کا علاقہ بھی انکو عطا فرمایا - یہ علاقہ عرصہ تک اجیت سنگھ کے قبضہ مین رہا لیکن جب اسکے اصلی مالک نے عدالتہاے دیوانی سے گورنمنٹ کے خلاف ڈگری حاصل کی تو وہ علاقہ اُسکو واپس دیا گیا اور گورنمنٹ نے اُسکے عوض مین ضلع اناو - کھیری اور ہردوئی مین زمینداری عنایت کی راجہ اجیت سنگھ نے اپنے حسن انتظام سے صرف اپنے قدیم علاقہ ہی کو ترقی نہین دی بلکہ کئی لاکھ روپیہ کے جدید علاقے خرید کیے - راجہ صاحب بڑے فیاض اور اولوالعزم رئیس تھے پرتابگڈھ مین کئی نفیس عمارتین - مدرسے اور دھرم سالے آپکی یادگار ہین - دہلی کے امپیریل دربار سنہ ۱۸۷۷ع مین آپکو راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا تھا لیکن بعد کو اُن کے جانشین بھی اس خطاب سے سرفراز کیے گئے - راجہ پرتاب بہادر سنگھ سنہ ۱۸۸۹ع مین راجہ اجیت سنگھ کے وارث و جانشین ہوے - سنہ ۱۸۷۶ع مین راجہ اجیت سنگھ آنکو بلوپور سے پرتاب گڈھ مین لاے جہان وہ خود رہتے تھے اور اُنکو اپنی نگرانی مین تعلیم دی - راجہ صاحب نے کچھ دنون تک پرتابگڈھ کے ٹون اسکول مین تعلیم پائی اور فارسی اور سنسکرت مین دستگاہ حاصل کی - اسکے بعد قانون کی تحصیل کی اور مسٹر ڈایسن صاحب ڈپٹی کمشنر کو اپنی قابلیت کا ثبوت دیا جنکی سفارش پر وہ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - اب آپ دوسرے درجہ

سے کے مجسٹریٹی اختیارات رکھتے ہین اور اٰنریری منصف بھی ہین - راجہ پرتاب سنگھ کی پانچ شادیان ہوئین - جنمین پہلی بیوی نے عین عالم شباب مین انتقال کیا - آپ کی دوسری شادی رانی رگھوراج کنور دختر کلان بابو سورجپال سنگھ تعلقدار انتو سے ہوئی جو بڑی رانی کہلاتی ہین - انکو ہندی مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ حاصل ہے - انکا ہندی کلام نہایت پاکیزہ ہے انکی تصنیف رام پریا بلاس نہایت مشہور ہے - رانی صاحبہ نے پرویٹ طور سے انگریزی تعلیم بھی پائی ہے جس مین وہ بڑی فصاحت سے گفتگو کرتی ہین - انھون نے صدر اسٹیشن بیلا مین ڈفرن اسپتال کے لیے پچیس ہزار روپیہ چندہ دیا تھا - راجہ صاحب نے اپنی رعایا کے فائدہ اور تفریح کے لیے اجیت باغ اور پرتاب بہاور پارک - اینگلو ورنیکلر اسکول اور بورڈنگ ہوس تعمیر کیا ہے - بورڈنگ ہوس اور اسکول کی امداد کے لیے ایک بہت بڑی جائداد بھی وقف کی ہے - راجہ اجیت سنگھ کی بہت بڑی آرزو تھی کہ انکا علاقہ قدیم پرتاپگڈھ راج کے نام سے موسوم ہو چنانچہ انکے جانشین نے ارّول کا نام قلعہ پرتاپگڈھ مین تبدیل کرادیا - اپنے غریب اسامیون کے فائدہ کے لیے انھون نے دو زراعتی بنک اور ذخیرۂ تخم قائم کیے ہین اور اپنی جماعت کی تمدنی اصلاح کے لیے ایک سومبنسی سبھا اور دوسری راجپوت سبھا قائم کی ہے جس مین ضروری اصلاحات پر مباحثہ ہوتا ہے - گذشتہ قحط ۹۷-۱۸۹۶ء مین راجہ پرتاب بہادر سنگھ نے بہت بڑی فیاضی ظاہر کی جسکا گورنمنٹ نے نہایت گرمجوشی سے اعتراف کیا اور راجہ کا خطاب موروثی کردیا - راجہ صاحب کے خاندانی علاقہ مین ایک سو ستاون مواضع اور ایک سو چودہ پٹیان ہین اور آپ سرکار کو اسّی ہزار روپیہ سے زیادہ سالانہ مالگزاری ادا کرتے ہین - سکونت - قلعۂ پرتابگڈھ - اودھ -

محمد ہاشم خان - میر - رسالدار میجر - سردار بہادر - آپ کے مورث اعلیٰ میر ابو الحسن خان سید رضوی کا اصلی وطن مشہد مقدس تھا جنھون نے وطن مالوف چھوڑکر تیمور شاہ بادشاہ افغانستان کے عہد مین کابل کی سکونت اختیار کی اور اُن کے بیٹے شاہزادہ شجاع الملک کے سلسلۂ ملازمت مین داخل ہوے - شاہ تیمور کی وفات کے بعد ولی عہد سلطنت شاہ زمان اور اُن کے علاتی بھائیون مین میدان کارزار گرم رہا اور بالآخر شاہ زمان محبوس اور نابینا کرڈالے گئے شاہ شجاع الملک میر ابو الحسن خان کی محنت اور جانفشانی سے تخت افغانستان پر متمکن ہوے جسکے جلدو مین میر صاحب موصوف کو خان اور مقرب الخاقان کا خطاب مرحمت ہوا اور قزلباشون کی سرکردگی سپرد کی گئی - سلطنت برطانیہ اور شجاع الملک کے مابین جو عہدنامہ ہوا وہ ۱۸۰۹ء مین میر صاحب ممدوح ہی کی وساطت سے انجام پایا اور وہ اسوقت تک لارڈ منٹو صاحب کا دستخطی سردار بہادر میر محمد ہاشم خان کے قبضہ مین موجود ہے - اسکے بعد سرداران بارک زئی نے متفق ہوکر شجاع الملک کو شکست دی اور اُنھون نے مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی عملداری مین پناہ لی لیکن مہاراجہ نے اُن کو اور میر ابو الحسن خان کو نظربند کردیا - کچھ دنون کے بعد وہ اپنے دوستون کی کوشش سے نکلکر لدھیانہ مین داخل ہوے - ۱۸۳۹ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے شجاع الملک کو ساتھ لیکر امیر دوست محمد خان والی کابل پر فوجکشی کی اور امیر کو شکست دیکر شجاع الملک کو تخت نشین کیا - ۱۸۴۰ء مین عام بغاوت کی وجہ سے شاہ مقتول ہوے اور گورنمنٹ نے افغانستان چھوڑدیا اور میر ابو الحسن خان بھی لدھیانہ مین چلے آئے جہان اُنھون نے کچھ دنون کے بعد انتقال کیا - ۱۸۴۶ء مین گورنمنٹ نے سکھون کے مقابلہ کے لیے ایک نیا رسالہ بھرتی کیا جسمین یکم مارچ کو سردار محمد ہاشم خان نائب رسالداری کے عہدہ پر مامور ہوے آپ کی بارھوین رجمنٹ نے ساحل چناب پر رسول نگر مین اور پھر مقام ذریہ پٹن مین سکھون کا مقابلہ کیا اور چیلیان والہ میدان مین کامیابی کے ساتھ

کلہ بکلہ جنگ کی۔ جنوری ۱۸۴۹ء مین گجرات مین سکھون کو شکست فاش ملی اسکے بعد راولپنڈی
کے قریب بمقام سوان ندی مہاراجہ شیر سنگھ اور سکھون کی فوج نے اسلحہ رکھدیے۔ میر محمد ہاشم
خان صاحب کو ان کارہاے نمایان کے صلہ مین رسائیداری اور اُسکے ایک ہی سال کے
بعد وردی میجری کا عہدہ مرحمت ہوا۔ ۱۸۵۷ء کی عام بغاوت کے زمانہ مین آپ کی رجمنٹ
نے دہلی۔ اودھ اور بندیلکھنڈ وغیرہ کو باغیون سے پاک و صاف کیا۔ ۱۸۶۷ء مین مگھدالا
دار السلطنت ابی سینیا کو آپ کا رسالہ روانہ ہوا اور ایک ہی دن کی جنگ مین اُسے مفتوح
کیا اور یورپ کے پینسٹھ قیدی رہا کیے۔ واپسی ہندوستان کے بعد آپ کی خدمات
نمایان کے صلہ مین گورنمنٹ نے ضلع کھیری مین چھ گاؤن بطور جاگیر مرحمت کیے۔ ۱۸۷۸ء
مین آپکی رجمنٹ مہم افغانستان پر بھیجی گئی اور کوہاٹ کے راستہ سے قرم پہونچی اور جنرل رابرٹس
کی ماتحتی مین پوار کوتل کو فتح کیا اسکے بعد امیر یعقوب خان سے مصالحت ہوگئی مگر نظم و نسق
کی خرابی سے جب امیر کی فوج نے بغاوت کی تو پہلے کیوگناری صاحب بطور پولیٹکل ایجنٹ
مع چار سو آدمیون کے قرم اور شترگردن کی راہ سے کابل پہونچے جہان تمام لوگ مارے
گئے اور کوئی متنفس زندہ نہ بچا۔ یہ سنکر جنرل رابرٹس نے قرم کی تمام فوجون کو جن مین بارھوین
رجمنٹ بھی شامل تھی ساتھ لیکر کابل پر فوج کشی کی پہلے مقام چار آسیا مین پھر خاص کابل کے پہاڑون
مین سخت مقابلے ہوے۔ یہان آپ نے صرف پچاس سوار لیکر نہایت دلیری اور
مستعدی سے گرد آوری کی اور ڈاک اور رسد وغیرہ کی آمد و رفت کی حفاظت کی۔ اسکے
علاوہ غلزئی۔ صافی اور لگاوی وغیرہ اقوام کے فتنہ انگیز خیالات کی اطلاع حکمت عملی
سے حاصل کرتے اور گورنمنٹ کو اُس سے مطلع کرتے رہے جنھون نے بجمعیت کثیر کابل
اور بالاحصار پر قبضہ کرکے شیرپور کا محاصرہ کر لیا تھا مگر گیارھوین دن کی سخت جنگ کے
بعد غنیم پسپا ہو گیا۔ اسکے بعد گورنمنٹ نے امیر عبد الرحمان خان سے معاہدہ کرکے
انکو تخت نشین کر دیا۔ واپسی کے بعد آپ کی رجمنٹ جھانسی مین متعین کی گئی ــــ

آپ کی جانفشانی خیر خواہی اور بہادری کے جلدو مین قصبۂ خیرآباد مین ایک مکان قیمتی
پچاس ہزار روپیہ کا عطا ہوا اور آپ کے کارہاے نمایان کی یادگار مین آپ کے کل
افسرون نے اپنی خوشنودی مزاج اور آپ کی عمدہ کارگزاریون کا اظہار فرمایا اور اسناد
اور تمغے عطا کیے۔ سنہ ۱۸۸۹ء مین چالیس برس کی ملازمت کے بعد رسالداری میجری کے
عہدہ سے آپ نے تین سو روپیہ ماہوار کی پنشن حاصل کی اسوقت تک کسی اور
سردار کو اس قدر کثیر پنشن نہین ملی ہے۔ آپ کے صرف ایک فرزند آغا میر ابوتراب خان
صاحب ہین جو ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے اسٹیٹیوٹری سول سروس کے ممبر ہین اور
آجکل جوائنٹ مجسٹریٹ اعظمگڈھ ہین۔ سکونت سیتاپور۔ اودھ۔

احمد نور خان عرف محمد منگل خان۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۱ء۔

آپ قوم افغان فرقہ یوسف زئی سے ہین۔ آپ کے مورث اعلی محمد یار خان کا قدیم
وطن بونیر تھا جو احمد شاہ درانی کی فوج کے رسالدار تھے۔ سنہ ۱۷۶۱ء کے تیسرے درانی
حملہ کے بعد آپ مع اپنے فرزند صالح محمد خان کے ہندوستان مین رہ گئے اور رامپور مین ملازمت
اختیار کرلی۔ اول الذکر رامپور مین فوت ہوے اور آخر الذکر اختتام جنگ روہیلہ پر مع
اپنے فرزند محمد نور خان کے شیرپور چلے آئے اور اسی کو اپنا مستقر قرار دیا۔ سنہ ۱۸۰۱ء مین جب
ممالک متحدہ گورنمنٹ انگلشیہ کے قبضہ مین آیا تو محمد نور خان نہایت مستعدی سے گورنمنٹ
انگلشیہ کی وفاداری اور خیرخواہی پر ثابت قدم رہے جسکے صلہ مین اُن کو ترائی کا علاقہ جو مہاراجپور
سبنا کے نام سے موسوم ہے مرحمت ہوا۔ اس کا رقبہ تین سو بیس میل مربع ہے۔ ان کے
تین بیٹے تھے آلہ نور خان۔ حضرت نور خان اور محمد یار خان جنھون نے زمانہ غدر سنہ ۱۸۵۷ء
مین اپنے گردونواح کے مقامات مین امن وامان قائم رکھنے کی نہایت سرگرمی سے کوشش
کی اور ایک یوروپین خاندان کی جان بچائی۔ بریلی کے باغی خان بہادر خان کی فوجون کا

اکثر مقابلہ کیا اور کامیاب ہوے۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ سے ضلع شاہجہان پور مین چھ گاؤن مع خلعت کے عطا ہوے۔ ۱۸۵۷ء مین خان بہادر منگل خان نے سر الفرڈ لائل صاحب کے ایما سے گرواگھاٹ پر کامیابی کے ساتھ نیپالی باغیون کا مقابلہ کیا۔ ۱۸۷۱ء مین لارڈ میو گورنر جنرل ہند آپ کے علاقہ مین شکار کھیلنے کو آئے جنکی ہمراہی کا فخر آپ کے چچا محمد یار خانصاحب کو حاصل ہوا۔ لارڈ ممدوح نے بوقت مراجعت ایک پستول اور ایک چٹھی عطا کی۔ ۱۸۷۶ء مین پرنس آف ویلز (اعلیٰ حضرت ملک معظم) جب اس علاقہ مین بغرض شکار تشریف لائے تھے تو خان بہادر احمد نور خان اور آپ کے بھائی خان بہادر دارا شکوہ خان عرف بالا خان کو پندرہ دن تک اُن کے ہمرکاب رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری مین حضرت نور خان کو ایک تمغہ اور سند حسن خدمات کے صلہ مین مرحمت ہوئی۔ آپ کو حضرت نور خان کی جائداد اور آپ کے برادر حقیقی خان بہادر بالا خان کو محمد یار خان کی جائداد حصہ مین ملی۔ آپنے ڈاکوون کے قتل مین پولس کو مدد دی ہے آپ اور آپ کے بھائی بالا خان شریک دربار ہین اور ۱۸۸۱ء مین ایکٹ اسلحہ سے مستثنےٰ اور جوبلی ۱۸۹۷ء مین خان بہادر کے خطابون سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت شیر پور۔ پیلی بھیت۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔

دارا شکوہ خان عرف محمد بالا خان ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔

(ملاحظہ طلب حالات احمد نور خان عرف محمد منگل خان۔ خان بہادر)

غلام غوث ۔ خواجہ ۔ خان بہادر۔ ذوالقدر۔ آپکی ولادت ۱۲۴۸ھ مین نیپال مین واقع ہوئی۔ آپ سلطان زین العابدین کی اولاد مین ہین جو ۸۲۶ھ مین حکمران کشمیر تھے۔ بعد انتزاع سلطنت خاندانی آپ کے بزرگون نے عزلت گزینی پسند کی۔ کشمیر مین سلاطین

تیموریہ کے زمانہ تسلط مین آپ کے اجداد نیابت صوبہ اور دیوانی کے اعلیٰ مناصب پر
ممتاز رہے جو سلاطین درانیہ کے دور آخر تک قائم رہا۔ آپ کے جد مادری خواجہ بابا لود
خاکی کی نسل مین ہین جنکا شمار صوفیۂ کرام مین ہے۔ سلاطین تیموریہ نے آپ کے نانا کے مورث
اعلیٰ کو کشمیر کے عہدۂ قضا پر مامور کیا جس پر وہ سکھون کی عملداری مین بھی منصوب رہے
مگر جب گورنمنٹ انگلشیہ نے راجہ گلاب سنگھ کو ریاست کشمیر عطا کر دی تو یہ عہدہ اس
خاندان سے جاتا رہا۔ آپکے جد امجد اور آپکے نانا کے والد کے انتقال کے بعد آپکے والد اور نانا
ترک وطن کر کے شہر لہاسا واقع عملداری چین مین توطن گزین ہوے جہان دونون حضرات
کا بہت بڑا اعزاز ہوا یکہ سلطنت کی جانب سے مسلمانان لہاسا کے تمام مقدمات کے انفصال
کے اختیارات عطا کیے گئے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہان سے ترک سکونت کر کے نیپال
مین اقامت پذیر ہوے مہاراجہ نیپال کی سرکار مین بھی ان کا نہایت وقار اور اعتبار
تھا۔ وہین آپ سنہ ۱۲۴۰ھ مین متولد ہوے۔ آپ کی عمر چار سال کی تھی جب آپکے
والد اور نانا نیپال سے بنارس مین وارد ہوے اور آپ کی تحصیل علم کا زمانہ وہین بسر ہوا
سنہ ۱۲۵۵ھ مین آپ کے والد نے رحلت کی۔ اسی سال کے آخر مین آپ اپنے
خالو مولوی سید محمد خان میر منشی لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی و شمالی کے پاس اکبر آباد
چلے گئے اور اُن کی نیابت پر آپ کا تقرر ہو گیا۔ جب مفسدان گوالیار کی سرکوبی کی
غرض سے گورنمنٹ انگلشیہ نے فوج کشی کی اور ہز اکسلنسی گورنر جنرل ہند بسبیل
یلغار کلکتہ سے آکر بنفس نفیس اس مہم مین شریک ہوے تو اُنکی دار الانشا کے ہمراہ نہ آنے
کی وجہ سے آپ ہی اس مہم کی تحریر کے اہم کام پر معین ہوے جسکے اختتام پر حسن کارگزاری
کے صلہ مین آپ کو ایک خلعت گران بہا مرحمت ہوا اور ترقی کی سفارش کی گئی سنہ ۱۸۴۴ع
مین جب مولوی سید محمد خان گورنر جنرل کے منشی مقرر ہوے تو آپ کو اُنکی جگہ پر ترقی
دی گئی اُسوقت سے سنہ ۱۸۵۵ع تک آپنے اس عہدہ کے فرائض نہایت قابل اعتماد

طریقہ سے انجام دیے۔ خصوصاً غدر ۱۸۵۷ء کے نازک وقت مین آپ نے جو وفاداری اور خیر خواہی کی اُسکے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آتش غدر فرو ہونے کے بعد تین رقم جواہر یعنے جیغہ۔ سرپیچ مرصع اور مالاے مروارید اور اُسکے ساتھ ایک سند خیر خواہی عنایت کی اور جناب ملکہ معظمہ کے جشن دربار قیصری دہلی مین تمغۂ قیصری مع سند خوشنودی مزاج کے مرحمت کیا گیا اواسط ۱۸۸۵ء مین آپ نے باصرار پنشن لی۔ اسکے بعد آپ کو خان بہادر ذوالقدر کا خطاب عنایت ہوا۔ اسوقت تک حکام گورنمنٹ انگریزی آپکو اُسی اعزاز و وقار کی نظر سے دیکھتے ہین۔ آپ کا فارسی ادب اور اُردو کی انشاپردازی مسلم الثبوت ہے۔ عارف علی شاہ خراسانی سانکتہ چین اور سید عبد اللہ خراسانی سا محقق آپکی نظم و نثر فارسی کے معرف و مداح ہین۔ عروض مین بھی آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے اور بیخبر تخلص کرتے ہین۔ آپ کے اُردو خطوط جو کتابی صورت مین فغان بیخبر کے نام سے شائع ہوے ہین اور نظم و نثر فارسی کا مجموعہ موسومہ خونابۂ جگر خاص شہرت اور مقبولیت رکھتے ہین۔ سکونت الہ آباد۔ ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ

محمد مہدی علی خان۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۷۶ء۔ اس خاندان کے مورث اعلی بچگوتی راجپوت تھے راجہ تلوک چند نے شہنشاہ بابر کے عہد مین مذہب اسلام قبول کیا جنکا نام تاتار خان رکھا گیا۔ تبدیل مذہب کے بعد اُنکے دو بیٹے بایزید خان اور جلال خان ہوے۔ بایزید خان کے بیٹے حسن خان بانی تعلقہ حسن پور کو شیرشاہ کے دربار مین بہت رسوخ حاصل تھا۔ جب شیر شاہ بنگال سے دہلی کی طرف عازم اور حملہ آور ہوا تو حسن خان نے اُسکو عرصہ تک مہمان رکھا اور اُنکی فیاضانہ اور شاہانہ دعوت کی اُنکو شاہان دہلی کے فرامین کے ذریعہ سے منصب اور جاگیرین ملتی رہین چنانچہ پرگنہ چاندی پور بشہر مین اٹھارہ لاکھ سترہ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر اور دو ہزاری اور ایکہزاری پانصدی

کا منصب عطا ہوا۔ اُنھون نے اپنے زمانہ راجگی مین علاقۂ حسن پور کو بہت وسعت اور رونق دی یہ خاندان مسلمان بچگوتی فرقہ کا سرغنہ سمجھا جاتا ہے اور دیگر راجاؤن کے مقابلہ مین اس کی مسند اعلیٰ تر تصور کیجاتی ہے۔ اور افسر ریاست کو راج تلک کا اختیار حاصل ہے حسن خان کی چوتھی پشت مین راجہ محمد اسمعیل خان اور اُنکی پانچوین پشت مین راجہ حسین علیخان اور اُنکی تیسری نسل مین راجہ محمد علیخان مرحوم تھے اُنھون نے اپنے زمانۂ مسند نشینی مین ریاست کو بہت کچھ ترقی دی اور ۱۵۔ مارچ ۱۸۹۵ء کو رحلت کی۔ اُن کے بعد اُن کے اکلوتے بیٹے راجہ محمد مہدی علیخان وارث ریاست ہوئے آپ عربی۔ فارسی اور انگریزی مین بخوبی مہارت رکھتے ہین آپ نے بھی علاقہ کی آمدنی کو بہت کچھ ترقی دی راجگی کا خطاب تسلیم کرنے کے علاوہ گورنمنٹ کی جانب سے آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ سکونت حسن پور نبدھوا ضلع سلطانپور

مہندر سنگھ۔ چودھری۔ آپکا تعلق باتھم خاندان سے ہے جسکا قدیم مسکن قنوج تھا۔ آپ کے مورث اعلیٰ شیورام داس شہنشاہ اکبر کے زمانہ مین سہ ساری کے عہدۂ جلیلہ پر سرفراز تھے۔ مہم کوہ بدخشان مین اُنسے کارہائے نمایان وقوع مین آئے اور واپسی دہلی کے بعد شہنشاہ نے اُنکو خلعت فاخرہ اور ایک شمشیر ولایتی اور پرگنہ بانگرمؤ ضلع اُناؤ کی چودھرایت عطا کی جو تا انتزاع سلطنت اودھ قائم اور جاری رہی آخر زمانہ نوابی مین چودھری بینی پرشاد اور اُنکی وفات پر اُنکے بیٹے چودھری محکم سنگھ نے اپنے حسن انتظام سے ریاست کو بہت ترقی دی۔ اُنکے بیٹے چودھری گنگا پرشاد نے اپنے زمانہ مین دربار شاہی مین بہت بڑا رسوخ پیدا کیا اور نظامت کے خلعت سے مخلع ہوئے اُنکے بعد اُنکے بیٹے چودھری گوپال سنگھ جانشین ہوئے۔ شروع عملداری انگریزی یعنی ۱۸۵۶ء مین جب مقام ملانوان ضلع قرار دیا گیا تو چودھری گوپال سنگھ تعلقدار اور اُنکے چچا

چودھری ماکھن سنگھ نے بوقت بندوبست سرسری حکام وقت کے پاس بڑی مستعدی سے پرگنہ بانگرمؤ کے زمینداروں سے قبولیتیں داخل کرادیں اور غدر میں مسٹر کیپر ڈپٹی کمشنر اور حکام ماتحت کو ملانواں سے اپنی حفاظت میں لانیکو مع جماعت کثیر گئے۔ اُنسے راہ میں ملاقات ہوئی اور بیلی گارڈ لکھنؤ کی جانب عازم ہوے اور حفیظ آباد ضلع اناؤ اور بیاگنج وغیرہ میں باغیوں سے مقابلہ و مجادلہ کرکے اُنکو پسپا کیا اور برابر حکام اعلیٰ سے خوشنودی مزاج کے پروانے اور چٹھیاں حاصل کرتے رہے۔ چودھری گوپال سنگھ کو لکھنؤ سے پہلے دربار گورنری میں خلعت فاخرہ اور ایک مرداریدکا مالا عطا ہوا اور آپکی پچیس اشرفیوں کی نذر قبول کی گئی۔ ۱۵- جون سنہ ۱۸۶۱ع کو پرگنہ بانگرمؤ میں درجہ اول کے انریری اسسٹنٹ کمشنر باختیارات کامل مقرر ہوے۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے چودھری نونہال سنگھ وارث ہوے اُنکی مسند نشینی نہایت تزک و احتشام سے عمل میں آئی۔ مسٹر ہرنگٹن صاحب ڈپٹی کمشنر کے مشورہ سے انھوں نے تعلیم قانون حاصل کی اور پرگنہ بانگرمؤ کے انریری اسسٹنٹ کمشنر درجہ سوم مقرر ہوے۔ اُنکو ترقی زراعت اور رفاہ رعایا کی طرف خاص توجہ تھی سنہ ۱۸۷۷ع کی خشک سالی میں غربا کی پرورش اور رفع تکلیف کے کام جاری کیے جس کے صلہ میں ۱۳- نومبر سنہ ۱۸۷۷ع کو پروانۂ خوشنودی مزاج گورنمنٹ سے حاصل کیا۔ ایک گنج موسومہ نونہال گنج آباد کیا۔ انھوں نے ۲۴- جولائی سنہ ۱۸۸۰ع کو رحلت کی۔ اُنکے فرزند چودھری مہندر سنگھ صاحب ہیں جنکی کمسنی کی وجہ سے انکے دادا چودھری گوپال سنگھ کے برادر حقیقی چودھری نرائن سنگھ ولی اور منتظم ریاست قرار پائے انھوں نے چودھری گوپال سنگھ کی وصیت کے موافق نونہال گنج کے قریب بھگوتی جی کا ایک مندر ہزار ہا روپیہ کے صرف سے تعمیر کرایا۔ سنہ ۱۸۹۲ع میں چودھری مہندر سنگھ نے زمام ریاست اپنے ہاتھ میں لی۔ آپ فارسی اور ناگری خوب جانتے ہیں اور انٹرنس تک انگریزی کی تعلیم پائی ہے۔ ایام قحط میں آپنے اپنی رعایا کے ساتھ نہایت فیاضانہ

سلوک کیا۔ آپنے غربا کی رفع تکلیف کے لیے ایک تالاب تعمیر کرایا جسکے صلہ مین فروری ۱۸۹۸ء کے دربار مین سند حاصل کی۔ محکمۂ زراعت سرکاری کو آپ نے اپنی راے سے بہت مدد دی ہے جسکی شکر گزاری کے خطوط و اسناد آپ کو عطا ہوے ہین ۱۸۹۸ء مین آپ کو انریری مجسٹریٹی درجۂ سوم کے اختیار عطا ہوے جسکے فرائض آپ نہایت عمدگی سے انجام دیتے ہین۔ سکونت بانگرمؤ ضلع اناؤ۔ اودھ۔

رام لال چکرورتی۔ بابو۔ راے بہادر۔ آپ ۳۰ مئی ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوے اور ۲۱ اپریل ۱۸۶۹ء عیسوی کو گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل اور ۱۶ جولائی ۱۸۶۹ء کو مڈیکل کالج ہاسپٹل کلکتہ مین طبیب دوم مقرر ہوے۔ اسکے بعد ۱۳ جولائی ۱۸۷۱ء کو کلکتہ سے آپ کی خدمات الہ آباد کو منتقل ہوئین جہان کالون اسپتال کے زنانہ وارڈ کے آپ افسر انچارج کیے گئے۔ دو برس تک بنارس اور مرادآباد کے سرکاری شفاخانون مین متعین رہنے کے بعد ۲۷ فروری ۱۸۷۹ء کو بلرام پور ہاسپٹل لکھنؤ مین آپکا تقرر عمل مین آیا جہان آپ اسوقت تک اسسٹنٹ سرجن ہین۔ آپ اِن صوبجات کے ایک نہایت ہی ہر دلعزیز اور نامی ڈاکٹر ہین اودھ کے کئی سربرآوردہ تعلقدارون نے مختلف اوقات مین گورنمنٹ سے آپکی خدمات مستعار لین اور آپنے جس معرکہ کے علاج کیے ہین وہ عام طور پر مشہور ہین۔ مہاراجہ بلرام پور آنجہانی کے علاج مین آپ کو جو کامیابی ہوئی اُس سے آپ کی شہرت کو خاص ترقی ہوئی۔ لیڈی لائل مڈیکل اسکول کی ڈاکٹری خدمات انجام دینے کے جلدو مین ۲۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون مین بڑی دلچسپی ہے۔ سکونت لکھنؤ۔

نذر محمد خان ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ کے مورث اعلیٰ محمد مجید خان بنگش افغان کلان خیل تھے جو شہزادہ دارا شکوہ کی سلک ملازمت مین تھے اور جنکی اولاد قصبۂ شکوہ آباد مین آباد ہوئی۔ اس خاندان کے اکثر ممبر شاہان دہلی و اودھ اور آخر مین گورنمنٹ انگریزی کے فوجی ملازم رہے مگر چند پشتون سے سول ملازمتین بھی اختیار کرلین۔ آپ کے نانا محمد غوث خان نمبردار رکن پور وغیرہ ایک بڑے علاقہ کے مالک تھے آپ اپنی موروثی اور مکسوبی جائداد زمینداری پر قابض اور تقریباً دو ہزار روپے سالانہ کے مالگزار ہین جو ضلع آگرہ اور مین پوری مین واقع ہے تحصیل علم کے بعد نومبر ۱۸۷۱ء مین آپ محکمۂ بندوبست ضلع مین پوری مین کلرک مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین ضلع متھرا کو منتقل ہوکر نائب سپرنٹنڈنٹ اور ۱۸۷۷ء مین ضلع باندہ کے سپرنٹنڈنٹ مال معین ہوے۔ ۵۔ اپریل ۱۸۸۳ء مین تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور ضلع کانپور کی تحصیل ڈیرہ پور اور صدر تحصیل مین عمدہ کارگزاریان کین جسکے صلہ مین گورنمنٹ سے خوشنودی مزاج کی چٹھیان حاصل کین۔ ۱۸۸۶ء سے اس صوبہ کے مختلف مقامات مین ڈپٹی کلکٹری کے فرائض انجام دیے ۱۸۹۶ء و ۱۸۹۷ء کی قحط سالی ضلع باندہ کے حسن انتظام کے جلدو مین گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا۔ سکونت قصبۂ شکوہ آباد ضلع مین پوری ۔

گرراج سنگھ ۔ راؤ ۔ ولادت ۲۰۔ ستمبر ۱۸۷۳ء۔ اس جاٹ خاندان کے مورث اعلیٰ مسمی راے سال جو دلال گوتر فرقہ سے تعلق رکھتے ہین موضع منڈوٹھی ضلع رہتک کے باشندے تھے۔ تقریباً دو صدی کا عرصہ ہوا کہ اُن کے چار پوتون مین سے تین پوتے بھوال جگرام اور جٹ مل موضع چت سونہ پرگنہ سیانہ ضلع بلند شہر مین آکر آباد ہوے اور چوتھے پوتے مسمی گُروا پرگنہ چندوسی ضلع مراد آباد مین مالک

اراضی ہوے۔ اُن کی چوتھی پشت مین چتر سنگھ کے بیٹے رادھن سنگھ اور مگنی رام تھے جو بھرت پور کے جاٹون کے شریک ہوے اور جواہر سنگھ کو اُس جنگ مین مدد دی جو اُنھون نے اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لیے کی تھی اور نجیب الدولہ کے ذریعہ سے اُنھون نے جاگیر کچیسر اور راؤ کا خطاب اور "چورماری" یعنے ڈاکوؤن کی سرکوبی کی خدمت کے صلہ مین نو پرگنے دربار دہلی سے حاصل کیے مگر اُنھون نے اپنی ہمسایہ ریاستون مین قتل و غارتگری شروع کی اور بہت کچھ مواضعات دبا لیے۔ اسکی شکایت کچھ سوداگرون نے افراسیاب حاکم علی گڈھ (کول) سے کی۔ ۱۷۸۲ع مین افراسیاب نے حملہ کیا اور قلعۂ کچیسر و سیانہ وغیرہ چھین لیے اور رادھن سنگھ اور مگنی رام کو گرفتار کرکے قلعۂ کول مین نظربند کر دیا۔ بعد چندے موقع پاکر دونون بھائی رہا ہو گئے اور سرسہ ضلع حصار مین داخل ہوے اور مرہٹون کی ملازمت کر کے بہ جمعیت کثیر قلعۂ کچیسر پر حملہ کیا اور اپنے کل علاقہ پر قابض ہو گئے۔ مگنی رام کی وفات کے بعد ۱۷۹۰ع مین رادھن سنگھ کل تعلقہ کے مالک ہوے اور شاہ عالم بادشاہ دہلی سے پرگنہ جات پاٹھ۔ سیانہ۔ تھانہ فریدا اور تعلقۂ وتیانہ و سید پور کا استمراری پٹہ چالیس ہزار روپیہ سالانہ پر حاصل کیا جسے ۱۷۹۴ع مین مرزا اکبر شاہ نے اور ۱۸۰۴ع مین گورنمنٹ برطانیہ نے بھی بحال رکھا۔ ۱۸۱۶ع مین راؤ رادھن سنگھ نے انتقال کیا۔ اُن کے بیٹے راؤ فتح سنگھ نے اپنے علاقہ کو بہت زیادہ ترقی اور وسعت دی۔ اُن کے لیے لارڈ ماٹرا گورنر جنرل ہند نے جاگیر کچیسر موروثی قرار دی۔ اُنکے بعد راؤ بہادر سنگھ جانشین ہوے اُنھون نے چھبیس مواضع اپنے علاقہ مین زیادہ کیے۔ اُن کے بعد گلاب سنگھ ۱۸۴۷ع مین ریاست آبائی پر مسندنشین ہوے۔ اُن کو ایام غدر ۱۸۵۷ع کی خدمات کے جلدو مین تقریباً آٹھ ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر اور دو ہزار کا خلعت اور راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ راجہ گلاب سنگھ دو سو سترہ مواضع کا علاقہ اپنی بیوہ رانی جسونت کنور کے قبضہ مین چھوڑ کر ۱۸۵۹ع مین فوت ہوے

اُنکی بیوہ رانی کے بعد اُن کی دختر بھوپ کنور مالک ریاست ہوئین اور اُنکی وفات پر اُنکے شوہر خوشحال سنگھ مسند نشین ہوے - اس اثنا مین راؤ گلاب سنگھ کے بھائی راؤ امراؤ سنگھ نے ترکہ سے محروم رہنے کے غصہ مین مقدمہ دائر کیا مگر مئی سنہ ۱۸۶۸ع مین پنچایت نے فیصلہ کیا کہ ریاست سے پانچ آنہ کا حصہ پرتاب سنگھ نبیرۂ مگنی رام کو اور چھ آنہ راؤ امراؤ سنگھ کو اور باقی ماندہ حصہ خوشحال سنگھ کو تقسیم کیا جاے - راؤ امراؤ سنگھ نے ۳ - جون سنہ ۱۸۹۶ع کو انتقال کیا اور اُن کے فرزند راؤ گرراج سنگھ اُنکے جانشین ہوے - فی الحال اس جاگیر مین چھیالیس مواضع مسلم اور چودہ گاؤن مین حصہ ہے اور مالگزاری باسٹھ ہزار سات سو بہتر روپیہ ہے - آپ کے صاحبزادہ اور ولی عہد اندرجیت سنگھ (ولادت ۱۵ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۴ع) ہین - سکونت کچیسر ضلع بلند شہر -

کرشنا ساہ - راے بہادر - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۵۳ع مین الموڑہ مین واقع ہوئی - آپ سورج بنسی چھتری ہین - آپ کے مورث اعلیٰ کا وطن اصلی نیپال تھا آپ کے بزرگ الموڑہ مین آئے اور پھر گورنمنٹ انگلشیہ کی عملداری مین اس خاندان نے نینی تال کو اپنا مستقر قرار دیا - آپ کے والد سیٹھ موتی رام ساہ ایک صاحب ثروت بے تعصب فیاض اور مرنجان مرنج بزرگوار تھے - سنہ ۱۸۵۷ع مین اُنھون نے گورنمنٹ انگریزی کے وفادارانہ خدمات انجام دیے اور مختلف مقامات کے مفرور انگریزون کی جان و مال کی حفاظت کی - اسکے صلہ مین گورنمنٹ نے اکثر مواضع اور ایک عالیشان مکان شہر بریلی مین عطا کیا - اُن کے انتقال کے بعد آپ نے ترکۂ پدری سے بقدر رسد حصہ پایا تھا مگر اپنی حسن لیاقت سے جائداد کو ترقی دی - اور رفتہ رفتہ گورنمنٹ اور پبلک کی نظر مین آپ نے ہردلعزیزی اور وقعت حاصل کی - آپ کو باشندگان نینی تال نے پہلے میونسپل کمشنر منتخب کیا اور پھر سنہ ۱۸۹۳ع مین گورنمنٹ نے آنریری مجسٹریٹی کے

اختیارات عطا کیے اور ۱۸۹۹ء مین راے بہادر کا خطاب عطا ہوا تجارت اور صنعت و حرفت کی جانب آپ کو خاص میلان ہے - رام زے اسپتال کی تعمیر مین آپ نے بہت مدد دی ہے جس مین یوروپین مریض زیر علاج رہتے ہین اور آپ ہی کی کوشش سے کراستھویٹ اسپتال کی بھی بنیاد پڑی جو ہندوستانی باشندون کا علاج گاہ ہے نینی تال کی مسجد جامع کی تعمیر مین بھی آپ نے مدد دی - نینی تال مین واٹر ورکس کی تجویز کے بانی بھی آپ ہی ہین آپ نینی تال کے مینوسپل بورڈ کے ایک سرگرم ممبر ہین آپنے ایک نہایت خوشنما اور پرفضا باغ بنایا ہے - نینی تال کے رؤسا کے طبقہ مین آپ ایک خلق مجسم ہمدرد رعایا وفادار گورنمنٹ اور آزاد خیال رئیس ہین - سرانٹنی میکڈانل صاحب نے ۲۶ - اکتوبر ۱۹۰۱ء کو ایک بندوق بطور یادگار مرحمت کی - ہزاکسلنسیز لارڈ و لیڈی لینسڈون کی تشریف آوری نینی تال کے موقع پر آپ نے اُنکی خاص مدارات کی جس کا شکریہ کمشنر صاحب کمایون نے ادا کیا ہزاکسلنسی لارڈ کرزن والیسراے و گورنر جنرل کا شرف حضوری بھی آپ کو نینی تال مین حاصل ہو چکا ہے - اسی طرح اکثر لفٹننٹ گورنرون اور دیگر حکام والا مقام نے آپ کی خیرخواہی اور وطن دوستی کی تعریف و توصیف کی ہے اور دربار قیصری دہلی منعقدۂ جنوری ۱۹۰۳ء مین بھی گورنمنٹ کی جانب سے آپ مدعو ہوے ہین - سکونت کوہ نینی تال -

ظہیر اللہ خان ـــــ خان بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ نے آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت کیا - آپ کا قدیمی مسکن و موطن پشاور تھا سکونت رام پور - ممالک متحدہ آگرہ و اودھ -

پاٹیشوری پرتاب نرائن سنگھ - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۷۸ع - آپ کا تعلق چھتری کلہنس قوم سے ہے - آپ کے مورث اعلیٰ پرتھوی دیو سنگھ راجۂ گنؤ کچھ و بگُلا نہ واقع اودے پور سنہ ۱۲۳۵ع مین جلاوطنی اختیار کر کے اجودھیا مین توطن گزین ہوے - اُسکے قیام اجودھیا کے زمانہ مین ریاست ٹڈوانگر (حال راج بستی) کی عام رعایا راجہ ٹڈوانگر کے جبر و تعدی سے تنگ آکر اُنکے پاس فریاد کنان حاضر ہوئی چنانچہ یہ پرگنہ ٹڈوانگر کی تسخیر کے ارادہ سے فوج لیکر روانہ ہوے اور بعد محاربۂ عظیم راجہ مادھو سنگھ والی ٹڈوانگر کو شکست دیکر خود قابض و متصرف ہو گئے اور اُنکی راجگی کا خطاب بادشاہِ وقت نے بھی تسلیم کیا - اس خاندان مین راجہ پرتھی پال سنگھ اور راجہ جیراج سنگھ نے شاہانِ دہلی اور نواب شجاع الدولہ کو اکثر مہمون مین مدد دی تھی - سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر کے زمانہ مین راجہ مہیش سیتلا بخش سنگھ نے گورنمنٹ کی خدمات خیرخواہانہ و وفاداری سے انجام دین جسکے جلدو مین اُنکو پرگنۂ راج امو ڈھ ضلع بستی اور بہت سے مواضع بطورِ جاگیر مرحمت ہوے - اس خاندان مین اولاد اکبر گدی نشین ہوتی ہے اور اولاد اصغر کو گذارہ دیا جاتا ہے - یہ ریاست پرگنہ جات بستی - امروہہ - ناگر - مہولی و مگہر ضلع بستی مین و پرگنہ جات حویلی دھوریاپار ضلع گورکھپور مین واقع ہے - یہ ریاست پانچہزار پانچسو بتیس روپیے گورنمنٹ کی مالگزاری ادا کرتی ہے - راجہ پاٹیشوری پرتاب نرائن سنگھ کی ابتدائی تعلیم حسب دستور گھر پر ہوئی آپ سنسکرت اور فارسی مین معقول مہارت رکھتے ہین - سنہ ۱۸۹۹ع مین راجہ مہیش سیتلا بخش سنگھ کے انتقال کے بعد آپ وارث ریاست ہوے - آپ میونسپل بورڈ کے چیرمین اور آنریری مجسٹریٹ ہین اور اپنے والد کی طرح حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین - سکونت بستی -

---

محمد سلامت خان - راجہ - ولادت سنہ ۱۸۲۹ع - راجگی کا خطاب خاندانی اور موروثی ہے - یہ خانوادہ راجۂ ارگل ضلع فتحپور کے خاندان کی ایک شاخ ہے جو

برھما کے وقت سے نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے - آپ کے مورث اعلیٰ چندرسین سنگھ تھے
جو خاندان ارگل سے علیحدہ ہوکر اعظم گڈھ مین آباد ہوے - اُنکے بیٹے راجہ ابھمن سنگھ
سنہ ۱۶۲۰ع مین جہانگیر شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین مشرف باسلام ہوے اور دربار دہلی سے
خطاب راجگی اور بائیس پرگنہ واقع چکلۂ اعظم گڈھ اور ایک خلعت فاخرہ اور ایک لاکھ پچیس ہزار
روپیہ سالانہ نقد عطا ہوا - سنہ ۱۷۶۲ع مین آپ کے جدامجد راجہ محمد نادر خان کی وفات کے بعد
آپ کے والد راجہ محمد مبارک خان کے واسطے برٹش گورنمنٹ نے بھی جائز رکھا اور
خطاب مذکور کو تسلیم کیا - سنہ ۱۷۶۱ع یعنی نواب شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کے عہد حکومت
تک یہ ریاست بہت وسیع تھی اور یہ خاندان بہت معزز اور صاحب اختیار رہا مگر آپ کے
پردادا راجہ محمد ارادت خان کی رحلت کے بعد جب اُنکے بیٹے راجہ محمد جہان خان مسند نشین
ہوے تو اُنکے برادر عمزاد محمد اعظم خان مدعی ریاست ہوے اور سازش کر کے راجہ صاحب
کو قتل کرا ڈالا اور خود گدی نشین ہوے - سنہ ۱۷۶۹ع مین راجہ محمد اعظم خان کے انتقال کے بعد
اُنکے عمزاد بھائی بابو جہان یار شاہ اور آپ کے دادا راجہ محمد نادر خان مین خانہ جنگیان ہوئین
جسکے نتیجہ مین اول الذکر مفرور اور آخر الذکر فتحیاب اور مسند نشین ہوے مگر اداے مالگزاری مین
اُنکی سہل انکاریون کی وجہ سے نواب آصف الدولہ بہادر نے ریاست ضبط کر لی - اسی
اثنا مین گورنمنٹ انگلشیہ کی عملداری ہوگئی مگر راجہ محمد نادر خان بعد از وقت حاضر ہوے بھی تو
اُسکے متعلق کچھ چارہ جوئی نہین کی - اس تساہل و بے پروائی سے ریاست برباد ہوگئی - اُنکے
انتقال کے بعد راجہ محمد مبارک خان اور سنہ ۱۸۵۳ع مین اُنکی رحلت کے بعد راجہ محمد سلامت خان
صاحب مسند نشین ہوے - غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین حکام ضلع نے تمام ضلع کا انتظام آپ کے
سپرد کیا تھا چنانچہ آپ نے تھانہ اور تحصیلداری اور سرکاری ڈاک برابر قائم اور جاری رکھی
اور پچیس تیس ہزار باغی پلواردن کے دست تطاول سے جنسے گورنمنٹ سے اس سے
قبل مقابلہ و مجادلہ ہوچکا تھا اہل شہر کو محفوظ رکھا اور اُنکو پسپا کر دیا - ان نمایان خدمات

کے جلدو مین گورنمنٹ سے خلعت فاخرہ اور ضلع گورکھپور مین علاقہ مرحمت ہوا۔اس ضلع مین اکثر نازک اور اہم واقعات پیش آئے جسکے دفعیہ مین آپ نے بہت کچھ حصہ لیا۔ ۱۸۷۱ع اور ۱۸۹۴ع مین جب دریاے ٹونس سے دو مرتبہ سیلاب عظیم آیا جس سے شہر اور اہل شہر کے غرق آب ہوجانیکا اندیشہ تھا تو آپ نے نہایت مستعدی کے ساتھ رفاہ خلائق کے خیال سے سرکار کو مناسب مدد دی۔اسی طرح گئو رکھشنی کے جھگڑے یعنی بلوۂ مئو کے پرآشوب زمانہ مین آپ نے امن و امان عامہ کے قائم رکھنے مین گورنمنٹ کا ہاتھ بٹایا جسکا تحریری شکریہ گورنمنٹ نے ادا کیا۔ایام قحط سالی مین بھی آپ نے مساکین و غربا کی امداد کی جسکے صلہ مین سرکار سے سند عطا ہوئی۔ سکونت اعظم گڈھ۔ممالک متحدہ آگرہ و اودھ۔
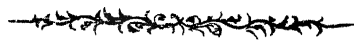
ابرار حسن خان۔حاجی محمد۔خان بہادر۔ولادت مارچ ۱۸۴۹ع۔آپ افغانان شاہجہان پور کے خاندان سے ہین۔آپ کے دادا مولوی محمد محسن خان صدر الصدور کے عہدہ پر ممتاز تھے اور آپ کے والد مولوی محمد حسن خان بھی غدر ۱۸۵۷ع کے قبل اسی منصب پر مامور تھے۔اس خاندان کے اکثر ممبر گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدون پر مقرر ہین۔ضلع شاہجہان پور مین آپکی زمینداری بھی ہے۔ جنوری ۱۸۷۰ع سے آپ نے ملازمت شروع کی اور حسن کارگزاری اور نیک چلنی کے جلدو مین ماہ مئی ۱۸۹۱ع مین خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت شاہجہان پور۔
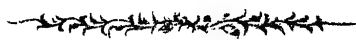
سیتلا بخش سنگھ۔ٹھاکر۔راے بہادر۔ولادت ۱۸۵۱ع۔آپ بیس ٹھاکرون کے خاندان سے ہین۔آپ کا خاندان سرکار انگریزی کا ہمیشہ خیرخواہ رہا ہے۔

آپ کے چچا ٹھاکر مادھو سنگھ کو ایام غدر ۱۸۵۷ء کے حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ سے مواضع زمینداری اور راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا تھا - یہ اسوقت بقید حیات ہین اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات سے سرفراز و ممتاز ہین - آپ یکم فروری ۱۸۷۶ء کو نائب سررشتہ دار کمشنری الہ آباد و پھر نائب تحصیلدار درجۂ اول مقرر ہوے - اسکے بعد اسپشل نائب تحصیلداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور پھر الگڈھ ضلع الہ آباد مین بھیجے گئے - ۱۸۸۵ء مین تحصیلدار ہوے یہانتک کہ تدریجاً ترقی کرتے ہوے تحصیلدار درجۂ اول ہو گئے - چودہ برس تک الہ آباد کے ماگھ میلہ کے انتظام پر برابر متعین رہتے آئے اور حسن کارگزاری کے صلہ مین سالانہ انعام حاصل کرتے رہے - سنہ ۱۳۰۴ فصلی کی قحط سالی کے انسداد کا کام بھی آپ کے سپرد کیا گیا - ۱۸۹۴ء کے ماگھ میلہ کے عمدگی انتظام کے صلہ مین نقد انعام کے علاوہ آپ کو پانچ سو روپیہ کی ایک طلائی گھڑی گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے مرحمت ہوئی جسکے ڈھکنے پر آپکے حسن انتظام میلۂ مذکور کا ذکر کندہ تھا - ۱۸۹۵ء مین راے بہادری کے خطاب سے اور سنہ ۱۹۰۱ء مین قیصر ہند کے نقرئی تمغہ سے سرفراز کیے گئے - اسکے بعد گورنمنٹ نے آپکی خدمات پانچ سال کے لیے درستی انتظام کی غرض سے ریاست مانڈہ ضلع الہ آباد کو منتقل کر دین جہان آپ چار سو روپیے ماہوار کے مشاہرہ پر منیجر مقرر ہوے - آپکا علاقہ زمینداری اور مکان بشارت پور ضلع جونپور مین واقع ہے - سکونت جونپور -

سری پت سہاے - بابو - راے بہادر - ولادت ۲ ستمبر ۱۸۵۷ء - آپ سری واستو کائستھ ہین - آپ کے مورث اعلیٰ کھرگ راے دہلی مین دربار شاہی مین ملازم تھے اُنکے دو فرزند سرستی داس و پرمیشری داس بذریعۂ فرمان شاہی ضلع سلطانپور ملک اودھ مین قانونگو مقرر ہوے - اول الذکر کے بیٹے مسمی لوک ناتھ

نے ایک موضع لوکناتھ پور آباد کیا اور آخر الذکر کے بیٹے راے چند بھان دربار شاہی دہلی مین دیوان تھے اُنکے بیٹے کالکا داس نے ضلع سلطانپور مین کالکا پور نامے ایک موضع آباد کیا - یہان اُنھون نے سرب دان یعنی اپنا تمام مال و متاع خیرات کردیا اُسوقت سے یہ خاندان دوسربسیا، مشہور ہوا - اس خاندان کے اکثر ممبر اودھ کے تعلقدارون اور نوابون کے دربار مین مختلف عہدون پر ممتاز تھے مگر نامساعدت روزگار کی وجہ سے مختلف مقامات مین جا بسے - راے سری پت سہاے بہادر کے دادا بدل سنگھ اپنے والدین کی جلاوطنی کی حالت مین اپنی ننھیال مین پیدا ہوے اور سن رشد کو پہونچکر نواب سعادت علی خان بہادر نواب وزیر اودھ کے عہد مین داروغہ توپخانہ مقرر ہوے - ۱۸۰۹ء مین جب اودھ کا کچھ حصہ سلطنت انگلشیہ کے قبضہ مین آگیا تو وہ گورنمنٹ کی جانب سے پرگنہ نوابگنج ضلع گونڈہ کے قانونگو اور پھر بستی کے تحصیلدار کردیے گئے - ۱۸۳۰ء مین برھوان اور دیوری دو موضع خریدے اور وہین سکونت اختیار کی اور اپنے جلاوطن بھائیون کو تلاش کرکے اُنکا ذریعہ معاش بھی پیدا کردیا - اُنھون نے دریاے اچاڑہ پر پل تعمیر کرایا جو اسوقت بھی موجود ہے - اُنکے فرزند کنج بہاری لال نے بھی کچھ عرصہ تک گورنمنٹ کی ملازمت کی مگر گھوڑے سے گر کر پانون ٹوٹ جانے کی وجہ سے ترک ملازمت کردی اور ۱۸۵۶ء مین نیل کا کارخانہ جاری کیا - زمینداری کو ترقی دی - ایک ٹھاکر دوارہ اور ایک شوالہ بنوایا - نیل کے کارخانہ کے اجرا کے دوسرے سال غدر کی وجہ سے ازسرنو اس خاندان پر تباہی آئی اور ہمسایہ سورج بنسی چھتری دو ہزار کی جمعیت سے حملہ آور ہوے جسکی وجہ سے کنج بہاری لال موضع تھالا پار مین پناہ گزین ہوے مگر وہان سے بھی موضع بموضع سرگشتگی کے عالم مین پھرتے رہے - بالآخر موضع سریا کے ایک برہمن کے گھر مین قیام کیا جہان راے سری پت سہاے بہادر کی ولادت ہوئی - جب گورنمنٹ انگریزی کا تسلط گورکھپور پر ہوگیا

تو وہ وہان گئے اور باغیون پر استغاثہ دائر کر کے نوے ہزار کی ڈگری حاصل کی۔
اور صاحب کلکٹر کی مدد سے وطن مالوف کو واپس آکر از سر نو آباد کیا۔ آپ کے دوسرے
حقیقی بھائی کرپاشنکر نائب تحصیلدار تھے۔ یہ گورکھپور سے فوج گورکھا کے ساتھ لکھنؤ
آئے تھے جسکے صلہ مین اُنکو سند خیر خواہی عطا ہوئی اُنکے بیٹے بلبھدر سہائے اعظم گڈھ
مین جنرل سپرنٹنڈنٹ مال ہین۔ رائے بہادر سری پت سہائے نو برس کے تھے
جب اُنکے والد نے انتقال کیا۔ بارہ برس کی عمر تک آپ نے عربی۔ فارسی اور سنسکرت
اپنے مکان پر تحصیل کی ۱۸۷۲ء مین فیض آباد ہائی اسکول مین تعلیم انگریزی شروع
کی اور ۱۸۷۸ء مین انٹرنس کا امتحان پاس کر کے کیننگ کالج لکھنؤ مین ڈیڑھ برس تک
تحصیل کی۔ یہانسے مئی ۱۸۷۹ء مین میڈیکل کالج لاہور مین داخل ہوے۔ اثنائے
طالبعلمی مین برابر وظائف واسناد اور انعامات پاتے رہے۔ پانچ برس کے بعد
۱۸۸۴ء مین ال۔ ایم۔ ایس کی ڈگری حاصل کی اسی سال یکم مئی کو بنگال میڈیکل سروس
مین اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے۔ ابتدائے ملازمت مین تھوڑے تھوڑے دنون
کے واسطے آگرہ۔ مؤرانی پور۔ کانپور۔ مین پوری اور جھانسی وغیرہ کے شفاخانون مین
آپکا تقرر رہا۔ مؤرانی پور ضلع جھانسی کے شفاخانہ کی حالت بہت ردی اور باشندے
انگریزی علاج سے کارہ بلکہ خائف تھے مگر آپکی علمی اور عملی قابلیت نیز آنکھ اور پتھری
کے علاج کی شہرت کی وجہ سے لوگ متوجہ ہوے۔ یہان آپ آنریری سکرٹری مینوسپلٹی
بھی تھے۔ قحط ۱۸۹۶-۹۷ء مین آپ نے بڑی جانفشانی کی اور کمیشن قحط مین شہادت
دینے کے لیے گورنمنٹ ممالک ہذا نے آپ کو منتخب کیا۔ رپورٹون اور خطوط مین آپکی
تعریفین موجود ہین۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو جناب ملکہ قیصرہ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی مین رائے بہادر
کے خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے۔ ۴۔ جولائی ۱۸۹۹ء کو اُناؤ کو تبدیلی ہوئی جہان ضلع
اور جیل کے چارج کے علاوہ آپ آنریری سکرٹری مینوسپلٹی بھی رہے۔ اسکے بعد

لکھنؤ مین طاعونی نگرانی کے کام پر آئے - پھر طاعون کے مڈیکل افسر انچارج ہوکر
ہردوار بھیجے گئے - اس نازک کام کو نہایت خوبی سے انجام دیا جسکے صلہ مین صاحب
کلکٹر نے رپورٹ مین اپنی خوشنودی مزاج کا اظہار کیا ہے - وہانسے رخصت کے
وقت ہردوار کے پنڈون اور مہنتون نے ایک عام رخصتی جلسہ کیا - ۱۲- اگست
سنہ ۱۹ء کو آپ انچارج صدر شفاخانہ سہارنپور مقرر ہوے - آپکی تصانیف سے
دو کتابین بقاے تندرستی اور سراج الہند ملک مین موجود ہین - سکونت برھوان ضلع لبستی
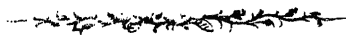
قادر بخش - حاجی - شیخ - خان بہادر - ولادت سنہ ۳۴ء آپکے مورث
پنجاب سے نگینہ ضلع بجنور مین آباد ہوے - آپکا آبائی پیشہ تجارت ہے - ۱۴ برس
کی عمر مین آپ نے اپنی والدہ مکرمہ سے آٹھ آنہ لیکر بندیون کی تجارت شروع کی جو ہندو
عورتین تیر تہوارون مین اپنی پیشانی پر لگاتی ہین آپ نے پہلے ہی دن دوپہر سے
قبل گلیون مین گشت لگاکر آٹھ آنہ کی بندیان ایک روپیہ مین فروخت کرڈالین - پانچ
روز مین آپ کے پاس بارہ روپیہ بارہ آنہ جمع ہو گئے اس کامیابی سے آپ کے
دلمین تجارت کا شوق پیدا ہوا - دو سال اپنے پھوپھا کی دُکان پر کام سیکھ کر آپ اپنے
والد کے ساتھ سنہ ۵۵ء مین کانپور چلے آئے اور اُنکی تجارتی کوٹھی مین کام کرتے
رہے - سنہ ۵۶ء مین کانپور سے لکھنؤ مین آئے اور اپنے والد سے اڑھائی ہزار
روپیہ دستگردان لیکر پانچہزار روپیہ کے مال سے چھاؤنی سنڈیاؤن مین کاروبار شروع کیا
جسمین یوماً فیوماً ترقی ہوتی گئی - تجارت کا کوئی کام نہین ہے جسمین آپ بند ہون لکھنؤ
مین آپ نے ایک صاحب مسٹر جو ہانس جیکب کی شرکت مین اودھ گزٹ جاری کیا تھا
جو اب بھی اکسپریس کے نام سے جاری ہے سنہ ۵۹ء مین چھاؤنی سیتاپور مین محکمہ التعمیرات
کا ٹھیکہ لیا جسمین آپکو معقول کامیابی ہوئی - ایک سال تک آپ نے لکھیم پور مین سرکاری

ملازمت کا لطف بھی اُٹھایا اور داروغہ جیل کے فرائض نہایت عمدگی سے انجام دیے
مگر ملازمت کو اپنے مزاج کے خلاف پاکر استعفا دیدیا۔ اسکے بعد آپ نے سیتاپور سے
لکھنؤ تک ایک دوست کی شرکت مین گھوڑا گاڑی کی ڈاک جاری کی۔ چند روز بعد لکھنؤ سے
فیض آباد اور پھر فیض آباد سے گونڈہ اور بعد کو آگرہ گوالیار اور ستنا سے ریوان تک
گھوڑے اور شتر کی ڈاک جاری کی۔ لیکن جس جس جگہ ریل جاری ہوتی گئی آپکا کاروبار
بند ہوتا گیا۔ اسکے بعد آپ نے تارک الوطنون کی ایجنسی قبول کی مگر اسمین آپکو نقصان ہوا۔
۱۸۷۳ء مین آپ نے فیض آباد سے الہ آباد تک شتر گاڑی کی ڈاک کا سلسلہ شروع
کیا جو ابتک جاری ہے۔ اس کام سے آپکو منافع کثیر ہوا اور اب آپ زمینداری اور
خریداری حصص اور داد وستد کی طرف متوجہ ہوے اور اپنا کثیر سرمایہ ان کامون
مین لگایا اور ملک کی خدمت مین بھی مصروف ہوے۔ ۱۸۸۴ء مین باشندگان فیض آباد
نے آپکو مینوسپل بورڈ مین اپنا قائم مقام مقرر کیا اور ۱۸۸۹ء سے ابتک آپ گورنمنٹ کیجانب
سے اُسکے ممبر ہین۔ ۱۸۸۵ء مین آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر مقرر ہوے اور اب
اُسکے وائس چیرمین ہین۔ آپ فیض آباد کے آنریری مجسٹریٹ بھی ہین اور کئی تجارتی اور
علمی انجمنون کے بہت بڑے رکن اور سرپرست ہین۔ کانگریس کے آپ کئی سال
تک سرگرم ممبر رہے۔ ۱۸۸۷ء مین آپ نے ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین فاربس صاحب
کمشنر کے نام سے ایک اسکول جاری کیا جسکا افتتاح سر آکلینڈ کالون صاحب لفٹنٹ گورنر
نے فرمایا۔ ۱۸۸۳ء مین آپ اپنے والد اور سہ ازواج کے ہمراہ حج کو تشریف لے گئے
اور عرب وغیرہ کی سیاحت سے مع الخیر واپس آکر اپنا سفرنامہ شائع کیا۔ ۱۹۰۱ء مین
آپکو حسن خدمات کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب عطا ہوا اور آپنے بیس ہزار کی جائداد کو
دارالعلوم لکھنؤ۔ مدرسۂ تعلیم نسوان نگینہ۔ مدرستہ العلوم علی گڈھ اور صرفۂ خیرات عشرۂ محرم و میلاد
شریف کے لیے وقف کردیا ہے۔ آپکے کوئی اولاد نہین ہے۔ سکونت فیض آباد۔

رام پال سنگھ - راجہ - ولادت ۶ - اگست ۱۸۶۷ء - آپ تلوک چندی بیس ہین جو بمبسی اور نہستہ دو شاخون پر منقسم ہو گیا - تلوک چند کے دو پوتون مین کھیم کرن شاخ مقدم الذکر کے مورث اور کرن رائے موخر الذکر کے جداعلی تھے - کرن رائے کے دو بیٹے اور شاخ نہستہ کے بانی ہر سنگھ رائے اور بیر سنگھ رائے پرگنہ بہار ضلع اوناؤ مین جاکر آباد ہوئے اور پرگنۂ موصوف کے موضع نہستہ کے نام سے خاندان کو موسوم کیا - انکی یہ نقل و حرکت راجۂ مرار مئو کو ناگوار گذری اور اُنسے برسر مقابلہ ہوئے چنانچہ ایک بھائی بیر سنگھ رائے میدان کارزار مین مقتول ہوئے مگر راؤ صاحب ڈونڈیا کھیڑہ کی مدد سے ہر سنگھ رائے کو کامیابی ہوئی - اُسکے بعد بیر سنگھ رائے کی اولاد نے پاٹن بہار کو اور ہر سنگھ رائے کے بیٹے رام سنگھ نے بچھراوان کو اپنا مستقر قرار دیا اور کوری سدھولی کے خاندان کی بناڈالی - رام سنگھ کی چوتھی پشت مین بن سنگھ تھے جن کے ایک غیر صحیح النسب بیٹے چیت رائے برٹے جنگجو اور دلاور شخص تھے - اُنھون نے بچھم گاؤن مین ایک جداگانہ خود مختارانہ حیثیت قائم کی - راجہ بن سنگھ اور اُن کے خلف الصدق راجہ صدق سنگھ نے اس ریاست کو بہت کچھ ترقی اور وسعت دی - راجہ صدق سنگھ کے دونون بیٹون سکندر سنگھ اور بکرماجیت کے مرجانے سے سلسلۂ خاندانی ٹوٹ گیا لہذا راجہ بن سنگھ کے بھائی عجب سنگھ کے بیٹے عنایت علی جنھون نے مذہب اسلام قبول کر لیا تھا وارث ریاست قرار پائے - ان کے بیٹے درگپال سنگھ کے زمانہ مین کوری سدھولی نہایت عروج پر تھا کیونکہ اُس وقت ساڑھے نو پرگنے قبضہ مین تھے - راجہ درگپال سنگھ کے بیٹے دلتھمن سنگھ اکثر مسلوب الحواس رہتے تھے لہذا علاقہ کا انتظام انکی رانی سبھاؤ کنور کے ہاتھ مین رہا - ان کے بعد خاندان زہوان کے ہندپال سنگھ راس بٹھائے گئے - راجہ دلتھمن سنگھ کی مختل الحواسی اور راجہ ہندپال سنگھ کی فضول خرچیون سے علاقہ مین بدنظمی پھیل گئی تھی اسیطرح یہ ہوا کہ بعد غدر ایک توپ اور کچھ سامان حرب

وضرب برآمد ہونے کے جرم مین گورنمنٹ انگریزی نے لکھنؤ اور راناؤ کا نصف علاقہ ضبط کرلیا اور ضلع راے بریلی مین بائیس مواضع کی سند عطا کی علاقہ بار قرض کی وجہ سے کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رہا۔ اسکے بعد راجہ ہندپال سنگھ نے خاندان رہوان سے راجہ رام پال سنگھ کو یکم اکتوبر ۱۸۶۸ء کو گود لیا۔ گیارہ برس کی عمر مین کورٹ نے آپ کو تعلیم کی غرض سے علیگڈھ کالج بھیجا جہان سے ایف۔اے کا امتحان پاس کرکے ۶۔ اگست ۱۸۸۹ء کو آپنے زمام ریاست ہاتھ مین لی۔ آپکو مجسٹریٹی درجۂ دوم اور منصفی کے اختیارات گورنمنٹ سے حاصل ہین۔ اسوقت علاقہ تین پچیس مواضع ہین جنکی مالگزاری تینتیس ہزار کے قریب ہے۔ سکونت کوری سدھولی۔ پرگنہ بچھراوان۔ ضلع راے بریلی۔

رگھبیر سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۵۔ اکتوبر ۱۸۷۶ء۔ آپ قوم کے سینگر ٹھاکر ہین اس خاندان کے آخری راجہ خوشحال سنگھ تھے۔ اُنکے انتقال کے بعد یہ علاقہ پہلے اُنکے برادر زادہ ہنچل سنگھ اور پھر اُن کی بھدو رن بیوہ اور اُسکے بعد گھنشام سنگھ بیٹے کو ملا مگر پریوی کونسل کی اپیل کے فیصلہ کی رو سے ہنچل سنگھ کے نام قائم رہا۔ اُن کی وفات کے بعد اُنکے بھتیجے فتح سنگھ وارث تسلیم کیے گئے اور اُنکے ایام نابالغی مین پندرہ برس تک رُورُو کا علاقہ مستاجری مین رہا۔ ۱۸۵۷ء مین فتح سنگھ نے باغیون کی شرکت کی لہذا علاقہ مذکور ضبط کرلیا گیا۔ اُن کے انتقال کے بعد انکے بیٹے راجہ رگھناتھ سنگھ کو موضع رُورُو کلان اور تین اور متصلہ ریاستین عطا ہوئین۔ راجہ رگھبیر سنگھ سمت ۱۹۴۲ مین گدی نشین ہوے۔ آپ رعایا پرور اور منصف مزاج شخص ہین۔ اور ایکٹ اسلحہ سے مستثنٰے ہین۔ سکونت رُورُو پرگنہ بدھونا۔ ضلع اٹاوہ۔

فتحیاب خان - محمد - خان بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۲ع - آپ کمال زئی افغان ہین - آپکے بزرگ عرصہ سے رام پور مین توطن پذیر اور ریاست مین رسالداری کے عہدہ پر ممتاز رہے - اُن کو ریاست مذکور کے فرمانرواؤن نے وقتاً فوقتاً معافی کی جاگیرین عطا کین - محمد فتحیاب خان بہادر گورنمنٹ انگریزی کے بنگال رسالہ مین رسالدار میجر تھے - کنارہ کشی کے بعد رام پور امپیریل سروس لانسرز رسالہ کے کمانیر ہو گئے - ریاست رام پور کے فوجی ملازم گورکھون کی بغاوت فرو کرنے کے صلہ مین آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ع کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت رام پور -

---

مصطفٰے حسین (رئیس بھلول) چودھری - ولادت ۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع - یہ خطاب سنہ ۱۶۱۶ع یعنی شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد سے نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے اور برٹش گورنمنٹ نے بھی سنہ ۱۸۷۷ع مین اس خطاب کو تسلیم اور منظور کیا - آپ اُس مسلمان خانوادہ سے تعلق رکھتے ہین جسکے بزرگ خواجہ بہرام اور خواجہ نظام سید سالار مسعود غازی کے ہمراہ اودھ مین آئے اور سوبہیہ مین سکونت اختیار کی سنہ ۱۶۱۶ع مین شیخ ناصر کو شہنشاہ شاہجہان نے سوبہیہ کا چودھری مقرر کیا سنہ ۱۷۹۲ع مین چودھری امام بخش نے خاندانی مقبوضات کو بہت کچھ ترقی دی اور سنہ ۱۸۶۰ع مین چودھری سرفراز احمد اپنے خسر چودھری لطف اللہ کے انتقال کے بعد وارث ریاست قرار پائے اور اسسٹنٹ کلکٹری کے خاص اختیارات عطا ہوے - انکی وفات کے بعد جانشینی کے جھگڑے کو بہت کچھ طول ہوا - آخر کار علاقہ مذکور کی دو تقسیمین ہو گئین - ایک حصہ چودھری سرفراز احمد کی زوجہ مسماۃ بیجن النسا کو ملا اور ایک حصہ کے مالک موجودہ چودھری صاحب ہین جو رشتہ مین چودھری مرحوم کے بھتیجے ہوتے ہین انکے ایک

صاحبزادہ اور وارث مجتبیٰ حسین ہین جو ۱۸۷۴ء مین متولد ہوے تھے۔ سکونت سوبہہ ضلع بارہ بنکی۔ واقع اودھ۔

کریم خان۔ صوبہ دار۔ سردار بہادر۔ ولادت ۱۸۱۳ء۔ آپ اُس پٹھان (افغان) خاندان سے ہین جو اوناؤ واقع اودھ مین آباد ہوا۔ غدر ۱۸۵۷ء مین آپ اپنی شجاعت اور وفاداری مین ناموراور ممتاز رہے۔ اُس زمانہ مین آپ فوجی درجہ کے اعتبار سے صوبہ دار تھے۔ ان خدمات کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ایک سند کے ذریعہ سے سردار بہادر کا خطاب عطا ہوا جو ۱ ستمبر ۱۸۶۰ء کو دی گئی تھی۔ سکونت اوناؤ۔ اودھ۔

شیو پرشاد۔ کانپور۔ لالہ۔ راے بہادر۔ تاریخ ولادت ۱۰ جون ۱۸۳۳ء۔ آپ کھتری قوم سے تعلق رکھتے ہین۔ آپ کے والد اور جد امجد سرکاری ٹھیکہ دار اور ذی اثر مہاجن تھے۔ راے بہادر کانپور کے ایک معزز باشندے اور منیوسپل بورڈ کے ممبر ہین۔ آپ عرصہ تک کئی اضلاع مین سرکاری خزانچی بھی رہ چکے ہین۔ ۳ جون ۱۸۹۳ء کو گورنمنٹ نے اُن قیمتی خدمات کے صلہ مین جو آپنے غدر ۱۸۵۷ء مین اور دیگر اوقات مین بطور ممبر منیوسپل بورڈ کے انجام دیے تھے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت کانپور۔

میر التفات حسین۔ خان بہادر۔ خطاب مذکور ذاتی ہے اور ۲۴ مئی ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت ایٹہ۔

فتح سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۵۸ء۔ آپ گوڑ راجپوت ہین جسکا تعلق مہاراجہ بھرت برادر مہاراجہ رام چندر کے خاندان سے ہے۔ آپ کے بزرگ راجہ ہمت سنگھ اور اُن کے بھائی براجہ اودے سنگھ ملک اودھ مین فتح و نصرت کے ساتھ داخل پوایان ہوے اور وہین سکونت اختیار کی ۱۶۴۵ء مین شاہجہان شہنشاہ دہلی نے آپ کے بزرگ راؤ بکرم سنگھ کو ایک فرمان کی رو سے پرگنہ گولا و نایل کی زمینداری عطا کی۔ اور ۱۷۳۹ء مین صوبۂ کٹیہر کے دو شورہ پشت ڈاکوؤن پیر خان اور جمال خان کو قتل و قمع کرنے کے جلدو مین محمد شاہ شہنشاہ دہلی نے راجگی کے خطاب اور خلعت فاخرہ اور پوایان کی تعلقداری کی سند سے مفتخر و معزز کیا۔ نواب وزیر الممالک اودھ یعنے نواب شجاع الدولہ اور نواب آصف الدولہ کے عہد تک اس خاندان کا آبائی اعزاز قائم رہا مگر راجہ رگھوناتھ سنگھ کی سرتابی کی وجہ سے مرزا حسین علیخان ناظم صوبۂ کٹیہر و حکیم سید مہدی صوبہ دار محمدی نے پوایان پر فوج کشی کی جس کے بعد اس خاندان کا تمام اثاث البیت وغیرہ تلف اور یہ گھرانا تباہ ہوگیا۔ اسکے بعد نواب سعادت علیخان کے وقت مین جب ملک اودھ کی تنصیف عمل مین آئی اور روہیلکھنڈ وغیرہ مین سرکار انگریزی کا تسلط ہوگیا تو گورنمنٹ نے تعلقہ پوایان پر راجہ رگھوناتھ کو پھر قابض کر دیا۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکی رانی کو سند ھولی گھاٹ پر دریاے کھنوٹ کا پل تعمیر کرنے کے صلہ مین لوکل گورنمنٹ نے خوشنودی مزاج کا پروانہ اور ترقی مدارج کی چیٹھی عطا کی۔ اُنکی وفات پر راجہ جگن ناتھ سنگھ مسند نشین ہوے ۱۸۵۸ء مین اُنکے بھائی کنور بلدیو سنگھ کے ہاتھ سے مولوی احمد اللہ شاہ کے مقتول ہونے کے جلدو مین اُنکو گورنمنٹ سے پچاس ہزار روپیہ نقد اور ایک خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ علاوہ اور چھوٹی چھوٹی جنگون مین مدد دینے کے اکتوبر ۱۸۵۸ء مین اُنھون نے فیروز شاہ باغی کو بھی شکست

دی ۔ ان خدمات کے جلدو مین ۲۰ نومبر ۱۸۵۹ء کو فرخ آباد کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل ہند نے گیارہ پارچے کا خلعت اور ۱۸۶۷ء مین لارڈ لارنس صاحب نے لکھنؤ کے دربار عام مین نو پارچے کا خلعت عطا فرمایا اُسکے بعد راجہ جگن ناتھ سنگھ نے راجہ رگھوناتھ کی رانی کے بنوائے ہوئے پل کی از سر نو تعمیر کرائی اور دریاے کھنوٹ پر پچھتر ہزار روپیہ کے مصارف سے آہنی پل بنوا دیا جسپر سے اب پوایان اسٹیم ٹرموے کی آمد و رفت ہوتی ہے ۔ اُنکے انتقال کے بعد راجہ فتح سنگھ صاحب مسند نشین ریاست ہوے ۔ آپ بھی مثل اپنے اسلاف کے گورنمنٹ کے وفادار اور پبلک کے خیر خواہ ہین ۔ آپ نے لیڈی ڈفرن فنڈ شاہجہان پور مین ایکہزار پانچسو روپیہ اور رمزی اسپتال نینی تال کو ایک ہزار روپیہ اور کراسھویٹ اسپتال نینی تال کو پانچسو روپیہ بطور چندہ کے دیے اور ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی کی خوشی مین اسّی ہزار روپیہ مزارعین کو معاف کر دیے ۔ اسکے علاوہ آپ نے دو مشہور ڈاکو بھودر اور شنکر کو بصرف کثیر و کوشش بلیغ گرفتار کر کے حاضر عدالت کر دیا جس کے صلہ مین آپ حاضری عدالتہاے دیوانی سے مستثنےٰ ہوے ۔ آپ نے اپنے علاقہ کو اپنے حسن انتظام سے بہت کچھ ترقی دی ہے ۔ آپ کی تصانیف سے ہندی کی کئی کتابین شائع ہو چکی ہین ۔ سکونت پوایان ۔ ضلع شاہجہان پور ۔

کالی چرن ۔ مسر ۔ راجہ ۔ ولادت ۲۰ ستمبر ۱۸۸۹ء ۔ آپ قنوجیہ برہمن ہین آپ کے والد راجہ شاما چرن مسر کے پردادا راجہ بیجناتھ مسر ساہوکار و خزانچی بریلی کو زمانہ غدر مین گورنمنٹ انگریزی کی نمایان خدمات اور خیر خواہی کے جلدو مین راجگی کا خطاب اور ساٹھ ہزار سالانہ کی ایک جاگیر معافی مرحمت ہوئی جو موروثی اور غیر انتقال پذیر ہے ۔ راجہ بیجناتھ نے ۱۸۶۷ء مین انتقال کیا اور اُنکے پوتے راجہ

کالکا پرشاد مسند نشین قرار پائے۔ اور اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند راجہ شاما چرن مسر ۲۰۔ اگست سنہ ۱۸۸۴ع کو وارث خطاب و جاگیر مقرر ہوئے۔ آخر الذکر نے ۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ع کو رحلت کی اور اُن کے فرزند راجہ کالی چرن مسر وارث تسلیم کیے گئے۔ اس علاقہ مین پچیس گانون شامل ہین۔ فی الحال یہ علاقہ آپ کی کم عمری کی وجہ سے کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام ہے۔ آپ انگریزی اچھی بولتے ہین گھوڑے پر بھی خوب سوار ہوتے ہین حالانکہ آپکی عمر صرف ابھی تیرہ ہی برس کی ہے سکونت بریلی۔
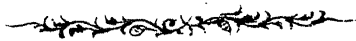
احمد علیخان۔ خان بہادر۔ ولادت یکم دسمبر سنہ ۱۸۴۷ع۔ آپ کے مورث اعلی لودی نسل کے افغان خاندان سے ہین۔ آپکے پردادا قادر خان لودی نواب سعادتعلی خان کی سرکار سے پانچسو روپیہ ماہوار کی پنشن پاتے تھے مگر اودھ پر گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہونے کے بعد کوئی سندی ثبوت نہونے کی وجہ سے وہ پنشن بند کردی گئی اور وہ اودھ مین تھانہ داری کے عہدہ پر مامور کیے گئے۔ آپ کے والد محمد علیخان نے بدایون مین سکونت اختیار کی۔ سنہ ۱۸۹۲ع مین آپ کو کمانڈر انچیف ہند نے پانچسو روپیہ کے ایک خلعت سے مخلع کیا۔ سنہ ۱۸۹۴ع مین ایرانی بلوچی سرحدی کمیشن مین عمدہ خدمات دین اور فوج کشی تراہ مین بھی آپ شریک تھے۔ شمالی مغربی سرحد ہند پر محکمہ مساحت کی اعلی خدمتون کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۵۔ مئی سنہ ۱۸۹۲ع کو آپ کو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت بدایون۔
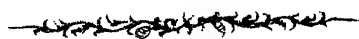
نرائن داس۔ منشی۔ رائے بہادر۔ ولادت ۲۲۔ اگست سنہ ۱۸۲۶ع۔ آپکا تعلق اُس اگروال خاندان سے ہے جو ریاست الور واقع راجپوتانہ سے آکر آگرہ

مین آباد ہوا ۱۸۶۷ء تک اس خاندان کے ممبر تجارتی کاروبار کرتے رہے۔ آپ کو
رائے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۸۶ء کو اُن خدمات کے
صلہ مین عطا ہوا جو آپ ۱۸۵۵ء سے برابر انجام دیتے رہے۔ آپ عرصہ تک
لکھنؤ کی عدالت خفیفہ کے جج رہے ہین اور اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت لکھنؤ۔

رام سنگھ۔ ٹھاکر رائے۔ ولادت ۱۸۶۷ء۔ خطاب مذکور خاندانی ہے۔ اس
خاندان کے مورث اعلیٰ ٹھاکر گوپال رائے تھے جنکو محمد شاہ شہنشاہ دہلی نے راجہ
صاحب بھریا کو شکست دینے کے جلدو مین رائے کا خطاب اور چوراسی گاؤن کا
ایک علاقہ عطا کیا تھا۔ مگر ان کے جانشینون نے رفتہ رفتہ اُس جاگیر کو کھو دیا۔
فی الحال بہت کم اور غیر زرخیز مواضع قبضہ مین رہگئے ہین جنکی مالگزاری صرف دو سو روپیہ
سالانہ ہے۔ سکونت اکبرپور۔ کانپور۔

نجم الدین حسین۔ سید۔ خان بہادر۔ یکم جنوری ۱۸۹۰ء عیسوی کو
آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا سکونت رائے بریلی۔

کلیان سنگھ۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۴۰ء۔ آپ چندر بنسی جادو
راجپوت ہین۔ آپکے مورثان اعلیٰ پہلے متھرا مین متوطن تھے لیکن آخر مین علیگڈھ مین سکونت
گزین ہوئے جہان کچھ اراضی بھی حاصل کی رائے کلیان سنگھ بہادر پولس انسپکٹری کے
عہدہ پر ممتاز ہین اور آلہ آباد کے ماگھ میلہ کی خوش انتظامی کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ
نے آپکو رائے بہادر کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا۔ سکونت علیگڈھ۔

گرسرنداس - لالہ - راے بہادر - ولادت ۱۵ ستمبر ۱۸۳۰ع - آپ بھٹناگر کائستھ ہین - آپ کے دادا اور والد ریاست ٹونک مین ملازم تھے - راے گرسرنداس بہادر گورنمنٹ انگلشیہ مین پہلے تحصیلداری اور پھر ڈپٹی کلکٹری کے مناصب پر ممتاز ہوے اور ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کے مختلف مقامات مین آپ نے ان عہدون کے فرائض نہایت خوبی سے انجام دیے - اکثر حکام بالادست آپکو ایک تجربہ کار اور قابل افسر تصور کرتے تھے - آپنے زمانۂ غدر ۱۸۵۷ع مین جو خدمات انجام دیے تھے اُسکی نسبت مسٹر جی - ایچ لارنس صاحب کلکٹر نے اپنی عمدہ راے کا اظہار کیا ہے - بداون مین کاغذات مال کو آپ نے نہایت خوبی سے درست اور مکمل کیا جو ایک بے ترتیبی کی حالت مین پڑے ہوے تھے ۱۸۸۵ع مین اڑتیس برس کی خیرخواہانہ ملازمت کے بعد آپ نے پنشن حاصل کی اور سہارنپور مین توطن اختیار کیا جہان آپکی زمینداری کے تعلقات بھی ہین - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۶ع کو آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا ہے - سکونت سہارنپور -

---
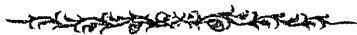
کدارناتھ - پنڈت - راے بہادر - ولادت ۱۶ - فروری ۱۸۳۸ع - آپ کے مورث اعلی سارسُت کشمیری برہمن ہین - آپ کے والد پنڈت بھولا ناتھ اوگرہ دفتر کمسریٹ کے گماشتہ تھے جنھون نے ابتداے غدر سے آخر فتح دہلی تک ساتوین ترکسوار رسالہ کے ساتھ دہلی مین قیام کیا اور اپنی مستعدی اور کارگزاری سے اپنے کمانڈنگ افسر کو رضامند رکھا اور تیس برس کی خیرخواہانہ ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے پنڈت کدارناتھ نے ابتداے عمر مین مولوی حمزہ خان سے علم فارسی حاصل کیا جو ایک تازہ وارد ولایتی تھے - اسکے بعد اپنے طور پر انگریزی پڑھی - ۲ - اکتوبر ۱۸۵۶ع کو آگرہ مین محکمۂ انکم ٹکس مین پچیس روپیے کے پیشکار مقرر ہوے - ۱۸۶۱ع مین ناظر

کلکٹری آگرہ اور ۱۸۶۳ء مین تحصیلدار سہارنپور اور یکم ستمبر ۱۸۶۶ء کو دوسو پچاس روپے کے مشاہرہ پر ڈپٹی کلکٹر بندوبست مقرر ہوے اور ابتداے ملازمت سے آپ اپنے تمام افسرون کی عمدہ رائین حاصل کرتے رہے - فروری ۱۸۶۸ء مین ڈپٹی کلکٹری بندوبست کے خاص کام پر مین پوری طلب کیے گئے اور صرف چھ برس کے عرصہ مین بندوبست کے اہم کام کو تکمیل کے ساتھ ختم کیا اور گورنمنٹ سے شکریہ اور خوشنودی مزاج کا پروانہ حاصل کیا - اکتوبر ۱۸۷۶ء مین بندوبست الہ آباد کے مشکلات حل کرنے کے لیے طلب کیے گئے اسمین سو روپیہ ماہوار تنخواہ مین اضافہ کیا گیا - اسکے بعد آپ آگرہ اور پھر وہان سے الہ آباد مین متعین ہوے - جولائی ۱۸۷۶ء مین حضور پرنس آف ویلز (ہز مجسٹی ملک معظم) کی تشریف آوری ہندوستان کے موقع پر آپ کے حُسن انتظام کے صلہ مین گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے پروانۂ خوشنودی عطا ہوا - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کے زمانۂ ملازمت کی اعلیٰ کارگزاریون اور ملکی خدمات کے جلدو مین راے بہادر کا خطاب عطا کیا - ۱۷- اپریل ۱۸۹۷ء کو عہدۂ ڈپٹی کلکٹری درجۂ اول سے جسکی تنخواہ آٹھ سو روپیے ماہوار تھی کنارہ کش ہوکر چار سو روپیے ماہوار کی پنشن حاصل کی - ۲۲- ستمبر ۱۸۹۸ء کو ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کے کُل پنشن یافتہ سول افسرون کی فہرست شرکت دربار مین آپ کا نام نامی اول نمبر پر درج کیا گیا - آپ کو گورنمنٹ اور پبلک وقعت اور محبت کی نظر سے دیکھتی ہے - سکونت الہ آباد -

---

جمال الدین احمد - مرزا - خانصاحب - آپکی ولادت ۱۸۵۲ء مین بمقام بنارس واقع ہوئی - آپ کے مورث اعلیٰ مرزا اسد اللہ بیگ خان شہنشاہ ہمایون کے ہمراہ ۱۵۵۵ء مین طہران سے وارد دہلی ہوے - یہان اُنکو میر تزکی کا عہدہ اور خان کا خطاب عطا کیا گیا - یہ منصب جسکا اعزاز وزارت کے بعد شمار کیا جاتا تھا اُسوقت

سے عہد سلطنت بہادر شاہ تک اسی خاندان مین رہا اکبر شاہ کے عہد سے بہادر شاہ کے زمانہ تک اس خاندان کے بعض ممبر نوابی کے خطاب سے بھی معزز ہوے سنہ ۱۸۰۳ء مین آپ کے جد امجد مرزا غلام احمد چند اعزا کے حوادث سے متالم ہوکر ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین آئے اور بنارس مین متوطن اور عہدہ تحصیلداری پر مامور ہوے اور وہین ایک معزز گھرانے مین تاہل کر لیا - آپکے خاندان کے اکثر ممبر گورنمنٹ انگریزی مین مناصب جلیلہ پر ممتاز رہے - آپ کے والد مرحوم مرزا جلال الدین وکلاے بنارس مین ممتاز درجہ رکھتے تھے - آپ نے سنہ ۱۸۷۵ء مین امتحان وکالت پاس کیا - اُسوقت سے آپ وکالت کرتے ہین - آپکی زمینداری بھی ہے - ملکی اور سرکاری کامون مین ہمیشہ آپ حصہ لیتے ہین - آپ مینوسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر بھی ہین - سنہ ۱۸۹۱ء سے آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین سنہ ۱۸۹۷ء مین ایک اعزازی سند اور سنہ ۱۹۰۱ء مین خانصاحب کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ سے مرحمت ہوا - سکونت بنارس -
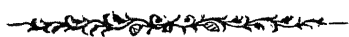
حمیل خان - سردار - صوبہ دار بہادر - ولادت تقریباً سنہ ۱۸۱۲ء - آپنے ابتداے عمر سے فوجی ملازمت اختیار کی - آپ ابتداءً بیالیسوین گورکھا ریفل پلٹن مین بھرتی ہوے اور چھتیس برس کی ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے اور چھبیس برس سے پنشن پا رہے ہین - زمانۂ ملازمت فوجی مین آپ کے جنگی کارنامون کو حکام نے خاص وقعت کی نظر سے دیکھا اور تسلیم کیا ہے - قلعۂ ہشمی کی جنگ کی فتح خاص آپکے نام لکھی گئی جسے آپنے صرف دس سپاہیون کو ساتھ لیکر مفتوح اور راجہ کو مقید کیا - جنگ لوشائی بھی آپنے معدودے چند سپاہیون کی مدد سے سر کی اسپر آپ نائک سے حولدار ہوے انعام پایا اور اپنے کمانڈنگ افسر کے مورد تحسین و آفرین قرار پائے - گولاگھاٹ

سے کے قلعہ کی فتحیابی کا باعث بھی آپ ہی کی ذات ہوئی جسکے جلدو مین حضور پرنس آف ویلز (اعلیحضرت ملک معظم) کی تشریف آوری دہلی کے موقع پر آپکو آرڈر آف برٹش انڈیا کا طلائی تمغہ مرحمت ہوا - ۱۸۵۷ء کی عالمگیر بغاوت کے زمانہ مین آپ آسام مین تھے - وہان اکثر انگریزون کی جان و مال کی حفاظت کی اور ان حسن کارگزاریون پر اکثر اسناد آپ کو عطا ہوے اور انعام و اکرام - حکام وقت کی خوشنودی مزاج کی چٹھیون تمغون اور عہدہ کی ترقیون سے سرفراز کیے گئے - آپکو بہ حیثیت ایک کہنہ عمل سپاہی کے تمام حکام وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین درбарون مین بھی آپ ہمیشہ مدعو کیے جاتے ہین - آپکی وجہ سے آپ کے بیٹے پوتون اور نواسے کے ساتھ حکام نے خاص رعایتین ملحوظ رکھین جو اسوقت گورنمنٹ کے فوجی اور پولس کے محکمون مین ممتاز عہدون پر مامور ہین - اسوقت آپکی عمر نوے برس کی ہے - سکونت باڑہ - ضلع نمازی پور -
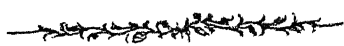
اندر نرائن - پنڈت - راے - ولادت ۱۸۵۰ء - آپ کشمیری برہمن ہین - آپ کے والد پنڈت راے کشن نرائن زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ساگر کے ڈپٹی کلکٹر بندوبست تھے جنکی خیرخواہانہ خدمات کا مفصل ذکر ڈپٹی کمشنر ساگر نے اپنی رپورٹ مین کیا ہے - وہ سپاہیون سے ملکر اُنکے باغیانہ خیالات گورنمنٹ انگریزی پر برابر ظاہر کرتے اور ضلع مذکور کے عام و خاص لوگون کے دلون سے اُنکی بدگمانی اور غلط فہمی کو رفع کرتے اور شب و روز گورنمنٹ کی وفاداری پر مستعد رہتے اور ہر قسم کی امداد دیتے تھے - اُنھون نے اُس امتحان کے وقت مین اپنی ذات کو سلطنت انگریزی کی خدمات پر وقف کر دیا تھا - اسکے جلدو مین گورنمنٹ نے راے کا موروثی خطاب اور تین مواضع مرحمت کیے - اُنکے انتقال کے بعد آپ خطاب اور

زمینداری کے وارث ہوے - فی الحال سات گانوٗن مسلّم آپ کے قبضہ مین ہین اور ایک گانوٗن مین آٹھ آنہ کے حصہ دار ہین - ان مواضعات کی کُل جمع مالگزاری دس ہزار چار سو پینتیس روپیہ کی ہے - آگرہ مین تعلیم حاصل کرکے آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی جسمین درجہ بدرجہ ترقی کرکے بالفعل آپ سب ججی پر ممتاز ہین - آپ کے دو فرزند پنڈت برج نرائن اور پنڈت اقبال نرائن ہین - سکونت کانپور -

محمد محسن - سید - خان بہادر - ذوالقدر - ولادت ۱۸۳۲ع - آپ سید محمد ناصر علیخان ڈپٹی کلکٹر الہ آباد کے خلف اکبر ہین جنھون نے غدر ۱۸۵۷ع کے پر آشوب زمانہ مین اپنی ذات کو علٰحدہ رکھا اور محصورین قلعۂ الہ آباد کو ہر قسم کی ضروری اطلاع دینے - سامان رسد وغیرہ بہم پہونچانے اور مالی امداد سے دریغ نہین کیا - ان وفادارانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے اُنکو دو ہزار روپیہ سالانہ مالگزاری کے ایک موضع کے حقوق مالکانہ اور ایک خلعت مرحمت کیا - اسکے بعد بطور انعام ضبط شدہ علاقے بھی دیے جنکی تشخیص جمعبندی پانچہزار روپیہ کی تھی - ۱۰ ستمبر ۱۸۶۱ع کو خان بہادر اور اسکے بعد ذوالقدر کے امتیازی اور موروثی خطابون سے سرفراز و ممتاز کیے گئے - سید محمد محسن خان بہادر ذوالقدر بھی ممالک مغربی و شمالی کی ڈپٹی کلکٹری پر مامور تھے جس عہدہ سے آپنے نومبر ۱۸۹۲ع مین کنارہ کش ہوکر پنشن حاصل کی تیئیس مواضع کا علاقہ آپ کے قبضہ مین ہے جنکی مالگزاری سات ہزار تین سو روپیہ سالانہ ہے - انمین سے چار موضع موروثی ہین باقیماندہ گورنمنٹ نے آپ کے والد کو غدر کی خیر خواہیون کے صلہ مین عطا کیے تھے سکونت جونپور -
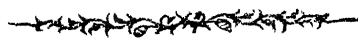
نرندر بہادر پال - راجہ - ولادت ۳۰ جون ۱۸۶۷ع - آپ سورج بنسی چھتری

ہین - ابتدائً اس راج کے مالک و قابض کول بھیل تھے - سمت ۱۳۰۵ مطابق سنہ ۱۸۵۵ء مین اس خاندان کے دو سردار الک دیو اور تلک دیو راج کماؤن سے یہان وارد ہوے اور ملک کی بدنظمی اور رعایا کی بددلی دیکھکر وہان کے باشندون کی مدد اور اپنے زور بازو سے کول بھیلون پر حملہ کیا اور نتیجہ مین فتحیاب ہوے - اول الذکر یعنے راجہ الک دیو وہان گدی نشین ہوے اور آخر الذکر یعنے تلک دیو وطن کو واپس گئے - راجہ الک دیو نے نہایت خوش اسلوبی سے ملک کا انتظام کیا اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے تپت تیج پال راجہ ہوے جنکو شہنشاہ دہلی کے دربار سے پال کا لقب عنایت ہوا اُسوقت سے آج تک اس خاندان مین پال کا لقب چلا آتا ہے مورث اعلیٰ راجہ الک دیو کے بعد چودہ پشت تک مہولی اس خاندان کا مستقر رہا لیکن پندرھوین پشت مین راجہ بختاور پال اپنے بھائی کے صدمہ مرگ کی وجہ سے مہسون مین توطن پذیر ہوے اُسوقت سے یہ ریاست راج مہسون کے نام سے مشہور ہوئی - ۱۵ - مارچ سنہ ۱۸۹۲ء کو اپنے والد راجہ بھوانی غلام پال کی وفات پر آپ مسند نشین ریاست ہوے - سنہ ۱۸۹۷ء کے قحط مین آپ نے مساکین ومحتاجین کی امداد کے صلہ مین گورنمنٹ کی جانب سے پروانۂ خوشنودی مزاج حاصل کیا اور اسی سال آپکو آنریری مجسٹریٹ کا بھی اعزاز عطا ہوا - آپکا علاقہ پرگنہ مہولی - ضلع بستی اور ضلع فیض آباد مین واقع ہے - آپ گورنمنٹ کو بیس ہزار نوسو سولہ روپیہ مالگزاری ادا کرتے ہین - سکونت پرگنہ مہولی - ضلع بستی -

---

بشمبر ناتھ - راے بہادر - ولادت یکم فروری سنہ ۱۸۴۰ء - آپ کے اسلاف پنجاب سے وارد دہلی ہوے - اسکے بعد اُنھون نے اپنے توطن کو آگرہ کو منتقل کیا جہان آباد ہوکر کپڑے کی تجارت شروع کی - غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین آپ کے والد

لالہ بنی رام اور بھائی لالہ برج بلبھ نے ایک یوروپین لیڈی کی مع اُسکے باپ اور تین بچون کے جان بچائی جسکے جلدو مین گورنمنٹ سے انعامات حاصل کیے۔ راے بہادر بشمبر ناتھ نے چونتیس برس تک سرشتہ تعلیم مین مدد دی ہے۔ آپکو گورنمنٹ ہائی اسکول کی ہڈ ماسٹری کی دیرینہ اور قابلانہ خدمات کے صلہ مین ۲۲ جون سنہ ۹۷ء کو راے بہادر کا خطاب گورنمنٹ نے عطا فرمایا۔ سکونت آگرہ۔

ابرار احمد۔ قاضی شیخ۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۴۵ء۔ آپ کے اسلاف جو لکھنؤ کے قدیم باشندون مین تھے نواب سعادت خان برہان الملک نواب وزیر اودھ کے عہد حکومت مین مرادآباد مین وارد ہوے اور منصب قضا پر مامور کیے گئے۔ یہ عہدہ اس خاندان مین نسلاً بعد نسل قائم رہا مگر آپ کے والد قاضی احمد علی نے صرف اپنی جاگیر کی آمدنی پر قناعت کی اور کسی خدمت کو پسند نہین کیا۔ قاضی ابرار احمد خان بہادر کے قبضہ مین بھی دو ایک مواضع موجود ہین۔ آپنے مرادآباد کی میونسپل سکرٹری کی حیثیت سے ملکی اور سرکاری خدمات نہایت خیرخواہی اور دیانتداری سے انجام دین جسکے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۵ء کو خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت مرادآباد۔ حال ساکن بھوپال۔

مہاراج نرائن شیوپوری۔ راے بہادر۔ ولادت ۷ جون سنہ ۱۸۵۲ء۔ آپ کشمیری برہمن خاندان سے ہین۔ آپ کے اجداد اٹھاروین صدی کے اواخر مین کشمیر سے وارد دہلی ہوے جہان سلطنت مغلیہ کی قندھاری فوج کے بخشی مقرر ہوے۔ اور اکثر اہل خاندان برٹش گورنمنٹ کی اعلی ملازمتون پر مامور ہوے۔ آپ کے ایک چچازاد بھائی پنڈت بشمبر ناتھ سپریم لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور

دوسرے سب جج اور تیسرے ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے میر منشی ہین - آپکو ڈپٹی کلکٹری کی عمدہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ سے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ع کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بنارس -

---
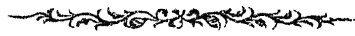
حمید الظفر خان - خان بہادر - ولادت ۱۳ - اکتوبر ۱۸۵۶ع - آپ نوابان نجیب آباد ضلع بجنور کے خاندان کی یادگار ہین اور خاندان ریاست رام پور سے تعلق رکھتے ہین - آپ جنرل عظیم الدین خان کے چھوٹے بھائی ہین جنکے ہاتھ مین ریاست رام پور کی عنان انتظام ایک عرصہ تک رہی تھی اور جو وہان مقتول ہوے - اپنے برادر اکبر کے انتقال کے بعد چند سال تک مختلف معاملات ریاست کا اہتمام و انصرام اپنے ہاتھ مین لیا تھا مگر ۱۸۹۶ع مین آپ نے گورنمنٹ انگریزی کی ملازمت اختیار کی اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوے - فی الحال آپ بیکانیر مین دیوان ریاست ہین - آپ کے اعلیٰ اوصاف کی وجہ سے پبلک اور گورنمنٹ دونون آپکو وقعت اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہین - آپ کو ریاست رام پور کے اعلیٰ انتظام - آپکی خاندانی وجاہت اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ کی قابلانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۶ع کو خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ریاست رام پور - حال ریاست بیکانیر
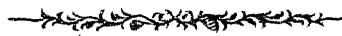
اُپندر ناتھ کنجی لال - راے صاحب - آپ محکمہ جنگلات مین یکم اکتوبر ۱۸۸۶ع کو ملازم اور ۲ - جون ۱۸۹۲ع کو ورکنگ انسپکٹر مقرر ہوے اور اب ۳ - اگست ۱۹۰۸ع سے اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری کے عہدہ پر ممتاز ہین - آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۲۶ - جون ۱۹۱۲ع کو آپ کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت ڈیرہ دون -

بنیاد حسین - میر - خان بہادر - ولادت ۱۸۶۷ء آپ اودھ کے ایک عالی نسب سید ہین - آپ کے مورث اعلی سید علیم الدین ابراہیم شاہ شرقی والی جونپور کی افواج کے سپہ سالار تھے - آپ توران کے قدیم باشندے ہین جہانسے آپکے بزرگ ۱۲۹۵ء مین ہندوستان مین آئے اور سلطان علاء الدین خلجی نے اُنکی بہت بڑی تعظیم و تکریم کی - سید علیم الدین نے قصبۂ بلانون مین ایک قلعہ تعمیر کرایا تھا جسکے آثار اب بھی باقی ہین - جلال الدین اکبر شاہ غازی کے عہد مین سید صدر جہان صدر الصدور کے منصب پر ممتاز تھے - شاہان اودھ کے زمانہ مین بھی یہ خاندان نہایت معزز اور مقتدر رہا - میر بنیاد حسین ۱۸۸۰ء مین اپنی وسیع جائداد کے مالک ہوے اور اپنے موروثی علاقہ کو اپنے حسن انتظام سے بہت بڑی ترقی دی - آپ کو رفاہ عام کامون سے بہت بڑی دلچسپی ہے - ۱۸۹۶ء کے قحط مین آپنے بڑی سیرچشمی اور فیاضی ظاہر کی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے جنوری ۱۸۹۸ء مین آپکو خان بہادر کا خطاب عطا کیا - آپ کئی بار اپنے ضلع کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ منتخب ہوے ہین - سکونت قادرپور ضلع بارہ بنکی -
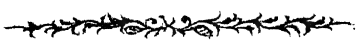
دھیرج لال - منشی - رائے بہادر - ولادت ۱۶ جولائی ۱۸۳۸ء - آپ ماتھر کایستھ ہین - آپکا قدیم وطن دہلی ہے جہان سلطنت اسلامیہ کے زمانہ مین آپ کے اسلاف کرام معزز عہدون پر ممتاز تھے - انقلاب زمانہ سے آپ ان صوبجات مین چلے آئے - آپکے والد رائے درگا پرشاد ۱۸۵۷ء مین عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور تھے - اُنکو بجلدوے حسن خدمات ایام غدر علاوہ ایک قیمتی خلعت کے سات مواضع کا مالکانہ حق عطا ہوا تھا جو ضلع بلند شہر مین واقع ہین - اسکے علاوہ متھرا مین بھی آپ کی موروثی حقیت ہے - آپ ۱۸۵۶ء مین سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور ۱۸۶۶ء مین انوپ شہر کی تحصیلداری سے سبکدوشی حاصل کی اور ضلع علیگڈھ مین سکونت اختیار

کر کے پبلک اور سرکاری خدمات کی انجام وہی مین اپنا وقت گرانمایہ صرف کیا۔ آپ عرصۂ دراز سے کول کے اسپشل مجسٹریٹ اور کول منیو سپلٹی کے وائس چیرمین ہین۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری کا بھی فخر رکھتے ہین۔ سالہا سال سے آپ نے ہندو مسلمانون کے مابین خصوصاً انکے تہوارون پر دوستانہ ربط وضبط بڑھانے کے لیے جو عمدہ خدمت انجام کی ہے اُسکے صلہ مین گورنمنٹ نے ۱۹۰۶ء مین آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت علی گڈھ۔

جودھا سنگھ چیودیو۔ راو۔ ولادت ۱۸۳۹ء آپ راو چھتر سنگھ کے فرزند ہین آپ کا تعلق ایک قدیم سینگر راجپوت خاندان سے ہے جس نے پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مین توطن اختیار کیا تھا۔ اس خاندان مین پہلے ستاون گانون تھے مگر اب صرف پانچ موضع باقی رہ گئے ہین جنکی مالگزاری تقریباً چار ہزار روپیہ ہے۔ آپ کا خطاب بہت پرانا ہے آپکو دربار مین شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ کی جائداد موروثی ہے۔ سکونت لکھونا ضلع اٹاوہ۔

عنایت حسین خان منشی۔ خان بہادر۔ ولادت ستمبر ۱۸۳۴ء۔ آپ پٹھان ہین ۱۸۵۰ء مین آپ ضلع باندہ مین بطور پیشکار سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری تک ترقی کی اب آپ پنشن پاتے ہین۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین آپنے وفادارانہ برتاؤ کے ساتھ اپنی تحصیل مین امن وامان قائم رکھا اور اپنی جان ومال کو خطرہ مین ڈالکر انگریزون کی امداد مین کمربستہ رہے ان خدمات کے جلدو مین آپکو باندہ مین ایک کوٹھی عنایت ہوئی تھی جسکا کرایہ ایکسو بارہ روپیہ ماہوار ہے۔ اسکے بعد آپکو ۶۔ جون ۱۸۸۵ء کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ فی الحال آپ بھوپال مین جوڈیشل اسسٹنٹ منسٹر ہین۔ سکونت الہ آباد۔

فرید الدین احمد - مولوی - سید - خان بہادر - ولادت ۲- اکتوبر ۱۸۲۷ء آپ سید ابو الخیر خرابسانی کی اولاد مین سے ہین جو ۱۳۱۰ء مین کڑا ضلع الہ آباد مین متوطن ہوے تھے - مولوی صاحب کے مورثون کو سلطنت اسلامیہ مین ایک بہت بڑی جاگیر حاصل تھی - آپ ۱۸۵۰ء تک علوم معقول ومنقول کی تحصیل مین مصروف رہے - ۱۸۵۳ء مین آپنے وکالت صدر دیوانی وعہدۂ منصفی کا امتحان پاس کیا اور اُس زمانہ کے مروجہ دستور کے مطابق ۱۸۵۵ء تک عدالت دیوانی ضلع الہ آباد مین وکالت کرتے رہے -
جون ۱۸۵۵ء مین آپ عدالت عالیہ صدر دیوانی ونظامت کے وکیل مقرر ہوے اور جولائی ۱۸۷۵ء مین درجۂ دوم کے عہدۂ سب ججی پر مقرر ہوے اور چند سال کے بعد آپ نے درجۂ اول کی سب ججی پر ترقی پائی - ۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو خان بہادر کا خطاب آپکو مرحمت ہوا - سکونت کڑا ضلع الہ آباد -
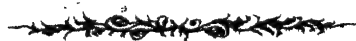
اطہر علی - منشی - خان بہادر - وکیل - مشیر قانونی انجمن تعلقداران اودھ - آپ علوی شیخ ہین - ماہ شوال ۱۲۶۳ھ مین آپ پیدا ہوے - عربی وفارسی اور انگریزی مین استعداد کامل پیدا کی - وکالت کا امتحان درجۂ اول پاس کیا - کچھ دنون گونڈہ مین وکالت کی پھر مستقل طور سے لکھنؤ مین قیام کیا - اور مسلمانان لکھنؤ کے سرگروہ بنے - آپ مین درویشانہ صفات جمع ہین بڑے سخی وسیر چشم خلیق ومتواضع اور شاکر وصابر ہین - آپ کی ہمہ تن کوشش اصلاح ذات البین ہین مصروف رہتی ہے - آپ گورنمنٹ کے مسلم الثبوت خیرخواہ ہین اور آنریری مجسٹریٹی ومیونسپل کمشنری کی عزت سے بہرہ مند رہے ہین - جب سے آپ کے برادر عم زاد منشی امتیاز علی صاحب مرحوم ریاست بھوپال کے عہدۂ وزارت پر مقرر ہوے تھے اُسوقت سے آپ اُنکی قائم مقامی مین انجمن تعلقداران اودھ کے مشیر قانونی ہین اور اس عہدے کے نازک فرائض بحُسن اسلوبی

سرانجام دیتے ہین - جب سر آکلنڈ کالون صاحب بہادر نے اپنے زمانہ لفٹنٹی مین صنعتی کمیشن مقرر کیا تو آپ کو بھی اُسکا ایک ممبر مقرر کیا اور آپنے اس کمیشن کے ساتھ مختلف اقطاع ہندمین سفر کرکے تمام بڑی بڑی صنعتی تعلیمگاہون اور کارخانون کو معائنہ کیا اور مسئلہ تعلیم صنعت وحرفت کی بابت بہت عمدہ راے لکھی - اسی کمیشن کی سفارش پر گورنمنٹ نے لکھنؤ مین صنعت وحرفت کا ایک مدرسہ کھولا ہے - سر آکلنڈ کالون صاحب کے عہد مین آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین خطاب خان بہادر عطا ہوا اور ایک پرائوٹ چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی راستبازی وخلوص اور آپ کی ملکی خدمات اور خیرخواہی سرکار کا اعتراف کیا گیا - آپ تعلیم مسلمانان ہند کے معاملہ مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین اور خصوصًا تعلیم دینیات کے بارہ مین آپ کو بیحد شغف وانہماک ہے - چنانچہ ۱۸۹۵ء مین ندوۃ العلما کا دوسرا جلسہ نہایت اہتمام کے ساتھ آپ نے محض اپنے ذاتی صرف سے لکھنؤ مین منعقد کرایا - آپ اپنے عقائد مذہبی مین نہایت راسخ اور بڑے ہمدرد ملک وملت ہین اور آپ کے ہر کام مین خلوص اور صفائی پائی جاتی ہے - اور آپ کی ذات سے ایک چشمۂ فیض جاری ہے - سکونت کاکوری ضلع لکھنؤ ملک اودھ -

---
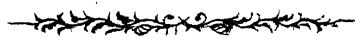
محمد سمیع اللہ خان - مولوی - سی ایم جی - آپکے والد محمد عزیز اللہ خان جنرل اکٹرلونی صاحب رزیڈنٹ دہلی کے زمانہ مین میرمنشی تھے - آپنے بڑے بڑے علما سے علوم متداولہ عربی کی تعلیم پائی سنہ ۱۸۵۶ء مین منصفی کا امتحان پاس کیا اور کامیاب امیدوارون مین اول رہے - سنہ ۱۸۶۲ء مین صدر دیوانی و نظامت عدالت آگرہ مین (جسکی جگہ ہائی کورٹ قائم ہوا) وکیل مقرر ہوے - آپ اول شخص ہین جنھون نے وکلاے ہائی کورٹ مین سب ججی حاصل کی - سنہ ۱۸۷۸ء مین آپ اول درجہ کے سب جج مقرر ہوے - سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ لارڈ نارتھ بروک کے سکرٹری منتخب ہو کر مصر کی

سفارت کو گئے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ نے آپ کی ان خدمات کا اعتراف کیا اور جناب ملکہ وکٹوریہ مرحومہ نے آپ کو سی ایم جی کا خطاب مرحمت فرمایا۔ مصر کی واپسی کے بعد آپ راے بریلی کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوے اور پھر سشن جج کے عہدہ پر ترقی پائی آپ پہلے ہندوستانی تھے جنکو ممالک مغربی و شمالی و اودھ مین یہ عہدۂ جلیل عنایت ہوا تھا آپ نے نومبر ۱۸۹۲ء مین پنشن لی۔ ۱۸۹۳ء مین کنٹونمنٹ ایکٹ ۱۸۸۹ء کی تحقیقات کے متعلق ایک کمیشن قائم ہوئی تھی جسمین ایک یوروپین پریسیڈنٹ اور دو ممبر تھے۔ ان دو ممبرون مین ایک ڈاکٹر کلگھارن اور دوسرے آپ تھے۔ ویسراے نے اس کمیشن کی حسن خدمات کے تذکرہ مین آپ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ آپ علوم عربیہ کے ایک بہت بڑے ادیب اور عالم ہین ۱۸۶۵ء مین آپ نے دہلی مین ایک عربی مدرسہ قائم کیا تھا جو ملک کی ناقدردانی سے چند سال کے بعد بند ہو گیا جس زمانہ مین سرسید احمد بنارس کے سب جج تھے تو اُنھون نے مسلمانون کی ترقی و تنزل پر غور کرنے کے لیے ایک مجلس قائم کی تھی۔ آپ اُس مجلس کے ممبر اور علی گڈھ کالج قائم کرنے کی تحریک مین تہ دل سے شریک تھے۔ جب علی گڈھ مین تعلیم گاہ قائم کرنے کا مسئلہ طے ہو گیا تو سرسید احمد اور آپ کے مابین اس بارے مین اختلاف راے ہوا کہ سرسید احمد بارہ لاکھ روپیہ کا سرمایہ جمع ہونے کے بعد کالج کا کام شروع کرنے کے حامی تھے اور آپ کی راے تھی کہ کام شروع کر دینا چاہیے تاکہ اسکی حالت دیکھکر ملک توجہ کرے۔ مولوی محمد سمیع اللہ خان اُس زمانہ مین علی گڈھ کالج کے سب جج تھے اور اُنھون نے اپنے دوست و احباب و روساء ضلع علی گڈھ و بلند شہر سے چندہ کر کے اسکول کھولدیا جو آج محمڈن کالج کے نام سے مشہور ہے۔ آپ نے اس اسکول کے متعلق ایک بورڈنگ ہوس بھی قائم کیا اور تمام انتظامی ذمہ داریون کے ساتھ اسکے سکرٹری مقرر ہوسے۔ کالج مین کئی مقامات پر آپ کے نام کے کتبے

ہین اور کالج کے تاریخی واقعات مین آپ کی مساعی جمیلہ کا اکثر ذکر مرقوم ہے۔ آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو بھی ہین۔ آپ کے بڑے صاحبزادے محمد حمید اللہ خان نے کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے اور نکلسن ان سے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا ہے اور فی الحال ہائی کورٹ حیدرآباد کے پیونی جج ہین۔ سکونت۔ دہلی۔

ثابت علی۔ سید۔ سردار بہادر۔ ولادت جولائی ۱۸۳۶ء۔ آپ ۱۸۵۴ء مین داخل سلسلۂ ملازمت سرکاری ہوے اُسوقت سے برابر ترقی ہوتی رہی۔ فارس پنجاب و قندھار کے مجادلون مین آپ شریک تھے۔ آپ کی اُن فوجی خدمات کے جلدو مین جو آپنے مختلف مواقع پر انجام دین آپ کو درجۂ دوم کا تمغہ عطا ہوا۔ اُسکے بعد ۲ فروری ۱۸۸۸ء کو خطاب سردار بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوے۔ آپنے عہدۂ رسالداری میجری پر زمانۂ دراز تک کام کیا ہے۔ سکونت الہ آباد۔

مسعود حسن خان۔ منشی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ آپ کے پاس بہت بڑی زمینداری ہے جسکی مالگزاری ساڑھے پانچ ہزار کے قریب ہے۔ شاہجہان شہنشاہ دہلی کے عہد معدلت مین آپکا خاندان افغانستان سے شاہجہانپور مین آیا۔ اور وہان اُسکو دربار مغلیہ سے معافی عطا ہوئی۔ ایام غدر مین احمد اللہ شاہ نے آپکے چچا اور چچازاد بھائی کو مع چند دیگر یورپین افسرون کے قید کیا تھا۔ آپ کے دادا محمد محسن خان اور چچا محمد حسین خان مناصب سب ججی پر ممتاز تھے۔ اور آپ کے والد محمد حامد حسن خان اور چچا احمد حسن خان ڈپٹی کلکٹر تھے۔ آپ کے دو چچازاد بھائی ڈپٹی کلکٹر ہین۔ آپ کے بھائی محمد محمود حسن خان صاحب کو خطاب خان بہادر عطا ہوا ہے آپکے ایک چچازاد بھائی حاجی ابرار حسن خان کو بھی یہ خطاب حاصل ہوا ہے

آپکو آپکی اُن عمدہ خدمات کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت تحصیلدار انجام دین ۱۲- دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر مرحمت ہوا۔ سکونت شاہجہانپور۔
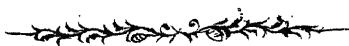
ابراہیم علی ۔ سید۔ خان بہادر۔ ولادت یکم جنوری سنہ ۱۸۳۶ء آپ کے بزرگون مین چند حضرات ریاست الور مین ملازم تھے۔ آپ کے والد بزرگوار سید امیر علی ضلع سیالکوٹ مین پولیس انسپکٹر تھے اور پنجاب مین تحصیلداری کے عہدہ پر مامور تھے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو اُن قیمتی خدمات کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ملک پنجاب مین انجام دین بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بنت ضلع مظفرنگر۔

روح اللہ خان ۔ حاجی۔ حافظ۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۲ء آپکے آبا و اجداد شاہان اسلام کے زمانہ مین اعلیٰ و معزز عہدو نپر ممتاز تھے۔ آپکے آبا و اجداد مین ایک صاحب نواب خیراندیش خان نامے اورنگ زیب کے عہد مین قلعۂ اٹاوہ کے فوجدار تھے۔ آپکے والد حاجی محمد ممتاز علی خان تحصیلدار تھے آپکے بڑے بھائی محمد صدیق خان مرحوم گورنمنٹ نظام مین ایک عہدۂ جلیلہ پر ممتاز تھے آپکے برادر اصغر تحصیلدار ہین۔ آپکا خاندان اٹاوہ مین نہایت باا ثر ہے آپ کو اُس بیش قیمت امداد کے جلدو مین جو آپ سے افسران سرکاری کو وقتاً فوقتاً بالخصوص زمانۂ قحط سنہ ۱۸۹۷ء مین دی و نیز بصلہ اُن کارہاے نمایان کے جو آپنے بطور آنریری مجسٹریٹ کے انجام دیے اور بنظر اُس سرگروہی کے جو آپ کو مسلمانان ضلع اٹاوہ پر حاصل ہے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا آپکے قبضۂ مالکانہ مین بہت سے مواضع بھی ہین۔ سکونت اٹاوہ۔

عبد الغفور - مولوی - خان بہادر - ولادت یکم اکتوبر ۱۸۳۷ء آپ کے جدامجد شیخ محمد فریدالدین نے موضع فرید پور آباد کیا تھا شیخ قادربخش آپ کے بھائی ریاست بھرتپور مین تحصیلدار تھے ۱۱- مئی ۱۸۹۷ء کو دربار آگرہ مین آپکو اُن عمدہ خدمات کے جلدو مین جو آپ نے محکمۂ پولیس مین انجام دی تھین ایک مندیل اور ایک نقرئی پاندان عطا ہوا تھا اور انسپکٹر جنرل پولیس نے آپ کی اُس کارگزاری کے صلہ مین جو زراعتی نمائش آگرہ کے موقع پر فروری ۱۸۶۷ء مین آپ سے ظہور مین آئی تھی آپ کو ایک نقرئی تمغہ عنایت فرمایا - اور قحط ۱۸۹۶-۹۷ء کی خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر عطا ہوا - آپ الہ آباد کے ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہین اور فی الحال ریاست رامپور مین مدارالمہام ہین - سکونت الہ آباد -

جواہر لال در - پنڈت - رائے بہادر - ولادت ۱۴- نومبر ۱۸۵۶ء - آپ کشمیری برہمن ہین - آپکے آبا و اجداد ۱۷۳۳ء مین کشمیر سے آئے تھے - اُنمین ایک صاحب پنڈت جے گوپال تلمے نواب میر باقر علی خان خلف نواب سلیمان بیگ خان کی سرکار مین دیوان تھے - آپ کے دادا ۱۸۱۵ء مین بنارس پاٹشالہ مین ہیڈ منشی تھے اُسکے بعد وہ وکیل چیف کورٹ ہو گئے - آپکے والد پنڈت کنہیالال درپنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ بھی ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر ممتاز ہین اور اُس کارگزاری کے صلہ مین جو آپنے بحیثیت ڈپٹی کلکٹر زمانہ قحط مین کی آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ عیسوی کو بطور اعزاز ذاتی رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت کانپور -

زاہد حسین - سید - خان بہادر - آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو خطاب مذکور مرحمت ہوا - سکونت الہ آباد -

حسین بخش - شیخ - خانصاحب - آپ نے گورنمنٹ انڈیا کے محکمہ پیمائش مین ملازمت شروع کی - یکم اپریل ۱۸۸۲ء سے ۳۱ - اکتوبر ۱۸۸۵ء تک برھا مین مساحت کا کام انجام دیا - ایرانی بلوچی سرحدی کمیشن کے ساتھ پندرھوین پیمایشی جماعت مین رہے اور اُسکے بعد آپ ماتحت سرویر مقرر ہوے اور مہم میران زئی پر بھیجے گئے - اسکے بعد سرویر ہوکر وزیرستان کی فوجکشی دانا مین آپنے عمدہ مددی جسکے صلہ مین ۱۸۹۶ء مین آپکو سو روپیہ کا ایک خلعت اور سند حسن خدمات عطا ہوئی - اسی سال آپ نے جنوبی وزیرستان کے پہاڑی ملک بھٹانی واقع سرحد بنون کا پیمایشی کام نہایت خوبی سے انجام دیا جسکی تعریف مسٹر ینگ ہسبینڈ نے خصوصیت کے ساتھ کی - آپکی مذکورہ جانبازانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو خانصاحب کے خطاب سے آپکو معزز و مفتخر کیا - ۷ جنوری ۱۸۹۷ء سے ۱۱ فروری ۱۸۹۸ء تک آپ سروے ٹرینگ اسکول کے قائم مقام انسٹرکٹر رہے - آپکی قیمتی خدمات کی تحریری تعریف ہر موقع پر آپ کے افسرون نے کی ہے جو بطور اسناد حسن کارگزاری آپ کے پاس موجود ہین - سکونت ڈیرہ دون -

کیشری نرائن - راے - ولادت ۲۴ - نومبر ۱۸۶۲ء - آپ کے اسلاف کرام امین آباد صوبہ پنجاب کے قدیمی باشندہ ہین جو کھتری ککران کی شاخ مین چڈھا رسمی والے مشہور ہین - نادر شاہ کے حملہ پنجاب کے وقت آپ کے مورث اعلیٰ لالہ گرسہاے مل وارد دہلی ہوے جہان دربار سلطنت مغلیہ مین داروغگی اصطبل کے منصب پر ممتاز ہوے پھر وہانسے نواب صفدر جنگ کے ساتھ اودھ مین آئے جہان اُنکے فرزند لالہ لچھمی نرائن داروغہ محلات شاہی اور راے کے موروثی خطاب سے معزز و ممتاز ہوے جسبے اس خاندان کی قدامت اور حسن خدمات غدر کے لحاظ سے گورنمنٹ

انگلشیہ نے موروثی تسلیم کیا - راے لچھمی نرائن کے بیٹے راے بینی رام الہ آباد چلے گئے اور وہین مواضع وغیرہ خرید کیے - زمانۂ غدر مین اُنکے ایک جانشین راے بلدیو نرائن عرف چھوٹولال نے گورنمنٹ کی امداد کی - اسکے صلہ مین ۲۸ - جون ۱۸۵۸ء ۱۳ - جولائی ۱۸۵۸ء اور ۱۵ - اکتوبر ۱۸۵۸ء کو آپکو خوشنودی مزاج اور آپکی وفاداری کے اظہار مین اسناد مرحمت ہوے - اُنکے بعد اُنکے پوتے راے کیشری نرائن خلف راے گوکل نرائن جانشین ہوے اور ۱۰ - اکتوبر ۱۸۸۲ء کو درباریون مین آپکا نام داخل کیا گیا - آپکی خاندانی وقعت اور ذاتی لیاقت کے لحاظ سے آپ ۱۶ - جولائی ۱۸۸۹ء کو اسسٹنٹ اوپیم ایجنٹی کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے اور فی الحال آپ ضلع فتحپور مین اس عہدہ پر مامور ہین - آپ کے اور دو بھائی امور زمینداری اور انتظام خانہ داری مین مصروف رہتے ہین - آپ کے خلف اکبر اور جانشین لالہ ہنونت نرائن ہین - سکونت الہ آباد -

---
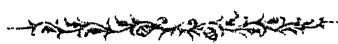
دوارکا سنگھ - پنڈت مسر - راے بہادر - آپکی ولادت یکم ستمبر سنہ ۱۸۵۸ء کو مرادآباد مین واقع ہوئی - آپ کے آباو اجداد کا موطن اصلی ٹوہانہ ضلع جالندھر ہے - آپ کے مورث اعلیٰ مسر جگدت سنگھ سلاطین مغلیہ کے عہد مین مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے - زمانۂ غدر کے بعد اُنکو اپنی سکونت امروہہ ضلع مرادآباد مین منتقل کرنا پڑی - اسکے بعد مسٹر ولسن صاحب کلکٹر و مجسٹریٹ ضلع مرادآباد کی راے سے مرادآباد مین چلے آئے جہان کچھ ارضی جائداد بھی خرید کی - اُنکے انتقال کے بعد زمینداری کے متعلق کچھ نزاع واقع ہوئی - آپ کے والد اپنی نیک نفسی سے اُس سے دست بردار ہوگئے اور بازار امروہہ دروازہ مین بکثرت دکانین تعمیر کرالین جسکی آمدنی اب بھی بسر اوقات کے لیے کافی ہے - آپ کے ایک عزیز مسر گھاسا سنگھ انسپکٹر مرادآباد تھے - آپ

اُنیس سال کی عمر مین یکم اگست ۱۸۷۶ء کو محکمۂ پولس مین بھرتی ہوے - دو تین برس بعد مہتمم اسٹیشن ہوگئے - ۱۸۸۸ء مین ضلع میرٹھ کے بدمعاشون کی سرکوبی کے لیے آپ کا انتخاب ہوا اور ۱۸۸۹ء مین اس حسن کارگزاری کے صلہ مین آپکو عہدۂ انسپکٹری پر ترقی دی گئی - آپنے ضلع میرٹھ کے مشہور ڈاکو جھنڈا کو گرفتار کیا - پھر ضلع علیگڈھ کے بدمعاش شیر سنگھ کی جماعت کو متفرق اور اسیر کیا - اسکے بعد منگل سنگھ کے مسلح گروہ کو موضع آبوپور علاقہ مرادنگر مین گرفتار کرکے ناموری حاصل کی - اس مقابلہ مین گو ایک چوکیدار مقتول اور سترہ سپاہی مجروح ہوے مگر آپ نے اپنی شجاعت اور دلیری سے مکان کے اندر گھسکر قزاقون کو مع اسلحہ گرفتار کیا - اسکے جلدو مین آپکو معتدبہ رقم انعام و ترقی عہدہ کے علاوہ نومبر ۱۸۹۳ء کے دربار لیوی مین گورنمنٹ نے اعزازی شمشیر بھی عطا کی - ۱۸۹۴ء مین انسداد کثرت جرائم کی غرض سے نینی تال مین اور پھر بریلی مین تعینات کیے گئے جہان کامیابی کے ساتھ آپ نے مسلح ڈاکو گرفتار کیے - اسکے جلدو مین ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ نے راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - فی الحال آپ لکھنؤ مین درجۂ اول کے انسپکٹر و کوتوال ہین - جنوری ۱۹۰۳ء کے دربار دہلی کی شرکت کے لیے ہندوستانی افسران صوبہ مین سے آپکا انتخاب ہوا ہے - سکونت مرادآباد -

---

اکبر حسین - سید رضوی - خان بہادر - ولادت ۱۶ - نومبر ۱۸۴۶ء - آپ کا سلسلۂ نسب امام ہشتم حضرت امام رضاؑ سے ملتا ہے - آپ کے مورث اعلی ۵۸۸ھ یعنی شہاب الدین محمد غوری کے عہد مین وارد ہندوستان ہوے - آپ کے دادا سید محمد زمان فوج بنگال مین ایک افسر تھے - اُسکی حسن خدمات کے جلدو مین اُن کو نشیبی بنگال مین معافی عطا ہوئی اور وہین اُنھون نے توطن اختیار کیا - آپ کے چچا سید وارث علی الہ آباد مین تحصیلدار اور ڈپٹی مجسٹریٹ تھے جنکو ایک باغی کی گرفتاری

کے حسن مساعی کے صلہ مین اودھ کے دربار عام مین گورنمنٹ نے ایک خلعت عطا کیا تھا - آپ کے اکثر اعزا گورنمنٹ برطانیہ کے معزز عہدون پر مامور ہین - آپ کے برادر اصغر منصف ہین - آپ نے ۱۸۶۶ء مین درجہ ادنی کا امتحان وکالت پاس کیا اور ۱۸۶۹ء مین نائب تحصیلدار مقرر ہوے - ۱۸۷۰ء مین ہائیکورٹ کی سلخوانی کے لیے منتخب ہوے - ۱۸۷۳ء مین ہائیکورٹ کی وکالت کے امتحان مین کامیاب ہوکر وکالت شروع کی - ۱۸۸۰ء مین قائم مقام منصف درجہ سوم - ۱۸۸۱ء مین مستقل منصف درجہ دوم اور ۱۸۸۳ء مین منصف درجہ اول ہوے - ۱۸۸۹ء مین سب ججی کے عہدہ پر ترقی کی - ۱۸۹۴ء مین جج عدالت خفیفہ درجہ اول اور اسی سال سشن ججی کے لیے منتخب ہوے اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے مختلف شہرون مین قائم مقامی کرتے اور ایکہزار اور بارہ سو کا مشاہرہ پاتے رہے - ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو اپنی حسن خدمات اور دیرینہ ملازمت کے صلہ مین گورنمنٹ نے خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا - اسی زمانہ مین الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو اور اکثر ممتحن مقرر ہوتے رہے - فی الحال دو سال سے آپ سویلینون کے اُردو امتحان کے ممتحن ہین - آپ کے فرزند سید عشرت حسین جو شیخ احمد حسین خان بہادر تعلقہ دار پریانوان کے داماد ہین ۱۹۰۱ء سے کیمبرج کالج مین تعلیم پا رہے ہین - سکونت الہ آباد -

---

لچھمن سنگھ - راؤ - ولادت ۱۹ - اپریل ۱۸۶۳ء - آپ بندیلہ ٹھاکر ہین اور بھارت چند کی نسل مین ہین جو راجہ ملکھان والی اُرچھہ کے پوتے تھے - مہاراجہ چتا نے آپ کے پردادا کو راؤ کا خطاب دیا تھا - ارجن سنگھ آپ کے دادا کا نام ہے - اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء کے آخر مین تحصیل گروٹھا کی بدنظمی دور کرنے مین بہت بڑی مدد دی تھی - راؤ کا خطاب قدیمی وموروثی ہے - آپکے فرزند ننھے راجہ ہین

جو ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوے تھے - سکونت جھانسی -

پہاڑ سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۵۴ء - آپکا تعلق مشہور بندیلہ راجپوت خاندان سے ہے جسکے نام سے بندیلکھنڈ نے شہرت پائی ہے - آپکا سلسلۂ قرابت راجہ کٹھرا ضلع جھانسی سے ملتا ہے - آپ کے والد کا نام راؤ بخت بلی تھا - راؤ کا خطاب موروثی وخاندانی ہے - آپ اپنے والد کے جانشین ہین اور آپکی ریاست مین کئی مواضع شامل ہین - سکونت ترہت ضلع للت پور -

ہری کرشنا پنت - پنڈت - راے صاحب - ولادت ۳۰ - جون ۱۸۵۹ء آپ قوم برہمن اور پاراسر ینت کے قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہین - راجگان چند سنکوٹی کے زمانہ مین اس خاندان کے لوگ اعلی عہدون پر ممتاز تھے - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو قحط ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ء کے امدادی کامون کے انتظام واہتمام کے صلہ مین آپکو راے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت الموڑہ -

جوگل کشور - راے صاحب - ولادت ۱۳ - اپریل ۱۸۵۷ء - اسلامی حکومت کے زمانہ مین آپ کے مورث اعلی پرگنہ گھرا ضلع مظفر نگر مین قانونگو تھے - آپ کے جدامجد لالہ ہمچل سنگھ جی سہارنپور کے محافظ دفتر وناظر تھے - آپ کے والد لالہ بھوانی پرشاد ضلع مذکور مین نائب تحصیلدار رہتے اور پنشن پانے کے بعد تحصیل نکور کے سب رجسٹرار مقرر ہوے - آپ کے چھوٹے بھائی بابو کیوال کرشن بی - اے - ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ ڈسٹرکٹ سرویر ہین - ضلع ہردوئی مین قحط کے امدادی کام کے مہتمم تھے اور اُس موقع پر آپ نے جو کارگزاریان کی تھین اُنکے صلہ مین

آپکو یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو راے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت مظفر نگر -

پرتاب سنگھ - راے - ولادت ۱۰ ستمبر ۱۸۶۶ء - آپ اپنے والد راے ڈال چند کے انتقال کے بعد ۹ - اکتوبر ۱۸۹۷ء کو وارث وجانشین ہوے - یہ خطاب موروثی ہے - آپ کا تعلق اُس قدیم جاٹ خاندان سے ہے جو سولھوین صدی کے وسط مین جھینڈ سے آئے تھے - اس خاندان کی ایک شاخ کے افسر مسمے گُھڑ یدار تھ نے دریاے گنگ کے ساحل پر قصبۂ ناگل کی بنا ڈالی اور شہزادہ سلیم اور اُسکے بعد شہنشاہ جہانگیر کے الطاف خسروانہ کی وجہ سے دربار دہلی مین رسوخ حاصل ہوا اور ایک خلعت فاخرہ - راے کا خطاب اور ناگل اور برہم پورہ کے مابین ایک علاقہ مرحمت ہوا - آپکے پردادا راجہ تاپ راج سنگھ بڑے ذی اثر شخص تھے - سکونت ساہن پور - بجنور -

امان سنگھ - راؤ - ولادت ۱۴ - اگست ۱۸۷۶ء - خطاب مذکور موروثی ہے - خاندانی روایات مین بیان ہے کہ راجہ چھتر سال نے اپنی بیٹی کے جہیز مین اپنے داماد سوبھا سنگھ پنوار کو موضع سلیپا اور راؤ کا خطاب عطا کیا تھا جس پر یہ خاندان اسوقت تک قابض ومتصرف ہے - آپ کے دادا راؤ نول سنگھ تھے - سکونت ہمیر پور -

پنچم سنگھ - راؤ - ولادت ۱۳ - مئی ۱۸۶۵ء - خطاب مذکور موروثی ہے - آپ بندیلہ راجپوت ہین جو پرتاب جیو کی نسل سے ہے جنھون نے موضع سواسا کی بنیاد ڈالی اور راجہ جگت راج مقام جیت پور سے موضع مذکور اور راؤ کا خطاب

حاصل کیا - سکونت سواسا - پنواری - ہمیرپور -

بشوناتھ سنگھ - راؤ - آپ ۱۵ ستمبر ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوے اور یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو وارث ریاست ہوے - خطاب خاندانی ہے - مشہور ہے کہ ابتدا مین یہ خطاب راؤ بشوناتھ کے والد رگھبر سنگھ کو راجہ گیان چند نے دیا تھا - سکونت کانپور -

ڈال سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۴۲ء - آپ ۱۸۸۰ء مین اپنے والد راؤ بہت سنگھ کے انتقال کے بعد اُنکے جانشین ہوے - خطاب خاندانی ہے - آپکا تعلق کٹھریا راجپوتون سے ہے جو اپنے تئین راؤ ہری سنگھ کا جانشین بتاتے ہین جو گولا راے پور واقع دریاے کھنوت مین سولھوین صدی مین آکر آباد ہوے تھے - شہنشاہ دہلی شاہجہان کے فرمان مجریہ ۱۶۴۵ء کے ذریعہ سے راؤ ہری سنگھ کے وارث بکرم سنگھ کو گولا کی زمینداری حاصل ہوئی اسکے بعد یہ خاندان ناہل کو منتقل ہوا - یہ خاندان سترھوین اور اٹھارھوین صدی کے مابین پٹھانون کے ساتھ بہت سی لڑائیان لڑا - انھین محاربات مین سے ایک جنگ مین راؤ گوپال سنگھ کٹھریا ٹھاکر مقام ناہل مین اثناے کارزار مین مارے گئے - انھون نے اپنے اعقاب مین ایک بیوہ اور دو خردسال اطفال کو چھوڑا - راؤ حال کے والد راؤ جیت سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین عمدہ خدمات انجام دیے اور قصبۂ پوایان کی محافظت اُسوقت کی جب مولوی احمد اللہ شاہ نے ۱۸۵۸ء مین اُسکا محاصرہ کیا تھا اور اُنھون نے برٹش افواج کے لیے سامان رسد بھی بہم پہونچایا - راؤ ڈال سنگھ کے تین بیٹے بیچو سنگھ جگن ناتھ سنگھ اور سردان سنگھ ہین - سکونت ناہل - شاہجہان پور -

پشکرپال - راجو یا راجبر - ولادت ۱۸۴۳ء - خطاب موروثی ہے - آپ سورج بنسی راجپوت ہین - یہ خاندان راجگان کٹیوری کی چھوٹی شاخ مین ہے - لفظ "راجبر" لفظ "راجکمار" کا ہم معنی او رہم پلہ ہے - کٹیوریون مین ولی عہدون کا یہ خاص لقب ہے - ان لوگون نے اپنی ریاست کمایون مین قائم کی تھی مگر بعد کو چندر راجون نے انکو سلطنت سے معزول و محروم کر دیا - زمانہ سلف مین یہ خاندان جوشی ٹھ سے گڑھوال مین آیا - ابھے دیو سلسلۂ نسب مین سالواہن دیو کی اُنچاسوین پشت مین تھے - یہ پہلے شخص تھے جس نے کٹیوری قوت کے زوال کیوقت وادی کٹیوری کو خیرباد کہی - اُنھون نے اپنے لقب دیو کو پال سے بدل ڈالا کیونکہ یہ حکمرانان کٹیوری کی شاخ خاندان کے ساتھ منسوب و متعلق تھا - جب رُدرچند اسکوٹ پر قابض ہوا تو اُسنے اسکوٹ کے راجبر کو اجازت دی کہ وہ چندر راجہ کی ماتحتی مین زمیندار کی حیثیت سے اپنی ارث و ملکیت قائم رکھین - موجودہ راجو را سکوٹ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - سکونت - اسکوٹ - کمایون -

---
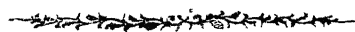
رنجیت سنگھ - چودھری - راے بہادر - ولادت ۳۰ - جولائی ۱۸۶۵ء - آپ چوہان ٹھاکر ہین - آپکو چودھری گھاسی سنگھ شیرکوٹی نے متبنیٰ کیا تھا - چودھری صاحب موصوف کی ریاست ضلع بجنور مین سب سے زیادہ قدیم اور سب سے وسیع اور بڑی ہے - خطاب راے بہادر آپ کو آپکی وفاداری - فیاضی نفع رسانی خلائق اور اُن خدمات کے جلدو مین جو آپ نے بطور وائس چیرمین دھرم پور مینوسپل بورڈ کے انجام دیئے ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۵ء کو عطا ہوا - آپکی ریاست مین علاوہ متفرق املاک کے مسلّم دیہات کی تعداد ایکسو چونتیس ہے اور مالگزاری سرکار اسّی ہزار کے قریب ہے - سکونت شیرکوٹ ضلع بجنور -

سر پرام - آنریبل - بابو - ایم - اے - رائے بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - ولادت ۱۸۵۱ء اس خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ بلکرن داس شہنشاہ دہلی کی سرکار مین منصب جلیل پر فائز تھے جنھون نے اپنا وطن صوبۂ اودھ کو منتقل کیا اُنکے اخلاف مین منشی فقیر چند نواب سعادت علی خان نواب اودھ کے عہد حکومت مین خزانۂ شاہی کے دیوان تھے - انکے بعد اُنکے خلف اکبر دیوان روشن لال انکی جگہ پر مامور ہوے اور اُنکے فرزند اصغر بخشی بدری ناتھ فوج شاہی اودھ کے بخشی مقرر ہوے - موخر الذکر کے بیٹے منشی لچھمن پرشاد چکلہ داری کے عہدہ پر فائز ہوے - اور مقدم الذکر یعنے دیوان روشن لال کے انتقال کے بعد ۱۸۳۵ء مین دیوان اننت رام کو اُن کا منصب ملا جسکے فرائض وہ ۱۸۵۶ء تک حسن وخوبی سے انجام دیتے رہے - راجہ گنگا پرشاد الخفین کے برادر اصغر تھے جنھون نے واجد علی شاہ آخری شاہ اودھ کی حیات تک کلکتہ مین اُنکے ہمراہ رفاقت کے ساتھ بسر کی - دیوان اننت رام کو ایام غدر کی خیر خواہانہ خدمات کے صلہ مین ۱۸۵۹ء کے دربار مین لارڈ کیننگ صاحب نے تعلقہ رسول پور ضلع فیض آباد اور ایک خلعت فاخرہ اور پانچہزار روپیہ نقد مرحمت فرمایا - ۱۸۶۲ء مین انکی وفات کے بعد اُنکے بیٹے دیوان میوہ لال وارث ہوے آنکے انتقال پر اُنکے فرزند رائے سر پرام بہادر جانشین ہوے - آپنے پہلے فارسی پھر انگریزی شروع کی اور ۱۸۷۲ء مین - بی - اے - ۱۸۷۵ء مین زبان سنسکرت مین ایم - اے ۱۸۷۶ء مین بی - ایل - اور ۱۸۷۷ء مین وکالت ہائی کورٹ کا امتحان پاس کیا اور ہر درجہ مین برابر انعام اور وظائف حاصل کرتے رہے - ۱۸۷۹ء مین گورنمنٹ نے آپکو ضلع گونڈہ کا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر کیا مگر آپ نے اپنی آزادانہ مزاجی کی وجہ سے استعفا دیدیا - ۱۸۸۴ء مین آپ میونسپل بورڈ لکھنؤ کے ممبر اور ۱۸۸۹ء سے آج تک اُسکے وائس چیرمین منتخب ہوتے رہے - ۱۸۹۰ء مین ہز رائل ہائنس پرنس وکٹر کی تشریف آوری لکھنؤ کے موقع پر ممالک مغربی وشمالی واودھ کی جانب سے اڈریس پیش کرنے والے

ڈیپوٹیشن مین منجملہ بیس آدمیون کے آپ بھی منتخب ہوے تھے - گورنمنٹ نے آپکے حسن خدمات کے صلہ مین ۳ - جون سنہ ۱۸۹۳ع کو راے بہادر کے معزز خطاب سے آپ کو سرفراز کیا اور ۱۲ - جون سنہ ۱۸۹۳ع کو آپ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوے اور آج تک برابر منتخب ہوتے آئے ہین - سنہ ۱۸۹۸ع مین آپکو آپ کی اعلی خدمات قحط سنہ ۱۸۹۶-۹۷ع کے جلدو مین جناب ملکہ قیصرۂ ہند کی جانب سے اعزازی سرٹیفکٹ عطا کیا گیا اور جون سنہ ۱۹۰۰ع مین تبقریب سالگرہ جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کا طلائی تمغہ عنایت ہوا - ۱۵ - نومبر سنہ ۱۹۰۰ع کو سپریم وایسریگل کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا جس پر آپ اسوقت تک ممتاز ہین - آپ نے نفع خلائق کے لیے اجودھیا مین ایک اسپتال تعمیر کرایا جسکا بنیادی پتھر ۵ - نومبر سنہ ۱۹۰۰ع کو آنریبل مسٹر جان ہوپر صاحب کمشنر فیض آباد نے رکھا اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۰۲ع کو ہز آنر سر جیمس ڈگس لاٹوش صاحب بہادر لفٹنٹ گورنر ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ نے اس کا افتتاح کیا - سکونت فیض آباد و لکھنؤ -

---
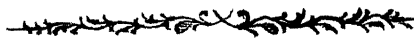
نہال چند - آنریبل - راے بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۶ع آپ مظفر نگر کے ایک بہت بڑے رئیس اور زمیندار ہین - سنہ ۱۸۵۷ع مین آپکے والد لالہ شیو نرائن اور چچا لالہ ویرام کو خیرخواہی کے صلہ مین گورنمنٹ سے خلعت اور زمینداری عطا ہوئی - آپ مختلف السنہ مین معقول دستگاہ رکھتے ہین - آپ اکیس برس کی عمر سے اپنی زمینداری کے انتظام مین مصروف ہین - رفاہ عام کے کامون مین آپ کو ابتدا ہی سے دلچسپی ہے سنہ ۱۸۷۲ عیسوی سے آپ ضلع کی مینونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ایک سرگرم اور ممتاز ممبر ہین - آپکے مزاج مین کمال آزادی اور حق پسندی ہے رعایا آپ کو اپنا ایک معتمد قائم مقام سمجھتی ہے - اور گورنمنٹ آپ کی بیش قیمت رایونکو وقعت کی نگاہ سے

دیکھتی ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ع مین آپ آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۹۲ع مین جب ترقی
ہردوار کی تجویز گورنمنٹ مین پیش کرنیکے لیے ایک کمیٹی مقرر ہوئی تو اس کمیٹی کے
کامون مین آپنے بہت بڑا حصہ لیا۔ سنہ ۱۸۹۳ع مین پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ سے مسکرات
کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن مقرر ہوئی تھی جس مین علاوہ چار یورپین ممبرونکے
تین ہندوستانی ممبر تھے منجملہ اُنکے آپ گورنمنٹ کی جانب سے ممالک متحدہ آگرہ
و اودھ کے قائم مقام تھے آپ کی راے تھی کہ چرس اور گانجہ کا استعمال مضر ہے
جبتک گورنمنٹ اسکی کاشت اور تجارت بند نکریگی استعمال کم نہوگا۔ چنانچہ اسبارہ
مین آپنے جو اختلاف راے ظاہر کیا ہے وہ کمیشن کی رپورٹ مین موجود ہے سنہ ۱۸۹۶ع
مین آپنے مظفرنگر مین زمیندارون کی ایک انجمن جاری کی جسکے آپ آنریری سکرٹری ہین۔
اس مفید انجمن نے تاریخ اجرا سے ابتک بہت سی خدمات انجام دی ہین۔
تعلیم سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپ آگرہ کالج۔ میرٹھ کالج اور ہندو کالج کے
ٹرسٹی ہین۔ مذہبی تعلیم کو آپ نہایت ضروری سمجھتے ہین اور اس باب مین آپنے
ایک کتاب موسومہ اسمرتی پرکاش تالیف کی ہے جس مین مختلف سمرتیون کا انتخاب
درج کیا ہے۔ ملکی معاملات مین آپکا مذاق نہایت سلیم ہے۔ اکثر مسودات قانون
کی نسبت آپنے وقتاً فوقتاً گورنمنٹ مین میموریل بھیجے ہین اور آپکی سفارشون پر اکثر
لحاظ ہوا ہے۔ اور معاملات کی طرح سوشل امور مین بھی آپ خاص دلچسپی ظاہر
کرتے ہین۔ بابو گنگا سرن مرحوم اور آپکی کوشش سے سنہ ۱۸۹۲ع مین ویش کانفرنس
قائم ہوئی تھی۔ آپ چند مرتبہ اُسکے جلسون کے میر مجلس بھی رہ چکے ہین سنہ ۱۸۹۹ع
مین گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمایا اور سنہ ۱۹۰۰ع
مین آپ حلقۂ لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ بورڈون کی جانب سے بالاتفاق ان صوبجات
کے لیجس لیٹو کونسل کے ممبر منتخب ہوے۔ اس حیثیت سے آپنے زمینداران

صوبہ کے حقوق کی نہایت سرگرمی سے حمایت کی - آپ کے تین صاحبزادے ہین - ایک لالہ سکھبیر سنگھ جو انگریزی فارسی وغیرہ سے بخوبی واقف ہین اور کاروبار ریاست کو انجام دیتے ہین انکی عمر چونتیس برس کی ہے - دوسرے سیٹھ لچھمی سروپ جنکی عمر تبیس ۳۲ سال کی ہے اُنھون نے یونیورسٹی سے خطاب بی اے کا حاصل کیا ہے اور بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری ممتاز ہین اور تیسرے لالہ آنند سروپ ہین جنھون نے امتحان انٹرنس پاس کرلیا ہے اور آیندہ تعلیم پارہے ہین انکی عمر اُنیس سال کی ہے - سکونت مظفرنگر -

دیبی سنگھ - راؤ - ولادت سنہ ۱۸۶۰ع - آپ اُس بنڈیلہ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو راجہ چندیری کی ایک شاخ ہے - اس امر کا علم نہین ہے کہ راؤ کا خطاب کب سے ہے - بھرت ساہ کے عہد حکومت مین جسکو چارسو سال کا عرصہ ہوا اس خاندان مین پہلے بہت بڑی جاگیر تھی لیکن انقلابات زمانہ اور تقسیم در تقسیم کی وجہ سے اب بہت کم رہگئی ہے - سکونت رجوڑہ ضلع للت پور -

پتیم سنگھ - راؤ - ولادت ۳۰ - جنوری سنہ ۱۸۷۲ع - قوم ٹھاکر یہ خطاب موروثی ہے - آپ کے آبا واجداد کو یہ خطاب راجہ گیان چند کی سرکار سے عطا ہوا تھا - اور اُسوقت سے برابر مانا گیا ہے - آپ کے ایک صاحبزادہ ہے جسکا نام پدما سنگھ ہے سکونت کانپور -

دھرم راج سنگھ - راؤ - ولادت سنہ ۱۸۷۴ع - راجہ شیوراج دیو سمت ۱۲۹۳ مین قنوج سے شیوراج پور ضلع کانپور مین اقامت گزین ہوے اور اُسکے قرب وجوار مین اُنھون نے اپنی حکومت قائم کی - اُنھون نے لکھودیو کو خطاب راؤ عطا فرمایا - اور

اُنکو موضع سیئی مین سکونت کی اجازت دی۔ اُسوقت سے برابر اس خاندان کے لوگ راؤ کہلاتے ہین آپکے والد کا نام راؤلال سنگھ تھا اُنھون نے ۱۸۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو انتقال کیا اُنکی وفات کے بعد یہ موروثی خطاب آپکو ملا۔ آپکے وارث آپکے بھائی کنور دان سنگھ ہین جو آپ کے شاملات مین متوسط درجہ کی زمینداری کے مالک ہین سکونت سیئی ضلع کانپور۔

دھرم راج کنور۔ رانی۔ راجہ بازار و پرہٹ۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔ آپ ۱۱۔ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو اپنے شوہر راجہ مہیش نرائن مقام راجہ بازار کی جانشین ہوئین۔ یہ رگھوبنس راجپوتون کا خاندان ہے جسکے بانی کلیان گڈھ سنوائن سے آئے اور راجہ بازار مین علاقہ حاصل کیا۔ دو یا تین صدی کا زمانہ ہوا جب ان کے گرد و نواح کے ہمسایہ راجاؤن نے تلک لگا کر انھین راجہ کے لقب سے ملقب کیا اگرچہ کوئی سند موجود نہین ہے لیکن خطاب اُسی زمانہ سے چلا آتا ہے۔ راجہ مہیش نرائن ساتوین راجہ تھے۔ یہ علاوہ راجہ بازار کے پرہٹ ضلع پرتابگڈھ واقع اودھ کے راجہ بھی تھے اور ان صوبجات کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات آپ کو حاصل تھے۔ سکونت۔ راجہ بازار۔ گروارہ ضلع جونپور۔ ممالک متحدہ آگرہ واودھ۔
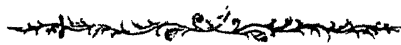
رادھا موہن رائے۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ کائستھ ہین۔ آپکے دادا ایشری پرشاد کو نواب آصف الدولہ نے رائے کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ اُسوقت سے برابر یہ خطاب آپکے خاندان مین چلا آتا ہے آپ نے اپنی جائداد اپنے بیٹون مین تقسیم کر دی تھی جو تقریباً سب رہن و بیع ہو گئی ہے۔ آپکے دو فرزند ہین جنکے نام نامی یہ ہین۔ دوارکا پرشاد اور ماتا پرشاد اول الذکر کی تاریخ ولادت ۶ ستمبر ۱۸۸۲ء ہے اور آخر الذکر کی ۱۹ جون

۱۸۸۶ء - سکونت الہ آباد -
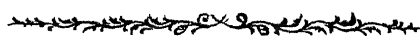
رگھو نندن پرشاد - منشی - راے بہادر - ولادت ۲۶ - دسمبر ۱۸۵۴ء
آپ سری واستو یہ دوسرے کائستھ ہین - آپکے آبا و اجداد ضلع بستی مین کسی پرگنہ کے عامل تھے - اتفاقاً شاہان اودھ اُن سے ناراض ہوے اور اُنکی جایداد ضبط ہو گئی یہان سے بھاگ کر وہ ریاست ریوان مین گئے اور وہان دیوان ہو گئے - آپکے جد امجد نے بنارس مین سکونت اختیار کی - آپکے والد راے بلدیو بخش گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت مین عہدۂ ڈپٹی کلکٹری اور آپکے چچا منشی رام پرشاد عہدۂ تحصیلداری پر ممتاز تھے - آخر الذکر بزرگوار اب بنارس مین آنریری مجسٹریٹ ہین - منشی رگھو نندن پرشاد صاحب عرصۂ دراز سے بنارس مینوسپل بورڈ کے وائس چیرمین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے آنریری سکرٹیری کا کام نہایت مستعدی محنت و جانفشانی سے انجام دے رہے ہین آپنے مختص المقام تجویزات کی تکمیل مین جو افسران ضلع نے افادۂ عوام کی غرض سے کرنا چاہین حکام کو نہایت قیمتی مدد دی ہے اور اسکے جلدو مین آپکو راے بہادر کا خطاب ملا - علاوہ اس ذاتی و خاندانی وقعت و عزت کے جو آپ کو حاصل ہے آپ مع اپنے بھائی کے بہت بڑی زمینداری کے مالک ہین - سکونت بنارس -

مظفر بخت - مرزا - یہ خطاب ذاتی ہے جو آپ کو آخری خود مختار شہنشاہ دہلی شاہ عالم کے ولی عہد پرنس مرزا جہاندار شاہ کے پر پوتے ہونے کے امتیاز مین عطا کیا گیا - مرزا مظفر بخت مرزا محمد سعید بخت کے برادر عم زاد اور محمود جان کے بھائی یعنی ظفر بخت کے خلف اکبر ہین - سکونت - بنارس -

نادر بخت - مرزا - آخری شہنشاہ مغلیہ دہلی شاہ عالم کے ولی عہد پرنس مرزا جہاندار شاہ کی نسل مین ہین آپ کو خطاب مذکور ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - آپ مرزا مظفر بخت کے بھائی ہین جو مرزا محمد سعید بخت کے برادر عمزاد ہین - یہ خاندان سنہ ۱۸۱۹ع سے سلطنت برطانیہ کے زیر محافظت نہایت اطمینان سے بنارس مین بسر کرتا ہے آپ مرزا اظفر بخت کے فرزند ہین - سکونت بنارس -
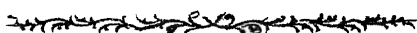
سردار سنگھ - راجہ بہادر - مقام کٹھرہ - ولادت سنہ ۱۸۵۵ع - آپ کو ۱۹ - مارچ سنہ ۱۸۸۰ع کو اُن کے عزیز راجہ سیناپت سنگھ راؤ صاحب کٹھرہ کے متبنیٰ اور وارث راجہ رن مست سنگھ کے قائم مقام ہونے کی حیثیت سے بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکورۂ بالا عنایت ہوا راجہ صاحب بوندیلا راجپوتون کے بڑے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اِس خاندان کے سردار ہزہائنس مہاراجہ اُرچھہ ہین اور بندیلکھنڈ کے خاص جاگیردار زیادہ تر اس خاندان کے یادگار ہین - کٹھرا واقع جھانسی کے راؤ سیناپت نے غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ کی نہایت قیمتی خدمات انجام دین جسکے جلدو مین خود اُنکو اور اُنکے بیٹے کو (خواہ حقیقی ہو یا متبنیٰ) راجہ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا کیا گیا - اور ایک قیمتی خلعت اور کچھ جاگیر بھی مرحمت کی گئی - اُنکے بعد اُن کے متبنیٰ بیٹے راجہ رن مست سنگھ جانشین ہوے - جب اُنھون نے انتقال کیا تو راجہ حال مسند نشین ہوے جو لچھمن سنگھ برادر راجہ سیناپت سنگھ بہادر کے فرزند ہین - سکونت - کٹھرا - جھانسی -
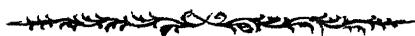
ادتیا رام - پنڈت بھٹاچارجی مہامہوپادھیا - ۲۲ - جون سنہ ۱۸۹۷ع کو آپ کو خطاب عطا ہوا - آپ میور سنٹرل کالج الہ آباد مین سنسکرت کے پروفیسر تھے - سکونت الہ آباد

اودت نرائن سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۵۵ء - اپنے عزیز راجہ جگت سنگھ کی وفات پر ۱۸۵۸ء مین نابالغی کے عالم مین آپ وارث ریاست ہوے - آپ بھیل راجہ اور راجہ باجی سنگھ کے فرزند ہین - بیان کیا جاتا ہے کہ اس خاندان کے دور کے ایک مورث بیاگر دیو تھے جو گجرات سے آگر ریوان مین آباد ہوے - قنوج کے راٹھور شہزادہ راجہ جے چند کے عہد مین بھون پرتاب ریوان سے آئے اور کولا پور واقع قنوج مین سکونت اختیار کی - یہ خاندان گرد و نواح کے موضعون مین پھیل گیا تھا تقریباً انیسوین صدی کے آخر مین دھرم داس ترو امین مقیم اور آباد ہوے - ان کے پوتے پرتاب سنگھ الماس علی خان گورنر اودھ کے مزاج مین دخیل ہوگئے اور اپنے اثر کو ترقی دی اور راؤ کا خطاب حاصل کیا - سومیر سنگھ خلف پرتاب سنگھ نے اپنے خاندان کو اعزاز کے اعلیٰ ترین درجہ پر پہونچایا شجاع الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین اس خاندان کے لوگ مختلف مناصب پر مامور تھے کیونکہ راجہ پرتاب سنگھ نے محاربہ بکسر مین اُن کو مدد دی تھی اُن کو شہنشاہ دہلی شاہ عالم نے راجہ بہادر کا خطاب اور سہ ہزاری منصب کا اعزاز عطا کیا - سکونت ترو ا فرخ آباد -

امر پال سنگھ - راے - ۳۰ - اگست ۱۸۵۹ء کو راے کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا - سکونت پرتابگڈھ -

رام چرن داس - لالہ - راے بہادر - آپ الہ آباد کے خزانچی اور آنریری مجسٹریٹ ہین آپ ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے اس خطاب سے سرفراز کیے گئے سکونت الہ آباد -

محمد باقر علیخان - مرزا - نواب - ولادت ۱۸۵۸ء - آپ کے مورث اعلیٰ خواجہ صفی نے جو شرفاے کشمیر سے تھے وارد فیض آباد ہوکے نواب آصف الدولہ نواب وزیر اودھ کی سرکار مین ملازمت اختیار کی - اُنکے فرزند منتظم الدولہ حکیم مرزا مہدی ۱۷۹۹ء سے ۱۸۱۹ء تک اضلاع محمدی وخیر آباد کے ناظم اور پھر ۱۸۳۰ء سے ۱۸۳۲ء تک نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ کے وزیر اعظم رہے - چکلہ داری کے زمانہ مین اُنھون نے اضلاع مذکور کو گلزار پُر بہار کی طرح آراستہ وپیراستہ کردیا تھا اور بہت کثرت سے سڑکین تالاب نہرین اور مسافرخانے اور سرائین بنوائی تھین - اُنھون نے ۲۴ - دسمبر ۱۸۳۷ء کو انتقال کیا اور محلہ نہرا مین مدفون ہوے - اُن کا عالیشان مقبرہ ابتک لکھنؤ مین موجود ہے - اُنکے وسیع علاقہ کے ایک حصہ پر اُنکے بھتیجے منور الدولہ مرزا احمد علی قابض ہوے جو نصیر الدین حیدر اور محمد علی شاہ دو بادشاہون کے عہد مین منصب وزارت پر سرفراز اور نوابی کے خطاب سے ممتاز تھے - اُنکے بعد اُنکے فرزند نواب اشرف الدولہ امجد علیخان وارث ہوے - یہ بادشاہ موخر الوصف کے فوجی جرنیل تھے - ۱۸۷۵ء مین اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند اکبر نواب مرزا محمد باقر علیخان اُنکی جاگیر کے مالک اور اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۷۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ نے اس خاندان کے آبائی خطاب نوابی کو موروثی تسلیم کیا - فہرست درباریان اودھ مین آپ کا نام نامی بھی مندرج ہے - آپ کا علاقہ کنوان کھیڑا ضلع سیتاپور مین واقع ہے - سکونت لکھنؤ -

---

اسد اللہ خان - نواب - خان بہادر - ولادت ۲۶ - نومبر ۱۸۴۶ء - آپ کا سلسلۂ نسب نواب داد محمد خان گورنر پنجاب سے ملتا ہے - آپ کے بزرگون مین نواب محمد خان نہایت نامور رئیس گزرے ہین جنکو اُنکی خیر خواہانہ خدمات کے

لحاظ سے شہنشاہ عالمگیر نے خیر اندیش خان کے خطاب سے سرفراز اور منصب
شش ہزاری سے ممتاز کیا تھا - اُنکی اولاد مین نواب خیر اندیش خان ثانی کو بھی ہفت ہزاری
منصب کا اعزاز حاصل تھا - آپکے اسلاف کرام مین نواب شاہباز خان بھی شہنشاہ
اکبر کے عہد مین مناصب جلیلہ پر منصوب و مامور تھے - آپ نواب مبارک علی خان
کے پوتے اور نواب احمد اللہ خان کے فرزند ہین جنھون نے اٹھائیس برس تک
گورنمنٹ کے خدمات نہایت خوبی سے انجام دیے تھے - زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء مین
اُنکی پیشانی ایک گولی سے زخمی ہوئی اور رہر چند باغیون نے اُنکے ذاتی مال ومتاع
کو دو مرتبہ تاخت و تاراج کرڈالا مگر پھر بھی اُنھون نے اپنے خدمات مفوضہ کے
فرائض نہایت طمانیت قلب اور استقلال کے ساتھ ادا کیے - ملازمت سے کنارہ کش
ہونے کے بعد وہ مینوسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کے وائس چیرمین منتخب ہوے اور
گورنمنٹ سے آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل کیے اور انھین حسن خدمات
کے صلہ مین ۲۶ - فروری ۱۸۸۵ء کو گورنمنٹ انڈیا نے اُنکو نوابی کا ذاتی خطاب عنایت
فرمایا تھا - اُنھون نے ۱۶ - اپریل ۱۸۹۲ء کو انتقال کیا - نواب اسد اللہ خان بہادر علوم
فارسی وعربی مین فارغ التحصیل ہوکر طب یونانی کیجانب متوجہ ہوے - اُسکی تکمیل کے
بعد زبان انگریزی حاصل کی - آپ کو محکمۂ نمک کی سپرنٹنڈنٹی کی عمدہ خدمات کے جلدو
مین ۲ - جنوری ۱۸۸۸ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا ۱۸۸۹ء
مین آپ نے پنشن یاب ہوکر اپنے وطن میرٹھ مین سکونت اختیار کی جہان مثل اپنے والد
کے آپ مینوسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ میرٹھ کے وائس چیرمین اور آنریری مجسٹریٹ
ہین - رفاہ عام کی سرگرم وعمدہ خدمات کی وجہ سے گورنمنٹ اور پبلک آپ کو
محبت اور عزت کی نظر سے دیکھتی ہے چنانچہ آپکی خاندانی وجاہت اور ذاتی خدمات
کے لحاظ سے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو ایک سرکاری اعلان کے رُو سے آپکو گورنمنٹ

نے آپ کے آبائی خطاب نوابی کا مستحق قرار دیا - آپ صبح کو روزانہ مطب کرتے
ہین جسکے ذریعہ سے صدہا مرضیٰ شفایاب ہوتے ہین - میرٹھ کے ہر مذہب و ملت
کے لوگون مین آپ کو ہر دلعزیزی حاصل ہے - آپ کے ایک چھوٹے بھائی
اسلام اللہ خان ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس اور دوسرے سیف اللہ خان ڈپٹی کلکٹر
ہین - سکونت میرٹھ -
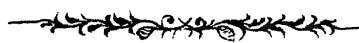
محمد حسین - مولوی حافظ - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۲ع - آپ الہ آباد
کے اہلسنت والجماعت کے سرغنہ تصور کیے جاتے ہین - آپ کے ایک بزرگ مولانا
محب اللہ جو شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد مین وزارت عالیہ کے عہدہ پر ممتاز تھے -
دہلی سے الہ آباد آئے اور تارک الدنیا ہوکر یہین گوشہ نشینی اختیار کی - شہنشاہ
دہلی اُنکا بہت بڑا اعزاز کرتے تھے اور اُنکے اور اُنکے ورثا کے لیے معافیان اور
جاگیرین عطا کی تھین مگر گورنمنٹ انگلشیہ نے اُسکے معاوضہ مین پولٹیکل پنشن جاری
کردی - آپ کے والد ملک متوسط مین دو ریاستون کے منیجر تھے اور آپ کے
اکثر اعزا برٹش گورنمنٹ اور نظام گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدون پر مامور ہین - مولوی حافظ
محمد حسین نے ۱۸۹۷ع کو شدت طاعون کے زمانہ مین اپنے ہمقومون کے بیجا جوش
کے روکنے مین کافی مدد دی جسکے صلہ مین ۲۲ - جون ۱۸۹۷ع کو خان بہادر کے
خطاب سے سرفراز کیے گئے - سکونت الہ آباد -

گلانند برتھوال - پنڈت - رائے بہادر - ولادت ۱۱ - مارچ ۱۸۴۹ع -
آپ برہمن ہین - آپ کے اسلاف راجہ صاحب ٹیہری (گڑھوال) کے دربار مین
معزز عہدون پر مامور رہے ہین - آپکے چچا پنڈت بھوانی شنکر برتھوال ریاست گڑھوال

مین اوائل تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے دورمین افسر پرگنہ تھے - اُنکے انتقال کے بعد بھی اُنکے ورثا راجہ صاحب ٹیہری کی سرکارمین معزز خدمتون پر مامور رہے مگر راے پنڈت گلانند بہادر نے انگریزی ملازمت اختیار کی اور جالون کے ڈسٹرکٹ سرویر مقرر ہوے - سنہ ۹۶-۱۸۹۵ع کی قحط سالی ملک بندیلکھنڈ کی خدمات کے جلدومین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ع کو گورنمنٹ نے راے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا ـ سکونت گڑھوال۔

محمد مصطفیٰ - سید - خان بہادر - ولادت ۱۰ - مارچ سنہ ۱۸۶۲ع - آپ کے والد سید علی ناصر خان سنہ ۱۸۶۱ع مین ضلع غازی پور کے ڈپٹی کلکٹر اور سنہ ۱۸۷۰ع مین جونپور کے آنریری مجسٹریٹ تھے - دربار دہلی منعقدہ سنہ ۱۸۷۷ع مین گورنمنٹ نے اُنکی اعلیٰ خدمات کے اعتراف مین ایک سند عطا کی تھی - آپ کے چچا سید ناصر علیخان بہادر ذوالقدر کو غدر سنہ ۱۸۵۷ع کی خیرخواہی اور وفاداری کے جلدومین گورنمنٹ نے جاگیر مرحمت کی تھی - آپ کو سنہ ۹۶-۱۸۹۵ع کی قحط سالی کے قابلانہ انتظام کے صلہ مین گورنمنٹ نے خان بہادر کے خطاب سے معزز کیا - آپ فی الحال ڈپٹی کلکٹر ہین سکونت جونپور -

---

گنگا سنگھ - راے بہادر - ولادت اکتوبر سنہ ۱۸۴۹ع - آپ کا تعلق کھتری سکھ قوم سے ہے جو ابتداءً ضلع امرتسر کے ایک موضع مین سکونت پذیر تھی - دیوان وساکھا سنگھ جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار مین منصب دیوانی پر ممتاز تھے اسی خانوادہ سے تھے - اس خاندان کے اکثر ممبرون کو معافیان عطا ہوئی تھین جو سکھون کے عہد سلطنت تک برابر اُنکے قبضہ مین رہین لیکن راے بہادر کے والد کے انتقال کے بعد اُسپر جمع باندھ دی گئی - آپ درجۂ اول کے اسسٹنٹ سرجن ہین اور

پرنس آف ویلز ہاسپٹل بنارس کے افسر انچارج ہین - طبی خدمات کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ عالیہ سے ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بنارس -

عبدالحق - شیخ - خان بہادر - ولادت ۴ - اپریل ۱۸۵۵ء - آپ کے خاندانکا قدیمی مسکن شاہجہان پور تھا مگر نصف صدی سے اس خاندان نے پیلی بھیت مین سکونت اختیار کی ہے - آپ کے والد شیخ امیر علی تحصیلداری کے عہدہ پر ممتاز تھے جنکو غدر ۱۸۵۷ء کی وفادارانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ارضی جائداد عطا کی - آپ کے بھائی شیخ رفعت علی شاہجہان پور کے تحصیلدار تھے اور دوسرے بھائی پیلی بھیت کے آنریری مجسٹریٹ تھے جنھون نے کچھ عرصہ ہوا انتقال کیا - آپکو قحط ۹۷-۱۸۹۶ء کی حسن کارگزاری کے صلہ مین گورنمنٹ انگریزی نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت پیلی بھیت -

بندا پرشاد - لالہ - راے - ولادت ۸ - اگست ۱۸۳۷ء - آپ کائستھ ہین - راے کاشی داس قانونگوے سکندرہ ضلع الہ آباد کی اولاد مین ہین - شاہان اسلام کے زمانہ مین آپ کے خاندان مین بہت بڑی جاگیر تھی - آپنے غدر ۱۸۵۷ء مین نہایت عمدہ خدمات انجام دیے تھے - آپ محکمۂ پولیس مین عرصۂ دراز تک ملازم رہے اور نہایت تدین - ایمانداری وخوش لیاقتی سے کام کیا - ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو خطاب راے آپ کو عطا ہوا - سکونت الہ آباد -

شیو راج سنگھ - راؤ - ولادت ۱۰ - اکتوبر ۱۸۹۰ء - تین سو برس

ہوے جب دلیپ سنگھ نواح بدایون مین آئے اور علاقۂ کوٹ سالباہن پر قبضہ کرلیا۔ اُنکے دو بیٹے تھے راؤ سنگھ اور کرم سنگھ۔ آپ راؤ سنگھ کی اولاد مین ہین۔ یہ خطاب آپ کے خاندان مین قدیمی و موروثی ہے۔ آپ کے والد کا نام بھوپ سنگھ تھا۔ آپ کے دادا نے بصلۂ خدمات زمانۂ غدر سند خوشنودی حاصل کی تھی۔ ۱۸۷۷ء مین اُنکو دربار قیصری دہلی کے موقع پر ایک اعزازی سند مرحمت ہوئی تھی۔ آپ کے والد کا ۲۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو انتقال ہوگیا۔ سکونت بدایون
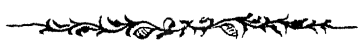
امانت فاطمہ بیگم۔ نواب۔ ولادت ۱۸۳۲ء۔ آپ نواب دوست علیخان تعلقدار باسط نگر کی بیوہ ہین۔ ۱۸۶۴ء مین جب دوست علیخان نے انتقال کیا تو نواب حسین علیخان مسند نشین ریاست ہوے۔ ۱۸۷۱ء مین اُنکی رحلت کے بعد بیگم صاحبہ خطاب و ریاست دونون کی وارث قرار پائین۔ یہ خاندان نسلاً پٹھان ہے۔ نواب دلیرخان رئیس شاہ آباد کے تیسرے بیٹے دلدار خان اسکے مورث اعلیٰ تھے۔ اول الذکر نواب عہد اورنگ زیب مین ایک ممتاز افغان افسر تھے۔ جب پانڈے پنوار برہمنون نے خزانۂ شاہی کی ایک ارسال کو جو منیر آباد سے دہلی کو جارہی تھی لوٹ لیا تو اورنگ زیب نے دلیرخان کو اُنکی سرکوبی اور تادیب کے لیے روانہ کیا۔ شاہجہانپور پہونچکر اُنھون نے فوج جمع کی اور اُن تمام بدمعاشون کو جو لوٹ مین شریک تھے تہ تیغ کیا۔ اس نمایان خدمت کے صلہ مین اُن برہمنون کے تمام مفتوحات جو پرگنۂ شاہ آباد و سرا مین تھے دربار دہلی نے بطور جاگیر دلیرخان کو عطا کیے اور خطاب نواب و منصب ہفت ہزاری سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ اُنھون نے قصبۂ شاہ آباد کی بنیاد ڈالی اور ایک رفیع الشان قلعہ بڑی ڈیوڑھی کے نام سے تعمیر کیا۔ نواب سعادت علیخان کے زمانہ مین اُنکی جاگیر پر مالگزاری مقرر ہوئی۔ نواب کا خطاب

۱۸۶۴ء مین برٹش گورنمنٹ نے موروثی تسلیم کیا - لطف النسا بیگم آپکی دختر نیک اختر آپ کی جانشین ہین جو ۱۸۵۳ء مین پیدا ہوئین اور نواب ثریا جاہ کے ساتھ منسوب ہین - سکونت شاہ آباد ضلع ہردوئی -

درگا سنگھ - ٹھاکر - راے صاحب - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت بارہ بنکی -

جواہر سنگھ - ٹھاکر - راے بہادر - ولادت ۵ - جنوری ۱۸۴۶ء - آپ گوتم ٹھاکر - پولیس انسپکٹر ہین - ۱۸۹۳ء کے فساد گاؤکشی کے زمانہ مین آپ نے اپنے فرائض منصبی نہایت خوبی سے انجام دیے - انھین خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶ - مئی ۱۸۹۴ء کو راے بہادر کے خطاب سے سربلند وممتاز کیا - سکونت مقام گڑھوال -

دیا کرشن - راے - ولادت ۵ - دسمبر ۱۸۴۲ء - خطاب موروثی ہے - آپ راے ہینگن لال کائستھ سابق تحصیلدار دیرہ دون کے بیٹے ہین جن کو بغاوت ۱۸۵۷ء کی خیرخواہی کے صلہ مین جاگیر مرحمت ہوئی تھی - سکونت جونپور -

گوبند سہاے - لالہ - راے بہادر - ولادت ۱۷ - اکتوبر ۱۸۵۶ء - آپ کھتری ہین اور ضلع سہارنپور کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے دادا لالہ بھرامل کنکھل اور ہردوار کے ایک متمول رئیس تھے - آپ کے بھائی لالہ گنگا پرشاد ضلع انبالہ مین خزانچی ہین اور بہت سے مقامات پر انکی لین دین کی کوٹھیان

ہین - ۹۷-۱۸۹۶ع مین جب ہردوار و کنکھل مین وبا پھیلی تو آپ نے نمایان خدمات انجام دیے جنکے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو خطاب راے بہادر عنایت ہوا - سکونت کنکھل ضلع سہارنپور -

بپن بہاری چکرورتی - بی - اے - راے بہادر - ولادت ۳۱ - اگست ۱۸۶۷ع - آپ ایک معزز بنگالی برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے والد فقہ اور علم نجوم کے عالم اکمل تھے - آپ کی تعلیم ڈھاکہ کالج مین ہوئی تھی - اُسکے بعد آپ ٹامسن سول انجنیرنگ کالج روڑکی مین داخل ہوے اور بعد کامیابی امتحان سرکاری ملازمت مین داخل ہوے - جب آپ راے بریلی مین ڈسٹرکٹ انجنیر تھے تو زمانۂ قحط ۹۷-۱۸۹۶ع مین آپ نے امدادی کام کو نہایت محنت - جانفشانی و مستعدی سے انجام دیا اور اُسکے صلہ مین آپکو یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو خطاب راے بہادر عنایت ہوا - سکونت حال بنارس -

ہمیر سنگھ - راؤ - ولادت ۱۸۲۳ع - یہ خطاب موروثی ہے - آپ بندیلہ سردار ہین اور راجۂ بان پور کی شاخ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکا علاقہ ۱۸۵۷ع کے غدر کے بعد ضبط ہوگیا - آپ کے فرزند اور جانشین نربھے سنگھ ہین جنکی عمر چھتیس برس کی ہے - سکونت بانپور - للت پور -

کرشن پرشاد سنگھ - راے - ولادت ۱۸۸۴ع - ۱۸ - فروری ۱۸۹۶ع کو آپ وارث ریاست ہوے - سکونت بھدری - پرتابگڈھ -

روپ ساہ دیو جو۔ راجہ جگمن پور۔ ولادت ۱۸۵۳ء۔ آپ خاندان مہاراج سنگی رکھ سے جسکو راجہ لوم پا برادر حقیقی راجہ وسرتھ والی اجودھیا کی لڑکی منسوب تھی تعلق رکھتے ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا خاندان بنام چھتری سینگر مشہور ہے۔ پہلے اس خاندان کی راجدھانی دھار تھی ۱۰۹۸ء مین راجہ بسوکھ آپکے مورث اعلیٰ کی شادی راجہ جیندر والی قنوج کی دختر سے ہوئی جس مین موجودہ ریاست جہیز مین ملی۔ اُسوقت سے راجہ بسوکھ نے قلعۂ کنار کو جسکے نشانات ابتک موجود ہین اپنا مستقر قرار دیا ۱۵۹۳ء مین راجہ جگمن ساہ مسند نشین ہوے۔ اُنھون نے موجودہ قلعہ تعمیر کرایا اور جگمن پور آباد کیا۔ اسی زمانہ مین دربار دہلی سے اس خاندان کو ساہ و بہادر کا خطاب حاصل ہوا۔ راجہ جگمن ساہ کی دسوین پشت مین راجہ مہیپ ساہ تھے۔ اُنکے زمانہ مین اس ملک پر گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہوا جسنے راجگان جگمن پور کا اعزاز و خطاب بدستور قائم و برقرار رکھا۔ ۱۸۵۲ء مین چھیالیس مواضع کی ایک جاگیر کی سند مرحمت ہوئی جسکا نذرانہ چار ہزار سات سو چون روپیہ قرار پایا اور راجہ کو فوجداری و دیوانی کے قطعی اختیارات مرحمت کیے گئے۔ ۱۸۵۴ء مین اپنے والد راجہ مہیپ ساہ کے بجاے آپ مسند نشین ریاست ہوے۔ مگر چونکہ آپ اُسوقت کمسن تھے اسلیے علاقہ کورٹ آف وارڈس کے اہتمام مین درآیا۔ ۱۸۶۷ء مین آپ بنارس کالج مین داخل ہوے اور علوم انگریزی و اُردو و ہندی مین واقفیت تامہ و مہارت کاملہ حاصل کی۔ اب آپ اپنی ریاست کا انتظام خود فرماتے ہین اور آپ کو اسسٹنٹ کلکٹر درجۂ اول و اسسٹنٹ کمشنر درجہ دوم و مجسٹریٹ درجۂ سوم کے اختیارات حاصل ہین۔ آپ کو چھپتر نفر مسلح سپاہی اور دو ضرب توپ رکھنے کی بھی اجازت ہے۔ آپ نے قلعہ جگمن پور کو از سر نو تعمیر کرایا ہے اور چند مندر۔ وچاہ و باغ و تالاب بنوا دیے ہین۔ جدید مواضع کی خریداری سے آپ نے ریاست کو ترقی دی ہے۔ سکونت جگمن پور ضلع جالون۔

مادھو سنگھ - راجہ تعلقہ دار بھراون - ولادت ۱۸۵۲ء خطاب راجہ موروثی ہے اور ۱۹ - دسمبر ۱۸۶۴ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے - آپ کا خاندان ڈونڈیا کھیڑہ کے بیس لوگون کی ایک شاخ ہے جنکے مورث اعلیٰ رام چندر کی نسبت جو راجہ تلوک چند کی پانچوین پشت مین تھے روایت ہے کہ اُنھون نے گوڑ راجہ کے خاندان مین شادی کی اور ۱۵۶۰ء کے قریب پرگنہ گونڈوہ مین سکونت گزین ہوے - رام چندر کے تین بیٹے تھے - السکھ راے - لکھم راے - مینس جن مین سے ایک نے بنگل پور پر قبضہ کرلیا اور بلقب بنگالی مشہور ہوے - بھراون کے تعلقہ دار اُنھین کی نسل مین ہین - دوسری روایت یہ ہے کہ رام چندر نے اٹونجہ کے بنوار خاندان مین شادی کی اور راجہ تیج سنگھ کی ملازمت اختیار کی - مگر جب تنخواہ کے متعلق جھگڑا ہوا تو وہ اپنے وطن بیسواڑہ کو چلے گئے جہانسے اُنھون نے فوج کشی کر کے گوڑ راجہ کو خارج البلد کیا - منجھ گاؤن پرگنہ سندیلہ مین اس خاندان کا آبائی مکان اور قلعہ تھا جہان سے اُس نے فتح سنگھ راجہ بھراون کو قتل کر کے بھراون مین سکونت اختیار کی ۱۸۵۷ء مین راجہ مردن سنگھ نے مسٹر بکرس صاحب اور اُنکے خاندان اور دیگر مفرورین سیتاپور کو پناہ دی اور جسوقت لکھنؤ مین تسلط ہوا تو اُنھون نے تحصیل سندیلہ کا ہنگامہ فرو کرنے مین گورنمنٹ کو بہت بڑی قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین ۱۸۵۹ء مین چار ہزار کا ایک خلعت اور ضبط شدہ ریاست متھولی کا ایک حصہ عطا ہوا - راجہ رندھیر سنگھ راجہ مردن سنگھ کے جانشین تھے جنکو آنریری مجسٹریٹی اور اسسٹنٹ کلکٹری اور دیوانی کے اختیارات حاصل تھے - اُنھون نے اواخر ماہ دسمبر ۱۸۸۹ء مین انتقال کیا - ۱۸۹۰ء مین آپ اُنکے قائم مقام ہوے - آپ کی ریاست اضلاع لکھنؤ - ہردوئی - اُناؤ و سیتاپور مین واقع ہے - مالگزاری پینتیس ہزار - اور تعداد مواضع پینتالیس ہے پٹیات اسکے علاوہ ہین - سکونت بھراون ضلع ہردوئی -

رگھوناتھ راؤ۔ دنکر۔ راجہ مشیر خاص بہادر۔ ولادت ۱۴۔ اگست ۱۸۵۸ء
آپ دکھنی پنڈت ہین۔ آپ کے والد راجہ سر دنکر راؤ کے۔ سی۔ آئی۔ ای بمبئی پریسیڈنسی
کے باشندے تھے مگر اکثر اوقات وہ کانپور۔ بنارس اور آگرہ مین اقامت گزین رہتے تھے۔
وہ ایک نہایت مشہور مدبر اور اہل الراے سمجھے جاتے تھے۔ وہ ۱۸۵۹ء تک مہاراجہ
سیندھیا کے عہدۂ وزارت پر مامور تھے جسکے بعد وہ ریاست دھولپور کے سپرنٹنڈنٹ اور
پھر بروده کمیشن کے ممبر مقرر ہوے۔ اُن کو ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ نے کے۔ سی۔ آئی۔ ای
کا خطاب عنایت فرمایا اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کے موقع پر راجہ مشیر
خاص بہادر کے لقب سے ممتاز ہوے اور ۲۰۔ اگست ۱۸۹۴ء کو محکمۂ خارجہ کے اعلان
کے ذریعے سے خطاب مؤخر الذکر موروثی مشتہر ہوا۔ راجہ رگھوناتھ راؤ کی جائداد اراضی
ریاست گوالیار اور برٹش سلطنت مین بکثرت واقع ہے جسکی سالانہ جمع تقریبًا دو ہزار
روپیہ ادا کرنا ہوتی ہے۔ آپ اور آپ کے اعقاب کو گورنمنٹ نے ایکٹ اسلحہ سے
مستثنٰی کر دیا ہے۔ سکونت گوالیار۔

مہندر مان سنگھ۔ راجہ بھداور۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے آپ مہاراجہ
مہندر مہندر سنگھ راجہ بھداور کے جانشین ہین جنکو مہاراجہ کا ذاتی خطاب گورنمنٹ نے
۲۵۔ جولائی ۱۸۸۱ء کو مرحمت کیا تھا مہاراجہ ممالک مغربی و شمالی کے ایک نہایت
زبردست تاریخی خاندان کے قائم مقام اور بزرگ خاندان اور عالی تبار چوہان راجپوتون
کے خاندان بھدوریہ کے سرگروہ تھے انھون نے راجۂ مین پوری کی ہمشیرہ کے ساتھ عقد
کیا جو تمام چوہانون کی سرداری کا رتبہ رکھتے ہین مہاراجہ کو گورنمنٹ نے سی۔ آئی۔ ای
کا خطاب بھی عنایت فرمایا تھا۔ اچل دیو بھداور خاندان کے بانی تھے۔ شہنشاہ اکبر کے
عہد مین اُس زمانہ کے ایک افسر خاندان راجا وُراوت نے میو کے ایک مشہور قزاق

مسمی ہیتو کو قتل کیا اُسکے صلہ مین خاندان مغلیہ کی سرکار سے اُنکو بہت کچھ اعزاز اور انعام واکرام اور مہندر یعنی روے زمین کے مالک کا خطاب عنایت ہوا۔ ملا ابو الفضل کتاب آئین اکبری مین لکھتے ہین کہ راجاؤراوت کے پوتے کو پانصدی کا ذاتی منصب اور راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ شہنشاہ دہلی شاہجہان کے دربار مین راجہ پدم سنگھ بھدوریا یکہزاری و پانصدی ذات پر فائز تھے۔ اعظم شاہ خلف اورنگ زیب اور شہنشاہ محمد شاہ نے اس خاندان کو اسناد عطا کی ہین جسکی کا پیان اب تک اس خاندان مین موجود ہین۔ سلطنت مغلیہ کے شباب اور عروج کے زمانہ مین راجہ بھدا ور چار ہندوار اکین "ستون سلطنت" یعنی راجہ جے پور راجہ جودھپور راجہ بوندی مین شمار کیے جاتے تھے۔ اس خاندان کی تاریخ نہایت مکمل مبسوط اور دلچسپ ہے۔ مرہٹون کے مقابلہ مین جب لارڈ لیک صاحب نے لشکرکشی کی تو اُس زمانہ مین اور اُسکے بعد بھی راجگان بھداور نے برٹش سلطنت کی نہایت قیمتی اور اعلیٰ خدمات سرانجام کین۔ راجہ سومت سنگھ جو ۱۸۴۰ع مین لاولد مرگئے راجہ پرتاب سنگھ کے بیٹے تھے۔ مہاراجہ مہندر مہندر سنگھ راجہ سومت سنگھ کے متبنیٰ تھے جو اُن کے انتقال کے بعد اُنکے جانشین ہوے۔ مہاراجہ نے زمانۂ غدر ۱۸۵۷ع مین نہایت خیرخواہی اور علانیہ گرمجوشی کا اظہار کیا اور اُنکی فوجون نے باغیون کو اُنکے علاقہ سے باہر نکالدیا اور چمبل اور جمنا کی گھاٹیون کی محافظت نہایت کامیابی کے ساتھ کی۔ اُنھون نے ۱۹۰۲ع مین رحلت کی اور آپ یعنی راجہ مہندر مان سنگھ اُن کے جانشین ہین۔ سکونت بھداور ضلع آگرہ۔
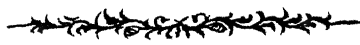
رگھوناتھ سنگھ راجہ۔ ولادت ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۵۶ع۔ ۲۵۔ جنوری ۱۸۹۶ع کو آپ مسند نشین ہوے۔ آپ کا تعلق کچھواہہ راجپوت خاندان سے ہے جسکے مورث اعلیٰ راجہ دولا راے رئیس نرور تھے جنکے دو فرزندون مین سے خلف اکبر کی نسل مین راجگان جے پور ہین اور خلف اصغر کے اعقاب مین خاندان نرور ہے۔ اس خاندان کے

قبضہ مین بہت بڑی جاگیر تھی مگر ۱۸۴۱ء مین تسلط سلطنت برطانیہ کے وقت صرف اٹھارہ مواضع باقی رہ گئے تھے۔ راجگی کا خطاب اس خاندان مین پشتہا پشت سے چلا آتا ہے۔ سکونت سکری۔ پرگنۂ جالون۔

گوبند سنگھ۔ راجۂ بیونا۔ ولادت ۲۹۔ نومبر ۱۸۷۲ء خطاب موروثی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ خطاب ۱۷۴۶ء مین مرہٹون نے اُسوقت دیا تھا جب بوندیلون کو پیشوا اور نواب بنگش خان نواب فرخ آباد کی متفقہ قوت نے شکست دی تھی۔ آپکا تعلق بوندیلا راجپوت خاندان سے ہے اور آپ راجہ پرچھت کے بیٹے ہین جنھون نے ۲۔ مارچ ۱۸۷۵ء کو رحلت کی۔ راجہ صاحب گورنمنٹ انگلشیہ کو چارسو پچاس روپیہ ادا کرتے ہین۔ سکونت بیونا۔ جالون۔

رام پرتاب سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۱۱۔ نومبر ۱۸۴۹ء۔ خطاب مذکور آپ کو ۱۰۔ دسمبر ۱۸۶۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا تھا۔ اصل مین اس عطیہ سے اُن قدیمی اعزاز کی تجدید ملحوظ تھی جو راجہ تیج سنگھ سے ۱۸۵۷ء کی بغاوت کے جرم مین ضبط کرلیے گئے تھے۔ آپ ہندوستان کے بہت زیادہ قدیمی اور شریف خاندان سے ہین کیونکہ آپ کا تعلق مشہور چوہان راجپوت نسل سے ہے اور آپ براہ راست مشہور ہندو مہاراجۂ دہلی پرتھی راج کی چونتیسوین پشت مین ہین۔ آپ کی طرح راجہ خوشحال سنگھ والی راجور اور راجہ محکم سنگھ والی پرتاب نیر اور دیگر رئیس بھی اس خاندان کے اعقاب مین ہین پرتھی راج کی آٹھوین پشت مین مشہور بھوج راج تھے اور اُنکے پوتے راجہ اودہ رام دیو کے دو بیٹون مین سے بڑے بیٹے لکشمن سنگھ اس خاندان کے مورث اعلی تھے۔ اُن کی آٹھوین پشت مین راجہ بھوپال دیو تھے جنکے دو بیٹے اودے چرن اور جہانی سہاے تھے۔

آخر الذکر راجگان راجور کے اور اول الذکر راجگان مین پوری کے جد اعلیٰ تھے۔ اُن کے ایک جانشین نے قوم چیرار کو نکالدیا اور خود مین پوری پر قابض ہو کر راجہ کا لقب اختیار کیا۔ برٹش گورنمنٹ کے تسلط کے زمانہ مین دلیل سنگھ راجہ تھے۔ اُنھون نے ۱۸۲۹ء عیسوی مین وفات پائی اور راجہ گنگا سنگھ اُنکے جانشین ہوئے۔ ۱۸۴۹ء مین اُنھون نے بھی رحلت کی اور اُن کے بیٹے نرپت سنگھ نے اپنے باپ کے مرنے کے دو سال کے بعد قضا کی۔ اُنکے انتقال پر جانشینی کے لیے جھگڑے پیدا ہوئے جنکا انجام یہ ہوا کہ تیج سنگھ کو لوکل عدالتون نے وارث جائز تسلیم کیا اور اُنھون نے مقبوضات پر دخل و تصرف کیا مگر اُنکے چچا راؤ بھوانی سنگھ نے اس فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل مین اپیل کی۔ اُسی زمانہ مین یکایک ۱۸۵۷ء کی بغاوت شروع ہو گئی اور تیج سنگھ باغیون کے شریک ہوے جس کی پاداش مین اُنکا راج اور تمام جاگیرین ضبطی مین آگئین اور راؤ بھوانی سنگھ کو عطا کر دی گئین۔ آخر الذکر کو اُنکی خیر خواہی کے صلہ مین کمپینین آف دی موسٹ اگزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۸۶۷ء مین اُنکی وفات پر اُن کے بیٹے یعنی راجۂ حال مسند نشین ریاست ہوے۔ راجہ صاحب مین پوری کے ایک فرزند کنور منگل سنگھ ہین جو ۱۸۷۳ء مین متولد ہوے تھے۔ سکونت مین پوری۔

سکھ منگل سنگھ۔ راجۂ شاہ مؤ۔ ولادت یکم جنوری ۱۸۴۸ء۔ خطاب مذکور یکم جنوری ۱۸۷۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ آپ کنھپوریون کے سرغنہ اور راجہ سُرپال سنگھ مقام تلوئی کے اخلاف مین ہین جو کانھ کے بیٹے راہس کی نسل مین ہین۔ راجہ کاندھے راے راہس کی گیارھوین پشت مین تھے اُنکے دو بیٹے تھے بڑے بیٹے اودے بھان راجگان تلوئی کے اور چھوٹے بیٹے گلاب ساہ راجگان شاہ مؤ کے جد اعلیٰ تھے گلاب ساہ کی پانچوین پشت مین چھتر دھاری سنگھ تھے جب راجہ بلبھدر سنگھ تعلقدار تلوئی ۱۸۵۷ء مین

دو رانیان چھوڑ کر لاولد مرگئے تو اُن مین سے ایک رانی ستی ہوئی اور اُسنے اُس زمانہ کے دستور کے موافق چتا سے شاہ مؤ کے چھیتر داری کو راجہ کی ٹوپی پہنادی مگر پوری برادری کے سامنے اس تبنیت کی رسم ادا نہین کی گئی۔ دوسری زندہ رانی نے شنکر سنگھ کو متبنی کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پندرہ برس تک جانشینی کے واسطے برابر جنگ و جدال کا بازار گرم رہا۔ بالآخر ایک راضی نامہ تحریر کیا گیا جسکی رو سے فریقین نے راجہ کے خطاب اختیار کیے مگر ریاست تلوئی پر کوئی متصرف نہین ہوا۔ آخر مین شنکر سنگھ نے اُسپر قبضہ کرلیا۔ راجہ چھیتر دھاری کے پوتے راجہ درگج سنگھ ۱۸۷۹ء مین لاولد مرگئے۔ اور شاہ مؤ کی ریاست کے وارث اُن کے متبنی بیٹے یعنی راجہ حال قرار پائے۔ سکونت شاہ مؤ۔ رائے بریلی۔

مہیش پرتاب سنگھ۔ راجۂ انولا۔ ولادت ۵ ۲ جنوری ۱۸۷۴ء ۲۳ مارچ ۱۸۹۰ء کو اپنے والد راجہ رُدر پرتاب سنگھ کے انتقال کے بعد وارث خطاب موروثی یعنی ملقب بہ راجہ ہوے۔ آپ کا تعلق سرنیت راجپوت خاندان سے ہے جسکے مورث اعلی چندر سین سری نگر کے باشندے تھے۔ چندر سین نے تیرھوین صدی عیسوی مین بستی مین آکر گوانو کے حصہ شمالی کے تمام مقامی سرداران کو فتح کیا اور راجہ مجبولی ضلع گورکھپور کے خاندان مین شادی کی جنسے تین اولادین ہوئین۔ (۱) جگدھر سنگھ جنھون نے گورکھپور مین ستیاسی راج حاصل کیا۔ (۲) جے سنگھ جنھون نے حسن پور گھریا یعنی بانسی کے راج پر قبضہ کیا۔ اور (۳) رندھیر سنگھ جنھون نے ریاست انول یعنی انولا واقع گورکھپور کی بنیاد ڈالی۔ آپ چندر سین کے تیسرے بیٹے رندھیر سنگھ کی اولاد مین ہین جنکے بعد اس خاندان کا تاریخی حال بہت کم ملتا ہے۔ فی الحال آپ اُس خاندان کے جس سے راجگان بانسی کو تعلق ہے اعلی قائم مقام ہین۔ آپ کے بیٹے بھوپ بنس پرتاب نرائن سنگھ ۲ اگست ۱۸۹۵ء کو تولد ہوے۔ آپ کی ریاست پرگنۂ انولا مین واقع ہے جس کی مالگزاری گیارہ ہزار چارسو

پندرہ روپیہ کے قریب ہے - آپ عدالتہائے دیوانی کی اصالتاً حاضری سے مستثنیٰ ہین - سکونت انولا ضلع گورکھپور -

رام سنگھ - راجۂ بانسی - ولادت ۱۸۵۳ء - ریاست بانس درحقیقت ستاسی وانولا کی ملکیت تھی مگر جب جے سنگھ کی چھبیسوین پشت مین راجہ رائے سنگھ نے لاولد انتقال کیا تو ہٹی سنگھ راجۂ انولا اُنکے جانشین ہوے - ہٹی سنگھ کے بعد اُنکے چار بیٹے یکے بعد دیگرے قابض ریاست ہوے اُنکے چوتھے بیٹے راجہ بنس دیو سنگھ کی اولاد مین راجہ سربجیت سنگھ تھے جنھون نے ہرکاش سنگھ راجۂ انولا کے بیٹے کو پھر اپنا جانشین کیا - ہرکاش کے بعد اُنکے دو بیٹے مہپال سنگھ اور مہندر سنگھ یکے بعد دیگرے اُنکے جانشین ہوے - مہپال سنگھ نے لاولد انتقال کیا - مہندر سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی نہایت خیرخواہانہ و نمایان خدمات کین جن کے صلہ مین اُن کو سی - ایس - آئی کا خطاب اور باغی راجۂ نگر کی ضبط شدہ ریاست بطور جاگیر عطا ہوئی - آپ ۱۸۶۹ء مین راجہ مہندر سنگھ کے جانشین ہوے - اسلیے کہا جا سکتا ہے کہ آپ سرنیت راجپوت راجگان انولا سے تعلق رکھتے ہین - آپ کی ریاست اضلاع بستی وگورکھپور مین واقع ہے جسکی مالگزاری بیاسی ہزار دو سو پندرہ روپیہ ہے - خطاب راجہ موروثی ہے - آپ کے بیٹے لال رتن سین سنگھ ہین - سکونت بانسی ضلع بستی -

دامودر - شاستری پنڈت - مہامہوپادھیا - ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خطاب مذکور عطا ہوا اور اس خطاب سے آپ خطاب یافتہ راجاؤن کے بعد دربار مین نشست کرنے کے مستحق ہین آپ بنارس کالج کے پروفیسر سنسکرت ہین - سکونت بنارس -

محمد علی - بیدار بخت - بہادر - مرزا - ولادت ۱۲۵۱ھ ہجری - آپ شہزادۂ خرم بخت مرزا محمد یحییٰ علی بہادر فرزند سومی محمد علی شاہ بادشاہ اودھ کے خلف اکبر ہین - خطاب بیدار بخت ۱۲۵۲ھ مین آپ کے دادا محمد علی شاہ نے عطا فرمایا تھا جسکو ۸ - دسمبر ۱۸۷۹ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے - آپ علوم فارسی و عربی مین دستگاہ تامہ رکھتے ہین - آپ اوقاف حسین آباد اور شاہ نجف کے متولی اور عام خیراتی کمیٹی اور جیلخانہ کے ممبر ہین - آپکے تین صاحبزادے ہین - ثریا بخت مرزا محمد عنایت حسین علی بہادر - ولادت ۹ - ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ ہجری - سلیمان بخت مرزا محمد مہدی علی بہادر - ولادت ۶ - شعبان ۱۳۰۱ھ ہجری - قیصر بخت مرزا محمد منصور علی بہادر - ولادت ۲۴ - صفر ۱۳۰۶ھ - آپکے خلف اکبر کے بیٹے کا نام خسرو بخت مرزا محمد عنایت علی بہادر ہے جنکی ولادت باسعادت ۱۶ - اپریل ۱۹۰۰ء کو واقع ہوئی ہے - سکونت لکھنؤ -

---
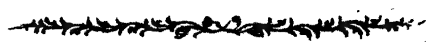
رام پرتاب سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۶۰ء - راجہ کا خطاب موروثی ہے - آپ گہروار راجپوت ہین اور قنوج کے راجہ جے چند کی نسل سے ہین ۵۹۴ھ مین جب شہاب الدین غوری نے قنوج کو تاخت و تاراج کیا تو اِس خاندان کی ایک شاخ راجپوتانہ کو گئی اور اُس سے جودھپور - بیکانیر اور جیسلمیر کے شاہی خاندان ظہور مین آئے - دوسری شاخ مشرق کو آئی اور بنارس کے متصل کیرا منگرول مین توطن اختیار کیا - یہان اُنھون نے چودہ پرگنون کی ایک ریاست قائم کی جسپر وہ شیوراج دیو کے زمانے تک قابض رہے - بیان ہوا ہے کہ شیوراج دیو نے مہاراجہ بنارس کے ایک مورث کو اپنی ریاست کا بہت بڑا حصہ دان کر دیا - راجہ دیودت نے جو راجہ شیوراج دیو سے پندرھوین پشت مین تھے شیر شاہ کے زمانہ مین اسلام قبول کیا - اُنکے بھائی گودن دیو نے معہ اپنے اہل خاندان کے کنتیت اور مانڈا مین سکونت اختیار کی - اِنکے دو بیٹے تھے - بھوج راج دیو راجہ مانڈا اور

اگر سین راجہ بجے پور - راجہ رام پرتاب سنگھ راجہ بھوجراج دیو سے بائیسوین پشت مین ہین - آپ کے علاقہ ریاست مین دو سو تہتر مواضع ہین جنمین دو سو پینسٹھ الہ آباد اور بارہ مرزا پور مین واقع ہین - آپکے والد راجہ جیت پال سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین حکام وقت کو قابل قدر مدد دی تھی - آپ کے ایک بزرگ راجہ ایشورج سنگھ کو بندیلون کی لڑائی مین دلیرانہ خدمات انجام دینے کے صلہ مین گورنر جنرل مارکوئیس آف ولزلی نے ۳۱ مواضع بذریعۂ سند عطا فرمائے تھے جو اب تک اس خاندان کے قبضہ اور تصرف مین ہین - آپکی شادی سابق مہاراجہ ڈمراؤن کی دختر سے ہوئی تھی - زمانۂ قحط سالی ۱۳۰۴ فصلی مین آپنے اپنی رعایا کی بقایا مالگزاری کا ایک بہت بڑا حصہ معاف کر دیا - آپ ڈفرن فنڈ کے لائف کونسلر ہین - آپ کے چند ملازم اور متوسل قانون اسلحہ سے مستثنیٰ و بری ہین - سکونت مانڈہ ضلع الہ آباد -

بدری پرشاد - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۵ء - آپ کے دادا لاہور سے فرخ آباد مین وارد ہوے جہان نوابان فرخ آباد نے کچھ زمین عطا کی - آپ کے والد چوہول شاہ اودھ کی سرکار مین ملازم تھے - الحاق اودھ کے بعد فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی آپ کچھ عرصہ تک مسماۃ درگا دئی کی جائداد کے جو شاہجہانپور مین بہت بڑی زمیندار ہین منتظم رہے ۱۸۹۱ء سے آپ آنریری مجسٹریٹ ہین - کئی سال تک میونسپل بورڈ شاہجہانپور کے ممبر رہے اور بحیثیت ممبری کے آپ نے جو خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت شاہجہانپور -

جگت بہادر - راجہ - مقام اُمری - ولادت ۱۷ - نومبر ۱۸۵۰ء - خطاب موروثی ہے آپ قلعۂ بلکھر کے بلکھریہ راجپوت سرداروں کے اعلیٰ قائم مقام ہین - اِس قلعہ کے وسیع

کھنڈرا سوقت تک موضع اگیا پور مین موجود ہین۔ اِس خاندان کو جسونت سنگھ کے چوتھے بیٹے اور بلبھدر دیچھت کے پرپوتے گھیبر ساہ نے قائم کیا ہے۔ اِنھین بلبھدر دیچھت نے بعد زوال قنوج قلعہ بلکھر کی بنیاد ڈالی تھی۔ چھ سو برس کا عرصہ ہوا اِس خاندان کے ایک جانشین راجہ رام دیو مقام پٹی اور قلعہ بلکھر کے بلکھریہ سردار تھے مگر انکو بریار سنگھ بچگوتی نے معزول کر دیا اور انکے بیٹے کو بھی تہ تیغ کیا اور قلعہ پر قبضہ کر لیا صرف چند گاؤن راجہ رام دیو کے اعقاب کو حوالے کیے۔ سکونت امری۔ پرتاب گڈھ۔
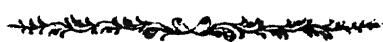
رُدر پرتاب ساہ۔ راجہ۔ مقام دیرہ۔ ولادت ۱۰۔ اگست ۱۸۶۰ء خطاب موروثی ہے۔ آپ کا تعلق بچگوتی راجپوتون کے بڑے خاندان سے ہے جو مین پوری کے چوہان راجپوتون سے متفرع ہوا ہے۔ اس خاندان کی اس شاخ نے راجکمار کے نام سے شہرت پائی۔ اِس خاندان مین بریار سنگھ کے پوتے آسرے سنگھ نے بھدیان مین سکونت اختیار کی اور وہان ایک قلعہ تعمیر کیا۔ آسرے سنگھ کی چھٹی پشت مین بیجے چند تھے جنکے چار بیٹے تھے۔ انھین سے ایک بیٹے نے دریاے گومتی کے اُس پار ایک نوآبادی قائم کی اور مقام دیرہ کو اپنا مستقر قرار دیا جہان اُنکے اعقاب اسوقت تک رہتے ہین۔ مادھو سنگھ جو گذشتہ صدی کے اواخر مین مالک جاگیر تھے مقام مسورا مین میو پور کے بچگوتیون سے بہت بڑا میدان لڑے اور ۱۷۹۸ء مین اُنکو زک دی۔ یہ ۱۸۲۳ء مین لاولد مر گئے اور انکی بیوہ ٹھکرائن دریاؤ کنوران کی جانشین ہوئین۔ یہ نہایت قابل اور ممتاز خاتون تھین انھون نے اپنے مقبوضات کو بہت بڑی وسعت دی۔ دریاؤ کنور کے بعد رستم ساہ ریاست پر قابض ہوے اُنھون نے زمانۂ غدر ۱۸۵۷ء مین ممتاز خدمات انجام دین۔ جب سلطان پور کے گرد و نواح کی چھاونیون مین رجمنٹون نے بغاوت کی تو پانچ افسر بھاگ کر قلعۂ دیرہ کو گئے جہان رستم ساہ نے

اُنکو پناہ دی اور دو ہفتہ کے بعد اُنکو اپنے بھائی بریار سنگھ کی حفاظت مین ایک بدرقہ کے ساتھ بنارس کو بھیجدیا۔ راجہ رستم ساہ اور اُنکے بھائی بریار سنگھ کو زمانہ غدر مین امن و امان قائم کرنے کے صلہ مین انعامات حاصل ہوے۔ رستم ساہ آنریری مجسٹریٹی اور کلکٹری کے اختیارات سے بھی ممتاز تھے۔ اُنھون نے ۱۸۸۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے بھتیجے راجۂ حال مسندنشین ہوے۔ آپ کو بھی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے۔ سکونت دیرہ سلطان پور۔ اودھ۔

ہمنچل سنگھ۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۲۰۔ فروری ۱۸۶۷ء۔ راؤ امراؤ سنگھ بہادر متوفی کے انتقال کے بعد ۱۸۹۹ء مین آپ وارث ہوے۔ خطاب مذکور خاندانی ہے جو اصل مین پرتھی راج ہند و شہنشاہ دہلی کی سرکار سے عطا ہوا تھا۔ سکونت بڑھ پورہ۔ اٹاوہ۔

امراؤ سنگھ۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپ کو طبی عمدہ خدمات کے جلدو مین ۱۴۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راے بہادر عطا کیا گیا۔ آپ لچھمن سنگھ کے فرزند ہین۔ آپ گورنمنٹ کی طبی ملازمت مین بطور نیٹو ڈاکٹر کے فروری ۱۸۵۴ء مین داخل ہوے تھے اور ابتداءً آپ کا تعلق ترسٹھوین رجمنٹ سے ہوا۔ ۱۸۵۵ء مین فوج کشی کے ساتھ گئے تھے جو سنتھالیون کے مقابلہ مین ہوئی تھی۔ بعدازان ۱۸۵۵-۵۶ء مین آپ کو پوری رجمنٹ کا چارج دیا گیا۔ ۱۸۵۷ء مین ہر مجسٹی کی چونسٹھوین پلٹن مین تعینات کیے گئے جسکی بدلی کانپور کو ہوئی تھی اور نومبر ۱۸۵۷ء مین باغی سپاہیون کے مقابلہ مین شیوراج پور اور کانپور کی جنگی کارروائی کے وقت موجود تھے۔ اور ۱۸۵۸ء مین آپ پینتیسوین رجمنٹ مین مقرر ہوے۔ فوج کے ساتھ آپ نے مین پوری اور میر کی سرائے

کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ قائم رکھنے کے لیے راستہ کی حفاظت مین مدد دی سنہ ۱۸۶۳ء مین رامپور بولیا کا اہتمام آپ کو سپرد ہوا اور سنہ ۱۸۶۵ء مین ہز اکسلنسی وایسرائے کی ذاتی ڈسپنسری کو منتقل ہوے۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین ہز اکسلنسی وایسرائے کے ساتھ منڈالے کو گئے اور سنہ ۱۸۹۱ء مین ملازمت سے کنارہ کشی اختیار کی۔ سکونت کانپور۔

چیت سنگھ۔ راؤ۔ ولادت ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۸۵۱ء۔ خطاب موروثی ہے جسکو گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ کا تعلق سینگر راجپوت خاندان سے ہے جسکا سلسلہ راجگان رورا واقع اٹاوہ سے ملتا ہے۔ آپ کے ایک فرزند اور جانشین لال تیج سنگھ ہین۔ ولادت ۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء۔ سکونت۔ بھکرا۔ اٹاوہ۔

جادونا تھ ہلدار۔ راے بہادر۔ ولادت ۵۔ اپریل سنہ ۱۸۳۲ء۔ خطاب ذاتی ہے اور ۲۷۔ مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا ہے۔ آپ کے پردادا نواب مرشد آباد کی سرکار مین ملازم تھے جنھون نے اُن کو ہلدار کے خطاب سے ممتاز کیا جسکا استعمال اُنکے اخلاف نے اپنے خاندانی لقب کے طور پر کیا۔ برٹش فتوحات (تسلط) بنگالہ کے بعد آپ خاص محال واقع بارک پور کے تحصیلدار مقرر ہوے۔ زمانۂ غدر مین باغیون کے ہاتھ مین پانچ مہینہ تک قید رہے اور اسکے بعد ممالک مغربی و شمالی کے پولس مین نہایت عمدہ خدمات انجام دین۔ سکونت الہ آباد۔

اندر بکرم سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۲۱۔ نومبر سنہ ۱۸۶۴ء۔ خطاب مذکور موروثی ہے۔ راجہ صاحب کے ایک بزرگ خاندانی راے ڈینگر دیو نے راجہ کا خطاب اختیار کیا اور برٹش گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۷۷ء مین اُسے بطور موروثی خطاب کے تسلیم کیا۔ آپ

پنوار راجپوت اور روراشاہ مقام دھار انگر یاد یو گڈھ کے آٹھوین بیٹے دیو ردھ راے کی نسل مین ہین جو شہنشاہ دہلی کی سرکار مین ملازم ہوے اور ایک اعلی درجہ کی فوجی کمان حاصل کی۔ اِن راجاؤن کے ایوان کے آگے ایک بہت بڑا مربع پتھر رہتا تھا جسکو یہ نہایت متبرک اور واجب الاحترام (قابل پرستش) سمجھتے تھے۔ اسکی نسبت یہ لوگ روایت کرتے ہین کہ اِس پتھر کو وہ دہلی سے لائے ہین اور کہتے ہین کہ شہنشاہان دہلی کے عطا کردہ علاقہ و جاگیر پر اُنکے قبضہ اور استحقاق کی یہ خاص علامت و نشانی (سند) ہے راجہ جگموہن سنگھ نے ۱۸۸۱ء مین سنِ بلوغ کو پہونچنے کے چار مہینے قبل انتقال کیا اور اپنے نابالغ بھائی یعنی راجہ حال کو اپنا وارث چھوڑا۔ اِن کے زمانہ نابالغی مین علاقہ کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام رہا۔ آپ نے کیننگ کالج لکھنؤ مین تعلیم حاصل کی اور سنِ بلوغ کو پہونچکر ۲۔ جنوری ۱۸۸۶ء کو اپنی جائداد و ریاست پر قابض و متصرف ہوے۔ سکونت۔ اٹونجہ ۔ مہونہ۔ لکھنؤ۔
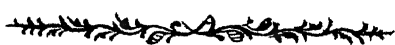
کوسل کشور پرشاد مل بہادر۔ راجہ۔ آپ ۱۸۹۱ء مین راجہ اودے نرائن سنگھ رئیس مجھولی کے انتقال کے بعد وارث ریاست ہوے۔ آپ ضلع گورکھپور کے بسین راجپوت خاندان کے سردار ہین۔ بسو سین بانی خاندان سے اناسی (۷۹) راجہ یکے بعد دیگرے گزرے جنمین سے ہر ایک سین کے لقب سے ملقب ہوا۔ اور اُنکے بعد اُنیسوین پشت مین راجہ ہردیو سین تھے جنھون نے اپنی بہادری کے صلہ مین شہنشاہ دہلی سے مل کا خطاب حاصل کیا۔ اسکے بعد تیئیسوین پشت مین بودھ مل پیدا ہوے جو ۱۵۶۴ء مین وارث ریاست ہوے۔ جب ضلع گورکھپور مین برٹش سلطنت کا تسلط ہوا اُس وقت اجیت مل راجہ تھے جو ۱۷۵۳ء سے ۱۸۰۵ء تک خاندان کے سرغنہ رہے۔ راجہ اودے نرائن مل مذکور ۱۸۴۳ء مین

راجہ تیج مل کے وارث ہوئے اور ۱۹۱۸ء مین راہی عالم بقا ہوئے۔ سکونت مجھولی ضلع گورکھپور۔

ممتاز علی خان۔ راجہ۔ مقام بلاسپور۔ اُترولہ۔ ولادت ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۵ء۔ خطاب مذکور موروثی ہے۔ آپ کا خطاب اصل مین ملک تھا مگر آدم خان نے ۱۶۰۵ء مین اُسے راجہ کے خطاب سے مبدّل کر دیا اور اسی خطاب کو برٹش گورنمنٹ نے بھی ۱۸۹۰ء مین موروثی تسلیم کیا۔ آپ کا تعلق قدیم پٹھان خاندان سے ہے جو اپنے تئین خالد بن ولید کی نسل مین بتاتا ہے۔ اترولہ مین اس خاندان کے مورث علی خان مقام منوٹہ ضلع مظفر نگر سے شہنشاہ ہمایون کے ساتھ مہم گجرات پر گئے تھے مگر بعد کو شیر شاہ کی افغانی فوج کے شریک ہوگئے جسکے ہاتھون ہمایون کو ایک مدت تک عالم غربت مین رہنا پڑا۔ اسکے بعد علی خان نے ریاست ناگر واقع بستی کا محاصرہ کیا جہان سے دس برس کے بعد اُنکو راجۂ سابق کے بیٹے کی سرکردگی مین ہندؤن کی ایک جماعت کثیر نے پسپا کر دیا۔ بعد ازان اُترولہ کے سامنے اُنھون نے پڑاؤ ڈالا اور دو برس کے محاصرے کے بعد وہان کے راجپوت شہزادہ کو تہ تیغ کیا اور ۱۵۵۲ء مین راج کی بنا ڈالی جو اب تک اُنکے اخلاف کے قبضہ مین ہے۔ شیخن خان نے اپنے والدین کا رفیع الشان مقبرہ تعمیر کرایا اور بیس برس تک اُترولہ کی حکمرانی کی۔ اُنکے بیٹے داؤد خان جنوار راجۂ بھنگا کے مقابلہ مین مصروف جنگ رہے۔ داؤد خان کے بیٹے آدم خان پہلے افسر خاندان تھے جنھون نے ملک کا خطاب بدل کر راجہ کا خطاب اختیار کیا۔ آخری راجہ اُمراؤ خان ۱۸۵۸ء مین فوت ہوئے جو غیر مسلسل سرحدی لڑائیان لڑتے رہے۔ برٹش تسلط کے بعد اُنکے بیٹے جو عالم نابالغی مین وارث ریاست ہوئے تھے اُنھون نے ۱۸۶۵ء مین رحلت

کی۔ اُنکے انتقال کے بعد اُسی سال ۶۔ اکتوبر کو راجۂ حال متولد ہوے۔ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا کہ اپنے والد کی تمام جاگیر کے مستحق ہونگے ۱۹۱۵ء تک کورٹ آف وارڈس کے زیر انتظام رہی راجۂ حال قرار دیے جائین۔ آپ کی شادی راجۂ جنگ بہادر خان تعلقدار نان پارہ کی دختر کے ساتھ ہوئی۔ سکونت اُترولہ۔ گونڈہ۔

احمد شاہ۔ نواب سید۔ ولادت یکم جنوری ۱۸۳۵ء۔ آپ خاندان سادات موسوی مشہدی سے ہین اور سلسلۂ نسب جناب علی موسی رضا علیہ السلام سے ملتا ہے ابتداءً یہ خاندان پغمان متصل کابل مین آکر آباد ہوا تھا۔ الگزینڈر برنس صاحب کی سفارت کابل مین مدد دینے کے سبب سے یہ خاندان وہان سے خارج کر دیا گیا اور سردھنہ مین آکر آباد ہوا۔ جب میرٹھ مین بغاوت شروع ہوئی تو سید محمد جانفشان خان اپنے سوارون کی ایک فوج لیکر جسکے افسر وہ خود اور اُنکے اعزا و اقارب تھے اُٹھ کھڑے ہوے اور مقام ہنڈون مین جنرل ولسن صاحب کی فوج کے شریک ہوے اور وہان کے دونون جنگی میدانون مین موجود تھے اسکے بعد وہان سے دہلی آئے جہان اُسوقت تک فوجی ہیڈکوارٹر کے کیمپ مین شریک رہے جب تک شہر پر تسلط نہین ہوا۔ اس اثنا مین اُنکے آدمی دہلی مین امن قائم کرنے مین مشغول و مصروف رہے۔ ان خدمات کے جلدو مین انکو نواب کا خطاب اور ایک مناسب اور موزون خلعت عطا ہوا۔ اور انکے ایک جانشین کو وراثت ریاست کے ساتھ نواب کا خطاب بھی اُنکی حین حیات تک حاصل رہا۔ سکونت سردھنہ۔

لکشمی شنکر مسر۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب مذکور مرحمت ہوا۔ سکونت بنارس۔

بیجناتھ سہاے۔ لالہ۔ راے صاحب۔ ولادت ۱۲۔ نومبر ۱۸۶۵ء۔ آپ لالہ بجھاور سنگھ رئیس و زمیندار مظفرنگر کے فرزند اور قوم کے اگروال ویش ہین۔ آپکا خاندان کھڈے والہ مشہور ہے۔ آپکو ۱۹۰۹ء مین راے صاحب کا خطاب بجلدوے اُن خدمات کے عطا ہوا تھا جو آپ نے بطور ڈسٹرکٹ سرویر مرزاپور کے ۱۸۹۶-۹۷ء کے قحط مین انجام دی تھین۔ آپ فی الحال غازی پور کے ڈسٹرکٹ انجنیر ہین۔ راے بیجناتھ سہاے کے پانچ فرزند ہین۔ کیلاش چندر۔ ہیش چندر۔ سمیر چندر۔ گردھر گوپال۔ ترلوک ناتھ۔ سکونت غازی پور۔

احمد حسن۔ منشی۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت ۱۲۔ ستمبر ۱۸۴۳ء کو قصبہ کرت پور ضلع بجنور مین واقع ہوئی۔ آپ نسبًا شیخ انصاری اور اُن مشہور قضات کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین جنکے مورث اعلیٰ قاضی رضی جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ دہلی کے عہد مین منصب قضا پر مامور تھے۔ خان بہادر منشی احمد حسن حسب دستور تحصیل علوم سے فارغ ہوکر ۲۵۔ اگست ۱۸۶۲ء کو گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل اور بندوبست کی اہلمدی پر مامور ہوے پھر اپنی حسن کارگزاری سے تدریجًا ترقی کرتے کرتے ڈپٹی کلکٹری حاصل کی اور اسی عہدہ جلیلہ سے آپ یکم نومبر ۱۸۹۴ء کو کنارہ کش اور پنشن یاب ہوے۔ دوران ملازمت مین گورنمنٹ کے قوانین کے نفاذ مین آپ نہایت مستعدی اور خوش اسلوبی سے کوشش کرتے رہے جسکے شکریہ مین حکام وقت نے وقتًا فوقتًا اسناد عطا کین بعد حصول پنشن جولائی ۱۸۹۵ء سے آپ ریاست رام پور مین چیف مجسٹریٹی کے کام انجام دے رہے ہین۔ آپ کی قانونی لیاقت اور حسن انتظام کا اندازہ ریاست کی سالانہ رپورٹون سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ کرت پور تحصیل نجیب آباد ضلع بجنور کے

رئیس ہین - موجودہ سکونت ریاست رام پور -

مہندر و ناتھ - عہدہ دار - راے بہادر - ایل - ایم - ایس - ایف - اے - یو - آپ ۷ - جنوری ۱۸۵۶ء کو سید پور چوبیس پرگنہ بنگال مین پیدا ہوے اور پانچ سال کی عمر مین اپنے والد ڈاکٹر کالی ناتھ عہدہ دار کے ہمراہ جو اُس زمانہ مین صدر شفاخانہ کے اسسٹنٹ سرجن تھے بنارس آئے - آپ کی طالبعلمی کا زمانہ کچھ تو بنارس مین اور کچھ کیننگ کالج لکھنؤ مین صرف ہوا ۱۸۷۴ء مین آپ لاہور میڈیکل کالج مین داخل ہوے - یہان آپنے علوم تشریح ادویہ اور فن قابلہ مین درجۂ اول کا انعام حاصل کیا ۱۸۷۹ء عیسوی مین کامیابی امتحان کے بعد آپ گڑھوال کے صدر شفاخانہ مین تعینات کیے گئے اکتوبر ۱۸۸۲ء مین بنارس مین تبادلہ ہوگیا جہان آپ کو بھیلوپورہ ڈسپنسری کا اہتمام سپرد ہوا جنوری ۱۸۸۴ء مین کالون ہاسپٹل الہ آباد مین منتقل ہوے - سر آکلنڈ کالون کے زمانۂ حکمرانی مین آپ قانون اسلحہ کی شرائط سے مستثنیٰ ہوے - آپ ۹ - سال تک الہ آباد مین میونسپل کمشنر رہے ہین - ۱۸۹۲ء مین خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ وہ پہلے ہندوستانی ہین جنکو لارڈ الجن صاحب نے ہندوستان کی والنٹیر فوج مین کمیشن عنایت کی تھی - جنوری ۱۸۹۸ء مین آپ الہ آباد رائفل کور کے سرجن لفٹنٹ مقرر ہوے ۱۸۹۹ء کو آپ بارہ بنکی مین بہ عہدہ سول سرجن اور ۱۹۰۱ء مین آپ والنٹیر فوج کے عہدہ سرجن کپتان پر مامور ہوے اور الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - فی الحال آپ بارہ بنکی کے سول میڈیکل افیسر ہین - سکونت بارہ بنکی -
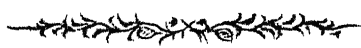
احمد حسین - منشی - شیخ - خان بہادر - آپ کا خاندان کئی پشت سے جان نثار گورنمنٹ برطانیہ رہا ہے - آپ کے دادا شیخ امام بخش رسالہ دار تھے جنھون نے بغاوت ۱۸۵۷ء مین اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین پوری پنشن پائی اِس سے پہلے وہ پنجاب کی

لڑائیون مین شریک تھے اور جنگ چلیانوالہ مین زخمی ہوے - آپ کے چچا شیخ دھومن نے جو پیادہ پلٹن کے صوبہ دار تھے اس جنگ مین داد شجاعت دی تھی - آپ کے والد حاجی شیخ نظر محمد اور انکے برادر اکبر مہاراجہ ناگپور کی سرکار مین ملازم تھے - جب ملک ناگپور شامل قلمرو برٹش سلطنت ہوا تو آپ کے والد کی ملازمت بھی سرکار انگریزی مین منتقل ہوگئی اور وہ توپخانہ موسومۂ ناگپور اِرّرگلر باڑی کے کمیشن یافتہ افسر مقرر ہوے - انھون نے ۱۸۵۷ء مین نمایان خدمات انجام دی تھین - آپنے بھی اکیس سال سے زیادہ سرکاری ملازمت کے بعد ۱۸۹۸ء مین پنشن حاصل کی تیئیس برس تک ایجنسی بھوپال مین مجسٹریٹ درجۂ اول وجج عدالت دیوانی رہے ۱۸۸۵ء مین نیٹو اسسٹنٹ ایجنسی بھوپال مقرر ہوے - آپ نے اپنی کارگزاریون سے اپنے افسرون کو ہمیشہ رضامند اور خوش رکھا - لارڈ لینسڈون کے عہد حکومت ویسرائی مین آپ کو خطاب خان بہادر کا مرحمت ہوا - ۱۸۹۴ء مین جب ویسرائے و نواب گورنر جنرل بہادر کشور ہند بھوپال مین تشریف لائے تو انکے کیمپ کا چارج آپ ہی کے سپرد ہوا - اس خدمت کو آپ نے اس خوبی اور حسن لیاقت سے انجام دیا کہ نواب شاہجہان بیگم صاحبہ خلد مکان والیۂ بھوپال نے بمنظوری رزیڈنسی گھڑی مع زنجیر طلائی عنایت فرمائی - آپکے دو صاحبزادے منشی عنایت حسین وحافظ محمد ہدایت حسین - بی - اے - معزز خدمات پر سنٹرل انڈیا اور ملک متوسط مین سرفراز وماموررہین - آپ اجورہ بزرگ کے رئیس و زمیندار ہین - سکونت اجورہ بزرگ ضلع فتحپور -

---
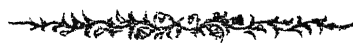
مادھو سنگھ - راے بہادر - ولادت ۱۸۲۱ء - بطور ذاتی اعزاز کے ۲۴ - مئی ۱۸۵۸ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جسکو مقام بیواڑہ واقع اودھ سے آئے ہوے اور ضلع جونپور مین قیام کیے ہوے نو پشتین گزری ہین - آپ نے بغاوت ۱۸۵۷ء عیسوی مین گورنمنٹ کی نہایت قیمتی خدمات

انجام دین اور سب سے پہلے جرأت کرکے گورنمنٹ کی خیرخواہی کا پہلو اختیار کیا۔ آپنے گورنمنٹ کو ہرایک قسم کی امداد دی اور اکثر کاشتکاران نیل کی جان و مال کی حفاظت کی اسکے صلہ مین آپ کو ایک سند اور کچھ اراضی اور آخر مین راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا سکونت۔ جونپور۔

بالمکند۔ راے۔ راے بہادر۔ ولادت ۵۔ نومبر ۱۸۳۲ء۔ آپ قوم کے کھتری ہین اور خطاب ذاتی ہے جو ۱۸۷۸ء کو عطا ہوا۔ آپکو دربار قیصری دہلی ۱۸۷۷ عیسوی مین اعزازی سند مرحمت ہوئی۔ آپ کے آباواجداد (تین سو برس کا عرصہ گذرا) پنجاب سے آئے اور آگرہ مین تجارت شروع کی۔ آپ نے زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی بیش قیمت خدمات انجام دین اور بورڈ آف رونیو آگرہ کے کاغذات محفوظ رکھے اور ۱۸۶۶ء مین آپ مستقل ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے۔ سکونت آگرہ۔

لوک سنگھ۔ راجہ مقام بھنی پاڑ۔ آپ اجہ اودے نرائن سنگھ تعلقدار بھنی پاڑ کے انتقال کے بعد ۱۸۹۲ء مین وارث ریاست ہوے۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے۔ آپ کھراسا کے اُن قدیم کلہن راجاؤن کے خاندان کے افسر اور سرغنہ ہین جنکا راج بہرائچ مین حسام پور سے ضلع گورکھپور تک پھیلا ہوا تھا۔ اِس خاندان کے مورث اعلیٰ اسچ ساہ کی نسبت جو اپنے تئین فرمانرواے بہار جراسندھ کی نسل بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چودھوین صدی مین راجپوتانہ سے آئے اور اپنے دوست ملک عین الدین کی ملازمت اختیار کی جو کڑہ مانک پور سے جنوبی اودھ تک حکمرانی کرتے تھے۔ اِس قدرشناس افسر نے اُنکو اور اُنکے راجپوت سپاہیون کے گروہ کو اندرونی بدنظمیون کے فرو کرنے کے لیے نہایت مفید اور کارآمد پایا اور اُسکے معاوضہ مین آنرو سے گھاگرا کا ملک جو

آخر مین کھراسا کے نام سے مشہور ہوا بطور جاگیر کے عطا کیا جہان انھون نے ڈوسون کو خارج کرنے کے بعد سکونت اختیار کی - سہج ساہ کی ساتوین پشت مین اچل نراین اس خاندان کے آخری حکمران تھے - اچل نرائن سنگھ کے بیٹے بھنگ سنگھ نے سن تمیز کو پہونچکر ایک چھوٹی جاگیر پر قبضہ کیا جسمین بھنی پاپُر اور بڑھا پار ضلع گونڈہ اور رسول پور غوث ضلع بستی شامل تھے - کچھ دنون بعد پرگنہ بڑھا پار اعلاول خان (اترولہ کے پٹھانون کے سردار) نے اِس سے چھین لیا جس نے ایک محاربۂ عظیم کے بعد تمام کلھنون کو نکال دیا تھا - اس راجۂ کھراسا کے اعقاب مین پانچ پشتون تک مشمولہ پرگنہ جات بھنی پاپُر و رسول پور غوث اس خاندان کے قبضہ مین قائم رہے مگر بھنگ سنگھ کی چھٹی پشت مین دھکر سنگھ کے دو بیٹون راج سنگھ اور ہمت سنگھ نے باہم ترکہ تقسیم کر لیا - اول الذکر نے تو رسول پور غوث لیا اور اپنے کو راجہ کے لقب سے ملقب کیا اور آخر الذکر بھنی پاپُر کے بابو مشہور ہوے - راج سنگھ کے پوتے کیسری سنگھ راجہ بانسی کے ہاتھ سے لڑائی مین مقتول ہوے جنھون نے بزور بازو پرگنہ رسول پور غوث پر قبضہ کر لیا تھا اس مقتول راجہ نے ایک خُرد سال لڑکا شوجا سنگھ چھوڑا جسکو اُسکے لاولد چچا زاد بھائی بابو رام سنگھ مقام بھنی نے متبنیٰ کیا - اور راجہ کا لقب اس راج کے حکمران کے نام منتقل کیا - اِن کے بیٹے ادھبوت سنگھ سنہ ۱۸۲۱ع تک مالک ریاست رہے اور راجہ جے سنگھ نابینا کو اپنا جانشین چھوڑ کر راہی ملک بقا ہوے جو خود بھی الحاق ملک کے کچھ سال قبل مر گئے - اودھ پر دوبارہ قبضہ ہونے کے بعد یہ علاقہ رانی سرفراز کنور بیوہ اندرجیت سنگھ کو ملا جنکے بیٹے راجہ اودے نرائن سنگھ تھے یہ علاقہ سنہ ۱۸۶ع مین کورٹ آف وارڈس کے انتظام مین دیدیا گیا پھر سنہ ۱۸۳ع مین راجہ صاحب مذکور قابض ہوے اور اُنکے انتقال کے بعد لوک سنگھ یعنی راجۂ حال وارث ریاست ہوے - آپکی صرف دو صاحبزادیان ہین - سکونت بھنی پاپُر گونڈہ -

شیو پال سنگھ۔ راجہ مقام مرارمئو۔ ولادت ۲۔ جون ۱۸۳۴ع ۱۸۶۶ عیسوی مین آپ اپنے والد راجہ دگبجے سنگھ سی۔ ایس۔ آئی۔ کے انتقال کے بعد وارث ریاست ہوے جو قتل کانپور کے چہار بقیۃ السیف لوگون کے مشہور جان بچانے ولے اور نجات دلانے والے تھے۔ یہ خطاب ابتدا مین شہنشاہ دہلی محمد شاہ کے دربار سے عطا ہوا تھا جسکو برٹش گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا۔ آپ تلوک چندی بیس ہین جو اپنا سلسلہ براہ راست پرتھی چند خلف تلوک چند سے ملاتے ہین۔ بیس خاندان کے مورث اعلی سالباہن پسر راجہ بانسو ہین جنکی نسبت مشہور ہے کہ اِن کو نربدا کے کنارہ ایک کمھار نے پرورش کیا تھا اور اُنھون نے راجہ بکرمادت پر مٹی کے کھلونون کی فوج سے فتح پائی جو میدان کارزار مین متحرک ہیبل کے آدمی ہوگئے تھے اور بالآخر وہ شہنشاہ ہندوستان ہوگئے۔ اُن کے ایک جانشین ابھے چند نے گوتم راجہ ارگل کی بیٹی کو صوبہ دار کی فوج کے پنجہ سے رہائی دلائی جسکے جلدو مین وہ شہزادی اور اُس ملک کی صوبہ داری عطا کی گئی جو آخر مین اِس خاندان بیس کے نام سے بیسواڑہ مشہور ہوا۔ ابھے چند کے پوتے سدھو راے مرارمئو اور ڈونڈیہ کھیڑا پر قابض ہوے اِن کے جانشین راجہ ستنا شہنشاہ حسین شاہ والی جونپور کے ہاتھ سے مارے گئے مگر اُنکی رانی بچکر نکل گئی جس سے تلوک چند پیدا ہوے اُنھون نے آخر کار تمام مشرقی اودھ پر قبضہ کرلیا۔ اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے پرتھی چند نے ممالک مغربی بھی حاصل کیے جو مرارمئو ڈونڈیہ کھیڑا اور پورول کے رؤسا کے مورث اعلی ہین۔ راجہ دگبجے سنگھ رئیس مرارمئو اس بڑے خاندان کے اعلی قائم مقام تھے۔ اُنھون نے عذر ۱۸۵۷ع مین گورنمنٹ کی نمایان خدمات انجام دین۔ اُن کو اسکے صلہ مین بہت بڑا علاقہ عطا کیا گیا جسمین بہت بڑا حصہ اُس جاگیر کا بھی شامل ہے جو اُنکے رشتہ داران باغی رئیس ڈونڈیہ کھیڑا سے ضبط کرلی گئی تھی۔ اُنکو اسسٹنٹ کلکٹری کے اختیارات بھی حاصل تھے اور کمپنین آف دی موسٹ ایکزالٹڈ آرڈر آف دی اسٹار آف انڈیا کے خطاب سے بھی ممتاز تھے۔ راجہ حال اپنے والد کے قائم مقام اور مالک ریاست

ہین - آپ آنریری مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کلکٹر بھی ہین - آپ کی دو صاحبزادیان ہین سکونت - مرار مؤ راے بریلی -

بھگوان بخش سنگھ - بندھلگوتی - راجہ امیٹھی سلطانپور - خطاب راجہ کا موروثی ہے آپ کا سلسلۂ نسب سودہ راے سے ملتا ہے جو سورج بنسی خاندان جے پور کے ایک بزرگ تھے جنھون نے نرور گڈھ پہونچکر امیٹھی کے بھرون کو مغلوب و مفتوح کیا اور راے پور مین ایک قلعہ تعمیر کرکے اُسکو اپنا صدر مقام قرار دیا تھا - مان دھاتا سنگھ کے لڑکے کا نام جو سودہ راے کی چھٹی پشت مین تھے بندھو رکھا گیا تھا - اُسوقت سے اس خاندان نے بندھوگوتی یا بندھلگوتی لقب اختیار کرلیا ہے - بندھو کے جانشین منوہر سنگھ تھے اُنکے چھ بیٹے تھے جنھون نے خاندانی علاقہ کو باہم تقسیم کرلیا - ان مین ایک بیٹے راج سنگھ نامے نے ریاست اُودیاوان پر قبضہ حاصل کیا - جب رام سنگھ اور رکنور سنگھ اُنکے بھائیون نے انتقال کیا تو اُنکی ریاستین ہمت گڈھ و گنگولی بھی اُنکے ہاتھ آئین - دوسری پشت مین اس خاندان کی بہت سی شاخین ہوگئین لیکن اُنکے تاریخی حالات معلوم نہین ہوے - گردت ساہ نے رام نگر جاکر اُسے اپنا ہیڈ کوارٹر (صدر مقام) بنایا - اُنکے بیٹے اور پوتے کے زمانہ مین اس ریاست کو نمایان ترقی ہوئی اور اُسمین پرگنہ گڈھ امیٹھی بھی شامل ہوگیا - بشیشر سنگھ نے ۱۸۴۲ء مین لاولد انتقال کیا اُس وقت اُن کے چچازاد بھائی راجہ مادھو سنگھ مرحوم اُنکے جانشین ہوے - الحاق اودھ کے بعد یہ ریاست بنام امیٹھی مشہور ہوئی - راجہ مادھو سنگھ کو اختیارات مجسٹریٹی حاصل تھے - آپ راجہ موصوف کے جانشین ہین - آپ کے علاقہ مین تین سو چودہ موضع شامل ہین جن کی مالگزاری ایک لاکھ ستاسی ہزار نو سو چھتیس روپیہ ہے - سکونت امیٹھی سلطانپور -

سُدھاکر۔ دوبے۔ مہامہو پادھیا۔ ولادت ۲۶۔مارچ ۱۸۶۰ء۔ آپکو خطاب ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی سلطنت پنجاہ سالہ کی جوبلی کے موقع پر السنۂ مشرقیہ مین مہارت تامہ حاصل ہونے کی وجہ سے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا۔ آپ کو خطاب یافتہ راجاؤن کے بعد درباروں مین جگہ ملنے کا استحقاق حاصل ہوگیا ہے۔ آپکا تعلق سرجوپاری برہمنون کے خاندان سے ہے جسکے اجداد برھاپور ضلع گورکھپور مین سکونت پذیر تھے۔ اس خاندان کے ایک بزرگ بنارس کو آئے جہان وہ ایک پادھیا برہمن کے جانشین قرار پائے۔ سُدھاکر دوبے ۱۸۸۳ء مین بنارس کالج کے کتب خانہ صیغہ سنسکرت کے لائبریرین مقرر ہوے۔ آپ نے علم ریاضی اور علم ہیئت مین متعدد کتابین تصنیف کی ہین۔ سکونت بنارس۔

نرندر سنگھ۔ راجہ مقام ہردوئی۔ ولادت ۷ دسمبر ۱۸۵۸ء۔ آپکا تعلق سینگر خاندان کی ایک شاخ سے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افسر خاندان سرن دیو کو ۱۵۹۵ء مین انکی فوجی خدمات کے صلہ مین راجہ کا خطاب اور جاگیر عطا کی گئی تھی جس پر یہ سینگر خاندان بندیلون کے حملہ کے وقت تک قابض رہا جو بہتر سال کی ماتحتی مین کیا گیا تھا۔ پیشوا جب جالون پر قابض ہوا تو اُس نے گوکل سنگھ کو ستائیس مواضع دیے مگر پنڈت گوبند راو نے واپس کر لیے اور گزارہ کے لیے صرف موضع ہردوئی اور ایکہزار پانچ سو بیگھا اراضی دی۔ راجہ نرندر سنگھ یکم مئی ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے اپنے موروثی خطاب راجگی سے مفتخر ہوے آپ کے فرزند اکبر اور جانشین ریاست کنور مکند سنگھ ہین جو ۲۴۔ اپریل ۱۸۷۴ء کو متولد ہوے۔ سکونت ہردوئی۔ پرگنہ جالون۔
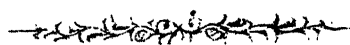
محمد علی - سید بی - اے - سول سروس - ولادت ۱۸۶۳ء - آپ کا مسقط الراس
اور آپ کے بزرگون کا وطن دہلی ہے مگر آپ نے علیگڈھ مین توطن اختیار کیا ہے -
سر سید احمد خان بہادر مرحوم آپ کی والدہ کے چچا تھے - آپ نے سر سید کے زیر نگرانی
علیگڈھ اینگلو اورنٹیل کالج مین تعلیم پائی ہے - آپ اُن چند طالبعلمون مین ہین جو اسوقت
داخل کیے گئے تھے جب بحیثیت ایک اسکول کے ۱۸۷۵ء مین علیگڈھ کالج کا افتتاح ہوا
تھا - آپ ۱۸۷۵ء سے ۱۸۸۶ء تک کالج مین رہے اور مؤخر الذکر سنہ مین بی اے کی
ڈگری حاصل کی اور اُسی سال کے آخر مین سول سروس مین داخل ہوکر دوسرے سال بعہدہ اسسٹنٹ
مجسٹریٹ کلکٹر آگرہ مین متعین ہوے اور پھر اسسٹنٹ کمشنری اور جنٹ مجسٹریٹی
کے درجون کو طے کر کے ڈسٹرکٹ و سشن جج کے عہدہ پر فائز ہوے - اپریل ۱۸۹۹ء
سے اسوقت تک آپ اُسی عہدہ پر ہین - آپ نے اضلاع آگرہ - مین پوری - فرخ آباد
و فتحپور مین نہایت کامیابی سے سرکاری خدمت کو انجام دیا - جھوبہ اور للت پور مین آپ
سب ڈویزنل آفیسر رہے اور بحیثیت جج آپ نے مراد آباد اور شاہجہانپور مین کام کیا ہے
اور بالفعل جونپور مین ہین جس زمانہ مین سر سید پبلک سروس کمیشن کے ممبر تھے آپ اُنکے
پرنسپل اسسٹنٹ تھے - اور کمیشن کے اجلاس مین بمقامات لاہور - الٰہ آباد اور کلکتہ
آپ موجود تھے - آپ علیگڈھ کالج کے ٹرسٹی ہین - آپ کی زوجہ سید حامد کی بیٹی ہین جو
سر سید کے بڑے بیٹے تھے - سکونت علیگڈھ -
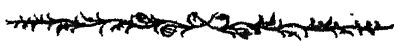
عبد اللہ ابن یوسف علی - ایم - اے ایل ایل ایم کیمبرج ایم آر اے
ایس - انڈین سول سروس بیرسٹرایٹ لا (لنکن ان) ولادت ۴ اپریل ۱۸۷۲ء - آپ نسلاً
عرب ہین اور وطن قدیم مصر اور بعدہ مسقط تھا - آپ کے والد خان بہادر شیخ یوسف علی
شجاع الدین منیجنگ کمیٹی مینو سپل بورڈ شہر سورت کے چیرمین تھے - آپ نے بمبئی

مین تعلیم پائی ۱۸۸۵ء کو امتحان مٹریکیولیشن بمبئی یونیورسٹی مین آپ کا نمبر اوّل تھا
جسمین پندرہ سو اُمیدوار شریک تھے۔ ڈگری کے ابتدائی امتحان مین بھی صرف آپ ہی
اُس سال فرسٹ کلاس مین کامیاب ہوے اور زبان لاطینی مین اعلیٰ درجہ حاصل کرنے
کے سبب سے انعام پایا ۱۸۹۰ء مین آپ نے بی۔اے کا امتحان بمبئی یونیورسٹی مین پاس
کیا اور دوسرے سال گورنمنٹ اسکالرشپ سے مستفیض ہوکر انگلستان گئے اور سنٹ
جان کالج کیمبرج مین داخل ہوے اور خاص امتیاز کے ساتھ ایم۔اے۔ اور ایل۔ایل
ایم۔ کی ڈگری حاصل کی اور بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور بعدہ سول سروس کے امتحان
مین آپ کا درجہ اول رہا۔ آپ نے ۴۔جون ۱۸۹۴ء کو بمقام کورٹ سنٹ جیمس شاہی
دربار لیوی مین شریک ہونے کا افتخار حاصل کیا۔ اُن جملہ کامیابیون کے بعد جنوری
۱۸۹۵ء مین آپ ہندوستان کو واپس آئے اور اضلاع متحدہ (جو اُس زمانہ مین
ممالک مغربی و شمالی کے نام سے مشہور تھا) مین بعہدۂ اسسٹنٹ کلکٹر و مجسٹریٹ اوّلاً
ضلع سہارنپور مین اور پھر قلیل مدت کے لیے شاہجہانپور اور بریلی مین اور بعدہ دو
سال ہمیرپور مین بعہدۂ جنٹ مجسٹریٹ معین ہوے۔ آپ دو برس تک کروی سب
ڈویزن ضلع باندہ کے افسر ضلع رہے۔ اسکے بعد پھر آپ سہارنپور کو واپس گئے
اور اختیارات اڈیشنل جج کے عطا ہوے آپ کو مختلف زبانون مثل اُردو۔ ہندی۔
گجراتی۔ مرہٹی۔ فارسی۔ عربی سنسکرت۔ انگریزی۔ فرانسیسی اور لاطینی مین مہارت ہے
آپ نے انگریزی لٹریچر مین بھی تبحّر حاصل کیا ہے اور بزمانۂ قیام انگلستان وہان کے
رسوم۔ قواعد معاشرت اور علمی اور تمدنی ترقیون کے اصول سمجھنے مین کوشش
بلیغ کی اور آپ انگریزی سیرت کے شیدائی ہین۔ آپ کی راے ہے کہ ہندوستانیون
کے انگلستان جانے کا مقصد اعلیٰ یہ ہونا چاہیے کہ انگریزی اخلاق و عادات اور
انگریزون کے عمدہ اصول حیات مثل مردانگی۔ صدق۔ جرأت۔ ہمت۔ آزادی۔

وغیرہ کو اخذ کرے اور اُسکا معتاد ہو جائے۔ آپ کو ہندوستان کی صنعت و حرفت سے کمال دلچسپی ہے اور آپ کا خیال ہے کہ ہندوستان کی بہبود اسی پر موقوف ہے کہ ہندوستانی اپنے ملک کی صنعت و حرفت کی قدر کرین۔ آپ نے حسب الحکم گورنمنٹ ایک مضمون ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے بنائے ہوے ریشمی کپڑے کے مبحث پر تحریر کیا جو ہندوستان اور انگلستان مین نہایت مقبول ہوا۔ آپ کو کتب بینی کا خاص ذوق ہے اور ایک عمدہ اور وسیع کتب خانہ ذاتی آپ نے فراہم کیا ہے۔ سکونت سہارنپور۔

مہیش چندر۔ نیایہ رتن۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مہا موپادھیایہ۔ ولادت ۱۸۳۶ء

آپ موضع ناریت ضلع ہوڑہ صوبۂ بنگال کے بھٹاچاریہ خاندان سے ہین۔ آپ کے بزرگون مین سے اکثر سنسکرت کے عالم گذرے ہین۔ آپ کے والد ہری نارائن ترکاسدہانت اور آپ کے دو چچا گروپرساد ترکا پنچانن اور ٹھاکرداس چورامنی بہت بڑے پنڈت تھے۔ آپ کی تعلیم سنسکرت نو برس کی عمر سے شروع ہوئی لغات سنسکرت جو مبتدیون کو پہلے یاد کرادیے جاتے ہین اُسکے حفظ کرنے مین آپ اپنے ہم مکتبون کی بہ نسبت قاصر تھے لہذا آپ کے ابتدائی معلم نے یہ راے قائم کی تھی کہ آپ ہونہار طالب علمون مین نہین ہین۔ بارہ برس کی عمر مین آپ سنسکرت کی صرف و نحو کی تکمیل کے لیے موضع رسک گنج کو تشریف لے گئے کیونکہ اس موضع کے سنسکرت معلم پنڈت ٹھاکرداس چورامنی صرف و نحو کے درس و تدریس مین نہایت مشہور تھے۔ یہان آپ کی ذہانت و جودت کے آثار نمایان ہونے لگے۔ اُسی زمانہ کے قریب ایک پنڈت نے جو علم منطق مین کامل تھا آپ کے اُستاد سے کہا تھا کہ آپکے قیافہ سے آپ کی طبیعت علم منطق کے لیے نہایت مناسب معلوم ہوتی ہے۔ اُسکے بعد

آپ تحصیل علم کے لیے ۱۸۵۲ء مین کلکتہ گئے۔ پہلے کالج مین پڑھنے کی تجویز تھی مگر وہان کے بعض لازمی ابتدائی مضامین آپ کے مذاق کے خلاف تھے لہذا آپ نے کالج سے علٰحدہ تحصیل علم شروع کی اور یہان آپ نے مشہور و معروف اُستادون سے منطق اور علم بلاغت حاصل کیا۔ اور ایک پنجابی جوگی سے جو اُس زمانہ مین کلکتہ مین مقیم تھا فلسفہ سری ہرش جو کومٹ کے فلسفہ سے ملتا ہوا ہے حاصل کیا۔ پھر آپ نے علم نجوم پڑھا۔ اسکے بعد تکمیل علوم کی غرض سے ۱۸۶۱ء مین بنارس آئے اور یہان آپ کے اُستادون مین بشودھا نند سوامی تھے جہان اونیشد یا تجلی میانسا فلاسفی اور وید وغیرہ کے درسون مین شریک ہوکر درجۂ تکمیل کو پہونچایا۔ اسی زمانہ مین مسٹر گریفتھ صاحب سے جو اُس زمانہ مین بنارس کالج کے پرنسپل اور سنسکرت کے ایک زبردست عالم تھے ملاقات ہوئی اور اُن سے آپ نے ایک سارٹیفکٹ حاصل کیا۔ ۱۸۶۳ء مین کلکتہ واپس آئے اور تعلیم سنسکرت کے واسطے مہاراجہ کومل کرشن نبیرۂ راجہ نب کرشن کی سرپرستی مین ایک مکتب جاری کیا۔ ۱۸۶۴ء مین آپ گورنمنٹ سنسکرت کالج کلکتہ کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوے۔ اب آپ نے انگریزی پڑھنا شروع کی۔ بعدازان آپ علم فقہ و فلسفہ و بلاغت کے مستقل پروفیسر مقرر ہوے۔ پھر آپ اس کالج کے پرنسپل ہوگئے۔ آپ ہی کی تحریک سے ہندو مسلمان علما کے لیے مہاموپادھیا اور شمس العلما کے خطابات مقرر ہوے ہین۔ آپ اکثر علمی مجالس مثلاً ایشیاٹک سوسائٹی بنگال۔ انڈین ایسوسی ایشن ترقی علوم کلکتہ یونیورسٹی بورڈ ممتحنان ٹکسٹ بک کمیٹی بہار سنسکرت سماج۔ انتھروپالوجیکل سوسائٹی بمبئی کے ممبر ہین اور تھوڑے دنون سے آپکو ہنگرین اکیڈیمی آف سائنس کی ممبری کی عزت بھی حاصل ہے۔ علاوہ اسکے آپ انڈین ہوسٹل کمیٹی کے جنٹ سکرٹری اور بیتھون گرل اسکول کے رکن اور گورنمنٹ انجینیرنگ کالج واقعہ شبپور کے وزٹر ہین۔ آپ نے اپنے زمانۂ پرنسپلی مین گورنمنٹ بنگال کے ذریعہ سے

علماے سنسکرت کے امتحانی خطابات قائم کیے۔ اِن امتحانون کے قائم ہونے کی وجہ سے
علم سنسکرت جو نہایت تنزل کے عالم مین تھا کسیقدر رو بہ ترقی ہوگیا۔ جن مدرسون کے
طلبہ ان امتحانون مین کامیاب ہوتے ہین اُنکے معلمین و طلبہ کو گورنمنٹ کی طرف سے
انعامات دیے جاتے ہین۔ گورنمنٹ نے ۱۸۸۷ع مین آپ کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
عطا کیا اور ۱۸۸۸ع مین آپ کو خطاب مہامہوپادھیا مرحمت ہوا جو آپ کی اعلیٰ درجہ
کی فضیلت کے شایان شان ہے۔ پروفیسر اے۔ بی۔ کاول سابق پرنسپل سنسکرت کالج
کلکتہ و حال لکچرار سنسکرت و دیگر السنہ مشرقیہ کیمبرج یونیورسٹی کے مراسلات جو آپ کے
نام آئے ہین اُن مین آپ کے اعلیٰ درجہ کے تبحر کا اعتراف پایا جاتا ہے۔ نہ صرف ہندوستان
بلکہ یورپ اور امریکہ مین بھی مجمع علماے سنسکرت مین آپ کا نام مشہور ہے۔ آپ اکثر کتابون
کے مصنف اور محشی ہین مثلاً۔ حواشی کاویہ پرکاش۔ میمانسا درشن۔ بلیک یجروید۔ کسمنجلی۔
آپ نے اکثر رسالہ شائع کیے ہین اور سوامی دیانند سرستی کے وید بھاش پر بھی ایک رسالہ لکھا
ہے۔ اسکے علاوہ آپ نے علم ہیئت کے متعلق دو رسالہ شائع کیے۔ اور فلسفہ منطق
کے اصطلاحات پر نوٹس تحریر کیے جسکو آپ نے حسب فرمائش ڈاکٹر لیٹنر کے لکھا تھا۔
انٹرنیشنل کانگرس علماے علوم مشرقیہ کی طرف سے اِس تالیف پر آپ کو انعام دیا گیا۔
اسکے علاوہ آپ نے رفاہ عام کے کامون مین بھی نہ صرف زبانی بلکہ مال سے مدد دی
ہے۔ آپ نے اپنے مسکن موضع ناریت مین ایک سکنڈری اسکول قائم کیا ہے تعلیم نسوان
مین بھی آپ نے معتدبہ حصہ لیا جب میتھون اسکول لڑکیون کی تعلیم کے لیے جاری ہوا
(جو اب کالج ہے) تو اکثر پرانے خیال کے لوگ اپنی لڑکیون کو اِس تعلیمگاہ مین بھیجنے سے
احتراز کرتے تھے۔ آپ نے بلا تامل اپنی لڑکی کو تعلیم کے لیے بھیجدیا۔ سکونت ناریت ضلع ہوڑہ

چندر سیکھر۔ راجہ۔ تعلقدار سینڈی۔ خاندانی حالات مین بیان ہوا ہے کہ پاٹھک

امرت لال کے تین بیٹے تھے پاٹھک کندن لعل - پاٹھک موہن لال - پاٹھک سیتا رام - پاٹھک موہن لال کی ایک دختر اُمید کنور نامے تھی جسکی شادی راجہ کاشی پرشاد پسر تیواری گنیش پرشاد ساکن و زمیندار موضع مصر کھیڑہ ضلع راے بریلی سے ہوئی تھی اور کل جائداد و ریاست پاٹھک موہن لال کی اُنکے داماد راجہ کاشی پرشاد کو ملی - علاوہ اس جائداد کے اُنھون نے اپنے خسر کے بھائی پاٹھک سیتارام کا حصہ بھی بیع کے ذریعہ سے حاصل کیا لہذا تعلقہ سسینڈی مین وہ دو ثلث کے مالک ہوے - راجہ کاشی پرشاد نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین بمقام عالم باغ لکھنؤ کمال وفاداری سے رسد کا انتظام کیا اور ایک دوازدہ سالہ مس کی جان بچائی اور بعد تسلط نہایت حفاظت سے جنرل اوٹرم صاحب کے سپرد کردیا - اِس خیر خواہی کے جلدو مین خطاب راجگی موروثی اور ایک ضرب توپ اور شمشیر مرحمت ہوئی اور منجملہ پانچ خیر خواہ تعلقداران اودھ کے آپ کا نام بھی درج ہوا اور تعلقہ دولیا وجھولیا ولال گنج عطا ہوا اور کل علاقہ کا استمراری انتظام اور جمع مالگذاری مجوزہ سرکار مین فی صدی دس روپیہ کی چھوٹ دیگئی - چونکہ راجہ کاشی پرشاد لاولد تھے اسلیے اُنھون نے اپنے چچازاد بھائی تیواری مادھو پرشاد کے منجھلے لڑکے تیواری رام کرشن کو اپنا جانشین مقرر کیا اور مذہب اہل ہنود کے موافق رسم تبنیت ادا کی اور چندر سیکھر نام قرار دیا - راجہ کاشی پرشاد نے بیادگار اپنے خسر پاٹھک موہن لال کے موہن لال گنج آباد کیا اور بہت بڑا شیوالہ اور مندر بنایا - راجہ کاشی پرشاد نے پچپن ۵۵ برس کی عمر مین ۱۸۷۱ء مین انتقال کیا - راجہ چندر سیکھر کی نابالغی کے سبب سے علاقہ زیر اہتمام کورٹ رہا جب آپ بالغ ہوے تو علاقہ کورٹ سے واگزار ہوکر آپ کے اختیار مین آیا آپ نے چند سال تک نہایت عمدہ انتظام کیا بلکہ کسیقدر علاقہ بذریعہ خرید اصل علاقہ مین اضافہ کیا - چند سال سے بعض مفسدین کی فتنہ پردازی کی وجہ سے آپ کے اور آپکی رانی کے مابین سخت نا اتفاقی پیدا ہوگئی اور آپ کا مزاج کچھ ایسا ناساز ہوا کہ علاقہ کورٹ

ہو گیا اور آپکی ذاتی حفاظت ایک ولی کے سپرد ہوئی - اب آپ کو صرف گذارہ ملتا ہے
سکونت کانپور -

علی عباد - سید - خانصاحب - ولادت ۱۸۵۲ء - آپ کا سلسلۂ نسب امام دہم
حضرت امام علی نقی ؑ سے ملتا ہے - آپ کے اسلاف سبزوار سے وارد ہند ہوئے تھے جہان
اپنے معاصرین مین معزز و ممتاز رہے - آپ کے دادا اور والد گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز
عہدون پر مامور تھے - غدر ۱۸۵۷ء کے آشوب ناک زمانہ مین آپ کے والد نے نہایت
استقلال کے ساتھ گورنمنٹ کی وفادارانہ خدمات انجام دین جسکے جلدو مین گورنمنٹ
نے ایک خلعت گرانبہا اور موتیون کا ہار - مرصع کلغی اور ایک زرکار دوشالہ اور اسکے
علاوہ ایک قطعۂ باغ اور ایک ہزار سالانہ مالگذاری کی اراضی نسلاً بعد نسلٍ عطا کی -
۱۸۶۶ء مین آپ کے والد نے انتقال کیا - آپ کے برادر اکبر سید علی جواد (پنشنر
تحصیلدار) نے آپ کو علوم مشرقیہ کی اعلیٰ تعلیم دی - آپ کی اردو نظم و نثر دونون مین
خاص شیرینی اور دلبستگی پیدا ہے - حکام وقت نے آپ کی دیانت - ذہانت - ہردلعزیزی
اور گورنمنٹ کی وفاداری کی نسبت عمدہ راے دی ہین - آپکی محتاط اور انصاف پسند
طبیعت کی وجہ سے آپ کا تمام زمانۂ ملازمت آپ کے وطن ضلع الہ آباد مین بسر ہوا -
فی الحال آپ تحصیلداری کے عہدہ پر فائز ہین - آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین
گورنمنٹ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۹ نومبر ۱۹۱۰ء کو خانصاحب کے خطاب
سے سرفراز فرمایا - سکونت الہ آباد -

ٹھاکر پرشاد نرائن دیو - راجہ - ولادت ۱۸۵۳ء - آپ سورج بنسی
خاندان کے ہیوبنس راجپوتون مین ہین - یہ خاندان اپنے تئین رتن پور واقع ملک متوسط

کی ہیوبنس سلطنت سے بیان کرتا ہے۔ رتن پور کے اِس خاندان نے باون پشتون تک حکمرانی کی۔ انمین کے ایک شہزادۂ چندر گوتر نے ۱۸۵۰ء مین شمالی جانب نقل وطن کیا اور ساحل گھاگھرا پر منجھا کو اپنا مستقر قرار دیا جو فی الحال ضلع سارن مین واقع ہے۔ دو سو برس بعد اِنکے جانشینون نے گنگا کے جنوب مقام بہیا مین سکونت اختیار کی۔ تقریبًا ۱۵۲۸ء مین راجہ بھوپت دیو نے بہیا کو چھوڑ دیا اور آخر کار ہلدی کو مسکن قرار دیا۔ ۱۷۸۱ء مین راجہ چیت سنگھ راجہ بنارس کے بغاوت کرنے کے بعد راجہ بھوبل سنگھ مقام ہلدی کو راجہ بنارس کی ضبط شدہ جاگیر عطا ہوئی۔ انھون نے ۱۸۰۳ء مین انتقال کیا اور راجہ ایشری پرشاد اُنکے بیٹے اُنکے جانشین ہوے جنھون نے ۱۸۰۶ء مین رحلت کی اور انکے بعد راجہ ولگنجن سنگھ اور انکے بعد راجہ ہرک ناتھ دیو ۱۸۲۵ء مین گدی نشین ہوے۔ راجہ سرپ نرائن دیو مقام ہلدی نے زمانۂ بغاوت ۱۸۵۷ء مین نہایت قیمتی خدمات انجام دین اور اپنے تمام اعلیٰ درجہ کے مقامی اثر گورنمنٹ کے لیے صرف کیے اسکے جلدو مین باغی کنور سنگھ کے ضبط شدہ علاقہ کا کچھ حصہ مرحمت ہوا۔ سکونت ہلدی بلیا۔

رنبیر سنگھ۔ راجہ۔ ولادت ۱۷ مئی ۱۸۵۲ء۔ آپ کو خطاب مذکور ذاتی اعزاز کی حیثیت سے ۱۵ ستمبر ۱۸۸۶ء کو مرحمت ہوا۔ آپ کا تعلق سکھ برہمن خاندان سے ہے۔ راجہ لال سنگھ مہاراجہ رنجیت سنگھ والی لاہور کے آخری وزیر اعظم تھے اور پنجاب کے الحاق کے بعد وہ دیرہ دون بھیجے گئے تھے۔ زمانۂ بغاوت ۱۸۵۷ء مین انھون نے اپنی وفاداری کا ثبوت دیا۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے راجہ رنبیر سنگھ وارث ہوے اور گورنمنٹ آپ کی آبائی وفاداری کے لحاظ سے ساڑھے چار سو روپیہ ماہوار آپ کو دیتی ہے۔ آپ کو آنریری مجسٹریٹ کے اختیارات بھی حاصل ہین۔ سکونت دیرہ دون۔

رامیشور بخش سنگھ۔ راجۂ مقام بیر سنگھ پور۔ ولادت ۱۶ جون ۱۸۷۵ء شہنشاہ دہلی نے فوجی خدمات کے صلہ مین آپکے مورث اعلیٰ کو راجہ کا خطاب عطا کیا تھا جسکو ۱۸۶۵ء مین گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ امتھیا خاندان کی بڑی شاخ کے سرغنہ ہین۔ اس خاندان نے پہلے شیوپوری اور پھر مشہور قلعۂ کالنجر مین نشو و نما پائی۔ تیمور کے حملہ کے وقت کالنجر کے راجہ پرتھی چند کے پوتے راے پال سنگھ نے اپنا آبائی وطن چھوڑ کر امیٹھی ضلع لکھنؤ مین توطن اختیار کیا۔ خاندانی روایات اسطرح مشہور ہین کہ شہنشاہ دہلی نے اودھ کی ایک بغاوت فرو کرنے کے لیے انکو بھیجا تھا جسمین انھون نے راجہ بلبھدر سین کو شکست دیکر اُسے قتل کیا اور اُسکے جلدو مین یہ راجۂ امیٹھی کے خطاب سے ممتاز ہوے۔ پندرھوین صدی کے اختتام پر اس خاندان کے تین بھائیون یعنے راجہ جمدھر سنگھ کے بیٹون نے مزید فتوحات کین اور انمین کے سب سے بڑے بھائی راجہ ڈنگر سنگھ راجگان کھراوان کے مورث اعلیٰ ہوے اور انمین سب سے چھوٹے بھائی رام سنگھ راجۂ امیٹھی اور بھگوان بخش مقام پوکھر انصاری کے مورث اعلیٰ تھے۔ راجۂ حال یعنی رامیشور بخش سنگھ راجۂ بیر سنگھ پور راجہ ڈنگر سنگھ کی سترھوین پشت مین ہین اور ۲۸ دسمبر ۱۸۸۷ء کو مالک ریاست ہوے سکونت بیر سنگھ پور پرگنہ کھراوان ضلع راے بریلی۔

دیاونت کنور۔ رانی۔ آپ راجہ نرپت سنگھ رئیس کیمھرہ ضلع کھیری کی جانشین ہین۔ آپ کی قوم چوہان راجپوت ہے۔ آپکی ریاست ایک مدت مدید سے تلک دھاری راج چلی آئی ہے اور ہمیشہ شاہان وقت کی خیرخواہ رہی ہے۔ جب ملک اودھ کا انتزاع عمل مین آیا اُسوقت راجہ نرپت سنگھ کے نام تعلقہ کیمھرہ کا سرسری بندوبست ہوا اور سند تعلقداری عطا ہوئی اور وہ موروثی راجہ قرار دیے گئے۔ راجہ صاحب موصوف نے ۱۸۶۰ء مین وفات پائی اُسوقت یہ علاقہ اُنکے خلف راجہ اچل سنگھ کے نام ہوکر کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام آیا لیکن راجہ اچل سنگھ نے بھی ۱۸۹۶ء مین

نابالغی کی حالت مین وفات پائی - ۲۷ نومبر ۱۸۹۶ء کو راجہ اچل سنگھ کے علاقہ کا داخل خارج رانی دیا ونت کنور کے نام ہوا - اسکے بعد راجہ نرپت سنگھ کے نواسے دیبی پرتاب سنگھ وارث ہونگے جو راجۂ مرحوم کی دختر کلان کے فرزند ہین جنکی تصویر بوجہ پردہ نشینی رانی صاحبہ درج کی گئی ہے -

سچیت پرشاد سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ آنریبل راجہ شیوپرشاد سی - ایس - آئی - مرحوم کے فرزند ہین - آپ پنوار چھتری ہین آپ اور مرشد آباد کے جگت سیٹھ ایک ہی خاندان سے ہین - آپ کے مورث اعلیٰ ٹھاکر دھاندل رنتھنبور مضافات جےپور کے رہنے والے تھے - سلطان علاء الدین خلجی کے عہد مین جب رنتھنبور کا الحاق ممالک محروسہ مین ہوگیا تو اس خاندان نے احمد آباد کو ہجرت کی - پھر وہان سے چمپانیر مین اور وہان سے کھمبایت مین آیا - امرت نے جو دھاندل سے چھبیسوین پشت مین تھے شاہجہان شہنشاہ دہلی کو ایک گرانبہا الماس نذر دیا اسپر شہنشاہ نے خوش ہوکر راے کا خطاب مرحمت فرمایا اور اپنے ہمراہ دہلی مین لائے اور جواہر خانہ کا مقیم (مقوم) معین کیا - راے امرت کے فرزند راے اودے چند نے دھن بائی خواہر سیٹھ مانک چند مرشد آبادی سے شادی کی - انکے تین لڑکے ہوے راے سوبھا چند - راے متھرا داس - راے فتح چند - مؤخر الذکر نے محمد شاہ کے عہد مین خطاب جگت سیٹھ کا حاصل کیا - فتح چند کو انکے ماموں مانک چند نے متبنّی کیا تھا - نادری قتل عام مین انکے دونون بھائی مقتول ہوے اسکے بعد بقیہ خاندان مرشد آباد مین آکر آباد ہوا - سوبھا چند کے ایک بیٹے راے امرچند باقی تھے انکے بیٹے راجہ ڈال چند جگت سیٹھ تھے - فتح چند کے بھی دو بیٹے تھے - دیا چند - انند چند - دیا چند کے بیٹے کا نام سیٹھ سروپ چند تھا اور انند چند کے بیٹے کا نام مہتاب راے تھا جو جگت سیٹھ تھے - ان چچیرے بھائیون کو نواب قاسم علی خان ناظم

بنگال نے اسوجہ سے کہ یہ سرکار انگریزی کے طرفدار اور لارڈ کلایو کے شریک تھے قید کیا۔ اُنمین سے صرف راجہ ڈال چند بچکر نکل آئے اور نواب وزیر اودھ کی پناہ لی۔ نواب قاسم علی خان مہتاب رائے اور سروپ چند کو اپنے فرار ہونے کے وقت ساتھ لے آئے اور قتل کر ڈالا۔ راجہ ڈال چند کے بعد اُنکے بیٹے راجہ اوتم چند اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے بابو گوپی چند وارث ہوے۔ بابو گوپی چند کے بیٹے راجہ شیو پرشاد تھے جنکو سرکاری خدمات کے جلدو مین سی۔ ایس۔ آئی۔ اور راجہ کا خطاب ملا تھا جو بعد کو موروثی قرار دیا گیا۔ راجہ شیو پرشاد نے تیس سال کی ملازمت کے بعد عہدۂ انسپکٹری مدارس سے پنشن حاصل کی جسکی سالانہ تعداد پانچہزار روپیہ سالانہ تھی۔ اُنھون نے ۱۸۹۵ء مین انتقال کیا اور اُنکے جانشین آپ ہوے۔ آپکی تعلیم بنارس کالج مین ہوئی اور بعد ختم تعلیم آپ ایجنٹ گورنر جنرل بنارس کے میر منشی مقرر ہوے۔ ۱۸۹۲ء مین آپ نے پنشن لی اور اُسکے دوسرے سال مہاراجہ بنارس کے رسالہ کے رسالہ دار مقرر ہوے۔ آپ کی خاندانی جائداد مین بارہ مواضع شامل ہین جنپر آپ قابض اور متصرف ہین۔ بسبب لاولد ہونے کے آپ نے اپنے چھوٹے بھائی کے بیٹے کمار چند انند پرشاد کو متبنیٰ کیا تھا مگر اُسکا انتقال ہوگیا اور اب آپ کے دو بھتیجے کمار نتیانند پرشاد سنگھ اور ستیانند پرشاد سنگھ آپ کے وارث ہین۔ سکونت بنارس۔
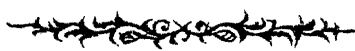
جگموہن سنگھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ اٹرا چند اپور۔ ولادت ۱۲۔ اگست ۱۸۴۱ء

۱۸۶۴ء مین آپ مسند نشین ریاست ہوے۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے جسکو ۱۸۶۴ء مین گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے۔ آپ کا تعلق ایک بڑے کنھپوریہ (راجپوت) خاندان سے ہے۔ آپ راجہ مدن سنگھ سمروتہ خلف سوم پرشاد سنگھ کی نسل مین ہین۔ آخرالذکر کانھ کی ساتوین پشت مین ہین جو مانک چند اعظم کے زمانہ مین کنھپوریہ چھتریون کے

مورث اعلیٰ تھے۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے تین بیٹون نے جُدا جُدا تین شاخین قائم کین۔ بڑے بیٹے جنگا سنگھ نے تلوئی لی۔ چھوٹے بیٹے مان سنگھ نے اٹیھہ پر قبضہ کیا اور مدن سنگھ سمرو تہ کے مالک ہوے۔ مدن سنگھ کی ساتوین پشت مین راجہ مان دھاتا سنگھ تھے جو نواب سعادت علی خان نواب وزیر اودھ کی ریاست چندا پور پر قابض تھے۔ راجہ مان دھاتا سنگھ کے پوتے درگبجے سنگھ کے کوئی اولاد نہ تھی۔ اُنھون نے اپنے بھتیجے رگھوناتھ سنگھ کو متبنیٰ کیا تھا۔ رگھوناتھ سنگھ کے جانشین اُنکے بیٹے شیودرشن سنگھ ہوے۔ جو بہ لحاظ اوصاف کے اعلیٰ درجہ کے راجپوت تھے اور جنکی جسمانی وجاہت اور دماغی قابلیت کا ضلع بھر مین شہرہ تھا۔ اُنکے پوتے راجہ جگموہن سنگھ ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کے موقع پر اعزازی تمغہ (میڈل) عطا ہوا تھا اور عمدہ خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ کا مرحمت ہوا ہے۔ آپ کے علاقہ مین تیس مواضع شامل ہین جنکی مالگزاری پینتیس ہزار ہے سکونت چندا پور ضلع راے بریلی۔

بلونت سنگھ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجہ مقام آوا۔ ولادت ۱۸۵۳ء۔ اِس خاندان مین قدیم الایام سے یہ خطاب موروثی چلا آتا ہے۔ روایتاً مشہور ہے کہ یہ خطاب سب سے پہلے مہاراجہ اودے پور نے دیا تھا۔ راجگان آوا جادون راجپوت ہین محمد شاہ کے عہد مین ٹھاکر چتربھج زمیندار ناری پرگنہ چھاتہ نے جلیسر مین سکونت اختیار کی اور صوبہ دار کول کے یہان طبیب مقرر ہوے۔ یہ پیشہ چند روز تک اُنکے بیٹے بجے سنگھ نے بھی کیا مگر اُسکے بعد اُنکو ایک مختصر دستہ فوج کی حکومت ملگئی۔ بجے سنگھ کے بڑے بیٹے بخت سنگھ نے جو مہاراجہ بھرت پور کی سرکار مین ملازم تھے اعظم گڈھ کے ٹھاکر بہادر سنگھ کو کچھ مدد دی جسکے صلہ مین اُنھون نے اُنکو ایک موضع عطا کیا۔ اِسکے بعد

رفتہ رفتہ مختلف راجپوت جرگون کے مقبوضات اُنکے قبضہ مین آگئے اور اُنھون نے میواتیون کی ایک فوج تیار کرکے خودمختاری اختیار کی۔ بالآخر مرہٹون نے اُنکو آوا مین ایک قلعہ بنانے کا اختیار دیدیا جسکو ہیراسنگھ اُنکے جانشین نے تعمیر کرایا ہے۔ جنگ مرہٹہ کے وقت آخرالذکر راجہ نے گورنمنٹ انگلشیہ کو قابل قدر مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو جنرل لیک صاحب نے ایک سند عطا فرمائی۔ ہیراسنگھ کے بیٹے پتمبرسنگھ ۱۸۳۱ء مین مالک ریاست ہوئے جنکو گورنر جنرل لارڈ آکلنڈ صاحب نے راجہ تسلیم کرلیا چونکہ پتمبرسنگھ کے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے راجہ پرتھی سنگھ کو جو رنجیت سنگھ کی اولاد مین تھے متبنیٰ کیا۔ راجہ پرتھی سنگھ ۱۸۷۶ء مین رحلت کرگئے۔ اُسوقت اُنکے بیٹے راجہ چترپال سنگھ نابالغ تھے۔ علاقہ کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہوا۔ ۱۸۸۴ء مین چترپال سنگھ نے بھی انتقال کیا۔ اُسوقت اُنکے چچازاد بھائی بلدیو سنگھ وارث ریاست قرار پائے پھر آپ ۱۸۹۲ء مین راجہ بلدیو سنگھ کے جانشین ہوئے۔ آپ کچھ عرصہ تک ممالک مغربی و شمالی و اودھ کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ عنایت ہوا۔ آپ کے علاقہ کی مالگزاری تین لاکھ چھہتر ہزار دوسو پچیس روپیہ ہے۔ سکونت آوا ضلع ایٹہ

عبدالکریم۔ شیخ۔ حافظ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ وی۔ او۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ سابق انڈین سکرٹری حضور قیصرۂ آنجہانی۔ آپ شیخ صدیقی ہین۔ آپ کے والد خان بہادر ڈاکٹر حاجی شیخ محمد وزیرالدین معززین آگرہ مین سے تھے۔ آپ کے اجداد ضلع فرخ آباد کے رہنے والے تھے ۱۸۵۰ء مین آپ کے پردادا شیخ غلام حسین بوجہ انقلاب زمانہ و عدم موافقت آب و ہوا ترک وطن کرکے آگرہ مین مسکن گزین ہوئے۔ آپ کے عزیز و اقارب اکثر ملازمت پیشہ رہے اور ہنوز معزز عہدون پر ممتاز ہین چنانچہ آپ کے

بڑے بھائی حافظ محمد عبد العزیز تحصیلدار فیروزآباد ضلع آگرہ مین موجود ہین - آپکے نانا میر جعفر علی عہد عالمگیر بادشاہ سے معافیدار ہین چنانچہ اُنھین کی معافی اراضی مین جو سنٹرل جیل آگرہ کے متصل واقع ہے آپ کی کوٹھی اور باغ موجود ہے - آپ کے والد ڈاکٹری کا امتحان پاس کرکے فوجی ڈاکٹر معین ہوے اور مختلف چھاونیون مین قیام رہا ۱۸۷۸ء مین رسالہ اول کے ہمراہ جنگ افغانستان مین موجود تھے - بعد واپسی وحصول تمغۂ فتح و نصرت فوج سے سول مین تبدیلی ہوئی - ۱۸۹۳ء مین بحصول رخصت حج بیت اللہ اور زیارت مدینۂ منورہ کے لیے تشریف لے گئے - ۱۸۹۶ء مین پنشن پائی - قبل از حج آپ کو بحکم قیصری ولایت جانا ہوا اور حضور قیصرۂ آنجہانی کے شرف قدمبوسی سے مشرف ہوے ۱۹۰۰ء مین انتقال کیا - آپ بزمانۂ حیات اپنے والد کے اُنکے ہمراہ مختلف مقامات مین رہے چنانچہ جنگ افغانستان مین بھی آپ اپنے والد کے ہمراہ تھے - آپکی تعلیم دینیات وغیرہ کی خانگی طور سے ہوئی - پہلی ملازمت آپکی ۱۸۸۲ء مین بعہدۂ نائب وکیل ریاست جاورہ مین ہوئی - اُسی زمانۂ ملازمت مین محمد وزیر خان زمیندار موضع منوہرپور کی لڑکی سے آپ کا عقد ہوا - یہ ملازمت آپ نے ۱۸۸۴ء مین ترک کی - اور چندروز بعد سنٹرل جیل آگرہ مین اطفال مقید کی تعلیم کے لیے معین ہوے - ۱۸۸۶ء مین جب بمقام لندن کلونیل اور انڈین نمائشگاہ قائم ہوئی تو اس نمائش مین چند لڑکے جو قالین بنانے مین مشاق تھے سنٹرل جیل سے ولایت کو روانہ کیے گئے - یہ سرجان ڈاکٹر ٹیلر صاحب انسپکٹر جنرل محابس کی کارگزاری تھی جو ولایت مین نہایت مقبول ہوئی - اسی اثنا مین سرجان کو یہ حکم ہوا کہ جوبلی ۱۸۸۷ء مین ایک قابل اور تندرست لکھا پڑھا آدمی جو ملکۃ الکبریٰ (آنجہانی) کو مضامین اُردو و فارسی کا مطلب سمجھا دیا کرے لایا جائے - سرجان نے اس خدمت کے لیے آپ کو تجویز کیا - آپ ۱۸۸۷ء مین آگرہ سے ولایت کو روانہ ہوے اور لندن مین پہونچکر حضور قیصرہ کی

خدمت مین باریاب ہوے اور پندرہ برس شاہنشاہی محلات مین آپ کی زندگی بسر ہوئی - آپ جب ولایت گئے تھے تو انگریزی نہ جانتے تھے حضور قیصرہ کے ایما سے آپ نے انگریزی پڑھنا شروع کی اور چند عرصہ مین حسب ضرورت انگریزی سے واقفیت حاصل کر لی - اسی زمانہ مین حضور قیصرہ نے اُردو زبان حاصل کرنے کا شوق ظاہر فرمایا اور اس مقصد کے لیے وقت مقرر ہوا ۱۸۸۹ء مین بحصول رخصت تین ماہ آپ ہندوستان تشریف لائے - اسی سال لارڈ لینسڈون نے آگرہ مین دربار کیا - آپ بحیثیت رائل ہوس ہولڈر (ملازم خانگی حضور قیصرہ) اس دربار مین نہایت احترام کے ساتھ شریک کیے گئے ۱۸۹۰ء مین آپ بعہدۂ انڈین سکرٹری مامور ہوے ۱۸۹۵ء مین آپکو سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت ہوا ۱۸۹۶ء مین بصلۂ حسن خدمت خطاب سی - وی - او - سے ممتاز ہوے - بالآخر بعد وفات قیصرۂ آنجہانی ۱۹۰۱ء مین بعد حصول پنشن شاہی واپس آئے - آپ نے پندرہ برس اپنی عمر عزیز کے اُس قیصرہ کی خدمت مین بسر کیے ہین جسکے جاہ وجلال عظمت و شوکت معدلت اور عطوفت کا تذکرہ صفحات تاریخ سے ہرگز محو نہوگا - باوجود اس عرصۂ دراز تک ولایت مین قیام کرنے کے آپ نے نہایت مذہبی پابندی کے ساتھ اوقات بسر کی - آپ کی اس پختہ دینداری اور کمال احتیاط کی عام شہرت ہے - ولایت سے واپس ہونے کے ایک سال کے بعد مسلمانان آگرہ نے آپ کو مساجد اور معابد عمارات آگرہ و اعتماد پور کی انتظامی کمیٹی کا ممبر اور لوکل ایجنٹ مقرر کیا - سکونت آگرہ -

---

عبدالکریم - حافظ - شیخ - خان بہادر - سی - آئی - ای - آپ کے بزرگون کا اصلی وطن موضع اریل ضلع الہ آباد ہے جہان اسوقت تک خاندانی جائداد و اراضی وغیرہ منقولہ وغیرہ موجود ہے - آپکے بزرگ بھومنیار برہمن تھے جنکو شہنشاہ اورنگ زیب

کے عہد مین شاہ شمس الدین لاہوری نے اسلام کی تبلیغ کی۔جب میرٹھ مین انگریزی
چھاؤنی قائم ہوئی تو آپ کے والد شیخ مدار بخش اپنی آبائی جائداد موضع الہ آباد۔کانپور
فتحپور و انبالہ کا انتظام اپنے برادر اصغر شیخ محمد تقی کے سپرد کر کے حسب طلب حکام وقت
میرٹھ مین وارد ہوے جہان گورنمنٹ نے کمسریٹ کے جملہ ضروری سامان مہیا کرنے کا
کام اُنکے سپرد کیا۔۱۸۲۶ء کی جنگ بھرت پور کے زمانہ مین بھی وہ سرکاری کمپ کے ساتھ
موجود رہے۔اسکے بعد ۱۸۴۲ء کی جنگ افغانستان مین جلال آباد کے کالم فوج کے ساتھ
رسد رسانی کی خدمت کے لیے بھی وہ منتخب ہوے جہان گورنمنٹ کی پولیٹکل خدمات بھی
اُنکے ہاتھ سے سرانجام پائین اور اُنکے اکثر اعزا اور کارندے مقتول ہوے اور وہ خود
بھی قلعۂ جلال آباد مین محصور رہے۔حافظ شیخ عبدالکریم کے برادر اکبر شیخ الٰہی بخش
بھی ایک مشہور و معروف شخص تھے۔اُنھون نے اپنے والد کی حیات مین جنگ لاہور
۱۸۴۶ء مین برٹش فوج کے لیے رسد رسانی وغیرہ کا کام اس خوبی سے انجام دیا کہ
گورنمنٹ نے اُنکو پشاور سے کلکتہ تک کی تمام برٹش چھاؤنیون کی ضروریات کی بہم رسانی کا
ٹھیکہ دیدیا جو ۱۸۶۵ء تک برابر اُنکے پاس رہا۔۱۸۵۷ء کے غدر دہلی و میرٹھ کے زمانہ
مین شیخ الٰہی بخش نے نہایت ہوشیاری اور مستعدی کے ساتھ اُن انگریزونکی جانین بچائین
جو چھاؤنی میرٹھ کے ایک دمدمہ مین پناہ گزین ہوے تھے۔سلسلۂ سُراغ رسانی کے
قائم رکھنے کے نازک فرائض کو شیخ الٰہی بخش نے دہلی مین اور حافظ عبدالکریم نے
میرٹھ مین نہایت معتمدانہ طریقہ سے انجام دیا جسکے لیے فوجی حکام نے انھین دونون
بھائیون کی جانبازانہ۔خیر خواہانہ اور عاقلانہ تدابیر کو برٹش تسلط کے جلد قائم ہونے کا
سبب قرار دیا۔شیخ الٰہی بخش نے مسجد جامع دہلی کو اپنی فرزانگی سے غدر کے پُرآشوب
زمانہ مین منہدم ہونے سے محفوظ رکھا۔انھون نے میرٹھ اور دیگر بلاد مین بھی بکثرت مساجد
تعمیر کرائین اور میرٹھ کے احاطۂ عدالت مین ایک عمارت اہل مقدمہ کی آسایش کیلیے

بنوائی اور ۱۸۷۷ء کی خشک سالی مین میرٹھ مین ایک بڑا محتاج خانہ قائم کیا جسکے صلہ
مین گورنمنٹ نے اُنکو خلعت فاخرہ اور خان بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا۔ اُنکے
لاولد انتقال کرنے کے بعد شیخ حافظ عبد الکریم مالک و قابض جائداد ہوے جسکا
انتظام آپ نے نہایت خوبی سے کیا۔ آپ ایک کریم النفس۔ صاحب حلم اور مخیر رئیس
ہین۔ علاوہ خیرات روزانہ کے چوبیس ہزار روپیہ سالانہ اکثر شرفا و غربا کی مستقل
تنخواہون مین صرف ہوتا ہے۔ رفاہ عام کے کامون مین ہمیشہ آپ نے معتد بہ رقمین
عطا کین جسکے جلدو مین ۲۴۔ مئی ۱۸۸۵ء کو خان بہادر اور ۲۔ مئی ۱۸۹۰ء عیسوی
کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ نے ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی ڈائمنڈ جوبلی
کی یادگار مین دس ہزار کے صرف کثیر سے موضع سیکری مین ایک سرا اور اُسکے متعلق
ایک ڈائمنڈ جوبلی اسپتال تعمیر کرایا۔ اِس اسپتال کے قیام کے لیے پانچسو روپیہ سالانہ
آپ اپنی جیب خاص سے دیتے ہین۔ اسکے علاوہ بیس ہزار روپیہ ایک مدرسۂ عربیہ
کی تعمیر مین صرف کیے۔ میرٹھ کے ٹون ہال اور کناٹ ہال کی تعمیر مین بلا قیمت زمین
دینے کے علاوہ بائیس ہزار روپیہ کا چندہ بھی عطا کیا۔ شہر میرٹھ مین چھ ہزار کی لاگت
سے ایک شفاخانہ اور موضع راچھوتنی مین تین ہزار کے صرف سے ایک پل تعمیر کرایا
جسکے بغیر اکثر جانین تلف ہوا کرتی تھین۔ آگرہ۔ میرٹھ اور الہ آباد کے لیڈی ڈفرن فنڈ مین
چوبیس ہزار روپیہ اور میرٹھ کالج مین دس ہزار روپیہ اور پرنس البرٹ وکٹر کی یادگار
مین علیگڈھ کالج کو پانچہزار روپیہ عنایت کیے ہین۔ رمزی اسپتال نینی تال اور فیمن فنڈ
سرسید میموریل فنڈ اور یادگار قیصر ہند مین چندے دیے ہین۔ علاوہ برین قحط زدگان
عراق عرب کو ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین دو ہزار روپیہ گورنمنٹ کے ذریعے سے
روانہ کیے۔ زمانہ قحط میرٹھ مین غربا کی امداد کی اور جب تک خشک سالی رہی مذکورۂ
بالا چوبیس ہزار روپیہ سالانہ کی مقررہ تنخواہین دوچند تقسیم فرماتے رہے۔ اپنے دیہات کے

مزارعین کو دس ہزار روپیہ لگان کے معاف کردیے - اسوقت آپکی عمر بہتر برس کی ہے - آپکے دو فرزند شیخ وحید الدین اور شیخ بشیر الدین ہین - مقدم الذکر فرزند کو بطور جانشین ریاست کا انتظام سپرد ہے اور وہ خود بھی چار لاکھ کی ذاتی جائداد کے مالک ہین اور رویلز کلب میرٹھ کے آنریری ممبر - میرٹھ ڈفرن فنڈ کمیٹی کے لائف ممبر اور اسی فنڈ کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر اور اپر انڈیا بنک میرٹھ - دہلی نینی تال - شملہ - بریلی اور لکھنو اور نارتھ ویسٹ سوپ کمپنی میرٹھ و کلکتہ کے ڈائرکٹر اور محمڈن ایسوسی ایشن اور انجمن حامی اسلام میرٹھ کے صدر نشین ہین - سکونت میرٹھ -

---

پرتاب بہادر سنگھ - راجہ - ولادت ۱۵ - مارچ ۱۸۴۷ء - آپ کنپوریہ چھتری ہین - راجہ مانک چند گہروار کی ایک دختر کے سوا اور کوئی اولاد نرینہ نہ تھی جنکی شادی اُنھون نے سوچھ رکھ کے ساتھ کی تھی - اور تمام علاقہ و راج اپنی دختر کو دیدیا تھا سوچھ رکھ کی ایک شادی ایک برہمن خاندان مین ہوئی تھی جنکی اولاد ملقب بہ پانڈے ضلع الہ آباد مین موجود ہے - مانک چند کی لڑکی سے سوچھ رکھ کی جو شادی ہوئی تھی اُس سے راجہ کانتھ پیدا ہوے جو قوم کنپوریہ کے بانی ہین - انکے تین بیٹون مین راجہ رہنس اس خاندان کے مورث اعلیٰ تھے جنکے قبضہ مین گوراکٹاری کی ریاست آئی - انکے بعد نسلاً بعد نسلٍ اُنکی اولاد برابر اس ریاست پر قابض رہتی آئی - آخری راجہ سر نام سنگھ نے اس ریاست کو بہت بڑی ترقی دی اور رعایا کی سرسبزی اور خوشحالی کی جانب انکو خاص توجہ تھی - اُنھون نے اجودھیا مین ایک عالیشان ٹھاکردوارہ تعمیر کرایا - راجہ سر نام سنگھ ۲۷ - فروری ۱۸۶۹ء کو لاولد فوت ہوے اُنکے بعد اُنکی بیوہ رانی ہرناتھ کنور نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ریاست کا انتظام کیا اور ۵ - مئی ۱۸۵۶ء کو وہ بھی انتقال کرگئین - اُنکے وصیت نامہ کی رو سے انکے ایک قریب کے رشتہ دار راجہ پرتاب بہادر سنگھ وارث ریاست ہوے

اور لوکل گورنمنٹ نے ۱۷۔ستمبر ۱۸۸۶ء کو آبائی اور موروثی خطاب آپ کو عطا کیا۔آپ
۱۰۔جون ۱۸۶۵ء کو گدی نشین ہوسے تھے۔زمانۂ نابالغی مین آپکے والد بابو جگموہن سنگھ
ریاست کا نظم و نسق کرتے رہے اور ریاست مین چند مواضع کا اضافہ کیا جب سے آپ
بالغ ہوسے ریاست کا انتظام خود آپ کرتے ہین۔سکونت کٹاری ضلع سلطانپور۔

اودت نرائن سنگھ۔راجہ۔ولادت ۱۳۔نومبر ۱۸۶۱ء۔یہ خاندان قوم رکوار
کی چھوٹی شاخ مین ہے۔بڑی شاخ مین راجگان بوندی تھے جنکی جاگیر غدر کے بعد بجرم بغاوت
ضبط ہوگئی اور وہ گمنام ہوگئے۔۱۴۱۴ء مین دو بھائی پرتاب ساہ اور ڈونڈے ساہ
مقام رکوار واقع کشمیر سے آکر مقام کُھیری پرگنہ سیلک مین آباد ہوسے۔پرتاب ساہ کے
ایک بیٹے بالدیو بانی خاندان بوندی اور دوسرے بیٹے سالدیو شاخ رام نگر کے مورثِ
اعلیٰ تھے۔سارنگ دھرا اور کنور دھر دو بھر راجاؤن کا وسیع علاقہ دریاے گھاگھرا کے
دونون جانب واقع تھا۔جب تقاضے لگان کی علت مین دربار دہلی نے اُنپر فوجکشی کی
اور بالدیو سالدیو نے اُنکو مقتول اور ریاست کو مفتوح کیا تو اُسکے صلہ مین دریاسے
گھاگھرا کے دہنے ساحل کا علاقہ رام نگر وغیرہ سالدیو کو اور بائین جانب کی جاگیر بوندی
وغیرہ بالدیو کو ملی۔بالدیو کی گیارھوین پشت مین ایک متبنیٰ بیٹے انوپ سنگھ نے ۱۷۵۱ء
مین اپنی قوم رکوار کی جمعیت ہمراہ لیکر لکھنؤ پر حملہ کیا مگر شیخ زادون نے چھیو لیا گھاٹ پر
اُنکا مقابلہ کیا اور اُنکے علاقہ پر قبضہ کر لیا۔صرف چند مواضع راجہ انوپ سنگھ کے پاس
باقی رہ گئے۔تقریباً ۱۸۱۶ء مین منتشر قوم پھر یکجا اور متفق ہوئی اور ۱۸۵۵ء مین
قبل تسلط سلطنت برطانیہ راجۂ رام نگر نے اپنی خاندانی جاگیر پھر حاصل کر لی بلکہ اُسمین
بہت کچھ اضافہ کیا۔انوپ ساہ کے بیٹے صورت سنگھ کو دربار اودھ مین بہت بڑا رسوخ
حاصل تھا۔اُنکے بعد اُنکے بیٹے گوربخش سنگھ رام نگر کے تعلقہ دار اور محمد پور اور بھٹولی کے

چکلہ دار ہوے۔ چونکہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریکوارون نے فوج انگریزی کی مخالفت کی جسمین گور بخش سنگھ بھی شریک تھے اسلیئے اُنکا علاقہ ضبطی مین آگیا مگر انکے فرزند سربجیت سنگھ کو جو بغاوت مین شامل نہ تھے دو مواضع کی سند حاصل ہوئی۔ یہ علاقہ پہلے ہی سے اُنکے نام تھا۔ اسکے بعد فنانشل کمشنر نے بندوبست تعلقداری کی روسے اِن مواضع کی محاصل مین سے اُنکے لیے بیس فیصدی منافع لینے کا فیصلہ کیا۔ مگر علاقہ کی زیرباری اور مقروضیت کی وجہ سے گورنمنٹ نے اپریل ۱۸۸۸ء مین اِس علاقہ کو کورٹ آف وارڈز کے انتظام مین دیدیا۔ ۲۰۔ دسمبر ۱۸۹۹ء کو راجہ سربجیت سنگھ نے انتقال کیا اُنکے بعد راجہ اودت نرائن سنگھ جانشین ہوے جنکو جولائی ۱۹۰۱ء مین کورٹ آف وارڈس نے علاقہ واپس کیا اور گورنمنٹ انڈیا نے اُنکا موروثی خطاب راجگی عطا فرمایا۔ آپ کے دو فرزند ہرنام سنگھ اور سرنام سنگھ ہین اور دونون کالون اسکول لکھنؤ مین تعلیم پاتے ہین۔ سکونت رام نگر بارہ بنکی۔
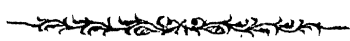
دیبی سنگھ۔ چودھری۔ ولادت ۴۔ دسمبر ۱۸۳۹ء۔ آپ نسلاً دان تیاگی برہمن ہین جنکو پورب مین بھوئینہار اور پچھم مین تگا کہتے ہین۔ آپ کا مذہب وشنو کرشن اُپاسک ہے۔ آپکے اسلاف ملک گوڑ واقع بنگال سے ملک ہریانہ مین اور پھر ضلع میرٹھ مین آکر آباد ہوے۔ اِس خاندان کے مورث شیام داس کو نادر شاہ کے حملہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی نے ۱۱۵۱ھ مین پانچسو روپیہ نانکار پر پرگنۂ اسوڑہ کا چودھری مقرر کیا اور شاہ عالم نے بھی اُنکے پرپوتے چودھری بھورے سنگھ کو آٹھ سو روپیہ حق نانکار پر چودھرایت اور ایک تلوار عطا کی۔ ابتداے تسلط انگلشیہ مین بعض ہندوستانی ماتحت افسران انگریزی کی وجہ سے چودھری بھورے سنگھ معتوب ہوے اور گڈھی اسوڑہ مفتوح کرلی گئی بعد چندے بیگم صاحبہ جنرل شمرو صاحب رئیسۂ سردھنہ نے کلکٹر میرٹھ سے سفارش کرکے اِس خاندانکو

پھر اسوڑہ مین آباد کرایا۔ مگر صرف چند مواضع وارثان چودھری بھورے سنگھ کے نام سرکار کی جانب سے قائم کیے گئے۔ اور انکے خلف اکبر چودھری حاتم سنگھ پرگنۂ اسوڑہ کے چودھری تسلیم کیے گئے اور سات سو چھہتر روپیہ سالانہ کا حق نانکار سرکاری مالگزاری مین وضع کیا گیا مگر کچھ دنون بعد نانکار اور جانڈا وضبط ہوگئی۔ چودھری بھورے سنگھ کے تینون بیٹے لاولد فوت ہوے لہذا سب سے چھوٹے بیٹے چودھری ہولاس راے کی زوجہ نے چودھری ہردیال سنگھ کے فرزند چودھری دیبی سنگھ کو متبنّیٰ اور مالک ریاست کیا۔ آپ ایک ذی علم اور علم دوست رئیس ہین ۱۸۹۳ء مین آپ نے اسوڑہ مین مدرسۂ نسوان قائم کیا۔ اسوڑہ مین سرکاری مدرسہ کے لیے آپ نے بلامعاوضہ اپنی ذاتی اراضی عنایت کی سنسکرت کا ایک پاٹ شالا اپنے مندر مین جاری کیا جہان طلبا کو خوراک وغیرہ سے بھی مدد دیجاتی ہے۔ ۱۸۹۴ء مین جب صوبہ کی جانب سے لکھنؤ مین کراستھویٹ گرل اسکول قائم ہوا تو ضلع میرٹھ سے آپ کو صاحب کلکٹر نے ممبر منتخب کیا اور گو آپکے لیے یہ لازمی نہ تھا مگر آپنے پانچسو روپیہ بطور چندہ کے بھی عطا کیے میرٹھ کالج کے اجرا مین بھی آپ نے معقول مدد دی مئی ۱۹۰۲ء مین مٹور ضلع بجنور مین ایک ناگری پاٹ شالہ کی بنیاد ڈالی اور چار ہزار روپیہ کا منافع اُسکے قیام کے لیے وقف کردیا۔ زراعت وفلاحت سے آپکو خاص دلچسپی ہے ۱۸۸۵ء مین سرکاری زراعتی فارم میرٹھ کے آپ منیجنگ ممبر مقرر ہوے اور کئی برس تک اپنی کوشش بلیغ سے اُسے جاری رکھا اور ایک معتدبہ رقم اُسمین صرف کی۔ اب یہ فارم ڈسٹرکٹ بورڈ کے زیر نگرانی ہے اور اب بھی آپ اُسکے ممبر ہین۔ ۱۸۸۶ء مین میرٹھ کے ہندو ومسلمانون کی سخت نزاع کو آپ نے نہایت خوبی سے رفع کیا۔ ۱۸۶۵ء مین کمیٹی ہاپوڑ ۱۸۶۶ء مین کمیٹی سررشتۂ تعلیم میرٹھ ۱۸۷۱ عیسوی مین کمیٹی لوکل ریٹ ۱۸۷۲ء مین مینوسپل بورڈ ہاپوڑ ۱۸۸۲ء مین ڈسٹرکٹ بورڈ ۱۸۸۵ء مین ڈیمانسٹریشن فارم زراعتی میرٹھ ۱۸۸۶ء مین انجمن زراعتی صوبہ ۱۸۹۱ء مین لیڈی ڈفرن فنڈ اسپتال میرٹھ اور ۱۸۹۴ء مین کراستھویٹ گرل اسکول کی کمیٹیو نکے

آپ ممبر مقرر ہوے اور اسوقت تک ہین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیرمین بھی ہین ۱۹۰۳ء
مین کمیشن افیون مین ضلع میرٹھ کی طرف سے ادائے شہادت کے لیے آپ منتخب اور نامزد
ہوے - درباریون کی فہرست مین بھی آپ کا نام درج ہے - امور رفاہ عام مین بھی آپنے
فراخ حوصلگی ظاہر کی ہے بکسر ضلع ہاپوڑ مین نہر گنگ پر ایک گھاٹ تیار کرایا یتیم خانۂ بریلی
مین ایک مکان تعمیر کرایا - ہنور ضلع بجنور کے مہادیو جی کے مندر مین ایک آرامگاہ بنوائی
گڈھ مکتیسر کے مشہور و مقبول تیرتھ گاہ مین واردین وصادرین کی آسائش کے لیے ایک
بڑا قطعۂ ارضی خرید فرماکر دھرم سالہ تعمیر کیا - اپنی دارالریاست مین رادھا کرشن جی کا مندر
بنوایا اور اُسکے اخراجات کے لیے کافی جائداد ہبہ کردی اور اُسکا متولی اپنے فرزند اکبر
رگھبیر نرائن سنگھ کو مقرر کیا - یہان غربا و مساکین کو سدا برت ملتا ہے - آپ نے سب سے پہلے
۱۸۶۵ء مین اپنی قوم سے فضول خرچی کے انسداد کی کوشش کی جسکی نظیر سے اور اقوام
نے فائدہ اُٹھایا - آپ اکثر قومی مجامع کے صدر نشین منتخب ہوتے رہے ہین ۱۹۰۱ء
مین مہاسبھا بھوم ہار برہمن کے سالانہ جلسہ منعقدۂ پٹنہ کے بھی آپ چیرمین تھے - اس سبھا
کے سرمایہ مین بھی آپ نے فیاضی سے مدد دی ہے - ہزآنر نواب لفٹنٹ گورنر نے ۱۸۹۵ء کے
دربار لکھنؤ مین اور اُسکے بعد بذریعہ احکام تحریری کے چار مرتبہ آپ کا شکریہ ادا کیا - آپکے
بائیس مواضع ہین - مالگزاری علاوہ انکم ٹکس کے پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ہے - آپ نے
اپنی حیات ہی مین اپنی جائداد اپنے ورثا پر تقسیم کرکے داخل خارج کرادیا ہے سکونت
اسوڑہ ضلع میرٹھ -

نظیر حسن خان - حکیم - مرزا - خان بہادر - ولادت ۱۲۷۵ھ - آپ کے
پردادا حکیم مرزا علیخان کو شاہ غازی الدین حیدر اول بادشاہ اودھ نے طبیب شاہی
کے منصب پر مامور اور حکیم الملوک کے خطاب سے ممتاز کیا تھا - اُنکے حسن خدمات کے

جلدو مین شاہ نصیر الدین حیدر بادشاہ دوم اودھ نے انکو دیو پور اور جلال پور کی معافی عطا کی
اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند بھی اپنے آبائی منصب پر قائم رہے اور دربار اودھ نے
اُنکو سلطان الحکما حیوۃ الملک مسیح الدولہ حکیم مرزا علی حسن خان بہادر جاوید جنگ کے معزز
خطاب سے سرفراز کیا اور اُنکی اعلیٰ قابلیت اور حسن انتظام کے لحاظ سے ۱۸۵۲ء مین سفیر
شاہی مقرر کیا۔ انکے بیٹے حکیم مرزا مظفر حسین خان بھی لکھنؤ مین بین الاقران والاماثل اپنے
علم و فضل مین مشہور تھے اور اُنکے کتب خانۂ علمیہ کا درجہ شاہی کتب خانہ کے بعد تسلیم
کیا جاتا تھا جسمین نایاب قلمی کتابین بکثرت موجود تھین۔ گورنمنٹ انڈیا نے دیوپور اور
جلال پور کی معافی اُنکے نام بدستور جاری رکھی جو ابتک اُنکے فرزند خان بہادر حکیم مرزا
نظیر حسن خان کے قبض و تصرف مین ہے۔ آپ بھی ایک علم دوست رئیس ہین اور آپ کا
کتب خانۂ طبیہ بھی مشہور ہے۔ آپکے نانا میر باقر تاجر تھے جنکا امام باڑہ لکھنؤ مین مشہور ہے
اسکے انتظام و قیام کے لیے اُنھون نے ایک بہت بڑا وقف چھوڑا ہے ۱۸۸۱ء مین اپنے
والد کے انتقال کے بعد آپ شاہی یونانی دار الشفا کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے جسکے فرائض
آپ نے بائیس برس تک نہایت لیاقت و دیانت سے انجام دیے۔ اٹھارہ سال سے آپ لکھنؤ
کے میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ بارہ برس سے خیراتخانۂ شاہی کا انتظام آپکے
سپرد ہے اور اُسکے آنریری سکرٹری بھی ہین ۱۸۹۰ء مین آپکے حسن انتظام قحط کے جلدو
مین گورنمنٹ ہند کی جانب سے سند خوشنودی عطا ہوئی۔ انتظام حفظ طاعون کے
کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۰ء مین خان بہادر کا خطاب مرحمت
فرمایا مرض طاعون کے متعلق فائدۂ انام کے لیے آپ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔ آپ عرصۂ
دراز تک ڈسٹرکٹ بورڈ وغیرہ کے ممبر اور سنٹرل جیل لکھنؤ کے ان افیشیل وزیٹر بھی رہ چکے
ہین۔ سکونت لکھنؤ۔

رام مسر۔ شاستری۔ سوامی۔ مہامہو پادھیا۔ آپ کے بزرگ موضع دوسود پرگنۂ بیروھڑ ریاست الور کے اصلی باشندے اور وشنو برہمن تھے۔ یہ خاندان وہان سوامی کے لقب سے ملقب ہے۔ اسکے اکثر ممبر نامور پنڈت اور عالم و فاضل گزرے ہین مشہور سوامی رامیشر شاستری اسی خاندان کے شخص تھے۔ تقریباً نوے سال کا عرصہ ہوا کہ آپکے دادا سوامی جگل کشور سلطنت اودھ مین دھرم شاستری کے منصب پر ممتاز تھے۔ اِنکے بیٹے سوامی سالک گراما چاری سمت ۱۸۹۵ تک بنارس کے نیاے اور ویدانت شاستر کے علما سے اکتساب علوم کرتے رہے۔ اِنکے تیسرے فرزند سوامی رام مسر شاستری نے مذہبی اور شاستر کی تعلیم اپنے والد سے پائی ہے۔ ویدانت مین بھی آپ کو کمال حاصل ہے بنگال کے بڑے بڑے پنڈتون سے مناظرہ کرنے سے آپ کا حوصلہ بڑھا اور اب آپ تصنیف کتب اور درس کی جانب مائل ہوے۔ جب آپ کی تصانیف کی شہرت گورنمنٹ انگریزی تک پہونچی تو آپ سنسکرت کالج بنارس کے پروفیسر مقرر ہوے۔ آپ نے پچیس برس کا عرصہ ہوا کہ برھم امرت برسنی سبھا کھولی جسکے جلسے نہایت آب و تاب سے ہوتے ہین۔ اِسوقت ملک مین آپ کی مذہبی نادر تصانیف موجود ہین۔ علوم مشرقیہ مین آپکے تبحّر کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت کیا۔ اور پبلک نے آپ کو ست سمپرداے آچاریہ سروتنتر پنڈت سوامی رام مسر شاستری کے لقب سے ملقب کیا۔ آپ اِسی سال پروفیسری کے عہدہ سے کنارہ کش ہوے اور اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت بنارس۔

جگت نرائن۔ راے صاحب۔ رئیس الہ آباد (ملاحظہ طلب صفحہ ۵۷)

غلام حیدر خان - سید نقوی - ولادت ۲۶- دسمبر ۱۸۳۳ء - آپ میر سید محمد خان - خان بہادر رئیس جائس ضلع راے بریلی کے دوسرے فرزند ہین جنھون نے برٹش گورنمنٹ کی ایک طولانی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی تھی - آپکے بھائی مولوی سید عبداللہ نے سرہنری لارنس صاحب کے مشورہ سے پیرابراہیم خان نیٹو ایجنٹ گورنر جنرل بہاولپور کے ہمراہ ترجمان مقرر ہو کر سفر انگلستان اختیار کیا جہان وہ بعد واپسی پیر صاحب کنگس کالج لندن مین السنۂ مشرقیہ کے پروفیسر مقرر ہوے - بعد شکست عہدۂ پروفیسری اُنھون نے اُمیدواران سول سروس کو السنۂ مشرقیہ کی تعلیم دینا شروع کی - اسکے علاوہ ترجمہ مین بھی بہت نام آوری حاصل کی - اُنھون نے وہین ایک عالیخاندان خاتون کے ساتھ عقد کر لیا چھبیس برس لندن مین رہنے کے بعد وہ وارد ہندوستان ہوے اور یہان آخر عمر تک موتھیاری اسکول کے ہیڈ ماسٹر رہے - سید عبداللہ کے ترک وطن اور قیام لندن سے ڈر کر آپ کے والد نے آپکو انگریزی تعلیم تکمیل کے ساتھ نہین دلائی - آپ ابتداءً دس روپیہ کے محرر ہوے مگر اُسی محکمہ مین بہت جلد ترقی کر کے سو روپیہ کے سررشتہ دار ہو گئے - سنہ ۱۸۶۱ء مین آپ ایک سو تیس روپیہ کے مشاہرہ پر میر منشی سررشتہ داری کمشنری اور ایجنٹی جبلپور پر ممتاز تھے مگر اپنے والد کی تنہائی کی وجہ سے آپ اپنے وطن کو چلے آئے اور راے بریلی مین تحصیلدار ہو گئے - اسکے بعد آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے اور سب ججی کے عہدہ سے آپ نے پنشن حاصل کی - آپ کی تصنیفات مین قانونی اور اخلاقی کتابین نہایت مشہور ہین - سکونت جائس ضلع راے بریلی -

---

رام پرتاب سنگھ - راجۂ مین پوری - (ملاحظہ طلب صفحہ ۱۷۳)

محمد حامد بخش - مولوی - حاجی - خان بہادر - رئیس براون (ملاحظہ طلب صفحہ ۱۹)

رُودر پرتاب سنگھ - دیوان - ولادت ۲ - اگست ۱۸۴۹ء - یہ خطاب موروثی ہے - آپ بجگونی راجپوت ہین جو چوہان خاندان کی ایک شاخ ہے - اِس خاندان کے وارث دیوان بھیر سنگھ اور اُنکے بڑے بھائی دھیر سنگھ کے مابین آبائی جائداد کی تقسیم عمل مین آئی - دھیر سنگھ پٹی سیف آباد اور بھیر سنگھ کو اوریاڈیہہ ملا جو اسوقت تک اُنکے اخلاف کے قبضۂ مالکانہ مین موجود ہے - دیوان بھیر سنگھ کے جانشینون مین دیوان پرتھی پال سنگھ نے اپنے ایک رشتہ دار رائے بندیسری بخش مقام ادھار گنج (دلیپ پور) کے ساتھ جنگ کی تھی جسمین اُنھون نے اپنے حریف مقابل کو قتل کیا - انکے بیٹے دیوان سربجیت سنگھ نے اپنے علاقہ کو مستقل اور مستحکم کیا اور ۱۸۶۹ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے دیوان حال وارث ریاست ہوے - آپ کے ایک جانشین اور ایک فرزند ہین - سکونت اوریاڈیہہ - پرتابگڈھ -

لاکھن سنگھ - ٹھاکر - راؤ بہادر - ولادت سمبت ۱۹۱۲ - آپ کا خاندان ابتدائً پُربنسی اور پھر پانڈو بنسی کے نام سے ملقب رہا جسکے آخری راجہ اننگ پال تھے - اُنکے بعد اِس خاندان کے نواسے راجہ پرتھی راج کے مسند نشین ہونے سے پانڈو کا لقب تومر کے اور پھر جنگ پال کے عہد سے جنگارہ کے نام سے مشہور ہوا جو اِسوقت تک اِس خاندان کا لقب ہے - آپکے والد ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ ایک معزز رئیس تھے جو اپنے خاندان اور گرد و نواح کے رئیسون اور سرکار انگریزی کے حکام مین راجہ کے نام سے مشہور تھے اُنھون نے غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری اور خیرخواہی کا اظہار کیا جسکے جلدو مین خلعت فاخرہ کے علاوہ پانچہزار کی مالگزاری کی جائداد ارضی بھی مرحمت

ہوئی۔ اُنھون نے اپنے اعقاب مین تین فرزند چھوڑے جن مین سے بڑے بیٹے یعنے ٹھاکر اُمراؤ سنگھ چند پرگنون مین تحصیلدار رہے۔ دوسرے بیٹے ٹھاکر شب سنگھ خیرخواہ گورنمنٹ درباری اور آنریری مجسٹریٹ تھے۔ تیسرے فرزند ٹھاکر لاکھن سنگھ اپنے والد کی وفات کے وقت آٹھ سال کے تھے۔ حسب دستور فارسی۔ اُردو اور ناگری کی تعلیم کے بعد آپ نے کسی قدر انگریزی حاصل کی۔ بعد فراغ تعلیم آپ پہلے مینوسپل بورڈ کے اور پھر ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہوے اور ہمیشہ گورنمنٹ کی خدمات مین سرگرمی کا اظہار کرتے رہے۔ چنانچہ حکام وقت نے آپ کو وقتاً فوقتاً اسناد مرحمت کیے۔ ہزاکسلنسی وایسراے کے دربار مین شرکت کا افتخار بھی آپ کو حاصل ہے۔ ۱۸۹۵ع سے آپ آنریری مجسٹریٹ معین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے وائس چیرمین منتخب ہوے۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون سے بھی دلچسپی ہے۔ چھتری سبھا لکھنؤ نے آپ کو کمشنری روہیلکھنڈ کی سبھا کی صدر نشینی پر منتخب کیا۔ آپ مذہب مین راسخ الاعتقاد ہین۔ اکثر زیارتگاہون کی جاترا کر چکے ہین۔ آپ کی خدمات جمیلہ کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپکو جون ۱۸۹۸ع کو راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا اور جنوری ۱۸۹۹ع مین لوکل گورنمنٹ نے آپ کو سند عطا کی۔ سکونت بدھولی۔ پرگنہ فریدپور ضلع بریلی۔

علی جان۔ سیّد۔ خان بہادر۔ فی الحال آپ کی عمر اُنسٹھ سال کی ہے۔ آپ ایک عرصۂ دراز کی ملازمت محکمۂ پولیس کے بعد اب پنشن پاتے ہین۔ آپ نے بحیثیت کوتوال وانسپکٹر پولیس اضلاع آگرہ۔ للت پور۔ بنارس۔ الہ آباد وغیرہ مین نہایت عمدہ خدمات انجام دی ہین اور بڑے بڑے مشہور ڈاکوؤن کو گرفتار اور قتل کر کے ڈکیتی کا انسداد کیا ہے۔ آپ کی خدمات کی سرکاری طور پر اکثر تعریف ہوئی ہے اور اسکے صلہ مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا اور ایک خلعت فاخرہ دکرچ انعام مین ملی ہے۔ آپ جونپور کے

ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین ۔ سکونت جونپور ۔

رام رچھپال ۔ بابو ۔ راے بہادر ۔ ولادت ۱۹ ۔ مارچ ۱۸۴۵ء ۔ آپ لالہ منگنی رام ویش اگروال کے بیٹے ہین ۔ آپ کا خاندان دہلی مین بلقب کروڑ والا مشہور رہے ۔ آپکے بزرگ علوم فارسی انگریزی وناگری وغیرہ مین دستگاہ کامل اور واقفیت تامہ رکھتے تھے اور گورنمنٹ انگلشیہ کے یہان معزز عہدون پر ممتاز تھے ۔ آپکے حقیقی بھائی بابو رام سرن داس و بابو امراؤ سنگھ مرحوم گورنمنٹ پنجاب مین سر دفتر اور اکونٹنٹ تھے ۔ آپ ۱۸۶۳ء مین میڈیکل کالج لاہور مین داخل ہوے ۔ پھر ۱۸۶۸ء مین آپ نے سند ڈاکٹری حاصل کی اور جالندھر مین اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے ۔ اسی سال آپ ضلع حصار مین قائم مقام سول سرجن ہو گئے ۔ ۱۸۶۷ء مین آپ کی خدمات ریاست بہاولپور کو منتقل ہوئین جہان والی ریاست نے آپکی لیاقت و بیدار مغزی سے خوش ہوکر تنخواہ مین اضافہ کیا ۔ ۱۸۷۵ء مین ضلع فرخ آباد مین بحیثیت اسسٹنٹ سرجن آپ کا تبادلہ ہوگیا جہان آپ کمیٹی حفظ صحت کے سکرٹری وچیرمین رہے اور ابتک ہین ۔ جنوری ۱۹۰۰ء مین آپ کو حسن کارگزاری کے صلہ مین گورنمنٹ نے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا ۔ مارچ ۱۹۰۰ء مین آپ نے پنشن پائی مگر اُس مموریل پر جو رعایاے فرخ آباد نے گورنمنٹ ہند کی خدمت مین روانہ کیا تھا گورنمنٹ نے پھر آپ کو اُس عہدہ پر مامور کیا چنانچہ آپ نے اپنے فرض منصبی یکم اپریل ۱۹۰۲ء تک انجام دیے ۔ آپ اہل فرخ آباد مین نہایت ہر دلعزیز ہین اور حکام ضلع بھی آپ سے رضامند اور خوش ہین ۔ سکونت فرخ آباد ۔

لال شیو رام سنگھ ۔ راجہ ۔ ولادت ۱۷ ۔ اگست ۱۸۳۹ء ۔ آپ گوتم ٹھاکرون کے سردار ہین ۔ یہ خاندان قدیم الایام سے ذی اقتدار اور صاحب جاہ وجلال

رہتا آیا تھا مگر جب سردار خاندان نے ہمایون کے رقیب سلطنت شیرشاہ کو مدد دی تو اسکا انحطاط شروع ہوا اور اسکے بعد شہنشاہ اکبر سے کالپی مین جو جنگ ہوئی اسمین آپکے بزرگ ہری برن دیو مع کثیر التعداد خاندانی لوگون کے مقتول ہوے۔ اُس زمانہ سے گوتم راجپوتونکو پھر گزشتہ ثروت اور حکومت حاصل نہین ہوئی سنہ ۱۸۴۰ء مین پانچ مواضع راجہ کے قبضہ مین رہ گئے تھے مگر راجۂ حال صرف ارگل اور شیوپوری کے حصہ دار ہین جسمین سے گورنمنٹ کو دوسو پچاسی روپیہ سالانہ مالگزاری ادا کیجاتی ہے۔ سکونت ارگل ضلع فتحپور۔

رگھوراج بہادر سنگھ۔ راجہ۔ آپ قدیم سورج بنسی خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکے مشہور ہیرو راجہ رام چندر جی تھے۔ آپ کے مورث اعلیٰ راجہ لاجی سنگھ الموڑہ سے آکر فیض آباد مین مقیم ہوے تھے۔ آپکے بزرگ راجہ بسرام سنگھ ریاست ہڑاہہ کے بانی تھے جو سلطنت تیموریہ کی سند کی رو سے ۱۰۳۳ فصلی مین اس ریاست پر قابض اور راجہ کے موروثی خطاب سے معزز ہوے جسپر اسوقت تک اس خاندان کی نسل برابر مالک و قابض چلی آتی ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی راجہ نرندر بہادر سنگھ کو سند تعلقداری اور خطاب مرحمت کیا تھا۔ ۲۹ نومبر ۱۸۹۰ء کو اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند راجہ رگھوراج بہادر سنگھ آبائی ریاست اور خطاب پر قابض ہوے۔ آپ کے ایک فرزند لال سری پرتاب بہادر سنگھ ہین جو ابھی نابالغ ہین۔ سکونت ہڑاہہ۔ ضلع بارہ بنکی۔

لابھ سنگھ۔ سردار۔ آپ راجہ ہیرا سنگھ تعلقدار رجھان ضلع بہرائچ کے بھانجے ہین جنکے والد سردار جے سنگھ کمیدان کو ایام غدر کی وفاداری کے جلدو مین علاقۂ مذکور اور اسناد خیر خواہی عطا ہوے تھے۔ راجہ ہیرا سنگھ نے بدو عمر ہی سے جنگی ملازمت اختیار کی۔ اور ترقی کرکے رسالداری کے عہدہ پر فائز ہوے۔ غدر ۱۸۵۷ء اور جنگ سابقۂ چین

مین وہ شریک تھے - ۱۸۶۶ء مین اپنے والد کے انتقال کے بعد وہ ملازمت فوجی سے مستعفی
ہو کر انتظام ریاست مین مشغول ہوے - ۱۸۸۸ء مین اُن کی ذاتی لیاقت اور حسن انتظام
کی وجہ سے گورنمنٹ نے راجگی کا خطاب مرحمت فرمایا - مگر چونکہ وہ لاولد تھے لہذا اپنے
بھانجے سردار لابھ سنگھ کو اُنھون نے مثل فرزندون کے پرورش کیا اور اپنی تمام جائداد
اُنکے خاندان مین منتقل کردی اور اُنکے فرزند سردار کرم سنگھ کو متبنّیٰ کیا - ۱۸۹۳ء عیسوی
مین اُن کے انتقال کے بعد آپ ریاست کے منیجر مقرر ہوے - آپ کو آنریری مجسٹریٹی
کے اختیارات اور ممالک متحدہ اور پنجاب کے درباری ہونے کا افتخار حاصل ہے - آپ کی
زمینداری ضلع بہرایچ اودھ اور ضلع لاہور پنجاب مین واقع ہے - سکونت جہان ضلع بہرایچ -

کیلاش چندر شرومنی - پنڈت - مہامہوپادھیا - آپ کے جدامجد بھبوناتھ
ترک پنچانن بہت بڑے عالم اور منطقی تھے - اُنکے چار صاحبزادون مین سے سب سے بڑے
پنڈت گھنشیام سرب بھرم جو ایک لائق سمرتی دان تھے آپ کے والد تھے - آپنے سولہ سال
یا سترہ سال کے سن مین منطق پڑھنا شروع کی - چوبیس یا پچیس سال کی عمر مین آپ نوادیپ
ضلع ندیہ مین اکتساب علوم کے لیے تشریف لے گئے - یہ مقام علماے سنسکرت کا مرجع تھا -
آپ نے وہان تمام درسی کتب ختم کین - کچھ عرصہ کے بعد آپ اپنے وطن مالوف سے
بنارس تشریف لے گئے جہان آپکو بنارس کالج مین چالیس روپیہ ماہوار کی ایک جگہہ ملی -
آپ نے اسکو غنیمت سمجھکر قبول کرلیا - رفتہ رفتہ آپ کی ترقی ہوتی گئی اور اسوقت آپ
سنسکرت کے پروفیسر اور ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پاتے ہین - ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو
آپ خطاب مہامہوپادھیا سے مشرف و ممتاز ہوے - ہرچند آپ بہت مسن ہین مگر پرنسپل
صاحب کی سفارش کی وجہ سے ابھی تک اسی عہدہ پر قائم ہین - سکونت بنارس -

سوبرامنیا شاستری - پنڈت - مہامہوپادھیا - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - سکونت بنارس -

---

گنگا دھر شاستری - پنڈت - مہامہوپادھیا - آپ تلنگ برہمن ہین - آپ پنڈت ادری سنہا شاستری کے فرزند ہین جو ہز ہائینس مہاراجہ بنارس کی سرکار مین ملازم تھے - آپ ۱۸۷۹ء مین بنارس کالج کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوے - سنسکرت مین آپ کی کئی کتابین شائع ہو چکی ہین - آپ کو علوم مشرقیہ مین کمال حاصل ہونے کی وجہ سے جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی سلطنت پنجاہ سالہ کی جوبلی کے موقع پر ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - سکونت بنارس -

---

مرلی منوہر - راے بہادر - ولادت ۱۸۴۱ء - خطاب ذاتی ہے - آپکو یہ خطاب ۱۶ - اگست ۱۸۹۲ء کو ایام بغاوت اور جنگ بھوٹان کی کمسریٹ کی خدمات کے صلہ مین عطا ہوا - آپ کا تعلق کھتری خاندان سے ہے اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی آپ کو حاصل ہین - سکونت لکھنؤ - اودھ -

---

اندر جیت پرتاب بہادر سہاے - راجہ - ولادت ۱۱ - نومبر ۱۸۹۳ء - آپ بھوئیہار برہمن ہین - اس خاندان کے مورث اعلی فتح سہاے ہوشیار پور ضلع سارن کے راجہ تھے جنکو ۱۷۶۴ء مین جنگ بکسر کے بعد ایسٹ انڈیا کمپنی نے معزول کر دیا - اسکے بعد انھون نے اپنے زر خرید علاقہ واقع پرگنہ سدھوا جوبنا کو اپنا مستقر قرار دیا اور رفتہ رفتہ اسکو وسعت دی مگر اُنکے بیٹون کے وقت مین وہ جائداد تلف ہو گئی - ۱۸۳۰ء اور ۱۸۴۰ء کے مابین ایک بھائی شمشیر سہاے نامے نے بذریعہ خریداری

اسکا بہت بڑا حصہ پھر حاصل کرلیا اور سلیم گڈھ کی ایک علیحدہ ریاست قائم کی۔ ایک دوسرے ممبر خاندان فتح سہاے کے بڑے پوتے نے تمکوہی پر قبضہ کیا اور حسن انتظام سے اسکو بہت بڑی ترقی دی۔ انکو گورنمنٹ انڈیا نے راجہ کا موروثی خطاب عنایت کیا۔ علاقہ کی مالگزاری ایک لاکھ چالیس ہزار چھ سو چپن روپیہ آٹھ آنہ تین پائی سالانہ ہے۔ سکونت تمکوہی ضلع گورکھپور۔
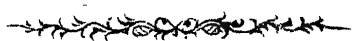
سانول سنگھ - راجہ - ولادت ۱۸۷۴ء - آپ چوہان راجپوت اور پرتھی راج راجہ دہلی کے اخلاف مین ہین۔ سلاطین لودی کے زوال سلطنت کے بعد اور شہنشاہ بابر کے عہد مین اس خاندان کے ایک بزرگ چکرسین سکیت اور راجوڑ کے راجہ اور باجگزار سلطنت مغلیہ قرار پائے۔ زمانۂ آخر کی طوائف الملوکی کے زمانہ مین راجہ سنگھ سے نواب فرخ آباد نے تعلقۂ سکیت چھین لیا۔ انکی چوتھی پشت مین راجہ خوشحال سنگھ سابق راجۂ راجوڑ تھے جنکے انتقال کے بعد راجہ سانول سنگھ راجۂ حال جانشین ہوے۔ اس ریاست مین پرگنہ ایٹہ سکیت مین چالیس مواضع شامل ہین۔ گورنمنٹ کو اُنیس ہزار تین سو گیارہ روپیہ سالانہ مالگزاری دیجاتی ہے۔ سکونت راجور ضلع ایٹہ۔
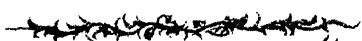
بشناتھ سرن سنگھ - راجۂ بہادر - راجۂ تلوئی ضلع راے بریلی - آپ کنھپوریہ راجپوت ہین۔ راجہ کا خطاب گورنمنٹ نے ۱۸۷۸ء مین تسلیم کیا تھا ۱۸۹۲ء مین راجہ بہادر کا موروثی خطاب عطا ہوا۔ آپکے بزرگ راجہ جگپال سنگھ نے ۱۸۵۷ء مین قیام تسلط انگلشیہ مین مدد دی جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے منضبطہ مواضع انکو عطا کیے۔ اُنکے انتقال کے بعد انکے فرزند راجہ سرپال سنگھ جانشین ہوے اور اُنکے بعد آپ مسند نشین ریاست ہوے۔ اس علاقہ مین ایک سو دس مواضع شامل ہین۔ سکونت تلوئی ضلع راے بریلی۔

راگھو سرجو سرن سنگھ - راجہ - ولادت جولائی ۱۸۸۱ء - یہ خاندان بر ہار چند یلون کی نسل مین ہے - اودن دیو راجہ بر ہار کے بیٹے مدھکر ساہ ریاست بجے گڈھ کے پہلے راجہ ہوئے راجہ بلونت سنگھ کے زمانہ مین اس علاقہ کو تنزل ہو گیا تھا مگر سلطنت انگریزی مین اِس کو پھر ترقی ہوئی - یہ خاندان ایک عرصہ سے راجہ کے لقب سے ملقب ہے - راجہ رام سرن ساہ کے بعد اُنکی زوجہ رانی برہتی راج کنور وارث ہوئین - اُنھون نے اِس راج کے ایک حصہ کا ہبہ نامہ اپنے داماد اور راجہ کنتیت کے چچا بابو برجند راجہادر سنگھ کے نام لکھدیا اور ایک اور دستاویز مین اُنکو اپنا جانشین خاص تسلیم کیا - ۱۸۸۷ء مین رانی کے انتقال کے بعد اُسپر راجہ کنتیت کا قبضہ رہا مگر راجہ رام سرن ساہ کے ایک دور کے رشتہ دار اُسکے دعویدار ہوئے اور عرصہ تک مقدمہ بازی کے بعد ۱۱ - مئی ۱۸۹۵ء کو بجے بہادر سنگھ کو راجہ بھو بیندرا بہادر سنگھ راجہ کنتیت کے مقابلہ مین آخری ڈگری ملی اُنھون نے ۲۰ - جولائی ۱۸۹۵ء کو انتقال کیا اور راجہ راگھو سرجو سرن سنگھ وارث ریاست و خطاب قرار پائے - سکونت رام گڈھ مرزاپور
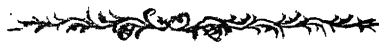
دیبی پرشاد - لالہ - رائے صاحب - قحط ۱۸۹۷ء کی خدمات کے صلہ مین خطاب ملا سکونت آلہ آباد

سری کرشن دت دوبے - راجہ - ولادت ۱۸۹۶ء - آپ دوبے برہمن ہین آپ کے مورث اعلی شیولال امولی سے ضلع فتحپور مین آباد ہوئے اور دادوستد کا کاروبار شروع کیا - اسکے بعد اُنھون نے کلب علی بیگ رئیس جونپور کی ملازمت اختیار کی جنکو بقایا مالگزاری کی علت مین مسٹر جوناتھن ڈنکن صاحب رزیڈنٹ بنارس نے معزول کیا تھا اور اُنکی جگہ شیولال دوبے کو مالک ریاست اور ایک مشہور باغی سلطنت سنگھ کے قتل کے جلدو مین راجہ کے خطاب سے معزز کیا - ۱۸۳۶ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند راجہ بال دت دوبے جانشین ہوئے جنھون نے ۱۸۴۴ء مین قضا کی - اُن کے بعد عرصہ تک

علاقہ محکمۂ کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین رہکر ۱۸۶۹ء مین لچھمی نرائن دوبے کو عطا ہوا۔
۱۸۷۵ء مین اُنکی وفات پر اُنکے چچازاد بھائی ہری ہردت دوبے وارث ہوے اور ۱۳۔
جنوری ۱۸۹۲ء کو اُنکے انتقال کے بعد شنکردت دوبے راجہ ہوے جنھون نے ۴۔ اپریل
۱۸۹۷ء کو قضا کی اور اپنی بیوہ رانی گمانی کنور کو اپنا وارث چھوڑا۔ راجہ صاحب حال رانی صاحبہ
کے متبنٰی فرزند ہین۔ آپ کے قبضہ مین تین سو تراسی مواضع ہین اور ایک لاکھ اکاون ہزار دو سو
سات روپیہ سالانہ مالگزاری ہے۔ سکونت بدلہ پور۔ جونپور۔
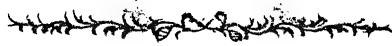
محمد جان۔ چودھری۔ تعلقدار سنڈیلہ۔ ولادت ۱۸۶۷ء چودھری کا خطاب
موروثی ہے۔ آپ کے پردادا چودھری حشمت علی زمانۂ غدر مین شاہ اودھ کی جانب سے سنڈیلہ
کے ناظم تھے۔ ابتداءً اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کی تھی مگر ۱۸۵۸ء مین وہ گورنمنٹ
برطانیہ کے مطیع ہوگئے اور اُنکی طرف سے باغیون سے کئی مقابلہ کیے۔ ان وفادارانہ خدمات
کی جلدو مین گورنمنٹ نے اُنکو کئی مواضع اور خلعت فاخرہ مرحمت کیا۔ اُنکے بیٹے چودھری
خصلت حسین آنریری مجسٹریٹ اور اسسٹنٹ کلکٹر اور انجمن تعلقداران اودھ کے سکرٹری
تھے۔ اُنکو گورنمنٹ نے راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا تھا۔ اُنکے انتقال کے بعد
چودھری محمد عظیم ۱۸۸۲ء مین وارث ہوے۔ اُنکو بھی درجہ دوم کے آنریری مجسٹریٹی کے
اختیارات حاصل تھے۔ ۱۹۰۲ء مین اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند اکبر چودھری محمد جان
جانشین ریاست ہوے۔ آپ کو بھی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے۔ سکونت سندیلہ
ضلع ہردوئی۔

اودے راج سنگھ۔ راجہ کاشی پور۔ ولادت ۱۸۸۰ء راجہ کا خطاب موروثی
ہے۔ آپ راجہ ہری راج سنگھ کے جانشین ہین جنھون نے ۸۔ ستمبر ۱۸۹۸ء کو انتقال کیا تھا

آپ کمایون کے راجاؤن کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ باز بہادر سنگھ راجہ کمایون کے بیٹے پہاڑ سنگھ نے اس ریاست کی بنیاد ڈالی۔ پہاڑ سنگھ کی کئی پشتون کے بعد گمان سنگھ خلف لال سنگھ کو ۱۸۲۰ء مین گورنمنٹ ہند نے سند عطا فرمائی تھی۔ گمان سنگھ کے بیٹے راجہ شیو راج سنگھ کو غدر ۱۸۵۷ء کی خدمات کے صلہ مین سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب ملا تھا۔ اُنکے انتقال کے بعد راجہ ہری راج سنگھ جانشین ہوے تھے آپ راجہ ہری راج سنگھ کے فرزند ہین۔ آپکے بھائی کنور انند سنگھ آپ کے وارث ہین جو ۱۸۸۳ء مین متولد ہوے ہین آپ سکونت کاشی پور۔ نینی تال۔

علی حسین خان۔ نواب۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید اکرام الدین احمد اصل مین طہران کے باشندے تھے۔ جہان سے وہ شہنشاہ ہمایون کے ساتھ ہندوستان مین وارد ہوے شہنشاہ اکبر نے اُنکو منصب عنایت فرمایا اُنکی اولاد مین نواب زین العابدین خان اپنے والد ضیاء الدین خان کی اجازت سے اودھ مین آئے۔ یہان اُنکو دربار اودھ سے ایک جاگیر اور چکلہ داری کا عہدہ مرحمت ہوا۔ اُنکے بیٹے نواب باقر علی خان نے کوڑا جہان آباد کو چھوڑ کر فتحپور مین سکونت اختیار کی۔ آپ باقر علی خان کی تیسری پشت مین نواب احمد حسین خان کے بڑے بیٹے ہین جنکے انتقال کے بعد آپ مسند ریاست پر متمکن ہوے ہین۔ نواب کا خطاب موروثی ہے۔ سکونت فتحپور۔

اندراج کنور۔ رانی گنگوال۔ رانی کا خطاب موروثی ہے۔ راجگان گنگوال جنوار خاندان کی شاخ کلان کے قائم مقام ہین۔ بلرام پور۔ اوتل کہیرا اور پیاگپور اُسکی دوسری شاخین ہین۔ آپ راجہ سورج پرکاس سنگھ کی جانشین ہین جو ۱۸۹۲ء مین اپنے والد راجہ نرپت سنگھ کے بعد مسند نشین ہوے تھے۔ جنوار خاندان کے بانی بریار ساہ تھے جو ایک

سوم بنسی سردار کے چھہ بیٹون مین سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ برابر ساہ سلطان فیروز شاہ کی فوج مین داخل ہوے اور عہدۂ رسالداری حاصل کیا۔ ۱۳۷۴ء مین سلطان نے اُنکو بہرایچ کا وہ حصۂ مشرقی جسے اُنھون نے رہزنون اور بدمعاش جرگون سے صاف کیا تھا عنایت فرمایا۔ اُنکی کئی پشت کے بعد راجہ کشن پرشاد سنگھ جانشین ہوے جنکو دربار اودھ سے راجہ کا خطاب عطا ہوا تھا۔ راجہ نرپت سنگھ راجہ کشن پرشاد سنگھ کے تیسرے جانشین تھے۔ اُنھون نے اپنی بھاوج رانی سکھراج کنور کے خلاف ۱۸۸۱ء مین عدالت سے چارہ جوئی کی اور موروثی ریاست پر قبضہ حاصل کیا۔ سکونت گنگوال پرگنہ بہرایچ۔
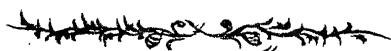
فتح علی خان۔ نواب۔ نواب گنج۔ (علی آباد)۔ آپ قزلباش مغل ہین۔ آپکے آباو اجداد قندھار کے باشندے تھے اور سردار علی خان کو قندھار کی گورنری عطا ہوئی تھی۔ کابل کی جنگ اول مین سردار علی خان کے صاحبزادون نے گورنمنٹ ہند کو بہت بڑی مدد دی تھی۔ اُن مین نواب نوازش علی خان کے والد علی رضا خان بھی تھے جو بعد اختتام جنگ انگریزون کے ساتھ ہندوستان آئے اور یہان اُنکو آٹھ سو روپیہ ماہانہ وظیفہ ملنے لگا۔ ۱۸۵۹ء مین اُن فوجی خدمات کے صلہ مین جو اُنھون نے دہلی اور کاسگنج کے باغیون کے خلاف انجام دی تھین اُنکو اودھ ضلع بہرایچ منضبطہ ریاست چردہ مین نواب گنج (علی آباد) کا علاقہ بطور انعام مرحمت ہوا۔ علی رضا خان کے جانشین نوازش علی خان تھے جنکو ۲ مئی ۱۸۶۶ء کو نواب کا خطاب عطا ہوا۔ یہ صاحب کچھ عرصہ تک ویسریگل لیجسلیٹیو کونسل کے ممبر بھی رہے تھے اور یکم جون ۱۸۸۸ء کو اُنھین کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب بھی مرحمت ہوا تھا۔ آپ نواب صاحب مرحوم کے جانشین ہین۔ ریاست نواب گنج مین اکاون مواضع ہین جن کی مالگزاری اٹھائیس ہزار پانچ سو روپیہ ہے۔ سکونت بہرایچ۔

رام گوپال بوس - رائے بہادر - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ ہند نے رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت بنارس -

گگن چندر رائے - رائے بہادر - آپکو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین ۳ - جنوری ۱۸۹۳ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت غازیپور -

کھتیر چندر ادتیا - رائے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین ۲۵ - مئی ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ سے رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت الہ آباد -

کرشنا سنگھ ملانوال - رائے بہادر - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۲۱ - دسمبر ۱۸۸۴ء کو رائے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت الموڑہ -

پرتاب نرائن سنگھ - راؤ - آپ رئیس کھمسی پور ہین - آپ کو آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کا آبائی خطاب مرحمت کیا - سکونت کھمسی پور ضلع فرخ آباد -

جواہر سنگھ - راؤ - آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو آپ کے آبائی خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت پنچن پور - للت پور -

نرہی کشن پت - رائے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو رائے بہادر کے خطاب سے معزز کیا - سکونت اجودھیا فیض آباد -

باسدیو سہائے - رائے بہادر - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۱۶ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت علیگڈھ -

مادھو رام - رائے بہادر - آپ کو آپ کی خدمات جمیلہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - سکونت کانپور -

پرماتند کشور - رائے بہادر - آپ ۲۹ - مارچ سنہ ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل اور سب ججی کے عہدہ پر فائز ہوئے - اور ۱۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو قائم مقام جج خفیفہ مقرر ہوئے - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کو رائے بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا - (ملاحظہ طلب تذکرۂ راجہ جے کشن داس سی - ایس - آئی - صفحہ ۱۰ -) سکونت مرادآباد -

امولیا رتن بیساک - رائے بہادر - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات طبی کے جلدو مین ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انڈیا نے رائے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - آپ اسسٹنٹ سرجنی کے عہدہ پر مامور ہین - سکونت آگرہ -

محمد حسین علی خان - سردار بہادر - ولادت اگست سنہ ۱۸۱۹ء - آپ جنگی ملازمت مین عہدۂ رسالداری میجری پر ممتاز تھے - ۵ - جون سنہ ۱۸۶۸ء کو آپنے سردار بہادر کا خطاب حاصل کیا - فی الحال آپ پنشن پاتے ہین - سکونت علیگڈھ -

محمد غفور خان - نواب - آپ ڈپٹی کلکٹر ہین - یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو سفارت کابل

کی اعلی خدمات کے صلہ مین آپ کو نواب کا ذاتی خطاب عطا ہوا۔ سکونت علیگڈھ۔

پرسوکھتری۔ سردار بہادر۔ آپ ۹۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجہ سے مفتخر و ممتاز ہوے۔ سکونت ڈیرہ دون۔

محمد عبد الرحیم۔ خان بہادر۔ آپ لکھنؤ کے شاہی اسپتال مین اسسٹنٹ سرجنی کے عہدہ پر ممتاز ہین۔ آپ کی طبی اور جراحی تحقیقات اور امراض چشم مین ید طولی رکھنے کے امتیاز مین آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۲۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو خان بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت غازی پور۔

سداد احمد حکیم۔ خان بہادر۔ آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین آپکو گورنمنٹ ہند نے ۷۔ اگست ۱۸۹۱ء کو خان بہادر کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت سہارنپور۔

مراری لال۔ رائے صاحب۔ آپ الہ آباد مین اسسٹنٹ سرجن ہین۔ آپکو آپ کی طبی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز کیا۔ سکونت الہ آباد۔

متھرا موہن مکرجی۔ رائے صاحب۔ آپ کو آپ کی اعلی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو رائے صاحب کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت الہ آباد۔ وارد حال دارجیلنگ

گینڈن لال - بی - اے - رائے بہادر - آپ اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس ہین - آپ کو آپ کی نمایان خدمات سررشتۂ تعلیم کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت میرٹھ -

محبوب عالم - مولوی - خان صاحب - ولادت ۱۵ - فروری ۱۸۵۹ء - آپکو ۱۸۹۷ - ۹۸ء کی مہم تیراہ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو خان صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت نینی تال -

سیف اللہ خان منشی خان صاحب - آپ ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہین - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت کانپور -

فصیح الدین - قاضی - خان بہادر - آپ کو آپ کی خدمات جمیلہ کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا - سکونت میرٹھ -

انتظام الدین شیخ - خان بہادر - آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو خان بہادر کے خطاب سے معزز کیا - سکونت بدایون -

صفدر حسین - خان بہادر - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین آپکو گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز و مفتخر کیا - سکونت بنارس -
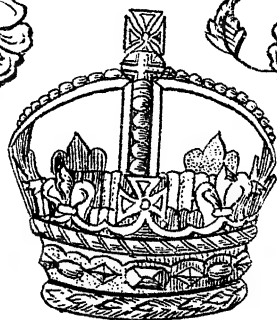
ملک متوسط
CENTRAL PROVINCES.
نولکشور پریس لکھنؤ

ملک متوسط

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر ملک متوسط

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ	نام مع خطاب وسکونت	صفحہ
چندرپور ضلع سمبھلپور۔	۲۷	ی	
		یوسف شریف خان بہادر رئیس جبلپور۔	۱۸

غلطنامہ ملک متوسط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۸	عبدالحسین ۔میاں ۔بھائی ۔	میاں بھائی عبدالحسین

(نوٹ ۱) ۔ خانصاحب محمد امیر خان رئیس ناگپور مندرجۂ صفحہ ۱۴۱ کی تصویر کے لیے پلیٹ متعلقہ ہندسہ $\frac{۱۴۱}{۱۴۲}$ ملاحظہ ہو۔

گوکلداس - راجہ - آپ کی قوم مہیسری اور مسلک وشنو ہے - آپ اُس قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو انگریزی عملداری سے بہت پہلے ممالک متوسط مین سکونت گزین ہوا تھا - اُس زمانہ مین بھی آپ کے یہان مہاجنی کا کاروبار ہوتا تھا - ایام غدر مین سیٹھ خوشحال چندجی دوکان کے مالک تھے - اُنھون نے گورنمنٹ برطانیہ کو بہت قیمتی مدد دی تھی جسکے صلہ مین اُنکو پانچ سو روپیہ کا ایک خلعت اور سند عطا ہوئی تھی - آپ سیٹھ خوشحال چند کے بڑے بیٹے ہین اور اپنی خاندانی نظیر پر قدم رکھتے آئے ہین - جب ۱۸۸۳ء کو کالاہانڈی مین بدعلی ہوئی تھی تو اُنھون نے اپنی خدمات گورنمنٹ کے سپرد کین جن کی نسبت گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا - ۱۸۸۵ء کو جب وسط ایشیا مین جنگ کا احتمال تھا تو آپ نے رسد رسانی فوج کے واسطے درخواست پیش کی تھی جسکا حکام عالی مقام نے شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا - آپ نے کورٹ آف وارڈس کو کمی سود پر روپیہ قرض دے دے کر بہت سے رئیسون کی املاک وجایداد تباہی وبربادی سے بچا لی ہے - آپ نے اپنے والد کی یادگار مین جبلپور مین ایک ٹاون ہال تعمیر کرایا ہے - آپ نے ایک روئی کا کارخانہ جاری کیا ہے جسمین بہت سے مرد وعورت ولڑکے پرورش پا رہے ہین -

ہندوستانی عورات کی ڈاکٹری تعلیم کے واسطے جو ایک ایسوسی ایشن قائم ہے اُسکے آپ لائف کونسلر ہین۔آپ نے لیڈی الجن ہاسپٹل تیار کرایا ہے۔ ۰ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لارڈ الجن صاحب سابق وایسرائے نے اُسکا افتتاح کیا تھا۔آپکی فیاضی اور سیرچشمی کے اور بھی بہت سے نظائر موجود ہین۔آپ دربار وایسرائے مین جو ۱۸۹۴ء مین بمقام ملک پنجاب منعقد ہوا تھا خاص طور پر مدعو ہوے تھے۔ملکۂ معظمہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر آپ نے جناب ممدوحہ کا ایک اسٹیچو نذر کیا تھا جو جبلپور مین موجود ہے۔ریاستہاے راجپوتانہ کے بڑے بڑے راجہ اور مہاراجہ آپ کی عزت فرماتے ہین۔آپ کو پہلے راے صاحب کا خطاب ملا تھا اُسکے بعد ۱۸۸۳ء مین راے بہادر سے مخاطب ہوے۔یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔آپ کے بھتیجے راے بہادر بلبھ داس اکثر مواقع پر آپ کی کارگزاریون اور فیاضیون مین شریک رہے ہین۔آپ کے بیٹے کا نام کنور جیون داس ہے جو اپنے چچازاد بھائی کی غیرحاضری مین دوکان کا کاروبار دیکھتے ہین۔سکونت جبلپور ملک متوسط۔
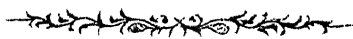
گنگادھر راؤ مادھو چٹنویس۔سی۔آئی۔ای۔آپ کی ولادت ۱۸۶۳ء مین واقع ہوئی۔آپ ملک متوسط کے ایک نہایت معزز خاندان سے ہین۔گورنمنٹ اور اہل ملک مین آپ کے والد بزرگوار مادھو راؤ گنگادھر چٹنویس صاحب کی بہت بڑی عزت تھی۔آپ کے خاندان کو بھونسلا راجگان ناگپور کے دربار سے تعلق رہا ہے اور اُس سرکار مین وزارت و سفارت کی خدمات جلیلہ پر آپ کے مورث ممتاز و سرفراز رہے ہین۔آپ نے پہلے فری چرچ انسٹی ٹیوشن (ناگپور) مین اور بعد ازان الفنسٹن کالج (بمبئی) مین تعلیم پائی ہے لیکن ۱۸۸۵ء مین آپ کے والد ماجد کی وفات نے آپ کو طالب علمی سے نکال کر کاروبار دنیوی مین مصروف

ہونے پر مجبور کر دیا۔ آپ ۱۸۸۸ء مین ڈسٹرکٹ کونسل کے میرمجلس اور درجۂ اوّل
کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ چند مدت تک آپ لوک سبھا کے بھی میرمجلس
رہے ہین۔ انتظام مناد ربھونسلا کے واسطے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اُسمین برابر آپ
ایک ممتاز ممبر رہے۔ آپ ہی کے حُسن انتظام سے اب اُن مندرون کا نہایت
عمدہ انتظام ہو رہا ہے شکست وریخت کی مرمت ہوتی ہے۔ حساب کتاب صاف
رہتا ہے۔ بحیثیت آنریری مجسٹریٹ کے آپ نے نہایت عمدہ کام کیا جس کے
سبب سرکاری رپورٹون مین آپ کی بہت بڑی تعریف و توصیف کی گئی ہے
۱۸۹۳ء مین آپ ہز اکسلنسی وایسراے کی کونسل واضعان آئین و قوانین کے ممبر
منتخب ہوے۔ ۱۸۹۵ء تک آپ نے اِس خدمت جلیلہ کو نہایت خوش اسلوبی
اور مستعدی سے انجام دیا اور اُس زمانہ مین جو اہم قوانین وضع ہوے اُنمین آپ کی
محنت اور قابلیت بہت اچھی طرح ظاہر ہوئی۔ پھر ۱۸۹۸ء اور ۱۸۹۹ء مین دوبارہ ممبر
کونسل منتخب ہوے۔ آپ نے ملک متوسط کے قانون لگان کے معاملہ مین نہایت
عمدہ کارروائی کی جسکو گورنمنٹ اور اہل ملک نے بھی نہایت پسند کیا۔ ناگپور میونسپلٹی
کے پریسیڈنٹ ہونے کی حیثیت سے آپ نے شہر ناگپور کو بڑے بڑے فائدے
پہونچائے چنانچہ شہر کی روشنی مین معتدبہ ترقی ہوئی ہے۔ سڑکون کا انتظام نہایت
عمدہ ہے۔ تجارت کو بہت بڑا فروغ ہوا ہے اور حفظان صحت کے انتظامات
بہت اچھی طرح چل رہے ہین اور ان سب پر مستزاد "ٹندہم پارک" ہے جس نے
عوام الناس کو ایک اچھی تفرج گاہ سے متمتع کر رکھا ہے۔ آپکی انھین مساعی جلیلہ کے
صلہ مین گورنمنٹ نے مئی ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب سی۔ آئی۔ ای سے سرفراز
فرمایا۔ آپ معاملات ملکی مین بڑی دلچسپی سے حصّہ لیتے ہین اور ۱۸۹۸-۹۹ء کے
قحط اور طاعون کے زمانہ مین آپ نے ایسی عمدہ خدمت اپنے ہموطنون کی کی کہ

گورنمنٹ نے اپنی مشکوری ظاہر کی۔ آپ کو امور تعلیمی سے بھی بہت بڑی دلچسپی ہے آپ متعدد علمی انجمنون اور مدرسون و کالجون کے معاون اور صدر انجمن ہین اور تعلیمی رپورٹون مین آپ کا ذکر خیر بہت ثنا وصفت سے ہوا کرتا ہے۔ آپ ایک بہت بڑی جایداد ارضی کے مالک ہین اور بحیثیت ایک زمیندار کے آپ کو اپنی رعایا کی دلدہی اور تالیف قلوب کا بڑا خیال رہتا ہے اور آپ اپنے صوبہ کے ایک فیضرسان بزرگ ہین۔ ۱۸۹۷ء مین مسٹر چٹنویس کو اندور کی وزارت ملتی تھی مگر آپنے اس سے انکار کر دیا۔ آپ کے صفات و محاسن اور آپ کی مقبولیت پر نظر کر کے حضور وایسراے بہادر کشور ہند نے آپ کو اسلیے منتخب کیا کہ آپ حضور ملک معظم کے جشن تاجپوشی مین ملک متوسط کے قائم مقام ہو کے انگلستان تشریف لیجائین چنانچہ آپ نے بطیب خاطر اس دعوت کو قبول کیا اور انگلستان جاکر اس جشن مین شریک ہوے اور اب آپ انگلستان سے مراجعت فرما ہوے ہین۔ سکونت ناگپور۔

بھانو داس۔ نیڈو۔ راے صاحب۔ خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ عیسوی کو مرحمت ہوا۔ آپ آنریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت کامپتی۔

لچھمی پرشاد۔ راے صاحب۔ خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت ہردا۔ ہوشنگ آباد۔

پریاگ داس۔ لالہ۔ راے صاحب۔ خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت سمبلپور۔

کپور چند - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ء کو عطا ہوا سکونت راے پور -

عالم چند - پنڈت - راے صاحب - خطاب ہذا ۲۲ - جون سنہ ۱۸۹۷ عیسوی کو مرحمت ہوا - سکونت سارن گڈھ

بہاری لال - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا ۲۲ - جون سنہ ۱۸۹۷ عیسوی کو مرحمت ہوا - سکونت ہوشنگ آباد -

ریکھچند - مہیتی - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا - سکونت ہینگن گھاٹ - ورد ہا -

اس آر دیبی پرشاد - راے بہادر - ایل - ایم - سی - ڈی - ایف - تخمیناً ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوا جب آپ کے جد امجد منشی راے نولراے کانپور مین گورنمنٹ انگلشیہ کے یہان میر منشی تھے - آپ نے بھی پینتالیس سال سے زیادہ عرصہ تک بحیثیت فوجی و دیوانی افسر کے اضلاع مغربی و شمالی و اودھ و ممالک متوسط مین نمایان خدمات انجام دی ہین - فی الحال آپ بحصول پنشن خانہ نشین ہین - آپ کی حُسن خدمات کے صلہ مین آپ کو راے بہادر اور ایل - ایم - سی - ڈی - ایف کے خطابات مرحمت فرمائے گئے - سکونت بھنڈارہ -

کستور چند - سیٹھ - راے بہادر - یہ خطاب ذاتی ہے اور آپ کو جشن جوبلی

کی تقریب مین ۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو عطا ہوا تھا- سکونت کامپٹی

محمد حسین- نور- مولوی- سید- خان بہادر- آپ ۲۰ محرم الحرام ۱۲۶۴ھ مطابق جولائی ۱۸۴۸ء کو قصبۂ بھدیوان مین پیدا ہوے جو لکھنؤ سے اُس مقام پر واقع تھا جہان اب چارباغ ریلوے اسٹیشن ہے- آپ مولوی سید عزت علی کے بیٹے اور مولوی سید رفعت علی رفعت کے بھتیجے اور مولوی سید ببر علی خرسند کے پوتے ہین- مولوی سید عزت علی پہلے شاہی مدرسہ کے مدرس تھے اُسکے بعد مہاراجہ بالکرشن مشیر الدولہ بہادر دیوان اودھ کی اولاد کے اتالیق مقرر ہوے تھے- آپ سید سندی رضوی حضرت امام موسی رضا علیہ السّلام کی نسل مین ہین- آپ کے مورث اعلی سید غلام رسول نیشاپور سے ہندوستان مین آئے تھے- اُنکو فوج سے تعلق تھا- اُنھون نے موضع رسول پور کو آباد کر کے وہان سکونت اختیار کی- اُنکے پر پوتے سید کفایت اللہ کا عقد شیخ خیر الدین رئیس دوگاوان کی دختر سے ہوا جنکی مختصر ریاست بھدیوان مین تھی اور چونکہ وہ وراثتاً سید کفایت اللہ کو ملی اسلیے آخر الذکر نے بھدیوان مین توطن اختیار کیا- سید کفایت اللہ آپ کے پردادا تھے- آپ نے اپنے والد ماجد اور عم مکرم مولوی رفعت علی رفعت سے فارسی کی تحصیل کی- دینیات اور علوم صرف و نحو عربی کو مولوی نصر اللہ خان خورجوی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا- معقولات مین مولوی سید محمد سعید ہسوانی آپ کے اُستاد تھے- آپ حنفی المذہب ہین اور شاہ سید رؤف احمد صاحب بانسوی سے بیعت رکھتے ہین- آپ کا عقد حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہ کی پوتی شاہ شجاعت علی کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوا ہے- جب ۱۸۶۳ء مین ولیم ہنڈفور صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم مقرر ہوے تو اُنھون نے علماے لکھنؤ کے خاندان سے چند فارسی اور عربی دان نوجوانون کو سررشتۂ تعلیم کی ملازمت کے لیے منتخب کیا جن مین

آپ بھی ایک امیدوار تھے۔آپ نے تین سال تک نارمل اسکول لکھنؤ مین علوم مروجہ کی
تکمیل کر کے سند حاصل کی۔اُسی زمانہ مین آپ نے کچھ کچھ انگریزی سے بھی واقفیت پیدا
کر لی تھی۔یکم ستمبر ۱۸۶۶ء سے آپ ملازمت سرکاری مین داخل ہوے۔نومبر ۱۸۷۳ء
تک آپ بہت سے اضلاع اودھ مین فارسی و عربی کے مدرس اعلی رہے۔اُس زمانہ
مین آپ نے اودھ اخبار و علیگڈھ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ مین علمی۔اخلاقی۔مذہبی اور
پولیٹکل مضامین بھی لکھے تھے اور ایک رسالہ موسوم بہ کلید سخن تصنیف کر کے مطبع
اودھ اخبار مین چھپوایا تھا جسکو گورنمنٹ نے پسند کیا اور آپ کو انعام مرحمت فرمایا۔
۱۸۷۳ء مین آپ کالن برونگ صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم اودھ کی سفارش
سے ڈپٹی کمشنری جبل پور مین نائب سررشتہ دار مقرر ہوے۔اُسکے بعد آپ سررشتہ دار
ہوے۔اپریل ۱۸۸۰ء سے آپ مڑواڑہ ضلع جبلپور مین عہدۂ تحصیلداری پر متعین
ہوے جو آپ کی حسن کارگزاری سے تمام ہندوستان کے لیے چونے کی ساخت
و تجارت کا مرکز بن گیا۔مڑواڑہ مین آپ نے ایک بڑا اور خوبصورت بازار بھی بنوایا
ہے جسکو سر جان مارسین سابق چیف کمشنر نے اپنے ہاتھ سے کھولا تھا اور اب مارسین گنج
کے نام سے مشہور ہے۔مئی ۱۸۸۶ء مین آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوے۔اِس
عہدے کی خدمات آپ نے نہایت خوش لیاقتی سے انجام دین جس کے صلہ مین
سر انٹونی میکڈانل صاحب نے جو اُس زمانے مین ممالک متوسط کے چیف کمشنر تھے
آپ کو ریاست کھیراگڈھ کی دیوانی کے لیے منتخب کیا چنانچہ ۸۔مارچ ۱۸۹۲ء سے
اب تک آپ ریاست مذکور کے عہدۂ دیوانی پر ممتاز ہین۔بحیثیت دیوان ریاست
آپ نے وہان بہت سی ترقیان و اصلاحات کی ہین۔ریاست کی آمدنی آپ کی
خوش انتظامی سے دوگنی ہو گئی ہے اور عدالتونمین ہر طرح کی باقاعدگی و خوش اسلوبی
پیدا ہو گئی ہے۔ان خدمات کے صلہ مین آپ کو مئی ۱۸۹۶ء مین خان بہادر کا خطاب

عطا ہوا۔ گذشتہ دو سال مین ریاست مذکور مین آپ نے متعدد سڑکین۔ محلات۔ ہسپتال۔ بازار۔ اسکول۔ کچہریان و دیگر عمارات تعمیر کرائی ہین جنکی نظیر ریاستہاے چھتیس گڈھ مین کہین نہین ملتی۔ علاوہ چھ سو کے جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی تنخواہ ہے آپ کو دو سو روپے الاونس اور چھتر روپیہ پنشن کنٹری بیوشن جملہ آٹھ سو چھتر روپیہ مشاہرہ ملتا ہے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیان ہین۔ ان مین سے بڑے صاحبزادے سید محسن حسین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہین۔ سکونت کھیراگڈھ۔

بین کرشنا بوس۔ راے بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اوّل الذکر خطاب یکم جون ۱۸۸۸ء کو اور مؤخر الذکر یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو آپکو عطا ہوا۔ سکونت ناگپور۔

بھوت ناتھ دے۔ راے بہادر۔ یہ خطاب ذاتی ہے جو یکم جون ۱۸۸۸ء کو آپ کو عطا ہوا۔ سکونت راے پور۔

دسرتھی پوجاری۔ راے صاحب۔ آپکو خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت رہرکول۔

متھرا پرشاد۔ راے صاحب۔ آپکو خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۱۰ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت چھندوارہ

سی۔ جی۔ لال کاکا خان بہادر۔ آپکی نمایان خدمات اور مساعی جمیلہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور سے مفتخر کیا۔

شنکر راؤ مادھو راؤ چیٹ نویس - بی - اے - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ اول - ڈپٹی کمشنر سمبھل پور - آپ ۴ - دسمبر ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے اور ناگپور کے ایک مشہور اور ممتاز و متمول خاندان کے یادگار ہین جس زمانہ مین کہ ناگپور مین بھونسلا راجاؤن کی حکومت تھی آپ کے آبا و اجداد اُنکی سرکار مین مدار المہامی کے عہدہ پر ممتاز تھے - گورنمنٹ انگلشیہ بھی آپ کے خاندان کی عزت اور وقعت کرتی ہے - آپ کے بڑے بھائی گنگا دھر راؤ صاحب کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت ہوا ہے اور وہ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہین - ۱۲ - جولائی ۱۸۸۵ء کو آپ اسٹیٹوٹری سول سروس مین داخل ہوے اور ۳۱ - مئی ۱۸۹۲ء تک اضلاع ناگپور - وردھا - چھندوارہ - نرسنگ پور مین اسسٹنٹ کمشنر رہے - اُسکے بعد آپ مستقل ڈپٹی کمشنر مقرر ہوے اور اضلاع بالا گھاٹ وردھا اور سمبھل پور مین نہایت لیاقت کے ساتھ اپنے منصبی فرائض انجام دیے - فی الحال آپ سمبھل پور مین درجہ دوم کے ڈپٹی کمشنر ہین - علاوہ برین آپ ایک بہت بڑے علاقہ کے مالک و زمیندار بھی ہین - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۹۱۲ء کو آپ کو تمغہ قیصر ہند درجۂ اول عطا ہوا - سکونت سمبھل پور -

---
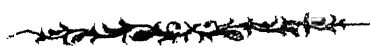
اولاد حسین - سید - خان بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۲۶ - جون ۱۸۶۲ء - آپ کا سلسلۂ نسب امام ہشتم حضرت موسیٰ رضا علیہ السلام تک پہونچتا ہے - آپ کے بزرگ سید محمد غازی کو سلطان محمود غزنوی کی ہمشیر زادی منسوب تھی - وہ اپنے برادر نسبتی یعنے محمود غزنوی کے بھانجے سید مسعود سالار غازی کے ساتھ ہندوستان مین وارد ہوے اور علاقہ جات بیانہ وغیرہ کی فتح کے بعد زمانۂ سلطنت مغلیہ مین آپ کے بزرگون نے قصبہ ہیلک کو جو فی الحال ریاست بھرت پور مین شامل ہوگیا ہے بحیثیت معافی داری اپنا مستقر قرار دیا اور محمد پور ہیلک کے نام سے موسوم کیا - خان بہادر نے

حسب رواج زمانہ علوم عربیہ و فارسیہ مین تکمیل حاصل کی اور آگرہ کالج مین تعلیم کو ختم کیا۔ بعد فراغ آپ اپنے والد سید ثابت علی ڈپٹی مجسٹریٹ و اسسٹنٹ پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ ساگر و جبلپور کی وساطت سے سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور بہت جلد عہدۂ میر منشی کمشنری جبلپور پر ممتاز ہوے۔ ۱۸۵۶ء مین ڈپٹی کلکٹری بندوبست عطا کی گئی۔ اس خدمت کو بھی آپ نے اس خوبی اور لیاقت سے انجام دیا کہ سر رچرڈ ٹمپل سے تجربہ کار افسر نے سرکاری تحریرات مین آپ کی لیاقت کی بہت کچھ تعریف کی۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء مین مثل اور اہل خاندان کے جنین آپ کے والد ماجد باغیون کے ہاتھ سے قتل ہوے آپ بھی گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی اور وفاداری مین ثابت قدم رہے اور اسکے جلدو مین خلعت گرانبہا سے مخلع ہوے اور ڈپٹی کلکٹری کے مدارج مین بھی آپ نے خاص طور پر ترقی پائی۔ ۱۸۶۹ء مین صاحب سکرٹری اسٹیٹ ہند کے حکم کے موافق ممالک متوسط مین اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ کے لیے ایک ہندوستانی افسر کی ضرورت تھی۔ اس عہدہ کے لیے آپ منتخب ہوے۔ آپ ہی سب سے پہلے ہندوستانی شخص ہین جو افسری ضلع یعنی ڈپٹی کمشنری پر ممتاز کیے گئے۔ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین خان بہادری کا خطاب اور تمغہ مرحمت ہوا۔ اور ۱۸۸۲ء مین سی۔ آئی۔ ای۔ کے خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ ۱۸۸۵ء مین مستقل سٹلمنٹ افسر (افسر بندوبست) مقرر ہوے اور چودہ برس یعنی دسمبر ۱۸۹۸ء تک اس عہدۂ جلیلہ کی خدمات انجام دیتے رہے اور لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے ہر سال اپنے رزولیوشن مین آپ کی حسن کارگزاری کی توصیف اور تعریف فرمائی۔ گو ۱۸۸۱ء مین آپ کی عمر ۵۵ سال اور مدت ملازمت ۲۷ سال ہو چکی تھی مگر آپ کی لیاقت اور تجربہ کی وجہ سے وقتاً فوقتاً اٹھارہ برس تک توسیع ملازمت ہوتی رہی یکم جنوری ۱۸۹۹ء مین بچپن سال کی نمایان ملازمت کے بعد آپ نے خود کنارہ کشی

پسند کی جسکے بعد علاوہ پنشن معمولی کے ایکہزار روپیہ سال زائد بطور انعام خاص کے عالیجناب دبیر کبیر ہند نے دینا منظور فرمایا ہے۔ شعر گوئی مین آپ کو جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور سے تلمذ ہے۔ مذہبی شاعری یعنی مرثیہ گوئی اور ریختہ گوئی کا خاص مذاق ہے۔ سکونت پہر سر علاقہ ریاست بھرتپور متصل آگرہ۔
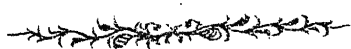
بلبھ داس۔ سیٹھ۔ راے بہادر۔ ولادت ۲۶۔ دسمبر ۱۸۶۱ع۔ سیٹھ گوپالداس کے بیٹے اور راجہ گوکل داس کے بھتیجے اور ان کی کوٹھی کے نصف کے حصہ دار ہین اور آپ کی فراست و دانائی۔ دوراندیشی۔ کاروباری لیاقت۔ رحمدلی۔ مروت۔ و خوش اخلاقی جبلپور مین ضرب المثل ہے۔ آپ مینوسپلٹی کے پریسیڈنٹ اور "گوکل داس بلبھ داس کاٹن مینوفیکچرنگ کمپنی" کے سکرٹری ہین۔ آپ کو ۳۔ فروری ۱۸۹۳ع کو خطاب راے بہادر مرحمت ہوا۔ آپ کے تین لڑکے ہین۔ منولال۔ کنہیالال و جمنا داس۔ سکونت جبلپور۔

گلاب سنگھ۔ داوو۔ راے بہادر۔ آپ کے آبا و اجداد اپنے اصلی وطن راے بریلی ملک اودھ سے ملک متوسط مین آئے اور مہاراجہ دیوگڈھ کی سرکار مین بیوہاری کے عہدہ پہ فائز ہوے۔ مہاراجہ نے انکو بچی کا علاقہ عنایت کیا جب سمبت ۱۷۹۰ بکرمی مین یہ علاقہ راجہ نرندشاہ والی منڈلہ کو ملا تو انھون نے بھی پھول شاہ بیوہار کو جنکی اولاد مین آپ ہین بدستور عہدہ بیوہاری پہ قائم رکھا اور علاقہ بھی انھین کے قبضہ مین رہنے دیا۔ چند روز بعد راجہ نے انکو بھونرگڈھ کا ایک دوسرا علاقہ عطا کیا۔ سمبت ۱۸۰۱ مین پھول شاہ کا انتقال ہوگیا اور انکے بجاے ڈومن شاہ انکے بیٹے جانشین ہوے۔ سمبت ۱۸۲۹ مین ایک غنیم نے ملک دکھن سے ریاست منڈلہ پر چڑھائی

کی - بیوہار ڈومن شاہ نے نہایت جوانمردی وجانبازی کے ساتھ اُسکا مقابلہ کیا
اور بالآخر اُسکو شکست دی مگر وہ خود اُسی لڑائی مین مقتول ہوے - اُس وقت
نرند شاہ کے بیٹے راجہ نظام شاہ فرمانروائے ریاست تھے اُنھون نے سمبت ۱۸۳۰
مین کھرگ رام خلف ڈومن شاہ کو عہدہ بیوہاری پر ممتاز کیا اور دونون علاقے
بدستور اُنکے قبضہ مین رہنے دیے - سمبت ۱۸۳۶ مین موراجی سپہ سالار ریاست ساگر نے
فوجکشی کی - بیوہار کھرگ رام نے ریاست منڈلہ کی طرف سے سپہ سالار مذکور کا
مقابلہ کیا اور اُسی جدال مین مقتول ہوے - علاقہ بھونر گڈھ بالکل تباہ ہوگیا -
اُسوقت سے اُنکے چارون بیٹے پریشان ہوکر لکھنادون مین چلے گئے - سمبت ۱۸۳۷
مین اُنکے دو بیٹے بھگونت سنگھ اور موتی رام پھر والی منڈلہ کی خدمت مین حاضر
ہوے - اُنھون نے اُنکو نواب شہادت خان کی نیابت پر مقرر کردیا - نواب صاحب
موصوف کے انتقال کے بعد یہ دونون شخص سیونی کو چلے آئے - اُسوقت دیوان
محمد امین خان وہان کے صوبہ دار تھے - اُنھون نے اُنکی نہایت قدر ومنزلت کی
اور اُنکو مالی وخانگی کا انتظام سپرد کردیا - جب مہاراجہ ناگپور نے گوشائین کھرگ بھارتی
کو صوبہ دار سیونی مقرر کیا تو اُنھون نے ان چارون بھائیون کو اپنے یہان
مختلف عہدے عنایت کیے - چنانچہ بھگونت سنگھ کو اپنا نائب مقرر کیا اور دریاؤ سنگھ
اُنکے چھوٹے بھائی کو عہدۂ وشنگھ عطا کیا - جب سیونی قلمرو برطانیہ مین داخل ہوا تو
دریاؤ سنگھ بدستور اپنے عہدہ پر کام کرتے رہے - اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے
بھیرون بخش کو وہی عہدہ ملا - بھیرون بخش کے بعد آپ اس موروثی عہدہ پر مقرر
ہوے مگر چونکہ آپ اُسوقت نابالغ تھے اسلیے گورنمنٹ نے ازراہ عنایات
خسروانہ آپ کا کام کرنے کے لیے ایک گماشتہ متعین کیا اور آپ کا علاقہ
کورٹ آف وارڈس کے اہتمام مین دیدیا گیا - جب آپ سن رشد کو پہونچے تو آپکا

علاقہ پھر آپ کے حوالہ ہوا۔ آپ کے علاقہ مین ننانوے مواضع ہین۔ ۱۸۶۹ء مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو پانچ سو روپیہ کا ایک خلعت عنایت کیا اور ۱۸۹۰ء مین آپ خطاب راے بہادر سے سرفراز کیے گئے۔ عہدہ موروثی دیشمکھی ۱۸۵۵ء سے تخفیف مین آگیا۔ آپ کے چار بیٹے ہین بشناتھ سنگھ۔ شمبھو ناتھ سنگھ جے ناتھ سنگھ۔ رگھناتھ سنگھ۔ سکونت سیونی چھپارہ۔
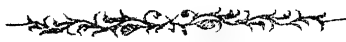
محمد تقی۔ سید۔ خانصاحب۔ آپ کی ولادت سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد مین واقع ہوئی۔ آپ کے والد کا نام سید اشرف ہے جو سید محمد جونپوری کی اولاد سے تھے۔ آپ نے اپنے وطن مین تعلیم پائی۔ ۱۸۶۳ء مین آپ محکمہ پولیس مین ڈویژنل محرر مقرر ہوے۔ اُسکے بعد ہیڈ کانسٹبل کیے گئے۔ ۱۸۶۷ء مین چیف کانسٹبل ہوے اور ۱۸۷۴ء تک عہدۂ مذکور کا کام کرتے رہے۔ ۱۸۷۵ء مین آپ نے موضع چاندلا کے ڈاکہ کی سراغ رسانی مین کامیابی حاصل کی اور ڈاکوؤن کو گرفتار کیا جسکے صلہ مین آپ عہدۂ انسپکٹری پولیس پر مامور ہوے۔ اسکے بعد آپ نے بہت بڑے بڑے ڈاکو گرفتار کیے جنکے صلہ مین ۱۸۹۲ء مین مسٹر اوڈبرن صاحب سابق چیف کمشنر ممالک متوسط نے آپکو ایک تلوار اور ایک پستول مرحمت فرمایا۔ ۲۶۔ جولائی ۱۸۹۴ء کو لارڈ الگن صاحب سابق وایسراے ہند نے آپ کو ایک سند عطا فرمائی اور خطاب خانصاحب عنایت کیا۔ ۱۸۹۴ء مین آپ نے اکتیس سال کی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی۔ اب آپ نیچ مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی ہین۔ اور پانچ مواضع کے مالگذار ہین۔ سکونت سہاگپور۔ ضلع ہوشنگ آباد۔

ہنومان پرشاد - پنڈت - رائے بہادر - آپ برہمن ہین - آپ انگریزی علمداری مین پندرہ گانوءن کے مالگزار ہین اور ایک گانوءن معافی ہے - ریوان مین بھی آپ کو ایک گانوءن کی معافی حاصل ہے - اسوقت آپ کاسن ۴۳ سال کا ہے - آپ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہین - آپ کو سنہ ۱۸۹۸ء مین خدمات قحط کے صلہ مین رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ نے قحط کمیشن مین شہادت بھی دی ہے - سکونت بجے راگھوگڑھ -

محمد امیر خان - خان صاحب - آپ کی ولادت شہر حیدر آباد دکن مین سنہ ۱۸۴۸ء مین واقع ہوئی - آپ کے دادا چودھری سردار خان لودی پٹھان اور ملیح آباد واقع اودھ کے رئیس تھے - ستر سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ آپ کے والد لال خان حیدر آباد دکن مین وارد اور گورنمنٹ نظام کی فوجی ملازمت مین داخل ہوے - سنہ ۱۸۵۴ء مین پانچوین کنٹنجنٹ رسالہ کے شکست ہو جانے کے بعد سنہ ۱۸۵۵ء مین وہ میجر شیکسپیر صاحب کے ساتھ شہر ناگپور مین آئے اور اُسی کو اپنا مستقر قرار دیا جہان ستمبر سنہ ۱۸۶۹ء مین اُنھون نے انتقال کیا - اپنے والد کے انتقال کے ایک سال کے بعد سنہ ۱۸۷۰ء مین آپ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس مین کامیاب ہوے - سترہ برس تک آپ مختلف اسکولون مین مدرس اور انگریزون کو اُردو زبان کی تعلیم دیتے رہے - اکتوبر سنہ ۱۸۸۶ء مین قانونی امتحان دیکر آپ وکالت کرنے لگے - سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء کے زمانہ خشکسالی مین آپ نے انسداد قحط مین بہت بڑی کوشش کی جسکے اعتراف مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - آپ عرصہ سے شہر ناگپور کے مینونسپل کمشنر اور انجمن حامی اسلام ناگپور کے صدر نشین ہین - آپ کی کوشش سے مدرسہ انجمن نے چودہ سال کے عرصہ مین نمایان

ترقی کی اور اسکے لیے ایک عالیشان عمارت بھی تعمیر ہو گئی ہے - آپ طلبا کے ہمدرد اور قومی تعلیم کے معاملہ مین سر سید احمد خان کے پیرو ہین - آپ کے پانچ فرزند اور ایک دختر ہے - محمد سمیع اللہ خان ولادت سنہ ۱۸۸۹ء - محمد حمید اللہ خان ولادت سنہ ۱۸۹۱ء محمد سعید اللہ خان ولادت سنہ ۱۸۹۴ء - محمد ذکی اللہ خان ولادت سنہ ۱۸۹۷ء - بلقیس جہان بانو ولادت سنہ ۱۹۰۰ء - محمد سلیم اللہ خان - ولادت سنہ ۱۹۰۲ء - سکونت صدر بازار شہر ناگپور

عبد الرحمان - شیخ - خانصاحب - آپ آشٹہ کے مالگزار ہین - خطاب ہذا ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو مرحمت ہوا - سکونت آشٹہ -

---

شیر علی - خانصاحب - خطاب ہذا - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا -

---

عبد المجید خان - خانصاحب - خطاب ہذا ۲۱ - مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

---

لڑیا بھاؤ - راؤ بہادر - خطاب ہذا - ۲۰ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو مرحمت ہوا - سکونت کمپتا بھنڈارہ -

---

گنگا سنگھ - راؤ صاحب - آپکو خطاب راؤ صاحب - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا - سکونت ہوشنگ آباد -

---

رنگ راؤ ہری - راؤ صاحب - آپ کو خطاب ہذا - ۳ - جون

۱۸۹۳ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت بھنڈارہ۔

گنیش اپاجی پنڈھے۔ راؤ صاحب۔ آپکو خطاب ہذا۔ ۹۔ نومبر ۱۸۹۱ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت واردھا۔

نتھو رام۔ سیٹھ۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا۔ ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت بردھا۔

داجی راجچندر۔ پنڈت۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت ناگپور۔

موہن لال۔ رائے صاحب۔ ولادت ۳۱۔ مارچ ۱۸۵۳ء خطاب ہذا۔ یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت جبلپور۔

کاؤس جی ہٹّی دارو۔ خانصاحب۔ یہ خطاب ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔

سندر لال۔ لالہ۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت مُلتائی بیتول۔

اونکار داس۔ لالہ۔ رائے بہادر۔ خطاب رائے بہادر یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت سیونی۔

محمد امین - حافظ مولوی سید - شمس العلما - ولادت سنہ ۱۸۵۶ء - آپ کا
اصلی وطن قصبہ سہسوان ضلع بدایون ہے مگر تقریباً ستر سال سے تعلقات معاش
کی وجہ سے آپکا وطن بریلی کو منتقل ہوگیا ہے - آپ سید نقوی ہین - اور سلسلۂ خاندان
حضرت مودود چشتی علیہ الرحمہ سے ملتا ہے آپ کے جد امجد مولوی بشیر الدین حسین
کو میجر جنرل سلیمن نے ملک متوسط مین طلب کر کے صدر امین مقرر کیا تھا - اُس
زمانہ سے آپ کے اکثر اہل خاندان اس ملک مین معزز عہدون پر مامور رہے -
آپ کے والد مولوی سید اشفاق حسین درجۂ اول کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے
جنھون نے پنشن حاصل کر کے بریلی مین سکونت اختیار کی اور آپ کے دو بھائی
تحصیلدار تھے - آپ کی عربی و فارسی کی تعلیم بریلی مین ہوئی اور آپ بواسطہ
مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی کے شاگرد ہین - علم طب مین آپ کو حکیم
امام الدین خان دہلوی سے تلمذ ہے - آپ حافظ قرآن بھی ہین اور حج حرمین شریفین
سے مشرف ہو چکے ہین - مکۂ معظمہ کے شیخ الاسلام نے علوم عقلیہ و نقلیہ کی سند
آپ کو عطا کی ہے - زبان انگریزی مین آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے - اور
بقدر ضرورت مرہٹی - ہندی اور اوڑیا زبانون مین بھی دخل ہے - دس سال
تک آپ محکمۂ پیمایش و بندوبست کے ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہین - بالفعل آپ جبل پور
مین سٹی مجسٹریٹ درجۂ اول ہین - انتظام قحط کے متعلق حسن کارگزاری کے
صلہ مین سنہ ۱۸۹۸ء کو شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت جبل پور ملک متوسط
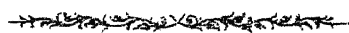
عبد الحسین - میان - بھائی ملا سید - تمغہ قیصر ہند - ولادت ۲ - جون سنہ ۱۸۶۹ء
شہر برہانپور ضلع نماڑ کے ایک معزز خاندان سادات سے آپ کا تعلق ہے اور آپ
داؤدی بوہرہ یعنی مذہبًا اسماعیلی شیعہ ہین ایک صدی قبل آپ کے مورث اعلیٰ

سید محمود احمد آباد گجرات سے آکر برہانپور مین آباد ہوے تھے - اس خاندان کے اکثر ممبر خاندیس - نماڑ اور ناگپور کے اضلاع مین معزز تاجر ہین - آپ نے ابتدائی تعلیم برہانپور مین پائی اور ۱۸۸۹ء مین جبلپور کالج سے علم ریاضی مین بی اے کی ڈگری آنرز کے ساتھ حاصل کی - ممالک متوسط مین اپنے خاندان مین آپ پہلے شخص ہین جنھون نے بی اے کا امتحان پاس کیا - آپ پہلے پہل انجمن اسلامیہ ہائی اسکول جبل پور کے ہیڈماسٹر ہوے - اگست ۱۸۹۱ء مین آپ نے نائب تحصیلداری سے سرکاری ملازمت شروع کی - دوسرے سال آپ جبلپور کے منصف مقرر ہوے اور ۱۸۹۶ء مین عہدۂ تحصیلداری پر ضلع بالاگھاٹ کو منتقل ہوے - ۱۸۹۷ء کی قحط سالی مین آپکی عمدہ خدمات کا شکریہ گورنمنٹ نے خصوصیت کے ساتھ ادا کیا - ۱۸۹۹ء کے زمانہ قحط مین آپ ضلع سیونی مین تعینات تھے وہان آپکی قیمتی خدمات کے صلہ مین ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کو آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت ہوا - اور اپریل ۱۹۰۱ء مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے - سکونت برہانپور - ملک متوسط -

---
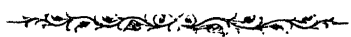
یوسف شریف - منشی - خان بہادر - تاریخ ولادت ۱۸ - ڈسمبر ۱۸۴۶ء آپنے گورنمنٹ ہند کے محکمۂ مساحت مین ۱۶ جون ۱۸۶۷ء کو بطور سب سرویر ملازمت شروع کی - ۱۸۸۶ء کے آخر تک چھوٹا ناگپور ملک متوسط اور راجپوتانہ مین کام کیا - بعد ازان آپ بلوچستان کو منتقل ہوے - اور اُسکے بعد شمالی مغربی سرحد پار کام کیا - آپ نے اکثر موقعون پر پیمایش کے نہایت مخدوش فرائض انجام دیے ہین اور ہمیشہ اپنے حکام کی خوشنودی حاصل کی ہے - آپ ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ء مین خاص کام پر تعینات رہے - اور میجر ٹی - ایچ ہولڈچ کی ماتحتی مین موسی درہ واقع ملک جوا کی آفریدی کی پیمایش کی اور گورنمنٹ کا شکریہ حاصل کیا - نومبر اور دسمبر ۱۸۸۳ء مین مہم تخت سلیمان مین خاص پیمایشی کام

پر مقرر ہوے۔ اور بعد کو گومل اور درۂ کھجوری کچھ مین کام کیا۔ ان خدمات کی قدردانی اور اعتراف مین لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ڈیرہ اسمعیل خان مین ایک دربار عام مین خان بہادر کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نومبر و دسمبر ۹۳؁ ۱۸ء مین مُہم وادی زہوب مین پیمایشی جماعت کے ہمراہ تھے۔ ۹۵-۱۸۹۴؁ء مین گومل سے بکھائی تک سرحد ڈیرہ جات کی خاص پیمایش کے کام پر بھیجے گئے۔ آپ نے ان مقامات کی پیمایش کی اور نقشے تیار کیے۔ ۹۶-۱۸۹۵؁ء مین روسی افغانی سرحدی کمیشن کی پیمایشی جماعت کے ہمراہ رہے اور نہایت قابلیت سے اپنے فرائض منصبی انجام دیے اور خان بہادر کا خطاب پایا۔ دوبارہ سرحد کے ایک متنازعہ فیہ حصۂ ملک کی حدبندی کے لیے سر ہیکاک کی ماتحتی مین بھیجے گئے۔ اور گورنمنٹ ہند نے تین ہزار روپیہ کا ایک خلعت آپ کو عطا کیا۔ خان بہادر نے ایران مین بختیاری ملک کے ایک بڑے حصے کی پیمایش کی اور نقشہ تیار کیا۔ اور گورنمنٹ ہند کا شکریہ حاصل کیا۔ آپنے ایران مین تقریباً اڑسٹھ ہزار مربع میل اُس زمین کی پیمایش کی اور نقشہ بنایا جو ساحل چوربہر پشکر دسے بندر عباس تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس نمایان خدمات کے صلہ مین رائل جغرافیائی سوسائٹی نے آپ کو پرجیبین صاحب کا عطیہ عنایت کیا۔ اور فوجی اغراض کے خاص کام کے لیے لارڈ رابرٹس کمانڈرانچیف ہند سے پانچسو روپیہ کا ایک انعام حاصل کیا کرنل سرٹی ہولڈچ۔ آر۔ ای۔ کے سی۔ آئی ای۔ سی بی اپنے ایک مراسلہ مین فرماتے ہین ہمارے ہندوستانی سرحد کے جغرافیہ کی نسبت خان بہادر ایک ایسے مستندالراے شخص ہین کہ گورنمنٹ ہند کی ملازمت مین شاید ایسا کوئی دوسرا ملازم نہ ہوگا جسکو اُنکی طرح عملی قسم کی رازدارانہ واقفیت حاصل ہو۔ علاوہ برین وہ خیرخواہ سرکار اور راستباز شخص ہین اور اُن ہندوستانی ملازمون کی ایک زندہ مثال ہین جنکی نسبت سرویسٹ رجوے نے اختتام کمیشن پر لکھا تھا۔ کہ گورنمنٹ مین ان سے بہتر اور کوئی ملازم نہین ہے۔ خان بہادر نے ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۱؁ء کو

چونتیس برس کیخدمت کے بعد ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ کنارہ کشی کے وقت آپ صیغہ پیمایش کے اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھے سکونت جبلپور۔ ملک متوسط۔
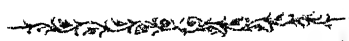
امام شریف۔ خان بہادر۔ تاریخ ولادت ۷۔ اپریل ۱۸۴۹ء۔ آپ نے گورنمنٹ ہند کے صیغہ مساحت مین ملازمت شروع کی اور اپنی غیر معمولی خدمات اور لیاقت اور کارگزاری سے گورنمنٹ ہند کی خوشنودی حاصل کی آپ نے ہندوستان کے باہر سرکاری خدمات انجام دین مئی ۱۸۸۰ء سے نومبر ۱۸۸۰ء تک آپ میجر۔ ای۔ پی۔ لیچ۔ وی سی۔ آر۔ ای کے ہمراہ مہم افغانستان مین رہے اور محاصرۂ قندھار کے وقت موجود تھے آپ نے ۱۸۸۸ء مین کپتان آر اے واہب کے زیر حکم ہزارہ فیلڈ فورس مین کام کیا اور مراسلات سرکاری مین آپ کی خدمات کی تعریف کی گئی اور تمغہ عطا ہوا۔ اگست ۱۸۸۴ء سے نومبر ۱۸۸۶ء تک آپنے افغانی سرحدی کمیشن مین کام کیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو پانچسو روپیہ نقد اور خان بہادر کا خطاب عنایت فرمایا۔ ۱۹۰۰ء و ۱۹۰۱ء مین آپ نے کوارٹر ماسٹر جنرل کے تحت مین ملک بختیاری اور دریاے قارون واقع ایران کی پیمایش کی اور ہزاکسلنسی لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف کا شکریہ اور پانچسو روپیہ انعام حاصل کیا آپ نے پیمایش کا زیادہ تر کام کبھی ان برف آلودہ پہاڑی خطون مین کیا جو بعض جگہ ۱۳۵۰۰ فیٹ کی بلندی پر تھے اور بعض دفعہ ان وادیون مین جن مین ۱۱۰ سے ۱۱۳ درجہ تک متواتر حرارت رہتی ہے۔ اس کام مین بے انتہا محنت صبر اور سرگرمی کی ضرورت تھی جن آدمیون سے سابقہ پڑا تھا وہ بڑے سخت لوگ تھے دو مرتبہ خان بہادر پر قریب سے گولیان چلائی گئین اور بقول میجر سایر انھون نے بڑی قابلیت و استقلال کا برتاو کیا میجر سائر اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ہند لکھتے ہین۔ ایک موقع پر پہاڑ کے ایک بدمعاش گروہ نے انکو

اسطرح گھیر لیا کہ اگر وہ اپنے صبر اور استقلال سے کام نہ لیتے تو وہ فوراً ہلاک کر ڈالے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ ساری جماعت کا خاتمہ ہو جاتا خان بہادر کی فارسی زباندانی اور ایشیائی مذاہب کی واقفیت اور بے تعصبی اکثر موقعون پر آپ کے نہایت کام آئی ہے۔ ۱۸۹۲ع مین آپ نے افریقہ مین اینگلو جرمن سرحدی کمیشن کے ساتھ کام کیا نو سو پچاس روپیہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اس خدمت کے صلہ مین انعام عطا کیا رائل جغرافیائی سوسائٹی کی جانب سے آپ کو ایک آلہ مقیاس الموسم دیا گیا ہے آپ نے سرحد کے دونون حصون کے نقشے تیار کیے جنکو جرمن حکام نے نہایت پسند کیا۔ آپ نے جزیرۂ زنجبار کی بھی پیمائش کی اور ہزہائنس سلطان زنجبار آپ کے کام سے اسقدر خوش ہوے کہ آپ کو درجۂ دوم کا تمغہ کوکب دری اور ایک طلائی شمشیر عطا فرمائی اور اعلیٰ حضرت حضور ہز مجسٹی ملکِ معظم قیصر ہند کے ایک شاہی فرمان کی رو سے آپ کو اس تمغہ کے پہننے کی اجازت خاص حاصل ہوئی ۱۸۹۳ع مین اضلاع مقلا شہر اور حضر موت واقع عرب کی پیمائش کی یہ پیمائش رائل جغرافیائی سوسائٹی کی جانب سے شروع ہوئی تھی اس مہم مین جو کامیابی ہوئی اُس مین خان بہادر نے ایک خاص حصہ لیا جسکی مسٹر تھیوڈر بنٹ نے رائل جغرافیائی سوسائٹی کے ایک جلسہ مین کافی طور سے داد دی ۱۸۹۸ع مین آپ نے سر اے۔ ہارڈنگ کے۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ بی۔ کے ساتھ ایسٹ افریقہ کی سرحد بندی کا کام انجام دیا اور یہان بھی بڑی نیک نامی حاصل کی اب آپ محکمہ مساحت ہند کے اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہین بسکونت جبلپور ملک متوسط

محمد سراج الرحمٰن۔ قاضی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۵ دسمبر ۱۸۶۳ع شہر برہانپور آپکا موطن ہے جو زمانہ شاہی مین گجرات کا دار السلطنت تھا اور فی الحال

زبدۃ الکمشنری مین داخل ہے۔ آپ کے آبا و اجداد سلاطین مغلیہ کے عہد مین سفارت
و صدارت و قضا کے مناصب پر ممتاز اور اعزازی خطابات مثل شریعت خان وغیرہ
سے سرفراز رہے ہین۔ آپ کے دادا مولوی عبد الغفار مرحوم علاقۂ نظام مین دس
ہزار سوار کے بخشی تھے۔ آپ کے والد قاضی مولوی محمد عزیز الرحمٰن صاحب مغفور
کو برہانپور کے درجۂ اول کی آنریری مجسٹریٹی و سب رجسٹراری کی خدمات کے صلہ
مین ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء کو خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ نواب مختار الملک اول
مرحوم کے زمانہ مین عدالت تصفیۂ ساہوان حیدرآباد کے رکن اعظم تھے۔ اور اُنکو
علاقۂ دیوانی نظام دکن سے موروثی منصب کے دو سو روپیہ ماہوار بھی ملتے تھے۔
خان بہادر کے انتقال کے بعد قاضی سراج الرحمٰن صاحب کی کمسنی کی وجہ سے
گورنمنٹ نے آپ کے برادر عم زاد مولوی محمد حبیب الرحمٰن مرحوم کو آنریری مجسٹریٹی و
سب رجسٹراری و ممبری و صدر نشینی میونسپل کمیٹی کے تمام خاندانی اعزاز مرحمت کیے۔ اور یکم
جون ۱۸۸۸ء کو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ۱۸۸۰ء مین جب قاضیون
کے ایکٹ کے اجرا کے وقت مسلمانان ہند سے استمزاج کیا گیا تو باشندگان برہانپور
نے حسب دستور قدیم آپ کو اپنا قاضی قبول کیا۔ ۹۔ جون ۱۸۸۶ء کو آپ قانون
اسلحۂ ہند کی قیود سے مستثنیٰ کیئے گئے۔ اپریل ۱۸۸۷ء سے آپ برابر برہانپور میونسپل
کمیٹی کے ممبر اور وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوتے رہے ہین۔ اور لوکل بورڈ کے ممبر
اور سکرٹری اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہین۔ امور رفاہ عام مین دلچسپی ظاہر
کرنے کی وجہ سے اکثر آپ کو اسناد خوشنودی مزاج حکام اور گورنمنٹ سے عطا
ہوئے ہین۔ ۲۲۔ مئی ۱۸۸۹ء کو صاحب چیف کمشنر بہادر نے آنریری مجسٹریٹی
کا عہدہ عطا کیا۔ اور ۳۰۔ مئی ۱۸۸۹ء کو اپنے مخصوص ملاقاتیون کی فہرست مین
آپکا نام نامی درج فرمایا۔ ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۵ء کو آپ برہانپور کی سب رجسٹراری

کی موروثی خدمت پر نامزد کیے گئے۔ ۹۷-۱۸۹۶ء کی خشک سالی مین رؤسا و تاجران
شہر کو قحط زدہ لوگون کی پرورش و امداد کی جانب مائل کیا اور چندہ کے ذریعہ سے غلہ
کی ایک دوکان جاری کی جس سے غربا و محتاجین کو کافی مدد ملی اور عورات پردہ نشین
کے لیے ماہوار چندہ کی تقسیم کا خاص اہتمام فرمایا۔ برہانپور کی ۳۰- اپریل ۱۸۹۷ء
کی خوفناک آتش زدگی کے بعد غربا ے خانمان برباد کی امداد کے لیے جو کمیٹی قائم
ہوئی تھی اُسکے آپ سکرٹری تھے اور کثیر التعداد چندہ فراہم کرکے صدہا ہندو
مسلمان خانہ بدوشون کو امداد پہونچائی جسکے جلدو مین ۲۶- فروری ۱۸۹۸ء کو دربار
منعقدۂ جبل پور مین صاحب چیف کمشنر بہادر نے سند عطا فرمائی۔ ۱۸۹۹ء اور
۱۹۰۰ء کی عالمگیر اور مُہلک قحط سالی کے زمانہ مین امداد مواضع کے علاوہ
خاص شہر برہانپور کے نور بافون کی امداد کے لیے گورنمنٹ نے نوربافی کا جو
کارخانہ جاری کیا اُسکے لیے صاحب ڈپٹی کمشنر نے قاضی صاحب کو تنخواہدار
سکرٹری مقرر کرنا چاہا تھا مگر آپ نے بلحاظ ہمدردی غربا و مساکین ۲۰- اپریل سے
اس خدمت کو بطور آنریری سکرٹری کے انجام دینا شروع کیا جس سے تا اختتام
قحط سالی ساڑھے سات ہزار بندگان خدا کی جانین محفوظ رہین۔ اور دوسرے مقامات
کے مقابلہ مین اس شہر مین قحط زدون کی تعداد اموات کم ہوئی۔ اور جو مال تیار ہوا
وہ نہایت عمدہ پائدار اور ارزان تھا جو قاضی صاحب کی نگرانی و اہتمام کا نتیجہ تھا۔
اس عہدہ سے آپنے ۲۷- اگست ۱۹۰۱ء کو کنارہ کشی اختیار کی۔ یکم جنوری ۱۹۰۱ء
کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادر کے خطاب اور آنریری مجسٹریٹی برہانپور اور عہدہ
وائس پریسیڈنٹ مینوسپل کمیٹی سے معزز و ممتاز کیا۔ ریاست نظام کے قدیم تعلقات
رکھنے کی وجہ سے ہز اکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر اعظم ریاست نظام
۱۶- مارچ ۱۸۸۹ء کو واپسی کلکتہ کے بعد آپ ہی کے مہمان ہوے تھے ۔

ریاست نظام سے موروثی منصب آپ کے نام ابتک جاری ہے۔ آپ کے دونون فرزند محمد عنایت الرحمن اور محمد فیض الرحمن مدرسۂ سرکاری مین تعلیم پاتے ہین۔ سکونت برہانپور۔ ضلع نماڑ ملک متوسط۔

محمد غوث بیشی۔ خانصاحب۔ ولادت ۱۸۴۴ع۔ آپکے مورث اعلی شیخ غضنفر حسین تھے جو نوابصاحب مدراس کے مصاحب خاص تھے آپکے والد محمد بدیع الدین تینتیسوین مدراس پلٹن مین رجمنٹل منشی تھے پینتیس سال تک نیکنامی کے ساتھ اُنھون نے سرکاری ملازمت کی۔ کنارہ کشی کے وقت اُنکی حسن کارگزاری کے صلہ مین مذکورہ بالا پلٹن کے افسرون نے ایک نقرئی ڈبیہ عطا کی جسپر انگریزی اور اُردو مین چند سطرین بطور سند کے منقش ہین۔ غدر ۱۸۵۷ع مین آپ نے فوجی خدمات انجام دین اور اپنی پلٹن کے ساتھ برھا بھی تشریف لے گئے۔ اُسکے بعد آپ فوجی ملازمت سے مستعفی ہوگئے پھر ۱۵ دسمبر ۱۸۶۲ع کو محکمہ جنگلات مین آپ ملازم ہوے۔ فروری ۱۸۶۹ع کو داروغہ جنگلات کا عہدہ ملا۔ ستمبر ۱۸۸۰ع تک آپ برابر ترقی کرتے رہے۔ اور یکم جنوری ۱۸۸۴ع کو دوسو روپیہ ماہوار پر مستقل سب اسسٹنٹ کنسرویٹر مقرر ہوے۔ ۱۸۸۲ع مین آپ ڈویژنل افسر ہوے یکم مارچ ۱۸۸۹ع کو دوسو پچاس روپیہ کے مشاہرہ پر آپکی ترقی ہوئی یکم جنوری ۱۸۹۱ع کو گورنمنٹ نے آپ کی حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو خانصاحب کے خطاب سے ممتاز کیا۔ ۲۶۔ فروری ۱۸۹۱ع کو آپ ڈپٹی اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری اور اکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری پر مامور ہوے۔ ۱۸۹۵ع مین آپ راے پور کے ڈویژنل افسر مقرر ہوے اور یکم جنوری ۱۸۹۶ع کو آپنے پنشن حاصل کی آپ کو قصبۂ کامٹی کی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے۔ سکونت کامٹی۔ ملک متوسط

بالا پرشاد۔ پنڈت۔ راے بہادر۔ ولادت ۵ ۲۔نومبر ۱۸۴۱ء۔ آپ کا اصلی وطن فتحپور ہسوہ ہے۔ آپ کے والد مہاراجہ ناگپور کی فوج مین ملازم اور پانچوین پلٹن کے کمانڈنگ افسر تھے۔ آپ ممالک متوسط کے محکمۂ پولیس مین یکم جولائی ۱۸۶۱ء کو چیف کانسٹبل مقرر ہوے اور ۳۱۔ اگست ۱۸۶۴ء کو انسپکٹری پولیس کے عہدہ پر ترقی کی۔ یکم اکتوبر ۱۸۷۰ء کو آپ کی خدمات اندور واقع وسط ہند مین منتقل کی گئین اور آپ ریلوے پولیس انسپکٹر اور مجسٹریٹ معین ہوے۔ کئی مرتبہ آپ نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی قائم مقامی بھی کی ہے ۱۸۸۰ء مین پانچسو روپیہ کے مشاہرہ پر راجپوتانہ ریلوے مین مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ پولیس کی چند نمایان خدمات کے انجام دینے کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ ایام ملازمت مین آپ نے تحصیل مرواڑہ ضلع جبلپور مین ارضی جائداد خرید کی تھی جہان آپ نے ۱۰ مارچ ۱۸۹۲ء کو پنشن یاب ہوکر مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ کے دو چھوٹے بھائی بھی معزز مناصب پر ممتاز تھے۔ پنڈت نانک پرشاد سنٹرل انڈیا جیل چھاؤنی اندور کے جیلر تھے۔ اور پنڈت کالکا پرشاد اجمیر ریلوے کے پولیس انسپکٹر تھے جو فی الحال پنشن پاتے ہین۔ سکونت قصبۂ مرواڑہ ضلع جبلپور۔
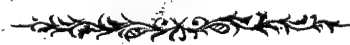
گنگ شاہ۔ باپو۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۹۔ محرم ۱۲۵۱ھ۔ آپکے مورث اعلیٰ کنور راگھارام تھے۔ اُنھون نے شہنشاہ اورنگ زیب کو راجہ چھترپال راجۂ ریاست ٹیپاگڈھ پر فوج کشی کرنے کے وقت امداد دی اور اسکے صلہ مین زمینداری پلسگڈھ کی حاصل کی جو اِسوقت تک اِس خاندان کے قبضہ مین موجود ہے۔ اِس ریاست سے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی حسب ضرورت اکثر مدد ملی ہے۔ آپ کے والد کا نام پرتاب شاہ تھا جن کے انتقال کے بعد ۲ جنوری ۱۸۶۶ء کو آپ نے مسند آبائی پائی آپ نے

بھی گورنمنٹ انڈیا کو اپنی خیر خواہانہ خدمات سے ہمیشہ رضامند رکھا جسکے صلہ مین حکام وقت نے وقتاً فوقتاً اسناد خوشنودی مزاج عطا کیے۔ اور دربار قیصری دہلی کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو گورنمنٹ کی جانب سے آپ کو سند ملی۔ انسداد قحط ۱۸۹۶ء مین آپ نے گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی اور رعایا کی پرورش اور آسایش کے خیال سے ریاست مین بیس تالاب اور چھ کنوین تعمیر کرائے جسکے جلدو مین ۴۔ جولائی ۱۸۹۸ء کو جناب ملکۂ معظمہ کی شصت سالہ سالگرہ کے دربار منعقدۂ ناگپور مین سند خدمات اور ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو راو بہادر کا معزز خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت پلسگڈھ ضلع چاندا۔

مَنّالال۔ پنڈت۔ دوبے۔ راے صاحب۔ آپ کے اسلاف کرام کان کبج برہمن اور بٹھور ضلع کانپور کے قدیم باشندے تھے۔ آپ جبلپور مین متولد ہوے اور وہین تعلیم و تربیت پائی۔ ہندی۔ اُردو۔ انگریزی اور کسیقدر سنسکرت کی تحصیل کے بعد ۱۸۵۸ء مین آپ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین ملازم اور محکمۂ تعمیرات مین بارک ماسٹری کے عہدہ پر مامور ہوے ۱۸۶۵ء مین آپ نے رُڑکی کالج مین اکونٹنٹ درجۂ چہارم کا امتحان پاس کیا اور اُسی سال ناگپور مین آپ اکونٹنٹ مقرر ہوے۔ آپ کی لیاقت اور تجربہ کے لحاظ سے ۱۸۷۳ء مین درجۂ سوم پر آپ کی ترقی ہوئی۔ آپکے دوران ملازمت مین کل افسر آپکی حسن لیاقت اور کاردانی سے رضامند رہے ۱۸۹۰ء مین نیکنامی کے ساتھ آپ ملازمت سے کنارہ کش ہوے۔ اسی سال جناب ملکۂ معظمہ کے جشن سالگرہ کے موقع پر گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین آپکو راے صاحب کے خطاب سے ممتاز فرمایا۔ آپ کے برادر اصغر پنڈت گردھاری لال دوبے بھی درجۂ سوم کے اکونٹنٹ تھے اور اب سو روپیہ ماہوار پنشن پاتے ہین۔ سکونت جبلپور۔

کرپاشنکر جہا۔ پنڈت۔ راے صاحب۔ آپ گجراتی ناگر برہمن ہین ۱۸۴۸ء مین بمقام علیگڈھ پیدا ہوے۔ آپ نے ۱۸۶۶ء مین انٹرنس کا اور ۱۸۶۹ء مین ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا ۱۸۷۱ء تک بی۔ اے مین پڑھتے رہے۔ اُسکے بعد آپ ملازمت سرکاری مین داخل ہوے اور آپ کا تقرر راے پور (ملک متوسط) کے ضلع اسکول کی ہیڈ ماسٹری پر ہوا۔ یہان آپ نے سات برس تک کام کیا۔ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے ایک اعزازی سرٹیفکٹ عطا فرمایا۔ اُسکے بعد آپ ساگر ضلع اسکول مین ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے۔ اس خدمت پر آپ چھ برس تک مامور رہے۔ اور آپکی وجہ سے اس اسکول نے بڑی ترقی اور نمود پائی ۱۸۸۴ء مین آپ درجۂ اول کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوے ۱۸۹۷ء مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے خطاب راے صاحب کا مرحمت فرمایا۔ آپ نے ۱۹۰۱ء مین تیس برس سے زیادہ ملازمت سرکاری کے فرائض بہ خوش اسلوبی انجام دیکر کنارہ کشی اختیار کی۔ آپکے چار صاحبزادے ہین۔ پہلے پنڈت لچاشنکر جبلپور ٹریننگ اسکول مین ملازم ہین۔ دوسرے پنڈت جمناشنکر قانون کی تعلیم پا رہے ہین۔ تیسرے متھراشنکر الہ آباد بنک مین ملازم ہین اور چوتھے دیاشنکر جبلپور کالج مین طالبعلم ہین۔ سکونت جبلپور۔
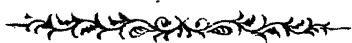
مہاراج سنگھ۔ ٹھاکر۔ راے بہادر۔ آپ کے پردادا کو دربار دہلی سے ہزاری کا منصب حاصل تھا۔ وہ ایک قلیل جمعیت فوج کے ساتھ موضع نگادن ضلع اکبرپور سے ساگر مین داخل ہوے اور یہان راحت گڈھ کی قلعہ داری پر مامور ہوے اور موضع ٹیلا بزرگ پرگنہ نرادلی بطور جاگیر کے اُنکو مرحمت کیا گیا جو اب تک اس خاندان کے قبضہ مین موجود ہے۔ اسکے چند دیہات مالگزاری سرکار انگلشیہ سے آپ نے خریدکیے وہ بھی آپکی ریاست مین شامل ہین اور آپ کے ننھیالی بزرگ مرہٹون کی عملداری مین

دو مواضع کے معافی دار تھے اور کھوائی مین قصبۂ پتھوریا کی گڈھی اُن ہی کی تعمیر کرائی ہوئی
موجود ہے۔ غدر ۱۸۵۷ء مین آپ نے بیس ہزار روپیہ سرکار انگلشیہ کو بطور امداد مستعار
دیے تھے جو گورنمنٹ نے بعد تسلط تام مع سود واپس کردیے۔ آپ بچپن سے ساگر ہی مین
سکونت پذیر رہے اور وہین ہندی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور اپنی ذہانت سے
کئی مرتبہ انعام اور طلائی تمغہ پاسئے۔ بعد فراغ کچھ دنون اسکول کے مدرّس رہے
اسکے بعد ۴ مارچ ۱۸۵۵ء کو آپ محکمۂ بندوبست مین ملازم ہوے ۱۸۵۶ء مین منصرم
بندوبست ہوکر جھانسی کو تبدیل کیے گئے۔ ۷ جون ۱۸۵۷ء کو جھانسی مین فوج سرکاری
کی بغاوت سُنکر آپ نے اپنے ایک عزیز ٹھاکر رگھناتھ سنگھ کو جمعیت بہم پہونچانے کی
غرض سے روانہ کیا۔ چنانچہ وہ ایکسو پچاس مسلح سپاہی لیکر فوراً جھانسی مین داخل ہوے
مگر گولی بارود کے دستیاب نہونے سے وہ ناکام رہے اور رانی جھانسی کا قبضہ ہو گیا
جس سے آپ کو سخت مصیبت اُٹھانا پڑی۔ بالآخر آپ تبدیل لباس کرکے جھانسی
سے پیادہ پا روانہ ہوے اور سات دن مین ساگر مین داخل ہوے۔ امن و امان
قائم ہونے کے بعد آپ پھر جھانسی کی محرری پر مامور ہوے۔ یہان آپ سرکاری فوج
کے ساتھ ساتھ پھرتے رہے اور افسران فوج کو مقامات مورچہ بندی کا نقشہ تیاّر
کرنے اور باغیون کے حرکات وسکنات کی اطلاع دینے مین مدد دی۔ اسکے بعد
آپ ڈپٹی کلکٹر ساگر کے عہدۂ منصرمی پر ترقی یاب ہوے ۱۸۶۶ء مین عہدۂ مذکور کی
تخفیف کی وجہ سے آپ کنارہ کش ہو گئے۔ گو حکام دوسرے معزز عہدے دیتے رہے
مگر آپ نے زمینداری کے کامون کو ترجیح دی اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ تیرہ سال
کے بعد یعنے ۱۸۷۹ء مین آپ نے پھر گورنمنٹ کی خدمات بلامعاوضۂ تنخواہ انجام دینا
شروع کین۔ آپ پہلے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر مقرر ہوے پھر ۱۸۹۰ء سے آنریری
مجسٹریٹی کے اختیارات عطا ہوے۔ اسکے بعد جیلخانہ کے وزیٹر یعنے معائن مقرر ہوے

آپ کی اِن خدمات بائستہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۲۰۔ مئی ۱۸۹۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت ساگر۔
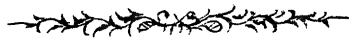
ہمندر ناتھ راے۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند۔ ولادت ۱۶؍ جنوری ۱۸۶۶ء۔ آپکے والد چودھری ستی ناتھ راے تھے۔ آپکے آبا و اجداد کا اصلی وطن ٹاکی ضلع چوبیس پرگنہ واقع بنگال ہے۔ آپ نے ۱۸۸۲ء سے اپنی تعلیم کیننگ کالج لکھنؤ مین شروع کی جہان سے آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور ایف۔ اے کے امتحانات پاس کیے جنمین آپ نے بطور سکنڈ لینگوج کے فارسی زبان لی تھی اور ۱۸۸۹ء مین کلکتہ مڈیکل کالج سے آپ نے علم طب وجراحی کی سند حاصل کی اور بھوانی پور کلکتہ مین آپ نے مطب کرنا شروع کیا۔ ۱۸۹۵ء سے ۱۸۹۷ء تک آپ کلکتہ کارپوریشن مین مڈیکل انسپکٹر مقرر رہے۔ یکم نومبر ۱۸۹۷ء کو ناگپور واقع ملک متوسط کے افسر صحت معین ہوے ۲۳ مئی ۱۹۰۱ء کو انسداد طاعون کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم عطا کیا۔ سکونت ناگپور۔
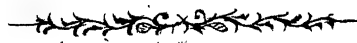
چھوٹے لال۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند۔ آپکو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکی ملکی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین بطور ذاتی اعزاز کے قیصر ہند کے تمغہ سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت چاندا۔

دین بندھو۔ پٹنائک۔ راے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا ۳۔ جون ۱۸۹۰ء کو مرحمت ہوا۔ آپ سون پور کے دیوان ہین۔ سکونت سونپور۔
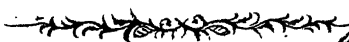
برج راج سنگھ دیو۔ زمیندار کھریار۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند درجۂ اول۔ آپ

چوہان راجپوت اور مہاراجہ پرتھی راج والی دہلی کی نسل مین ہین۔ ۱۱۹۳ء مین جب سلطان محمد غوری نے جنگ تھانیسر مین پرتھی راج کو شکست دی اور سلطنت دہلی کو مسخر کیا تو اُنکے بیٹے پتمبر سنگھ چھتیس گڈھ چلے گئے۔ انکے بیٹے رمئی کنور نے پٹنہ راج قائم کیا۔ اُنکی اولاد مین مہاراج بھوپال دیو تھے جنھون نے اپنی ریاست کو دو حصّون مین تقسیم کرکے اپنے بیٹون کو دیدیا۔ بھوپال دیو کے اس بیٹے کی اولاد مین جو پٹنہ کا مالک ہوا تھا مہاراج نرسنگھ دیو تھے جنھون نے پھر اپنے راج پٹنہ اور کھریار کو دو حصّون مین تقسیم کیا۔ کھریار کی گدی کے مالک اُنکے چھوٹے بیٹے گوپال رائے ہوے۔ انگریزی عملداری سے پہلے راجگان کھریار بھونسلہ دربار کے مطیع تھے۔ جب ناگپور کی ریاست قلمرو برطانیہ مین شامل ہوئی تو راجگان کھریار زمرۂ زمینداران مین شریک کیے گئے۔ آپ کرشن چندر کی اولاد مین اور پدمن سنگھ کے جانشین ہین۔ پدمن سنگھ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکے خیرخواہانہ خدمات سے خوش ہوکر راجہ کا ذاتی خطاب عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اپنے علاقہ مین انگریزی اور ہندی مدرسہ اور اسپتال جاری کیے ہین ۱۸۹۷ و ۱۸۹۹ عیسوی کی قحط سالیون مین آپ نے مفلس اور قحط زدہ لوگونکی امداد مین رقم کثیر صرف کی اور خیراتخانے اور امدادی کام کھولے جسکے صلہ مین آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ اول عطا ہوا۔ آپ آنریری اسسٹنٹ کمشنر اور مجسٹریٹ بھی ہین۔ آپ کے صاحبزادہ بیر بکرم دیو ہین۔ سکونت کھریار ضلع رائے پور۔

گجراج سنگھ۔ رائے بہادر۔ آپ ۲۳۔ جون سنہ ۱۸۹۱ء کو ممالک متوسط مین عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مامور ہوے۔ ۳۱۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو بجلدوے حسن خدمات آپکو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو درجۂ سوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے جسکی تنخواہ پانچسو روپیہ ہے۔ ۱۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء سے آپکی

مامور تھے نوکر ہو گئے اور ستمبر ۱۸۷۵ء مین عہدۂ تحصیلداری سے پنشن حاصل کی اور رہلی مین ۱۳-۲ جنوری ۱۸۳۱ء کو انتقال کیا۔ آپ نے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی اور اپریل ۱۸۵۹ء مین چودہ سال کی عمر مین ملازمت سرکاری مین داخل ہوے۔ ۱۸۶۳ء مین سرشتہ دار مقرر ہوے مگر اُسی سال آپ نے اِس عہدہ سے استعفا داخل کیا۔ اپریل ۱۸۶۴ء مین ہوشنگ آباد سے دموہ کو چلے گئے۔ اور پھر آپ محکمۂ بندوبست مین منصرم مقرر ہوے۔ بعد اختتام بندوبست آپ نے نومبر ۱۸۶۶ء مین وکالت کا امتحان دیا اور ۲۰- فروری ۱۸۶۷ء سے آپ نے دموہ مین وکالت شروع کی۔ ستمبر ۱۸۷۵ء سے آپ پھر رہلی مین آگئے۔ اور یہین وکالت کرتے ہین۔ دسمبر ۱۸۹۶ء مین علاقہ رہلی مین قحط پڑا اور آپ محتاج خانے کے آنریری سپرنٹنڈنٹ قرار دیے گئے اور تمام فرائض کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیا۔ آپ کو حسن خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا اور ۲۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک دربار عام مین صاحب چیف کمشنر بہادر ملک متوسط نے مقام جبلپور مین آپ کو دو سندین عطا کین جنمین سے ایک خطاب خانصاحب کی اور دوسری جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی جوبلی کے متعلق ہے۔ سکونت رہلی ضلع ساگر۔

چندی پرشاد۔ راے بہادر۔ آپ چانذا کے مالگزار ہین۔ آپکی خدمات نمایان کے صلہ مین گورنمنٹ سے ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عنایت ہوا سکونت چانذا

بھار گو للکشمن گڈگل۔ راؤبہادر۔ آپکی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انگریزی سے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عطا ہوا سکونت ناگپور

خدمات ریاست راج نند گانْون مین منتقل ہوئین جہان آپ عہدۂ سپرنٹنڈنٹی پر ممتاز ہین اور جملہ سات سو بیس روپیہ ماہوار پاتے ہین۔ سکونت ریاست راج نند گانْون

راگھو باجی مہاڑک۔ راؤ بہادر۔ آپ کے مورث اعلیٰ سابق مین راجہ مہاراجہ ساہو چھترپتی والی ریاست پونا کے مان کڑی اور جاگیردار تھے۔ مان کڑی ایک تعظیمی لقب ہے جو راجہ صاحب موصوف کی سرکار سے ممتاز لوگونکو عطا ہوتا تھا۔ راجہ نمباجی کو فتحیاب سرکار کا خطاب اور پرگنہ راجم بطور جاگیر کے ملا تھا۔ اب بھی آپکے خاندان کے لوگ سرکار کے لقب سے ملقب ہین۔ ہنونت راؤ کے پرپوتے رگھوپت راؤ آپ کے والد تھے۔ ۱۸۸۴ع سے آپ بجاے اپنے والد کے متمکن اور اس اعزاز سے بہرہ اندوز ہین۔ یکم جنوری ۱۸۹۷ع کو آپ کی نمایان خدمات کے جلد وین گورنمنٹ نے راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ کے اکلوتے شانزدہ سالہ فرزند لال گپت راؤ راج کمار کالج مین تعلیم پا رہے ہین۔ اسوقت آپکے قبضہ مین معافی کے پچیس گانْون ہین۔ آپ ضلع راے پور کے لوکل بورڈ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہین اور اس سال کے دربار تاجپوشی دہلی کے لیے گورنمنٹ نے آپکو مدعو کیا ہے سکونت قصبہ راجم تحصیل رائپور

محمد عبد الرحمان۔ خانصاحب۔ آپکی ولادت ۴ اگست ۱۸۴۴ عیسوی کو ہوشنگ آباد مین واقع ہوئی۔ آپ روہیلے پٹھان ہین۔ آپکے جد امجد فقیر محمد خان رامپوری پہلے راجہ ناگپور کی سرکار مین ملازم تھے۔ بعدہ گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت اختیار کی اور تمنداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور آخر مین میسور کی کمان حاصل کی جہان اُنھون نے ۱۸۳۹ع مین انتقال کیا۔ آپ کے والد محمد امیر خان میسور سے ہوشنگ آباد چلے گئے۔ جہان اپنے بھائی غلام رسول خان کی کوشش سے جو منشی گری کے عہدہ پر

محمد احفاظ الرحیم - حافظ - شیخ - خان صاحب - ولادت ۲۳ - مارچ ۱۸۶۴ء
آپ کے بزرگ شیوخ انصار سے تھے اور خاص مدینۂ طیبہ کے متوطن تھے - سلطان بلبن کے عہد مین دہلی مین آئے اور بعد چندے میرٹھ مین سکونت پذیر ہوے چنانچہ آپ کا مولد و مسکن بھی یہی شہر ہے - آپ نے بارہ سال کی عمر مین قرآن مجید حفظ کیا اور بیس برس کے سن مین عربی - فارسی اور بقدر ضرورت انگریزی مین مہارت حاصل کی اسکے بعد کشمیر کو گئے جہان آپ حاکم عدالت کے عہدہ پر مامور ہوے - سری مہاراجہ رنبیر سنگھ والی کشمیر نے آپ کی حسن کارگزاری دیکھکر آپکو جلد جلد مختلف مناصب جلیل پر ترقی دی یہانتک کہ آپ ضلع مناور قلمرو جمون کے عہدۂ ڈپٹی کمشنری پر سرفراز کیے گئے جس کے فرائض آپ نے عرصہ تک نہایت عمدگی سے انجام دیے - مگر مہاراجہ صاحب کے انتقال کے بعد بوجوہ چند در چند آپ وہان سے قطع تعلق کرکے ملک متوسط مین چلے آئے - یہان کے حکام نے آپ کی خاندانی وقعت کے لحاظ سے آپ کو عہدۂ منصفی پر مامور کیا - کچھ عرصہ کے بعد آپ تحصیلدار ہوگئے اور اُس عہدہ کے فرائض آپ اسوقت تک ادا کر رہے ہین - ۱۸۹۷ء کی خشک سالی مین انسداد قحط کا کام آپ کے سپرد کیا گیا جسے آپ نے نہایت جانکاہی سے انجام دیا - اسکے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کو خان صاحب کے خطاب سے معزز او مفتخر کیا - آپ کے والد حاجی شیخ محمد عبد الرحیم صاحب بھی عرصۂ دراز تک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے ہین اور فی الحال پنشن پاتے ہین - آپ کے چچا اور اکثر اعزا بھی معزز مناصب پر مامور ہین - سکونت مرواڑہ ضلع جبلپور -
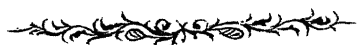
نواب علی شاہ - سید - خان صاحب - آپ کی ولادت ۱۸۴۹ء مین موضع کہل خانپور ضلع گجرات پنجاب مین واقع ہوئی - آپ کے والد سید چراغ علی شاہ تھے - معمولی نوشت و خواند کے بعد آپ یکم اپریل ۱۸۷۱ء کو ضلع گوجرانوالا کے محکمۂ پولس مین

کانسٹبل مقرر ہوکر ضلع بانس بریلی واقع ممالک متحدۂ آگرہ واوودھ کو بھیجے گئے۔ پھر کچھ دنون کے لیے الہ آباد کو تبدیل کیے گئے جہان سے آپ ملازمت سے مستعفی ہوکر یکم فروری ۱۸۷۲ء مین ضلع سیونی چھپارہ واقع ملک متوسط کے محکمۂ پولس مین بھرتی ہوے اور رفتہ رفتہ ترقی یاب ہوکر فی الحال آپ انسپکٹر درجۂ دوم ہین۔ ۱۸۷۵ء مین آپنے ضلع سیونی مین مسلح ڈاکوؤن سے ایک دشوار گزار جنگل مین مقابلہ کرکے اُن کو گرفتار کیا۔ اسکے صلہ مین صاحب چیف کمشنر نے سرِ دربار عام ایک شمشیر عطا کی۔ ۱۸۸۱ء مین ضلع ساگر مین تبدیلی ہوئی۔ یہان کی نمایان خدمات پر بھی حکام وقت نے اسناد خوشنودی مزاج عنایت کیے۔ پھر ۱۸۸۴ء مین ضلع نماڑ مین تبدیل کیے گئے۔ یہ ضلع ریاست اندور دھار۔ خاندیش اور برار سے ملحق ہے جہان ڈاکہ زنی کی وارداتین بکثرت واقع ہوتی ہین۔ یہان کے قزاقون کے کئی مسلح گروہ آپ نے گرفتار کیے جسکے جلدو مین ۱۸۹۵ء مین صاحب چیف کمشنر نے دربار عام مین ایک پستول مرحمت کیا۔ آپ اپنے زمانۂ ملازمت مین حکام وقت اور باشندگان شہر مین معزز اور نامور رہے ان حسن خدمات کے صلہ مین ۲- جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو خان صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا سکونت نرسنگ پور۔
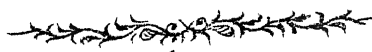
بھیّالال۔ چودھری۔ آپ کے بزرگ چودھری ولیت ۱۷۵۵ء مین مرہٹون کے عہد مین وارد جبلپور ہوے۔ اُس زمانہ مین یہان کی آبادی بہت پاشان اور کم تھی۔ اُنکے بیٹے ندو چودھری فیاضی اور غربا پروری مین اُسوقت اپنی آپ نظیر اور بہت زیادہ معزز اور نامور تھے اور ۱۸۱۵ء مین گورنمنٹ انگلشیہ کے تسلط کے وقت اُنھون نے امن وامان قائم رکھنے آبادی کو ترقی دینے اور جدید بند وبست جاری کرنے مین گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی جس کے صلہ مین وہ چودھری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے

جو نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے ۱۸۴۲ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند اور آپ کے
والد چودھری دسرت (جسرت) قابض جائداد آبائی ہوے مثل اپنے والد کے یہ بھی
بڑے مخیر و فیاض تھے ۱۸۶۵ء مین ٹون ہال بنانے کی ضرورت سے اُنھون نے کئی
ہزار روپیہ کا ایک باغ گورنمنٹ کو دیدیا جسکا نام گورنمنٹ نے دسرت باغ رکھا اور اُس
مین ٹون ہال تعمیر کرایا ۱۸۶۶ء مین اُنھون نے رحلت کی تو آپکی والدہ نے سدابرت
یعنی مساکین و محتاجین کی پرورش کے لیے اسّی ہزار کی مالیت کے مواضع کا منافع وقف
کر دیا جو اسوقت تک بدستور جاری ہے اور مہادیوجی کا مندر۔ جین مندر۔ ایک
کنوان اور ایک تالاب تعمیر کیا۔ اِسکے علاوہ اجودھیا مین اور رحیما پور رہا گلپور مین
غربا کی آسائش کے لیے ایک ایک دھرم سالہ بنوایا۔ اُنکا انتقال ۱۸۹۲ء مین ہوگیا۔
آپ نے بھی اُس انتظام سابقہ کو بدستور جاری و قائم رکھا۔ زمانۂ قحط سالی مین آپ نے
اکثر غربا کی دستگیری کی اور ایک ہزار روپیہ ہتکارنی ہائی اسکول جبلپور کی تعمیر کے لیے دیا۔
آپ کو ان فیاضانہ کارروائیون اور مذہبی پابندیون کی وجہ سے باشندگان شہر اور
حکام وقت ہمیشہ محبت اور وقعت کی نظر سے دیکھتے رہے۔ آپ کی ارضی جائداد جبلپور
مین واقع ہے۔ سکونت جبلپور۔
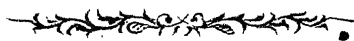
بابو راؤ دانی۔ راؤ صاحب۔ اس خاندان کا اصلی مستقر دکن ہے۔ آپکے
دادا رام چندر دانی ریاست ناگپور مین تحصیلدار تھے جہان بعد چندے اُن کو دان کا
کام سپرد کیا گیا جو اُس زمانہ مین ایک ممتاز اور ذمہ داری کی خدمت سمجھی جاتی تھی۔
راجہ ناگپور نے اُن کی اس حسن کارگزاری کے صلہ مین خدمت مذکورہ کی رعایت سے
دانی کا خطاب عطا کیا جو اُسکے بعد سے ایک موروثی لقب ہوگیا۔ آپ کے والد گنپت راؤ
دانی نے ایک عرصہ تک تحصیلدار رہکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ تک ترقی کی۔

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ گورنمنٹ نے اُنکی خدمات ریاست کھیراگڈھ کو منتقل کردین جہان وہ دیوان ریاست مقرر ہوے تھے۔ اُنکے فرزند بابو پر راؤ دانی کو ۱۹۰۰ء مین گورنمنٹ نے انسداد قحط کے محکمہ مین اسسٹنٹ چارج افسر مقرر کیا۔ اس ذمہ داری کے کام کو آپ نے نہایت دیانت اور مستعدی سے انجام دیا۔ اسکے جلدو مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو آپ کو راؤ صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز کیا۔ اسکے قبل آپ رائپور بنچ کے آنریری مجسٹریٹ تھے اور اب لوکل بورڈ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہین۔ آپ کی خیرخواہانہ خدمات کے لحاظ سے درباریون کی فہرست مین بھی آپ کا نام داخل ہے آپ کے قبضہ مین الکیس مسلم مواضع ہین اور اکیس گانون مین آپ کا حصہ ہے اسوقت آپ کی عمر تیس سال کی ہے۔ سکونت راے پور۔

بشیشر داس ۔ راے بہادر خطاب ہذا ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو آپکو مرحمت ہوا۔ سکونت کامیٹی۔

لکھمی چند سیٹھ ۔ راے بہادر۔ آپ مالگزار و مہاجن ہین خطاب ہذا آپکو ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سکونت بالا گھاٹ۔

درگا شنکر۔ پنڈت۔ دوبے ۔ راے بہادر خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو عطا ہوا۔ سکونت ہٹا ضلع دموہ۔

چندر کمار چٹرجی۔ بابو ۔ راے بہادر خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو عطا ہوا۔ سکونت ہوشنگ آباد۔

نرپراج سنگھ - لالہ - زمیندار - رائے بہادر خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۰۰ء
کو عطا ہوا - سکونت بریلی ضلع سمبھلپور -

رگھوناتھ گجانند - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی پبلک خدمات کی جلدو مین
گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے قیصر ہند کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت نرسنگھپور -

ٹیکارام سیٹھ - رائے بہادر - یہ خطاب آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے
۲۴ - مئی ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت نرسنگ پور -

ہری ہر سنگھ - رائے بہادر - یہ خطاب آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو بطور
ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے - سکونت پدم پور چندر پور سمبلپور -

کالیداس - چودھری - بابو - رائے بہادر - ۲۶ - مئی ۱۸۹۴ء کو یہ خطاب
آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے - سکونت ہوشنگ آباد -

ونایک جگیشر بٹی - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو سرکار سے
آپ کو یہ خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت ناگپور -

الیجا جیکب - خان صاحب خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت
ہوا - سکونت رائے پور -

نر بھے سنگھ مندلوئی ۔ سہاگ پوری ۔ راؤ صاحب خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ہوشنگ آباد ۔

سی رنگیا نیدو ۔ راؤ صاحب ۔ راؤ بہادر ۔ یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت ہوا تھا ۔ پھر بجلدوے حسن خدمات عدالتی خطاب راؤ بہادر دوسری جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ناگپور ۔

بلونت راؤ بھسکاٹے ۔ راؤ صاحب ۔ خطاب ہذا ۲۰ مئی ۱۸۹۰ عیسوی کو مرحمت ہوا ۔ سکونت برہانپور ۔

آر ۔ نارائن راؤ ۔ راؤ صاحب ۔ خطاب ہذا ۱۶ ۔ فروری ۱۸۸۷ عیسوی کو بتقریب جشن جوبلی حضور قیصرۂ آنجہانی مرحمت ہوا ۔ سکونت وردہا ۔

موہن لال سیٹھ ۔ رائے صاحب ۔ آپکی اعلیٰ خدمات کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز فرمایا ۔ سکونت ساگر ۔

بیزن جی دادا بھائی ۔ عمتا ۔ خان بہادر خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا ۔ سکونت ناگپور ۔

علیم الدین ۔ قاضی ۔ خان بہادر ۔ آپ مرواڑہ مین تحصیلداری کے عہدہ پر فائز ہین آپ کو خطاب خان بہادر یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا ۔ سکونت دموہ

امداد علی - خان بہادر - خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو گورنمنٹ عالیہ سے مرحمت ہوا ہے - سکونت ڈموہ -

رام کرشن راؤجی - پنڈت - راؤ بہادر - خطاب ہذا - ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

کاشی ناتھ کیشو - ٹھاکر - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت رائے پور -

وامن مہادیو کولھٹکر - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا ہے - سکونت جبلپور -

راجارام سیتارام دیکشت - راؤ بہادر - آپ نے خطاب ہذا سے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو سرفرازی حاصل کی - سکونت ناگپور -

باپو راؤ دادا - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر یکم جنوری ۱۸۹۸ء بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

اُمان چرن چکرورتی - بابو - رائے بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت ناگپور -

نانک چند - رائے صاحب - آپ ۱۸۵۶ء مین بمقام بنارس پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار بابو بشیشر دیال وہان کے تاجر تھے - آپ نے کوئنس کالج بنارس مین تعلیم پائی ہے - اور بعد فراغ تعلیم سررشتۂ تعلیم کی ملازمت مین داخل ہوئے - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین آپ کو ۳۰ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب رائے صاحب عطا ہوا - آپ سررشتۂ تعلیم مین اکیس سال تک ملازم رہے جہان آپنے اپنی مفوضہ خدمات کو نہایت قابلیت اور لیاقت سے انجام دیا ہے اور آپ کی اُن گران بہا خدمات سے ملک متوسط کے سررشتۂ تعلیم کو نہایت فیض اور فائدہ پہونچا ہے - سکونت ساگر -

بھٹ جی شاستری گھیٹ - پنڈت - مہامہو پادھیا - علوم مشرقی مین تبحر رکھنے کے امتیاز مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ناگپور -

ایس سی سنیال - رائے بہادر - ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت ناگپور -

سرندر ناتھ بارت - رائے بہادر - آپ اسسٹنٹ سرجن جبلپور ہین - آپ کی طبی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت جبلپور -

بہاری لال بہار گو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۰ء - آپ کے بزرگ لالہ چندر بھان خزانچی موضع ٹانگڑی ضلع گورگانوہ کے قدیم باشندے تھے - مگر ۱۸۲۰ء مین جبلپور مین سکونت گزین ہوے جہان وہ ٹوڈی رام - سیتارام - جیون رام رئیس الہ آباد کی وساطت سے نائب خزانچی کے عہدے پر فائز ہوے - بعد چندے اُن کے حسن انتظام کے لحاظ سے گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکو جبلپور کا صدر خزانچی مقرر فرمایا اور اضلاع سیونی اور منڈلہ کے خزانہ بھی اُن کو مفوض ہوے - اس کام کے علاوہ اُنھون نے ۱۸۴۳ء مین تجارتی کاروبار اور ساہوکاری شروع کی - ۱۸۵۰ء مین مواضع مالگزاری خرید کیے اور ۱۸۵۶ء مین اُنھون نے راؤ بہادر بہاری لال کو متبنّی کیا اور ۱۸۵۷ء مین افسران گورنمنٹ کے حکم سے جو جدید رسالہ قائم ہوا تھا اُسکے واسطے علاوہ خزانہ سرکاری کے اپنی خاص کوٹھی سے گھوڑون کی خرید کے لیے روپیہ دیا ۱۸۵۹ء مین اُنھون نے انتقال کیا حتی لہ اُسوقت راؤ بہادر کی عمر صرف نو برس کی تھی مگر حکام انگریزی نے آپ کو اُسی عمر مین رام لال کی سربراہ کاری مین خزانچی مقرر کیا - آپ کے ایام نابالغی مین کوٹھی کی داد وستد اور زمینداری اور آپ کی تعلیم و تربیت کا انتظام رام لال سربراہ کار اور روپ رام منیب کے زیر نگرانی انجام پاتا رہا جب ۱۸۶۵ء مین بنک بنگال کی ایک شاخ خاص جبلپور مین کھولی گئی تو عہدۂ خزانچی گری شکست ہو گیا - اُسکے بعد ۱۸۷۵ء مین آپ ضلع سیونی کے خزانچی مقرر ہوے - آپ ۱۸۶۹ء یعنی عنفوان شباب ہی مین ہتکارنی اسکول کمیٹی کے وائس پریسیڈنٹ اور ۱۸۷۰ء مین ممبر مینوسپل بورڈ پھر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اور ۱۸۷۶ء مین اسکول مذکور کے پریسیڈنٹ اور ۱۸۸۲ء مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے اور اب تک ہین ۱۸۹۳ء مین بہار گو کمرشیل بنک آپ ہی کی مساعی جلیلہ سے جبلپور مین قائم ہوا جسکے آپ لائف مینجنگ ڈائرکٹر ہین - آپ کو تعلیمی ترقی کی جانب ابتدا ہی سے خاص میلان اور توجہ ہے - یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپکو دربار قیصری دہلی کی

تقریب مین گورنمنٹ انڈیا نے ایک سند مرحمت فرمائی۔ رفاہ عام کے کامون کے صلہ مین یکم جون ۱۸۸۸ء کو آپکو گورنمنٹ ہند نے راؤصاحب کے خطاب سے اور ۲۰۔ جون ۱۸۹۸ء کو راؤبہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ایام قحط مین اپنے صرف سے آپ نے کارہاے رفع تکالیف جاری کیے اور گورنمنٹ کو بھی انتظام انسداد قحط مین مدد دی جسکے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۶۔ فروری ۱۸۹۸ء کو خاص سند مرحمت کی۔ آپ کے اکتالیس مواضع اور کاروبار ساہوکاری کی کوٹھی ہے۔ آپ کے دو فرزند ہین۔ شیام سندر (ولادت ۱۸۸۷ء) کونسل کشور عرف لچھمن (ولادت ۱۸۹۵ء)۔ سکونت جبلپور۔

دیبی پرشاد۔ چودھری۔ رلے صاحب۔ ولادت ۵۔ اپریل ۱۸۶۲ء۔ آپ چھوٹیہ چوبے برہمن ہین۔ آپ کے بزرگ ماکھن سنگھ بندیلکھنڈ سے ملک متوسط مین آئے اور عملداری مرہٹہ مین چودھری مقرر ہوے۔ اور تسلط سلطنت برطانیہ کے وقت اُنھون نے سرکاری حکام کو جدید انتظام قائم کرنے مین مدد دی۔ آپ چودھری امراؤسنگھ کے فرزند ہین جو ملک متوسط مین ایک نامی شخص تھے۔ آپ مینوسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپ کے حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو آپ کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ پندرہ مواضع کے زمیندار ہین۔ آپ کے ایک فرزند رام پرشاد عرف شام سندر ہین ولادت مارچ ۱۹۰۱ء۔ سکونت جبلپور۔

بہمن جی منوچہر جی۔ آپکو پبلک خدمات کے صلہ مین قیصر ہند کا تمغہ عطا ہوا۔

آر مترا۔ آپ کو پبلک خدمات کے صلہ مین قیصر ہند کا تمغہ عطا ہوا۔

راجپوتانہ و وسط ہند

RAJPUTANA & CENTRAL INDIA.

راجپوتانہ ووسط ہند

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان صوبۂ راجپوتانہ ووسط ہند

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ
ب	
بالمکند۔ رائے بہادر۔ رئیس گوالیار۔	۱۴
بالا پرشاد۔ لالہ۔ راؤ صاحب رئیس ریاست جگنی۔	۲۳
بشیشر ناتھ۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ رئیس دیواس	۲۳
بلونت راؤ ٹرمبک راؤ بہادر۔ رئیس سیتامئو۔	۳۰
بینی مادھو گھوش۔ رائے بہادر۔ رئیس سیہور۔	۶
پ	
پانڈورنگ بابو راؤ والا والکر تمغہ یافتہ قیصر ہند رئیس رتلام۔	۱۶
پرتاب سنگھ۔ لال۔ مہاراج کمار۔ راؤ بہادر رئیس ریوان۔	۱۳
پرمانند۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ رئیس جھالاوار۔	۲۳
پنا لال۔ مہتہ۔ رائے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس اجمیر۔	۱۷

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ
ٹ	
ٹیکا رام۔ منشی۔ رائے بہادر۔ رئیس اگھوگڑھ	۳۵
ج	
جانکی پرشاد۔ راؤ بہادر۔ رئیس دتیا۔	۳۰
جگجیون جیون مہتہ۔ رائے بہادر۔ رئیس جیسلمیر۔	۳۴
جوجھار دیو سنگھ۔ دیوان۔ راؤ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس چرکھاری۔	۵
جوگل کشور۔ رائے بہادر۔ رئیس گوالیار۔	۶
چ	
چھترسال ٹھاکر۔ راؤ بہادر رئیس بیرسیہ علاقہ بھوپال۔	۳۵
خ	
خورشید جی رستم جی۔ تھانہ والا۔ خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ رئیس رتلام۔	۲

راجپوتانہ و وسطِ ہند

لکھمان سنگھ۔ بخشی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آپ ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۸۳۰ء کو بمقام بھلاوا (متعلقہ ریاست جودھپور) ایک راجپوت خاندان مین پیدا ہوے۔ سنہ ۱۸۳۴ء مین آپکے والدین جودھپور چھوڑکر اندور آئے۔ حُسن اتفاق سے آپ ہز ہائنس مہاراجہ تکاجی راؤ مرحوم کے رفیق مکتب منتخب ہوے اور اِسطرح آپ نے مدرسۂ اندور مین تعلیم پائی۔ جب مہاراجہ نے عنان حکومت اپنے دستِ اقتدار مین لی توآپ کو کمیدان مقرر فرمایا۔ سنہ ۱۸۵۲ء مین محتشم الیہ نے آپکو ایک خلعتِ فاخرہ اور جاگیر اور عہدۂ بخشی گری سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ آپنے بہت سے کارہاے نمایان انجام دیے اور فوج کی آراستگی مین خاص سلیقہ صرف فرمایا۔ آپ نے ایک فوجی مدرسہ قائم کیا اور رسالہ کے قواعد پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس سے ثابت ہوگیا کہ آپ اہل قلم اور صاحب سیف دونون ہین۔ سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہانہ خدمات آپ سے وقوع مین آئین۔ جب سنہ ۱۸۶۱ء عیسوی مین لارڈ کیننگ صاحب وایسراے و گورنر جنرل ہند نے جبلپور مین دربار منعقد فرمایا تو محتشم الیہ نے آپ کو پانچ ہزار روپیہ کا ایک خلعت فاخرہ مرحمت فرمایا۔ آپ نے فوجی خدمات اعلیٰ درجہ کی کی تھین۔ کرنل ڈیورنڈ صاحب نے گورنمنٹ

کو آپ کی حسن کارگزاری کی نسبت نہایت عمدہ رپورٹ کی اور لکھا کہ جس قابلانہ طریقہ سے بخشی کھمان سنگھ نے کپتان ہچیسن صاحب کو ایک خطرناک موقع سے بچایا اور زمین امجھرہ کے بعض بیان کردہ مشیرون کو گرفتار کیا ہے وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے اسی طرح گورنمنٹ بمبئی اور دیگر فوجی حکام نے آپکی دلاوری اور شجاعت کے متعلق نہایت حوصلہ افزا الفاظ مین داد دی ہے۔ ۱۸۷۷ء مین آپنے انگلستان اور بر اعظم یورپ کا سفر کیا اور ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین اُن خدمات کے جلدو مین جو آپ نے ہر مجسٹی کی سلطنت ہند کی خیرخواہی مین کی تھین آپ کو سی۔ایس۔آئی کا خطاب ملا۔ اس قابل قدر اعزاز پر سرٹی مادھوراؤ نے یہ ارشاد فرمایا کہ" اس عزت و سربلندی کا استحقاق آپ سے زیادہ کسی کو نہین ہے اور آپ کو یہ اپنی محنت و جانفشانی کا صلہ ملا ہے"۔ ۱۸۷۹ء کے آخر مین آپ "سرنوبت" یعنی کمانڈر انچیف مقرر ہوے اور پھر آپ کو منصب جلیلہ وزارت عطا کیا گیا اور آپ اس منصب جلیلہ پر ۱۸۸۶ء تک فائز رہے جسوقت آپ کنارہ کش ہوے تو سر لیپل گریفن صاحب نے آپ کے جوہر قابلیت کی بڑی تعریف کی۔ ۱۸۹۱ء مین آپ نے بوجہ کبرسنی اجمیر مین قیام کیا۔ لیکن ۱۸۹۹ء مین آپ کو اس غرض سے اندور واپس آنا پڑا کہ معاملات ریاست کو اپنے قیمتی مشورون سے مدد دین۔ چونکہ آپ نہایت تجربہ کار اور زمانہ دیدہ ہین اسلیے ہر مشکل اور پیچیدہ معاملہ مین کونسل ریاست آپسے صلاح ومشورہ لیتی ہے۔ اسوقت آپ کی عمر بہتر برس کی ہے مگر آپ کی ہمت اور مستعدی ویسی ہی ہے جسے لوگ تمثیلاً پیش کرتے ہین۔ سکونت اندور۔
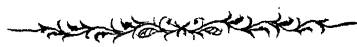
خورشید جی رستم جی۔ تھانہ والا۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۴ مارچ ۱۸۳۶ء آپ نے پہلے اپنے وطن مالوف تھانہ اور پھر الفنسٹن انسٹیٹیوشن بمبئی

مین تعلیم پائی۔ آپ نے کمسنی ہی مین گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی اور بہت جلد
ترقی حاصل کی۔ ابتداءً آپ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بمبئی پریسیڈنسی کی صدر
عدالت کے گجراتی اور مرہٹی مترجم مقرر ہوے۔ ۱۸۶۲ء مین جب ہائیکورٹ
قائم ہوا تو گورنمنٹ نے آپکو عدالت کا مددگار مترجم اور گجراتی اور مرہٹی زبانونکا
ترجمان مقرر کیا جہان آپ نے رفتہ رفتہ ہیڈ مترجم اور ترجمان کے عہدہ پر ترقی
پائی۔ اِس عہدہ کے علاوہ آپ ہائیکورٹ کی اول بنچ کے اسسٹنٹ لاریورٹر
بھی تھے۔ صدر عدالت اور ہائیکورٹ کے کامون کے ایک طولانی تجربہ سے
آپ کی قانونی معلومات نہایت وسیع ہوگئی۔ آپ نے بمبئی کے سرکاری قانونی
کلاس مین شریک ہوکر جوڈیشل صیغہ کا امتحان پاس کیا اور آپ ماتحت جج مقرر
کیے گئے۔ قانون شہادت اور قانون معاہدہ کی پیچیدہ نوعیت کے خیال سے
گورنمنٹ بمبئی نے دو عالمون کے ساتھ آپ کو اِن قوانین کے مرہٹی اور گجراتی ترجمہ
کے لیے نامزد کیا اور اسکے صلہ مین بطور انعام ایک معقول رقم آپ کو مرحمت ہوئی۔
برودہ کمیشن مین آپ ترجمان مقرر ہوے تھے۔ ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ گیکوار کی خواہش
پر گورنمنٹ ہند نے آپ کو برودہ بھیجا جہان آپ چیف جسٹس کے عہدہ پر مقرر
ہوے۔ یہان آپ نے اول جو کام کیا وہ ریاست کے جوڈیشل صیغہ کا انتظام
اور دیوانی اور فوجداری عدالتون کی رہنمائی کے لیے قواعد کی تدوین اور ترتیب
تھی۔ برودہ کی انتظامی رپورٹ مین راجہ سرٹی مادھوراؤ نے بارہا آپکی حسن قابلیت
کا تذکرہ کیا ہے۔ ہزہائنس گیکوار کے سفر یورپ کے زمانے مین آپ بھی انتظامی
کونسل کے ایک ممبر تھے۔ اِس تقرری پر مسٹر میلول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
برودہ نے آپ کو مبارکباد دی۔ ہرچند مہاراجہ صاحب برودہ کو آپ کی
مفارقت ناگوار تھی مگر آپ نے پچپن سالگی کی وجہ سے پنشن کی درخواست کی

جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا اور آپ کو اول درجہ کی پنشن عطا کی۔ دربار قیصری مین آپ کو امپیریل میڈل اور خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ جب ہز ہائنس مہاراجہ سیاجی راو گیکوار کو اختیارات حکمرانی عطا ہوے تو گورنمنٹ ہند نے ازراہ خوشنودی مزاج آپ کو ایک بیش بہا خلعت اور ایک طلائی گھڑی عطا کی۔ آپکی کنارہ کشی کے کچھ دنون بعد ہز ہائنس سر رنجیت سنگھ جی کے۔سی۔آئی۔ای والی رتلام نے آپکو ۱۸۹۲ء مین ریاست کی دیوانی کے لیے منتخب کیا اور ۴۔جولائی ۱۸۹۲ء عیسوی کو ایک عالیشان دربار مین آپ کو خلعت و مہر دیوانی عطا کی۔ ہز ہائنس کی افسوسناک وفات پر بھی آپ بدستور اپنے عہدہ پر قائم رہے اور ہز ہائنس سجن سنگھ کی نابالغی کے زمانہ مین آپ نے جو کارہاے نمایان کیے اور ریاست مین جو تہذیب اور شائستگی پھیلائی وہ ہر آئنہ قابل ستائش ہے۔ جب ہز ہائنس حصول تعلیم کے بعد اپنی دار الریاست مین تشریف لائے تو ریاست کے نظم و نسق کے علاوہ راجہ صاحب کی تعلیم و تربیت کے فرائض بھی آپ کو مفوض ہوے جنکو آپ نے نہایت لیاقت اور عمدگی سے ادا کیا۔ ۱۸۹۷ء مین قیصرہ مرحومہ نے آپ کو سی۔آئی۔ای کا خطاب عطا فرمایا۔ حال مین آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عطا ہوا ہے۔ آپ اب بھی اس عہدۂ جلیل کے فرائض نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہین۔ سکونت رتلام۔
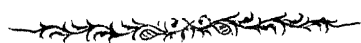
روشن لال۔ لالہ۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ نے ۱۸۷۹ء مین ۲۱ برس کی عمر مین آگرہ کالج سے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان بی۔اے پاس کیا اور اُسی سال آپ ہز ہائنس مہاراجہ وشوناتھ سنگھ بہادر والی چترپور کے اتالیق مقرر ہوے۔ ۱۸۸۰ء مین آپ کو راج کمار کالج نوگاؤن واقع بندیلکھنڈ کی ہیڈ ماسٹری ملی

جہان آپ نے چار برس تک کام کیا۔ ۱۸۸۴ء مین آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور آٹھ برس تک بندیلکھنڈ ایجنسی کے میرمنشی رہے۔ ۱۸۹۲ء مین آپ سنٹرل انڈیا ایجنسی مین پانچ برس تک ہیڈ منشی رہے پھر وہان سے ترقی پاکر آپ آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے نیٹو اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے ۷- جولائی ۱۸۹۶ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکی خدمات ریاست نرسنگھ گڈھ مین منتقل کین جسکے آپ اب بھی سپرنٹنڈنٹ ہین۔ آپ کی حُسن کارگزاریونکا آنریبل ایجنٹ کی رپورٹون مین اکثر ذکر آیا ہے۔ ۱۹۰۲ء مین جب مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل کشور ہند ریاست نرسنگھ گڈھ کو تشریف لے گئے تو آپ کی ریاست کی تمام اصلاحات و ترقیات ملاحظہ کین اور اپنی اسپیچ مین آپ کی حُسن کارگزاری کی تعریف کی اور اِسی دربار مین آپ کو قیصر ہند کا سیمی تمغہ مرحمت فرمایا گیا۔ سکونت نرسنگھ گڈھ۔

نانک چند۔ راے بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ اوّل۔ آپ اندور کے معزز عہدۂ دیوانی پر مامور ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلےٰ خدمات کے جلدو مین وقتاً فوقتاً مندرجۂ بالا خطابات اور تمغہ سے سرفراز فرمایا سکونت اندور۔

جوجھار دیو سنگھ۔ دیوان۔ راؤ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپکو اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے پہلے راؤ بہادر اور پھر یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو۔ سی آئی۔ ای کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت چرکھاری۔

رامانج پرشاد سنگھ۔ لال۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ کو خدمات بائستہ کے صلہ مین گورنمنٹ سے یکم جون [illegible]ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور مرحمت ہوا۔ سکونت ریوان۔
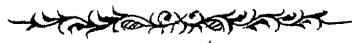
محمد حسن خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے سی۔ آئی۔ ای کے معزز خطاب سے مفتخر کیا۔ سکونت بھوپال۔
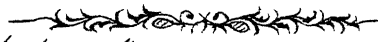
جوگل کشور۔ راے بہادر۔ آپ ریاست گوالیار کے محکمۂ کاغذات دیہی و زراعت کے اسسٹنٹ ڈائرکٹری کے عہدہ پر مامور ہین۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت گوالیار۔

بینی مادھو گھوش۔ راے بہادر۔ آپ کو مقامی قحط کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے گورنمنٹ انڈیا نے ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کے معزز خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت سیہور۔

گنگا پرشاد۔ بابو۔ راے بہادر۔ آپ ریاست ریوان مین اسسٹنٹ انجنیری کے منصب پر مامور ہین۔ آپ کی قیمتی خدمات ریاست کے لحاظ سے گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کو خطاب مذکور سے معزز کیا۔ سکونت ریوان۔
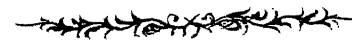
محمد علی خان - مرزا - اعتماد جنگ بہادر - خان صاحب - آپ کی ولادت ۴ - ستمبر ۱۸۵۴ء مطابق ۱۰ - ذی الحجہ ۱۲۷۰ھ کو آپ کے وطن مالوف دہلی مین واقع ہوئی - آپ کا تاریخی نام شیر علی خان ہے - آپ خاندان مغلیہ سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے بزرگ گیارھوین صدی ہجری مین ترکستان اور سرحد ایران سے دہلی مین آئے اور سلطنت مغلیہ کی بعض بڑی خدمات اُنسے متعلق ہوئین - آپکے والد مرزا علیخان اور آپ کے چچا مرزا تہور علی خان قدامت ملازمت شاہی کے لحاظ سے بہادر شاہ آخری بادشاہ دہلی تک ملازم شاہی رہے اور بعد انتزاع سلطنت دہلی گورنمنٹ برطانیہ کی ملازمت مین داخل ہوے جہان صیغۂ پولس و فوجداری کے اعلیٰ عہدون کے فرائض انجام دیے - ۱۸۵۵ء مین گورنمنٹ کی جانب سے قلعۂ دہلی کے دفتر شاہی کے معائنہ مقرر ہوے - مارچ ۱۸۵۹ء مین آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپکے چچا مرزا تہور علی خان نے گورنمنٹ سے خوشنودی مزاج اور حُسن خدمات کا سرٹیفکٹ حاصل کر کے ملازمت انگلشیہ سے ترک تعلق کر دیا اور نواب وزیرالدولہ بہادر والی ٹونک کے حسب الطلب ٹونک چلے گئے جہان آخر عمر تک اعلیٰ خدمتون پر مامور و سرفراز رہے اور گورنمنٹ انگلشیہ اور والیان ریاست ٹونک دونون کو رضامند اور خوش رکھا - آپ اپنے والد کی رحلت کے بعد اپنے نانا محمد طالع یار خان کے پاس ٹونک مین چلے آئے اور ابتدائی تعلیم ریاست مین حاصل کر کے مدارس دہلی مین علوم متداولہ مین مہارت تامہ پیدا کی - ۱۸۷۱ء مین آپ اپنے چچا مرزا محمد تہور علی خان وکیل ریاست ٹونک حاضر باش رزیڈنسی اندور و میواڑ کے پاس چلے آئے اور ۱۸۷۴ء مین اُنکے قائم مقام اور ۱۸۷۸ء مین مستقل وکیل دربار مقرر ہوے - شروع ۱۸۹۵ء مین آپ کو عاقلانہ خدمات کے لحاظ سے نواب صاحب ٹونک نے صدر ایجنسی ہاڑوتی و عہدۂ سفارت پر سرفراز کیا جسے آپ نے

نہایت بیدار مغزی سے انجام دیا۔ سنہ ۱۸۸۰ء مین قیام کونسل کے وقت آپ ممبر کونسل اور صیغہ جات سررشتہ تعلیم و جنگلات و سرحدات و میونسپلٹی و دارالطبع کے منتظم و نگران مقرر ہوے۔ قحط سالی سنہ ۱۸۹۶-۹۷ء مین کار متعلقۂ ریاست کے علاوہ سنٹرل افسر قحط بھی معین ہوے۔ آپ کی خدمات لائقہ کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے سنہ ۱۸۹۸ء مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خان صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا اور جنوری سنہ ۱۸۹۱ء مین آپ کے زمانۂ ملازمت کی حُسن کارگزاری کے صلہ مین نواب صاحب ٹونک نے اعتماد جنگ بہادر کا لقب اور پندرہ سو بیگہ اراضی بطور جاگیر معافی دوامی عطا فرمائی اور جوڈیشل ممبری کونسل کے معزز عہدہ پر سرفراز کیا۔ آپ کے ایک بھائی مرزا محمد اکبر علی خان دہلی کے نامور اور معزز رئیس ہین۔ دوسرے بھائی مرزا نواب علیخان محکمۂ حسابات ریاست ٹونک کے افسر اعلیٰ ہین۔ بالفعل آپ کی ایک دختر اور دو فرزند نرینہ موجود ہین۔ سکونت ٹونک۔

کشوری لال۔ منشی۔ راے بہادر۔ ولادت اکتوبر سنہ ۱۸۴۶ء۔ آپکے برادر اکبر منشی دیوکی نندن کوریواڑی کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہین۔ آپ نے گورنمنٹ انڈیا کے محکمۂ پولس مین ملازمت اختیار کی جہان وقتاً فوقتاً آپسے کارہاے نمایان ظہور مین آئے۔ آپکی انھین خدمات بائستہ کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اس سے قبل آپ راجپوتانہ مالوہ ریلوے مین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس تھے جس سے آپ نے پنشن حاصل کی اور اسکے بعد آپ ریاست اندور کی انسپکٹر جنرلی پولیس کے معزز منصب پر سرفراز کیے گئے۔ آپکے ایک بھتیجے راے لچھمن لال پنجاب کے ڈسٹرکٹ جج اور آپکے فرزند بابو بھوانی پرشاد بی۔ اے پنجاب چیف کورٹ کے وکیل ہین۔ سکونت اندور

مہنونت رام رام چندر-سیٹھ-راے بہادر- ولادت ۷-نومبر ۱۸۴۷ء-آپ قوم ویش اگروال گوت گر سے تعلق رکھتے ہین-آپکے اسلاف کا قدیمی وطن پہلے حصار پھر جے پور رہا ہے بالفعل تقریبًا ایک صدی سے رزیڈنسی اندور مستقل مسکن ہے-آپ کے والد نے غدر ۱۸۵۷ء مین نہایت خیرخواہانہ طریقہ سے گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کی-آپ ۱۸۷۴ عیسوی مین رزیڈنسی اندور کے خزانچی مقرر ہوے اور اب بھی اُسی معزز عہدہ پر ممتاز ہین-آپ نے بھی گورنمنٹ کی وفاداری کا اکثر اظہار کیا ہے-گورنمنٹ نے آپ ہی کی حسن سعی سے علاقہ غیر مین مسروقہ افیون لیجانے والون کی مناسب تادیب کی اور اُسکے صلہ مین آپکو ۱۹-اگست ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ سے ایک خلعت فاخرہ مرحمت ہوا-رفاہ عام کے اُمور مین آپ کو خاص دلچسپی ہے-غریب مسافرون کی آسایش کے واسطے آپنے رزیڈنسی اندور مین ایک وسیع اور عالیشان دھرم سالہ بنوایا پھر اپنے متوفی والد کی یادگار مین ایک اور دھرم سالہ اور چھتری تعمیر کی-رامیشر-جگنّاتھ اور دوارکا مین زمین اور مکان دان کیے اور کئی مرتبہ قحط سالی کے موقعون پر غربا و مساکین کو مفت غلہ تقسیم کیا اور بازار کے نرخ سے ارزان فروخت کیا-ان تمام فیاضی اور غربا پروری کے کامون کے جلدو مین ۲۲-جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ نے آپکو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا-سکونت اندور-

---
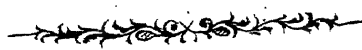
نندلال کول-پنڈت-راے صاحب- آپ کی عمر اسوقت چھیالیس سال کی ہے-آپ کے پردادا پنڈت گوبند رام کول اور دادا پنڈت ست رام کول سکھون کے عہد مین کشمیر کے منصب کارداری پر ممتاز تھے-اُنکی وفات کے بعد آپ کے والد پنڈت جنار دھن کول نے کشمیر کا توطن ترک کرکے امرتسر مین سکونت اختیار کی جہان پنڈت نندلال کول پیدا ہوے-آپ نے امرتسر کے کالج مین تعلیم حاصل کی ۱۸۷۶ء مین بعد

فراغ تحصیل آپ فنانشل کمشنر پنجاب کے دفتر مین اکونٹنٹ مقرر ہوئے ۱۸۷۶ء مین آپ لاہور کے ٹریزری کلرکی کے عہدہ پر مامور ہوئے - اوائل ۱۸۸۰ء مین آپ کوئٹہ کو ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے دفتر مین منتقل کردیے گئے اور کانفیڈنشل کلرک مقرر ہوئے ۱۸۸۳ء مین کوئٹہ اور پشین کے پولٹیکل ایجنٹ کے دفتر مین ہیڈ کلرکی پر ممتاز ہوئے - ۱۸۸۵ء مین کوئٹہ کے منصف اور مجسٹریٹ درجۂ دوم مقرر ہوئے ۱۸۹۶ء مین آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے پرسنل اسسٹنٹی کے عہدہ پر مامور ہوئے - اپریل ۱۹۰۲ء مین ترقی تنخواہ کے ساتھ بلوچستان سے سنٹرل انڈیا ایجنسی مین بعہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اندور مین معین ہوئے - بائیس سال تک آپ نے سرحد ہند یعنی بلوچستان کی خدمات انجام دین - اُس عرصہ مین جسقدر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان آئے وہ سب آپ سے خوش رہے - جون ۱۸۹۹ء مین سرحدی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو رائے صاحب کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا - آپکی تصانیف سے تین کتابین عمدۃ الجغرافیہ - تواریخ ہندوستان جغرافیۂ ہندوستان موجود ہین جو طلباء کے استفادہ کے لیئے ۱۸۷۸ء مین آپ نے تحریر کی تھین - سکونت اندور -

---

محمد غلام قادر خان - خان بہادر - آپ کی ولادت شہر الہ آباد مین ۳ - مارچ ۱۸۵۳ء کو واقع ہوئی - آپ کے والد محمد سردار خان گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد مین عرصۂ دراز تک ڈپٹی کلکٹری درجۂ اول کی خدمات انجام دیتے رہے پھر حیدرآباد دکن مین منصب تعلقداری پر ممتاز ہوئے اور وہین انتقال کیا - آپ کے بھائی خان بہادر محمد عنایت حسین خان نے غدر ۱۸۵۷ء مین اکثر یوروپین حکام کی جان و مال کی حفاظت کی - ان جان فروشانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے اُنکو خان بہادر کے خطاب اور انعامات سے سرفراز و ممتاز کیا - ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ سے پنشن یاب ہونے کے بعد اب وہ ریاست

بھوپال کے نائب وزیر دیوانی و فوجداری کے منصب پر ممتاز ہین - خان بہادر محمد غلام قادر خان مکتبی اور سرکاری مدارس کی تعلیم سے فراغ حاصل کر کے ۳۰ - مئی ۱۸۶۹ء کو سولہ برس کی عمر مین چھاونی نوگانوین واقع بندیلکھنڈ مین نائب سررشتہ داری کے عہدہ پر مامور ہوے ۔ - فروری ۱۸۷۰ء کو ایجنسی بھوپال مین آپ کی تبدیلی ہوئی اور بیاورہ کے مہتمم سائر مقرر ہوے اور حُسن انتظام کی وجہ سے ۲۹ - مارچ ۱۸۸۳ء کو ریاست مقصودنگڈھ متعلق بھوپال ایجنسی کی سپرنٹنڈنٹی کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے ۱۸۹۴ء مین پانچ ماہ تک ریاست ناگوڈ ایجنسی بگھیلکھنڈ کے دیوان مقرر رہے - سترہ برس تک ریاست مقصودنگڈھ کی سپرنٹنڈنٹی کی خدمات انجام دینے کے جلدو مین جنوری ۱۸۹۹ء مین گورنمنٹ برطانیہ نے آپکو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - دسمبر ۱۹۰۰ء مین آپ راگھوگڈھ واقع سنٹرل انڈیا کے سپرنٹنڈنٹی اور مجسٹریٹی درجۂ اول کے معزز عہدہ پر مامور ہوے - آپنے اپنے خلف اکبر محمد غلام حیدر خان کو مدرستہ العلوم علیگڈھ مین تعلیم دلائی جہان سے اُنھون نے بی اے کا امتحان پاس کیا - خلف اصغر غلام اکبر خان ابھی ابتدائی تعلیم پا رہے ہین سکونت راگھوگڈھ

رحمان علی - چشتی - صابری - مولوی - حکیم - خان بہادر - آپ کی ولادت قصبہ نارا ضلع الہ آباد مین ۲ - ذی الحجہ ۱۲۴۴ھ روز جمعہ کو واقع ہوئی - گیارھوین برس جب آپ کے والد حکیم شیر علی نے وفات پائی تو آپ کے برادر اکبر حکیم احسان علی مصنف طب احسانی آپ کو اپنے ساتھ فتحپور لے گئے اور تعلیم و تربیت دینی شروع کی - علوم عربی و فارسی مین فارغ التحصیل ہو کر آپ ۱۸۵۰ء مین اپنے بھائی مولوی حکیم امان علی خاص طبیب مہاراجہ بشناتھ سنگھ والی ریوان کی سفارش سے ملازم ریاست ہوے اور ولیعہد ریاست رگھوراج سنگھ جودیو کے ساتھ اودے پور اور جے پور کا سفر اختیار کیا جسمین آپ کو اپنی قابلیت کے اظہار کا موقع ملا - ۱۸۵۷ء مین جب باشندگان بگھیلکھنڈ دمیھر کی

بغاوت کی وجہ سے شاہراہ دکن خطرناک ہوگئی تھی تو کپتان آسبرن صاحب نے فوج ریوان کی مدد سے اُس شور و شر کو فرو کیا اور شاہراہ پر امن و امان قائم کر دیا۔ اِس فوج مین آپ منصرم کی حیثیت سے دربار ریوان کی جانب سے کارکن تھے ۱۸۵۹ء تک ایجنسی کے احکام کی تعمیل آپ کے سپرد رہی۔ ۱۸۶۰ء مین اپنے برادر اکبر مولوی حکیم امان علی کے انتقال کے بعد آپ منتظم پرمٹ مقرر ہوے۔ ۱۸۷۱ء مین ایجنٹ گورنر جنرل نے آپکو معتمد ریاست تجویز کیا اور آپ ریاست کی جانب سے سرحدات ریوان و رانچی کے تصفیہ کے لیے بونڈری کمشنر کے ساتھ روانہ کیے گئے۔ آپ کے اس حسن خدمت مفوضہ کی تعریف حکام انگریزی نے بھی اپنے خریطہ مین کی۔ ۱۸۷۴ء مین پولٹیکل ایجنٹ کے مشورہ سے کُل ریاست کے مجسٹریٹ یعنی حاکم فوجداری مقرر کیے گئے۔ اکتوبر ۱۸۸۴ء مین کرنیل بار صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ ریاست نے آپ کو ممبر کونسل ریوان منتخب کیا۔ ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کی جوبلی ۱۸۸۷ء مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خیرخواہانہ خدمات ریاست کے اعتراف مین خان بہادر کے خطاب اور دربار عام مین ایک عصاے نقرئی اور خلعت فاخرہ سے مخلع و ممتاز کیا۔ اپریل ۱۸۸۸ء مین ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن گورنر جنرل کی تشریف آوری ریوان کے موقع پر ریوان مین اور نیز ہز اکسلنسی لارڈ لینسڈون گورنر جنرل ہند کے کلکتہ کے دربارون مین آپ مہاراجہ صاحب کے ہمراہ شریک ہوے اور عطر و پان عطا کر کے آپ کی عزت افزائی کی گئی۔ ۱۸۹۵ء مین چند ماہ تک آپنے قائم مقام نائب دیوان ریاست کی حیثیت سے خدمات انجام دین۔ نومبر ۱۸۹۵ء سے محکمۂ ایجنسی بگھیلکھنڈ مین دربار ریوان کی وکالت کی حیثیت سے متعین اور مامور ہین۔ کارہاے منصبی ریاست کے علاوہ اپنی علم دوستی کی وجہ سے آپ صاحب تصانیف بھی ہین۔ اسلام پر آپ نے ایک کتاب تحریر کی تھی جو قسطنطنیہ مین طبع ہوئی اور ممالک عرب۔ مصر۔ بیروت۔ ٹیونس وغیرہ کے علما مین مقبول ہوئی۔ بگھیلکھنڈ کی تاریخ اور بگھیلون کا شجرہ سب سے

پہلے آپ ہی نے مرتب کیا۔ اس سے قبل وہان کی کوئی تاریخ موجود نہ تھی بمقام ریوان مین
ایک عالیشان مسجد بھی آپ نے تعمیر کرائی اور آپ ہی کی حسن سعی سے ریاست ریوان
مین اسوقت متعدد حفاظ نظر آتے ہین ورنہ اس سے پیشتر وہان کے مسلمانون مین ایک
بھی حافظ نہ تھا۔ اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے آپ رئیس ورعایاے ریوان اور گورنمنٹ انگلشیہ
کی نظر مین معزز وموقر اور ہردلعزیز ہین۔ آپ کے فرزند مولوی حکیم ریاض علی ڈپٹی مجسٹریٹ
حضور تحصیل ریوان ہین۔ سکونت ریوان۔
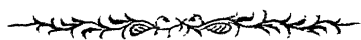
پرتاب سنگھ۔ لال۔ مہاراج کمار۔ راو بہادر۔ ولادت سمت ۱۹۱۷ بکرمی۔ آپ
قوم کے اعتبار سے گھیل راجپوت ہین۔ اس خاندان کا سلسلۂ نسب راؤصاحب چورہٹ
کے شجرہ سے منشعب ہوا ہے اور آپ کے اصلی مورث اعلیٰ اُسی خاندان سے ہین جسمین
ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ریوان ہین۔ آپ کے والد مہاراج کمار لال ستر ہن سنگھ ٹھاکر
اور تعلقہ دار علاقہ جامون واقع ریوان تھے جو ریاست کے نائب دیوانی کے منصب پر ممتاز
تھے۔ انھون نے سرسٹھ برس کی عمر مین ۱۸۹۰ء کو انتقال کیا۔ راؤ بہادر لال پرتاب سنگھ نے
فارسی اور سنسکرت کی تحصیل کے بعد ۱۸۷۹ء سے دربار ریوان مین ملازمت شروع کی
اور نائب تحصیلدار مقرر ہوے۔ ۱۸۸۹ء مین تحصیلدار اور ڈپٹی مجسٹریٹ درجۂ دوم معین
ہوے۔ اُسی زمانہ مین آپ نے قانون کا امتحان پاس کیا اور مہتمم بندوبست مقرر ہوے
اسکے بعد سول ججی اور ریونیو کمشنری پر سرفراز کیے گئے۔ نومبر ۱۸۹۵ء مین جب مہاراجہ
صاحب ریوان کو گورنمنٹ انڈیا نے اُنکی ریاست تفویض فرمائی تو ہز ہائنس نے آپ کی
اعلیٰ قابلیت کے لحاظ سے آپ کو عہدۂ نائب دیوانی پر مامور فرمایا۔ ۱۸۹۶ء کی قحط سالی
مین ریاست ریوان کے انسداد قحط کا اہتمام تمام وکمال آپ کے سپرد کیا گیا جسکو آپنے
نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اس حُسن انتظام کے جلدو مین آپکو گورنمنٹ ہند نے

یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو راو بہادر کے خطاب سے مخاطب اور سر دربار ایک خلعت فاخرہ اور طلائی لنگر مرحمت کیا۔ اسکے بعد ۱۸۹۹ء کی قحط سالی کا انتظام اور ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا اہتمام بھی آپ ہی کو مفوض ہوا جسے آپ نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا جسکا اعتراف افسران گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنی تحریرون مین کیا۔ آپ عہدۂ نائب دیوانی ریاست ریوان پر ابتک مامور ہین۔ اس محکمہ کو صیغۂ فوجداری مین سشن تک اور دیوانی مین بلا تعین تعداد دعویٰ مقدمات کی سماعت اور اپیل ماتحت کے فیصلہ کے اختیارات حاصل ہین۔ آپ کے دو برادر خرد لال بینی بہادر سنگھ اور کرنیل لال جناردن سنگھ بھی ریاست کے مناصب جلیل پر فائز ہین۔ آپ کے ایک فرزند لال رنگ سندار سنگھ ہین۔ سکونت ریوان۔

بالمکند۔ راے بہادر۔ ولادت جنوری ۱۸۵۸ء۔ آپ ماتھر کایستھ ہین۔ آگرہ اس خاندان کا قدیمی وطن تھا مگر پانچ پشت سے گوالیار مستقل مسکن ہوگیا ہے۔ آپکے دادا منشی ہرجیون لال کرنیل جبکہ فوجی افسر گوالیار کے دیوان تھے۔ آپ کے والد منشی پربھو لال نے ملازمت پسند نہین کی بلکہ اپنی زمینداری کے انتظام مین مصروف رہے۔ آپکے چچا گوالیار کے مشہور حکیم ہین۔ آپ کے برادر خرد بابو کیشو لال مہارانی صاحبہ سیندھیا کی اتالیقی کے منصب پر ممتاز ہین۔ آپنے فارسی تعلیم اپنے دادا منشی ہرجیون لال سے حاصل کی ہے جو فارسی کے ایک زبردست منشی تھے۔ آپ لشکر کالج مین چودہ سال کی عمر مین داخل ہوے جہان انگریزی۔ سنسکرت۔ مرہٹی اور ہندی اور انجنیری کی تعلیم پائی اور ریاضی مین آنرز حاصل کیا۔ نقشہ نویسی اور پیمایش کی طرف آپ کو خاص توجہ تھی لہذا اکتوبر ۱۸۸۰ء مین سینتیس روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر محکمۂ تعمیرات متعلق محلات مین سرویر مقرر ہوے۔ ملکۂ معظم قیصر ہند کی تشریف آوری کے وقت اُنکی مہمانداری کے حسن انتظام کے صلہ مین

آپ کو خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ اور عمارت و شرائنت واقع جلیندر بھون کی تعمیر کے بعد مہاراجہ صاحب نے آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام عطا کیا۔ ۱۸۸۵ء مین عہدہ اسسٹنٹ ممبری کونسل صیغہ پبلک ورکس پر آپ کا تقرر ہوا۔ اس عہدہ کے فرائض آپ نے نہایت ہوشیاری وخوبی سے انجام دیے جس سے آپ کے افسر رضامند رہے اور دیوان ریاست نے سو روپیہ ماہوار پر ترقی دی۔ پھر ۱۵۔ فروری ۱۸۸۸ء کو پریسیڈنٹ کونسل ریجنسی نے دو سو روپیہ کے مشاہرہ پر آپ کو میونسپل سکرٹری و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آبپاشی کر دیا۔ ۱۸۹۶ء مین آپ اسسٹنٹ سنٹرل افسر قحط مقرر ہوے اور اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ کی گئی۔ ۴۔ دسمبر ۱۸۹۷ء کو تین سو پچاس روپیہ کے مشاہرہ پر ضلع سکرواری کے صوبہ معین ہوے اور یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے راے بہادر کے خطاب سے معزز کیا۔ ضلع سکرداری مین آپنے محکمۂ تعمیرات کو بہت ترقی دی اور سرائین وغیرہ تعمیر کرائین۔ ۱۷۔ مئی ۱۹۰۰ء کو پانچ سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر آپ ضلع نیچھ کو تبدیل کیے گئے جہان ایام قحط مین دربار سیندھیا کی جانب سے غربا کو کھانا تقسیم کرنے کے لیے ایک محتاج خانہ جاری کیا آپ نہایت خلیق و متواضع اور رحمدل شخص ہین۔ قومی معاملات سے بھی آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ سکونت گوالیار۔

دوارکا ناتھ۔ پنڈت۔ شیو پوری۔ راے صاحب۔ ولادت ۲۶۔ اگست ۱۸۶۴ء

آپ پنڈت امرناتھ کے پوتے ہین جنھون نے کپتان کوانا صاحب کے ساتھ محاصرہ لکھنؤ مین پھر سرجیمیس آٹرم صاحب کے زمانہ مین پھر غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی وفادارانہ خدمات انجام دی تھین۔ آپکے والد پنڈت شیوناتھ تھے۔ ۱۸۸۶ء مین آپ مختاری کے امتحان مین پاس ہوے۔ یکم نومبر ۱۸۸۳ء کو کھیری کے قانونگو مقرر ہوے اور ترقی کرتے کرتے عہدۂ افسری بندوبست سرحد پر پہونچے۔ پھر یکم اپریل ۱۸۹۵ء کو انسپکٹر جنرل مدارس کے

پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوے۔ ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط مین آپنے نہایت سرگرمی سے انسدا کی کوشش کی۔ آپ کی خدمات نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے جنوری ۱۸۹۹ء مین راے صاحب کا خطاب عطا کیا اور مارچ ۱۸۹۹ء مین مہاراجہ صاحب سیندھیا نے سند خوشنودی مرحمت کی۔ اسکے بعد مردم شماری کی مختلف خدمات سپرد ہوئین جنھین آپنے ۳۱- جولائی ۱۹۰۲ء تک نہایت عمدگی سے انجام دیا۔ سکونت گوالیار۔
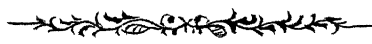
پانڈورنگ بابوراؤ۔ والاوالکر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ ولادت ستمبر ۱۸۶۳ء۔ آپ دکنی برہمن ہین۔ آپ کے والد بابوراؤ پانڈورنگ والاوالکر معزز وکیل اور کولھاپور کی کئی ریاستون کے کارباری تھے۔ آپ نے اپنی مادری زبان مرہٹی مین مہارت حاصل کر کے راجہ رام کالج کولھاپور مین تعلیم شروع کی اور ولسن کالج بمبئی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اسکے بعد رابرٹ منی انسٹیٹیوشن بمبئی کی ہیڈ ماسٹری پر منتخب ہوے جسکے فرائض ۱۸۸۶ء تک آپنے نہایت عمدگی سے ادا کیے۔ اس اثنا مین آپ مختلف علوم وفنون مثلاً علم نجوم وہیئت۔ علم موسیقی وفن مصوری ونقاشی وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہے۔ ۱۸۸۹ء عیسوی مین آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے وکالت کا امتحان پاس کیا اور دو سال تک ملک برار کی ہائی کورٹ مین وکالت کرتے رہے۔ اپریل ۱۸۹۲ء مین رتلام کی ججی پر ممتاز ہوے جسپر ابتک مامور ہین۔ اپنی قانونی لیاقت اور عمدگی فیصلہ کے اعتبار سے آپ تمام ملک مالوہ مین نامور اور مشہور ہین۔ ۱۸۹۹ء کے قحط مین آپ ریاست کے افسر قحط مقرر ہوے۔ آپ نے اس کام کو نہایت دیانت اور حسن انتظام سے انجام دیا جسپر مہاراجہ صاحب اور حکام انگریزی نے آپ کی اعلیٰ خدمات کی تعریف کی اور اس حُسن کارگزاری کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے مئی ۱۹۰۰ء مین آپکو قیصر ہند کا نقرئی تمغہ مرحمت کیا۔ سکونت رتلام۔

پنالال - مہتہ - رائے - سی - آئی - ای - ولادت ۲۷ - اگست ۱۸۴۳ء -

آپ جین مت اوسوال مہاجن جماعت کے ایک رکن ہین پندرھوین صدی مین آپکے مورث راو بیکاجی کی رفاقت مین جودھپور سے بیکانیر کی بنیاد ڈالنے آئے - اور یہان اُنکو بہت بڑا فروغ حاصل ہوا - ان مین مہتہ کرم چند ایک نامور وزیر تھے - شہنشاہ اکبر اعظم نے اُنکو ایک جاگیر بھی بخشی تھی - لیکن بعد چندے یہ خاندان گردش مین آیا اور مہارانا جگت سنگھ کے عہد مین اُنکو اودیپور آنا پڑا - یہان اس خاندان نے پھر سربلندی حاصل کی اور مہارانا اری سنگھ کے وقت مین مہتا اگرجی کا عروج ہوا - اگرجی کی وفات کے بعد اِس خاندان کے کئی شخصون نے اودیپور مین وزارت کے منصب پر سرفرازی حاصل کی - مہتہ پنالال نے فارسی و ہندی کی تعلیم سے فارغ ہوکر اکیس برس کی عمر مین ریاست کی خدمت شروع کی ۱۸۶۴ء تک آپ مختلف عہدون پر کام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کو مہارانا شمبھو سنگھ نے نائب دیوان مقرر کیا ۱۸۶۹ء مین جب منصب وزارت شکست ہوا اور محکمہ خاص قائم کیا گیا تو آپ اس جدید محکمہ کے افسر اعلیٰ مقرر ہوے - آپ نے اس عہدہ کا کام اس خوبی اور لیاقت سے انجام کیا کہ دربار نے آپ کو جاگیر مرحمت فرمائی ۱۸۷۴ء مین مہارانا شمبھو سنگھ جی سخت علیل ہوے اور آپ کے دشمنون نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر مہارانا کو آپ سے بدظن کر دیا جس سے آپ نظر بند کر لیے گئے - ایک مہینہ کے بعد مہارانا کی بیماری مہلک ثابت ہوئی - جسوقت مہارانا کا داہ کرم ہو رہا تھا جس مین مہتہ پنالال بھی شریک تھے تو ایک مسلمان نے آپ پر تلوار سے حملہ کیا اور کئی کاری زخم لگائے جس سے آپکو تین مہینہ مین افاقہ حاصل ہوا اسی وجہ سے آپ کو اُودیپور چھوڑ کر اجمیر جانا پڑا اور آپ نے وہین اقامت اختیار کی لیکن جب مہارانا سجن سنگھ مسند نشین ہوے تو اُنھون نے آپ کی ضرورت نظم و نسق ریاست مین محسوس کی اور آپ کو پھر اجمیر سے بلا بھیجا - اور آپ کو آپ کی قدیمی جگہ پر بحال فرمادیا - چنانچہ ۱۸۷۵ء سے ۱۸۹۵ء تک آپ اس جلیل القدر عہدہ کے فرائض بخوش اسلوبی

اور کمال خیر خواہی اور دیانت و مستعدی سے ادا کرتے رہے ۱۸۹۵ء مین آپ پچیس برس کی ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے - آپ کی کارگزاری کا ثبوت اس سے بڑھ کے کیا ہوگا کہ آپ نے تین مہارانا صاحبان کے عہد حکومت مین کام کیا اور ہر عہد مین آپ نہایت نیکنام اور سربلند رہے ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین آپ کو "راے" کا خطاب عطا ہوا - اور پھر ۱۸۷۸ء مین آپ سی - آئی - ای کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - ملازمت سے کنارہ کشی کے بعد سے آپ کتب مذہبی کے مطالعہ مین وقت صرف فرمایا کرتے ہین - آپ کا عقد کوٹھاری کے راے چھگن لال کی دختر سے ہوا ہے جنسے ایک فرزند کمار فتح لال ہین - سکونت اجمیر -

فتح لال

- مہتہ - ولادت ۱۸۶۳ء - آپ راے مہتہ پنا لال سی - آئی - ای - سابق دیوان ریاست اودیپور کے فرزند ہین - آپ نے میو کالج اجمیر مین اپنی تعلیم انگریزی شروع کی اور وہین سے نہایت کامیابی کے ساتھ بی - اے کا امتحان پاس کیا - زمانۂ طالبعلمی مین اپنے ہمدرس طلبہ مین آپ ہمیشہ ممتاز رہے - مسٹر ڈیار ڈیلنگ آپ سے ملکر بہت محظوظ ہوے اور اپنی کتاب مین حیرت کے ساتھ آپ کی انگریزی اور پولٹیکل معلومات کی بہت تعریف کی ہے - آپ نے ریاست اودیپور کی ایک مفید گائیڈ انگریزی مین تحریر کی ہے جو لارڈ ڈلینسڈون صاحب اور لارڈ الجن صاحب کی نظر قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہے اور ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کنیاٹ نے اپنی سیاحت اودیپور کی یادگار مین ایک مرصع مہر مرحمت فرمائی - آپ نے بابو ہریشچندر ساکن بنارس کی یادگار مین اودیپور مین ایک اسکول قائم کیا ہے جسکی نگرانی آپ خود کرتے ہین - آپ ناگری پرچارنی سبھا کے لائف ممبر ستاتن دھرم رکھشنی سبھا کے سکرٹری اور اودیپور کرکیٹ کلب کے آنریری سکرٹری اور اودیپور ٹینس کلب کے وائس پریسیڈنٹ ہین -

آپ نے کچھ دنون اپنے والد رائے مہتہ پنالال سی۔ آئی۔ ای سابق دیوان ریاست اودیپور کے پرائویٹ سکرٹری کی حیثیت سے کام انجام دیا ہے۔ آپ نے ایک انگریزی پرائویٹ لائبریری بھی قائم کی ہے اور میواڑ کی تعلیم کو ترقی دینے مین خاص کوششین کی ہین۔ سکونت اجمیر۔
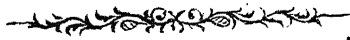
سکھدیو پرشاد۔ پنڈت۔ بی۔ اے۔ راؤ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔

گولڈ میڈلیسٹ قیصر ہند۔ آپ کی ولادت ۱۸۶۲ء مین بمقام جودھپور واقع ہوئی۔ آپ نسبًا کشمیری پنڈتون مین اُس خاندان کے رکن رکین ہین جو گُرٹ رازدان کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے اسلاف کرام زمانۂ سابق مین دربار کشمیر کے مشیران ازمین تھے لیکن شاہان تیموریہ کے عہد سلطنت مین گورنر کشمیر کے جبر و تعدّی کی بدولت وہان سے ممالک مغربی و شمالی مین چلے آئے۔ آپ کے والد ماجد پنڈت شیو نرائن کو جو عربی و فارسی مین کامل الاستعداد ہونے کے سوا انگریزی مین بھی لیاقت تامہ رکھتے تھے مہاراجہ تخت سنگھ جی نے اپنے ولیعہد مہاراج سری جسونت سنگھ کی اتالیقی پر مقرر فرمایا تھا۔ اُنھون نے اپنی مسند نشینی کے بعد پنڈت صاحب موصوف کو اپنا پراویٹ سکرٹری مقرر فرما کر ریاست کا بھی ایک اعلیٰ رکن قرار دیا اور سونا اور جاگیر و تعظیم بھی عنایت فرمائی۔ آپ کے چچا پنڈت بھوانی پرشاد دربار بھوپال مین وکالت کے عہدہ پر مامور تھے جسکو اُنھون نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا یہانتک کہ غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ آف انڈیا کی سفارش سے دربار بھوپال نے اُن کو جاگیر و تعظیم کے سوا پولٹیکل پنیشن بھی عنایت کی۔ چونکہ اُنکے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی لہذا اُنھون نے اپنے اِس ہونہار برادرزادے کو اپنا متبنّی مقرر کیا۔ آپ نے اُنکی یادگار مین سیہور کے اسٹیشن پر ایک وسیع سرا تعمیر کرائی ہے۔ آپ نے آگرہ کالج مین تعلیم پائی ہے اور ۱۸۸۱ء مین کلکتہ

یونیورسٹی مین بی۔اے کی ڈگری حاصل کی مہاراجہ سر جسونت سنگھ جی نے آپ کو پہلے بند وبست کے صیغہ مین مقرر کیا جب مارواڑ مین دربار کی طرف سے کونسل مقرر ہوئی تو آپ کو کرنل سر مہاراج پرتاب سنگھ جی سابق مصاحب اعلیٰ راج مارواڑ حال والی ریاست ایدر نے اپنے بھائی یعنی ہز ہائنس مہاراجہ سری جسونت سنگھ جی کی اجازت اور کرنل پاؤلٹ صاحب بہادر سی۔ایس۔آئی۔سابق رزیڈنٹ مارواڑ کی سفارش سے اپنا جوڈیشل سکرٹری اور ممبر کونسل مقرر فرمایا۔ ۱۸۹۳ء مین دربار مارواڑ کے دیہات خالصہ کا مالی بند وبست آپ نے کمال خیر خواہی اور نہایت احتیاط سے کیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۹۵ء مین راو بہادر کا خطاب آپ کو عطا فرمایا۔ بعدازان آپ کو سکرٹری مصاحب اعلیٰ کا عہدہ دربار سے ملا اور تمام ریاست کا ایگزیکیوٹو فنانشل اور جوڈیشل کام آپ ہی کی نگرانی اور راے سے انجام پاتا رہا۔ ۱۸۹۵ء مین مہاراجہ سری جسونت سنگھ جی سرگباش ہوے اور مہاراج سر پرتاب سنگھ جی بہادر ریاست مین ریجنٹ مقرر ہوے تو آپ نے مہاراجہ سردار سنگھ جی کو آئین جہانبانی واصول حکمرانی سکھانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ ۱۸۹۹ء مین جو قحط عظیم علاقہ مارواڑ مین ظہور پذیر ہوا اُس مین آپ نے اس تندہی اور جانفشانی سے رفع تکالیف ورفاہ رعایا اور مفاد ریاست مین سعی بلیغ فرمائی کہ گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو آپکو طلائی تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا۔ مارواڑ مین بجے شاہی وکچامنی کئی سکون کا چلن تھا لہذا آپ نے ۱۹۰۰ء مین دربار مین کلدار روپیہ کے چلن کی تجویز پیش کی اور ایسی کوشش کی کہ چھ مہینہ مین تمام مارواڑ مین عام طور پر کلدار کا چلن ہوگیا۔ جولائی ۱۹۰۰ء مین جب مصاحب اعلیٰ چین کی لڑائی مین تشریف لیگئے اور سری دربار بہادر کی ناسازی مزاج نے اُنکو تبدیل آب وہوا کے لیے سمندر کے سفر پر مجبور کیا اور ریاست کے انتظام کے واسطے ایک اسپیشل کمیٹی مقرر ہوئی تو اُسکے

رکن اعظم یا ممبر اعلی بھی آپ ہی تھے۔آپ نے اپنی اعلی تعلیم کیوجہ سے سررشتہ تعلیم کی طرف
ایسی توجہ فرمائی کہ پہلے مارواڑ مین صرف انٹرنس تک خواندگی کا اسکول تھا اوراب
بی۔اے۔کا کالج نہایت خوبی کے ساتھ جاری ہے۔ملکی انتظام اور عدالت کے
کام مین سری دربار کو آپنے ایسی مدد دی کہ مہاراج پرتاب سنگھ جی بہادر کے رئیس
ایدر ہو جانے کے بعد ہز ہائنس مہاراجہ سردار سنگھ جی نے آپ کو اپنی ریاست کا مشیر
اور کارکن مقرر فرمایا۔اور سینیر ممبر آپ کے عہدہ کا نام قرار دیا۔انھین خدمات کے صلہ
مین آپ کو ۲۶۔جون ۱۹۰۲ء کو سی۔آئی۔ای۔کا خطاب مرحمت ہوا۔آپ کے تین
صاحبزادے ہین دھرم نرائن۔کرپاشنکر شیو پرشاد۔سکونت جودھپور۔

شیام سندر لال۔بی۔اے۔راؤ بہادر۔تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ولادت ۱۸۵۴ء

آپ مہیشوری فرقہ سے تعلق رکھتے ہین جسکے اسلاف اٹاوہ کے زمیندار تھے۔آپ
نے ۱۸۷۵ء مین آگرہ کالج سے سائنس مین بی۔اے۔کا امتحان پاس کیا۔اسکے
بعد آپ تقریبًا پانچ چھ برس تک اجمیر گورنمنٹ کالج مین ریاضی کے پروفیسر مقرر رہے
جہان سے آپ کی نمایان قابلیت اور عمدہ لیاقت کے لحاظ سے اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنری کے عہدہ کے لیے آپ نامزد ہوے۔بعدازان آپ کی خدمات ریاست جھالراپاٹن
کو منتقل ہوئین جہان تین برس تک آپ نے اپنے فرائض منصبی ادا کیے۔بعد انقضاے
مدت آپ ریاست کشن گڈھ کو گئے جہان سولہ برس تک آپ مناصب جلیلہ پر ممتاز و
مامور رہے۔فی الحال آپ دیوان اور ممبر کونسل ریاست ہین۔آپ کی اعلی خدمات
ریاست کے لحاظ سے گورنمنٹ نے ۱۸۹۳ء مین راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔
امور رفاہ عام مین بھی آپ کو خاص دلچسپی ہے۔چنانچہ قحط ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء عیسوی
مین آپ نے انسداد قحط مین سرگرمی کے ساتھ کوششین کین اور کمیشن قحط کی ممبری

سے بھی آپ سرفراز رہے۔ جسکی جلد و مین گورنمنٹ ہند نے ۱۹۱۰ع مین آپ کو تمغہ قیصر ہند عطا فرمایا۔ سکونت کشن گڈھ۔

سروپ نرائن ۔پنڈت سی۔آئی۔ای۔آپ اپنی جائداد ارضی کے اعتبار سے اندور کے زمیندار ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکو آپکی قیمتی خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۹۱۰ع کو سی۔آئی۔ای۔ کا معزز خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت کیا۔ سکونت اندور۔

یار محمد خان ۔خان بہادر سی۔ایس۔آئی۔آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو ۲۰۔مئی ۱۸۹۰ع کو خان بہادر کے خطاب سے اور ۲۔مئی ۱۸۹۵ع کو سی۔ایس۔آئی کے خطاب سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ سکونت جاؤرہ۔

دیوناتھ سہاے ۔لالہ۔تمغہ یافتہ قیصر ہند۔آپ ریاست بروانی کے انجینیر ہین۔ آپ کی قیمتی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کے تمغہ سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت بروانی۔

مبارک علی ۔میر۔تمغہ یافتہ قیصر ہند۔آپ ریاست جاؤرہ کے چیف جج اور صدر کمیٹی انسداد قحط کے افسر ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی ملکی خدمات کے صلہ مین آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا۔ سکونت جاؤرہ۔

بشیشر ناتھ - لالہ - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ ریاست دیواس پاتی کلان کے سپرنٹنڈنٹ ہین - گورنمنٹ ہند نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا - سکونت دیواس -

کاشی پرشاد - رائے صاحب - آپ ریاست چرکھاری کے وکیل ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے صاحب کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت چرکھاری -

کرشنا راؤ گوپال بھٹوک - راؤ صاحب - آپ ریاست دیواس مین اسسٹنٹ سرجن ہین - آپ کی اعلیٰ خدمات طبی کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت دیواس -

بالا پرشاد - لالہ - راؤ صاحب - آپ ریاست جگنی کے کامدار ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی نمایان خدمات ریاست کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۵ع کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ریاست جگنی -

دیدار حسین - خان صاحب - آپ ریاست اُرچھہ کے معزز وکیل ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت اُرچھہ

پرمانند - پنڈت - رائے بہادر - آپ ریاست جھالاوار کے دیوان ہین -

آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے صلہ مین گورنمنٹ انگریزی نے ۱۹۱۰ء مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت ریاست جھالاوار۔

شیخ سبحان۔ خان صاحب۔ آپ ریاست جھالاوار مین محکمہ جنگلات کے منصرم اور بخشی فوج ہین۔ آپ کی خدمات بائستہ کی جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۳۔ جون ۱۹۰۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت جھالاوار۔

رگھوناتھ داس۔ چوبے۔ راے بہادر۔ آپ ریاست کوٹہ مین دیوان کے عہدہ پر ممتاز ہین۔ آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۲۲۔ جون ۱۹۰۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کوٹہ۔

محمد حسین بیگ۔ حاجی۔ آغا۔ کردستانی۔ خان صاحب۔ گورنمنٹ انڈیا نے ریاست دھولپور کی اعلیٰ خدمات انجام دینے کی جلدو مین آپ کو خان صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت دھولپور۔

مظہر علی خان۔ میان۔ خان بہادر۔ آپ کی خدمات نمایان کی جلدو مین گورنمنٹ ہند نے ۲۶۔ مئی ۱۸۹۴ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت ریاست کروائی۔

علی حسن - ابو نصر - سید - ولادت ۱۲۶۹ھ - آپ کا خاندان سادات حسینی اور سادات بخاری کے نام سے مشہور ہے - آپ کے پر دادا سید اولاد علیخان انور جنگ حیدر آباد دکن کے جاگیر دار اور مہوجی صاحبہ نواب شمس الامرا بہادر کی زوجۂ اولی کے عزیز تھے - اُنھیں پانچ لاکھ کی جاگیر منصب ہفت ہزاری اور قلعہ داری گولکنڈہ کا اعزاز خاص حاصل تھا - آپ کے والد سید محمد صدیق حسن خان تھے جو اپنے کمال علم و فضل کے اعتبار سے تمام عرب و عجم اور ہندوستان مین مشہور ہین - آپ کے نانا منشی جمال الدین خان مدار المہام ریاست بھوپال اور گورنمنٹ برطانیہ اور ریاست کے متوسط تھے - آپ نے عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے تکمیل کے ساتھ حاصل کی اور زبان انگریزی سے بھی واقف ہین - ۱۳۰۷ھ مین آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپ کی پبلک زندگی کا آغاز ہوا - آپ کی تصانیف سے کئی کتابین ملک مین موجود ہین نظم مین آپ کا تخلص سلیم و طاہر ہے - شوق سیاحت نے آپ کو ہندوستان کے تمام عمدہ مقامات کی سیر کرائی جس سے آپ کو نہایت عمدہ تجربہ ہوا - آپ نے بھوپال مین مغربی علوم اور یورپین تہذیب و شائستگی پھیلانے کی کوشش کی اور اپنے زمانۂ آنریری ڈائرکٹری سررشتۂ تعلیم مین تعلیمی معاملات مین بہت کچھ تجدید او ر اصلاح کی ۱۲۹۸ھ مین ہز ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیۂ بھوپال نے آپ کو بارہ ہزار کی جاگیر اور ۱۲۹۹ھ مین بمقام کلکتہ اپنے دست خاص سے ایک تمغۂ طلائی اور اعلی جاگیر دارون کا درجہ عطا کیا - اسکے بعد جشن تقریب تاج محل کے موقع پر آپ کو صفی الدولہ حسام الملک کے خطاب سے مخاطب کیا اور اپنی ریاست مین آپ کی اردلی اور سلامی مقرر کی - ہز ہائنس کے ساتھ آپ بڑے بڑے دربارون مین شریک ہوے اور ہز اکسلنسی وایسرائے کی خدمت مین نذر دینے اور عطر و پان لینے کی عزت حاصل ہے - مسٹر آرنلڈ صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی تائید سے آپ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے ممبر منتخب ہوے

و ر اُسی سال دربار لیوی مین شرکت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ سکونت بھوپال۔

شمشیر بہادر۔ نواب۔ ولادت ۱۲۸۹ھ۔ آپ نواب عبد الصمد خان بخاری کے خاندان سے ہین جو فن سپاہگری مین بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی کے اُستاد اور ندیم تھے۔ بعد زوال سلطنت مغلیہ انکے فرزند اور آپکے نانا نواب محمد رمضان علی خان نے فتحپور مین توطن اختیار کیا اور وہین جائداد ارضی خریدی جہان آپ کے مامون محمد غلام حیدر خان اور محمد غلام قادر خان اپنی آبائی جائداد پر قابض اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپ نے اپنے نانا کی زیر تربیت علوم عربی و فارسی۔ ہندی و انگریزی کی تعلیم پائی منشی محمد ظہیر الدینخان ظہیر جہان آبادی کی دختر آپ کو منسوب ہین۔ نواب شمشیر بہادر کو ہز ہائنس رندھیراجی ہیرسوائی مہاراجہ مہرپر تھوی سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست اجے گڈھ نے آپکی نمایان خدمات ریاست کے جلدو مین ۱۹۰۸ء کے ایک دربار عام مین نوابی کا خطاب مرحمت فرمایا اور ٹیکا اور تعظیم عطا کی۔ آپ کا شمار ریاست اجے گڈھ کے اعلیٰ جاگیردارون مین ہے۔ شاعری کی جانب بھی آپ کو خاص میلان ہے۔ اخگر تخلص کرتے ہین اور یاس لکھنوی سے تلمذ رکھتے ہین۔ آپ کا کلام نہایت پاکیزہ ہوتا ہے آپ نے فسانۂ عجائب کے جواب مین ایک فسانہ اخگر عشق لکھا ہے۔ فن شہسواری اور قادر اندازی مین اکثر ماہرین فن نے آپکو داد دی ہے۔ سکونت اجے گڈھ۔ بوندیلکھنڈ۔

غلام قادر خان۔ خان بہادر۔ آپ ۱۸۵۷ء مین بمقام خورجہ پیدا ہوے آبائی پیشہ سپاہگری ہے۔ بارہ برس کی عمر مین اپنے والد عبد القادر خان کے ہمراہ گوالیار گئے جہان آپ دو پشت سے مہاراجہ سیندھیا کے نمکخوار تھے اور ۵ مئی ۱۸۷۵ عیسوی کو مہاراجہ سیندھیا بہادر کے سررشتہ پولس مین داخل ہوے اور بتدریج ترقی کرکے

دو سو روپیہ ماہوار کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے ۱۸۸۱ء مین آپ نے ایک مشہور ڈاکو جودھا نامے کو گرفتار کیا جسکے واسطے چارسو روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ ۱۸۸۹ء مین موہن لال مشہور ڈاکو کی سراغرسانی پر مامور ہوے اور آپ نے بعد جہد بلیغ اُسکی جماعت کے چالیس ڈاکوؤن کو گرفتار کرلیا۔ اسکے صلہ مین دربار نے آپ کو ایک خلعت اور ایک طلائی کنٹھی مرحمت فرمائی اور صاحب کلکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولس آگرہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا پھر ۱۸۹۰ء مین آپ نولسنگھ ڈاکو کی گرفتاری پر متعین ہوے جسکے واسطے دو ہزار روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ آپ نے مردانگی سے اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکی جمعیت کے دو آدمیونکو گرفتار بھی کرلیا۔ گورنمنٹ نے آپ کی اس قیمتی خدمت کے اعتراف مین آپ کو خطاب خان بہادر سے ممتاز فرمایا اور دربار نے آپ کو ایک خلعت مع ایک ریوالور کے مرحمت کیا۔ ۱۸۹۰ء مین آپ نے راجہ خان میواتی ڈاکو کو گرفتار کیا جسکے سبب سے وسط ہند کی اکثر ریاستون اور محکمہ ٹھگی و ڈکیتی کو سخت پریشانی لاحق تھی اسکے صلہ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے آپ کے واسطے دربار گوالیار سے سو روپیہ ماہوار کی معافی عطا کرنے کی سفارش کی۔ اور ۱۸۹۵ء مین مہربان سنگھ ڈاکو کی کل جمعیت کو گرفتار کرلیا جس کے صلہ مین دربار نے آپ کو چارسو روپیہ نقد اور انسپکٹر جنرل صاحب نے ایک ریوالور عطا فرمایا اسکے بعد بھی آپ نے متواتر ایسے کارہاے نمایان کیے جسکے سبب سے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور محکمہ ٹھگی و ڈکیتی نے بکررسہ کرر آپ کی قدر افزائی کی اور سرکاری رپورٹون مین تعریف کے ساتھ آپ کا تذکرہ کیا گیا۔ اب آپ گوالیار سے پنشن یاب ہوکر ریاست وڈنگرپور مین سپرنٹنڈنٹ پولس ہین۔ سکونت وڈنگرپور۔

رضا حسین۔ منشی۔ خان بہادر۔ آپ ہاشمی النسل ہین۔ آپ کے بزرگ سلطنت بنی اُمیہ کے عہد مین مدینہ سے ایران مین آئے تھے۔ جہان آپ کی چند پشتین گذرین۔

جب ہمایون بادشاہ نے ہندوستان کو مراجعت کی تو آپ کے ایک بزرگ کمال حافظ بحیثیت ایک فوجی افسر کے وہان سے ہندوستان مین وارد ہوے اور دہلی مین سکونت اختیار کی - چند پشتون کے بعد دہلی سے اٹاوہ کو اپنا مستقر قرار دیا - آپکے جدامجد مولوی فرخ حسین جو عہد شاہی مین لکھنؤ مین ملازم تھے ریاست باؤنی مین آے اور نواب نصیر الدولہ بہادر رئیس اول ریاست کے ولیعہد نواب امیر الملک بہادر کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے - آپ کے والد مرحوم منشی محمد نادر حسین عرصہ تک ریاست باؤنی کے مدار المہام رہے - غدر ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ کی فوج کو جو کالپی فتح کرنے کو آئی تھی رسد رسانی کے ذریعہ سے معقول مدد دی اور بہ اعزاز و اکرام ریاست باؤنی مین عمر بسر کی - آپ محکمۂ ایجنسی بندیلکھنڈ مین مختلف عہدون پر مامور رہکر ۱۸۸۳ء مین منجانب گورنمنٹ ریاست کنھیا دھانہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے - ۱۸۸۵ء مین اعظم الامرا معین الملک فخر الدولہ صاحب جاہ مہین سردار نواب محمد حسن خان بہادر والی ریاست باؤنی نے ازراہ قدر دانی محکمۂ ایجنسی سے آپ کو مانگ لیا اور دربار کا اول ممبر مقرر فرمایا - ۱۸۹۳ء مین جب نواب ممدوح نے مع اپنے فرزند نواب محمود حسن خان کے مکۂ معظمہ مین قضا کی تو ریاست گورنمنٹ کی نگرانی مین آئی اور آپ گورنمنٹ انڈیا کے حکم کے مطابق ریاست کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے - آپ کے انتظام مین ریاست نے خاطر خواہ ترقی کی - رعایا خوشحال اور فارغ البال رہی - تعمیرات کی بنیاد پڑی - چند نہرین جاری ہوئین - تار برقی کا سلسلہ قائم ہوا - افتادہ زمینین مزروعہ ہوئین - عدالتی اصول قائم ہوے اور اسٹامپ جاری ہوا - اِن خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۸ء عیسوی کو گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا - ۱۹۰۱ء مین آپ نے پنشن کی درخواست کی اور انتظام ریاست باؤنی سے سبکدوش ہو کر ضلع جالون اور ہمیرپور مین زمیندارانہ زندگی بسر کرنے لگے - اب آپ کی عمر تخمیناً پچاس برس کی ہے - سکونت

سدھارا ضلع جالون۔

طہارت حسین۔ خان صاحب۔ آپ کا اصلی وطن گیا واقع بنگال ہے۔ آپ ہاسپٹل اسسٹنٹ اور بھوپال بٹالین مین معین ہین۔ آپ کی خدمات شائستہ کے جلد و مین ۲۵ - مئی ۱۹۱۲ع کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خان صاحب کا خطاب مرحمت کیا۔ سکونت بھوپال۔

مقصود علی خان۔ خان بہادر۔ آپ کی خدمات بائستہ کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کے معزز خطاب سے مفتخر و مشرف کیا۔ سکونت بھوپال۔

نوروزجی مانک جی۔ کھوری۔ خان بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا۔ سکونت ریاست دھاڑ۔

وامن راؤ بابوجی۔ رائے بہادر۔ آپ سابق مین ریاست جوبٹ کے عہدۂ سپرنٹنڈنٹی پر ممتاز تھے۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی خدمات بائستہ کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت ریاست جوبٹ۔

گوپال راؤ جگناتھ بیاس۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ آپ بھوپاد ر تحنیبی

کے متعلق چھوٹی ریاستون کے سپرنٹنڈنٹ ہین۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت بھوپاور۔

گوپال وشواس راؤ۔ پنڈت۔ راؤ بہادر۔ آپ سابق مین ریاست دھاڑ کے دیوان اور سپرنٹنڈنٹ تھے۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤ بہادر کا خطاب عطا کیا۔ سکونت ریاست دھاڑ۔

وی۔ کے۔ کنتے۔ راؤ بہادر۔ آپ سابق مین ریاست دیواس پانتی خرد کے سپرنٹنڈنٹی کے معزز عہدہ پر مامور تھے۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خدمات بائستہ کے جلدو مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت ریاست دیواس پاتی خرد۔

بلونت راؤ ٹرمیک۔ راؤ بہادر۔ آپ ریاست سیتامؤ واقع وسط ہند کے دیوان ہین۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت سیتامؤ۔

جانکی پرشاد۔ راؤ بہادر۔ آپ ریاست دتیا کے دیوان کے معزز عہدہ پر مامور ہین۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤ بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔ سکونت دتیا۔

رام کرشن پنت - رائے بہادر - ولادت ۱۸۳۶ء - آپ ریاست کوٹھی کے دیوان ہین - آپ کی نمایان خدمات ریاست کے جلدو مین ۷ - اپریل ۱۸۹۷ء مین آپکو رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت ریاست کوٹھی بگھیلکھنڈ -

نرائن راؤ بھیکا جی - راؤ بہادر - آپ سابق مین ریاست جھالوا کے دیوان تھے - آپ کی خدمات ریاست کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا - سکونت جھالوا -

گنپت رام رام چندر - راو بہادر - سابق مین ریاست دیواس کی خدمات آپ کے سپرد تھین - گورنمنٹ ہند نے آپ کی خدمات بائستہ کے صلہ مین ۳۱ - اکتوبر ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت اوجین -

راؤ جی جنار دھن - بھیدے - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ ریاست دیواس باقی خرد کے منصب وزارت پر مامور ہین - آپ کی اعلی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ عالیۂ ہند نے آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عنایت کیا - سکونت دیواس -

کاشی راؤ سروے - جنرل - سردار بہادر - سی - ایس - آئی - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۲۱ - جنوری ۱۸۹۲ء کو سردار بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - آپ ہز ہائنس مہاراجہ سیندھیا کی افواج گوالیار کے کمانڈر انچیف ہین - آپ کی اعلی خدمات ریاست کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی

ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر سی - ایس - آئی - کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا - سکونت لشکر گوالیار -

سوہن لال - منشی - راے صاحب - راے بہادر - آپ کا اصلی وطن مظفر نگر واقع ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ تھا - ریاست بیکانیر کی مدید ملازمت اور حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راے صاحب کے خطاب سے معزز کیا - اسکے بعد آپ کی خدمات ریاست بھرت پور کو منتقل ہو گئین - جہان کی کونسل کے آپ سکرٹری اور ممبر ہین - آپ کی ان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو راے بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا - سکونت بھرتپور -

مدار علی - میر - خان بہادر - آپ ریاست کوٹہ کی سپرنٹنڈنٹی باغات کے عہدہ پر مامور ہین - صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اپنی رپورٹ مین آپکو ریاست کا خیر خواہ اور مستحق ملازم تسلیم کیا ہے - اُن کی سفارش پر گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو جنوری ۱۹۰۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت کوٹہ -

گھمنڈی لال - راے صاحب - آپ کوٹہ کے امپریل سروس ٹرانسپورٹ کے سپرنٹنڈنٹ ہین - گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راے صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت بھرت پور -

دیبی پرشاد منشی - رائے بہادر - آپ سری واستویہ کائستھ اور ضلع گورکھپور واقع ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کے باشندے ہین - آپ کے اجداد راجہ صاحب بانسی کی سرکار مین مناصب جلیل پر ممتاز تھے - آپ کے چچا منشی شیو غلام رائے سمت ۱۸۸۵ مین راجۂ بانسی کیجانب سے ریاست ریوان مین بھیجے گئے تھے جہان رئیس مادھوگڈھ نے اُنکو باعزاز تمام اپنے زمرۂ مصاحبین مین داخل کرلیا اور تنخواہ معقول کے علاوہ موضع گھوگھوار عطا فرمایا - اُنھون نے سمت ۱۹۲۹ مین پچاس برس کی عمر مین وہین انتقال کیا - منشی دیبی پرشاد منشی رام غلام کے فرزند ہین - آپ گیارہ برس کی عمر مین اپنے چچا کے پاس آئے اور اُنکی زیر نگرانی علم فارسی و ہندی مین مہارت تامہ حاصل کی - بیس برس کی عمر یعنے سمت ۱۹۲۵ مین والی ریاست ریوان نے آپ کو سب انسپکٹری مادھوگڈھ کے عہدہ پر ممتاز کیا اور سرکش اقوام کی تہدید و تنبیہ کے لیے آپ پرگنہ پروی مین مامور ہوے جہان افواج ریاست کی امداد سے آپنے نہایت عمدگی سے اُنکو مطیع کیا - اسکے بعد مختلف پرگنون مین آپ اسی کام پر متعین ہوے - اسکے صلہ مین دربار ریوان نے آپ کو عہدۂ تحصیلداری اور مجسٹریٹی درجۂ دوم عطا کیا - سنہ ۱۸۸۶ء مین حسن کارگزاری کے جلدو مین آپ خاص ریوان مین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجۂ اول باختیارات کامل مقرر ہوے - اثنائے ملازمت مین اپنی خوش انتظامی کے لحاظ سے آپ خلعت وغیرہ سے مخلع ہوتے رہے سنہ ۱۸۹۶ء مین آپ کی نمایان خدمات ریاست کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا اور ریاست ریوان سے آپ کو سروپا تعظیم اور خلعت فاخرہ مرحمت ہوا - ابتدائے ملازمت سے اسوقت تک آپنے اپنے عمدہ انتظام اور اعلی خدمات سے حکام گورنمنٹ انگلشیہ - دربار ریوان اور اُسکے باشندون کو خوش اور رضامند رکھا - سکونت ریوان -

رگھوناتھ سنگھ - راؤ بہادر - گورنمنٹ ہند نے آپ کی قیمتی خدمات کے صلہ مین

۳۱-اکتوبر ۱۸۷۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤبہادر کے خطاب سے مفتخر کیا۔ سکونت رتلام۔

رام کشن آباجی-عرف نانا بھیا-راؤبہادر-آپ ریاست گوالیار کے بورڈ آف رونیو کے سکرٹری ہین-آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤبہادر کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت گوالیار۔

رگھوناتھ راؤ بھگوت-راؤبہادر-آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤبہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔سکونت گوالیار۔

کرشنا راؤ مورتی-راؤبہادر-تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ دوم-آپ ریاست دھار کی سپرنٹنڈنٹی کے معزز عہدہ پر ممتاز ہین-گورنمنٹ ہند نے آپ کی مختلف نمایان خدمات ریاست اور ملکی ہمدردی کے جلدو مین راؤبہادر کے خطاب اور تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم سے سرفراز و ممتاز کیا۔سکونت اندور۔

جگجیون جیون مہتہ-راے بہادر-آپ بھوج کے رئیس اور جیسلمیر کے دیوان ہین-آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔سکونت جیسلمیر۔

چھترسال - ٹھاکر - راؤ بہادر - آپ ریاست منگل گڈھ و بیرسیہ متعلقہ ایجنسی بھوپال کے رئیس ہین - آپ کی خاندانی وجاہت کے لحاظ سے گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور مرحمت فرمایا سکونت بیرسیہ بھوپال -

ٹیکارام منشی - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۴ء - آپ کی خدمات نمایان کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو راے بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت راگھوگڈھ -

رام گوپال بوس - راے بہادر - آپ سابق مین ریاست اندور کے اکونٹنٹ خزانہ تھے - آپ کی خدمات ریاست کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو راے بہادر کے معزز خطاب سے مفتخر کیا سکونت حال آگرہ آباد -

رادھے لال منشی - راے بہادر - آپ ریاست ناگوڈ کے دیوان ہین - آپکی خدمات بائستہ کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - سکونت ناگوڈ -

لال بہاری لال - بابو - راے بہادر - آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ستنا -

بمبئی
BOMBAY.
نولکشور پریس لکھنؤ

بمبئی

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر احاطۂ بمبئی

نوٹ

پرنس غالب بن عوض بن عمر القعیطی جانباز جنگ بہادر آپ کی سوانح عمری صفحہ ۶۶ مین مندرج ہے۔ تصویر ہز ہائینس سلطان عوض بن عمر القعیطی والی شحر و مکلا کی تصویر کے قریب ریاستہائے ہندوستان کے حصۂ اول کے صفحہ ۱۵۷ مین ملاحظہ ہو۔

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۱۱	احمد آباد	احمد نگر

ہز ہائینس سر سلطان محمد شاہ آغاخان - جی - سی - آئی - ای رئیس بمبئی

بمبئی

سلطان محمد شاہ۔ آغا۔ آغا خان۔ ہز ہائینس۔ سر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ
۲۔ نومبر ۱۸۷۷ء کو بمقام کراچی پیدا ہوے۔ آپکا سلسلۂ نسب براہ راست حضرت علی
کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے جب رچرڈ شاہ انگلستان مذہبی لڑائیون مین مشغول تھا
تو اسوقت آپکے آبا و اجداد کئی صدی سے ملک مصر مین حکمران تھے جنھون نے
خلافت بنی فاطمہ کو سواحل بحر اطلانطک تک وسعت دی تھی۔ جب بنی فاطمہؓ کی
حکومت کو زوال ہوا تو آپکے اجداد نے مشرقی حصۂ ایران مین جا کر سکونت اختیار کی
ایران مین سکونت اختیار کرنے کے بعد عرصۂ دراز تک اس خاندان کے تاریخی حالات
کا پتہ نہین لگتا۔ آغا خان اول کے جد امجد جنھون نے بمبئی مین سکونت اختیار کی
تھی ملک کرمان کے جو فارس کا بہت بڑا صوبہ ہے گورنر تھے آپ کے پردادا خلیل اللہ
یزد کے بلوے مین مقتول ہوے تھے۔ فتح علی شاہ نے جو اسوقت ایران کے فرمانروا
تھے اُنکے قاتلون کو سخت سزائین دین اور اُنکے بیٹے حسین الحسینی یا حسن علی شاہ کو
اپنی ایک لڑکی بیاہ دی۔ فتح علی شاہ کی وفات کے بعد محمد شاہ کی جانشینی مین جھگڑا
پیدا ہوا۔ اُسوقت حسین الحسینی کرمان کے غدر فرو کرنیکے لیئے بھیجے گئے اور اس
بلوہ کی بیخکنی مین کامیاب ہوے۔ اس صلہ مین اُنکو صوبۂ مذکور کا عہدۂ گورنری مفوض

ہوا جو سلطنت ایران مین ایک نہایت جلیل القدر منصب ہے - مگر چند روز بعد کچھ ایسی سازشین اور مخالفتین شروع ہوئین کہ اُن کو چارو ناچار ملک چھوڑنا پڑا حسن علیشاہ جب افغانستان ہوتے ہوے سندھ مین آگئے تو اُنھون نے جنرل نیپیر صاحب سے ملاقات کی اور اُنکے ساتھ جنگ وجدل مین شریک رہے اُنھون نے اول جنگ افغانستان اور سندھ مین نہایت قیمتی خدمات انجام دین اور سرحدی جرگون کو اپنا معتقد بنا لیا اُسکے بعد اُنھون نے بمبئی اور پونا مین سکونت اختیار کی جہان اُنکو گورنمنٹ سے ایک پنشن اور ہزہائینس کا خطاب عطا ہوا - آغاخان خاندانی لقب ہے - جب آغا حسن علی شاہ نے ۱۸۸۱ء ع مین چوراسی برس کی عمر مین انتقال کیا تو اُنکے بڑے بیٹے ہزہائنس آغا علی شاہ اُنکے جانشین ہوے آغا علی شاہ سرجیمیں فرگسن صاحب کے عہد گورنری مین اُنکی مجلس واضع آئین وقوانین کے ممبر تھے اُنھون نے ۱۸۸۵ء ع مین قضا کی وہ صرف چار برس اسماعیلیہ فرقہ کے مقتدا رہے - اُنکے بعد سے موروثی ذمہ دارانہ فرائض آپکے سپرد ہین - آپ اپنے والد کی وفات کے وقت صرف دس برس کے تھے مگر خوش قسمتی سے آپکی والدہ ماجدہ نے جو ایران کے ایک مشہور ومعروف فیلسوف نظام الدولہ کی دختر اور برخلاف عام ماؤنکے نہایت روشن ضمیر وذی فہم تھین آپکے ذاتی منصب وحیثیت کے لحاظ سے آپکو نہایت اعلیٰ تعلیم دلوائی - آپ علاوہ عربی - فارسی کے انگریزی مین بھی معقول دستگاہ رکھتے ہین - آپکا مذاق علمی نہایت پاکیزہ ہے - آپکو اپنے آباو اجداد کی طرح مردانہ کھیلون شکار - سواری اور گھوڑدوڑ سے بہت بڑی دلچسپی ہے آپ بمبئی کی ایرانی نوآبادی کے سرغنہ ہونے کے علاوہ ہندوستانی جماعتون مین بھی نہایت ممتاز ہین آپ انگریزی سوسائٹی مین بھی برابر شریک ہوتے ہین - جب بمبئی مین ہندو اور مسلمانون کا ہنگامہ ہوا تو آپکے فرمانے سے خوجہ لوگ اُس خونخوار فساد سے علحدہ رہے - جب بمبئی مین طاعون کے متعلق متواتر بلوے ہورہے تھے تو آپنے نہایت مؤثر طریقہ سے بدانتظامی

کے انسداد مین سعی بلیغ کی - آپنے طاعون کا ٹیکہ لینے مین سب سے پہلے سبقت کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپکے بہت سے معتقدین نے بھی عمل مذکور کو بدل وجان قبول کر لیا - مشرقی افریقہ کے جرمنی مقبوضات مین بھی جہان آپ کے معتقدین بکثرت آباد ہین آپنے ایسی ہی نمایان خدمات انجام دی ہین جسکے صلہ مین آپ کو قیصر ولیم نے نجم الپروشش کا تمغہ عطا فرمایا ہے - آپنے خوجون کے مذہبی مقتدا کی حیثیت سے اُنکی تعلیمی - تجارتی و معاشرتی ترقیات مین جو کوششین کی تھین وہ نہایت اثر پذیر ہوئین - آپ موسم سرما کا بہت بڑا حصہ ہندوستان اور دیگر ممالک مین اپنے معتقدین کی ضروریات و حاجات کے استدراک اور معائنہ مین صرف کرتے ہین - آپ عام مسلمانان بمبئی کے سوشل سرغنہ ہین - سنہ ۱۸۹۷ء مین قیصر ہند آنجہانی کی شصت سالہ جوبلی کے موقع پر مسلمانان بمبئی نے آپ کو بغرض تہنیت و تبریک اپنا قائم مقام کر کے شملہ روانہ کیا تھا - سنہ ۱۸۹۸ء مین آپ یورپ تشریف لے گئے جہان حضور قیصر ہند آنجہانی نے آپ سے ونزر کاسل مین ملاقات کی اور اُسی موقع پر آپ کو اعلیٰ حضرت ملک معظم حال سے شرف ملازمت حاصل ہوا - اُسی سال آپ کو کے - سی - آئی - ای کا خطاب عطا ہوا - ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو آپ جے - سی - آئی - ای کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپنے سنہ ۱۸۹۸ء مین اپنے چچا آغا جنگی شاہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کی - سکونت بمبئی -

محمد بہاء الدین خان - شیخ - امیر الامراء صدر الاعیان - خان بہادر سی آئی ای نواب اسب - مدار المہام ریاست جونا گڈھ - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۳۵ء مین واقع ہوئی - آپ شیخ محمد ہاشم سابق وزیر اعظم جونا گڈھ کے فرزند ہین - آپکے اسلاف کرام حنفی اور مشایخ مین سے تھے - آپ بھی حنفی ہین - اپنے بزرگون کے تاریخی محامد و اوصاف کے آپ جامع - سخی اور شجاع - بلند حوصلہ - عالی ہمت اور بیدار مغز ہین - آپ نواب صاحب والی

جوناگڈھ سے خاندانی تعلقات قریبہ رکھتے ہین- اپنے دونون بھائیون سے آپ چھوٹے
ہین- آپکی ہمشیرہ لاڈلی بو صاحبہ کی شادی نواب محمد مہابتخان بہادر کے سی ایس آئی
سے ہوئی تھی جنکے بطن سے نواب محمد بہادرخان بہادر جے سی- آئی- ای پیدا ہوکر وارث
ملک ہوے- ابتداے عہد نواب محمد مہابتخان مرحوم مین آپکے تعلقات درباری قائم
ہوے- دربار ہی مین آپکی عمدہ تربیت اور دینی تعلیم ہوئی اور بمقتضاے جوہر استعداد
ولیاقت اکیس برس کی عمر مین آپکو سرکاری خدمت ریاست کی ۱۸۵۶ع مین تفویض
ہوئی- سب سے اول لال رسالہ کی افسری عطا ہوئی- جسکو آپنے نہایت عمدہ طور
سے سرانجام دیا- چنانچہ بجلدوے حسن خدمات ملکی معاملات کے صلاح کار اور
مشیر بھی مقرر ہوے- نواب محمد مہابتخان اور اُنکی والدہ ماجدہ ماجی صاحبہ کے درمیان
جو شکر رنجی ہو گئی تھی اُسکو آپنے اپنے حسن تدبیر سے ۱۸۶۱ع مین مبدل باتفاق کردیا-
آپنے ترقی اور ناموری کے یہان تک مدارج طے کیے کہ نوابصاحب موصوف نے
غایت رضا و استبشار سے مخلع بخلعت وزارت فرمایا اور خدمات شائستہ کے صلہ مین
عطاے جاگیر سیر حاصل و پالکی و مشعل کا بھی خاص امتیاز دیا- ۶۳-۱۸۶۲ع مین آپنے جنگی مکرانی
اور اُسکے ظالم اعوان مکرانی باغیون کے تاخت وتاراج کے رفع فساد مین کوشش بلیغ
کرکے اُس فتنہ کا خاتمہ اور اُن ستمگارون کو گرفتار کیا جسکی تعریف کی چٹھی مورخہ ۲۰- اپریل
۱۸۶۳ع مین لفٹننٹ ایچ ٹی ہیبرٹ صاحب ایکٹنگ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کاٹھیاواڑ
نے لکھا ہے کہ ہم ان باغیون کی گرفتاری اور اس فتنہ و فساد کے دفع ہونے سے
بہت خوش ہوے اور گورنمنٹ انگریزی بھی بہت خوش و رضامند ہوگی یہ ہمکو ایسی
خوشی ہوئی ہے کہ تحریر مین نہین آسکتی ۱۸۸۴ع مین جبیلا میانا می باغی کو بڑی محنت
وجانفشانی سے اپنی جان عزیز کا بھی خیال نہ کرکے گرفتار کیا جو دوران مقدمہ مین بعد
ثبوت جرم کے کشتنی قرار پاکر توپ دم کیا گیا جس سے وزیر صاحب کی بڑی نیکنامی

اور امن وامان حاصل ہوئی - لفٹننٹ ایل رسل پولیٹکل افسر نے اپنی تحریر رقمزدہ ۲۶ جنوری ۱۸۶۵ء مین واگیبر قوم کے باغیون کی رفع بغاوت پر اپنی خوشی ظاہر کی - پولیٹکل ایجنٹ کرنیل کٹننگ صاحب نے بھی مہمات مذکورۂ بالا کے متعلق تعریف اور رضامندی ظاہر فرمائی - آپکے تعلیمی اور فیضرسانی کے طریقون کی کرنیل اینڈرسن صاحب نے بڑی تعریف کی ہے ۱۸۸۰ء مین قدیم سکہ جات اور دیرینہ کتبات کے بڑی محنت وجستجو سے دستیاب کرنے مین آپکے پولیٹکل ایجنٹ کرنیل واٹسن صاحب بڑے معرف ہوئے - اسی سال آپنے سرکار برٹش اور افاغنہ کی لڑائی مین برٹش مقتول سپاہیون کے عیال واطفال کے امدادی چندہ مین بڑی رقم دیکر اپنی فیاضی ظاہر کی - قدیم الایام سے جو دیہات ریاست کے مساجد پر دیے جاتے تھے جس سے آپکو اپنا ذاتی نفع تھا اُسکو ریاست کی ترقی آیندہ کے لحاظ سے ۱۸۸۴ء مین موقوف کیا جسکی اصلاح دیوان مسٹر ہری واس صاحب کے زمانہ مین ہوکر عمدہ طور ترقی محاصل کا ثابت ہوا - شہر جوناگڈھ مین بیادگار نواب مہابتخان مغفور کے - سی - الیس - آئی - کے خاص مسلمان طلبہ کی تعلیم کیواسطے مہابت مدرسہ ۱۸۸۶ء مین تعمیر کرایا - احمدآباد گجرات کے کالج کی یونیورسٹی مین تیس ہزار روپیہ مہابتخان فیلوشپ کے نام سے واسطے تعلیم مسلمان طلبہ کے دیا جسکی آمدنی سے ایک مہابت فیلو بہاؤالدین کالج مین داخل ہونے والا ہے اور جسکو لارڈ ریے سابق گورنر صاحب نے بہت پسند کیا تھا اور انگلستان مین جانے والے طلاب کے لیے بھی اسکالرشپ مقرر کی - ان جملہ امور فیاضی سے خاص وعام کیا بلکہ گورنمنٹ عالیہ کے بڑے بڑے افسرون نے بھی آپ کی بڑی تعریف کی ہے - قوم میّنے کے دفع بغاوت کے لیے ثمرآور کوشش پر پولیٹکل ایجنٹ صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہ مصالحت روشنضمیر وزیر صاحب اور ذی ہوش دیوان ہری داس کی دلی امداد و دانشمندی سے ہوئی ہے اس مشکل کام کا سرانجام پانا قابل تحسین وآفرین ہے - آپنے اپنی کفایت شعاری اور حسن تدبیر سے جو بڑی توفیر محاصل ریاست سے فراہم

کررکھی تھی اُسمین سے بموجب رضامندی نواب محمد بہادرخان مرحوم کے چالیس لاکھ روپیہ
سے ریاست مین ۶۷ میل تک ریل نکالی جو بہت ہی مفید اور موجب ترقی ہوئی ۱۸۸۵ء
سے ۱۸۸۹ء تک گرفتاری باغیان اور دفع ہنگامہ مین کرنیل ہمفری صاحب کو بڑی مدد
دی جسکے متعلق صاحب موصوف اپنی تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۸۸۹ء مین آپکی بڑی تعریف
اور شکریہ لکھتے ہین۔ ہزہائینس کے جلسہ مسند نشینی منعقدہ ماہ جون ۱۸۹۲ء مین سرچارلس
ایلیونٹ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے وزیر صاحب کی تعریف مین نوابصاحب سے فرمایا
کہ آپکے پاس جو وزیر صاحب ہین جو نواب مہابتخان مرحوم کے اور آپکے برادر محمد بہادرخان
مرحوم کے بڑے محب اور خیراندیش تھے اُنکے آپکے بھی رکن ریاست ہونے پر مین آپ کو
بہت بڑی مبارکباد دیتا ہون۔ اور یہ بھی کہا کہ آج سے تیس برس اُدھر آپکے پدر عالیقدر
کے دربار کو فسادی درباریون سے جو ایجنسی کی اعانت سے پاک صاف کیا تھا جب سے
ابتک اس مدت دراز مین وزیر صاحب خدمت ریاست کی باحسن الوجوہ سرانجام دیتے رہے
ہین اور وزیر صاحب اور دیوان ہری داس کا اس صدی کا مشہور نام آیندہ زمانہ مین
ایسا مشہور رہیگا جیسا گزشتہ صدی مین دیوان امرجی کا نام پایا جاتا ہے ۱۸۹۰ء مین
جذامی خانہ تعمیر کرایا جسکی بنیاد ہز رائل ہائنس پرنس آلبرٹ وکٹر ستونی نے ڈالی تھی اور اُنہین
کے نام سے موسوم ہے علاوہ برین دیگر شفاخانے مسافرخانے۔ اور مدارس وغیرہ تعمیر
کرائے۔ جوناگڈھ کے کوہ داتار کے رستے کی صفائی آسائش خلق اللہ کے لیے کرائی جسکو
۱۸۹۴ء مین سابق گورنر بمبئی لارڈ ہیرس صاحب بہادر نے افتتاح فرمایا۔ آپکے ذاتی
مصارف فیاضی کی رقم تقریباً تین لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ ان نمودار امور کے صلہ مین بمقتضائے
پایہ شناسی ۱۸۹۳ء مین آپکو خطاب۔ سی۔ آئی۔ ای حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے عطا فرمایا
جسکا تمغہ مقام راجکوٹ کے دربار مین لارڈ ہیرس گورنر صاحب نے پہنایا۔ آپکی نظر مین
ہندو مسلمان یکسان ہین چنانچہ پربھاس پٹن کے باہمی فساد ہنود و اہل اسلام کے

تصفیہ مین آپ نے سعی جمیل کر کے فریقین کو ملا دیا۔ ایلیین سٹیلمنٹ کے کام مین موجب حکم نوابصاحب خانگی طور پر انفصال چاہنے والے جاگیردارون کی تجدید حقوق کے لیے آپ نے بشرکت نائب دیوان پرسوتم راے سندرجی جہالا کے ایسا خوشگوار عاقلانہ طریقہ اختیار کیا کہ ریاست کو نافع ہوا اور رعایا بھی خوش رہی۔ اور پولیٹکل ایجنٹ صاحب نے بھی دونون صاحبون کے اس کارنمایان پر اظہار مسرت کیا۔ بہاؤالدین کالج باعتبار اپنی شاندار عمارت اور نوعیت کے آپکی ناموری کی بڑی پایدار یادگار ہے۔ جسکے افتتاح کے وقت ہز اکسلنسی لارڈ کرزن صاحب والیسراے ہند نے بڑی تعریف۔ خوشی۔ اور آیندہ ترقی ہمر کے لیے شاندار کلمات فرماے تھے۔ غرض کہ آپ ریاست اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان باہمی اخلاص اور اتحاد کے بڑھانے ہز ہائینس نوابصاحب کے اور رعایا کے خوش رکھنے اور ریاست کی ترقی اور رفاہ خلائق کی صورتین نکالنے مین بڑے بیدار مغز اور بلند حوصلہ ہین اور چالیس برس کی مدت ممتد سے ظاہری و باطنی سخاوت وغیرہ سے ایسی ناموری حاصل کی ہے جو جوناگڈھ کی تاریخ مین ہمیشہ ثبت رہیگی۔ راج کیطرف سے القاب مین آپ کو امیرالامرا صدر الاعیان لکھا جاتا ہے

پشوتن جی جہانگیر طالع یار خان۔ خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ آپ سنہ ۱۸۳۱ء مین بمقام سورت پیدا ہوے۔ آپ نیک صوت خان کے قدیم اور تاریخی پارسی خاندان کی اولاد پسری مین ہین۔ جس خاندان نے اٹھارھوین صدی کے وسط سے شاہان مغلیہ اور نیز برٹش گورنمنٹ کی خدمات انجام دی ہین۔ سنہ ۱۸۴۹ء تک آپنے الفنسٹن انسٹیٹیوشن بمبئی مین تحصیل علم کی اسکے بعد آپ الفنسٹن کالج مین داخل ہوے۔ اس تعلیمگاہ مین آپ اپنی محنت اور جودت کے سبب ہمیشہ ممتاز رہے اور علم ادب انگریزی۔ تاریخ۔ منطق فلسفۂ نفس ذہن انسان و فلسفۂ اخلاق مین انعامات پایا کیے۔ آخرکار آپ نے انگریزی

مین اسباب ونتائج حروب صلیبیہ پر بہترین مضمون لکھکر ایک تمغہ طلائی حاصل کیا جب آپ بکامیابی اس تعلیمگاہ سے نکلے تو آپ نے سررشتۂ تعلیم کی ملازمت مین جگہ پائی آپ اُن ہندوستانی اسسٹنٹ پروفسرون مین ہین جنھون نے سب سے پہلے اس خدمت کو سرانجام دیا ہے۔ اس حیثیت مین آپ نے اپنے اہل ملک کو اصلاح معاشرت اور تعلیم نسوان کی تلقین کی۔ اور اخبارات مین بھی آپ مضامین بھیجتے رہے۔ آپ طلبہ کی انجمن ادب وحکمت کے سکرٹری بھی تھے اور چند مدت کے لیے اخبار راست گفتار کی انگریزی ایڈیٹری بھی آپ کے ہاتھ مین رہی۔ سنہ ۱۸۵۷ع مین آپ سب اسسٹنٹ کمشنر انعام مقرر ہوے لیکن بعد چندے قسمت شمال کی کمشنری مال مین آپ تبدیل کردیے گئے۔ وہان آپنے اس خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیے کہ آپ کو افسری بندوبست کا عہدۂ جلیلہ عطا ہوا۔ سنہ ۱۸۷۴ع مین مہاراجہ گیکواڑ کے حسب خواہش آپ کی خدمات بڑودہ کو منتقل ہوئین۔ سنہ ۱۸۷۵ع مین جب راجہ سر ٹی مادھوراؤ وزیراعظم نے انتظام ریاست کو کناڑا درست کیا تو اُسوقت آپ وزیر صیغۂ فوج وبندوبست و پولیٹکل مقرر ہوے۔ اور آپکے ذمہ نوجوان راجہ کی تعلیم وتربیت بھی رکھی گئی۔ جب حضور پرنس آف ویلس بہادر نے بڑودہ مین قدم رنجہ فرمایا تو آپ ہی وزیراعظم کی غیر موجودگی مین منتظم استقبال ومہمانداری تھے اور آپنے اپنے فرائض کو بآئین شائستہ ادا کیا۔ سنہ ۱۸۷۷ع مین آپکو خطاب خان بہادر اور تمغۂ قیصر ہند گورنمنٹ نے مرحمت فرمایا اور جب سنہ ۱۸۸۱ع مین مہاراجہ گیکواڑ مسند نشین کیے گئے تو گورنمنٹ نے آپکو ایک خلعت اور الماسی انگشتری سے سرفراز فرمایا۔ پھر سنہ ۱۸۸۲ع مین آپکو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ عنایت ہوا۔ سنہ ۱۸۸۴ع مین آپ نے ملازمت ریاست سے کنارہ کشی اختیار کی آپکے تین صاحبزادے ہین ایک ملک متوسط مین اسسٹنٹ کمشنر ہین دوسرے صاحب پرمٹ مین اسسٹنٹ کلکٹر ہین اور محکمۂ افیون بھی اُنسے متعلق ہے تیسرے صاحب بارسٹرایٹ لا ہین۔ سکونت بمبئی۔

دادابھائی نوروزجی - مسٹر - آپ وہ سب سے پہلے ہندوستانی ہین جنکو بطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ مین باریابی نصیب ہوئی ہے - آپ نومبر ۱۸۲۵ء مین بمقام بمبئی پیدا ہوے - جب چار برس کے تھے تو والد ماجد کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھگیا اور آپکی تعلیم و تربیت - پرورش و پرداخت آپکی مادر مہربان نے کی - چونکہ آپ بچپنے ہی سے ہونہار تھے لہذا آپ نے زمانۂ طالبعلمی ہی مین الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین اتنا نام پیدا کیا کہ ۱۸۵۴ء مین سررشتۂ تعلیم نے آپ کو الفنسٹن کالج کا پروفیسر ریاضی مقرر کردیا - یہ پہلا اتفاق تھا کہ مغربی ہندوستان مین ایک ہندوستانی کو کالج کی پروفیسری ملی تھی - ۱۸۵۵ء تک آپکی توجہ اپنے فرقہ کی معاشرتی اور تعلیمی حالت کی اصلاح و درستی پر مائل رہی - عام ملک کے معاملات سے آپ کو کچھ سروکار نہ تھا - اسی سال آپ نے محکمۂ تعلیمات کو خیرباد کہی اور کاما کمپنی پارسی تاجران لندن کے کارخانہ مین شامل ہونے کی غرض سے انگلستان روانہ ہوگئے - اگرچہ آپ وطن سے بہت دور پہونچگئے تھے مگر آپ کی ہمہ تن ہمت اپنے اہل وطن کی فلاح و بہبود کے خیال اور کوشش مین مصروف رہی - جب ۱۸۶۹ء مین آپ بمبئی واپس آئے تو آپ کی مساعی جمیلہ کے صلہ مین ایک کیسۂ زر آپ کی نذر کیا گیا - ۱۸۷۱ء مین آپ نے ایک پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے ہندوستان کی مالی حالت کے متعلق بہت گرانبہا اور زبردست شہادت دی - اسمین آپ کی عاقلانہ و عملی تدبیرات اور رچے ہوے خیالات جو ظاہر ہوے تو نیز اُس ملک مین تحسین و آفرین کا ایک غلغلہ بلند ہوا - اسکے بعد بیس برس تک اپنے وطن اور اہل وطن کے ساتھ جو ہمدردانہ جوش محبت آپ کو تھا اُسکے کافی و وافی ثبوت آپ نے اُن رسائل مین پیش کیے جو آپنے مجوب ترین مباحث پر وقتاً فوقتاً شائع کیے اور اُنمین سب سے زیادہ آپ کو جس مبحث سے تعلق خاطر تھا وہ "غرباے ہند کی حالت" کا مسئلہ تھا - اس اثنا مین آپ بہت سے معزز و ممتاز مراتب پر فائز بھی ہوے - ۱۸۸۵ء مین لارڈ رے صاحب نے آپ کو بمبئی کی مجلس واضعان آئین و قوانین مین لینا چاہا - ۱۸۸۶ء مین آپ

نیشنل کانگرس کے اجلاس کے صدر نشین ہوے ۱۸۹۵ء مین پبلک سروس کمیشن کے روبرو
شہادت دیکر آپ پھر ولایت تشریف لے گئے اور وہان برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ مین داخل
ہونے کی کوشش کی اور پانچ برس کی مسلسل اور مستقل سعی بلیغ کے بعد آپ کامیاب ہوے۔
آپ کا جہاد نفس۔ آپ کا علم و وقار۔ آپ کا اعتدال و صبر اور استقلال۔ آپ کی حق پسندی
اور خالص بیغرضی۔ آپ کا حب وطن اور جوش ہمدردی قابل تعریف ہے۔ آپ اب بھی
انگلستان ہی مین قیام پذیر ہین اور اگرچہ فی الحال آپ ممبر پارلیمنٹ نہین ہین لیکن اُس سرزمین
آزادی مین مہاامکن کوشش اپنے اہل وطن کے سود و بہبود کی ہمیشہ کرتے رہتے ہین۔
فی الحال آپ ایک دوسری کونٹی کی جانب سے پارلیمنٹ کی ممبری کی کوشش کر رہے ہین۔
سکونت حال لندن۔
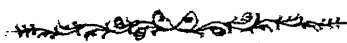
منوچہر جی مہربان جی۔ بھاونگری۔ سر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ پی۔ آپ
ہی ایک ایسے ہندوستانی ہین جو فی الحال پارلیمنٹ کے ممبر ہین اور بحیثیت ممبر سنٹرل فنسبری
کے ہندوستان کی خدمات بھی کرتے رہتے ہین۔ آپ نے ۱۸۸۵ء مین بیرسٹری کا
امتحان پاس کیا تھا اور ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء مین آپ کو۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
عطا ہوا۔ سکونت حال لندن۔

نوروزجی مانک جی وید یا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۲۲۔ مئی ۱۸۳۷ء۔ آپ
وید یا خاندان کے نہایت ممتاز ممبر ہین۔ آپ کا خاندان جسقدر قدیمی ہے اُسی قدر مشہور و
معروف بھی ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ سیٹھ لوجی نوشیروان جی وید یا تھے جو ۱۶۹۰ء کو
سورت مین پیدا ہوے تھے۔ سن شعور کو پہونچکر اُنھون نے جہاز سازی کا پیشہ اختیار کیا
جسمین اُنھون نے اور اُنکی اولاد نے بہت بڑی عزت و شہرت حاصل کی یہانتک کہ

گورنمنٹ کے جنگی جہازات کی تعمیر کا بھی کام سپرد ہوا - اس کام کو اُنھون نے بلا کسی یورپین کی مدد کے اس لیاقت اور عمدگی سے انجام دیا کہ سرکار انگلشیہ نے اُنکو ایک طلائی تمغہ اور کچھ جاگیر مرحمت کی - اس ڈیڑھ سو سال کی مدت مین ویدیون نے تقریباً ۳۰۵ جنگی جہازات اور کشتیان تیار کی ہین - سیٹھ نوشیروان جی ویدیا نے جو آپ کے پرنانا تھے فرانسیسی گورنمنٹ کی بھی بہت سی نمایان خدمات انجام دین جس کے صلہ مین گورنمنٹ مذکور نے اُنکی بہت بڑی عزت و توقیر کی - مسٹر جہانگیر ویدیا خلف نوشیروان جی بھی اپنے والد بزرگوار کی طرح اپنے پیشہ مین ممتاز گزرے ہین - ویدیون نے اپنی عقل و معلومات کو صرف اپنے پیشہ ہی تک محدود نہین رکھا بلکہ اُنھون نے اور تجارتین بھی شروع کین - مسٹر جہانگیر کو لوئس فلپ نے ایک طلائی تمغہ عطا کیا تھا - سنہ ۱۸۴۸ع مین جب اُنکا انتقال ہوگیا اُسوقت اُنکی اکلوتی بیٹی سولی بائی ویدیا مالک و قابض جائداد ہوئین - یہ ستودہ صفات خاتون جو مسٹر نوروزجی ویدیا کی ان تھی سنہ ۱۸۱۱ع مین پیدا ہوئی اور اپنی تجارتی ذکاوت و فطرتی قابلیتون کی بدولت اُس نے نہ صرف اپنی موروثی دولت بلکہ اپنے شوہر کی دولت کو بھی اسقدر ترقی دی کہ وہ کروڑپتی ہوگئے سنہ ۱۸۳۷ع مین آپ کی مادر گرامی ۲۶ سال کی عمر مین بیوہ ہوگئین اور ۲۵ - مئی سنہ ۱۸۹۷ع کو چھیاسی برس کی عمر کو پہونچکر اور نہایت سادہ مزاجی - پاکبازی - دوراندیشی اور کفایت شعاری سے زندگی بسر کرکے اُنھون نے بھی انتقال کیا - آپ کے بھائی مسٹر سہراب جی شاپورجی بنگالی بہت مشہور و ممتاز لوگون مین تھے - آپ کی والدہ علاوہ اسکے کہ فطرتاً فیاض تھین اپنے قابل صاحبزادون کے اثر سے پبلک معاملات مین بھی بہت دلچسپی ظاہر کرتی تھین - انھون نے اہل وطن اور تمام خلق اللہ کی نفع رسانی کی غرض سے چھبیس لاکھ روپیہ سے کم نہین صرف کیا - اب اپنے بھائیون مین صرف مسٹر نوروزجی ویدیا رہگئے ہین جو ہندوستان کے باشندون مین نہایت ہی دولتمند ہین - اگرچہ آپ نے یونیورسٹی کی تعلیم نہین پائی ہے مگر انگریزی و ہندوستانی زبانون سے بچپن ہی مین بخوبی واقف ہوگئے تھے - آپ نے بیس برس کی عمر مین مسٹر س

جہانگیر این وڈیا اینڈ سنز کے نام سے ایک کارخانہ قائم کیا تھا جسکو یورپ سے بہت وسیع طور پر تجارتی تعلقات تھے۔ ۱۸۶۳ء مین آپ اپنی قومی پوشاک مین فرانس اور انگلستان کی سیاحت کو تشریف لے گئے۔ نپولین سوم نے آپ کو خاص طور پر اپنے ایوان مین مدعو کیا۔ اور دو سال کے بعد شہنشاہ مذکور نے آپ کو ایک طلائی تمغہ عطا فرمایا۔ ۱۸۶۷ء مین آپ نے بوجہ اُس نقصان کے جو اُس زمانہ مین صدہا خاندانون کو پہونچا تھا اپنا کارخانہ بند کر دیا۔ ۱۸۷۳ء مین آپ جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے اور جنوری ۱۸۹۳ء مین گورنمنٹ نے خطاب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ سے ممتاز و مفتخر فرمایا۔ جسوقت حضور ملکہ معظمہ مرحومہ نے قیصرۂ ہند کا خطاب اختیار کیا ہے تو آپ سر جمشید جی جیجی بھائی ثانی کے ہمراہ شریک دربار تھے۔ آپ مثل اپنی والدۂ گرامی کے مخیر و فیاض ہین اور نفع رسانی خلائق کا بہت خیال رکھتے ہین جسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ دو برس کی مدت مین آپ نے بیالیس ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ امور رفاہ عام مین صرف کیا ہے۔ حال مین آپ نے ڈیڑھ کرور کی جائداد امور خیر کے لیے وقف کر دی ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے راستباز مستقل مزاج اور متورع آدمی ہین۔ سکونت سورت۔

جمشید جی نوشیروان جی ٹاٹا۔ ہرچند آپ کا نام نامی اور اسم گرامی ایک عرصہ سے تمام دنیا مین مشہور ہے لیکن چند سال سے آپ کی تجویز ریسرچ یونیورسٹی نے جسکے ذریعہ سے آپ ڈگری یافتہ طلبا کی آیندہ تعلیم کا بندوبست کرنا چاہتے ہین اور جس کار خیر کے لیے آپ نے تیس لاکھ روپیہ کی ایک کثیر رقم وقف کر دی ہے آپ کا نام اور بھی روشن کر دیا ہے۔ آپ کی اس فیاضی کا تمام لکھی پڑھی جماعتون مین چرچا ہے اور خود گورنمنٹ ہند نے آپ کی سیرچشمی کی تعریف کی ہے۔ آپ کو صرف تعلیم ہی سے دلچسپی نہین ہے بلکہ آپ ہندوستان اور یورپ کے مابین تجارتی تعلقات قائم اور مستحکم کرنے مین بھی مصروف و منہمک

رہتے ہین - آپ نے اس غرض سے بارہا یورپ اور امریکہ کا سفر کیا ہے اور اپنی تدبیر اور کوشش سے ہندوستان اور دونون ملکون کے مابین تجارت قائم کردی ہے جسکے لیے ہمارا ملک آپ پر جسقدر ناز کرے تھوڑا ہے - کچھ عرصہ ہوا کہ آپ نے لاکھون روپیہ کے آم ولایت بھیجنے کا انتظام کیا تھا جسمین آپ کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی - تجارت کا شوق آپ نے اپنے اسلاف سے سیکھا ہے جنھون نے روئی اور اقسام تجارت اور لین دین مین تمام دنیا مین نام پیدا کیا تھا - حال مین آپ یورپ اور امریکہ کے دورہ کو تشریف لے گئے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ وہان آپ نے دو ملین روپیہ کا لوہا خرید کیا ہے - سکونت بمبئی -

بہرام جی مہربان جی ملیباری - سی - آئی - ای - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجہ اول -

ہرچند آپ پارسی قوم سے تعلق رکھتے ہین لیکن ہندؤن کی تمدنی اصلاح مین آپنے جو حصہ لیا ہے اُسکے لیے آپ کا نام نامی خصوصیت کے ساتھ تمام ہندوستان و انگلستان مین مشہور ہے - مسٹر ملیباری کے والد کا نام دھنجی بھائی مہتہ تھا - وہ مہاراجہ گیکوار والی بڑودہ کی ملازمت مین ایک محرر تھے - مسٹر ملیباری کی عمر صرف چھ یا سات برس کی تھی جب آپ کے والد نے قضا کی - آپ کے سوتیلے والد مہربان جی ناناجی ملیباری تھے جو دوا کی دُکان رکھتے تھے اور ساحل ملیبار سے صندل و شکر وغیرہ منگواکر فروخت کرتے تھے - اُنھون نے آپکو متبنیٰ کیا - کچھ دنون بعد اُنکا کاروبار بگڑ گیا - مسٹر ملیباری کی والدہ ایک نہایت خوش تدبیر اور نیک سیرت عورت تھین - اُنکی نسبت مشہور ہے کہ اُنھون نے ایک مرتبہ ایک مہتر کے لڑکے کو روتا دیکھکر چھاتی سے لگا لیا اسپر پارسی گروہ مین بڑا فضیحتہ ہوا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا - ایک دوسرے موقع پر جب مسٹر ملیباری سخت بیمار پڑے اور اُنسے ایک ہندو جوتشی نے بیان کیا کہ اگر کسی لڑکے کے ناخون اور بھوین کاٹ لائی جائین تو یہ لڑکا اچھا ہو جائے - بہرام جی کی مان نے جواب دیا کہ مین یہ تجویز پسند نہین کرتی کیونکہ سب بچے میرے

بچے ہین - مسٹر بہرام جی نے اپنی نیک دل مان سے نفس کشی - رحمدلی اور ہمدردی کے بہت سے
عمدہ سبق حاصل کیے - سب سے پہلے مسٹر ملیباری کو ایک پارسی دعا یاد کرائی گئی اور کپڑا
بنا سکھایا گیا - اسکے بعد آپ کو گجراتی زبان کی تعلیم دی گئی - اسکے بعد آپ نے انگریزی
شروع کی - ساتھ ہی اسکے تجارتی بھی سیکھی - بارھوین سال آپ کی والدہ نے بھی انتقال
کیا - آپ کو یکبارگی افلاس کا سخت مقابلہ کرنا پڑا اور معیشت کی فکر ہوئی - آپ دن کو اپنے
ہم عمر طلبا کو تعلیم دیتے تھے اور رات کو اپنا سبق یاد کرتے تھے - اسکے علاوہ آپ اپنا بہت سا
وقت شعرا کا کلام پڑھنے اور شعرگوئی مین صرف کرتے تھے - آپکو حساب سے سخت نفرت تھی -
آخرکار ۱۸۷۱ء مین آپ نے امتحان پاس کیا اور اب آپ کی تقدیر چمکی - آپکے ممتحنون
مین ایک صاحب پادری ٹیلر تھے جو خود بھی ایک مستند گجراتی گرامر اور چند گجراتی نظمون
کے مصنف تھے - ایکدن بہرام جی اُنکے پاس گئے اور اپنی نظمین اُنکو دکھائین - مسٹر ٹیلر
آپ کے کلام کو پڑھکر دنگ ہوگئے اور اُنکے چند حوصلہ افزا الفاظ نے نوجوان مصنف کی
ہمت مین جان ڈالدی - مسٹر ٹیلر صاحب نے انکو ایک مشہور زباندان ڈاکٹر جان ولسن
صاحب کی خدمت مین پیش کیا - ڈاکٹر ولسن صاحب نے بہرام جی کا دیوان پڑھکر
اسکے کلام کی بہت بڑی تعریف کی اور کتاب کا نام نتی بنود رکھا - اس کتاب کی تین سو
جلدین ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم نے اور بہت سی سرکاوس جی جہانگیر جی ریڈی منی اور دیگر
لوگون نے خریدکین - اکیس برس کی عمر مین آپ کی شادی ہوئی - نتی بنود مین بے انتہا
وزن اور اقسام کے شعر ہین اور اُسکی گجراتی پارسی گجراتی نہین ہے بلکہ ہندو گجراتی ہے -
یہ کتاب اخلاقی مضامین سے مملو ہے - مسٹر ملیباری صرف گجراتی نظم کے مسلم الثبوت
استاد ہی نہین ہین بلکہ آپکے انگریزی کلام نے بھی انگریزون مین قبولیت کا درجہ
حاصل کیا ہے - چنانچہ خود ملک الشعرا لارڈ ٹینیسن نے آپکی تصنیف انڈین میوزان انگلش گارب
(یعنی خیال ہندی بلباس انگریزی) پر جو آپکی خوش بیانی اور بلند خیالی کا ایک بین ثبوت ہے

یہ تحریر فرمایا کہ "جب آپ کی انگریزی نظم کی یہ کیفیت ہے تو آپ کی گجراتی نظم کیسی ہوگی" آپ
اُس مدح سرائی کے بہمہ نوع مستحق ہین جو اخبارون نے کی ہے - مسٹر ملیباری کا پایہ
بطور اخبار نویس کے اور بھی بلند و ارفع ہے - آپ کے صدہا مضامین ٹائمس آف انڈیا
مین طبع ہوے ہین - آپ خود بھی صاحب اخبار ہین اور جو شہرت اور نمود آپ کے اخبار انڈین
اسپکٹیٹر اور رسالۂ ایسٹ اور ویسٹ نے حاصل کی ہے وہ آپ کی قابلیت اور ہمہ دانی
پر دال ہے - اخبار اسپکٹیٹر کو آپ نے صرف چند روپیہ مین خرید کیا تھا مگر اُسکی حالت نہایت
ہی ردی اور ناگفتہ تھی - مسٹر ملیباری کے پاس روپیہ نہ تھا بلکہ شروع شروع مین آپ کو
خود ہی مضامین لکھنا اور خود ہی اہتمام کرنا - خود ہی پروف پڑھنا اور کبھی کبھی اخبارون پر
کمربستہ اور چپیان لگانا اور خود ہی ڈاک مین ڈال آنا پڑتا تھا - کبھی ایسا ہوتا تھا کہ گاڑی
مین سوار ہوکر شہر مین اخبار تقسیم کرنے آپ ہی جاتے تھے - آپ کی فہرست خریداران
مین صرف پچاس آدمی تھے اور مصارف اخبار اتنے زیادہ تھے کہ گھر کے رہے سہے
زیورات بھی بیچنے پڑے مگر آپ نے اپنی اعلیٰ قابلیت - تجربہ کاری - تحمل اور اعتدال
سے اُسکو اس درجہ تک پہونچایا کہ لندن ٹیمس اور دنیا کے کل اخبارون نے انڈین اسپکٹیٹر
کی تعریف کی ہے - ایسٹ اور ویسٹ تمام ایشیا مین ایک نہایت قابل قدر اور گران پایہ رسالہ
ہے - مسٹر ملیباری پولیٹیشین بھی ہین اور اعلیٰ درجہ کے مگر خاموش - اہل انگلستان کی نظر
مین بھی آپ کی جو وقعت ہے اُسکا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ جب ایک
ضروری مسئلہ پر پولیٹیشین لوگون کی راے حاصل کرنا مقصود تھی تو لارڈ رنڈالف چرچل
صاحب نے جو بعد کو ہندوستان کے سکرٹری آف اسٹیٹ ہوگئے تھے آپ ہی کے مکان
مین شہر کے نامی پولیٹیشنون کو بلاکر گفتگو کی تھی - ارل روزبری صاحب جو سابق مین انگلستان
کے وزیر اعظم تھے اپنے سفر ہندوستان مین آپ کے مکان پر آپ سے ملے تھے -
آپ کے مزاج مین استغنا بھی بدرجۂ اتم ہے - ایک مرتبہ آپ کو بمبئی کی شہر والٹی دیجاتی

تھی اور سنا گیا تھا کہ اس سال اس عہدہ کے ساتھ نائٹ کا بھی خطاب دیا جائیگا مگر آپنے انکار کر دیا۔ مسٹر ملیباری دوبارہ ولایت تشریف لیگئے اور دونون موقعون پر آپنے وہان ہندوستانی عورات کی اصلاح کے متعلق جلسے کیے اور اُسمین کامیابی حاصل کی۔ آپ کا سفرنامۂ ولایت انگریزی علم ادب اور وسیع نظری کا ایک قابل تعریف نمونہ ہے۔ ہندؤن مین صغرسنی کی شادی اور جبریہ بیوگی کے مسائل آپ کی عمر کے ساتھ ہین اور آپ نے اپنی سعی اور کوشش سے اُن فرسن دستورات کی بیخ کنی مین تقریر و تحریر اور اُنکے متعلق قانون کے اجرا کرانے مین جو حصہ لیا اُسکے لیے آپ کا نام ہندوستان کے تعلیم یافتہ گروہون مین ابدالآباد تک قائم رہے گا۔ راست خیال۔ راست قول اور راست فعل آپ کا مقولہ ہے۔ آپکی حب الوطنی کی یہ کیفیت ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ صغرسنی کی شادی کے مسئلہ کے متعلق ولایت تشریف لے گئے تھے تو آپ کو وہان اسقدر محنت کرنا پڑی کہ رات کو بارہ بجے تھکے ماندے آکر گر پڑے اور اپنے دوست ڈاکٹر بھابا سے کہا کہ اگر مین مرجاؤن تو میرا جسم لندن مین دفن کر دینا مگر میرا دل ہندوستان مین بھیجدینا کہ ہمالیہ کی برف مین دبا دیا جاے۔ مسٹر ملیباری کو سنہ ۱۹۰۱ء مین اُنکی پبلک خدمات کے صلہ مین قیصر ہند کا طلائی تمغہ عطا ہوا تھا مگر اس مرتبہ بھی آپ نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا۔ سکونت بمبئی۔
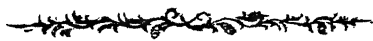
محمد حسن علیخان۔ میر۔ ہز ہائنس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت سنہ ۱۸۲۴ء۔ آپ ہز ہائنس میر محمد ناصر خان مرحوم رئیس تالپور واقع سندھ کے فرزند ہین جو سنہ ۱۸۴۳ء مین سندھ کے حکمران میرون مین شامل تھے اور صوبہ کے الحاق کے دو برس کے بعد سنہ ۱۸۴۵ء مین فوت ہوے۔ اُنکا سندھی خطاب سرکار فیض آثار تھا۔ گورنمنٹ انڈیا آپکو پولیٹیکل پنشن عطا کرتی ہے۔ آپکا خطاب سندھی سرکار رفعت مدار ہے۔ آپکو ۲ مئی سنہ ۱۸۹۴ء کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔

بدرالدین طیب جی - آنریبل مسٹر جسٹس - آپ ایک نہایت معزز عربی النسل خاندان سے ہین جسنے پہلے کھمبائت مین اور پھر بمبئی مین اقامت اختیار کی تھی - آپکے والد ماجد طیب جی بھائی میان ایک بہت بڑے تاجر تھے اور اُنکی تجارت زیادہ تر انگلستان و فرانس سے رہتی تھی - آپ کی ولادت اکتوبر ۱۸۴۴ء کی ہے - آپ نے ابتدائی تعلیم الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین پائی اور سولہ برس کی عمر مین آپ کے روشن خیال والد ماجد نے آپ کو انگلستان بھیجدیا اپریل ۱۸۶۷ء مین آپنے بیرسٹری کی سند حاصل کی - آپ سب سے پہلے ہندوستانی بیرسٹر تھے جب آپ نے بمبئی مین بیرسٹری شروع کی تو چند ہی روز مین آپکی ذہانت اور جودت نازکخیالی اور عالی دماغی اور مزید بران آپ کی طلاقت اور سحر بیانی نے لوگون کو مسخر کرلیا اور آپ اپنی جماعت کے نہایت سربرآوردہ رکن شمار ہونے لگے - ایک مرتبہ آپ ایک فوجداری کے مقدمہ مین بریت جرم کی پیروی کر رہے تھے - اتفاق سے ایک اخبار نے آپکی خلاف شان کچھ اُمور شائع کیے - دوسرے روز جب اجلاس منعقد ہوا تو صاحب چیف جسٹس نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ یہ نکتہ چینی محض بے بنیاد ہے اور صرف آپ کی قابلیت اور آپکا کمال ہے جسنے ماخوذ کو بری کرایا ہے - چند روز بعد آپنے ملکی معاملات مین بھی دلچسپی ظاہر کرنا شروع کی سب سے پہلے معرکۃ الآرا تقریر آپنے اُس جلسہ مین کی جو اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ پارلیمنٹ مین مانچسٹر کے مال پر محصول درآمد موقوف کرنے کے خلاف ایک عرضی بھیجی جاے - ۱۸۸۲ء مین آپ بمبئی کی مجلس واضعان آئین و قوانین کے اڈیشنل ممبر منتخب ہوے - آپ نے اس کونسل مین معاملات میونسپلٹی کے بارہ مین طولانی تقریرین کین جنپر ہر طرف سے تحسین و آفرین کی گئی اور سر جیمس فرگسن صاحب گورنر بمبئی نے یہان تک کہا کہ یہ تقریرین اگر پارلیمنٹ مین کی جاتین تو وہان بھی لوگ انکو بہت توجہ اور ذوق و شوق سے سُنتے - ۱۸۸۲ء کے بعد سے بمبئی کی تمام مجالس عام مین آپ ضرور زمرۂ مقررین مین ہوتے تھے اور آپ کی سحر بیانی کی تعریفین ہمیشہ اخبارات

مین چھپتی تھین جب نیشنل کانگرس کے تیسرے اجلاس مین آپ اُسکے صدر نشین کیے گئے تو آپ نے ایسی عمدہ و دلچسپ تقریر کی جسکی نسبت عام خیال یہ ہے کہ فصاحت بیانی اور معجز لسانی کا وہ ایک کرشمہ تھی۔ ملک مین اس اسپیچ کی بیحد تعریف ہوئی آپ کی شہرت صرف خوش بیانی کی وجہ سے نہین ہے بلکہ آپ اپنے اہل وطن مین اشاعت تعلیم و روشنضمیری کی دیرپا کوشش کرنے کی وجہ سے بلند نام ہین۔ ۲۸۔ جون ۱۸۹۵ء کو آپ بمبئی ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوے۔ اُسوقت آپکا سن مبارک ۵۱ برس کا تھا۔ آپکے اس تقرر پر سارے مغربی ہند نے نہایت جوش سے مسرت کا اظہار کیا تھا۔ اسوقت تک آپ اُسی عہدہ پر سرفراز ہین۔ سکونت بمبئی۔

نراین گنیش چندورکر۔ آنریبل مسٹر جسٹس۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی آپ ۱۸۵۵ء مین بمقام ہنو اور (کنارا) پیدا ہوے۔ ابتدائی انگریزی تعلیم اُسی ضلع کے اسکول مین پائی۔ لیکن ۱۸۶۹ء مین آپ بمبئی گئے اور وہان الفنسٹن کالج مین داخل ہوے۔ یہان آپ کو راجہ صاحب وہاڑ کا انعام اور نیز ایک اور انعام اُس مضمون پر ملا جو آپنے "انگریزی مخالفتین اور اُنکا ٹوٹنا" کے عنوان پر لکھا تھا۔ ۱۸۷۶ء مین آپ نے بی۔ اے کا امتحان درجۂ اول مین پاس کیا اور جیمس ٹیلر کا انعام حاصل کیا جسکے سبب سے آپ جونیر دکشنا فیلو مقرر ہوے ۱۸۷۷ء مین آپ اخبار اندو پرکاش کی اڈیٹری پر مامور ہوے اور یہ کام آپنے گیارہ برس تک کیا۔ ۱۸۸۱ء مین آپ نے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا اور اس امتحان مین شریعت ہنود پر عمدہ مضمون لکھنے کی وجہ سے آرنلڈ اسکالرشپ پایا۔ پھر آپ نے ہائی کورٹ بمبئی مین نام لکھایا اور اپنا پیشہ نہایت کامیابی سے کرنے لگے ۱۸۸۵ء مین آپ منجملہ اُن ڈیلیگیٹون کے منتخب ہوے جو ولایت مین اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ باشندگان انگلستان کو ہندوستان کے حالات و معاملات سے آگاہ و مطلع کرین۔ وہان حسب قابلیت

اور سحر بیانی سے آپ نے اپنا فرض ادا کیا وہ بالکل غیر متوقع تھی - ہر مقام پر آپ کی تقریر
کو لوگون نے نہایت خوشدلی اور توجہ سے سُنا - انگلستان سے واپس آکر آپنے ایک رسالہ
شائع کیا تھا جسمین آپ نے انتخاب پارلیمنٹ کے موقع پر اہل انگلستان کی گرمجوشی سے جو
خیالات آپ کے دل مین پیدا ہوے تھے اُنکو بیان کیا تھا - یہ رسالہ بلحاظ سلاست بیان
اور نیز بلحاظ حالات بہت دلچسپ ہے - آپ علاوہ پالٹکس کے اصلاح معاشرت کے
میدان مین بھی گرم عنان رہتے ہین اور آپکو اپنے اہل ملک کی یہ سہل انگاری اور غفلت ذرا
نہین بھاتی جو وہ اپنے طریقۂ تمدن کی اصلاح کے بارہ مین برت رہے ہین جب عمر رضامندی
کے قانون پر ملک مین ایک شور و غل بلند تھا تو آپنے ایک رسالہ لکھا تھا جسمین تاریخی حالات
بیان کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ اس معاملہ مین گورنمنٹ کی مداخلت بجا اور موجہ ہے آپ کی
بہترین تقریر اُس روز ہوئی جب ۱۸۸۶ء مین زیر صدارت لارڈ رے صاحب گورنر ایک
جلسۂ عام اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مستورات ہند کی رفع تکلیف کے واسطے لیڈی
ڈفرن فنڈ ایسوسی ایشن کی ایک شاخ بمبئی مین بھی کھولی جاے - اس معرکۃ الآرا تقریر
سے آپ کی جادو بیانی کی دھوم مچگئی ۱۸۹۶ء مین آپ نے مدراس ہندو سوشیل رفارم
ایسوسی ایشن کے جلسۂ سالانہ مین صدر نشین ہو کر جو تقریر کی اُسپر بھی تحسین و آفرین کا ایک غلغلہ
بلند ہوا اور آپ اُس ایسوسی ایشن کے آنریری ممبر کیے گئے ۱۸۹۶ء ہی مین بمقام
کراچی جو اجلاس پراونشل کانفرنس کا ہوا اُسکے بھی آپ صدر نشین ہوے اور آپکی
تقریر اس موقع پر نہایت پُر مغز اور اعتدال کا پہلو لیے ہوے تھی ۱۸۹۷ء مین آپ کو
گورنر بمبئی نے مجلس واضعان آئین و قوانین کا ممبر بطور قائم مقام ممبی یونیورسٹی نامزد فرمایا
اور اس انتخاب کو لوگون نے عام طور سے پسند کیا - سکونت ممبئی -

دین شاہ ایڈلجی واچا - جسٹس آف دی پیس - آپ اُن بزرگان ملک مین

ہین جنکی ہمتین نہایت خلوص اور بیغرضی کے ساتھ باشندگان ہندوستان کی بہبود اور صلاح وفلاح کی فکروتدبیر پر ہمیشہ مصروف رہتی ہین۔ آپ بمبئی مین ۲۔ اگست ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوے۔ پانچوین برس سے آپ کی تعلیم شروع ہوئی آپنے الفنسٹن انسٹیٹیوشن اور الفنسٹن کالج مین انگریزی پڑھی اور بہت جلد آپنے ایک جونیر اسکالرشپ حاصل کرلیا جب آپ بی اے کا امتحان دینے والے تھے اُسی زمانہ مین آپ کے والد ماجد کاروبار کی ضرورت سے آپکو عدن لے گئے تیس برس کے سن سے آپ کو کارخانجات سے تعلق رہا ہے اور اب بمبئی کی انجمن مالکان کارخانجات کے ایک سربرآوردہ رکن ہین۔ آپ کی کاروباری لیاقت اور تجارت ہند کے معاملات مین جزئی وکلی واقفیت اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ آپکے اقوال مستند سمجھے جاتے ہین آپکو معاملات تمدنی مین خاص دلچسپی ہے اور بیس برس سے آپکے مضامین اخبارات ورسالہ جات مین شائع ہورہے ہین ۱۸۸۰ء سے بہ حیثیت ایک ممبر کے آپ کا تعلق منیوسپل کارپوریشن سے بھی ہے اور یہان آپ ممبرون مین نہایت باخبر اور واقف کار سرمنشا سمجھے جاتے ہین۔ آپ بمبئی پریسیڈنسی الیوسی ایشن کے ایک سکرٹری بھی ہین اور اس طور پر آپ کو پولٹیکل معاملات سے علاقہ رہتا ہے۔ جب سے نشنل کانگرس قائم ہوئی ہے آپ اُسکے نہایت سرگرم اور پُرجوش موید ین مین ہین اور اس قومی کام مین آپکی ہمہ تن ہمت مصروف رہتی ہے۔ آپنے مقامی اسٹینڈنگ کانگرس کمیٹی کے سکرٹریٹ کے فرائض ایسی لیاقت اور خوبی سے ادا کیے کہ ۱۸۹۵ء مین جب بمقام پونا کانگرس کا گیارھوان اجلاس ہوا تو آپ مسٹر ہیوم صاحب کی معیت مین جوائنٹ جنرل سکرٹری کانگرس منتخب ہوے۔ آپ کانگرس کے ہر اجلاس مین تقریر فرماتے ہین اور زیادہ تر آپ شہنشاہی مدخل ومخارج اور اخراجات فوجی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہین۔ آپ کی ہر تقریر سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ جس مبحث پر زبان کھولتے ہین اُسے نہایت غوروتامل سے مطالعہ فرماچکے ہین اور اُسکی بابت سرکاری وغیر سرکاری ہر قسم کی اطلاع وواقفیت آپ کو حاصل ہے۔ مئی ۱۸۹۵ء مین آپ

بمقام بیلگام پراونشل کانفرنس کے اجلاس ہشتم کے صدر نشین منتخب ہوے۔ آپنے جو تقریر بحیثیت صدر نشین کی اُسنے آپ کی قابلیت کا سکہ اوربٹھادیا۔ پولٹیکل معاملات مین مسٹر فیروزشاہ مہتا کے بعد آپ ہی کا نمبر ہے۔ سکونت بمبئی۔
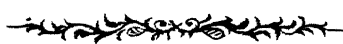
فیروزشاہ مہربان جی مہتا۔ آنربل۔ ایم۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای آپ اگست ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوے بمبئی مین آپ کے والد ماجد مشہور کارخانہ کاما کمپنی کے ایک رُکن تھے۔ ابتدائی تعلیم لفنسٹن انسٹیٹیوشن مین حاصل کرکے آپنے امتحان مٹرکیولیشن پاس کیا اور ۱۸۶۴ء مین لفنسٹن کالج سے بی۔ اے کی ڈگری اور اُسکے چھ مہینہ بعد ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ زمانۂ طالبعلمی ہی مین آپ نہایت ہونہار معلوم ہوتے تھے اور پارسیون مین سب سے پہلے آپ ہی نے ایم۔ اے کی ڈگری پائی۔ زمانۂ طالبعلمی کے اختتام پر فوراً آپ اُسی کالج کے ایک فیلو نامزد کیے گئے اور بعد چندے آپ بغرض تعلیم قانون انگلستان تشریف لے گئے۔ اُس زمانہ مین آپنے ہندوستان کی معاشرتی اور سیاستی اصلاحات مین بہت بڑا شغف ظاہر کیا اور لندن لٹریری سوسائٹی کے قایم کرنے مین آپ نے مسٹر دادابھائی نوروزجی اور مسٹر ڈبلوسی بنرجی کا تہ دل سے ساتھ دیا۔ یہی سوسائٹی آخر کار ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن مین ملحق ہوگئی۔ لندن سے بیرسٹری کی سند حاصل کرکے جب آپ واپس آئے تو آپنے بہت جلد اس پیشہ مین نمود حاصل کی اور معرکۃ الآرا مقدمون مین کامیابی حاصل کی ۱۸۹۳ء مین آپ ریاست جوناگڈھ کے مشیر عدالت مقرر ہوے۔ آپ نے دو برس تک اس خدمت کو ایسی عمدگی سے انجام دیا کہ جب آپ کنارہ کش ہوے تو ریاست نے آپ کو پانچ ہزار روپیہ کی ایک نقرئی کشتی انعام دی ۱۸۶۹ء مین آپ نے مسٹر دادابھائی نوروزجی کی ملکی خدمات کے علانیہ اعتراف کا مسئلہ چھیڑا اور آخر کار اُسے اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ مسٹر موصوف کو ایک معتدبہ رقم نذر کی گئی۔ ۱۸۷۱ء مین جب اصلاح میونسپلٹی کا شوروغل بلند

ہوا تو آپنے اس مسئلہ پر بھی ایسی عمدہ راے دی جسکو گورمنٹ نے تسلیم کیا اور آپ اُسکے
صلہ مین ۱۸۷۳ء مین بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر منتخب ہوئے پھر ۱۸۸۴ء اور ۱۸۸۵ء
مین آپ دوبار کارپوریشن کے چیرمین منتخب ہوے ۱۸۸۶ء مین آپ مجلس واضعان آئین
وقوانین (بمبئی) کے ممبر نامزد ہوے اور آپنے مسٹر جسٹس تلنگ آنجہانی کے ساتھ مسودہ
قانون میونسپلٹی کے درست کرنے مین سخت کوشش کی آپ کی طبیعت مین آزادی خیال -
جوش ہمدردی اور متانت وسنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور آپ نہایت بے لوث
ہوکے اپنی قوت فیصلہ کو معاملات ملکی مین صرف کرتے ہین آپکے جوہر قابلیت سب سے
زیادہ البرٹ بل کے معاملہ مین ظاہر ہوے اور اُس جوش وخروش کے زمانہ مین صرف آپکی
پامردی نے بمبئی کو بیراہ روی سے باز رکھا جسکی سرایولن بارنگ صاحب اور مسٹر البرٹ
صاحب نے قدرشناسی فرمائی - اُسی زمانہ مین انڈین نشنل کانگرس قائم ہوئی جسکا سب سے
پہلا اجلاس بمبئی مین بصدارت مسٹر ڈبلوسی بنرجی منعقد ہوا - کانگرس کے پانچوین اجلاس مین
آپ کو استقبالی کمیٹی کا چیرمین بننا پڑا جسکے صدر انجمن سر ڈبلو وڈبرن صاحب ممبر پارلیمنٹ
تھے - اس جلسہ مین مسٹر بریڈلا بھی شریک ہوے تھے جو تقریر آپنے اُنکے خیر مقدم مین کی وہ بہت
فصاحت اور بلاغت سے مملو تھی ۱۸۹۰ء مین جب کانگرس کا چھٹا اجلاس بمقام کلکتہ
منعقد ہوا تو آپ اُسکے صدر نشین منتخب ہوے اور ۱۸۹۲ء مین آپ پونا کی چوتھی پراونشل
کانفرنس کے میر مجلس قرار پائے اور آپنے یہ ظاہر کر دیا کہ اپنے صوبہ کے ہندوستانیون کے
خیالات ظاہر کرنے کے واسطے آپ ہی سب سے زیادہ موزون ہین ۱۸۹۳ء مین بمبئی میونسپل
کارپوریشن نے آپ کو مجلس واضعان آئین وقوانین کا ممبر منتخب کیا اور چندروز بعد آپ ہز اکسلنسی
حضور وایسراے بہادر کی مجلس واضعان آئین وقوانین کے ممبر ہوے - اس خدمت جلیلہ
کے فرایض آپ نے جس آزادی وخلوص کے ساتھ ادا کیے اُسکو تمام ملک نے نہایت
قدر اور توقیر سے تسلیم کیا - چنانچہ ۱۸۹۵ء مین باشندگان بمبئی نے ایک سپاس نامہ آپکے

سامنے پیش کیا اور خود آپ کی جماعت نے رپن کلب مین جلسۂ دعوت منعقد کیا۔ اسیطرح چھٹی پراونشل کانفرنس نے بھی ایک سپاس نامہ آپ کو دینا تجویز کیا اور اُسی سال آپکو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب مرحمت ہوا۔ شروع سنہ ۱۸۹۶ع مین بوجہ خرابی صحت آپکو کونسل سے کنارہ کش ہونا پڑا مگر آپ اپنے اہل ملک کی خدمت مین ہمیشہ مصروف ومشغول رہتے ہین۔ سکونت بمبئی۔

عبدالقادر۔ مولوی۔ حاجی۔ باغلظہ۔ خان صاحب۔ ولادت سنہ ۱۲۶۳ھ مطابق سنہ ۱۸۴۷ع۔ آپ خاندان باغلظہ باشندۂ حضرموت عرب سے ہین۔ یہ قبیلہ علم وفضل مین معروف ہے۔ آپ علمائے شافعیہ سے ہین اور علوم معقولی اور منقولی خصوصًا علم فرائض مین یدطولے رکھتے ہین۔ آپ نے سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا اور مولوی شیخ محمد ساکن مچھلی شہر ضلع جونپور سے سند افتا حاصل کی اور اکثر عالمانہ کتابین تصنیف فرمائین۔ ۱۲ سال سے آپ میونسپل کمشنر ہین۔ سنہ ۹۷-۱۸۹۵ع مین جب سورت مین طاعون پھیلا تو آپ کو گورنمنٹ نے طاعون کے کام پر مقرر کیا چنانچہ وہ خدمت آپ آج تک انجام دیتے ہین۔ اس خدمت کی انجام دہی کے صلہ مین گورنمنٹ نے بذریعۂ چند مراسلات کے خوشنودی ظاہر کی اور بنظر اعزاز ذاتی خطاب خان صاحب مرحمت فرمایا۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون سے کمال دلچسپی ہے چنانچہ متعدد انجمنون اور کمیٹیون کے اعزازی صدر نشین سکرٹری اور رکن رکین ہین۔ بنظر اکتساب آپ کسی قدر تجارت بھی کرتے ہین۔ آپکے تین فرزند ہین (۱) میان علی (۲) میان حسن (۳) میان ابراہیم۔ سکونت سورت۔
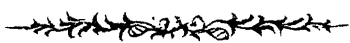
وشن داس نہالچند۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی سنہ ۱۸۹۸ع کو راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سندھ۔

کاؤس جی ای پٹیل ۔ خان صاحب ۔ آپ کو ۳ ۔ جون ۱۸۹۷ عیسوی کو خطاب خان صاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت ممبئی ۔

پریم چند کشن داس ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو راؤ صاحب کا خطاب ۱۵ ۔ فروری ۱۸۸۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے حسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے مرحمت فرمایا ہے ۔ سکونت تھاسرا ضلع کیرا ۔

دامودر وجیرنگم ۔ مدلیار ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت پونا ۔
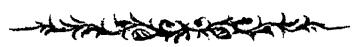
سیشیا راما سوامی ۔ نیدو ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو ۲۲ ۔ جون ۱۸۹۷ عیسوی کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت ممبئی ۔
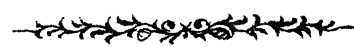
سمیوئل علیسی جی ۔ خان بہادر ۔ جے ۔ پی ۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ممبئی ۔

منگیش انناجی ۔ راؤ صاحب ۔ ولادت ۳۰ ۔ ستمبر ۱۸۵۳ء ۔ آپکو ۲۲ ۔ جون ۱۸۹۷ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت بیلگام ۔

گنیش وینکٹیش ۔ جوشی ۔ راؤ بہادر ۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱ ۔ مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا ۔ سکونت شولاپور ۔

جمشید جی رستم جی ویسانی - خان بہادر - ولادت ۲۰ اگست سنہ [illegible]ء مقام نوساری ریاست بڑودہ - آپ نے بمبئی مین تعلیم پائی اور سنہ [illegible]ء مین محکمہ باربرداری کسریٹ مین ملازم ہوے اور اپنی قابلیت و محنت کے سبب ایک ادنیٰ عہدہ سے اعلیٰ عہدہ پر ترقی حاصل کی - آپکو مہم افغانستان و مصر مین کام کرنے کے جلدو مین ایک تمغہ اور برنجی میڈل مرحمت ہوا - سنہ [illegible]ء مین آپ خانصاحب اور سنہ [illegible]ء مین خان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے - سنہ [illegible]ء مین آپ شہر بمبئی کے جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے - سنہ [illegible]ء مین آپ نے سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی اختیار کی - سکونت - پونا -

بہمن جی بہرام جی پٹیل - خان بہادر - ولادت ۱۰ - دسمبر سنہ [illegible]ء بمقام بمبئی - آپ ایک قدیم پارسی خاندان سے ہین - آپ کے بزرگ سنہ [illegible]ء مین موضع سوماری ضلع سورت سے بمبئی مین آباد ہوے تھے - آپ کے ایک بزرگ سیٹھ رستم جی داراب جی کو برٹش گورنمنٹ نے انکی قابل قدر خدمات کے صلہ مین بمبئی کے پٹیل کا لقب عطا فرمایا تھا اور یہ اعزاز آپکے خاندان مین باوجود انقضاے ایک سو پینسٹھ برس کے اب بھی باقی ہے - آپ نے الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی - آپکی ابتدائی فارسی تعلیم مدرسہ ملا فیروز مین ہوئی جو بمبئی مین فارسی اور ایرانی زبانون کی تعلیم کا ایک علمی مکتب ہے - آپکو کمسنی ہی مین علمی مشاغل کی جانب رغبت ہوئی - سنہ [illegible]ء مین آپ نے فردوسی کی سوانح عمری موسومہ بہ احوال فردوسی گجراتی زبان مین لکھی سنہ [illegible]ء مین آپ نے گجراتی زبان مین فارسی کی ایک مختصر تاریخ مکتوبات کے پیرایہ مین تالیف کی جو ابتک بمبئی کے اکثر زردشتی اسکولون مین متداول ہے - اس سال آپنے پارسی پرکاش کے لیے مواد جمع کرنا شروع کیا جسمین پارسی جماعت کی تاریخ اور ترقی کے وہ اہم

واقعات مندرج ہین جو ہندوستان مین اُنکے توطن اختیار کرنے سے ابتک گزرے ہین - اسکے سترہ حصے ہین جنمین ۱۸۶۰ء تک کے حالات ہین - یہ کتاب پارسیون کی صحیح اور مفصل تاریخ ہے - سر جیمس کیمپبل اڈیٹر بمبئی گزیٹیر کو پارسیون کے حالات جمع کرنے مین آپ سے خاص مدد ملی اور گورنمنٹ بمبئی نے اسکے لیے آپ کا شکریہ ادا کیا - ۱۸۹۵ء مین گورنمنٹ بمبئی نے آپکو جسٹس آف دی پیس مقرر کیا - آپ اہل بمبئی مین نہایت ذی اثر اور باوقار شخص ہین - آپ انتھرو پولاجیکل سوسائٹی بمبئی کے وائس پریسیڈنٹ ہین اور زوروسٹرین ڈیتھ بینیفٹ فنڈ کی کمیٹی کے پریسیڈنٹ اور پارسی چیف میٹریمونیل کورٹ کے ڈیلیگیٹ ہین - ۱۸۹۹ء مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادری کا خطاب آپکی بیش بہا خدمات کے صلہ مین عطا فرمایا - آپ زورد شتی مذہب کے بڑے حامی اور پرجوش ممبر ہین - اسوقت آپکی قوم مین آپکا بہت اثر ہے اور پارسیون کے اخلاقی اور مذہبی معاملات مین آپکی راے مستند سمجھی جاتی ہے - اور اضلاع کی کچہریون اور نیز ہائی کورٹ مین پارسیون کے رسوم یا حقوق پر آپ کی شہادت کی بہت بڑی قدر و منزلت کیجاتی ہے - سکونت بمبئی -
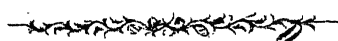
پالن جی پشوتن جی رگھینا - خان صاحب - ولادت ۱۸۳۶ء - آپ اپنے پدر بزرگوار پشوتن جی جیون جی رگھینا بہادر کے فرزند سوم گجراتی الاصل ہین - آپ کے والد دفتر چیف انجنیر بمبئی کے ہڈکلرک تھے اور اُنکے دوسرے بھائی بھی شاہی انجنیری محکمہ مین ملازم تھے - آپ نے بمبئی کے ایک یورپین اسکول مین تعلیم پائی اور ۱۸۵۰ء مین میجر کروک شینک صاحب شاہی انجنیر نے اسٹورکیپر مقرر کردیا - چند سال اس عہدہ پر رہے تھے کہ آپنے چین جاکر مسٹرس بی - ایچ - کاما کمپنی کی ملازمت اختیار کی - ۱۸۶۲ء مین آپ جنرل پوسٹ آفس بمبئی کے خزانچی کے عہدہ پر بمشاہرہ ڈیڑھ سو

روپیہ مقرر ہوے اور ۲۴ برس تک اس عہدہ پر مامور رہے - بعد ازان سنہ ۱۸۹۶ء مین بحصول پنشن کنارہ کشی کی - اُسوقت آپکی عمر ساٹھ سال کی تھی - سنہ ۱۸۹۶ء مین جب بمبئی مین طاعون کا خروج ہوا تو بمبئی کے خاص الخاص اور ذی اثر باشندون سے گورنمنٹ بمبئی نے انسداد طاعون کے متعلق مدد چاہی اور آپ نے فوراً جنرل گیٹنکر صاحب اور سر جیمس کیمبیل صاحب کے تحت مین کام کرنے کے لیے خوشی سے آمادگی ظاہر کی - اسکے صلہ مین لارڈ الگن صاحب والیسرائے وگورنر جنرل بہادر ہند نے سنہ ۱۸۹۹ء مین آپکو خان صاحب کا لقب عطا فرمایا - آپکو گورنمنٹ بمبئی سے بھی ایک سرٹیفکٹ حاصل ہوچکا ہے اور طاعون کے امور مین آپکی راے مستند سمجھی جاتی ہے - سکونت بمبئی -

پیر محمد - مولوی - خان بہادر - ولادت ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء - آپ کے والد شیخ حسین گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار ملازم اور دفعداری کے عہدہ پر سرفراز تھے - آپ کے ایام رضاعت ہی مین آپ کے والدین رحلت کرگئے اور آپنے اپنے برادر عم زاد عبد القادر دفعدار و مینوسپل کمشنر شولاپور کے ظلِ عاطفت مین پرورش اور عربی و فارسی کی تعلیم پائی - آپ عنفوان شباب ہی سے مثل اپنے بزرگون کے افادۂ خلائق اور رفاہ جوئی کے کامون کی جانب متوجہ ہوے - آپنے اپنے خسر قاضی سید میران ولد قاضی سید محمد علی کے فرائض قضا کو نہایت بیدار مغزی اور حسن قابلیت کے ساتھ انجام دیا - آپکو شولاپور کی مینوسپل کمشنری اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - شولاپور کی قحط سالی اور وباے طاعون کے انسداد مین آپ نے گورنمنٹ اور پبلک کو بہت مدد پہونچائی ہے - آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین ۳ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو

خان بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔ سکونت شولاپور۔

بیچرداس بہاریداس دیسائی ۔ سردار۔ راؤ بہادر۔ آپ راؤ بہادر بہاریداس اجوبھائی ساکن نڈیاد کے تیسرے بیٹے ہین۔ آپ بمقام نڈیاد ۲۰۔ فروری سنہ ۱۸۴۱ع کو پیدا ہوے۔ آپ نے احمد آباد اور نڈیاد مین تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۶۷ع مین آپ لوکل بورڈ انند کے ممبر منتخب ہوے اور بعد چندے نڈیاد مینوسپلٹی کے صدر انجمن مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۸۱ع مین جو زراعتی کمیٹی بمقام نڈیاد قائم ہوئی تھی آپ اُسکے بانی مبانی تھے اور سنہ ۱۸۸۳ع کے بعد سے جو مختلف زراعتی نمایشگاہین وہان کھولی گئین اُنمین آپ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے نڈیاد مین ایک کارخانہ گجراتی تمباکو کے چرٹ بنانیکا قائم کیا۔ آپ نے اپنے ملک کے ذرائع آمدنی بڑھانے کی جو مستعدانہ کوششین کین اُنکو گورنمنٹ نے اچھی نگاہ سے دیکھا اور پہلے آپکو آنریری مجسٹریٹ کا اعزاز نصیب ہوا پھر سنہ ۱۸۸۷ع مین خطاب راؤ بہادر سے آپکو سرفراز کیا۔ سنہ ۱۸۹۳ع مین آپکو بمبئی کی مجلس واضعان آئین و قوانین کی ممبری کی عزت عطا کی گئی اور اسی سال حضور وائسرائے بہادر نے آپکو خطاب سردار سے مشرف فرمایا۔ سکونت نڈیاد ضلع کیرا۔

رام راؤ ویاس راؤ دیسائی ۔ راؤ صاحب۔ آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ع کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت دھارواڑ۔

ہیراچند موتی چند ۔ راؤ صاحب۔ آپکو سنہ ۱۹۰۱ع مین راؤ صاحب کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

اے ایس مُوس - خانصاحب - آپکو ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو خطاب خانصاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر مرحمت ہوا - سکونت - بمبئی -

بھیم جی بھائی رستم جی - اشبرنر - خان صاحب - آپکو ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو خطاب خانصاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

مادھوراؤ سوبجی مورے - راؤبہادر - ولادت ۴ - جولائی ۱۸۳۴ع مقام مالون ضلع رتناگری - آپ کرناٹک کے ایک قدیم مرہٹہ خاندان سے ہین - آپکے والد ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ مین فوج مین ایک افسر تھے اور جنوبی اور شمالی ہندوستان اور عرب کی کئی لڑائیون مین اُنھون نے کارہاے نمایان انجام کیے - آپنے ریجیمنٹل اسکول اور ضلع اسکول مالون مین انگریزی و مرہٹی کی تعلیم پائی ۱۸۵۰ع مین آپ محکمۂ پرمٹ مین ملازم ہوے اور بڑے بڑے عہدون پر مامور رہے - ۱۸۸۶ع مین آپ نیٹو اسسٹنٹ کلکٹر مقرر ہوے - ۱۸۹۲ع مین آپ نے سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی کی - گورنمنٹ نے آپ کے عمدہ کامون کے جلدو مین آپکو راؤبہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت مالون ضلع رتناگری

میا رام جیت رام - ٹھاکر - راؤصاحب - آپکو ۱۹۰۱ع مین راؤصاحب کا خطاب اعزاز ذاتی کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی -

پونجل سنگھ - بہادر - آپکو یکم اگست ۱۸۹۴ع کو بجلدوے فوجی خدمات کے بہادری کا خطاب عطا ہوا - سکونت لدھیانہ - پنجاب -

پشوتن جی پالن جی - بھیدوار - خانصاحب - آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات ۱۸۹۱ء مین خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت ضلع بمبئی -
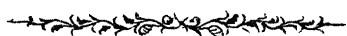
ہیرانند کھیم سنگھ - بی - اے - راو بہادر - آپ کی ولادت بتاریخ ۲ - مئی ۱۸۶۵ء بمقام حیدرآباد (سندھ) ہوئی - آپ کے والد ماجد سندھ کے ایک مشہور و معروف زمیندار تھے اور بوجہ اپنی علمیت اور فضیلت کے نہایت معزز سمجھے جاتے تھے - پانچ برس کی عمر مین آپ کے والد نے قضا کی اور آپکی مادر گرامی نے آپکو تعلیم دلوائی - آپ نے ۱۸۸۵ء مین الفنسٹن کالج بمبئی سے بی - اے - کا امتحان پاس کیا - ۱۸۸۷ء مین آپ نے ایل - ایل - بی - کا امتحان پاس کیا اور حیدرآباد سندھ مین وکالت شروع کی - ۱۸۹۱ء مین آپ مینوسپل کمشنر اور ۱۸۹۲ء مین مینوسپلٹی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوے - ۱۸۹۸ء مین آپکو گورنمنٹ نے خطاب راو بہادر عطا فرمایا - یہ خطاب آپکو ان خدمات کے صلہ مین ملا ہے جو آپ نے ۱۸۹۷ء کے انتظام طاعون مین کی تھین - آپ اب ایک نہایت نامی اور مشہور وکیل ہین اور مینوسپل کارپوریشن کے صدر انجمن ہونیکی حیثیت سے گورنمنٹ کی نگاہ مین آپکی بہت بڑی عزت اور منزلت ہے - سکونت - حیدرآباد سندھ -
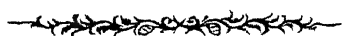
قلندر شاہ خان دارا شاہ - جمعدار - خانصاحب - آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو بجلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت محمود آباد - کاٹھیاوار -
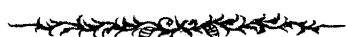
ولی صاحب دادا میان - قاضی - خانصاحب - آپکو یکم جنوری ۱۸۹۵ء

کو ذاتی اعزاز کے طور پر خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت ستارہ۔
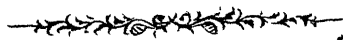
گنیش گوبند گوکھلے - راؤ بہادر۔ آپ سنہ ۱۸۴۲ء مین بمقام گرادا پیدا ہوے۔ سنہ ۱۸۵۹ء سے آپنے انگریزی تعلیم شروع کی مگر قبل تکمیل آپکو سنہ ۱۸۶۳ء مین بطور سرحدی سرویر کے کاٹھیاوار پولٹیکل ایجنسی کی ماتحتی مین جانا پڑا۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین آپ نائب انجنیر مقرر ہوے اور جب گورنمنٹ نے ریاست گونڈل کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا تو آپ انجنیر ریاست مقرر ہوے۔ اس عہدہ کے فرائض ایسی لیاقت سے آپ ادا کرتے رہے کہ ہر سال رپورٹ مین آپکی تعریف اور کارگزاری شایع ہوتی رہی - علاوہ پولٹیکل ایجنٹون کے پانچ گورنران بمبئی نے یکے بعد دیگرے آپ کے کامون کا معائنہ کیا اور سب نے آپکی ثنا وصفت کی۔ سر رچرڈ ٹمپل گورنر جنرل بمبئی خاصکر "پُل پیل" کے معائنہ کرنیکو تشریف لے گئے جو سوا دو لاکھ روپیہ کے صرف سے آپ کے اہتمام مین دریاے بھادر پر تعمیر کیا گیا ہے اور ہز اکسلنسی نے نہایت حیرت کے ساتھ اپنی مسرت اس بات پر ظاہر کی کہ ایک ہندوستانی نے ایسے سلیقہ اور قابلیت سے یہ حیرت انگیز کام کیا ہے - جس زمانہ مین آپ گونڈل مین تھے کاٹھیاوار اور مغربی ہند و وسط ہند کی بڑی بڑی ریاستون نے اپنے یہان طلب کیا مگر گونڈل کے حکام نے آپ کو کسی طرح اپنے سے جدا نہونے دیا - آپ تیرہ برس تک گونڈل مینوسپلٹی کے صدر انجمن رہے اور اس حیثیت سے آپ نے بڑی مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کی - آپ کو فن زراعت و باغبانی کی طرف رغبت ہے چنانچہ گونڈل مین آپ ہی کے طفیل سے ایک عمدہ باغ نصب کیا گیا ہے - آپنے ایک آزمایشی فارم اور زراعتی درجہ تعلیم بھی گونڈل مین کھولا تھا - فن باغبانی و زراعت پر آپنے متعدد کتابین بھی لکھی ہین - یہ کتابین گجراتی اور مرہٹی زبانون مین ہین اور مستند شمار کی جاتی ہین - سنہ ۱۸۸۴ء مین سر جیمس فرگسن گورنر بمبئی نے آپکو گونڈل مین سر دربار ایک

خلعت فاخرہ اور خطاب راؤ بہادر کی سند بجلدوے حسن خدمات مرحمت فرمائی - آپ اپنی صحت کی نادرستی کے سبب سنہ ۱۹۰۹ء مین گونڈل کی ملازمت سے دستکش ہوے اور آپکی کارگزاریون کے صلہ مین ہزہائنیس ٹھاکر صاحب نے آپ پر خاص نظر عنایت کر کے معقول پنشن کر دی - اور باشندگان گونڈل نے آپکی رخصتی سے پیشتر دعوتین دین اور سپاسنامہ پیش کیے - گونڈل سے کنارہ کش ہو کے آپ نے پونا مین سکونت اختیار کی - یہان آپ مینوسپلٹی کے ممبر نامزد کیے گئے - آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ پونا کے بھی ممبر بنائے گئے - پونا کے قریب مین آپکی کچھ اراضی ہے اور آپ اپنے اوقات فرصت کو اُسی کی ترقی دینے مین صرف کرتے ہین - آپ نے کسی انجنیری کے مدرسہ یا کالج مین تعلیم نہین پائی ہے لیکن طبعی رجحان سے اور ذاتی محنت سے آپنے اس فن مین کمال پیدا کیا اور بڑے بڑے کام کیے اور ستائیس برس کی میعاد ملازمت مین آپ نے باشندگان گونڈل کو مسخر اور مفتون کر لیا - سکونت پونا -

---

میر عبدالعلی - سردار - خان بہادر - جے - پی - آپکو سردار کا خطاب ۲۷ جنوری سنہ ۱۸۷۳ء کو اور خان بہادر کا ۳۰ - مئی سنہ ۱۸۹۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - علاوہ اسکے تمغہ قیصر ہند درجۂ اول بھی ۲۴ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء کو مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

---

سیتارام کھنڈے راؤ - ویدیہ - راؤ صاحب - آپکو یکم جون سنہ ۱۸۹۸ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

عبدالقادر بن عبداللہ شیخ - خانصاحب - ولادت جنوری ۱۸۵۱ء

آپ کے والد شیخ عبداللہ ایک تمغہ یافتہ نیٹو افسر تھے - آپ نے ابتداے عمر مین سرکاری مدارس مین تعلیم انگریزی حاصل کی اور ۱۸۶۵ء مین محکمۂ فوجی کے شفاخانہ مین ملازم ہوے - ۱۵ - ستمبر ۱۸۶۷ء کو تیسرے درجہ کے ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر ہوے اور آٹھوین بمبئی فوج پیدل کے ہمراہ ابی سینیا کو گئے جہان اپنے فرائض کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا جسکے صلہ مین اگست ۱۸۷۵ء مین درجۂ دوم کی ہاسپٹل اسسٹنٹی پر ترقی پائی - ۱۸۷۸ء مین نوین بمبئی پلٹن کے ساتھ آپ مالٹا اور سائپرس کی فوج کشی پر روانہ ہوے اور بعد واپسی اس رجمنٹ کے ساتھ جنوبی افغانستان کو گئے ان خدمات کے صلہ مین ۱۵ - اپریل ۱۸۸۲ء کو درجۂ اول کے ہاسپٹل اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے اور فروری ۱۸۸۴ء مین اٹھائیسوین بمبئی پاینر پلٹن کو آپ کے خدمات منتقل ہوے جسکے ساتھ ۱۸۸۵ء مین فوج کشی سوڈان پر روانہ ہوے - اس محاربہ مین ایک مرتبہ آپ اتفاقاً محصور ہوکر اپنے برگیڈ سے جدا ہوگئے تھے مگر کچھ عرصہ کے بعد دشمنون کی زد اور جانبین کی گولیون کی بوچھار سے بچکر اپنے کمپ مین داخل ہوے - وہان سے واپسی کے بعد مہم لوشائی مین شریک ہوے جہان سے واپس ہوکر آپ کو سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ کے عہدہ پر ترقی ملی - آپ نے ہر مہم کی واپسی کے بعد عہدہ کی ترقیون کے علاوہ اپنے اعلی افسرون سے اسناد حاصل کیے ہین - گورنمنٹ انگلشیہ نے چار تمغے اور خدیو مصر نے ایک تمغہ برانز اسٹار عنایت کیا - آپ کی جانفروشانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے خانصاحب کے خطاب سے بھی معزز و مفتخر کیا - ملازمت سے پنشن حاصل کرنے کے بعد حسب ضرورت گورنمنٹ نے آپ کو پھر طلب کرلیا - چنانچہ بالفعل آپ ان خدمات کے معاوضہ مین پنشن کے علاوہ تنخواہ بھی پاتے ہین - آپ کے اکثر

اہل خاندان فوجی خدمات پر ممتاز ہین - آپ ایک تجربہ کار ڈاکٹر - اپنے ارادہ کے مضبوط - باذاق شاعر - اور قوی الجثہ شخص ہین - اور آپ تمغہ یافتہ کمیشنڈ افسرون کے ہمرتبہ سمجھے جاتے ہین - سکونت پونا -

---
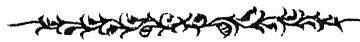
گل حسن خان - میر خان بہادر - ولادت نومبر ۱۸۴۳ء مطابق شوال ۱۲۵۹ھ آپ بالائی سندھ کے حکمران تالپوری خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور آپ سر میر فیض محمد خان والی خیرپور سندھ کے برادر عمزاد کے فرزند ہین - آپ کے پردادا میر سہراب خان والی خیرپور ابتدائے صوبۂ سندھ پر حکمران تھے مگر سندھ کی مشہور جنگ میانہ کے بعد گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہوگیا اور اس خاندان کو پنشن عطا کی گئی - فی الحال میر فیض محمد خان میر خیرپور سندھ ہین - میر گل حسن خان بہادر نے انگریزی ملازمت اختیار کی اور بائیس برس کی ملازمت کے بعد ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ سے آپ نے پنشن حاصل کی - اسکے علاوہ آپ کو خاندانی پولیٹکل پنشن بھی ملتی ہے آپ کو مسلمانون کے امور تعلیمی مین خاص دلچسپی ہے - آپ کی قیمتی خدمات سرکاری اور قومی خدمات کے جلدو مین ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری دہلی مین گورنمنٹ نے آپکو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت شکارپور سندھ -

---
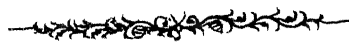
اُتُومل ٹیکم داس - سیٹھ - راو بہادر - آپ دوری دیرو واقع سہوان تعلقہ سندھ کے اول درجہ کے جاگیردار ہین - آپکے جد امجد سیٹھ ناڈمل ہیت چند مرحوم کو سی - ایس - آئی کا خطاب ملا تھا - راو بہادر بھی اُس پولیٹکل پنشن اور جاگیر سے فیضیاب ہین جو آپ کے دادا کو ۱۸۳۲ء مین بجلدوے اُن خدمات متعلقہ کے عطا ہوئی تھی جو اُنھون نے جنگ افغانستان - جنگ سندھ اور ایام غدر مین انجام دی تھین -

آپ بمبئی یونی ورسٹی کے گریجویٹ (سند یافتہ) مینوسپل کونسلر اور ممبر ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ ہین۔ آپ نے ۱۸۶۸ء مین سر بیرو ایلیس صاحب سی۔ ایس کے ایا سے بطور ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر کے سرکاری ملازمت شروع کی اور اپنی مساعی جمیلہ اور حسن لیاقت سے اس صیغہ کو جو فائدہ پہونچایا وہ راو بہادر کے اُس اعزاز سے ظاہر ہے جو آپ کو ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا۔ مسٹر جیکسن نے سند راؤ بہادری کی عطا کرتے وقت راؤ بہادر کی ایمانداری۔ مستعدی اور عقل سلیم کی بہت بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ سندھ کے لوگون کی خواہشات اور خیالات کا جیسا صحیح علم آپ کو ہے اُس سے صیغۂ تعلیم کو آپ کی ذات سے بہت بڑی قوت حاصل ہوئی۔ کوہستانی خانہ بدوش جلھریون مین تعلیم کا رواج ضلع کے ابتدائی مدارس کی اصلاح خصوصًا جو خُرد سال بچون کی تربیت اور تعلیم کے متعلق عمل مین آئی اور تعلیمی مسائل کا تصفیہ اور طلبہ مین مردانہ کھیلون کا مذاق یہ سب آپ کی کوشش لیاقت اور حسن اخلاق کے نتیجہ ہین۔ راؤ بہادر سیٹھ الومل ٹیکم داس مختلف موقعون پر ایجوکیشنل انسپکٹر رہ چکے ہین اور ان قائم مقامیون کی مدت اوقات ایک ایک سال سے متجاوز تھی۔ سکونت سندھ حیدر آباد۔

دھنجی شاہ ہرمزجی کراکا۔ خان بہادر۔ ولادت (احمد آباد) ۲۰ دسمبر ۱۸۳۵ء آپ نے احمد آباد اور راجکوٹ کی تعلیم گاہون مین اکتساب علوم کیا۔ آپنے یکم اپریل ۱۸۵۹ء کو راجکوٹ مین محکمہ کمسریٹ کی ہیڈ کلرکی سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور بہت جلد ترقی کر کے ۱۸۶۹ء مین کاٹھیاوار کے ڈپٹی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین تبوا کے اسپشل اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کے عہدہ پر شرف تقرر حاصل کیا۔ آپ کے انتظام سے ریاست مین بہت سی

اصلاحین ہوئین اور جسوقت ریاست رئیس کے حوالہ کی گئی تو ریاست کے محاصل مین بھی بہت بڑا اضافہ پایا گیا۔ ۱۸۷۴ع مین آپ عہدۂ ڈپٹی اسسٹنٹی ایجنٹ پر مامور ہوے اور اکتیس سال کی وفادارانہ خدمات کے بعد ملازمت سے کنارہ کش ہوے فی الحال آپ بمبئی مین جسٹس آف دی پیس ہین ۱۸۸۴ع مین آپنے کاٹھیاوار کی ایک ڈائرکٹری تیار کی جسمین اس صوبہ کے متعلق تمام حالات قلمبند کیے ہین۔ اس کتاب کی سودمندی کو پولیٹیکل ایجنٹون اور گورنمنٹ نے تسلیم کیا ہے۔ خان بہادر کا خطاب علیاحضرت ملکہ وکٹوریہ مرحومہ کی گولڈن جوبلی کی تقریب مین آپ کی طولانی اور قابل تعریف خدمات کے صلہ مین آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت بمبئی۔

کھنڈے راؤ بشونا تھ راستے۔ راؤ بہادر۔ آپ ۱۸۴۵ع مین پیدا ہوے۔ آپ کو راؤ بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو بتقریب دربار قیصری دہلی مع تمغۂ اعزازی کے عطا ہوا آپ دکن کے درجۂ اول کے سردارون مین سے ہین اور آپکا موروثی درجہ سردار کا ہے۔ آپ کنہستھ برہمن خاندان سے ہین جسکی سکونت قدیم ویلنیشور ضلع رتنا گری ہے۔ اس خاندان کا ابتدائی نام گوکھلے تھا جسکی جگہ پر اب کچھ عرصہ سے راستے قائم ہو گیا ہے۔ بانی خاندان کا نام بلّاہ تھا جنکی نسل مین شامجی نائک کے تین بیٹے تھے جو ساہو راجہ راجۂ ستارہ کی ملازمت بین داخل ہوے اور اعلیٰ درجہ کے مناصب حاصل کیے۔ ان تین بیٹون مین سے دوسرے بیٹے بھیکاجی کی ایک لڑکی کی شادی نرائن راو پیشوا سے ہوئی اور سب سے بڑا بیٹا ہریباجی اس خاندان کا مورث تھا۔ ان کے پرپوتے کھنڈے راو نیلکنٹھ راستے کو مشہور نانا فرنویس نے مہادیو راو نرائن پیشوا کی ماتحتی مین فوج کی کمان پر مقرر کیا تھا۔ آپ نے بہت سی مہمون مین کامیابی

حاصل کی اور بڑے بڑے معزز درجے پائے - آپکے بیٹے وشواس راو کھنڈے راؤ
دکن کے درجۂ دوم کے سردار تھے جنکو گورنمنٹ سے سنہ ۱۸۱۹ء مین پنشن ملی تھی - اُنکے
بعد اُن کے بیٹے راو بہادر کھانڈے راؤ وشوناتھ جانشین ہوے - آپ کی تعلیم
پونا کالج مین ہوئی - سنہ ۱۸۸۴ء سے سنہ ۱۸۸۶ء تک آپ بمبئی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر
رہے - آپ پونا اور کولابہ کے مجسٹریٹ ہین اور شہر اور جزیرۂ بمبئی کے جسٹس آف
دی پیس ہین - سکونت پونا -

پیر بخش ولد بوچا خان - صوبہ وار میجر - سردار بہادر - خان بہادر -

آپ سنہ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوے - سردار بہادر کا خطاب آپ کو ۲۱ نومبر سنہ ۱۸۸۲ء کو
اور خان بہادری کا خطاب یکم جون سنہ ۱۸۸۸ء کو بطور اعزاز ذاتی کے آپ کی جنگی
خدمات کے جلدو مین عطا ہوا - آپ عرصۂ دراز تک دوسری اور تیسری بلوچی رجمنٹون
مین ایک نامی افسر رہے - آپ نے بتیس سال تک قابل قدر خدمتین انجام دین
اور فارس - افغانستان اور مصر کی تین لڑائیون کے میڈل حاصل کیے سردار بہادری
کے خطاب کے ساتھ آپ کو طلائی تمغہ اسٹار علیاحضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دست مبارک
سے عطا ہوا اور نیز خدیو مصر سے مصری ستارہ کا تمغہ پایا - اُس مشہور مہم مین جو کابل
سے قندھار تک گئی تھی آپ لارڈ رابرٹس کے ہمراہی افسرون مین تھے اور
اسی کے صلہ مین آپ تمغۂ ستارہ سے ممتاز ہوے تھے - آپ نے جنگ چین مین
بھی خدمات انجام دین - سکونت گوٹ لاہوری لارخانہ واقع شکارپور سندھ -

کیخسرو برجورجی کوپر - خان بہادر - آپ کو خطاب خان بہادری اُن قابل قدر
خدمات کے جلدو مین جو آپ نے فوج کے صیغۂ طبی مین کی تھین ۲۰ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء

کو عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

پوپت ویلجی۔ راؤ بہادر۔ آپ ۱۷۔ فروری ۱۸۲۹ع کو پیدا ہوے۔ اور آپکو بطور اعزاز ذاتی ۶۔ فروری ۱۸۷۴ع کو راو بہادری کا خطاب اُن نمایان خدمات کے جلد وہین عطا ہوا جو آپ نے کاٹھیا وار کے جرائم پیشہ فرقہ واگھر کی گرفتاری مین انجام دین۔ آپ خاندان مودہ بنیا سے ہین۔ سکونت کاٹھیا وار۔

غیاث الدین جلال الدین۔ قاضی۔ میر۔ خان بہادر۔ آپ ۲ جنوری ۱۸۹۳ع کو خان صاحب کے خطاب سے اور ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ع کو خان بہادری کے خطاب سے بطور ذاتی اعزاز کے سربلند کیے گئے۔ سکونت ناسک۔

کویرجی کاوس جی۔ خان بہادر۔ آپ یکم مارچ ۱۸۲۲ع کو پیدا ہوے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ع کو تقریب جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مین آپ خان بہادری کے خطاب سے سرفراز اور ممتاز ہوے۔ آپ سلسلۂ ملازمت سرکاری گورنمنٹ بمبئی مین ۱۸۴۰ع مین داخل ہوے تھے۔ چھیالیس سال کی مدت ملازمت مین آپ مختلف اعلیٰ مناصب پر مامور رہے اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے جس سے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی فائدہ پہونچا۔ ۱۸۸۶ع مین آپ نے ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ اسی سال مین سورت کی پارسی ڈسٹرکٹ میٹرمونیل کورٹ مین ڈلیگیٹ مقرر ہوے۔ آپ اول درجہ کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت سورت۔
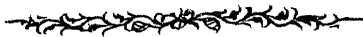
بہرام جی دادا بھائی ۔ جے ۔ پی ۔ خان بہادر ۔ ولادت ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء آپ کو خان بہادری کا خطاب ۳ ۔ اپریل ۱۸۸۰ء کو بطور اعزاز ذاتی اُن قابل قدر خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپ نے اکثر اعلی اور ذمہ داری کے سرکاری عہدون پر انجام دی تھین ۔ آپ خانصاحب دادا بھائی شاپورجی کے خلف اکبر ہین جنکو خلعت شیر پاؤ گورنمنٹ بمبئی سے ۱۸۳۷ء مین اور خان صاحب کا خطاب ۱۸۴۷ء مین ملا تھا ۔ آپ نے تھانا وسورت و الفنسٹن کالج بمبئی مین تعلیم پائی ۔ آپ ۱۸۵۳ء مین ملازمت سرکاری مین داخل ہوے ۔ چونکہ آپ نے مختلف سول عہدون پر خدمات نمایان انجام دین اسلیے بجاے کرنیل ونسٹرول کے عہدۂ ڈپٹی رجسٹرار جنرل و رجسٹرار بمبئی کا آپ کو دیا گیا ۔ آپ پہلے ہندوستانی شخص ہین جنکو یہ عہدۂ جلیلہ ملا ہے ۔ ۱۸۶۹ء مین آپ جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین بمبئی کی پارسی چیف میٹرمونیل کورٹ کے ڈیلیگیٹ قرار دیے گئے ۔ ۱۸۷۹ء مین آپ نے قائم مقام انسپکٹر جنرل صیغۂ رجسٹری کا کام کیا اور دیگر سرکاری عہدون پر بھی آپنے بہت نیکنامی حاصل کی ۔ سکونت فورس روڈ بائیکلا ۔

خوشحال راے سارا بھائی ۔ راؤ بہادر ۔ آپ کو خطاب راؤ بہادری بتقریب دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو مرحمت ہوا تھا ۔ سکونت احمدآباد ۔

قابل شاہ ولد سبین شاہ ۔ سید خان بہادر ۔ آپ کو خان بہادری کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا ہوا ہے ۔ سکونت تھر و پارکر ۔ سندھ ۔

نند شنکر تلجا شنکر۔ راؤ بہادر۔ آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع مین دربار قیصری کے مبارک موقع پر راؤ بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ملا۔ سکونت سورت

غلام رسول خان جتوئی۔ سرائی۔ خان بہادر۔ آپ خان بہادری کے خطاب سے ۲۰۔ مئی سنہ ۱۸۹۶ع کو بطور ذاتی اعزاز کے سرفراز کیے گئے۔ سکونت حیدرآباد۔ سندھ۔

دادا بھائی پالن جی۔ خان بہادر۔ آپ کو حسن خدمات کے جلدو مین خان بہادری کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے ۲۱۔ اپریل سنہ ۱۸۸۲ع کو عطا ہوا۔ سکونت شہر پونا۔

منسا رام ولد وٹّن مل۔ راؤ صاحب آپ کو آپ کی حسن کارگزاری کے جلدو مین راؤ صاحب کا خطاب جنوری سنہ ۱۸۷۷ع مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت۔ سہوان ضلع سندھ۔

نوشیروان جی خورشید جی۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادری کا خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو بتقریب دربار قیصری مرحمت ہوا تھا۔ سکونت احمد نگر۔

رانجی گنگا جی بھورے۔ راؤ صاحب۔ آپ کو حسن خدمات کے جلدو مین راؤ صاحب کا خطاب جنوری سنہ ۱۸۷۷ع مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت پونا

راؤبہادر ہریش چندر کرشن جوشی - رئیس بمبئی

راؤبہادر ٹھاکر داس کیکا بھائی دلال رئیس بمبئی
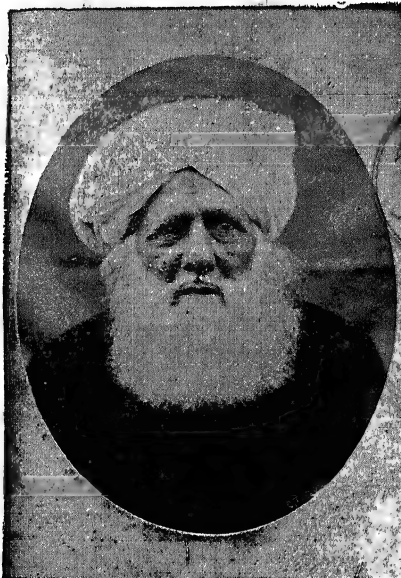
راؤبہادر کوڑامل کھیلانی رئیس خاندیش

خانصاحب دادامیاں انورخان رئیس خاندیش

ہریش چندر کرشن جوشی - راؤ بہادر - جسٹس آف دی پیس - ولادت ۱۸۲۵ء

اس خاندان کے بانی مسٹر کرشن جوشی ۱۸۰۹ء مین موضع کلوا ہیم ضلع تھانہ سے بمبئی کو آئے تھے - آپ یجر ویدی پالشکر برہمن ہین اور آپ کے یہان کئی پشت سے مصرانی طبابت کا پیشہ جاری ہے - جب آپکی عمر صرف تین برس کی تھی آپ کے والد نے جو ایک نہایت نامور ویدا ور ایک فیاض شخص تھے قضا کی - آپ نے اٹھارہ برس کی عمر مین ہز مجسٹی کے دفتر پرمٹ مین بیس روپیہ ماہوار کی نوکری کی اور رفتہ رفتہ ترقی کر کے پانچسو روپیہ ماہوار کے اپریزر (تشخیص کنندہ) مقرر ہوے - آپ نے ۱۸۸۲ء تک اس عہدہ پر کام کیا - اسکے بعد پوری پنشن پر کنارہ کش ہوے - بارہ برس کی خانہ نشینی کے بعد ۱۸۹۴ء مین جب محصول درآمد پھر قائم کیا گیا تو سر جیمس کیمبل نے انسے اپنے سابقہ عہدہ پر کام کرنے کی استدعا کی - بقول ٹائمس آف انڈیا آپ کے دوبارہ تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اغراض محاصل اور بمبئی کی تجارت پیشہ جماعت کی آسانی کے لیے آپکی خدمات کی خاص ضرورت تھی کسلیے کہ کم تجربہ کار افسرون کے ہاتھ مین جانے سے مختلف اشیا پر محصول قائم کرنے کے پیچیدہ مسائل مین تاجرون کو بڑی دقت ہوتی حالانکہ آپ کی عمر اُندنون ۶۸ برس کی تھی تاہم آپنے حسب ایماء سر جیمس کیمبل تین سال تک کام کیا اور آپکی تنخواہ جسمین پنشن بھی شامل تھی ۷۵۰ ماہوار مقرر ہوئی آخر کبر سنی اور ناتندرستی کیوجہ سے ۱۸۹۶ء مین آپنے اپنے اہم فرائض سے قطعی سبکدوشی حاصل کی - بازار کی قیمتون کا جسقدر علم اور تجربہ آپکو تھا اُسکے کُل حکام معرف اور مداح تھے - چنانچہ اکثر ذی مرتبہ اور جلیل القدر افسرون نے اسکی قلمی اور زبانی داد دی ہے - ان وفادارانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ سے آپکی پوری پوری قدردانی فرمائی - ۱۸۸۲ء مین آپکی اول کنارہ کشی کیوقت گورنمنٹ نے آپکو چھ ہزار روپیہ عطا فرمایا - ۱۸۹۶ء مین آپ بمبئی کے جسٹس آف دی پیس ہوے - ۱۸۹۷ء مین ہز مجسٹی کی

تقریب جوبلی مین آپکو لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی نے اپنے دستخط خاص سے ایک سرٹیفکٹ عنایت فرمایا۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء مین ذاتی اعزاز کے طور پر راؤ بہادر کا خطاب ملا۔ راؤ بہادر ایک مخیر شخص ہین۔ آپ نے ایک پرایوٹ خیراتی شفاخانہ قائم کیا ہے جہان آپ بذات خاص بیمارون کا علاج کرتے اور بلا قیمت دوا تقسیم کرتے ہین۔ اب اپنے بزرگون کی طرح راؤ بہادر ہریش چندر بھی ایک لایق بید ہین۔ علم الادویہ اور خاص خاص امراض مثلاً بواسیر اور امراض الصبیان مین آپکی حذاقت مسلّم ہے۔ کلواہیم مین آپکا ایک دھرم سالہ بھی ہے۔ آپ انجمن حرق و تدفین ہنود اور بمبئی کی شاخ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر ہین۔ سکونت بمبئی۔
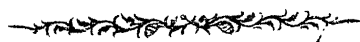
ٹھاکر داس کیکا بھائی۔ راؤ بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ ولادت ۸ فروری سنہ ۱۸۵۵ء۔ آپ سورت مین پیدا ہوئے تھے اور دِنڈو ہنیا قوم سے آپ کا تعلق ہے۔ والدین کا سایۂ عاطفت اُٹھ جانے سے آپ نے اپنے ماموں سوتی رام بھگو بھائی جسٹس آف دی پیس بمبئی کی سرپرستی مین تعلیم پائی اور سنہ ۱۸۷۲ء مین میٹریکیولیشن امتحان پاس کیا اور کچھ دنون تک الفنسٹن کالج مین تعلیم جاری رکھی مگر چونکہ ڈاکٹری کیجانب آپکا میلان تھا لہذا آپ نے گرانٹ مڈیکل کالج مین نام لکھوالیا اور سنہ ۱۸۷۸ء مین آنرڈویژن مین ایل۔ ایم۔ ایس کا درجہ حاصل کیا۔ آپ نے تقریباً ایک برس تک بمبئی مین طبابت کی۔ اسکے بعد سنہ ۱۸۷۹ء مین وھون سول اسٹیشن ڈسپنسری کا اہتمام آپکو مفوض ہوا۔ رفتہ رفتہ ترقی کرکے آپ اول درجہ کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ آپ ہر طبقہ اور ملت کے لوگون کے ساتھ یکسان سلوک اور برتاؤ کرتے تھے اور اپنے کام کو اس لیاقت اور جانفشانی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ نے اُسکے صلہ مین یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء مین راؤ بہادر کا خطاب آپکو عطا فرمایا۔ آپنے گجراتی زبان مین ہیضہ اور اُسکے علاج کے

متعلق ایک رسالہ لکھا ہے جسکی ملک اور اخبارات نے معقول قدردانی کی ہے۔ عطاے خطاب کے اعزاز مین باشندگان شہر نے ۲۔ستمبر ۱۹۰۸ء کو ایک قیمتی خلعت عطا کیا جس سے آپکی ہردلعزیزی ظاہر ہے۔آپکو تعلیم عامہ سے بہت بڑی دلچسپی ہے جنکی دماغی ترقی کے لیے آپ ہمیشہ کوشان اور ساعی رہتے ہین۔چنانچہ ان خدمات کی قدردانی مین ۱۹۰۳ء مین آپ مبئی یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔آپ کئی تعلیمی کمیٹیون کے بھی ممبر ہین۔آپ کو جس طرح اپنے پیشہ سے نہایت دلچسپی ہے اُسی طرح رفاہ عام کے کامون سے آپکو خاص مذاق ہے۔سکونت بمبئی۔

کوڑامل کھیلانی۔دیوان۔راؤبہادر۔ولادت ۱۸۴۴ء۔آپ کے والد کا نام چندن مل ہے۔آپ نے ۱۸۶۳ء مین سررشتہ تعلیم مین ملازمت شروع کی اور ۳۶ سالہ نمایان خدمات کے بعد ۱۸۹۹ء مین ملازمت سے کنارہ کش ہوے۔ آپنے اس عرصہ مین کچھ عرصہ تک صیغۂ مال مین بھی کام کیا ہے۔۱۸۹۰ء مین آپ حیدرآباد کے ٹریننگ کالج کے پرنسپل اور ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کے مترجم مقرر ہوے اور تاریخ کنارہ کشی تک ان خدمات کو بڑی لیاقت کے ساتھ انجام دیا۔ان مختلف سرکاری خدمات اور نیز اس کارستر گی کی قدردانی مین جو آپنے خروج طاعون کے زمانہ مین انجام دیا گورنمنٹ نے آپکو راؤبہادر کا خطاب عطا فرمایا۔جب دوسری مرتبہ طاعون نمودار ہوا تو آپ کی حسن خدمات کے صلہ مین ہزاکسلنسی گورنر بمبئی کی جانب سے ایک اعزازی سرٹیفکٹ مرحمت ہوا۔آپکو ایک ہزار ایکڑ زمین بھی مرحمت ہوئی ہے جسکا نصف حصہ بلامالکانہ ہے۔آپ ہر قسم کے اخلاقی اور تمدنی معاملات مین شریک ہوتے ہین اور سندھی انشاپردازی کی ترقی کے لیے آپنے اس زبان مین کئی کتابین تصنیف کی ہین جنکو سندھ کے سررشتۂ تعلیم اور عوام نے نہایت پسند کیا ہے۔سکونت حیدرآباد سندھ۔

دادامیان انورخان - دیش کھ - خان صاحب - ولادت ۱۸۲۹ء - آپ پچورہ کے وطن دار دیش کھ اور ایک قدیم مسلمان خاندان کے ممبر ہین - آپ نے مرہٹی تعلیم پائی ہے جو اُس زمانہ مین اُس نواح کے اسکولون مین متداول تھی - آپ ضلع خاندیس کے نہایت مشہور اور نامی لوگون مین ہین اور کل پبلک معاملات مین دلچسپی ظاہر کرتے ہین جسکی وجہ سے آپ نہ صرف اپنے ہم مذہبون بلکہ ہندوون مین بھی یکسان عزت اور محبت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین - آپ نے قحط - طاعون اور دیگر نازک موقعون پر ہمیشہ امداد پہونچائی ہے - آپ ڈسٹرکٹ اور تعلقہ لوکل بورڈ کے ممبر ہین - آپ صوم وصلوۃ کے نہایت پابند ہین - آپ نے مسلمان جماعت کے لیے ایک عالیشان مسجد بنوائی ہے جسکے مصارف کے لیے آپ نے اپنی غیر منقولہ جائداد کا کچھ حصہ وقف کردیا ہے - آپ قانون اسلحہ سے مستثنیٰ ہین - آپ کی پبلک خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپکو ۱۸۹۷ء مین خانصاحب کا خطاب عطا کیا - آپ خاندیس کے بہت بڑے زمیندار ہین - سکونت خاندیس -
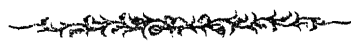
گوپال جی سُوربھائی - دیسائی - راؤبہادر - آپ ۴ - جون ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوے - خطاب راؤبہادری ۲۳ - جنوری ۱۸۹۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے اُن خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپنے سررشتۂ تعلیم مین ۱۸۵۳ء سے ۱۸۹۲ء تک انجام دین - آپ دیسائی سُوربھائی دیال جی رئیس پونی ضلع سورت کے صاحبزادہ ہین جو ضلع مذکور کے ایک بڑے زمیندار ہین - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۱۸۶۴ء مین عطا ہوا تھا اور راؤبہادری کی سند آپکو پولٹیکل ایجنٹ بھاؤنگر نے ۱۸۸۲ء مین ایک عام دربار مین عطا کی تھی - آپکا اور آپ کے والد کا شکریہ اُن خدمات کے متعلق گورنمنٹ نے ادا کیا جو تشخیص بندوبست وطنہاے ضلع سورت اور تحقیقات عمارات

قدیمہ واقع کاٹھیاوار کی نسبت انجام دی تھین - آپ ۱۸۸۵ء مین بمبئی یونیورسٹی کے فیلو اور انسپکٹر سررشتہ تعلیم قسمت شمالی احاطہ بمبئی مقرر ہوے - آپ کاٹھیاوار جنرل لائبریری کے پریسیڈنٹ اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن اور گجرات ورنیکیولر سوسائٹی کے لائف ممبر ہین - سکونت پونی ضلع سورت -

---

پیر بخش خان ولد فیروز خان - خان بہادر - یہ خطاب آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو علیا حضرت ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کی تقریب مین عطا ہوا تھا - سکونت شہداد پور - سرحد بالائی سندھ -

---

نارائن بلونت - بھیسے - راؤ بہادر - آپکو خطاب راؤ بہادری ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۰ - فروری ۱۸۸۲ء کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین عطا ہوا - سکونت بمبئی

فرامجی اردشیر - خان بہادر - آپ کو خان بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات ۲۴ - مئی ۱۸۸۳ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

---

گنپت راؤ مورو باپٹیل - راؤ صاحب - آپ کو راؤ صاحب کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۳ - جنوری ۱۸۷۶ء کو بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

مہتاب خان - بہادر - ۱۸۹۵ء مین آپکی فوجی خدمات کے صلہ مین بہادری کا خطاب آپکو عطا ہوا -

تھارو خان ولد فتح محمد - سرائی - خان بہادر - آپکو خطاب خان بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات ۳۱ - مارچ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت لارخانہ واقع سندھ -

مورو گوپال - پنڈہاری - راؤبہادر - آپکو راؤبہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات فروری ۱۸۹۲ء مین عطا ہوا - سکونت اندا پور - بمبئی -

باپو میان شیر میان - خانصاحب - آپ کو خانصاحب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو بہ جلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

ہری لال اُمیا شنکر - راؤصاحب - آپکو راؤصاحب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو بطور اعزاز ذاتی آپکی حسن خدمات کے جلدوین مرحمت ہوا - سکونت احمد آباد -

دوسابھائی پشوتن جی - خان بہادر - ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند کے جشن جوبلی کی تقریب مین بطور اعزاز ذاتی آپ خان بہادری کے خطاب سے ممتاز ہوے - سکونت سورت -

گردھر لال اُلت رام - راؤبہادر - آپکو راؤبہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۷ - دسمبر ۱۸۸۲ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

ہرمزجی آدرجی پٹیل - خان بہادر - آپکو خان بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز

کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات یکم جون ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا - سکونت سورت -
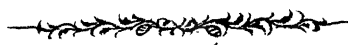
امبر سنگھ - صوبہ دار میجر - بہادر - آپکو بہادر کا خطاب ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ان حسن خدمات کے جلدو مین عطا ہوا جو آپ نے پانچوین بمبئی پلٹن کی صوبہ دار میجری کی حیثیت سے انجام دی تھین - سکونت امرتسر -

محمد دائم - حکیم - خان بہادر - آپ حکیم عبد اللہ شاہ کے فرزند ہین جو بمبئی کے ایک طبیب حاذق اور مسلمانان بمبئی کے ایک مقبول اور مختار سرغنہ تھے - طبابت مین اعلیٰ حذاقت کی ہر دلعزیزی کے علاوہ آپکے والد عربی اور فارسی مین فضیلت حاصل کرنیکی وجہ سے نہایت اعزاز و امتیاز کی نظر سے دیکھے جاتے تھے - حکیم محمد دائم صاحب نے اپنے والد ماجد اور بمبئی کے مشہور طبیب حکیم محمد باقر صاحب سے علوم مشرقیہ کی تحصیل و تکمیل کی - تمام علما و اطبا نے آپ کے اکتساب علم الٰہیات کو بھی اُسی طرح مسلم جانا ہے جس طرح آپکی طبی قابلیت کو تسلیم کیا ہے اور ایک جلسۂ عام مین آپکو فضیلت کی سند عطا کی - آپ اپنی مخیرانہ و فیاضانہ سرشت کے سبب سے ہر طبقہ مین نہایت ہر دلعزیز ہین - آپ نے ۱۸۹۳ء مین بمبئی کے ہندو مسلمانون کے فساد کے زمانہ مین برٹش گورنمنٹ کے نہایت قیمتی خدمات انجام دیے - آپنے بلا امتیاز قوم و مذہب خانمان برباد غربا کو ٹھہرنے کے لیے مکانات دیے اور پیٹ بھرنے کے لیے چاول روٹی اور دیگر اشیاء خوردنی تقسیم کین - گورنمنٹ بمبئی نے حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو جسٹس آف دی پیس مقرر فرمایا - جب وبار طاعون نے بمبئی مین خروج کیا تو ہز اکسلنسی لارڈ سینڈہرسٹ کے حسب خواہش استقلال کے ساتھ انسداد طاعون مین کوشش کی اور بائیکلا کے خاص افسر

طاعون مقرر ہوے - آپ نے جنرل گیٹکرا ور سر جان کیمپل کے ساتھ اعلیٰ خدمات سرانجام دیے - انجمن اسلام بمبئی کی مینجنگ کمیٹی کی ممبری کی حیثیت سے آپ نے مسلمانون کی تعلیم مین اعلیٰ درجہ کی مدددی - زمانۂ طاعون کی ناموراورقابل قدر خدمات کے صلہ مین آپ خان بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمائے گئے جو ہزا کسلنسی لارڈ سنیڈ ہرسٹ نے فروری ۱۸۹۹ع کے ایک دربار عام مین عطا فرمایا - آپ نے اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ صرف کرکے عامۂ خلائق کے استعمال کے لیے بائیکلا مین ایک پبلک گارڈن (باغ عامہ) تعمیر کرایا ہے - سکونت بائیکلا بمبئی -

حاجی ابراہیم حاجی سمیر - خانصاحب ٹیپل - جے - پی - آپکو ۳ - جنوری ۱۸۹۹ع کو خانصاحب کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - سکونت بمبئی -

واسدیو باپوجی - کانیٹکر - راؤ بہادر - آپکو راؤ بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو ذاتی اعزاز کے طور پر بتقریب دربار قیصری عطا ہوا تھا - سکونت پونا -

بھیکاجی رتن جی - رانا - خانصاحب - آپکو ۳ - جنوری ۱۸۹۹ع کو خطاب خانصاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی -

گردھرلال امرت لال - راؤ صاحب - آپ کو سنہ ۱۹۰۱ع مین خطاب راؤ صاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت ماہی کانٹا -

دین شاہ دوسا بھائی کھمبٹا - کپتان - خان بہادر - ولادت ۱۶ - فروری ۱۸۵۴ء مقام کھمبایت - آپ ایک قدیم پارسی خاندان سے ہین جواپنی اصل ونسل ایران کے اُن پناہ گیرون سے بیان کرتا ہے جو فارس پر عربون کے حملہ کے بعد ساتوین صدی مین ایران سے کھمبایت مین جہاز سے اُترا تھا - آپ نے الفنسٹن کالج بمبئی مین تعلیم پائی اور چوبیس برس کی عمر مین جنگی خدمات پر روانہ ہوے - ۱۸۷۸ء سے ۱۸۸۰ء تک مہم کابل مین آپ نے برابر کام کیا - احمد خیل کی جنگ مین جو ۱۹ - اپریل ۱۸۸۰ء کو افغانستان مین سب سے بڑی لڑائی تھی آپ موجود تھے جسکے جلدو مین آپکو ایک تمغہ اور کلاسپ ملا - آپ افغانستان مین ہز ہائنیس امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم کی تخت نشینی اور جنرل رابرٹس کے قندھار کے حملے کیوقت موجود تھے - ستمبر ۱۸۸۰ء مین آپ ہندوستان کو واپس آئے اُسی سال گورنمنٹ نے آپکو خانصاحب کے خطاب سے ممتاز کیا - بمبئی مین مصر کی مہم کی تیاری مین آپنے مدد دی اور گورنمنٹ بمبئی نے آپ کی گرانقدر کارگزاری کی تعریف کی - ۱۸۸۳ء مین آپ محکمۂ کمسریٹ کے انتظام کے لیے کوئٹہ بھیجے گئے جہان ۱۸۸۵ء تک رہے اور نمایان خدمات انجام دیے جسکا شکریہ گورنمنٹ بمبئی نے ادا کیا - ۱۸۸۴ء مین آپ والنٹیر ریفلس بلوچستان مین پہلی مرتبہ داخل ہوے اور پارسیون اور ہندوستانیون کے والنٹیر ہونے کی سخت کوشش کی - ۱۸۹۰ء مین پارسی آپ ہی کی مساعی جمیلہ کے سبب سے پہلی مرتبہ پونا والنٹیر ریفلس مین داخل ہوے - ۱۹۰۸ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بکمال قدر افزائی خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - فی الحال آپ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹس بمبئی کمان کے معزز عہدہ پر مامور ہین - مسٹر دین شاہ ہی وہ اول ہندوستانی ہین جنھون نے والنٹیر افواج ہند مین پہلے لفٹنٹ اور بعد ازان کپتان کی کمیشن حاصل کی - ۱۸۹۵ء کی بحری و برّی فوج کی قواعد مین جو بمبئی مین ہوئی تھی آپ بھی شریک

ہوے تھے اور آپ کی کمپنی کے والنٹیرون کے طرز عمل کی بہت بڑی تعریف ہوئی۔ واقعی پارسیون اور نیز ہندوستانیون کے لیے آپکا ایسے بڑے عہدہ پر مامور ہونا قابل فخر ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء سے آپ ڈکن کلب کے جو اسوقت پونا مین ایک نہایت مفید انسٹیٹیوشن ہے آنریری سکریٹری ہین۔ آپ کنٹونمنٹ کمیٹی پونا کے اعلیٰ ممبر ہین۔ سکونت پونا۔

رگھبول مولرام - دیوان - راؤبہادر - خاندان راجپوت - عمر ۴۵ سال - آپ کے آبا و اجداد دہلی کے قریب مظفر نگر نامے ایک موضع کے رہنے والے تھے۔ بادشاہ اورنگ زیب کی بعض جابرانہ کارروائیون سے وطن چھوڑکر ضلع شکارپور سندھ مین ایک موضع آباد کیا جسکا نام نوشہرو ابرو ابتک مشہور ہے۔ نول سنگھ تک اس خاندان کے لوگ اس مقام مین سکونت گزین اور وہان کے زمیندار رہے۔ اُسکے بعد سہتی پرگنہ علاقہ نوشہرہ فیروز مین رہے اور سہتیون کے نام سے معروف ہوے اور بعض نامعلوم وجوہ سے نصرپور مین سکونت اختیار کی۔ اُس زمانہ مین کلھورون کی حکومت تھی۔ اس خاندان کے لوگ فارسی خوب جانتے تھے۔ لچھمی چند آپ کے دادا کو میان نور محمد کے دربار مین وزارت کا عہدہ ملا اور اُنکی خدمات پسند رہین۔ والی ملک نے انکم ٹکس جاری کیا۔ دیوان لچھمی چند نے بڑی عقلمندی سے اُسکو موقوف کرا دیا۔ نصرپور مین آپکی ساتوین پشت گزر رہی ہے۔ جب امراے سندھ کا زمانہ شروع ہوا تو اس خاندان کے لوگون نے دوسرے مشاغل اختیار کیے۔ کلھورون کے عہد مین البتہ وہ ممتاز خدمات پر نسلاً بعد نسلٍ فائز رہتے آئے۔ عہد انگلشیہ سنہ ۱۸۴۳ء سے شروع ہوا اور آپ کے والد دیوان مولرام برٹش گورنمنٹ کے ملازم ہوے۔ اور آخری زمانہ مین ڈپٹی کلکٹر رہے۔ دیوان رگھبول اپریل سنہ ۱۸۶۷ء سے محکمہ مال مین داخل ہوے۔ قائم مقام ڈپٹی کلکٹر تعلقہ سانگھڑ مقرر ہوے جہان عمدہ خدمات

انجام دین - ہو رجر گے کے چوروں اور لٹیرون کا قلع قمع کرایا - ۱۸۹۵ء مین مستقل کیے گئے اور افسران گورنمنٹ انگلشیہ کو ڈاکوؤن اور لٹیرون کی گرفتاری مین خاص مدد دی جسکے صلہ مین دیوان صاحب کو دو درجہ ترقی دیگئی اور صاحب کمشنر بہادر سندھ نے دربار مین بطور نشان عزت ایک تلوار عطا فرمائی - ۱۸۹۸ء مین تین مہینہ کی رخصت لی تھی - اس اثنا مین لٹیرون نے پھر زور باندھا اور جن لوگون نے سرکار کو مدد دی تھی اُنکو تبنگ کرنا شروع کیا اور ایک نامی زمیندار کو مار ڈالا لہذا دیوان صاحب اثنائے رخصت مین طلب کیے گئے اور آپنے تمام بدمعاشون کو گرفتار کرا دیا جسکے صلہ مین جنوری ۱۸۹۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر راو بہادر کا خطاب گورنمنٹ نے عطا فرمایا - سکونت نصر پور سندھ -

---
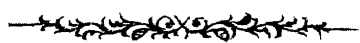
محمد علی مرگھے - قاضی - خانصاحب - آپکی ولادت یکم فروری ۱۸۶۳ء مطابق ۱۲ - شعبان ۱۲۷۹ھ روز یکشنبہ کو خاص شہر بمبئی مین واقع ہوئی - آپ کے دادا مولوی حافظ قاری محمد یوسف مرگھے ایک عالم باعمل اور صاحب تصانیف اور مشہور قاضی بمبئی تھے - اُنکو ۲۷ - جون ۱۸۳۷ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے تمام مسلمانان بمبئی کا مذہبی سرغنہ اور قاضی تسلیم کیا اور سند منصب قضا عطا کی - اُنھون نے شب عاشورہ محرم ۱۲۸۳ھ کو انتقال کیا - اُنکے بعد آپ کے والد قاضی محمد حسن مرگھے ۱۲۹۵ھ تک اس عہدہ کے فرائض اور مسجد جامع بمبئی کے قاضی اور صدر کے امور منصبی بھی انجام دیتے رہے - اُنھون نے ۱۲۹۵ھ مین انتقال کیا اُسوقت سے آپ منصب قضا کے جمیع فرائض ادا کرتے ہین - آپنے ابتدائی تعلیم عربی وفارسی و فقہ حاصل کرنے کے بعد انگریزی کی تحصیل بھی کی - اکثر مقدمات متدائرۂ عدالت آپ نے نہایت بیدار مغزی سے فیصل کیے - آپکی ذاتی وخاندانی وجاہت اور

نمایان خدمات کے جلدو مین ۳-جون ۱۸۹۹ع کو گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے آپکو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز وممتاز کیا - اسی سال ۲۷-جون کو ہزاکسلنسی کے دربار لیوی کی شرکت کی اجازت عطا ہوئی - سنہ ۱۹۰۱ع مین آپ مسلمانون کے جدید قبرستان واقع ٹانک بندر کے سکرٹری اور مجلس تائید مسلمانان بمبئی کے صدرنشین اور کوکنی کلب بمبئی کے وائس پریسیڈنٹ مقرر اور منتخب ہوے - ۳۰-مارچ سنہ ۱۹۰۲ع کو انجمن احباب بمبئی کے مربی قرار دیے گئے - اسکے علاوہ بمبئی کے جسٹس آف دی پیس ہونیکا اعزاز بھی آپکو حاصل ہے - سکونت بمبئی -
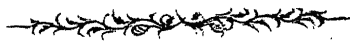
خداداد خان رازوخان - خان بہادر - خداداد خان

خلف ثانی رضا محمد خان اکتوبر سنہ ۱۸۳۷ع مین پیدا ہوے - آپ شریف افغانون کے اُس خاندان سے ہین جو "ترین" کے نام سے افغانستان مین موسوم ہے - آپکے پردادا پشنگ سے سندھ مین آئے تھے اور زمانۂ احمد شاہ مین بمقام سکھر قدیم سکونت اختیار کی تھی - انگریزی اور فارسی کی تعلیم حاصل کر کے آپ سنہ ۱۸۵۳ع مین بحیثیت ایک محرر کے ملازمت سرکاری مین داخل ہوے - اور پندرہ برس کی عمر مین صاحب ڈپٹی کمشنر شکارپور کے دفتر مین مقرر ہوے - پھر سنہ ۱۸۵۴ع مین آپ محکمۂ جاگیر و پولٹیکل مین مامور ہوے - سنہ ۱۸۵۵ع سے آپ سر ایف جی گولڈسمڈ صاحب کی رفاقت مین رہے اور ایک مخفی سفارت کی خدمات جیسلمیر اور پوکرن مین انجام دیتے رہے - ان شائستہ خدمات کے جلدو مین سر بارٹل فریر صاحب کے ہاتھون آپکو ایک شمشیر آبدار مرحمت ہوئی اور پھر سنہ ۱۸۶۱ع مین آپ اسی قسم کی ایک اور مہم پر سر ہنری گرین صاحب کی رفاقت مین بلوچستان بھیجے گئے - جب سنہ ۱۸۶۲ع مین کراچی سے لندن تک سلسلۂ تار برقی قائم کرنیکا معاملہ پیش ہوا تو اسمین جسقدر مشکلات سدراہ تھین اُنکو آپنے کمال لیاقت و فراست سے

حل کیا - سنہ ۱۸۶۶ء مین پھر آپکو ایک شمشیر آبدار مع خلعت کے مرحمت ہوئی - سنہ ۱۸۶۷ء مین آپ ہمراہی مسٹر مینسفیلڈ صاحب خلیج فارس ہوتے ہوے بغداد پہونچے - یہ سفر بھی ہندوستان و یورپ کے مابین سلسلۂ تار برقی کے متعلق تھا - اس اثنا مین کچھ اور نازک فرائض آپ کے مفوض ہوے اور جس خوش اسلوبی سے آپنے اُنکو انجام دیا وہ اس بات سے ثابت ہوتے ہین کہ سنہ ۱۸۷۰ء مین کمشنر صاحب سندھ نے آپکو ایک شمشیر مرصع عطا کی - سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۸۷۸ء تک سندھ مین محکمۂ جاگیرات سے آپکا تعلق رہا اور آخر کار آپکو عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری دیا گیا - سنہ ۱۸۸۸ء مین بجلدوے خدمات آپکو لارڈ ڈفرن بہادر وایسرائے ہند نے خطاب خانصاحب سے سرفراز کیا - اور آپ کمشنر سندھ کے میر منشی کے عہدہ پر فائز ہوے - اسی سال مین جب سردار ایوب خان کابل سے ہندوستان آئے تو آپ اُنکی میزبانی پر مامور ہوے - سنہ ۱۸۹۲ء مین آپکو لارڈ لینسڈون کی گورنمنٹ نے خطاب خان بہادر عطا فرمایا - جب سنہ ۱۸۹۵ء مین شہزادہ نصر اللہ خان لندن سے مراجعت فرما ہوے تو کراچی سے کوئٹہ تک آپ اُنکی میزبانی پر متعین ہوے - سنہ ۱۹۰۰ء مین ۲۷ - برس کی خدمات جلیلہ کے بعد آپ ملازمت سرکاری سے کنارہ کش ہوے اور گورنمنٹ نے آپکو پوری پنشن عطا فرمائی اور علاوہ اسکے ایکہزار جریب اراضی بطور جاگیر مرحمت کی - یہ جاگیر دو نسل تک رہیگی اور اسی کے ساتھ ایک خلعت فاخرہ اور ایک مطلا شمشیر بھی آپکو عطا کی گئی - آپ متعدد فارسی کتابون کے مصنف ہین چنانچہ کتب ذیل آپکی طبعزاد ہین - جیسلمیر نامہ درباب غدر ہندوستان - سیاحت نامۂ ہندوستان - خیرپور نامہ تاریخ ریاست خیرپور - لب تاریخ سندھ - اب آپکا سن شریف قریب ستر برس کے ہے - آپ پنشن یافتہ اور جاگیردار ہین - میونسپل کمشنر اور مدرستہ الاسلام سندھ صنعتی کالج - وکٹوریہ جوبلی انسٹیٹیوٹ اور سندھ لٹریچر کمیٹی کے ممبر ہین - آپ کے دو صاحبزادہ ہین - سکونت سکھر -

منوچہر جی رستم جی ڈھولو - خان بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۱۸۴۵ء -
آپ کے والد ماجد کا نام رستم جی جیون جی تھا - آپنے بمبئی مین تعلیم پائی اور ۱۸۶۶ء مین
عدن مین سرکاری ملازمت مین داخل ہوے - ۱۸۶۹ء مین پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ مین
تقرر ہوا - آپ فی الحال جج خفیفہ اور مجسٹریٹ درجۂ اول اور عدالت رزیڈنٹ کے رجسٹرار
اور ۱۸۸۹ء سے بندر عدن کے متولی ہین - ۱۸۸۸ء مین آپکو خان بہادر اور ۱۸۹۷ء
مین سی - آئی - ای کا خطاب عنایت ہوا - سکونت عدن -

کاشی ناتھ لکشمن - راؤ بہادر - آپ ۱۶ - جولائی ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوے -
راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۴ مئی ۱۸۸۳ء کو اُن نمایان خدمات کے
صلہ مین عطا ہوا جو آپ نے زمانۂ دراز تک محکمۂ پولس خاندیس مین کی ہین - آپ کرہدا
برہمن خاندان سے ہین اور لکشمن کرشن کے فرزند ہین جو خاندیس کے محکمۂ پولٹیکل اور
پولس مین تھے - آپکو خطاب راؤ بہادری کی سند دربار دھولیا مین ۱۵ - جون ۱۸۸۳ء
کو دی گئی - سکونت جلگانون - خاندیس -

داجی گوبند گپتے - راؤ بہادر - آپکو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے
طور پر ۲۸ - فروری ۱۸۸۳ء کو عطا ہوا - سکونت تھانا ضلع بمبئی -

عبد العلی مُلّا حفیظ اللہ شیخ - خانصاحب - آپکو ۳ جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب
کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی -

رستم جی ہرمز جی کوتوال - خان بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو خطاب

خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ـ سکونت بیلگام بمبئی ـ

برج لال پرشوتم ـ راؤ بہادر ـ آپ ۲۴ ـ جون ۱۸۴۳ع کو پیدا ہوے ـ راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۴ ـ اکتوبر ۱۸۸۲ع کو اُن خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپنے محکمۂ پولٹیکل بمبئی مین انجام دی تھین ـ آپ ملازمت گورنمنٹ بمبئی مین ۱۸۶۶ع مین داخل ہوے اور ۱۸۸۹ع مین ریاست دھرم پور واقع ایجنیسی سورت کے دیوان یعنے وزیراعظم مقرر ہوے ـ آپکو ریاست ہاے لوناواڑہ اور بالاسنور سے جو ریوا کانتھا ایجنیسی مین واقع ہین طلائی تمغے بمنظوری گورنمنٹ ہند اُن خدمات کے جلدو مین عطا ہوے جو آپنے اُن امور کے تصفیہ مین انجام دیے جنکو دونون ریاستون کے مقبوضات ارضی کے تغیر و تبدل اور دعاوی اور حقوق سے تعلق تھا ـ سکونت وشنگر علاقہ برودہ

وشنو مورشیور بھیدے ـ راؤ بہادر ـ آپ فروری ۱۸۲۷ع مین بمقام پونا پیدا ہوے ـ آپ جنوبی کوکن کے رہنے والے برہمنون مین ہین ـ آپ کے دادا نے دکن مین سکونت اختیار کی تھی ـ شروع مین آپ مدرسہ مین کچھ ایسے ہونہار نہین معلوم ہوے ـ لیکن بعد چندے آپ مدرسہ کے بہترین طالبعلم شمار ہونے لگے ـ حتی کہ بحیثیت ایک متعلم معلم کے آپکو سبق بھی پڑھانا ہوتے تھے اور سال بھر کے بعد آپ کی سفارش سفرمنیا رجمنٹ کے مدرسۂ انگریزی کی ماسٹری پر کی گئی ـ اُس زمانہ کا ایک واقعہ قابل تذکرہ یہ ہے کہ جب پیشوا کی حکومت قائم تھی تو اُسوقت چار لاکھ روپیہ سالانہ شاستری برہمنون کو خیرات وصدقات دینے مین صرف ہوا کرتے تھے ـ جب پیشوا کا گھر مٹا تو انگریزی گورنمنٹ نے یہ عطیات بند کر دیے اور پچاس ہزار

سالانہ کی ایک رقم اس غرض سے محفوظ کر دی کہ اس سے ایک سنسکرت کالج پونا مین کھولا جائے اور جو لوگ شاستروں مین امتحان پاس کرین اُنکو انعامات دیے جائین ۱۸۵۱ء کے قریب بعض تعلیم یافتہ نوجوانون نے جسمین مسٹر بھیدے بھی شامل تھے گورنمنٹ مین ایک عرضی بھیجی کہ پونا کالج کے قائم رکھنے اور انعامات تقسیم کرنے سے ملک کی اخلاقی - ذہنی یا مادی ترقی کی کوئی امید نہین ہو سکتی لہذا اگر ایک جز سرمایہ کا انگریزی ادب دانشا و حکمت و فلسفہ اور صنائع اور بدایع کی مستند کتابون کے ترجمون پر صرف کیا جایا کرے تو اس سے ملک کو معتد بہ فائدہ پہونچے - گورنمنٹ نے ایک دکھشنا انعام فنڈ قائم کر دیا جسکے سبب سے نہایت اعلیٰ درجہ کی انگریزی تصانیف کی اشاعت ملک مین ہو رہی ہے - ۱۸۵۸ء مین آپ سنسکرت کالج مین انگریزی لٹریچر کے پروفیسر مقرر کیے گئے - آپکے حسن خدمات نے بہت جلد آپکی ترقی کرائی اور آپ ستارا کے مدرسۂ انگریزی کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے - آپ شہر پونا مین تعلیم نسوان کے حامیون مین تھے - آپ گورنمنٹ کی ملازمت مین مختلف عہدون پر ترقی کرتے کرتے سب جج درجۂ اول پر فائز ہوے اور رعایا و برایا مین ہر دلعزیزی حاصل کی اور بعد حصول پنشن پونا مین اقامت گزین ہوے ہین - شہر مین کوئی اخلاقی - معاشرتی - مذہبی یا پولٹیکل اصلاح کا کام ایسا نہین ہوتا جسمین آپ شریک غالب نہوتے ہون اور اب ستر برس کے سن مین بھی آپ مین جوانون کی ایسی ہمت کام کرنے کی ہے اور آپ مجسٹریٹی کا کام اب بھی بنچ مین کرتے ہین - آپ کو زراعت کا شوق ہے اور اپنے اوقات فرصت کو ایک باغ مین جو شہر سے قریب ہے صرف کرتے ہین - سکونت - پونا -

---

نارائن راؤ جی نسل - راؤ بہادر - آپکو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۵ء کو عطا ہوا - سکونت احمد نگر - بمبئی -

رام کرشن گوپال بھنڈارکر۔ ڈاکٹر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۶ جولائی سنہ ۱۸۳۷ء

آپ کے والد معالت وار ملوان کی ماتحتی مین ایک کلرک تھے سنہ ۱۸۴۷ء مین رتناگری کے ضلع کے خزانہ مین منتقل ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنے فرزند کو عمدہ تعلیم دلوانے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر بھنڈارکر نے ابتداءً رتناگری کے انگلش اسکول مین تعلیم پائی۔ اسکے بعد الفنسٹن کالج بمبئی مین بھرتی ہوے۔ ریاضی سے آپ کو خاص دلچسپی تھی کالج کے درسیات ختم کرنیکے بعد آپ دکن کالج کو منتقل ہوے آپنے یہان سے سنسکرت مین ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ بمبئی یونیورسٹی کے اُن چار ڈگری یافتہ طلبہ مین ہین جھنون نے پہلے سال امتحان مین کامیابی حاصل کی تھی آپ کی اعلیٰ سنسکرت دانی کے صلہ مین بمبئی یونیورسٹی نے آپ کو سنہ ۱۸۶۶ء مین سنسکرت کا ممتحن مقرر کیا۔ سنہ ۱۸۶۸ء مین آپ کچھ دنون کے لیے ڈاکٹر بیولر صاحب کی جگہ الفنسٹن کالج کے سنسکرت پروفیسر رہے ہے۔ آثار قدیمہ کی تلاش وجستجو اور تحقیق وتدقیق کا آپ کو بہت بڑا شوق ہے اور آپ نے اُسکے متعلق رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی شاخ بمبئی کے لیے بہت سے مضامین بھی لکھے ہین سنہ ۱۸۷۳ء مین ڈاکٹر بھنڈارکر بمبئی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ مقرر ہوے۔ اور سنہ ۱۸۸۲ء تک ہر سال اس عہدہ کے لیے منتخب ہوتے رہے سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ کا تبادلہ دکن کالج مین ہوگیا بہ حیثیت پروفیسر اور ممتحن کے ڈاکٹر بھنڈارکر نہایت سرمی سے یونیورسٹی کے نظم ونسق مین مصروف ومنہمک رہے۔ جب ڈاکٹر برجس صاحب نے رسالہ انڈین اینٹی کوئری شائع کیا تو آپ اکثر اسمین مضامین لکھا کرتے تھے جب الفنسٹن کالج مین سنسکرت کی پروفیسری مستقل طور سے خالی ہوئی اور ڈاکٹر پیٹرسن اس جگہ مقرر ہوئے تو آپ اُنکے اسسٹنٹ قرار دیے گئے بطور محقق آثار قدیمہ کے آپ کی شہرت یوماً فیوماً ترقی کرتی گئی سنہ ۱۸۷۴ء مین آپ ماہرین علم مشرقی کی کانگرس موقوعۂ لندن مین مدعو ہوے لیکن چند خانگی وجوہ سے آپ وہان نہ جاسکے با این ہمہ آپ نے ناسک کے

کتبون کے بارے مین کانگرس کے لیے ایک مضمون لکھا جو آپ کی قابلانہ تحقیقات اور
وسیع معلومات کی نظر سے نہایت درجہ پسند کیا گیا۔ سنہ ۱۸۷۶ء مین آپکا سنسکرت ناٹک "مالتی
مادھو" شایع ہوا جو اپنی نوعیت کا ایک انتہائی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۷۵ء مین آپ رائل ایشیاٹک
سوسائٹی لندن کے آنریری ممبر مقرر ہوے سنہ ۱۸۷۷ء مین جب ولسن صاحب کیجانب سے زبانونکے متعلق
لکچر قرار پایا تو ڈاکٹر بھنڈارکر اُسکے اول لکچرار مقرر ہوے۔ سنسکرت اور پراکرت اور ہندوستان
کی دیگر دیسی زبانون پر آپ نے جو قابلانہ لکچر دیے اُن سے آپ کی ہمہ دانی اور قابلیت
بوجہ اکمل ثابت ہوتی ہے۔ اُنمین سے بعض لکچر بمبئی کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے
رسالہ مین بھی شائع ہوے ہین۔ کچھ دنون بعد آپ نے پروفیسر میکس میولر صاحب کے
سلسلۂ کتب مذہبی ہنود کے لیے وایو پران کا ترجمہ شائع کیا۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین ڈاکٹر بھنڈارکر
ڈاکٹر کیلہارن کے بجاے دکن کالج کے سنسکرت پروفیسر مقرر ہوے۔ کنارہ کشی سے کچھ
عرصہ قبل مستقل پروفیسر ہوکر صیغۂ تعلیم کی اعلی ملازمت مین داخل ہوے۔ سنہ ۱۸۷۹ء
مین گورنمنٹ نے آپ کو سنسکرت زبان کی قلمی کتابون کی تحقیقات کے کام پر متعین کیا
اور اُنکی مساعی جمیلہ کے نتائج پانچ جلدون مین شائع ہوے۔ سنہ ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ
نے آپ کو سرداران کاٹھیاوار کی جانب سے بمبئی کی قائم مقامی کے لیے وائنا کی مشرقی
کانگرس مین منتخب کیا۔ اور اس مرتبہ آپنے اُسکی دعوت قبول کی۔ سنہ ۱۸۸۵ء مین گاٹنجن
یونیورسٹی نے آپ کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری عطا کی اور اُسکے بعد آپ یورپ اور امریکہ
کی بہت سی علمی انجمنون کے ممبر مقرر ہوے۔ آپکی تعلیمی خدمات اور علمی تبحّر کی قدردانی
مین گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۸۹ء مین آپ کو سی آئی ای کا خطاب عطا فرمایا۔ اسی سال گورنمنٹ
ہند نے آپ کو کلکتہ یونیورسٹی کا فیلو مقرر کیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ ملازمت سے کنارہ کش
ہوے اور ہرچند آپ کو اپنی طولانی خدمات کی وجہ سے کسی قدر آرام کی ضرورت تھی
مگر آپنے بہبودی خلائق کو ہمیشہ مقدم سمجھا اور مسٹر ٹیلنگ کے بعد بمبئی یونیورسٹی کے

وائس چینسلری کے اہم فرائض انجام دیتے رہے۔ اسکے علاوہ ڈاکٹر بھنڈارکر اعلیٰ درجہ کے علی سوشل ریفارمر ہین۔ مئی ۱۸۹۱ء مین آپکی بیوہ دختر کے عقد ثانی سے صاف ثابت ہے کہ آپ نے اپنے دلیرانہ عمل سے ہندوون کی تمدنی اصلاح کے مقاصد اور اغراض کو نہایت درجہ تقویت پہونچائی ہے۔ سکونت پونا
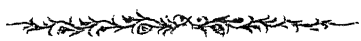
محمد یعقوب۔ سردار خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای آپ ۱۴۔ اپریل ۱۸۵۵ء کو پیدا ہوے۔ ۱۸۷۵ء مین بمبئی یونیورسٹی کا امتحان میٹرکیولیشن پاس کیا۔ اور بائی مانک جی بہرام جی جیجی بھائی انعام حاصل کیا۔ ۲۰ جون ۱۸۷۶ء کو سرکاری ملازمت مین داخل ہوے۔ ۲۳۔ مئی ۱۸۸۹ء کو ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے۔ جنوری ۱۸۹۷ء مین حضور والیسراے کشور ہند نے حسن خدمات کے جلدو مین خطاب سردار بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا۔ جنوری ۱۹۰۰ء مین علیا حضرت ملکہ قیصرہ ہند مرحومہ نے خطاب سی۔ آئی۔ ای سے ممتاز و معزز فرمایا۔ کمشنر صاحبان سندھ نے وقتاً فوقتاً آپ کی خدمات کا سرکاری اور نیز سرکاری رپورٹون مین اعتراف فرمایا ہے۔ ۱۸۹۱-۹۲ء اضلاع تھر و پارکر کے قحط مین جس جانفشانی اور عرق ریزی سے آپ نے کام کیا اُسکے صلہ مین ۱۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو کمشنر صاحب سندھ نے بمقام جیکب آباد و سر دربار گورنمنٹ کیجانب سے ایک دونالی بندوق اُس مستعدی و سرگرمی کے صلہ مین جو آپ نے اپنے اداے فرائض منصبی مین ظاہر کی تھی مرحمت فرمائی۔ ۱۸۹۵-۹۶ء مین جو شورش و سرکشی اضلاع تھر و پارکر مین پیدا ہوگئی تھی جسنے حکام سرکاری کو بلوائیون اور مفسدہ پردازون کی وجہ سے نہایت تنگ کر رکھا تھا اُس کے انسداد مین آپنے ایسی سعی بلیغ فرمائی کہ گورنمنٹ بمبئی نے نہایت شکرگزاری کے ساتھ آپ کی لائقانہ خدمات کا اعتراف کیا ۱۸۹۷ء مین جب بمقام شہر کراچی طاعون کی وبا کا خروج ہوا تو اُسوقت آپ نے نہایت پرشور

اور فتنہ پرداز جماعتون کو ہموار کر کے سگریگیشن کیمپ مین پہونچا دیا۔ اپنے ضلع کراچی کے کوہستانی اقطاع کے بندوبست کو بطور ایک خاص خدمت کے بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اور صاحب کمشنر نے آپ کی مستعدی عجلت اور قابلیت کی نسبت اپنی پسندیدگی ظاہر کی جب سنہ ۱۸۹۹ء مین دوبارہ طاعون کا زور ہوا اسوقت بھی آپنے مثل سابق نہایت تندہی و سرگرمی سے اپنے فرائض ادا کیے۔ ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو آپ کا تقرر عہدۂ جلیلہ ڈپٹی کمشنری و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی پر تھرو پارکر مین کیا گیا۔ اس زمانہ مین پھر اس مقام کے مفسدون نے سر اٹھایا تھا آپ نے تین مہینہ مین تمام فسادات کی بیخ کنی کر دی ۳۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۹ء کو آپ بمبئی مین انسداد طاعون کے کام پر تعینات کیے گئے۔ ہزاکسلنسی لارڈ سینڈہرسٹ صاحب نے اسکا اعتراف ایک جلسۂ عام مین کیا۔ فی الحال آپ منتظم آبادی نہر جمراو۔ سندھ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز و ممتاز ہین۔ سکونت جمراو سندھ۔

دلپت رام پران جیون کھکھر - راؤ صاحب۔ جسٹس آف دی پیس۔ آپ نومبر سنہ ۱۸۳۵ء کو بمقام دیو (پرتگالیون کی عملداری) اپنے نانا کے مکان مین پیدا ہوے جنکی تجارت موزمبیق مین بہت چمکی ہوئی تھی بچپنے ہی مین آپ کی والدہ کا انتقال ہو گیا تھا آپ کی نانی صاحبہ تلی بائی نے آپ کی پرورش کی۔ یہ بہت تعلیم یافتہ۔ روشنخیال اور خوش عقیدہ خاتون تھین۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے گجراتی و مرہٹی اور سنسکرت کی تعلیم پائی۔ پھر ایک گورنمنٹ اسکول مین آپ زبان پرتگالی حاصل کرنے کو بھیجے گئے چونکہ آپکو اپنی تعلیم آگے بڑھانا منظور تھی اسلیے آپ بمبئی آکر سنہ ۱۸۵۱ء مین الفنسٹن اسکول اور سنہ ۱۸۵۶ء مین الفنسٹن کالج مین داخل ہوے۔ آپ نے کلیر اسکالرشپ (وظیفہ) مع ڈپلوما کے لارڈ الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے ہاتھون سے پایا۔ سنہ ۱۸۵۸ء مین آپنے

امتحان وصول قانون پاس کیا۔ ۱۸۵۹ء مین آپ الفنسٹن اسکول کے زمرۂ معلمین مین داخل ہوے اور بعد چندے امتحان معلمین مین کامیاب ہوکر گوکلداس تیج پال گورنمنٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ اس عہدے پر آپ کو اپنی لیاقت اور کارگزاری دکھانے کا عمدہ موقع ملا۔ اور آپ نے اپنے افسران بالادست کو اپنی حسن کارروائی سے نہایت راضی اور خوش رکھا۔ ۱۸۶۹ء مین آپ ہز ہائنس ٹھاکر صاحب راجکوٹ متوفی کے نگران واتالیق مقرر ہوے۔ آپ نے اپنی کوشش اور محنت سے ٹھاکر صاحب کو زبان انگریزی مین ایسا مشاق کردیا جسکے لیے آپ کی تعریف و قدرشناسی کی گئی۔ ۱۸۷۱ء مین آپ کچھ مین انسپکٹر سررشتۂ تعلیم اور الفرڈ ہائی اسکول (بھوج) کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے۔ دو برس آپ نے اُن خدمات کو انجام دیا اور پھر آپ کو راؤ صاحب کچھ کی اتالیقی تفویض کی گئی۔ اُسوقت بھی آپ انسپکٹری پر مامور رہے اور آپ کے ذمہ رجیابائی صاحبہ (جو اب مہارانی بیکانیر ہین) کی تعلیم بھی سپرد ہوئی۔ اسی سال (۱۸۷۳ء) مین آپ کی تعلیمی خدمات بمقام کچھ کی بابت ڈیوک آف ارگائیل صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے آپ کو مبارکباد دی۔ اور سرکاری رپورٹون مین راؤ صاحب اور اُنکی ہمشیرہ صاحبہ کی تعلیم کی بابت آپ کی ثنا و صفت کی گئی۔ ۱۸۷۷ء مین آپ نے امداد قحط کی کمیٹی مین بحیثیت ممبر کے کام کیا اور ۱۸۸۰ء مین اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ صاحب کی معیت مین مردم شماری کا کام کیا۔ ۱۸۸۳ء مین باشندگان تیبرا نے ایک کتب خانہ آپ کے نام پر کھولا۔ ۱۸۸۴ء مین آپ نے کچھ مین ایک نمائشگاہ صنعت کا انتظام شروع کیا اور اُسے بخیر و خوبی انجام کو پہونچایا۔ یہی نمائشگاہ بعد کو سر جیمس فرگسن کے عجائب خانہ کی ایک طرح سے بنیاد ثابت ہوئی۔ ۱۸۸۶ء مین آپ ملازمت سرکاری سے وظیفہ یاب ہوے۔ راؤ صاحب کچھ نے آپ کو سردربار ایک خلعت فاخرہ سے مخلع کیا اور گورنمنٹ نے راؤ صاحب کا خطاب بطور اعزاز ذاتی مرحمت کیا۔ آپ شہر بمبئی کے جسٹس آف دی پیس۔ رائل ایشیاٹک

سوسائٹی کے رکن - اور مختلف تجارتی - خیراتی - اور علمی انجمنون اور فنڈون کے ممبر - ٹرسٹی (متولی) اور ڈائرکٹر اور چیر ہین - اور متعدد کتابون کے مولف اور مصنف بھی ہین - اور باوجود کثرت کاروبار کے آپ اپنی ملکی صنعت و حرفت کے بڑے حامی ہین چنانچہ اکثر نمائشگاہون مین آپ نوادر اشیاء صنعتی بھیجتے رہتے ہین اور وہان سے آپ کو سند و انعام ملا کرتے ہین سکونت مبئی -

---

حسن علی ولد محمد احسن - خان بہادر - خطاب خان بہادری ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جون ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا - سکونت کراچی واقع سندھ -

---

رتن جی بیزن جی - خان بہادر یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر آپکو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت نصیر آباد -

---

مانک جی کاؤس جی دوتی والا - خان بہادر - ۳ جنوری ۱۸۹۳ عیسوی کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا سکونت پونا -

---

جمال محی الدین - سید - خان بہادر - یکم مئی ۱۸۹۰ء کو خان صاحب کا خطاب اور ۳ جنوری ۱۸۹۳ء کو خان بہادر کا خطاب بجلدوے حسن خدمات آپ کو عطا ہوا - سکونت بھنڈگانون خاندیس -

---

نوشیروان جی شہریار جی - گنوالا - خان بہادر - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا -

سکونت بھروچ۔

دین شاہ دوسابھائی۔ گوروالا۔ خان بہادر یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور اعزاز ذاتی بصلہ حسن خدمات کے آپکو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا سکونت موہ وسط ہند۔

انندراؤ رام کرشن تالچرکر۔ راؤ بہادر۔ آپ اُن بزرگون مین ہین جو دنیا مین بے شور وشغب زندگی گزارتے ہین۔ اور اسپنے جوہر قابلیت کو نمود ونمایش کی غرض سے کبھی روزبازار نہین کرتے۔ آپ نے بمبئی کے رابرٹ منی انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی۔ اور اسکے بعد محض اپنی ذاتی فکر وتدبیر اور جد وجہد سے آپ دنیا مین کامیاب اور سربلند ہوے۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء مین آپ محکمۂ دیوان جمہور مین ملازم اور گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوے۔ بارہ برس تک آپ افواج ہند کے ٹرنسپورٹ سروس مین فوجون کے چالان کرنے کا کام کرتے رہے۔ اس خدمت کو اس سلیقہ اور شائستگی اور تندہی کے ساتھ آپنے ادا کیا کہ افسران بالادست ہمیشہ آپ کے مداح وثناخوان رہے۔ ۱۸۹۳ء مین آپ ڈاک یارڈ کے خزانچی کیے گئے اس خدمت کو بھی آپنے نہایت دیانت وامانت سے سرانجام دیا۔ ۱۸۹۷ء مین بصلہ حسن خدمات ہزاکسلنسی لارڈ الگن بہادر وایسراے کشور ہند نے آپ کو خطاب راؤ بہادر سے ممتاز فرمایا۔ آپ مدت سے بندورا میونسپلٹی کے ایک سرگرم وجفاکش ممبر ہین۔ اور اس مقام کی صفائی وحفظان صحت کے معاملہ مین آپ بجدے ساعی وکوشان رہتے ہین بحیثیت ایک ملکی ہمدرد کے آپ کو امور معاشرت کی اصلاح مین گونہ دلچسپی رہتی ہے آپ کا طرز عمل ثابت کررہا ہے کہ آپ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بغیر کسی

ہنگامہ آرائی کے ذاتی جدوجہد سے کام نکالنے کو بحث مباحثہ پر مرجح سمجھتے ہین۔
سکونت۔ بمبئی۔

ہردے رام انوپ رام۔ راؤ صاحب آپ کو جنوری ۱۸۸۹ء عیسوی مین
راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت۔ بھروچ

گنگاجی رام جی۔ راؤ صاحب۔ یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو راو صاحب کا خطاب
عطا ہوا۔ سکونت عدن۔

مہاواجی بلال گھیت۔ راؤ صاحب۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء
کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت رتناگری۔

پران شنکر تریوراشنکر۔ راؤ صاحب آپ کو ۲۴ مئی ۱۸۸۹ء کو راؤ صاحب
کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

للوبھائی نندلال۔ راؤ بہادر آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے
طور پر ۱۸۸۷ء مین عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔ بمبئی۔

مکندرائے متی رائے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو خطاب راؤ بہادری
کا ذاتی اعزاز کے طور پر ۹ جون ۱۸۸۴ء کو عطا ہوا۔ سکونت سورت بمبئی۔

حسین محمد خان۔ نواب۔ رئیس پالن پور۔ واقع گجرات۔ احاطۂ بمبئی۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ ہز ہائنس دیوان (نواب) سر شیر محمد خان بہادر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی ریاست پالن پور کے حقیقی چچا کے بیٹے ہین۔ آپ لوہانی پٹھان (عرف ہتیانی) ہین۔ آپ کے جد اعلی دیوان فتح خان سرکار انگریزی کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ جنگ افغانستان کے موقع پر اُنھون نے سرکار کو اونٹون اور شلیتون سے مدد دی تھی۔ اُنکے چار فرزند تھے۔ دیوان زور آور خان۔ نواب احمد خان۔ نواب عثمان خان۔ نواب سکندر خان۔ انمین سے پہلے فرزند زور آور خان اپنے والد کے بعد جانشین ہوے اور باقی فرزندون کو بصوابدید پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ منجملہ ریاست آٹھ آٹھ گانؤن بطور جاگیر دیے گئے۔ نواب عثمان خان علاوہ صفات فیاضی اور شرفا پروری کے علم دوست بھی تھے۔ اگرچہ اُنکا طریقہ مثل اپنے بزرگون کے مہدوی تھا مگر دیگر مذاہب کے علما سے بھی صحبت رکھتے تھے۔ اُنھون نے اپنے برادر معظم والی ریاست پالن پور کے ساتھ حضور پرنس آف ویلز کا (جو بفضلہ تعالی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند ہین) بمقام بمبئی شرف حضوری حاصل کیا اور ساٹھ برس کی عمر مین ۱۸۹۲ء مین انتقال کیا بجاے اُنکے نواب حسین محمد خان متمکن ہوے۔ آپ بھی مثل اپنے والد کے اُردو۔ فارسی۔ گجراتی اور انگریزی مین مہارت تامہ رکھتے ہین۔ آپ کو اپنی رعایا کی رفاہ وبہبود کا بہت بڑا خیال ہے چنانچہ آپ نے بگھوٹی سسٹم اور تقاوی فنڈ قائم کرکے اپنی رعایا کو بہت فائدہ پہونچایا اور زراعت کو اچھی ترقی دی ہے۔ قحط زدہ رعایا کی بھی آپ نے کافی اعانت کی۔ آپ گھوڑے کی سواری اور اُسکے حسن وقبح کے پہچاننے اور معالجہ کرنے مین مشہور ہین چنانچہ صاحبزادہ طالع محمد خان ولیعہد ریاست آپ کے شاگرد ہین۔ آپ کا ازدواج آپ کے چچا احمد خان کی بیٹی رتن بائی صاحبہ کے ساتھ ہوا۔ اُنکے بطن سے آپ کے لائق فرزند زبردست خان پیدا ہوے۔ انکو شیر کے شکار سے کمال

ذوق ہے اور یوروپین حکام کے ساتھ نہایت خلوص سے میل جول رکھتے ہین۔ کچھ دنون راجکمار کالج کاٹھیاوار مین تعلیم پائی ہے اور اب بطور خود ایک انگریزی معلم سے پڑھتے ہین۔ انکی شادی دیوان سر شیر محمد خان والی ریاست پالن پور کی بڑی لڑکی سے ہوئی ہے۔ سکونت مقام پالن پور۔

غالب بن عوض بن عمر القعیطی۔ پرنس۔ جانباز جنگ بہادر

آپکے جدامجد عمر بن عوض قبیلۂ قعیطی کے سرخیل تھے جو مشہور قبیلہ یافعی کی ایک شاخ ہے۔ وہ گذشتہ صدی کے اوائل مین ایک سو عرب کو ہمراہ لیکر اپنے وطن مالوف شبام سے جو ریاست شحر و مکلا کا ایک حصتہ ہے ہندوستان مین وارد ہوے اور حیدرآباد دکن کو اپنا مستقر قرار دیا اور وہین انتقال کیا۔ ۱۸۶۵ء مین سرکار نظام کی جانب سے اُنکو جانباز جنگ کا خطاب مرحمت ہوا تھا۔ اور آپ کے والد سلطان عوض بن عمر القعیطی کی ذاتی وجاہت اور خاندانی وقعت کے لحاظ سے اُنکو گورنمنٹ نظام نے سلطان نواز جنگ شمشیر الملک شمشیر الدولہ بہادر کے خطاب سے مخاطب کیا اور ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکے لیے بارہ ضرب توپ کی سلامی مُقرر کی جس مین تین ضرب بطور ذاتی اعزاز کے ہے۔ سلطان مذکور نے جون ۱۹۰۲ء مین عربی زبان مین ایک ایڈریس طلائی صندوقچہ مین رکھکر گورنمنٹ بمبئی کے توسط سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی خدمت مین روانہ کیا جسکے اظہار خوشنودی مزاج مین گورنمنٹ کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ وہ آیندہ سے ہز ہائنس سلطان شحر و مکلا کے لقب سے ملقب کیے جائین۔ آپ ہز ہائنس کے فرزند اکبر ہین۔ آپ کو آپ کے والد نے اپنی ریاست مین اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے اور زمام انتظام آپ ہی کے ہاتھون مین ہے۔ گورنمنٹ نظام نے آپ کو بھی جانباز جنگ بہادر کا خطاب عطا کیا ہے۔ اسوقت آپکی عمر چالیس سال

کی ہے - آپ کے دو فرزند ہین - بڑے صالح بن غالب ملقب بہ سیف نواز جنگ بہادر (عمر چوبیس سال) اور چھوٹے محمد بن غالب شمشیر یار جنگ بہادر (عمر اکیس سال) سکونت حیدر آباد دکن -

عمر بن عوض بن عمر القعیطی - پرنس - شمشیر نواز جنگ بہادر - آپ ہز ہائنس سلطان عوض بن عمر القعیطی سلطان شحر و مکلا کے خلف اصغر ہین - سرکار نظام سے آپکو شمشیر نواز جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے - اسوقت آپ کی عمر چونتیس سال کی ہے - سکونت حیدر آباد دکن -

صالح بن غالب بن عوض القعیطی - پرنس - سیف نواز جنگ بہادر - آپ ہز ہائنس سلطان عوض بن عمر القعیطی شحر و مکلا کے خلف اکبر سلطان غالب بن عوض جانباز جنگ بہادر کے بڑے فرزند ہین - آپ نہایت ذکی الطبع - علم دوست اور صالح نوجوان ہین - آپ کو علوم مغربیہ کے ملاحظہ کا خاص ذوق ہے - آپکی عمر اسوقت چوبیس سال کی ہے اور گورنمنٹ نظام سے سیف نواز جنگ بہادر کا خطاب آپ کو حاصل ہے - سکونت حیدر آباد دکن -

عبد الفتاح عرف اشرف علی - سید - مولوی - مفتی - نقوی - پیرزادہ - خان بہادر - ولادت ۱۲۳۲ھ - آپ کے جد امجد محمد صادق شاہ حسینی متوطن ناسک کو شاہجہان بادشاہ دہلی نے ۱۰۳۹ھ مین چار گانؤن کی جاگیر عطا کی تھی - ۱۲۶۲ھ مین آپنے افتا کی سند حاصل کی - ۱۲۷۱ھ مین عدالت دھولیا ضلع خاندیش کے مفتی مقرر ہوے - ۱۲۹۲ھ مین الفنسٹن کالج بمبئی مین فارسی و عربی کی مسند مدرسی پر سرفراز ہوے

آپ نے سر شتۂ تعلیم کے متعلق تقریباً بیس کتابین تصنیف کی ہین۔ یونیورسٹی کے سالانہ امتحانون مین آپ اکثر ممتحن رہے ہین جنوری ۱۸۸۷ء مین گورنمنٹ نے آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا بعدہ آپ نے پنشن لیکر اپنے وطن مالوف شہر ناسک مین سکونت اختیار کی۔ موروثی جاگیر کی سند بھی گورنمنٹ سے آپ کو ملی ہے۔ آپ کے دو فرزند ہین سید احمد اور سراج الدین محمد۔ دونون سرکاری سر شتۂ تعلیم مین ملازم ہین۔ سکونت ناسک۔

دھرنی دھر جیون داس۔ دیسائی۔ راؤ صاحب ۱۹۰۱ء مین آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت گوگو۔

وشوناتھ جنار دھن۔ کارندکر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو ۱۲ مئی ۱۸۹۸ء کو راؤ صاحب کا خطاب عنایت ہوا اور اسکے بعد ۲۴ مئی ۱۹۰۰ء کو خدمات عامہ کے جلدو مین عطاے تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ سکونت خاندیش۔

پٹلاجی راؤ۔ گوجر۔ بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۵ء مین فوجی خدمات کے صلہ مین بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت رتناگری۔
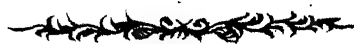
عبدالقادر۔ صوبہ دار میجر۔ خانصاحب۔ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب خان صاحب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت بلگام۔
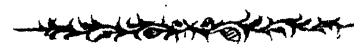
حیدر شاہ احمد شاہ۔ منشی خان صاحب۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت گودھرا۔

الیجا بنجمن۔ خان صاحب۔ آپ کو خانصاحب کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔ سکونت سکھر۔

شیولال موتی رام۔ راؤ صاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

نانا بھائی مورو با۔ راؤ صاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

خدا بخش۔ خانصاحب۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت عدن۔

یلپا بالا رام۔ راؤ بہادر۔ (جسٹس آف دی پیس) آپ ٹیلیگو جماعت کے ایک سربرآوردہ رکن اور بمبئی کے مشہور و معروف باشندے ہیں۔ محکمۂ تعمیرات کے ٹھیکہ دار کی حیثیت سے آپ نے جدید سکرٹریٹ۔ جدید ہائیکورٹ۔ یونیورسٹی۔ گھنٹا گھر برج۔ بھندر واڈا واٹر ورکس۔ کلابا پوائنٹ کے شمالی وجنوبی باڑیوں کو تعمیر کرایا ہے اور ما ورا انکے بہت سی سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی ملیں۔ اسٹیشن اور سڑکیں بنوائی ہیں۔ اِن عمارات کی تعمیر پر آپ نے مختلف شاہی انجنیروں۔ سول اور

ریلوے انجینیرون سے سندین حاصل کی ہین۔ شاہزادۂ البرٹ وکٹر مرحوم اور حضور ڈیوک و ڈچس آف کناٹ کی تشریف آوری کے موقعون پر آپ نے جو کار نمایان سرانجام کیے اُسپر کمیٹی استقبالی کے آنریری سکرٹری صاحبان نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور اسی قبیل کی خدمات کی نسبت ۱۸۸۴ء مین حضور وایسرا بہادر نے بھی آپ کا شکریہ ادا فرمایا تھا۔ آپ نے اپنی دریا دلی سے واری بندر پر پانچہزار روپیہ کے صرف سے ایک فوارہ معہ حوض کے تعمیر کیا ہے۔ آپ بمبئی مینوسپل کارپوریشن کے ممبر ہین۔ تین مرتبہ آپ کا انتخاب منجانب رعایا اور ایک بار منجانب گورنمنٹ ہو چکا ہے۔ آپ نے کماٹی پورہ مین ایک مدرسہ شبینہ کاروباری آدمیون اور لڑکون کے واسطے کھولا ہے۔ آپ اپنی جماعت مین تعلیم نسوان کے بڑے حامی ہین چنانچہ آپنے ایک مدرسۂ نسوان قائم کرنے مین بہت کوشش کی جو اب گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہے۔ ۱۸۷۵ء مین ایک کتب خانہ موسوم بہ "ٹیلیگو کتب خانہ" کھولا گیا اور آپنے اُسے معتدبہ رقم سے مدد دی اور اُسکے واسطے فرنیچر۔ کتابون اور اخبار کا سامان کر دیا۔ ۱۸۷۵ء مین آپ نے دیان وارد ک سبھا اپنی جماعت مین سودمند معلومات کے نشر و اشاعت کی غرض سے قائم کی۔ اِس سبھا مین تعلیمی اور اخلاقی مباحث پر بزبان مرہٹی لکچر دیے جاتے ہین۔ گزشتہ تین برس مین آپ نے کل ہندو قومون کو طاعون کی مصیبت مین ہر طرح کی اعانت و امداد بہم پہونچائی۔ آپ وہ پہلے شخص تھے جنھون نے ایک وسیع کیمپ صحت "بالارام کیمپ" کے نام سے قائم کیا ہے جسمین بارہ سو سے سولہ سو تک آدمی رہ سکتے ہین۔ نیز آپ نے "ٹیلیگو شفاخانہ طاعون" بھی دو برس سے قائم کر رکھا ہے۔ آپکی انھین خدمات پر گورنمنٹ نے اپنی مشکوری ظاہر کی اور راؤ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا اور آپ کے اہل ملک نے بھی آپ کے تمام احسانات (جو قحط اور طاعون کے زمانہ مین آپ نے اپنے ہموطنون پر کیے تھے) کا اعتراف نہایت شکرگزاری کے ساتھ

ایک عظیم الشان جلسہ مین کیا۔ سکونت بمبئی۔

اسمٰعیل خان ولد صالح خان۔ خان صاحب۔ آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کلابا۔

لکشمن گوپجی۔ ماتھر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو ۱۹۰۱ء مین راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

شیخ قادر۔ بہادر۔ آپ کو خطاب بہادری کا ۱۸۹۷ء مین فوجی خدمات کے جلدو مین عطا ہوا۔ سکونت گرگام۔

بہرام جی سہراب جی۔ کارڈ ماسٹر۔ خانصاحب۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۶ء کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت احمد نگر۔

عثمان حاجی۔ خانصاحب۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت ناسک۔

قادر داد خان گل خان۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فی الحال آپ ریاست خیرپور کے مدار المہام ہین۔ آپ کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب حسن خدمات کے جلدو مین ۲۵۔ مئی ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا۔ سکونت خیرپور۔

ایڈلجی دوسابھائی۔ خان بہادر۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کو بجلدوے حسن خدمات خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

اسحاق حاجی عیسیٰ حاجی۔ خان صاحب۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خان صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

وشوناتھ کیشو۔ جگلے کر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت دھاڑواڑ۔

گلاب داس پرشوتم داس۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

شنتارام وناٸک۔ کنٹک۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

بابو راؤ بھال چندر۔ اونکار۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

بال گنگا دھر ساٹھے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

ہوشنگ جی جاماسپ جی - پروفیسر - دستور شمس العلما - خان بہادر - ولادت ۲۶ - اپریل ۱۸۳۳ء - آپ دستور جاماسپ پچایائی جی کے چھوٹے بیٹے ہین - بچپنے ہی سے آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے پڑھنا شروع کیا اور تیرہ برس کی عمر مین آپ نے زند - پہلوی اور فارسی زبانون مین خاصی استعداد پیدا کرلی - اسی زمانے مین آپ کے والد کا انتقال ہوگیا لیکن آپ اس سے پہلے "نوازؔ" اور "مراتب" کی رسمین ادا کر چکے تھے - چند روز بعد آپ مع اپنے برادر کلان کے حیدرآباد تشریف لیگئے وہان تعلیم اور تلقین روحانی سے مستفیض ہوتے رہے اور وہان کے آٹھ نو برس کے قیام مین آپ نے زند - پہلوی - پازند - عربی - فارسی اور اُردو مین کمال حاصل کیا اور جب ۲۱ برس کی عمر مین آپ پونا تشریف لائے تو یہان آپ نے مشہور پنڈتون سے سنسکرت اور مرہٹی کی تعلیم شروع کردی - پھر لاطینی - جرمنی اور عبرانی زبان سیکھی اور علاوہ اپنی مادری زبان گجراتی کے بارہ زبانون مین مہارت پیدا کی - مذہب زردشتی پر آپ نے عالمانہ و فلسفیانہ کتابین لکھی ہین - آپ کی علمی قابلیت کی نہ صرف گورنمنٹ ہند نے قدرافزائی فرمائی ہے بلکہ شہنشاہ اسٹریا اور وائنا کی جماعت فلاسفہ نے بھی آپ کی تصانیف کی داد دی ہے - برارین جہان آپ کے دو بھائی معزز خدمات پر فائز تھے آپ کے تبحر علمی کی بہت بڑی قدرشناسی ہوئی اور آپ بحیثیت انعام کمشنر کے ملازمت سرکاری مین داخل ہوگئے - چھ مہینہ تک آپ نے اس عہدہ کا کام کیا بعد اسکے یہ عہدہ تخفیف مین آگیا - اب آپ کو محکمۂ پولس مین جگہ دینا تجویز ہوا مگر یہ خدمت آپ کی طبیعت کے بالکل مخالف تھی اس لیے آپ نے انکار کردیا اور پونا چلے آئے - بعد چندے غدر شروع ہوگیا اور اس نازک موقع پر آپ نے سرکار کی عمدہ خدمات انجام دین - آپ نے اپنے دوستون کی مدد اور اپنے صرف سے ایک محکمۂ مخبری قائم کیا اور تانتیا ٹوپی کی نقل و حرکت

کی اطلاع سرکار کو دیتے رہے۔ اُسوقت آپ کی جامعیت علوم اور زباندانی بہت کام آئی اور اگرچہ آپ کی جان خطرے مین رہی مگر آپ نے سرکار کی دلسوزی اور خیر خواہی مین کوئی کوتاہی نہین کی۔ آپکی ان خدمات کا اعتراف گورنمنٹ کے اعلی عہدہ دار برابر کرتے رہے ۱۸۵۹ء مین آپ کا انتخاب اعلی مقتداے پارسیان مالوہ کے منصب گرامی پر کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے بمقام مئو قیام کیا اور نہایت نفس کشی اور ریاضت کے ساتھ لوگون کے اخلاق و خصائل درست کرنے مین مصروف رہے۔ آپ ہی کی کوششون سے وہان ایک نفیس عبادت خانہ قائم ہو گیا اور آپ اُسمین وعظ و پند فرماتے رہے۔ آپ کی وجہ سے لوگون کے عقائد و مراسم مین بہت بڑی اصلاحات عمل مین آئین اور ایک مدرسہ اور ایک کتب خانہ کی بنیاد پڑ گئی جب آپ اِس مقام سے رُخصت ہونے لگے تو آپ کے ہم مذہبون نے ایک گرانبہا دوشالہ آپ کی نذر کیا اور ایک ایڈریس کے ذریعہ سے آپ کی مفارقت پر افسوس ظاہر کیا۔ آپ نے بحیثیت مینوسپل کمشنر کے جو خدمات کین اُن کا اعتراف مئو کی مینوسپلٹی نے ایک رزولیوشن مین کیا۔ اُسوقت ایک طرف تو سر رچرڈ ٹمپل نے آپ کو ملازمت سرکاری مین کسی عہدۂ جلیلہ پر لینے کی خواہش کی اور دوسری طرف گورنمنٹ بمبئی نے آپ کو مذہب زردشتی کی نایاب و نادر کتابون اور قلمی نسخون کی تلاش و جستجو کے واسطے طلب کیا۔ آپ نے اوّل الذکر سے انکار کیا اور آخر الذکر خدمت کو بخوشی قبول کر کے گجرات مین دورہ کرنے لگے۔ اِس سیاحت مین آپ نے سورت۔ بڑوچ۔ اُدوادا۔ نوساری۔ احمد آباد۔ کھمبائت اور چند دیگر مقامات کی سیر کی اور اسمین آپ کو بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ آپ کی ان خدمات کا اعتراف سر بارٹل فریر گورنر بمبئی نے سر دربار فرمایا۔ اِس سیاحت کے بعد آپ نے مذہب زردشتی پر جو کتابین زند پازند اور پہلوی زبانون مین لکھی تھین اُنکو مرتب اور مدوّن کر کے مع

حاشیہ و ترجمہ شائع کیا اور اِس طرح آپ نے یورپ کے محققین کے سامنے ایک ایسا
ذخیرۂ نادر پیش کیا جو اب تک اُنکے دسترس سے باہر تھا اور اب آپ کی تصانیف
مشہور آفاق ہوگئی ہین ۱۸۶۳ء مین گورنمنٹ نے آپ کو اسسٹنٹ پروفیسر علوم
مشرقیہ مقرر کیا اور بعد چندے ۱۸۶۶ء مین آپ دکن کالج کے پروفیسر فارسی مقرر
ہوے - ۲۹ اکتوبر ۱۸۶۶ء کو پارسیون نے آپ کو آپ کے بڑے بھائی کی جگہ دکن
اور مالوہ کا اعلی مقتداے مذہبی منتخب کیا اور چند ہی دن مین آپ کو اجمیر - بدنیرا -
ایگت پوری - بھساول - کھنڈوا - آبو - ناگپور اور کلکتہ کے پارسیون نے اپنا مقتدا
اور رہنما تسلیم کرلیا۔ آپ ۱۸۶۴ء سے ۱۸۸۴ء تک برابر بمبئی یونیورسٹی کے ممتحن زبان
فارسی مقرر ہوا کیے ہین اور پونا میونسپلٹی مین بھی جگہ پاتے رہے ہین۔ آپ کے تبحر علمی کی
یہ شان ہے کہ اکثر محققین یورپ آپ سے ملنے اور عقدہاے لاینحل کے حل کرنے کو
آپ کے پاس آتے ہین۔ علاوہ اِن زبانوں کے آپ زبان گجراتی کے عمدہ انشا پرداز
اور فصیح البیان مقرر بھی ہین اور اخبارات مین بہت نفیس نفیس خیالات ظاہر فرمایا کیے ہین۔
آپ کی لیاقت اور علمیت نے آپ کو بہت سے اعزازون سے مفتخر کیا ہے مثلاً
۱۸۶۵ء مین آپ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو منتخب ہوے۔ ۱۸۷۶ء مین آپکو گورنمنٹ
نے خطاب خان بہادر سے مخاطب کیا۔ اِس خطاب کی خوشی مین پونا - مئو - نیمچ -
اندور - حیدرآباد - برار اور ملک متوسط کے پارسیون نے آپ کو تہنیتی ایڈریس
دیے اور "بزم روز بہرام" نے ایک رقم معتدبہ جمع کر کے بمبئی یونیورسٹی کی تفویض
کی کہ اُسکی آمدنی سے ایک سالانہ انعام "بنام خان بہادر پروفیسر ہوشنگ انعام"
قائم کیا جائے۔ ۱۸۸۰ء مین آپ ایک اول درجہ کے سردار بنائے گئے اور ایک
خلعت عطا کیا گیا۔ ۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء کو شہنشاہ اسٹریا نے آپ کو ڈاکٹر فلسفہ کا خطاب
مرحمت فرمایا۔ آخر مین حضور ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب

شمس العلما سے سرفراز فرمایا۔آپ کے تین فرزند ہین (۱) آساجی حضور نظام کی سرکار مین درجۂ اول کی تعلقداری پر فائز ہین (۲) خان بہادر فیروز ایم۔اے دوم پریسیڈنسی مجسٹریٹ بمبئی اور (۳) خان بہادر مہر۔بی اے قانون کے عالم اور پونا کینٹونمنٹ کے چیف اکزیکیٹو افسر ہین۔سکونت پونا۔

بہمن جی جاماسپ جی۔ دستور۔سی۔آئی۔ای۔ولادت ۱۸۲۵ء آپ ایک عالی خاندان پارسی باشندگان مغربی ہند سے ہین۔اِس خاندان کے مورث اعلیٰ دستور جاماسپ آسا نوساری (گجرات) کے متوطن تھے۔آپکے آبا واجداد پیشوایان ملت سے تھے اور اُنکو اگلے وقتون مین شاہنشاہ دہلی کے دربار تک رسائی کا سلسلہ اور علم وفضل کے سبب سے قدر ومنزلت کا وسیلہ حاصل تھا اور یہ مقدس عہدہ ابتک آپ کے خاندان مین موجود ہے۔چنانچہ آپ کے حقیقی بھائی شمس العلما دستور ہوشنگ دکن مین اعلیٰ مقتدا ے مذہب ہین۔آپ دستور جاماسپ کے تیسرے بیٹے ہین۔آپ نے بھی اپنے والد سے دینی علوم مین تعلیم پائی تھی اور اُس مرتبہ تک پہونچ چکے تھے جو ایک دینی مقتدا کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے مگر آپ مین معاملات تمدنی کے نظم ونسق کا مادہ فطرت سے ودیعت رکھا گیا تھا۔چنانچہ جب گورنمنٹ انگریزی کو ۱۸۵۳ء مین منجانب سرکار نظام ملک برار تفویض ہوا تو آپ وہان تحصیلدار مقرر ہوے۔آپ نے محض اپنی ذہانت۔بیدارمغزی اور جفاکشی کے ذریعہ سے نمایان ترقی کی اور مسلسل ایک سے ایک مشکل اور اعلیٰ درجہ کی ذمہ داریون کے عہدون پر فائز ہوتے گئے۔اُسوقت ملک مفوضہ کی حالت کسی طرح قابل اطمینان نہ تھی۔چارون طرف ناراضی پھیلی ہوئی تھی۔چنانچہ اِسی مادۂ فاسد نے ترقی کرکے ۱۸۵۷ء مین ایک خوفناک بغاوت کی صورت پیدا کی۔اُس نازک وقت مین

آپ کی دانشمندی مصلحت بینی۔ استقلال۔ جرأت سے جو کار نمایان ہوے وہ اس صوبہ
کی تاریخ مین یادگار رہین گے۔ اگرچہ آپ سول ملازمت مین تھے مگر اُس وقت
آپ نے ایک لائق فوجی آفیسر کا کام دیا۔ اُس زمانے مین آپ ضلع ایلچ پور کے
انچارج تھے اور حسب الایماے کرنل بیئر کیمپبل کمانڈنگ آفیسر آپ نے باغیون کی
حرکات وسکنات کی خبر رسانی اور اُنکے مختلف گروہون کے مابین سلسلۂ آمد و شد و
پیغام کو قطع کرنے مین ایسی کامیابی حاصل کی جس سے افسران فوجی کو اپنے مقاصد
مین بہت مدد ملی۔ یہ نہایت مشکل اور خطرناک کام تھا۔ باغی آپ کے قتل کے درپے
تھے مگر آپ نے اِسکی مطلق پرواہ کی۔ جولائی ۱۸۵۸ء مین تانتیا ٹوپی مع اپنی جمعیت
کے نربدا کی گھاٹی مین داخل ہوا۔ باغیون کی فرودگاہ سے ایلچ پور ایک سو پچیس ۱۲۵
میل کے فاصلہ پر ہے مگر آپ نے کچھ ایسا انتظام کر رکھا تھا کہ تین دن مین اس واقعہ
کی خبر آپ کو پہونچ گئی اور آپ نے میجر ہیر کمانڈنگ ایلچ پور کو باغیون کے ارادے
سے مطلع کیا۔ فوراً جن درون سے باغیونکے آنے کا اندیشہ تھا وہان فوج بھیجدی گئی
روہیلہ افغانون کی مفسدہ پردازی سب سے زیادہ باعث تکلیف تھی اُس کا
استیصال بھی آپ ہی کی وجہ سے ہوا۔ روہیلون سے بمقام چچپہ سخت مقابلہ ہوا اس
معرکہ مین آپ اوّل سے آخر تک شریک رہے۔ اِس جنگ کے لیے فوج برطانیہ کو
ایک فاصلہ دور و دراز شبا شب طے کرنا پڑا تھا۔ اہل فوج نہایت خستہ اور بھوکے
پیاسے تھے۔ اِس موقع پر عین اُسوقت جب گولیون کا مینھ برس رہا تھا آپ نے
بذات خود رسد بہم پہونچانے کا بند وبست کیا اور اُسمین کامیاب ہوے میدان
جنگ سے زخمی افسرون کے اُٹھالانے مین جو استقلال اور شجاعت آپ سے
ظاہر ہوئی اُسنے افسران فوجی کو متحیر کر دیا۔ اِسی جنگ کے واقعات سے آپکو ایک
افسر جنرل ہل صاحب (سر ولیم ہل صاحب کے سی۔ آئی۔ ای) نہایت شکرگزاری

کے ساتھ یاد کرتے ہین۔ وہ لکھتے ہین کہ گرمی کے دن تھے فوج بیس میل کی مسافت طے کر کے چھ بجے شام کو کیمپ مین پہونچی اُسوقت آپ نے نہین معلوم کسطرح اور کیونکر بکثرت انگور مہیا کر دیے جس سے تھکے ماندے فوجیون خصوصاً اُن لوگون کو جو میدان جنگ مین زخمی ہوے تھے نہایت تقویت اور تفریح حاصل ہوئی۔ اکثر باغیون کو آپ نے بذاتِ خود گرفتار کیا۔ تسلط کے بعد آپ کی خدمات کی گورنمنٹ نے پوری پوری قدردانی کی سنہ ۱۸۶۴ء مین آپ اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے۔ پھر خفیفہ کی ججی پر ترقی کی۔ پھر آپ کو کمپنی آف دی انڈین امپائر کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ ۱۸۸۳ء مین خدمت سرکاری سے کنارہ کش ہوے۔ گورنمنٹ نے بجلدوے خیر خواہی ہزار روپیہ ماہوار اصل پنشن پر اضافہ فرمایا اور پبلک نے ایک مجمع عام مین جسمین صاحب کمشنر اور دیگر عہدہ دار موجود تھے ایک قیمتی صندوقچہ پیش کیا۔ سرکار کے ساتھ وفاداری کرنے کے علاوہ آپ نے ملک کی خدمات مین بھی بہت بڑا حصہ لیا۔ مثلاً ہندو مسلمانون مین جو قدیم تنازع چلا آتا تھا اُسکو رفع کیا۔ اس مصالحت مین آپ نے عاملانہ قوت سے بالکل کام نہین لیا بلکہ محض اپنے ذاتی اثر اور حُسن اخلاق سے کامیابی حاصل کی۔ صوبۂ برار کے عوام و خواص خواہ یورپین ہون خواہ ہندوستانی آپ سے محبت رکھتے ہین اور عزت کرتے ہین اور اس محبت کا اظہار اُس وقت کامل طور سے ہوا جب آپ مدت دراز تک خدمت کرنے کے بعد ملازمت سے کنارہ کش ہوے کمیشن کلب نے جس کے آپ ممبر ہین (اور یہ عزت بھی آپ کے لیے مخصوص ہے) ایک الوداعی دعوت کی۔ اِسکے علاوہ ۲۳۔ مارچ سے یکم مئی ۱۸۸۱ء تک یعنی سوا مہینہ کے قریب مختلف اضلاع اور متعدد فرقون کی طرف سے ایک سلسلہ الوداعی دعوتون کا قائم رہا۔ آپ نے ملکی زراعت کے قدیم طریقون کی ترقی دینے کے لیے جو تجربات کیے اُس سے

ملک کو بہت فائدہ پہونچا۔ روئی کی کاشت اور تجارت کو ترقی دینے مین آپ نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مختلف بازار قائم کیے۔ چنانچہ آپ ہی کی کوششون کا نتیجہ ہے کہ روئی ملک برار کی بہبود کا ایک خاص ذریعہ ہوگئی۔ اب ایک درجن سے زیادہ کارخانے زیر نگرانی یورپین انتظام کے قائم ہوگئے۔ صیغۂ تعلیمات کی طرف بھی آپ کی توجہ ہمیشہ مبذول رہی۔ چنانچہ بالاپور کا اسکول آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ یہ اُس زمانہ کا واقعہ ہے جب وہان تعلیم کا نام ونشان بھی نہ تھا اب ایک مستقل محکمہ زیر نگرانی ایک ڈائرکٹر کے جسکا بیش قرار مشاہرہ ہے قائم ہے اور روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ عام صحت کی طرف سے بھی آپ بے خبر نہ تھے مسافرون کے آرام اور ملکی تجارت کو ترقی دینے کی غرض سے آپ نے متعدد سڑکین نکالین اور دھرم سالے اور تالاب بنوائے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ مینوسپل کے کام کی جانب پبلک کو توجہ دلائی۔ قحط ۱۸۹۹ء مین آپ کے ذاتی اثر سے ساہوکارون نے رفع تکالیف کے لیے فنڈ مہیا کرنے مین ایسی اعانت کی کہ اُس قحط کی سختی اس صوبہ مین محسوس نہ ہوئی۔ سرکار انگریزی کے سوا دیسی ریاستون مین بھی آپ کو اعزاز حاصل ہے ۱۸۸۶ء مین آپکو مہاراجہ سوامی راؤ ہلکر نے عہدۂ دیوانی ریاست کے لیے طلب کیا۔ اگرچہ بوجہ نہ طے ہونے بعض شرائط کے اس عہدہ پر آپ کا تقرر نہین ہوا مگر تا زمانۂ قیام مہاراجہ نے کمال اکرام واعزاز کیا اور ایک خلعت گرانبہا مرحمت فرمایا۔ سکونت بمبئی۔

ہیبت راؤ۔ ہر۔ دیش پانڈے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت شولا پور۔

بھاسکر راؤ بالکرشن پٹیل - راؤ بہادر - جے پی - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو مرحمت ہوا - سکونت برودہ

شنکر راؤ جی - گندھی - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا - سکونت پونا -

دولب جی ڈی وید - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا - آپ ریاست پالن پور کے دیوان ہین - سکونت پالن پور

دادو باسکھارام شرولکر - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا - سکونت پونا -

گنوبندو - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

موتی رام راجہ رام - راؤ بہادر - وکیل - آپکو ۲۰ - مئی ۱۸۹۵ء کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - سکونت سورت

واسدیو پانڈورنگ - راؤ بہادر - جے پی - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۸ - جولائی ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت بمبئی -

خان صاحب سید مظہر علی رئیس ممبرا افریقہ

راؤ بہادر ناراین ترمبک ویدر ئیس بمبئی

راؤ صاحب انت نرائن ڈلوی رئیس بمبئی

راؤ صاحب دادا بھاجی شلکے رئیس پونا

مظہر علی - سید - خان صاحب - ولادت ۱۸۵۸ء آپ کے بزرگ دہلی کے رہنے والے تھے - آپ کے والد کا نام سید خورشید علی تھا - آپ ابتداءً محکمہ ریزیڈنسی عدن مین ہیڈ کلرک مقرر ہوے - آپ نے عدن کی جدید آبادی کی تعمیر مین بڑی مدد کی جسکے بانی مبانی کرنل ہنٹر صاحب تھے - اِس کے بعد آپ ملک بربر شمالی مشرقی افریقہ کے دفتر اجنبسی مین ہیڈ کلرک ہوے اس قصبہ کے جلجانے کے بعد جدید طور پر جو نیا قصبہ آباد و تعمیر ہوا اُس مین آپ نے نمایان کام کیا - ۱۸۹۵ء مین گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو خان صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - آپ بربر مین ضلع افسر ہین اور دیوانی و فوجداری درجۂ سوم کے اختیارات آپ کو حاصل ہین - آپ کے چار صاحبزادے ہین سید نصرت علی - سید نظام علی - سید شمشیر علی - سید ذوالفقار علی - اول ملازم سرکاری اور دوم و سوم مدرسۂ علیگڈھ مین تعلیم پاتے ہین اور چوتھے ہنوز خردسال ہین سکونت - بربر افریقہ
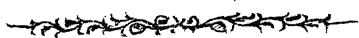
نارائن ترمبک - بید - راے بہادر جسٹس آف دی پیس - ولادت ۱۸۵۶ء آپکے بزرگ بید یعنی مصرانی طبیب ہوتے چلے آئے ہین - آپ کے پردادا اسدا شیو بھٹ بید پیشواؤں کے عہد مین ایک نامی بید تھے - اُن کا نام اب تک مرہٹواری مین زبانون پر جاری ہے - آپ کے والد تقریبًا پچہتر برس تک نہایت کامیابی کے ساتھ طبابت کرتے رہے اور آخر کار تارک الدنیا ہوکر سنیاسی ہوگئے اور سو برس سے زیادہ عمر مین وفات پائی - بعض خاندانی ضرورتون کے لحاظ سے آپ نے صرف امتحان میٹریکیولیشن تک کامیابی حاصل کی اور پھر سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور اب تک ملازم ہین - آپ سکریٹریٹ پریس بمبئی کے منیجر ہین - انسداد طاعون کے خطرناک کامون مین آپ نے گورنمنٹ کی اعانت کی اور رعایا کو فائدہ پہونچایا - آپ کو ۱۸۹۹ء مین تین اعزاز حاصل ہوے - (۱) خطاب راؤ صاحب (۲) جسٹس آف دی پیس (۳) راے بہادر آپ قومی اور رفاہ عام کے کامون مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین - سکونت بمبئی -

انت نرائن ڈلوے۔ راؤ صاحب۔ سنہ ۱۹۱۰ء مین آپ کو بصلۂ خدمات نمایان گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز راؤ صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت بمبئی۔

دادا نتھاجی شلکے ۔ راؤ صاحب۔ آپ ذات کے مرہٹے ہین ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوے۔ آپکے آبا و اجداد مشہور خاندان جگتاپ سے تعلق رکھتے ہین جو قصبہ لسواڈ کلکٹری پونا مین واقع ہے۔ ڈیڑھ سو برس سے آپ کے مورث کولاپور کے ایک گانؤن مین آکر آباد ہوے۔ آپ کے بزرگ یہان کے پٹیل یعنی چودھری رہتے آئے اور شلکے کے لقب سے معروف ہوے۔ اس لقب کی اصلیت تو نہین معلوم ہے لیکن مرہٹی زبان مین شلکے رئیس یا سردار کو کہتے ہین اور اُنکے مورثون مین ایک صاحب مسمی آپاجی شلکے زمانۂ حکومت سیواجی مین ایک ممتاز سرکاری عہدہ پر مامور تھے۔ راؤ صاحب نے محض اپنی ذات خاص سے ترقی کی اور ایک گمنام اور حقیر حالت سے عروج حاصل کر کے شہرت اور بلند نامی پیدا کی۔ آپ کے والد راجہ کولاپور کے ملازم تھے اور خاص کام پر بنارس کو بھیجے گئے تھے۔ اس اثنا مین راجہ صاحب تلجاپور واقع حیدرآباد دکن کے تیرتھ کو گئے اور اثناء راہ مین انتقال کیا۔ یہ افسوسناک واقعہ سنہ ۱۸۶۳ء مین وقوع پذیر ہوا اور تمام معاملات درہم و برہم ہوگئے اور بعد کو ریاست پر برٹش گورنمنٹ نے قبضہ کر لیا۔ جب آپ کے والد بنارس کو واپس آے تو سوا اس کے چارہ نہ دیکھا کہ پیادون کی ایک رجمنٹ مین جسکو برٹش گورنمنٹ کولاپور مین بھرتی کر رہی تھی آپ اپنا نام لکھوائین۔ مسٹر داداجی شلکے آٹھ برس کی عمر مین رجمنٹ مذکور کے پرٹیڈ کے میدان مین ایک روز کھیل رہے تھے کہ اس اثنا مین کپتان کلارک افسر رجمنٹ مذکور کی نگاہ انپر پڑ گئی۔ اُنھون نے چند سوالات کیے اور مسٹر شلکے نے اُنکے جوابات ایسے معقول دیے کہ کپتان صاحب بہت خوش ہوے اور حکم دیا کہ وہ رجمنٹ کے کم عمر سپاہیون مین بھرتی کر لیے جائین۔ اب اُنھون نے رجمنٹ کے اسکول مین مرہٹی پڑھنا

شروع کی اور سالانہ امتحان مین اول انعام حاصل کیا اور وہ انگلش اسکول کو بھیجدیے گئے۔
تین برس تک اُس اسکول مین رہنے کے بعد فروری ۱۸۵۵ء مین وہ بطور اپرنٹس کولاپور
کی پیدل رجمنٹ کے اسپتال مین بحیثیت ادنیٰ مڈیکل ملازم کے رکھ لیے گئے اور ۱۳۔ جولائی
۱۸۵۷ء کو جب ستائیسوین رجمنٹ بمبئی نے غدر کیا تو یہ اپنی رجمنٹ مین موجود تھے جس وقت
باغیون نے شہر کے قلعۂ بگا پر قبضہ کیا تو کولاپور کی پیدل رجمنٹ اُسکے مقابلہ مین مصروف
تھی۔ اسپتال کا ایک خاکروب جو سپاہیون کے قریب کھڑا تھا اُسکے مُنھ پر باغیون کی
ایک گولی لگی اور مسٹر شلکے کو اُس زخمی خاکروب کے زخم کو صاف کرنے اور مرہم پٹی کرنے کا
کام سپرد ہوا۔ ماہ ستمبر ۱۸۵۸ء مین اُن کو اسپتال اسسٹنٹ کے عہدہ پر ترقی دیگئی اور یکے
بعد دیگرے رتناگرھی کی چھاؤنی اور جیل اور بمبئی اور سندھ کے مختلف اسپتالون مین اُنکا
تبادلہ اور تقرر ہوتا رہا۔ رسالہ سندھ مین بھی اُنھون نے کام کیا۔ ۱۸۶۴ء مین کشمیر اور
۱۸۶۶ء مین سول اسپتال کراچی مین اُن کی تقرری ہوئی۔ وہ ابیسینیا مین جنگی فوج کے
ساتھ بھی کام پر بھیجے گئے اور وہان اول اسپتال اسسٹنٹ کے درجے پر ترقی پائی۔ پھر
لیٹ کیولری کی تیسری رجمنٹ کے ہمراہ تعینات کیے گئے جو زولا مین جہاز سے اُتری تھی۔
اس فوج کے ساتھ کمپ انٹالو مین اُتر کر وہ ستائیسوین (خواہ اول) بلوچی پیدل رجمنٹ
اور بعد ازان دیسی فوج کے فیلڈ اسپتال کے ساتھ ڈاکٹر ویلی صاحب کے ماتحت تعینات
کیے گئے۔ میگڈالا پر حملہ ہونے اور اُسکی تسخیر کے زمانہ مین وہ اُسی فیلڈ اسپتال کے ہمراہ تھے جس
دن میگڈالا پر دھاوا ہوا تھا اُس دن یوروپین رجمنٹ نمبر ۳۳ کا ایک گورا زخمی ہوا اور وہ ایک
ڈولی پر سوار کر کے لوگ اُسکو کمپ مین لیے جاتے تھے اس اثنا مین اُسکا بانس ٹوٹ گیا اور
ڈولی بردارون نے بمجبوری ڈولی زمین پر رکھدی مسٹر داجی یہ حالت دیکھکر خود ابیسینیا
کے ایک باشندے کے جھونپڑے کی طرف چلے گئے اور اُسکے مکان کے چھپر سے ایک بانس کھینچ لائے
ڈولی کو درست کیا اور زخمی سپاہی کو کمپ مین پہونچا دیا۔ ڈاکٹر ٹرن بل صاحب (جو بعد کو

گورنمنٹ بمبئی کے سرجن جنرل مقرر ہوے) اُس موقع پر آگئے تھے چنانچہ اُنھون نے ایک خاص سرٹیفکٹ کے ذریعہ سے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے اور مسٹر داداجی کی جفاکشی اور مستعدی اور حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ مہم ابیسینیا سے واپس آنے کے بعد مسٹر داداجی شلکے احمدنگر پولس اسپتال مین مقرر ہوے پھر بلگام کو تبادلہ ہوا جہان ۱۸۷۱ع تک وہ کام کرتے رہے۔ اُن کے اعلیٰ افسر نے سفارش کی کہ وہ گرینٹ میڈیکل کالج مین بھرتی کرلیے جائین اور اسسٹنٹ سرجن کا امتحان پاس کرین۔ ماہ۔ اپریل ۱۸۷۱ع مین وہ اس سفارش کی منظوری کے بعد میڈیکل کالج بمبئی مین داخل کیے گئے اور کامیابی کے ساتھ امتحان پاس کیا اور ۲۴ مئی ۱۸۷۶ع کو جے جے اسپتال بمبئی کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے ۱۸۷۶ع مین کلکٹری تھانہ مین ایک خاص کام پر بھیجے گئے۔ پھر بمبئی مین عام خدمات پر مامور ہوے۔ ۱۸۷۷ع کے قحط کے زمانہ مین جب الکال ڈسپنسری کے مہتمم تھے تو علاوہ اپنی خاص خدمات کے ایک بہت بڑے کارخانۂ امداد مزدوران قحط کا انتظام کرتے رہے۔ حکام بہت خوش رہے اور اسناد حسن کارگزاری عطا کیے۔ ماہ فروری ۱۸۸۰ع مین صاحب ڈپٹی سرجن جنرل نے مسٹر شلکے کو ہوبلی ڈسپنسری مین مقرر کیا۔ اور بعد کو وہ اُس میونسپلٹی کے کمشنر اور چیرمین بھی مقرر ہوے اور میونسپلٹی مین معقول اصلاحات کے بانی ہوے جسکا خاص شکریہ میونسپلٹی نے ادا کیا۔ ۱۸۸۷ع کی جوبلی اعلیحضرت قیصرہ وکٹوریہ مین آپ نے جو اہتمام اور انتظام کیا تھا صاحب کلکٹر دھاروار نے سرکاری حیثیت سے اُسکا اعتراف کیا کیونکہ آپ نے غریب مرہٹے لڑکون کے لیے پانچ پانچ روپیہ کے چار انعامات مقرر کیے تھے جنکو گورنمنٹ نے سرکاری چٹھی کے ذریعہ سے قبول کیا۔ اپریل ۱۸۸۸ع مین مسٹر شلکے نے پوناڈسپنسری مین جانے کی خواہش ظاہر کی اور گورنمنٹ نے اِسکو خوشی سے قبول کیا۔ ۹۷-۱۸۹۶ع مین جب طاعون نے خروج کیا تو مسٹر شلکے نے علاوہ اپنے فرائض متعلقہ ڈسپنسری کے حکام طاعون کو بھی اپنی خدمات سے مدد دی اور ماہ اپریل ۱۸۹۸ع مین عہدہ سے کنارہ کش

ہونے کے بعد بھی چار مہینہ تک بخوشی خاطر سرجن میجر ڈبلیو۔یل ریڈ چیف پلیگ افسر کے ماتحت کام کرتے رہے۔ان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے بطور امتیاز ذاتی آپ کو راؤ صاحب کا لقب عطا فرمایا۔اور سرجن میجر ریڈ اور سرجن جنرل بنبرج نے بصلہ حسن کارگزاری متعلقہ انسداد طاعون اعلیٰ درجہ کے اسناد عطا فرمائے۔سکونت پونا۔

آذرجی سہراب جی۔خان صاحب بجلدوے خدمات محکمہ پرمٹ کے آپ کو خطاب خان صاحب بطور اعزاز ذاتی ۲۔جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔سکونت زیلا۔

حسن علی ملا حکیم جی۔خان صاحب۔آپکو ۳۔جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔سکونت بمبئی۔

عبداللہ خان۔سردار بہادر۔آپ کو سردار بہادر کا خطاب ۱۸۹۵ء مین بجلدوے خدمات فوجی عطا ہوا۔سکونت پونا۔

سہراب جی مہربان جی۔ہیوائی۔خان بہادر۔آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین ۱۴۔نومبر ۱۸۸۲ء کو۔خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔سکونت بمبئی۔

کشوری لال۔رائے بہادر۔آپ کو رائے بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو بطور اعزاز ذاتی بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا تھا۔آپ گورگانون کے رہنے والے ہین۔آپ کا تعلق راجپوتانہ مالوہ ریلوے سے تھا۔

کاؤس جی جمشید جی ۔لال کاکا۔ خان بہادر۔ آپ ۱۹۔ ستمبر ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوے۔ خان بہادر کا خطاب ۲۱۔ فروری ۱۸۸۴ء کو اُن خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپ نے محکمۂ ڈاک کے مختلف عہدون پر انجام دی تھین۔ اپریل ۱۸۸۱ء مین جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے۔ آپ ممالک متوسط و برار کے ۱۸۸۹ء مین اور راجپوتانہ کے ۱۸۹۰ء مین ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل تھے۔ سکونت احمد آباد۔

ہمت لال دھیرج رام۔ راؤ بہادر۔ جے پی ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

پرشوتم اودھوجی۔ راؤ صاحب۔ جے پی ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب سے آپ مخاطب ہوے۔ سکونت بمبئی۔

نارائن رگھوناتھ۔ گورکشکر۔ راؤ صاحب ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

شاہ پسند خان ولد ارسلا خان۔ وڈیرو۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی کے ۲۰۔ مئی ۱۸۹۶ء کو بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا۔ وڈیرو آپ کا خاندانی لقب ہے۔ سکونت کوٹ سلطان سندھ۔

لال جی پرشوتم رائے۔ دیوان بہادر۔ راو بہادر۔ آپ کے یہ دونون خطاب دیوان بہادر اور راؤ بہادر ذاتی ہین۔ خطاب اول ۲۵۔ مئی ۱۸۹۲ء کو اور خطاب دوم ۱۵۔

دسمبر ۱۸۸۱ء کو عطا ہوا تھا۔ یہ خطابات آپ کو بجلدوے اُن خدمات کے عطا ہوے
جو آپ نے بحیثیت اسسٹنٹ رزیڈنٹ بروده کے کی تھین۔ سکونت احمد آباد۔

یوسف ڈیوڈ۔ خان بہادر۔ یہ خطاب اعزاز ذاتی کے طور پر بہ جلدوے
حسن خدمات ۲۶۔ مئی ۱۸۹۴ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

کرشن راؤ جے رام۔ راؤ بہادر۔ راؤ صاحب کا خطاب ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو
اور راؤ بہادر کا ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت مالیگاون۔

مہادیو۔ کے کمٹھیکر۔ راؤ بہادر۔ راؤ صاحب کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۵ء کو اور
راؤ بہادر کا خطاب ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

راؤ جی راؤ ساموںت۔ سردار بہادر۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ سردار بہادر کا
خطاب آپ کو ۱۰۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو فوجی خدمات کے صلہ مین عطا ہوا۔ آپ اعلیٰ حضرت
قیصر ہند کی افواج کے رسالدار میجر اور حضور ہز اکسلنسی نواب کمانڈر انچیف بہادر
ہند کے ایڈیکانگ ہین۔ سکونت سانگلی۔

فرامزار دشیر موس۔ خان بہادر۔ خان بہادر کا خطاب ۱۲ مئی ۱۸۹۸ء
کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رسول بخش شیر محمد۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی

۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت شکارپور۔

صدرالدین خان اعظم الدین خان بخشی میر۔ خان بہادر۔ آپکو خان بہادر کا خطاب یکم۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

فضل اللہ لطف اللہ۔ فریدی۔ خان بہادر۔ جے پی۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

واسدیو مہادیو سمرتھ۔ دیوان بہادر۔ آپ ریاست برودہ مین صوبہ ہین۔ دیوان بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا یہ قدرافزائی منجانب گورنمنٹ اُن خدمات کے متعلق تھی جو آپ نے انسداد طاعون مین انجام دین آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت برودہ۔

کیخسرو سہراب جی نریمان۔ لفٹنٹ کرنل۔ آپ فی الحال ناسک مین سول سرجن ہین۔ آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم ۲۴ ۔ مئی ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے خدمات رفاہ عام عطا ہوا ہے۔

غلام حسین۔ روگھے۔ خان صاحب آپ کو ۳۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مارتنڈ وامن۔ راؤ بہادر ۱۸۸۷ء مین راو بہادر کا خطاب آپکو عطا ہوا سکونت پونا

آدمجی پیربھائی رفیع الدین سیٹھ - جے - پی - آپ ۱۳ - اگست ۱۸۴۵ء کو دھوراجی واقع ریاست گونڈل مین پیدا ہوے - آپ کے والدین افلاس کی وجہ سے آپ کو ابتدائی تعلیم سے زیادہ نہین دے سکے - سترہ برس کی عمر مین بمبئی جاکر آپ نے ایک قلیل رقم سے تجارت شروع کی - چند روز بعد آپنے دو ایک مختصر سرکاری ٹھیکہ لیے اور انہین ایسی ایمانداری - مستعدی اور قابل اطمینان طریقہ سے اپنے فرائض انجام دیے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اور سرکاری محکمون مین بھی آپ کا نام مشہور ہو گیا - ۱۸۶۷ء مین آپنے بمبئی کے سلاح خانہ کے متعلق بہت سے ضروری ٹھیکہ لیے جنسے آپکو اسوقت تک برابر تعلق رہا ہے ۱۸۷۰ء مین آپ نے فوجی خیمہ جات کے فراہم کرنے کا ٹھیکہ لیا - اگرچہ اسوقت تک فتحگڈھ اور جبلپور کے لیئے یہ تجارت مختص تھی لیکن آپ نے سب مشکلات باسانی طے کین اور اب آپ کے خیمون کی بہت بڑی مانگ رہتی ہے - آپ کے کارخانہ کے بنے ہوے خیمون کی تعریف بسا اوقات فوجی افسرون نے کی ہے - ۱۸۸۴ء کی جنگ مصر اور ۱۸۷۹ء کی افغانی لڑائیون مین آپ کے خیمے زیادہ تر استعمال کیے گئے - ۱۸۷۰ء مین سر رچرڈ ٹمپل صاحب گورنر مدراس نے آپ کو دو سو گاڑیون کی تیاری کا حکم دیا آپ نے اُنکو نہایت قلیل مدت مین بنوا کر روانہ کر دیا جو نہایت عمدہ مضبوط و مستحکم ثابت ہوئین - گورنمنٹ بمبئی نے آپ کی ان خدمات کے صلہ مین آپ کے لیئے ایک سرکاری اعزاز کی سفارش کی لیکن آپ نے اپنی منکسر المزاجی سے قبول نہ کیا - آپ نے اپنے اہل ملک کے فائدہ کے لیئے مضافات بمبئی مین چمڑہ رنگنے - بوٹ اور کاٹھیان بنانے کے کارخانے قائم کیے ہین جہان عمدہ سے عمدہ مال تیار ہوتا ہے - گورنمنٹ نے آپ کی اُن نمایان خدمات پر جو آپنے اہم مواقع پر انجام دی ہین بارہا آپ کا شکریہ ادا کیا ہے - اوائل دسمبر ۱۸۹۶ء مین آپکو گورنمنٹ ہند نے سالہاے ۹۸-۱۸۹۷ء کے لیے بمبئی کا شریف مقرر کیا - آپ اپنی قوم مین سب سے پہلے شخص ہین جنکو اس عہدہ پر مامور ہونے کی عزت حاصل ہوئی - جب آپکو

یہ منصب جلیل حاصل ہوا تو مختلف مقامات پر چالیس اڈریس آپ کی خدمت مین پیش
کیے گئے جس سے آپ کی ہر دلعزیزی کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔ مبارکباد اور اظہار
خوشی کے جلسون مین سب سے زیادہ تابناک وہ جلسہ تھا جو ۱۹۔ جنوری ۱۸۹۸ء کو
بمقام بمبئی پیٹیٹ ہال مین بصدارت سر دین شاہ مانک جی پیٹیٹ (بیرسٹرایٹ لا) منعقد ہوا تھا
جسمین ہزارون ہندوستانی رؤسا اور یوروپین اصحاب شریک تھے اور جسمین آپ کو
ایک مطلا صندوقچہ مین اڈریس پیش کیا گیا تھا۔ بوہرون کے فرقہ داؤدیہ کے سب سے
اعلیٰ مذہبی پیشوا نے بھی آپ کو دعوت دی اور آپ کی خدمت مین ایک اڈریس پیش
کیا جسمین آپ کو "رفیع الدین" کا خطاب عطا فرمایا گیا سنہ ۱۸۹۸ء مین ایک معتدبہ رقم
صرف کرکے آپ نے اپنے فرقہ کی شادی اور غمی کی دعوتون کے متعلق نہایت عمدہ اصلاحات
فرمائین۔ آپ نے مکہ معظمہ اور کربلاے معلیٰ کے حاجیون کے آرام و آسایش کے لئے نہایت
عمدہ انتظام کیا ہے سنہ ۱۸۸۵ء مین آپنے تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ صرف کرکے اپنی قوم
کے لیے بمبئی مین ایک دار الصحت بنوا دیا ہے جسمین ایک نہایت خوبصورت مسجد اور
ایک شفاخانہ بھی ہے۔ آپنے یتیم لڑکون کی پرورش اور تربیت کا بھی انتظام کیا ہے۔
آپنے قحط سالی کے زمانہ مین اہل ملک کو بہت بڑی سیرچشمی و دریا دلی سے مدد دی ہے
مختصر یہ ہے کہ آپنے ابتک اہل ملک کی بھلائی اور خاصۃً مسلمانون کی تعلیم ترقی و بہبود
کے لیے جسقدر روپیہ صرف کیا ہے اُسکا اندازہ نہین ہوسکتا۔ آپ کی فیاضی کا اثر صرف
آپکی قوم ہی تک محدود نہین ہے بلکہ بلا لحاظ مذہب و ملت تمام اقوام و ملل اُس سے
مستفید ہوتے ہین۔ حال مین آپ نے چھ لاکھ روپیہ کی ایک رقم کاٹھیاوار کے
قحط زدہ لوگون کی امداد کے لیئے مرحمت فرمائی ہے۔ سکونت بمبئی۔

بھاگچندر کرشن۔ بھٹو او بکر سرنائٹ۔ آپ ۱۹۔ فروری سنہ ۱۸۵۲ء کو پلاسپی

مین پیدا ہوے - آپ ایک نہایت قدیم اور معزز برہمن خاندان سے ہین تلینگام کے بھٹوا دیگر صاحبان اپنی عمدہ خدمات کے سبب ہمیشہ پیشواؤن کے دربار اور گورنمنٹ انگلشیہ مین معزز و ممتاز رہے ہین - آپ نے ابتدائی تعلیم بمبئی مین پائی اور اُسکے بعد آپ گرانٹ میڈیکل کالج مین داخل ہوے - یہان آپ نے شروع ہی سے نہایت کامیابی حاصل کی حتّٰی کہ جب ۱۸۷۳ء مین آپ نے ایل - ایم کا امتحان پاس کیا تو آپکا نام فہرست مین سب سے اول تھا اور آپ نے ایک طلائی تمغہ اور ایک انعام بھی حاصل کیا - پھر آپ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے اور چند روز اُس طرح کام کر کے آپکی خدمات ریاست پالن پور کو ایک معزز عہدہ پر منتقل ہوئین اور یہان آپنے جو قابلیت اور لیاقت ظاہر کی اسکی لارڈ سالسبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے داد دی ۱۸۷۶ء مین آپ بڑودہ بھیجے گئے اور ورنیکلر کالج آف سائنس کے پرنسپل مقرر ہوے - اس عہدہ کا کام بھی آپ نے ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جملہ رئیس اور سردار آپ سے راضی اور خوش رہے - چنانچہ آپ وہان ملک الاطبا سے مخاطب اور درباری معالج متعین ہوے آپکی قابلیت اور اخلاق کریمانہ نے ہر شخص کو آپ کا گرویدہ کر لیا اور نہ صرف ریاست بڑودہ مین بلکہ گجرات - کاٹھیاوار اور دور دور تک آپ کا نام نامی مشہور و معروف ہو گیا - چنانچہ ابتک آپ متعدد ریاستون مین وہان کے رئیسون کے طبی مشیر ہین - ۱۸۸۵ء مین آپنے بڑودہ چھوڑ کر بمبئی مین اقامت اختیار کی اور یہان بہت جلد آپ کو نمود حاصل ہوئی حتّٰی کہ آپ جسٹس آف دی پیس اور بمبئی یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - آپ میونسپل کونسلر بھی منتخب ہوے اور کارپوریشن نے آپ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر اور بعد چندے اُسکا چیرمین مقرر کیا - آپکا تعلق بہتیری انجمنون اور مجلسون سے ہے اور باوجودیکہ آپکو اپنے پیشہ کے کام سے فرصت نہین ہے تاہم آپ معاملات ملکی مین برابر شرکت فرماتے ہین - اپنے پیشے مین آپ نہایت ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے ہین

اور اسی سے خاص بمبئی اور دیگر مقامات مین بھی آپ ہمیشہ نہایت کامیاب رہے ہین۔ آپکے ملکی خدمات کے اعتراف مین لارڈ سینڈ ہرسٹ صاحب گورنر بمبئی نے ۱۸۹۷ء مین آپ کو اپنی مجلس واضعان آئین و قوانین کا ممبر مقرر کیا اور یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو "نائٹ" کے خطاب سے ممتاز و سربلند فرمایا۔

عبد الخیر ولد فتح خان۔ خان بہادر۔ آپ کو خطاب خان بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت سندھ۔

نوشیروان جی ہرمزجی۔ چوکسی۔ خان بہادر۔ آپ کو یہ خطاب ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا تھا۔ سکونت بمبئی۔

محمد مرید ولد محمد وارث۔ خان بہادر۔ آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت حیدر آباد سندھ۔

سید عظیم الدین سید غلام محی الدین۔ قاضی۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا تھا۔ سکونت پونا۔

پالن جی ہرمزجی داداچان جی۔ خان بہادر۔ آپ اسسٹنٹ سرجن ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

داؤد بھائی موسیٰ بھائی۔ خان بہادر۔ جے۔ پی۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۸ء

کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت ممبئی۔

رتن جی رستم جی۔ ودیا۔ خان بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت ممبئی۔

پشوتن جی سہراب جی بچہ والا۔ خان بہادر۔ آپکو ۱۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت ممبئی۔

داراشاہ رتن جی چیچگر۔ خان بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت ممبئی۔

عبدالرزاق بن قرطاس۔ خان بہادر۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت ممبئی۔

گوبند گوپال۔ اُچگانونگر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو اُن خدمات کے صلہ مین جو میونسپلٹی بیلگام مین آپنے انجام دین ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا سکونت بیلگام۔

داتو گنیش۔ سبنس۔ راؤ صاحب۔ صیغۂ طبی (مڈیکل) مین عمدہ خدمات کی انجام دہی کے صلہ مین آپکو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا سکونت پونا۔

مُھلوجی نرسوجی۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

دی پی چوَن۔ ڈاکٹر۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گوبند راؤ۔ ایم۔ ڈھوکلے۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۱۸۹۹ء مین خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

انتاجی رام چندر۔ جگلے کر۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت دھاڑواڑ۔

بالکرشن بھیواجی۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

تاناجی نکھوا۔ پٹیل۔ راؤصاحب۔ آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

آدم یوسف بھائی۔ شیخ۔ خان صاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

نثار حسین - سید - خان صاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

صالح محمد ابراہیم - خان صاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء کو خان صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

مانک جی جمشید جی - چندنا - خان صاحب - آپ کو ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

رامچندر ترمبک - آچاریہ - راؤ بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت تھانا -

ہیچراوا چُیت ہر ہیر - راؤ بہادر - آپ کو ۲۴ - مئی ۱۸۹۹ء کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بیلگام -

سری کرشن واسدیو جی - ورلیکر - راؤ بہادر - آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی و پونا -

ڈھاک جی کاشی ناتھ جی - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ - مئی ۱۸۹۰ء کو عطا ہوا - سکونت پونا - بمبئی -

چندا سنگھ کاں سنگھ ۔ شاہانی ۔ راؤ بہادر ۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۰ ۔ مئی ۱۸۹۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا ۔ سکونت حیدر آباد سندھ ۔

پران جیون وشوناتھ ۔ راؤ بہادر ۔ آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ودھون ۔ کاٹھیاوار ۔

کرشنا جی رام چندر ۔ گرورے ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو ۲۱ ۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت ستارہ ۔

بھاؤ رائے رنچھوڑ رائے ۔ ویسائی ۔ راؤ صاحب ۔ آپکو ۲۱ ۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت گودھرا ۔

دیوجی اُدھارجی ۔ جوٹین ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو ۲۱ ۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

سکھارام امرت پال شنکر ۔ راؤ صاحب ۔ معاملت دار ۔ آپکو ۲۱ ۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت احمد نگر ۔

عبد الرحمن حاجی محمد ۔ قدوائی ۔ خان بہادر ۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۳ ۔ جون ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

محمد خان-میرزا-ملک الکتاب - خانصاحب-سلسلۂ انساب حضرت حبیب ابن مظاہر اسدی مشہور رفیق و ناصر حضرت امام حسین علیہ السلام و یکے از ہفتاد و دو تن شہدائے کربلا تک پہونچتا ہے-آپکی ولادت ۱۲۶۹ھ مین بمقام شیراز ملک فارس واقع ہوئی ۱۲۸۵ھ مین سیاحتاً وارد ہندوستان ہوے اور بمبئی مین قیام اختیار کیا اور اسلامی ترقی کے بہترین مشاغل یعنی کتب علمیۂ اسلامیہ کے شیوع و نشر مین خاص کوشش شروع کی اور سلسلۂ تجارت کو از حد ترقی دی تاآنکہ دور دور تک آپ کے نامی کارخانہ کی شہرت ہوگئی-چنانچہ ۱۳۰۰ہجری مین دولت علیۂ ایران نے لقب ملک الکتاب سے ملقب فرماکر عزت دی-۱۳۱۷ھ مین دولت قوی شوکت انگلشیہ نے بصلۂ حسن خدمات لقب خان صاحب سے ملقب فرمایا-آپ کی تالیفات و تصنیفات مین کتب ذیل کے اسما قابل ذکر ہین-کتاب آداب خادم و مخدوم-کتاب مہر الف النہار-کتاب سیر الائمہ-تاریخ انگلینڈ-تاریخ اسرار الہند کتاب مفتاح الرزق کتاب آیات الولایہ-فرہنگ خداشناسی-سکونت بمبئی-

---

ٹہل رام کھیم چند-سی-آئی-ای-آپ کراچی میونسپلٹی کے چیرمین ہین ۱۲ مئی ۱۸۹۸ء کو سی-آئی-ای کا خطاب عطا ہوا-سکونت کراچی-

---

ویر چند دیپ چند-سی-آئی-ای-جے-پی-آپ کو سی-آئی-ای کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا-سکونت احمد آباد-

---

فضل بھائی وسرام-سی-آئی-ای-جے-پی-آپ کو خطاب سی-آئی-ای کا یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو عطا ہوا تھا آپ بمبئی اور بمبئی پریسیڈنسی کے جسٹس

آف دی پیس ہین - سکونت بمبئی -

چنی لال بینی لال - آنریبل راؤ بہادر - سی - آئی - ای - راؤ بہادر کا خطاب ذاتی ہے یہ خطاب ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو عطا ہوا تھا - بعد ازان ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو سی - آئی - ای - کا خطاب ملا - مقام سکونت بھروچ -

بھیما چاریہ - جھلکی کر - مہا مہو پادھیا - ولادت ۱۸۳۸ء بمقام موضع جھلکی - آپ کے مورث اعلیٰ مہا جہ تر وِدو دینکر بھٹ کو موضع جھلکی بطور جاگیر ملا تھا - آپ کے والد رام بھٹ ہین اور والدہ سرستی بائی ایک بڑے پنڈت کی لڑکی تھین - آپ ویشنو ہین ہین آپ کے بڑے بھائی وامنا چاری جھلکی کر پونا کالج مین سنسکرت کے پروفیسر تھے اور کتاب کاویہ پرکاش کے مصنف تھے - آپ کا جنیو آٹھوین برس ہوا اور آپ اوائل عمر مین ویدا ور اونپشد اپنے گاؤن مین پڑھتے رہے - ۱۲ برس کی عمر مین تحصیل علم کے لیے اگرھیڑہ جو بھیما ندی کے کنارے واقع ہے بھیجے گئے - یہان پانچ سال تک کتب متداولہ پڑھنے کے بعد چوبیس برس کی عمر مین اپنے گھر آئے پھر تکمیل علوم کے لیے پونا گئے اور یہان نامی گرامی سنسکرت کے عالمون سے پڑھتے رہے - اسکے بعد بمبئی گئے - یہان ڈاکٹر جے بلر صاحب پروفیسر سنسکرت کو علمی تحقیقات مین مدد دینے کی غرض سے تین سال تک رہے اور اُنکی سفارش سے الفنسٹن کالج مین سنسکرت پروفیسر مقرر ہوے - ۲۸ برس تک اس کالج مین خدمت کی - زمانہ ملازمت کالج مین نیائے سدھانت کو گجراتی زبان مین ترجمہ کیا یہ کتاب ایم اے کلاس کے طلبہ کے لیے بہت مفید ہوئی - ۱۸۸۸ء مین مہا مہو پادھیا کا خطاب سرکار سے مرحمت ہوا - بمبئی مین آپ نے تیس سال سے زیادہ قیام کیا اور اکثر عالمانہ مضامین پر لکچر دیتے

رہے - ۹۴-۱۸۹۳ء مین تیرتھ جاترا کے طور پر بلاد و امصار ہندوستان کی سیاحت کی -
۱۸۹۵ء مین ساتن بھارت مہا پریشد کی صدارت پر ممتاز ہوئے - ۱۸۹۶ء مین پنشن
لیکر اپنے وطن مالوف کو واپس آئے اور اب تعلیم وتعلم اور عبادات اور ریاضات
مین مصروف ہین - سکونت کرناٹک -

نوروزجی پشوتن جی - وکیل - خان بہادر - سی - آئی - ای - آپ احمدآباد
کے ایک سربرآوردہ رئیس ہین - آپ تعلیم نسوان اور ترقی یافتہ طریقہ زراعت کے
معاملہ مین بہت شغف وانہماک رکھتے ہین - آپکے رفاہ عام کے کامون مین ایک تو
نُوروزجی نراشرت فنڈ ہے جسے آپ نے اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بلاتفریق قوم
وملت احمدآباد کے مفلوک الحال غربا کی اعانت کیجایا کرے - دوسرے آپ کا بنایا ہوا
نہایت خوبصورت پارسی دھرم سالہ ہے - پھر آپ نے ایک فنڈ بغرض تعمیر شفاخانہ
و دواخانہ علاج چشم کھولا ہے اور آپنے اور آپ کے بھائی جہانگیر پشوتن جی وکیل نے
ایک آتشکدہ اور پارسیان احمدآباد کے واسطے ایک ہال بھی تعمیر کرایا ہے - ۱۸۸۸ء
مین آپ کو خطاب خان بہادر سرکار سے مرحمت ہوا - اور ۱۸۹۷ء مین آپ خطاب
سی - آئی - ای سے سرفراز کیے گئے - اور آپ کو ایک نقرئی پاس جبن حیاتی دیا گیا ہے
جسکے ذریعہ سے آپ بمبئی بڑودہ سنٹرل انڈیا اور اُس سے ملی ہوئی ریلون پر سفر کرسکتے
ہین - سکونت احمدآباد -
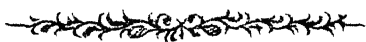
پران جیون داس پربھوداس - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راے بہادر کا
بطور ذاتی اعزاز کے ۱۹۰۱ء مین عطا ہوا تھا - سکونت بڑودہ -

ہنومان داس جیرام داس۔ سنگی۔ راو بہادر۔ آپ کو سنہ ۱۹۰۱ عیسوی مین راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا سکونت شولاپور۔

پالن جی رتن جی۔ خانصاحب۔ آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۵۔ اگست سنہ ۱۸۸۱ء کو بہ جلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی

رمضان عبداللہ۔ خانصاحب۔ آپ کو ۲۴۔ مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کراچی۔

بھیکاجی امرت۔ چوبے۔ راؤ صاحب۔ یکم جون سنہ ۱۸۸۸ء کو بجلدوے خدمات نمایان جو صیغۂ طبی (میڈیکل) مین آپ نے کین راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

نیلکنٹھ گوبند۔ گوکھلے۔ راؤ صاحب۔ آپ کو راؤ صاحب کا خطاب ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو بہ تقریب جشن جوبلی علیا حضرت ملکہ قیصرہ ہند بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا۔ سکونت میراج۔

ہری نراین آپٹے۔ تمغہ قیصر ہند۔ آپ کو تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے خدمات رفاہ عام ۲۴۔ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو عطا ہوا۔

شیورام مہادیو۔ نجوشی۔ راؤ صاحب۔ سنہ ۱۹۰۱ء مین راؤ صاحب کا خطاب

آپکو عطا ہوا۔ سکونت رتناگری ۔

ملپیا بسپیا - وَرَد - راؤ صاحب - آپ کو ۱۹۰۱ء مین خطاب راؤ صاحب عطا ہوا - سکونت شولاپور -

زورآور خان عمر خان - ملک - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ ورا ہی واقع ریاست پالن پور کے رئیس ہین - آپ کو تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم ۲۴ مئی ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے خدمات رفاہ عام عطا ہوا - سکونت وراہی علاقہ پالن پور -

سدا شیو کرشنا بابت - رسالدار تمغہ قیصر ہند - آپ کو تمغہ قیصر ہند درجہ دوم ۲۴ مئی ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے خدمات رفاہ عام عطا ہوا -

رتنسی مولجی - تمغہ قیصر ہند جے پی - آپ کو ۲۴ - مئی ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے خدمات رفاہ عام تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم مرحمت ہوا -

فریدون جی کویرجی تاراپور والا - ایل سی - ای - سی - آئی - ای آپ کو ۱۹۰۰ء مین تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم اور جنوری ۱۹۰۱ء مین سی - آئی - ای کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا -

وشن جی تریکم جی - راؤ صاحب - ۲ - جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا آپکو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

دلپت بھائی کھنڈو بھائی - دیسائی - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو آپکو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا - سکونت - بمبئی -

گوپال داس خوشحال داس - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو راؤ صاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

منوجی راگھوجی - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا آپکو مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

رام جی بھگوان - بھگت - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

مولجی نارائن - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

یشونت بالکرشن بروے - راؤ صاحب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو بہ جلدوے اُن خدمات کے جو آپنے معاملتداری مین انجام دین آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی

داراب پشوتن سنجانہ - دستور شمس العلما - جے پی - آپ کو شمس العلما کا خطاب ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا - آپ پارسیون کے اعلیٰ مذہبی رہنما ہین - سکونت بمبئی

پیر شاہ مردان شاہ ولد پیر حزب اللہ شاہ ۔ شمس العلما ۔ آپ کو شمس العلما کا خطاب سنہ ۱۹۰۰ع مین عطا ہوا تھا ۔ سکونت کنگری ضلع ٹکار پور سندھ ۔

روشن علی اسد علی ۔ میر ۔ خان صاحب ۔ ۳ ۔ جون سنہ ۱۸۹۹ع کو آپکو خطاب خانصاحب کا عطا ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

دادابھائی سہراب شاہ ۔ منصفنا ۔ خان صاحب ۔ آپ کو سنہ ۱۹۰۰ع مین خان صاحب کا خطاب عنایت ہوا ۔ سکونت کراچی ۔

نواز علی بیگ ولد محمد باقر بیگ ۔ مرزا ۔ خان صاحب آپ کو سنہ ۱۹۰۰ع مین خان صاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت سندھ ۔

نوشیروان داراجی ۔ مرزا ۔ خان صاحب ۔ آپ کو سنہ ۱۹۰۱ع مین خانصاحب کا خطاب عنایت ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

لکشمن جیواجی ۔ تلوے ۔ راؤ صاحب ۔ آپ کو اُن نمایان خدمات کے جلدو مین جو آپ نے محکمۂ ڈاک مین انجام دین ۲ ۔ جنوری سنہ ۱۸۹۴ع کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت شاہ پور ۔

نرائن راؤ رام بابا ۔ ادیورہ ۔ راؤ صاحب سنہ ۱۸۹۴ع مین راؤ صاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا ۔ سکونت کنارہ ۔

لکشمن بھیکا جی - واٹھرکر - راؤ صاحب آپکو یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت خاندیش -

رگھو بیندر کرشن - راؤ صاحب - آپکو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بیجا پور -

گوپال رام چندر - پادھیے مہامہو پادھیا آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب ۱۸۸۷ء مین گورنمنٹ سے عطا ہوا اس اعزاز کی وجہ سے آپ دربار مین راجگان خطاب یافتہ کے بعد بیٹھنے کے مجاز ہین سکونت راجہ پور -

دولت راے سمپت راے - منشی - راؤ بہادر آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو علیا حضرت ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی مین عطا ہوا - سکونت سورت -

راوجی ترمبک - راؤ بہادر آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر راؤ بہادر کا خطاب ۲ - جنوری ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا - سکونت رتنا گری -

نرسی رام وجے رام - راؤ بہادر - آپ کو یکم جون ۱۸۸۸ء کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت کیرا -

کمار شری کلو با سی-آئی-ای-آپ کو سی-آئی-ای کا خطاب ۳۰-جون ۱۸۸۴ء کو عطا ہوا-سکونت کچھ-

رستم جی مانک جی-خانصاحب-۲۹-مئی ۱۸۸۶ء کو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے حسن خدمات کے صلہ مین عطا ہوا-سکونت بمبئی-

عبدالقیوم خان ولد نواب عبدالحکیم-خانصاحب-آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶-فروری ۱۸۸۷ء کو بصلۂ حسن خدمات بتقریب جشن جوبلی علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند خانصاحب کا خطاب عطا ہوا-سکونت بھساول-

کرشن لال اچھو رام-راؤصاحب-آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۳۰-جولائی ۱۸۸۶ء کو بطور اعزاز ذاتی کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا-سکونت احمد آباد-

جیس گوبند-ناگویکر-راؤصاحب-یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا-سکونت زوگانون ضلع رتناگری-

رگھوناتھ رامچندر-شرگانونکر-راؤصاحب-یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا-سکونت کوٹھاپور-

منوچہر جی کاؤس جی-مرزبان-خان بہادر-سی-آئی-ای-اے-

ایم - آئی - سی - ای - ایف - آر - آئی - بی - اے - جے - پی - آپ ۷ - جولائی ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوے - آپ نے پہلے الفنسٹن ہائی اسکول بمبئی مین اور بعدہٗ پونا کالج مین تعلیم پائی پھر آپ گورنمنٹ اسکول آف انجینرنگ پونا مین داخل ہوے - ۱۸۵۶ء مین آپ نے محکمۂ تعمیرات عامہ کے داخلہ کا امتحان پاس کیا اور دوسرے سال آپ اس محکمہ مین اس خدمت پر مامور ہوے کہ شہر پونا مین آبرسانی کے کام کی پیمایش کرین پھر پونا اور اُسکے حوالی مین آپ مکانات اور پلون کی تعمیر کے کام مین متعین ہوے - ۱۸۶۳ء مین آپ کو یہ خدمت ملی کہ پُرانی پرتگالی فصیل کو منہدم کر کے نئے شہر بمبئی کی بنیادین قائم کین - پھر آپ اسسٹنٹ انجنیر مقرر ہوے - ۱۸۶۶ء مین آپ کی نسبت گزٹ مین شایع ہوا کہ آپ ایگزیکیٹو انجنیر اور سرویر کے اسپشل اسسٹنٹ مقرر ہوے - اس خدمت پر مامور ہوکر آپ نے علاوہ اور عمارتون کے جنرل پوسٹ آفس - گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس - سر جمشید جی جیجی بھائی کے مدرسہ صنعت وحرفت اور گوکلداس تیجپال شفاخانہ کی عمارتین اپنے اہتمام سے تعمیر کرائین - ۱۸۷۶ء سے ۱۸۹۲ء تک آپ شہر بمبئی کے ایگزیکیٹو انجنیر کے عہدہ پر سرفراز رہے - عمارات مندرجہ ذیل کے نقشہ جات آپ ہی نے بنائے اور تعمیر کا کام بھی آپ ہی کی نگرانی مین ہوا - الگزینڈرا گرلس اسکول - کاما ہاسپٹل براے مستورات واطفال - البلس آبسٹٹرک شفاخانہ - انڈو برٹش انسٹیٹیوشن - گورنمنٹ سنٹرل پریس - اسٹیٹ رکارڈ آفس (محافظ خانہ سرکاری) قلعہ کا خیراتی دواخانہ - فرامزجی ڈنشا پیٹیٹ لیبورٹری - آوابائی منزل (زیر تعلیم دائیون کے واسطے) آپ نے متعدد گرجا گھر اور دیگر عمارات کو دوسرون کے نقشون کے مطابق تعمیر کرایا - ۱۸۷۷ء مین دربار قیصری کے موقع پر آپ کو خطاب خان بہادر گورنمنٹ سے مرحمت ہوا اور ۱۸۹۱ء مین - سی - آئی - ای - کے خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے - آپ کی خدمات ملکی کی نسبت گورنمنٹ بمبئی اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا نے متعدد مواقع پر اپنی مشکوری کا اظہار کیا -

آپ جسٹس آف دی پیس ہین۔ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو ہین اور لندن کی کئی انجمن فنون تعمیر وانجنیری کے ممبر ہین۔ سنہ ۱۹۰۱-۰۹ء مین آپ شہر بمبئی کے مینوسپل کارپوریشن کے صدر انجمن رہے ہین اور سنہ ۱۸۹۳ء مین مینوسپل کارپوریشن نے اپنا ایگزیکیٹو انجنیر بھی مقرر کیا تھا۔ آپ اس عہدے پر ابتک فائز ہین۔ جب آپ نے محکمۂ امورات عامہ سے اپنا تعلق قطع کیا تو گورنمنٹ ہند نے ایک خاص رزولیوشن اظہار تحسر مین شائع کیا کہ انکو آپکے قابل تعریف خدمات کے خاتمہ پر سخت افسوس ہے۔ سکونت بمبئی۔

رامجی۔ پانڈو۔ راؤصاحب۔ ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

نرائن گوبند۔ دیشمکھ۔ راؤصاحب۔ سنہ ۱۹۰۰ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا۔ سکونت شولاپور۔

ہرجیون سندرداس۔ راؤصاحب۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

موہن جی پرانجیونداس۔ راؤصاحب۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین آپکو خطاب راؤصاحب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

منچارام گھیلابھائی۔ راؤصاحب۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

مورو کرشنا - دھولکر - راؤصاحب - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۲۴ مئی ۱۸۸۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت اکولنیر ضلع احمد نگر -

مادھو راؤ جانوجی - پنوار - راؤصاحب - آپکو راؤصاحب کا خطاب ۱۸۸۳ء مین بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت مالی گانون -

لمباجی راؤ ٹکوجی راؤ - راؤصاحب - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۴ - مئی ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت کرنڈواڑ ضلع بیجاپور -

منگیش کلیان - شاستری - راؤصاحب - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت کولھاپور -

مُرار راو کشیر ساگر - راؤصاحب - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

وشنو رام چندر - اسٹیکر - راؤصاحب - بجلدوے اُن خدمات کے جو آپ نے بحالت معاملتداری انجام دین ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت چاس -

ڈیوڈ سالومن - خانصاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

نوروزجی بہرام جی - سنتوک - خانصاحب - جے پی - ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ نے خطاب خانصاحب کا پایا - سکونت بمبئی -

آذرجی جمشیدجی - خانصاحب - آپ کو ۲۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات خطاب خانصاحب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

کاؤس جی ہرمزجی داداچان جی - خانصاحب - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بجلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

رتن جی دھن جی بھائی - خانصاحب - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو بجلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

فضل احمد - خان صاحب - آپ کو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت کراچی -

جمشیدجی ہرمزجی - مارکر - خان صاحب - آپ نے ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو

خانصاحب کا خطاب حاصل کیا - سکونت کراچی -

اعتبار خان احمد خان - خانصاحب - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء عیسوی کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت جلگانون -

محمد فرید الدین - خانصاحب - ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو آپ کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

مہر ہوشنگ - دستور - خان بہادر - ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا اور ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا - سکونت پونا -

غلام مصطفیٰ ولد غلام احمد - خان بہادر - آپ کو سنہ ۱۹۱ء کو خطاب خان بہادر عطا ہوا - سکونت لارکانہ -

سنگدِ گل محمد شاہ - خان بہادر - سنہ ۱۹۰۱ء کو آپ کو یہ خطاب مرحمت ہوا - سکونت کراچی -

آذرجی منوچہرجی - دلال - خان بہادر - سنہ ۱۹۰۱ء کو آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت بھروچ -

پالن جی آذرجی مستری - خان بہادر - آپ کو خان بہادر کا خطاب

۳۔جون ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔سکونت کراچی۔

نتھو بابو جی۔راؤ بہادر۔آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۳۔اگست ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔سکونت جامگانون۔احمد آباد۔

پاربتی شنکر منی شنکر دیو۔راؤ بہادر۔آپ کو اعزاز ذاتی کے طور پر ۱۶۔فروری ۱۸۸۷ء کو علیا حضرت ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی کی تقریب مین راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔سکونت سورت۔

جیون جی جمشید جی۔مودی شمس العلما۔جے۔پی۔آپ کو شمس العلما کا خطاب بوجہ فضیلت علوم مشرقی ۳۔جون ۱۸۹۳ء کو عطا ہوا۔سکونت بمبئی۔

نارائن رگھوناتھ۔شاستری۔گوکھلے۔مہامہوپادھیا۔آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶۔فروری ۱۸۸۷ء کو بوجہ علمی فضیلت کے علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کے جشن جوبلی کے مبارک موقع پر عطا ہوا۔سکونت کاگل واقع کولھاپور۔

امتھالال سکرلال۔دیسائی شمس العلما۔آپ کو شمس العلما کا خطاب علمی فضیلت کے سبب سے ۱۹۱۰ء مین عطا ہوا۔سکونت برودہ۔

مگن لال جیچند۔راؤ صاحب۔ولادت یکم دسمبر ۱۸۴۸ء۔۲۶۔مئی

۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا۔ سکونت کپدونج۔

ترمبک اننت ۔ رسوادکر ۔ راؤصاحب ۔ ولادت ۱۲ - دسمبر ۱۸۳۷ء
۲۴ - مئی ۱۸۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا ۔ سکونت پونا ۔

نرائن راجا رام ۔ ٹولے ۔ راؤصاحب ۔ آپ کو راؤصاحب کا خطاب
۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا ۔ سکونت شولاپور ۔

ہردیولال مگت لال ۔ منشی ۔ راؤصاحب ۔ ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو
راؤصاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا ۔ سکونت ممبئی ۔

رگھناتھ باپوجی ۔ ٹکلے ۔ راؤصاحب ۔ آپ کو ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو
راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت چپلون ۔

رام چندر کرشنا ۔ کوٹھاوڑے ۔ راؤصاحب ۔ ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو
راؤصاحب کا خطاب مرحمت ہوا ۔ سکونت وائی ضلع ستارہ ۔

برجورجی نوشیروان جی ۔ وکیل ۔ خان بہادر ۔ آپ کو خطاب خان بہادری
۱۹۰۱ء کو بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا ۔ سکونت سورت ۔

شمساپول سیتارام مصر۔ ڈاکٹر۔ راؤ صاحب۔ ایل۔ ایم۔ ایس جسٹس آف دی پیس۔ آپ کا نکبح (قنوجیہ) برہمن ہین۔ آپ کا اور آپ کے بزرگون کا وطن موضع چیری ضلع بارہ بنکی ملک اودھ ہے۔ ممالک متحدہ کے اکثر باشندون کو جو انگریزی سلطنت کی برکتون سے کم مستفید ہوتے ہین اتفاقات زمانہ سے عنفوان شباب مین ترک وطن کرکے دور و دراز ملکون مین جانا پڑتا ہے اور باوجود اسقدر مسافت طے کرنے کے بے علم ہونے کے سبب سے صرف ادنیٰ درجہ کی خدمت و جسمانی محنت سے قوت لایموت بہم پہونچانے پر مجبور ہوتے ہین چنانچہ اوائل زمانہ مین آپ کو بھی ایسی ہی مجبوریون کیوجہ سے پندرہ برس کی عمر مین بمبئی جانا پڑا۔ یہان سپاہیون مین داخل ہوئے۔ اُسی عالم مین آپکو لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور سخت مشکلون سے تعلیم کے ابتدائی مراتب طے کیے۔ ادنیٰ درجہ کی خدمت اور تحصیل علم کا شوق نہ ایک جگہ اطمینان سے بیٹھ کر کتاب دیکھنے کی فرصت نہ میز نہ کرسی نہ تیل نہ بتی راستون مین سبق یاد کرنا سڑکون کی لالٹینون سے کتاب دیکھنا۔ آخرکار کامیابی حاصل کی۔ علم طب انگریزی مین بمبئی یونیورسٹی کے گریجوئیٹ ہوئے۔ طبابت مین ناموری پیدا کی۔ قحط اور طاعون کے زمانہ مین آپنے ملک کی خدمت کی جسکے صلہ مین سرکار سے راؤ صاحب کا خطاب مرحمت ہوا اور جسٹس آف دی پیس مقرر ہوئے۔ سکونت بمبئی کالبا دیوی روڈ۔
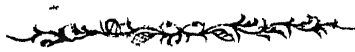
وشنوانت پٹور دھن۔ راؤ صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۶۰ عیسوی۔ آپ نے دکن کالج سے سنہ ۱۸۸۰ع مین بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ کے چچا راؤ بہادر سیتا رام وشو ناتھ پٹور دھن اضلاع مفوضہ حیدرآباد کے ایک کنارہ کش ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم تھے۔ سکونت پونا۔

عبد الرحمن شیخ - خانصاحب - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ کے بزرگ عرب کے رہنے والے تھے - تقریباً ڈیڑھ سو برس اُدھر ہندوستان مین آئے اور یہین سکونت اختیار کی - آپ کے والد شیخ فقیر محمد چھٹی پلٹن بمبئی مین صوبہ دار تھے اور حصول پنشن کے بعد ریاست اودے پور مین بھیم پلٹن کے ایجیٹن مقرر ہوے - آپ فرسٹ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ ہین ۱۸۵۸ء مین خدمات نمایان کے جلدو مین آپ کو ایک لنگی (ریشمی دوشالہ) اور خطاب خان صاحب عطا ہوا - سکونت تھرو پارکر سندھ -

کویرجی بھائی داس - راؤ صاحب - آپکو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا - سکونت بلسر - علاقہ بمبئی -

حاجی خدا بخش ولد قاضی خان - خان بہادر - آپ کو خطاب خان بہادر ۱۹۰۱ء مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت تھرو پارکر -

اپاجی گنیش ڈِنڈیکر - راؤ بہادر - رئیس ماہم - آپ کو خطاب راؤ صاحب ۳۰ مئی ۱۸۹۱ء کو اور خطاب راؤ بہادر ۱۹۰۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت تھانہ -

یشونت ترمبک میریکر - راؤ بہادر - آپکو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے ۱۹۰۱ء مین عطا ہوا - سکونت احمد نگر -

رامچندر رسوامی - راؤ بہادر ملاپور - آپ کو خطاب راؤ بہادر ۱۹۰۱ء مین

بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت دھارواڑ۔

بالاجی مارتنڈ کنجلے۔ راؤبہادر۔ رئیس کرنجی۔ آپ کو راؤبہادر کا خطاب سنہ ۱۹۰۸ء مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

وتھل نراین پاٹھک۔ راؤبہادر۔ آپ کو اُن خدمات کے جلدو مین جو آپ نے تعلیم کے بارہ مین انجام دی تھین راؤبہادر کا خطاب ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

دھوندی باہنمنت راؤ بردے۔ راؤبہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گھنشام نیلکنٹھ ندکرنی۔ راؤبہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو خطاب مذکور ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

خوشابا چاپاجی کالے۔ راؤبہادر۔ آپکو راؤبہادر کا خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مانک چند کپور چند۔ راؤبہادر۔ خطاب راؤبہادر آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

کرم سی دمجی۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

کیشوجی ناتھو سیلر۔ راؤ بہادر۔ خطاب مذکور آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گنیش پاندورنگ۔ ویدیا۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت ناسک۔

وتھل راؤ کرشناجی وندیکر۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو خطاب راؤ صاحب ۲۲۔ جون سنہ ۱۸۹۸ء کو اور راؤ بہادر ۲۱۔ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

واسدیو جگن ناتھ کرتیکر۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون سنہ ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رامچندر بابوجی۔ راؤ بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۳۶ء۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱۔ جون سنہ ۱۸۹۷ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت شاہاپور بیلگام۔

گنپت راؤ امرت مانکر۔ راؤ بہادر۔ آپ کو خطاب راؤ بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۳۰۔ مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔ سکونت راج پیپلا۔

بالکرشن رام چندر ٹپنس - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ - مئی سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا - سکونت راج پیپلا -

گوپال بلونت نینے - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راو بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

ٹکا رام رامدین - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

شیشوکرشن مدکوی - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

منسکھ ام مولجی - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

لکشمن سنگھ متھر اسنگھ - راؤ بہادر - آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت پونا

ایڈلجی دینشاہ - سی - آئی - ای - آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت فرمایا سکونت کراچی -

تاراچند جے رام داس - راؤصاحب - آپکی خدمات نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو سنہ ۱۹۰۲ع مین راؤصاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا - سکونت حیدرآباد سندھ -

ملیشیا فقیر پا منوی - راؤصاحب - آپ کو آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین سنہ ۱۹۰۲ع مین گورنمنٹ ہند سے راؤصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت گڈاگ -

گوپال جگن ناتھ ٹھکرے - راؤصاحب - آپ اپنی عمدہ خدمات کے جلدو مین سنہ ۱۹۰۲ع مین راؤصاحب کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - سکونت تھانہ -

ابراہیم حافظ شیخ - خانصاحب - آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے سنہ ۱۹۰۰ع مین خانصاحب کے خطاب سے معزز کیا - سکونت بمبئی -

محمد ابراہیم شیخ - خانصاحب - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۰۲ع مین خانصاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت پونا -

محمد ہاشم ولد پنھون خانصاحب - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو خانصاحب کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت سندھ -

اڈلجی رستم جی نگروالا - خانصاحب - آپکو آپکی خدمات بائستہ کے جلدو مین گورنمنٹ ہند سے خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت احمد نگر -

نرسی لال ریوا داس - رائو بہادر - آپ کو خطاب رائو بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

لال شنکر اُمیا شنکر ترویدی - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی ملکی خدمات کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو قیصر ہند درجۂ اول کا تمغہ مرحمت فرمایا -

آر - ایس گنیش وِٹھل جگلیکر تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکو آپ کی ملکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا -

مانک جی خورشید جی نریمان - بی - اے - جے - پی - خان بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات ملکی کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۸۹۸ء مین خان بہادر کا خطاب اور ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عطا کیا - سکونت بمبئی -

موتی رام شوقی رام - ایم - اے - بیرسٹرایٹ لا - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکو ملکی ہمدردی کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت کیا -

جہانگیر پشوتن جی - خان بہادر - آپ احمد آباد کے وکیل ہین - آپ کی ملکی

خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۱۸۹۵ء مین آپ کو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت احمد آباد۔

گل محمد شاہ۔ سید۔ خان بہادر۔ آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت کراچی۔

ماروتی راو بھجنگ راو۔ راو بہادر۔ آپکو خطاب راو بہادر بطور ذاتی اعزاز کے ۳۰۔ مئی ۱۸۹۱ء کو عطا ہوا۔ سکونت احمد نگر۔

علی مراد خان۔ میر۔ سندرانی۔ خان بہادر۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت حمزہ عم رسول خدا (صلعم) سے ملتا ہے۔ آپکا اصلی وطن حجاز عرب ہے جہان سے آپ کے بزرگ محمد بن قاسم ثقفی کی فوجکشی و فتح سندھ کے وقت وارد مکران ہوے مگر بلوچیون کی قوم جتوئی نے سندھ کا جنوبی دریائی حصہ اپنے قبضہ مین کر لیا تو آپکے دادا امیر زین الدین خان نے اُنپر حملہ کیا اور مقامات نبھرو دڑی مین مقابلہ و مقاتلہ ہوا جسمین یہ خاندان غالب اور قوم جتوئی مغلوب ہوئی۔ سندھ مین خاندان ترخان کے زوال کے وقت اس خاندان کے بزرگ سندھ کے وسیع حصون پر متصرف تھے امیران سندھ کے خاندان ٹالپر کے عہد مین سرکاری خراج مین سے آٹھوان حصہ اس خاندان کو ملتا تھا۔ آپ اب بھی چالیس قبیلون کے سردار اور ایک سو مواضع کے مالک ہین۔ آپ کی خاندانی وجاہت کے لحاظ سے گورنمنٹ ہند نے ۱۹۰۲ء مین آپکو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و مفتخر کیا۔ سکونت دڑی سرحد سندھ۔
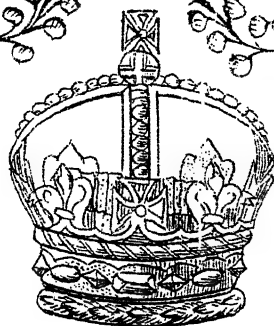
حیدرآباد دکن
HYDERABAD (DECCAN).
نولکشور پریس لکھنؤ

حیدرآباد

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان و مشاہیر صوبۂ حیدرآباد دکن

حیدرآباد دکن

کشن پرشاد - ہز اکسلنسی مہاراجہ بہادر راجۂ راجایان مدار المہام حضور نظام حیدرآباد دکن - ولادت سنہ ۱۲۸۱ھ - آپ کے آبا و اجداد شمالی ہند کے متوطن تھے جنمین راجہ ٹوڈرمل کو خاص شہرت حاصل ہے جو شہنشاہ اکبر کے عہد مین مالی وزارت پر ممتاز تھے - اُنکی پانچوین پشت مین راے مولچند آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن و بانی ریاست حیدرآباد کے ہمراہ دکن کو آئے اور خدمت کرورا پر مامور ہوے - اُنکے پوتے راے چندولال نے اس خاندانکو پھر اُسی اوج و عروج پر پہونچا دیا جو راجہ ٹوڈرمل نے دہلی مین حاصل کیا تھا - راجہ چندولال اپنے چچا راے نانک رام کے انتقال کے بعد کرورا مقرر ہوے - سنہ ۱۸۰۶ء مین میر عالم کے عہد وزارت مین اُنھون نے اکثر ذمہ داری اور اعتماد کی خدمات انجام دین سنہ ۱۸۰۹ء مین پیشکاری کے عہدہ پر فائز ہوے - یہ ایک مشہور و فیاض وزیر تھے اُنکی دریا دلی کا شہرہ دور و دراز کے مستمند لوگون کو اُن تک کھینچ لاتا تھا اور وہ ہمیشہ فائز المرام جاتے تھے - اُنھون نے ستمبر سنہ ۱۸۴۵ء مین اپنے عہدہ سے کنارہ کشی کی اور تیس ہزار روپیے ماہوار کی پنشن حاصل کی اور ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۴۵ء کو انتقال کیا - اُنکے دو بیٹے بالا پرشاد اور نانک بخش تھے - راجہ بالا پرشاد نے پیشکاری نہین قبول کی - انکو راجہ دھیراج بہادر کا خطاب پنجہزاری منصب اور چار ہزار سوارون کی کمان عطا ہوئی تھی - راجہ نانک بخش عرصۂ دراز تک کرورا مقرر رہے - مہاراجہ چندولال کے بھتیجے راجہ رام بخش پہلے پیشکار اور پھر دیوان مقرر ہوے مگر پانچ برس تک خدمت انجام دینے کے بعد عزلت اختیار کی - مہاراجہ

نرائن پرشاد راجہ ادھیراج بالا پرشاد کے بیٹے اور چندو لال کے پوتے تھے۔ یہ سنہ ۱۲۴۴ھ مین پیدا ہوے۔ انکو عربی و فارسی کے علاوہ انگریزی مین بھی دستگاہ تھی۔ نواب افضل الدولہ بہادر نے انکو راجہ راجایان اور نرنیدر بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سنہ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی مین انکو ایک نقرئی تمغہ دیا گیا۔ سنہ ۱۸۸۳ء مین سر سالار جنگ اول کے انتقال کے بعد مہاراجہ نرائن پرشاد نرنیدر بہادر سالار جنگ ثانی کی شرکت مین بطور منتظم اول کے خدمات ریاست انجام دیتے رہے۔ اُنھون نے ۱۴۔ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ کو باسٹھ برس کی عمر مین انتقال کیا۔ راجۂ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر مہاراجہ نرائن پرشاد کی اکلوتی دختر کے فرزند ہین۔ آپ کے والد ماجد کا نام راجہ ہری کشن بہادر تھا۔ آپنے اپنے نانا صاحب کی سرپرستی مین علوم عربی و فارسی مین مہارت تامہ حاصل کی اور تعلیم زبان انگریزی مدرسۂ عالیہ مین پائی۔ مہاراجہ بہادر کو تیلگو، مرہٹی اور گورکھی زبانون مین اچھا ملکہ ہے۔ آپ کو بدوِ شعور ہی سے شعر گوئی کا ذوق تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایک زمانہ مین آپ اس فن کے ماہر کامل ہونگے۔ آپ کی نظم و نثر کی اکثر تصانیف مطبوع و مقبول ہو چکی ہین۔ آپ کا تخلص شاد ہے اور آپ شاگرد خاص آصف جاہ کے لقب سے سرفراز ہین۔ سنہ ۱۳۱۱ھ مین مہاراجہ بہادر کو اُنکی آبائی خدمت پیشکاری اور وزیر عساکر کا عہدہ مفوض اور موروثی خطاب راجۂ راجایان مہاراجہ بہادر مرحمت ہوا۔ آپ اپنے نانا صاحب کی وفات کے بعد اُنکی تمام جاگیر پر مالک و قابض ہوے۔ آپ کو اپنی خاص رعایا کے لیے دیوانی و فوجداری کے تمام اختیارات حاصل ہین جو صرف امراے عظام کے لیے مختص ہین۔ ۱۰۔ اواخر سنہ ۱۹۰۱ء مین آپ قائم مقام مدار المہام مقرر ہوے اور سنہ ۱۹۰۲ء مین اس منصب جلیل پر مستقل کیے گئے۔ آپ اپنی خاندانی روایت کے موافق گورنمنٹ برطانیہ کے سچے وفادار ہین اور اپنے بادشاہ سے حقیقی محبت رکھتے ہین۔ سکونت حیدرآباد دکن۔

محمد رفیع الدین خان۔ نواب ظفر جنگ صمصام الدولہ شمس الملک بہادر۔ آپ
شمس الامرا امیر کبیر سرخورشید جاہ بہادر۔ کے سی آئی۔ ای۔ کے جانشین اور شمس الامرا
بہادر کے مشہور خاندان کی یادگار ہین جو سرخورشید جاہ کے جدامجد تھے۔ انکی نسبت فرنیز صاحب
لکھتے ہین کہ "حیدرآباد کنٹنجنٹ کی تنخواہ صرف شمس الامرا کے عہد وزارت مین ماہوار ملتی رہی اور
سخت مشکل کے وقت انھون نے گورنمنٹ کی جو خدمات انجام دین انپر گورنر جنرل ہند نے اپنا
اطمینان ظاہر کیا۔" انھون نے نواب ناصر الدولہ بہادر نظام دکن کی درخواست پر عہدۂ وزارت
قبول کیا اور چھ مہینہ کے بعد اپنی خوشی سے کنارہ کش ہوگئے۔ خاندان شمس الامرا کو امراے
حیدرآباد مین اول درجہ حاصل ہے اور ثروت و عزت مین خاندان نظام کے بعد شمار کیا جاتا اور
خانوادۂ نظام سے سلسلۂ قرابت و مناکحت رکھتا ہے۔ شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ آپکے مورث اعلی تھے
جو ایک مقبول ولی اللہ گزرے ہین اور جنکے مزار پرانوار کی زیارت کو پاک پٹن واقع پنجاب مین
بکثرت مسلمان جاتے ہین۔ عہد اورنگ زیب عالمگیر مین انکی اولاد مین سے شیخ ابو الخیر خان
امام جنگ شمشیر بہادر نے بڑے بڑے کارہاے نمایان کیے۔ وہ ایک زمانہ مین مالوہ اور
اورنگ آباد کے نائب صوبہ اور دربار دہلی کے منصب دار تھے۔ آصف جاہ کی ہمراہی مین
وہ دہلی سے دکن مین آئے جنکو آصف جاہ نے انکے مرتبہ کے موافق منصب و وظیفہ
اور شمشیر بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ ۱۷۵۲ء مین انھون نے شہر برہان پور مین انتقال
کیا۔ انکے فرزند ابو الفتح خان کو نواب نظام علیخان نے نظامی فوج کی افسری عطا کی جسمین
چودہ ہزار پیدل و سوار شامل تھے اور پہلے تیغ جنگ اور پھر شمس الامرا کے خطاب سے سرفراز
کیا۔ اس فوج کے مصارف اور انکے درجہ کے موافق اخراجات کے لیے ساٹھ لاکھ روپیہ
سالانہ کی جاگیر انکو دی گئی۔ انکے بعد انکے بیٹے ابو الفخر محمد فخر الدین خان کو انکا آبائی منصب
و خطاب شمس الامرائی عطا ہوا۔ اسکے علاوہ حضور نظام نے انکو امیر کبیر کے لقب سے
بھی معزز کیا۔ انکی شادی نواب نظام علی کی دختر سے ہوئی تھی انکے فرزند محمد رفیع الدین خان

شمس الامرائے سوم وامیر کبیر دوم اُن کے جانشین ہوئے جو حضور نظام کی صغر سنی مین
سرسالار جنگ کی شرکت مین ولی مقرر ہوئے تھے۔ اُنکی لاولدی کی وجہ سے اُنکے بعد اُنکے
برادر اصغر محمد رشید الدین خان شمس الامرائے چہارم وامیر کبیر سوم بھی اُسی حیثیت سے ولی
رہے۔ اُنکے دو فرزند ہوئے نواب سر خورشید جاہ بہادر اور نواب سر وقار الامرا بہادر
کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مرحوم مؤخر الذکر ایک عرصہ دراز تک حضور نظام کے مدار المہام رہنے
کے بعد رہگرائے عالم بقا ہوئے اور مقدم الذکر فرزند اکبر ہونے کی حیثیت سے ۱۸۸۱ع
مین خطاب آبائی کے وارث یعنے شمس الامرائے پنجم اور امیر کبیر چہارم ہوئے۔ وہ ہز ہائینس
سکندر جاہ کے نواسے اور ہز ہائینس ناصر الدولہ کے بھانجے تھے۔ اُن کی ذہانت وذکاوت
اور وجاہت کی وجہ سے اُن کے ماموں اُن سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور عالم طفولیت
ہی مین اُنھون نے اُن کو تیغ جنگ اور ابو الفخر محمد فخر الدین خان کا خطاب مرحمت فرمایا تھا
ہز ہائینس افضل الدولہ حضور نظام حال کے والد نے اپنی بڑی دختر کی شادی اُن کے
ساتھ کردی اور خورشید الدولہ خورشید الملک خورشید الامرا خورشید جاہ کا خطاب اور نشان وماہی
مراتب مرحمت فرمایا۔ سر خورشید جاہ بہادر کی طبیعت مین اُنکے جد امجد کی تربیت کے اثر سے
علمی ذوق اور داب تہذیب موجودہ دولتمند نوجوانون کے برعکس زیادہ پائی جاتی تھی۔
اُن کو سیاحت کا بھی بہت شوق تھا۔ ہندوستان کے تاریخی مقامات کے علاوہ وہ
سرحد ہند کے کوئٹہ سیبی اور چمن کی سیر اُسوقت کر چکے تھے جب ہندوستان مین ریلوے کا
نشان بھی نہ تھا۔ تاریخ بینی کا کمال شوق تھا۔ اُنھون نے ہندوستان کی ایک تاریخ تحریر
کی ہے جو ابتدا مین صرف احباب کو تقسیم کی گئی تھی مگر اب اُسکا ترجمہ انگریزی مین بھی کیا گیا ہے
جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی گولڈن جوبلی ۱۸۸۷ع مین اُن کو کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔
کا خطاب مرحمت ہوا۔ سر سالار جنگ اول کے انتقال کے بعد وہ کونسل آف ریجنسی کے
ممبر مقرر ہوئے اور چاندا ریلوے کی تجویز کی تائید مین بہت بڑا زور دیا تھا۔ سر خورشید جاہ بہادر

کو اپنی وسیع الرقبہ ریاست مین ہر قسم کے اختیارات حاصل تھے - ۱۲۹۴ء کے قحط حیدرآباد مین انھون نے تیس ہزار روپے کا غلہ غرباے حیدرآباد اور محتاجین جاگیر کو تقسیم کیا تھا نواب تیغ جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک خورشید الامرا شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر نے ۱۹۰۲ء عیسوی مین انتقال فرمایا - نواب ظفر جنگ بہادر ہز ہائینس نواب افضل الدولہ کے نواسے اور ہز ہائینس نظام حال کے بھانجے ہین - بعد فراغ فارسی و عربی آپ نے حضور نظام کے ساتھ ایک ہی استاد یعنے کپتان جان کلارک صاحب سے انگریزی تعلیم حاصل کی - ۱۸۹۵ء عیسوی مین آپنے سفر انگلستان اختیار کیا جہان جناب ملکہ معظمہ کے سکنڈ لائف گارڈس کے افسرون سے فنون سپہ گری سیکھے - شاہی خاندان سے ملے اور جناب ملکہ معظمہ کی خدمت مین باریابی کا شرف حاصل کیا - سولہ مہینے کے بعد واپسی وطن کے وقت مشہور ممالک یورپ کی سیاحت اور مشاہیر و معززین سے ملاقات کی - واپسی پر آپکے والد ماجد نے فوج پائیگاہ اور دیوانی کے کئی صیغونکا کام سپرد کیا - ۱۸۹۷ء عیسوی مین آپ حضور نظام کے نائب ہوکر جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی شرکت کی غرض سے دوبارہ ولایت گئے اور وہان اُنکی تمام لیویون مین شریک ہوے اور ملکہ معظمہ نے اُنکی نہایت قدر افزائی فرمائی - ہنگام مراجعت ڈیوک آف کینات کا ساتھ ہوا جو پونا آرہے تھے - اُنسے اثناے سفر مین دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے - ۱۸۸۷ء کی گولڈن جوبلی کے موقع پر جناب ملکہ معظمہ نے اپنے دست خاص سے آپکو ایک تمغہ اور ۱۸۹۷ء کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین ایک کلاسپ مرحمت فرمایا - فی الحال آپ اپنے والد ماجد سر خورشید جاہ بہادر مرحوم کی تمام جاگیرات کا اہتمام نہایت حسن انتظام سے کرتے ہین - سکونت حیدرآباد دکن

محمد علی بیگ - مرزا - نواب - میجر افسر جنگ افسر الدولہ بہادر - سی - آئی - ای - آپکی

ولادت سنہ ۱۸۵۲ء مین بمقام اورنگ آباد واقع ہوئی - آپ کے والد مرزا ولایت علی بیگ
حیدرآباد کنٹنجنٹ کے تیسرے رسالہ کے رسالدار تھے - زمانہ غدر مین خیرخواہانہ کارہائے
نمایان انجام دینے کے جلدو مین اُنکو گورنمنٹ ہند نے تمغۂ آرڈر آف میرٹ اور اعزازی
شمشیر مرحمت کی - آپ پندرہ برس کی عمر مین اپنے والد کی رجمنٹ مین داخل ہوے اور
بہت جلد رسالدار ہوگئے - سنہ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری دہلی مین آپ حضور نظام کی ہمراہی
فوج کے افسر اعلی تھے - مدبر اعظم سر سالار جنگ اول نے جنرل رائٹ صاحب کمانڈر
حیدرآباد کنٹنجنٹ کے انتخاب کے موافق آپ کو حضور نظام کے اسٹاف مین داخل کیا -
آپ اپنی رجمنٹ کے ہمراہ جنگ افغانستان مین شریک ہوے - روانگی مہم کے وقت آپکو
یوروپین اور ہندوستانی ہمسر افسرون نے ایک نقرئی پیالہ تحفۃً نذر دیا تھا - اختتام جنگ
کے بعد سنہ ۱۸۸۱ء مین واپس آکر پھر حضور نظام کے اسٹاف مین اپنے عہدہ پر مامور ہوے
ہز ہائینس نے اپنی مسند نشینی کے وقت آپ کی ذاتی شجاعت و اولوالعزمی کے صلہ مین
نواب افسر جنگ بہادر کے خطاب اور ایڈیکانگ مقرر ہونے کے اعزاز سے معزز و مفتخر کیا
اور گولکنڈہ لانسرز رسالہ کو آپ کے زیر حکم کیا - آپ نے اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے
حضور نظام کے مشیر کرنل مارشل صاحب کے چندروزہ قیام شملہ کے زمانہ مین اُنکی
قائم مقامی کی سنہ ۱۸۸۸ء مین سر مارٹیمر ڈیورنیڈ کے ہمراہ سفارت کابل کے قصد سے چلے
مگر التواے سفارت کے سبب سے میجر افسر جنگ کی درخواست پر لارڈ رابرٹس صاحب
نے جنرل میکوئن صاحب کے اردلی افسری کی حیثیت سے کالی پہاڑی کی مہم پر بھیجدیا جسکے
اختتام پر آپ کو ایک تمغہ مرحمت ہوا - سنہ ۱۸۸۹ء مین ڈیوک آف کیناٹ کی تشریف آوری کے
موقع پر آپ اُنکے پرسنل اسٹاف مین مقرر ہوے - سنہ ۱۸۹۳ء مین جب امپیریل سروس
فوج کی ترتیب ہوئی تو حضور نظام نے میجر افسر جنگ بہادر کو اُسکی افسری سے معزز
کیا اور سنہ ۱۸۹۴ء مین نواب افسر الدولہ کا خطاب مرحمت فرمایا اور سنہ ۱۸۹۵ عیسوی مین حضور

ولیعہد کا رسالہ حبشی آپ کے چارج مین آیا۔ اپریل ۱۸۹۷ء مین آپکی خدمات کے جلدو مین ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو سی۔آئی۔ای۔ کا خطاب عطا کیا۔ اسکے بعد ہی حضور نظام نے آپ کو کرنیل نیول صاحب کی جگہ اپنی باقاعدہ افواج کا کمانڈر مقرر کیا۔ ان دونون موقعون پر ہر دلعزیز نواب افسر جنگ بہادر کے بیشمار احباب نے آپکو تہنیت نامے بھیجے۔ نوابصاحب ایک بے مثل شہسوار۔ مشہور قدر انداز۔ خلق مجسم اور شجاع شخص ہین۔ سکونت حیدرآباد۔
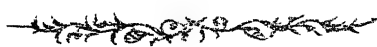
داور علیخان۔ میر۔ نواب بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر۔ جاگیردار سرکار نظام۔ ولادت ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری۔ آپکے بزرگ سادات بارہہ سے تھے جنکا اصلی وطن سرسی ضلع مرادآباد تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ سید عاقل خان لب چاک جو فرخ سیر شہنشاہ دہلی کے دربار مین معزز عہدہ پر ممتاز تھے نواب نظام الملک آصف جاہ کے ہمراہ سات سو سوار لیکر داخل دکن ہوے۔ اُنکے بیٹے نواب میر امام علیخان برہان الدولہ ریاست نظام مین جاگیردار سرس گانوٴن واقع برار۔ پنجہزاری منصب دار۔ افسر سہ ہزار سوار۔ صوبہ دار ایلچپور اور قلعہ دار نرنل وغیرہ وغیرہ تھے۔ اُنکے بعد ۱۲۰۶ ہجری مین اُنکے فرزند نواب میر زین العابدین خان سطوت جنگ اول بہرام الدولہ بہرام الملک ہزہائینس سکندر جاہ نظام دکن کے عہد حکومت اور میر عالم کے زمانۂ وزارت مین منصب ہفت ہزاری اور نوبت ونقارہ ونشان اور ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر ذاتی کے علاوہ قدیم خاندانی جاگیرات سے بہرہ مند تھے۔ اُنکے بیٹے نواب سید عاقل خان تھے جنکے فرزند نواب سید زین العابدین خان سطوت جنگ ثانی ہوے اُنکی شادی نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول کی ہمشیر کے ساتھ ہوئی تھی۔ اُنکے فرزند نواب میر بہادر علیخان سطوت جنگ ثالث نواب فخر الملک بہادر کی دختر سے منسوب ہوے اُنھون نے ۱۳۰۱ھ مین انتقال

کیا۔ اُنکے بعد اُنکے فرزند نواب سید داور علیخان بہرام الدولہ اپنی خاندانی جاگیر
وغیرہ کے وارث ہوے۔ آپ نے نواب مختار الملک بہادر اول کی زندگی مین اُنکے
فرزندون کے ساتھ تعلیم حاصل کی پھر کئی سال تک علوم مغربی کی تحصیل کے لیے
انگلستان مین قیام کیا۔ نوابصاحب زبان انگریزی مین عمدہ مہارت رکھنے کے علاوہ
مختلف علوم وفنون اور پالیٹکس مین بھی دخل رکھتے ہین۔ آپ کا عقد نواب مختار الملک
دوم کی وزارت کے زمانہ مین نواب مختار الملک اول کی دختر سے ہوا۔ آپ معتمد دفتر خانگی
ومتفرقات اور منصرم معین المہام عدالت سرکار عالی اور جاگیر سالار جنگ کی انتظامی کمیٹی
کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہین۔ آپ کے دو فرزند اور دو دختر ہین۔ بڑے فرزند نواب
سید تراب علی (ولادت سنہ ۱۳۰۲ھ) دوسرے فرزند سید زین العابدین (ولادت سنہ ۱۳۰۵ھ)
نواب بہرام جنگ بہادر نہایت خلیق۔ فیاض۔ شریف پرور۔ عالی حوصلہ اور گورنمنٹ نظام
اور تاج برطانیہ کے بہی خواہ رئیس ہین۔ سکونت حیدرآباد۔

نادر بہبود علی میرزا۔ شہزادۂ نادری۔ جاگیردار۔ ولادت سنہ ۱۲۷۱ ہجری۔ آپ
شاہ ایران نادر شاہ کی ساتوین پشت مین ہین۔ آپ کے دادا اور نانا نواب سکندر جاہ
بہادر کے عہد مین وارد دکن ہوے۔ آپ کے نانا نے نواب نظام علیخان کی پوتی سے
شادی کی اور ایک جاگیر اور منصب حاصل کیا۔ آپ تعلقدار اور مجسٹریٹ درجۂ دوم ہین
منطق اور قانون مین مہارت تامہ رکھتے ہین۔ گورنمنٹ نظام کی رعایا کے رفاہ جو ہین۔
آپ کی شادی نواب بہرام الدولہ بہادر کی ہمشیر سے ہوئی جنسے دو فرزند اور دو دختر
ہین۔ سکونت حیدرآباد۔

سرفراز حسین خان - میر - نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر

ولادت ۱۵ محرم ۱۲۸۱ھ ہجری - آپ کے بزرگ نسلاً رضوی سید اور شہر طوس واقع ممالک ایران کے متوطن تھے مگر والی تاتار محمود سلطان کے بیٹے عبداللہ خان کی لشکرکشی طوس پر تاب مقاومت نہ لا سکے لہذا اس خاندان کے دو بھائی میر نقی اور میر ابو القاسم مع مال و منال ہرات میں عزلت گزین ہوئے جنمیں سے مقدم الذکر حاکم خراسان اور موخر الذکر امام ہشتم حضرت امام رضاؑ کے روضہ کے کلید بردار ہو گئے - میر نقی کے بیٹے سید حسین خواجہ علاء الدین حاکم خواف کی دختر سے منسوب ہوئے - خواجہ مذکور کے فرزند خواجہ شمس الدین جب شہنشاہ اکبر کے عہد میں وزیر اعظم مقرر ہوئے تو میر حسین بھی اپنے دو بیٹون کو ساتھ لیکر وارد ہندوستان ہوئے اور ملک بنگالہ کی بخشی گری پر مامور ہوئے - اُنھون نے جنگ کشمیر مین بھی کارہائے نمایان کیے تھے - اُنکے پوتے میر کمال الدین حسن افواج بلخ کے میر عسکر اور پھر وزیر ٹھٹھہ مقرر ہوئے - اُنکے فرزند میر حسین امانت خان اول پہلے سپہ سالار فوج دہلی اور پھر وزیر اعظم دکن مقرر ہوئے - اُنکے بیٹے میر معین الدین امانت خان دوم شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد مین وزیر ممالک لاہور و ملتان و کابل و کشمیر اور پھر وزیر خالصہ سپہ سالار - وزیر دکن اور ناظم اورنگ آباد ہوئے - اُنکے پوتے میر عبد الرزاق شاہ نواز خان صمصام الدولہ بہادر کے نام کا ایک چوک اورنگ آباد مین موجود ہے - بہر طور اس خاندان کے کل ادنی و اعلی اراکین ہمیشہ مناصب جلیل پر مامور او رشہنشاہان دہلی کے معتمد علیہ اور نظامان دکن کے دست راست رہے ہین اور ہمیشہ جانبازانہ خدمات انجام دی ہین - نواب فخر الملک بہادر کے والد ماجد میر غلام حسین خان فخر الملک حسام الدولہ صفدر جنگ نے ۱۸۵۷ء مین انگریزون کے جان و مال کی حفاظت کی - اُنکے فرزند اکبر نواب میر اسد علیخان نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخانان بہادر اور دوسرے فرزند آپ ہین - آپ نے علوم فارسی و عربی و انگریزی کی تحصیل کے بعد قانونی مہارت حاصل کی - آپ کو شکار کا بہت بڑا شوق ہے - حضور نظام اسپنے

ضروری سفرون مین آپ کو اپنے ہمراہ لیجاتے ہین - ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کی سیر بانی اور
گورنمنٹ نظام کے مشہور مقامات کی سیر کرانے کی خدمت آپکو مفوض ہوئی تھی - آپ وزیر
و معین المہام عدالت و امور عامہ کے معزز منصب پر ممتاز ہین اور کیبنٹ کونسل کے ممبر اور
مجلس واضع آئین و قوانین حیدرآباد کے وائس پریسیڈنٹ ہین - آپ کے چھ فرزند تین دختر
اور ایک نواسا ہے - چار بڑے فرزند اپنے ادیب مسٹر تھرسٹن صاحب کے ہمراہ انگلستان
گئے ہین جنمین سے دو بڑے بیٹے اٹین کالج مین داخل ہوے ہین - آپ کی بڑی دختر
کی شادی نواب میر بضاعت حسین شاہنواز خان فتح یار جنگ صمصام الدولہ شجاع الملک
بہادر سے ہوئی ہے - نواب فخر الملک بہادر کی آبائی اور موروثی جاگیرین بہت وسیع اور زرخیز
ہین جہان آپ کو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات کلی حاصل ہین - سکونت حیدرآباد -

محمد ابو الحسن خان - نواب شوکت جنگ حسام الدولہ معین الملک بہادر - جاگیردار
ریاست - آپ کے پردادا آغا معین خان کا وطن اصفہان تھا - اُنکو شاہ کج کلاہ ایران
نے ملک التجار کا خطاب دیا تھا - وہ مبارز جنگ کے عہد مین وارد دکن ہوے جہان خانی
اور بہادری کے خطاب سے معزز ہوے - اُنکے بیٹے نواب جعفر علیخان شوکت جنگ
حسام الدولہ معین الملک بہادر نواب صلابت جنگ کے عہد مین راج سکاکرل کے صوبہ دار
مقرر ہوے - انھون نے فرانسیسی باغی زمیندارون اور مرہٹون کی تہدید اور تادیب مین
کامیابی حاصل کی تھی - بعد چندے وہ دیوان محکمۂ خانگی اور پھر وزیر اعظم نظام اور محمد معین
خان شوکت جنگ کے خطاب اور ہفت ہزاری کے لقب سے ممتاز و سرفراز کیے گئے -
اُنکے بیٹے نواب ابو الحسن خان نواب صلابت جنگ کے وزیر اعظم کے سکرٹری تھے اُن کو
ضرغام جنگ حسام الدولہ معین الملک بہادر کا خطاب عطا ہوا - اُنکے بیٹے محمد سامی خان اعلیٰ
کمشنر کرور گیری تھے - اُنکے بیٹے نواب ابو الحسن خان بے نظیر جنگ کو ۱۳۱۱ ہجری مین قلعہ کھم عطا

ہوا اور آبائی خطابات نواب ناصر الدولہ بہادر نے مرحمت کیے ۔ بعد چندے وہ عدالت زرچیمی
کی وکالت کے عہدہ پر ممتاز ہوے ۔ اُنکے بیٹے نواب قاسم علیخان چیف جسٹس کے عہدہ پر
مامور ہوے اور ترکستان و ایران کے مہمانان سرکاری کے وکیل اور مہماندار مقرر
ہوے ۔ اُنکے فرزند اکبر نواب محمد ابوالحسن خان بہادر ہین ۔ آپ بائیس برس کی عمر مین کونسل
کے سر مجلس ہوے ۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ نے امتحان انٹرنس اور مالگزاری
اور عدالتی صیغون کا قانونی امتحان پاس کیا ۔ آپ ایک علم دوست اور سیاحت پسند رئیس
ہین ۔ آپکو بھی گورنمنٹ نظام نے آپ کا آبائی خطاب عطا کیا ۔ آپکے برادر اصغر محمد حسین خان
بے نظیر جنگ بہادر نے بھی انٹرنس تک انگریزی حاصل کی ہے اور گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ برطانیہ
کی قانون دانی کی طرف مائل ہین چنانچہ بڑی کامیابی کے ساتھ اُنھون نے ریونیو اور جوڈیشل
ڈپارٹمنٹ کے امتحانات پاس کیے ہین ۔ سکونت حیدرآباد ۔

اکبر جنگ بہادر ۔ نواب ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۸۴۰ء مین اورنگ آباد
مین واقع ہوئی سنہ ۱۸۵۷ء کے زمانۂ غدر مین سترہ برس کی عمر مین آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی
ملازمت اختیار کی ۔ ممالک متوسط کی جنگو مین شریک ہوے ۔ بغاوت فرو ہونیکے بعد تانتیاٹوپی
کی جنگ مین شرکت کی ۔ سنہ ۱۸۶۰ء مین مصر و روم و فارس و عرب کی سیاحت کے شوق مین
ملازمت سے مستعفی ہوے ۔ سنہ ۱۸۶۶ء مین پھر ملازم ہوے اور لارڈ نیپیر صاحب کے
ہمراہ ملک حبش کو گئے ۔ پھر سفارت جنوبی مکڈالا مین شریک ہوے ۔ بعد قتل شاہ تھیوڈور
و اختتام جنگ آپکو کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔
کا خطاب عطا کیا ۔ پھر آپکو گورنمنٹ نظام نے صوبہ داری اورنگ آباد پر مامور کیا مگر آپ
اُسے چھوڑ کر سر ڈگلس فورساتھ صاحب کی سفارت یارقند مین بطور ہندوستانی سکرٹری کے گئے
اور گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ حاصل کیا ۔ بعد واپسی آپ کوتوال شہر حیدرآباد مقرر ہوے جو ایک

اعلیٰ اور ممتاز عہدہ ہے۔ آپنے اس مشکل عہدہ کے فرائض کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیا
اسکے علاوہ آپ کے سپرد اور بھی مختلف خدمات تھین۔ سرکش قوم روہیلا کی قوت توڑنے کے
لیے جو مجلس قائم ہوئی تھی اُسکے آپ صدر نشین تھے اور اُسمین جو قوانین پاس ہوے اُن کو
گورنمنٹ نے منظور کیا اور اُنپر اب بھی عملدرآمد ہوتا ہے۔ چادرگھاٹ اور شہر حیدرآباد کی
مینوسپلٹی کی ممبری کی حیثیت سے آپ نے قانون بنانے مین قیمتی مدد دی۔ مجلس ترقی طب
یونانی کے آپ ممبر تھے۔ جاگیرداروں کی جانب سے پہلے لیجس لیٹو کونسل کے ممبر اور پھر
آفیشیل ممبر مقرر ہوے۔ قوانین کا نفاذ اور تعمیل آپ نے جس بیدار مغزی سے کی افسران
وحکام گورنمنٹ نظام اُسکے معترف اور معرف ہین۔ سکونت حیدرآباد۔
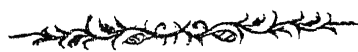
شیوراج دھرم ونت بہادر۔ راجۂ راجان مہاراج راجہ آصف جاہی۔ ولادت
سنہ ۱۲۶۴ ہجری۔ آپ کے خاندان کے اکثر بزرگ سلاطین مغلیہ کے دربار مین مناصب جلیلہ پر
ممتاز تھے اور اس خاندان کے ایک ممبر راجہ ساگر مل کو نواب آصف جاہ اپنے ہمراہ دکن
لائے۔ توجہان راجہ ساگر مل کو چھ اضلاع کی دفترداری کا عہدہ اور اپنے تمام خانگی
کاروبار کا انتظام سپرد کیا۔ اُنکی چوتھی پشت مین راجہ کرن تھے جنکے لاولد انتقال کرنے سے
اُنکے چھوٹے بھائی راجہ اندرجیت مسند نشین ریاست ہوے۔ اُنکے فرزند راجہ شیوراج دھرم
ونت بہادر ہین۔ سنہ ۱۲۸۳ھ مین آپ ریونیو کمشنر کے عہدۂ جلیل اور سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین راجہ بہادر
اور منصب آبائی سے ممتاز و سرفراز کیے گئے۔ سنہ ۱۲۹۴ ہجری مین آپکے والد نے انتقال
کیا۔ سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین حضور نظام نے آپ کو آپ کا موروثی عہدہ اور سرپیچ اور مالاے مروارید
مرحمت فرمایا۔ سنہ ۱۳۰۵ ہجری مین دھرم ونت اور راجۂ راجان کے خطابات سے معزز کیا۔ آپ
ریونیو کمشنر سررشتہ دار منصب وجمعیت اور ناظر رسومات ہین۔ آپ جائداد سرسالار جنگ
کی کمیٹی ٹرسٹی کے رکن بھی رہ چکے ہین۔ امراے دکن کے باہمی نزاعات کا تصفیہ بھی حسب الحکم

مدار المہام آپ ہی رہے ہین - نوبی راجہ یا نواب صاحب بعد وفات ہوے زان بعد
توآپ ہی اُسکے مہاندار ہوتے ہین اور وہ سرکار نظام کی ملاقات سے بھی آپ ہی کے وسیلہ
سے مشرف ہوتا ہے - راجہ صاحب نے کالیستھ پاٹ شالہ قائم کیا ہے جسمین انگریزی - فارسی
اور سنسکرت کی تعلیم انٹرنس تک بلا فیس دیجاتی ہے - دھرم پرچارکشورپاٹ شالہ کے بھی
آپ ہی بانی ہین جسمین علم نجوم - شاستراور وید کی تعلیم ہوتی ہے اسکے علاوہ اپنی جاگیرمین اکثر
مدرسے فارسی اور دیسی زبانونکی تعلیم کے لیے آپنے اپنے صرف سے جاری کیے ہین - آپ
کالیستھ سبھا کے صدرنشین ہین - ۱۳۱۰ھ ہجری مین آپ نے ایک جوبلی اسکالرشپ قائم کیا -
حضور نظام کی تخت نشینی کی یادگار مین آپ نے اپنے مدرسہ سنسکرت کی تعلیم جاری کی ۱۸۹۷ء
کی ڈائمنڈ جوبلی مین اپنے مدرسہ کے کل پاس شدہ طلبا کو طلائی اور نقرئی تمغے تقسیم کیے -
سکونت حیدرآباد -
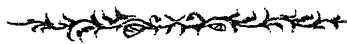
مُرلی منوہر - راجہ راجۂ راجان مہاراجہ آصف نواز ونت بہادر آصف جاہی -
ولادت ۱۸۶۰ء - آپ کے آباء واجداد شاہجہان آباد کے متوطن تھے - آپکا سلسلۂ نسب
راجہ رگھناتھ سے ملتا ہے جو ایک تعلقہ کے صوبہ دار اور حیدرآباد کے وزیراعظم تھے - آپکے
والد کے انتقال کے بعد سرسالارجنگ اعظم نے آپ کو مدرسۂ عالیہ مین داخل کیا اور بعد فراغ
تحصیل قانون پڑھنے کی صلاح دی - سب سے پہلے آپ سررشتہ دار مالگزاری - پھر مالگزاری
اور جوڈیشل محکمون کے کونسلر اور پرایوٹ سکرٹری مقرر ہوے - حضور نظام کی تخت نشینی کی تقریب
مین مہمانون کے استقبال اور دربار کے انتظام کی ذمہ دارانہ خدمت آپ کے سپرد ہوئی -
پبلک قرض کی تحقیقات اور مصارف ریاست کی اصلاح کی کمیشن کے آپ ممبر اور بعد ازان
ریاست کے اکونٹنٹ جنرل معین ہوے - ۱۳۰۹ھ ہجری مین راجہ بہادر آصف جاہی اور راجۂ
راجان کے خطاب سے معزز ہوے - ۱۳۰۷ھ مین فارسی و انگریزی کی تعلیم کے لیے آپ نے

اعلیٰ اور ممتاز عہدہ ہے - آپنے [illegible] سنہ [illegible] مین ملکۂ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی مین بہت سے وظائف قائم کیے - اُسی سال ایک سبھا قائم کی جو اُنکے ہمقومون کو بے حد نفع پہونچا رہی ہے اپنے خاص مکان مین ایک دھرم ونت کلب جاری کیا جسمین قوم کایستھ کے لڑکے علمی مضامین پر مباحثہ کرتے ہین حضور نظام نے آپ کی پیش کردہ تجاویز متعلق لنگرخانہ و پبلک مدارس کو پسند فرمایا - آپ ہندو کلب کے صدرنشین ہین - سکونت حیدرآباد -
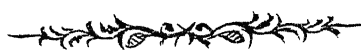
احمد عبدالعزیز - مولوی - خان بہادر - نواب عزیز جنگ بہادر - آپ عربی الاصل - قریشی نایطی ہین آپ کے والد مولوی محمد نظام الدین کو سرسالارجنگ اول نے ۱۲۸۰ ہجری مین ضلع نیلور واقع مدراس سے حیدرآباد مین طلب کیا اور صیغۂ عدالت کی نیابت عطا کی آپ کو عربی و فارسی مین مہارت تامہ حاصل ہے - آپ شاعر بھی ہین - ولاؔ تخلص ہے اور حبیب اللہ ذکاؔ نیلوری اور مولوی سید علی کاملؔ لکھنوی سے تلمذ ہے - نواب مختارالملک کے عہد وزارت مین آپ ابتدائً سررشتۂ عدالت مین ملازم اور پھر سررشتۂ مالگزاری مین منتقل ہوے - آپ نے حیدرآباد کے ملکی امتحانات مال و عدالت و فنانس و حساب مین کامیابی حاصل کی - کتاب منتخب المال کی تصنیف کے صلہ مین سالارجنگ ثانی نے تین سو روپیہ کا انعام دیا - بعد ازان آپ اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل مقرر ہوے اور خزینۃ الحساب کی تالیف کے جلدو مین گورنمنٹ نظام سے تین سو روپیے کا انعام پایا - پھر صیغۂ فنانشل کے متعلق عمدۃ القوانین تصنیف کی اور ایک ہزار روپیے گورنمنٹ نظام سے ملے - اسکے بعد چھ سو روپیے ماہوار پر آپ اسسٹنٹ ریونیو سکرٹری ہوے اور ایک مفید اور ضخیم تالیف کے انعام مین پندرہ سو روپیے حاصل کیے - جب آپ سررشتہ تحقیقات جاگیرات مین مامور ہوے تو ایک کتاب اعظم العطیات کے صلہ مین سر آسمانجاہ وزیر اعظم نے دو ہزار روپیے عطا کیے - اسکے بعد اول تعلقدار ضلع اور پھر بارہ سو روپیے ماہوار پر علاقہ پائیگاہ کے معتمد اور

کمشنر مقرر اور خان بہادر نواب عزیز جنگ کے خطاب سے معزز و مفتخر ہوے۔ ان بعد شیرازۂ دفاتر کے صلہ تصنیف مین پائیگاہ سے پانچسو روپیہ کا انعام مرحمت ہوا۔ آپ ایک اعلیٰ ریونیو اور فنانشل افسر سمجھے جاتے ہین۔ بورڈ ڈائرکٹران ریلوے نے نظام گارنٹیڈ ریلوے کے متعلق مفید کارروائی کے انجام دینے مین آپ کو ایک سلور رفری پاس دیا۔ اٹھائیس سال کی ملازمت کے بعد اب بحصول پنشن خانہ نشین ہین۔ اسکے علاوہ آپ ایک عرصہ تک پبلک خدمات مین مصروف رہے ہین۔ آپ سٹی مینوسپلٹی کے وائس پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوے تھے۔ آپ دو مفید ملک رسالون تکمیل الاحکام اور عزیز الاخبار کے اڈیٹر اور پروپرائسٹر رہ چکے ہین اور انمین آپ کے قلم سے علم فلاحت۔ فنانس اور ریونیو کے مسائل اور مباحث پر نہایت پُرزور مضامین شائع ہوے ہین۔ مصطلحات دکن۔ سیاقِ دکن اور محبوب القوانین زیر طبع ہین۔ آپ گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑے خیر خواہ اور خیر سگال ہین۔ آپ کے چار فرزند ہین۔ غازی الدین احمد۔ محی الدین احمد۔ علی الدین احمد۔ رکن الدین احمد۔ سکونت حیدرآباد۔

محمد حمید اللہ خان ۔ افضل العلما سربلند جنگ بہادر۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ جج ہائیکورٹ نظام۔ آپ کی ولادت ۱۷۔ مارچ ۱۸۶۴ء کو شہر آگرہ مین واقع ہوئی۔ آپکے والد مولوی محمد سمیع اللہ خان بہادر۔ سی۔ ایم۔ جی۔ ہین۔ آپ علیگڑھ کالج مین تعلیم پاکر انگلستان گئے جہان سے ۱۸۸۶ء مین امتحان بیرسٹری پاس کیا۔ ۱۸۹۵ء مین حضور نظام کے ہائیکورٹ کے پیونی جج مقرر ہوے اور اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین خطابات مذکور سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت حیدرآباد۔

سید حسین بلگرامی ۔ آنریبل۔ نواب علی یار خان موتمن جنگ عماد الدولہ عماد الملک

بہادر۔ ولادت ۱۸۴۴ء آپ کا قدیمی وطن واسط واقع عراق عرب تھا جہان سے اس خاندان کے مورث اعلی ہندوستان آئے اور بلگرام ملک اودھ کے راجہ کو مغلوب کرکے مستقل سکونت اختیار کی۔ آپ کے دادا اس سے قبل وائسراے کے دربار مین بادشاہ اودھ کی طرف سے قائم مقام تھے۔ بعد الحاق اودھ ملازمت گورنمنٹ انگریزی اور مناصب جلیلہ پر ممتاز ہوے اور کلکتہ مین سکونت اختیار کی۔ آپ کے والد اور چچا نے مدرسۂ کالج مین انگریزی تعلیم پائی۔ بعد فراغ آپ کے چچا آنریبل سید عظیم الدین صاحب کو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب نے اپنا ایڈیکانگ اور السنۂ مشرقی کا ترجمان مقرر کیا۔ بعد چندے امیران سندھ کے دربار مین پولٹیکل ایجنٹ کے عہدہ پر مامور کیا اور دریاے سندھ کی جہاز رانی کی نگرانی بھی اُنکے سپرد کی۔ اسکے بعد ملک بہار مین ڈپٹی کلکٹری اور سٹلمنٹ افسری کا عہدہ اُنکے مفوض کیا گیا اور دو مرتبہ بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوے۔ وہ مشہور محاصرۂ آرہ مین شریک تھے اور کنور سنگھ سے جنگ کی تھی۔ اُنکی بیش بہا خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے سی۔ ایس۔ آئی۔ کے معزز خطاب سے ممتاز کیا تھا۔ آپکے والد سید زین الدین خان ۱۸۴۸ء مین ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر ہوے اور بنگال و بہار کے مختلف اضلاع مین نہایت عمدگی سے فرائض منصبی انجام دیکر ۱۸۷۵ء مین کنارہ کش ہوے۔ نواب عماد الملک بہادر نے پٹنہ اور کلکتہ مین تعلیم پائی اور ۱۸۶۶ء مین اول درجہ مین۔ بی۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے اپنے والد کی مرضی کے خلاف سررشتۂ تعلیم کی ملازمت پسند کی اور لکھنؤ کننگ کالج مین عربی پروفیسر مقرر ہوے۔ ۱۸۷۲ء مین سرسالار جنگ اعظم سے جنرل بیرو صاحب نے آپ سے ملاقات کرائی جو آپ کو حیدرآباد لے گئے۔ ۱۸۷۳ء مین آپ اُنکے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوے۔ اسکے بعد پرایوٹ سکرٹری اور سکرٹری صیغۂ متفرقات کے عہدہ پر مامور رہے۔ حضور نظام نے تخت نشینی کے بعد آپ کو اپنا پریوٹ سکرٹری مقرر فرمایا اور تدریجاً علی یار خان بہادر

موتمن جنگ - پھر عماد الدولہ اور اُسکے بعد عماد الملک کے خطابات سے سرفراز فرمایا -
آپ سنہ ۱۹۰۱ء مین ہز اکسلنسی گورنر جنرل و ویسرا ے ہند کی کونسل کے ممبر مقرر ہوے -
آپ کو امور تعلیمی مین خاص انہماک اور دلچسپی ہے - سکونت حیدرآباد -

سید علی بلگرامی - بی - اے - ایل - ایل - بی - شمس العلما - آپ آنریبل
مولوی سید حسین بلگرامی نواب عماد الملک بہادر کے برادر اصغر - آنریبل سید عظیم الدین
خان مرحوم کے بھتیجے اور سید زین الدین خان مغفور کے فرزند ہین - آپ نے بعد فراغ
علوم مشرقیہ پندرہ برس کی عمر مین انگریزی شروع کی اور صرف آٹھ برس مین بی - اے -
اور اُسکے بعد ایل - ایل - بی - کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی سے ایک طلائی تمغہ
حاصل کیا پھر رڑکی کالج مین چند سال تک آپ نے تعلیم پائی - اسکے بعد آپ حیدرآباد
گئے جہان سر سالار جنگ ایک اسکالرشپ دیکر آپ کو اپنے ساتھ انگلستان لے گئے - وہان
آپ نے علم معدنیات اور علم طبقات الارض کے اعلیٰ امتحانات پاس کیے اور تمغہ
حاصل کیا اور فرانسیسی و جرمن زبانین بھی حاصل کین - انگلستان سے واپس آکر آپ
حیدرآباد مین ناظم صیغۂ معدنیات و تعمیرات مقرر ہوے - سنسکرت کے آپ عالم ہین -
آپ کی فارسی - عربی اور سنسکرت تصانیف ملک مین موجود ہین - تین برس تک برابر آپ مدراس
یونیورسٹی کے علوم سنسکرت کے ممتحن منتخب ہوے اور ایم - اے - کے امتحان مین بیدوان
اور بیدک لٹریچر کے ممتحن تھے - آپ انگلستان کی کئی علمی سوسائٹیون کے ممبر ہین - گورنمنٹ
انڈیا نے سنہ ۱۸۹۱ء مین آپ کو شمس العلما کے خطاب سے مفتخر کیا - کنارہ کشی ملازمت
کے بعد آپ نے انگلستان کی سکونت کو ترجیح دی اور وہین اپنی آخری عمر بسر کرنا چاہتے
ہین - سکونت لندن -

احمد بخش خان - ناظر-نواب - رسالدار میجر سردار بہادر ممبر آف دی آرڈر آف میرٹ اینڈ فرسٹ کلاس آرڈر آف برٹش انڈیا - جاگیردار - آپ کا سلسلۂ نسب ملک اسمٰعیل خان ناظر نواب دلاور جنگ تک پہونچتا ہے جو سلطان بہلول کے ہمرکاب افغانستان سے ہندوستان مین آئے اور سپہ سالاری کا عہدہ اور کارہاے نمایان کے صلہ مین مذکورہ بالا خطاب حاصل کیا - اسکے بعد وہ ملتان اور پھر بہار کی صوبہ داری پر مامور ہوے اور ملک شیخاواٹی مین چھپن لاکھ کی جاگیر اور پنجہزاری منصب عطا کیا گیا - آپ اُنکی آٹھوین پشت مین ہین - اُنکی اولاد دربار شاہی سے دیوان کے خطاب سے مخاطب اور مناصب جلیل سے ممتاز ہوئی - اُنکی چوتھی پشت مین ملک عبدالکریم خان راجہ جے سنگھ والی جے پور کے مقابلہ مین مارے گئے اور اُنکی مقبوضہ جاگیرات پر راجہ موصوف قابض و متصرف ہو گئے مگر شاہ عالم نے اُنکے فرزند کبیر خان کو پرورش خاندان کے لیے ایک علاقہ نرہر ضلع شیخاواٹی عطا فرمایا - اُنکی کئی پشتون کے بعد ایک خانہ جنگی کی وجہ سے نواب احمد بخش خان کے والد محمد بخش خان ناظر عازم دکن ہوے اور ۱۸۱۵ء مین سرکار نظام کی ملازمت اختیار کی اور وہان حیدرآباد کنٹنجنٹ رسالہ کے رسائیدار مقرر ہوے - وہ ۱۸۱۹ء کی پنڈارون اور نائک ہاتی اور ونڈوٹی کی جنگون مین شریک ہوے - اُنکی شجاعانہ خدمات کے جلدو مین اُسی سال اُنکو رسالدار میجری ملی - اُنکی وفات کے بعد اُنکے فرزند احمد بخش خان ناظر ۱۸۳۰ء مین رسالہ سوم مین بھرتی ہوے اور ۱۸۳۸ء مین بریگیڈیر بلر صاحب کی ہمراہی مین جنگ کرنول پر بھیجے گئے جسکے صلہ مین آپ کو پہلا کمیشن ملا - ۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۶ء تک مختلف مقامات مین سات مہمون مین فتحمندی حاصل کی - ۱۸۵۷ء کے زمانہ غدر مین کرنیل ڈیوڈس صاحب نے آپ کی رجمنٹ کو باغیون کی سرکوبی اور گورنمنٹ کی وفادارانہ امداد کے لیے منتخب کیا - جسمین آپ سات لڑائیون مین کامیاب ہوے - ۱۸۵۸ء مین بھی جھانسی - گوالیار -

مدراس

فہرست اسماے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر احاطۂ مدراس

بجے رام گج پت راج - مہزاراجہ سری پسوپتی بجے رام منیا سلطان بہادر گارو - راجۂ وزیانگرم - آپ ۲۷ - ستمبر ۱۸۸۳ء کو وزیانگرم مین متولد ہوے اور ۱۸۹۷ء مین جب ہز ہائینس مہاراجہ سر انند گج پت راج جی سی - آئی - ای نے انتقال کیا تو آپ اُنکے جانشین ہوے - ہنگام جانشینی آپ کی عمر صرف تیرہ سال کی تھی - اُسوقت سے منجانب گورنمنٹ ایک سویلین عہدہ دار ملقب کلکٹر اینڈ کارجین مقرر ہے جو ریاست کا انتظام کرتا ہے اور آپ کی تعلیم و تربیت کا بھی نگران ہے - آپ ہز ہائینس مرحوم کی والدہ ماجدہ ہر ہائینس مہارانی الک راجیشوری کے حقیقی بھتیجے ہین اور چونکہ مہاراجہ صاحب کے کوئی اولاد نہ تھی لہذا اُنھون نے بذریعۂ وصیت نامہ آپ کو اپنا جانشین قرار دیا - انگریزی و سنسکرت کی تعلیم اُنھین کے زمانہ سے شروع ہوگئی تھی اور ابتک جاری ہے - بچپن مین سب لوگ آپکو چٹی بابو کہا کرتے تھے - موجودہ نام مہاراجہ صاحب مرحوم کا رکھا ہوا ہے - آپ بہت اچھے شہسوار اور تمام مردانہ کھیلون کے شائق ہین - فی الحال آپ کی عمر اُنیس سال کی ہے ریاست وزیانگرم ایک قدیم ریاست ہے جو ضلع وزیگاپٹم مین واقع ہے - والیان وزیانگرم سیسودیا راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور ہز ہائینس مہاراجہ رام سنگھ والی جیپور ملک راجپوتانہ و ہز ہائینس مہاراجگان جودھپور و ریوان سے آپکے ازدواجی تعلقات ہین

اس خاندان کے مورث اعلےٰ مدھن ورما تھے جنھون نے سنہ ۵۹۱ء مین وادی کشنا مین راجپوتون کی نوآبادی قائم کی اور جنکے اسلاف کرام دربار گولکنڈہ مین نہایت باوقعت سردار تھے - گولکنڈہ سے پسوپتی مدھن ورما سنہ ۱۶۵۲ء مین وزیگاپٹم مین آئے جہان اُنھون نے اور اُنکے جانشینون نے اپنی ریاست کو رفتہ رفتہ اسقدر ترقی دی کہ یہ خاندان شمالی سرکار مین نہایت ذی وقعت اور صاحب طاقت ہوگیا - پیڈا بیجے رام راج سنہ ۱۷۱۰ء مین شاید اپنے والد کے جانشین ہوے اور سنہ ۱۷۱۲ء مین اُنھون نے پوتنور کو چھوڑکر وزیانگرم کو اپنا مستقر قرار دیا اور اپنے نام پر اُسکو موسوم کیا - اُنکے بعد اُنکے بیٹے آنندراج جانشین ہوے جنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ کا ساتھ دیا اور اُسکی حمایت مین نمایان کامیابی حاصل کی - بیجے رام راج خلف آنندراج کے انتقال کے بعد اس خاندان کی حالت بالکل بدل گئی - عزت - وقعت - وسعت اور حکومت مین بہت بڑا استحکام اور ترقی ہوئی - اُسوقت اس خاندان کے سرغنہ کو مرزا اور منیا سلطان کے خطابات کا شرف حاصل ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہان سے ملاقات کے وقت اُنیس توپون کی سلامی مقرر ہوئی - یہ ریاست قریب قریب تمام ضلع وزیگاپٹم مین پھیلی ہوئی ہے سنہ ۱۸۶۲ء مین گورنمنٹ ہند نے راجہ کا خطاب تسلیم کیا اور زمیندارون کے مقابلہ مین اس خاندان کا اعزاز بالاتر قرار دیا - رام گجپت راج نے سنہ ۱۸۵۲ء مین زمام ریاست اپنے ہاتھ مین لی - اُنھون نے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنا کام انجام دیا اور اپنی فیاضی اور خوش اخلاقی سے ثابت کردیا کہ ہندوستانی روسا مین بہت کم لوگ اُنکے ہم پلہ ہین - اُنکی فیاضی وسیر چشمی اور اولوالعزمی اور علم دوستی کی صدہا یادگارین ابتک باقی ہین سنہ ۱۸۶۴ء مین اُنکو مہاراجہ کا خطاب اور ہز ہائینس کا لقب عطا کیا گیا تھا اور اُس کے بعد وہ کے - سی - آئی - ای سے بھی مخاطب ہوے اور تیرہ ضرب توپ کی سلامی بھی مقرر ہوئی اور اُنکا نام اُس فہرست مین درج کیا گیا جنکی ملاقات بازدید کو حضور ویسراے جاتے

ہین - اُنھون نے ۱۸۷۶ء مین انتقال کیا۔ اُسوقت اُنکے بیٹے آنند راج جو ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۸۱ء مین اُنکو بھی مہاراجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا اور خطابات جی - سی - آئی - ای اور ہز ہائینس وغیرہ سے ممتاز ہوے - ریاست کا رقبہ تین ہزار مربع میل ہے اور آبادی تخمیناً نو لاکھ ہے - ریاست کا انتظام بالکل انگریزی نمونہ پر ہے اور مندرجۂ ذیل صیغون مین تقسیم ہے - (۱) مستھان جسمین صیغۂ دیوستھان وصیغۂ معدنیات وصیغۂ انہار شامل ہے - (۲) صیغۂ تعلقہ جات (۳) صیغۂ تجارت (۴) صیغۂ قانون (۵) صیغۂ قلعہ داری (۶) صیغۂ تعلیم انگریزی وہندوستانی (۷) صیغۂ شفاخانجات - قسمت بنارس کے پانچ اضلاع مین بھی تھوڑا تھوڑا علاقہ اس ریاست کا موجود ہے جسکا بندوبست استمراری ہے - ریاست وزیانگرم کی عالیشان عمارتین اکثر بلاد ہندستان مثلاً کلکتہ - مدراس - اوٹاکمنڈ وغیرہ مین موجود ہین - سکونت وزیانگرم -
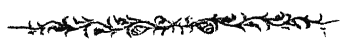
محمد منور علی - خان بہادر - سر - کے - سی - آئی - ای - امیر آرکاٹ - آپ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۹ء مین سابق امیر آرکاٹ کے جانشین ہوے - آپ کا مرتبہ باعتبار عزت ووقعت امراے کرناٹک مین اول ہے - آپ نوابان کرناٹک کے خاندان کے قائم مقام ہین جو مشہور انورالدین کی اولاد مین تھے اور جنکو نظام دکن نے کرناٹک کا نواب بنایا تھا اور جنکے بیٹے نواب محمد علی خان والاجاہ نواب کرناٹک کی لارڈ کلایو کی دلیرانہ مہمات کی بدولت مسند حکومت آرکاٹ تک رسائی ہوئی تھی - نواب انورالدین کے پوتے نواب عظیم الدولہ تھے جنکے بیٹے ہز ہائینس پرنس عظیم جاہ اول امیر آرکاٹ ہوے تھے ہز ہائینس پرنس عظیم جاہ کو یہ خطاب ملکۂ معظمہ قیصرۂ مرحومہ نے ۱۸۶۷ء مین عطا فرمایا تھا - انکے جانشین ہز ہائینس ظہیر الدولہ امیر آرکاٹ ثانی ہوے اور سب جنکے پورے پورے خطابات مقامی رواج کے مطابق یہ ہین - ہز ہائینس عظیم جاہ عمدۃ الامرا - امیر الامرا

سراج الامرا - مدار الملک - عمدۃ الملک - عظیم الدولہ - اسد الدولہ - الانگلیز ظہیر الدولہ محمد علی خان محمد بدیع اللہ خان بہادر ذوالفقار جنگ - نصرت جنگ سپہ سالار - پرنس آف آرکاٹ موجودہ امیر آرکاٹ معز الدولہ خان بہادر کے بیٹے اور سابق ہز ہائنس عظیم جاہ امیر آرکاٹ اول کے پوتے ہین - آپ کو ۳ - مارچ ۱۸۷۶ع کو خطاب خان بہادر عطا ہوا - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ع کو حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مرحومہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک موقع پر آپ خطاب کے - سی - آئی - ای سے ممتاز و مفتخر ہوے اور اُسی موقع پر آپکے چار صاحبزادون کو بھی خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - جنکے نام نامی یہ ہین - غلام محمد - عبد المجید - محمد انور و غلام محی الدین - سکونت امیر محل مدراس -

---

وکرما دیو - سری - مہاراجہ - والی ریاست جیپور - تاریخ ولادت ۱۸۷۵ع -

خاندان راج جیپور کی اصلیت جمون کشمیر سے ہے - کسی زمانہ مین وہان کُھی راجہ دیو حکومت کرتے تھے - یہ راجہ سورج بنسی خاندان کنک سین کی اولاد مین تھے - انکے تین لڑکے تھے ونایک دیو جو اُنکی دوسری پشت مین تھے دار الریاست کو چھوڑ کر اس غرض سے بنارس کے تیرتھ کو آئے کہ وہان پرا شچت کرین کیونکہ وہ اپنے آبائی راج سے محروم ہوگئے تھے - اکیس روز تک وہ نہایت سخت قیود و شرائط کے ساتھ توبہ و انابت مین مشغول رہے - تا آنکہ ایک شب پرمیشور خواب مین ظاہر ہوے اور ان سے کہا کہ جانند اپور کے راج کو تلاش کرو ہان تجکو راج ملجائے گا - اس خواب کو دیکھکر وہ فوراً اُٹھ بیٹھے اور قطع مراحل و طے منازل کرتے ہوے شہر نندا پور مین پہونچے اور سرویشور جی کے مندر مین داخل ہوے - انکے داخلہ کی شب کو وہی پرمیشور اُسوقت کے فرمانروا ے نندا پور پر عالم خواب مین ظاہر ہوے اور اُس سے کہا کہ ایک عالی خاندان اور جامع الصفات راجکمار سرویشور جی کے مندر مین وارد ہے اگر تو اپنی بیٹی اُسکو بیاہ دے گا تو تجکو اپنی خواہشون

مین کامیابی ہوگی۔ اُن راجہ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام
نیلادوی تھا۔ فوراً اسپلا و اسسم راجہ مندرپر مذکور روانہ ہوے اور وہان ونایک دیو کو
موجود پایا۔ انکا خاندان وطن اور دیگر حالات دریافت اور یہ راے قائم کرنے کے بعد
کہ وہ عالی نسب اور عالی خاندان ہے اس بات کا ارادہ کیا کہ اسکے ساتھ بیٹی کی
شادی کردی جاوے۔ چنانچہ شادی کردی اور راج سری ونایک دیو کے حوالہ کیا
جو بتیس زینہ کے تخت حکومت پر متمکن ہوے۔ جب نندا پور راج کے فرمانروا اسپلا و اسسم
مرگئے تو سری ونایک سنگھ دیو راج کا نظم ونسق کرنے لگے۔ اسکے بعد رعایا نے اُنکی
مخالفت مین بلوہ کردیا اور وہ تخت پر قابض نہ رہ سکے اور راے پور کی طرف چلے گئے
یہان ایک بنجارہ (سوداگر) نایک لو بنیا سے ملاقات ہوگئی جسنے پیادون اور سوارون
کی ایک فوج کثیر سے مع دس ہزار مویشیون کے بغرض سامان باربرداری مدد دی۔
اس امداد کے ذریعہ سے سری ونایک سنگھ دیو پھر نندا پور مین آئے اور بلوہ کو فرو کر کے
اپنا تخت حاصل کیا۔ اس ملک التجار کی شکرگزاری کے اظہار کے لیئے اہالی خاندان
جلپور آج تک اپنے دستخطون مین چتوٗلی (ایک رسی جسکو ملک التجار مذکور الصدر
مویشیون کے باندھنے مین استعمال کرتا تھا) کی علامت استعمال کیے جاتے ہین۔ سری
ونایک سنگھ دیو نے مُدگل اور گولکنڈہ گنتور کی سلطنتون کو جو اس زمانہ مین پائی جاتی
ہین فتح کرکے نندا پور کا خراجگزار بنایا اور ہی پشتون کے بعد یہ خاندان نندا پور سے جیپور
مین سکونت گزین ہوا۔ ۱۶۶۸؁ء مین نظام حیدرآباد سے راج کی ایک سند حاصل ہوئی
اور چوبیس ہزار روپیہ کی سالانہ جمعبندی قبول کی گئی۔ نظام نے ایک تلوار اور ماہی
مراتب اور ایک ہاتھی مع عماری بطور تحفہ عطا فرمایا۔ اس سند کی رو سے راجہ خاندان
کے القاب یہ قرار دیے گئے "اعظم مہاراجہ عضد الدولہ مہابت آثار ید الیمین سلطنت
صمصام خلافت اسلام سری جھارکھنڈ بادشاہ جیپور سرکار" یہ بیش بہا کسوبہ ابتک

قلعۂ جلیپور مین موجود ہے - سترھوین صدی مین ملاکنگری مین فرانسیسیون سے گھسان کی لڑائیان ہوئین اور وہ دریاے گوداوری تک ہٹا دیے گئے - دوسری لڑائی مرہٹون سے امرکوٹ مین ہوئی - ابتک جو جمعبندی نظام حیدرآباد کو دیجاتی تھی اب وہ برٹش کے نام منتقل ہوئی اور ۱۸۶۳ء مین راجہ بستر کو جو فوجی مدد دی گئی تھی اُسکے معاوضہ مین پرگنہ جات کوٹ پاڑ وغیرہ حاصل کیے گئے - آپ کے والد سری رامچندر دیو مہاراجہ جو ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوے تھے چھبیس برس کی عمر مین گدی نشین ہوے اور انتیس برس ریاست کی حکومت کرکے ۱۸۸۹ء مین فوت ہوے - آپکے عہد مین برٹش گورنمنٹ نے ضلع گونوپور کے مفسدہ سوارا اور بلوہ رمپا ضلع گوداوری کے فرو کرنے کی مدد کے صلہ مین ایک تمغہ - ایک تلوار - ایک فوجی وردی - ایک ہیرے کی انگوٹھی - ایک بندوق ایک واچ گھڑی اور ایک گلوبند تحفۃً عطا فرمایا - مہاراجہ صاحب نے بنارس - گیا - بندرابن اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کی اور جب ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز بہادر مدراس مین رونق افروز ہوے تو حضور ممدوح کی حضوری سے شرف اندوز ہوے اور گورنر بہادر مدراس کی بھی ملاقات کی ۱۸۶۰ء مین بہت سے تعلیم یافتہ برہمن پنڈت اور بہت سے مسلمان تجار عرب جلیپور مین آکر آباد ہوے - عدالت گستری دیوانی و فوجداری کا کام از خود برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کر دیا گیا جسنے فوج و پولس اور مجسٹریٹون کو مقرر کیا - مہاراجہ حال سری سری وکرما دیو ۱۸۷۵ء مین پیدا ہوے - چونکہ آپکے والد بزرگوار کے انتقال کے وقت آپکی عمر چودہ برس کی تھی اسوجہ سے ریاست کا کاروبار کورٹ آف وارڈس نے اپنے اہتمام مین لے لیا - مسٹر مارش آپ کے والد بزرگوار ہی کی زندگی مین آپ کے اتالیق مقرر ہو چکے تھے اور جب تک ریاست کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رہی صاحب موصوف بدستور برابر آپ کی اتالیقی کرتے رہے ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۵ء تک آپ کو تعلیماً تمام مشہور مقامات ہندوستان کی سیر کرائی گئی - ان سیاحتون

کے زمانہ مین مہاراجہ صاحب نے ۱۸۹۱ء مین لارڈ وِنلاک صاحب گورنر مدراس اور ۱۸۹۵ء مین لارڈ الجن صاحب والیسرائے ہند کی ملاقات حاصل کی - ۲۷ - نومبر ۱۸۹۵ء کو مسٹر ولکاک صاحب انڈین سول سروس نے جو اُسوقت وزیگاپٹم مین گورنر مدراس کے ایجنٹ تھے آپکو گدی نشین کیا - اس موقع پر تمام لوکل یورومین اور دیسی افسر موجود تھے - ۱۸۹۳ء مین اودیپور (واقع چھوٹا ناگپور) کی سرگوجہ خاندان کی ایک رانی کے ساتھ آپ کی رسم کدخدائی نہایت عظمت وشان سے عمل مین آئی اور ذاتی امتیاز کی علامت کے طور پر حضور والیسرائے بہادر نے آپ کو مہاراجہ کا لقب ۱۸۹۶ء مین عطا فرمایا - لیکن ہندوستان مین برٹش حکومت کے قائم ہونے کے پیشتر سے یہ لقب اس خاندان مین چلا آتا ہے - جدید قلعہ کی تعمیر مہاراجہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین شروع ہوئی تھی اور مسند نشین ہونے کے بعد مہاراجہ صاحب نے اسکی تکمیل فرمائی - مہاراجہ صاحب نے قدیم قلعہ مین بھی بڑی بڑی اصلاحین فرمائی ہین اور اب خاندان راج اس قلعہ مین رہتا ہے - ہر ہائینس لکشمی دیوی راجلیشوری بیوہ مہارانی صاحبہ نے ستر ہزار روپیہ کے صرف سے ایک مندر تعمیر کراکے رامچندر سوامی دیوتا کے نام وقف کیا ہے - آپ کے ولیعہد کا نام رامچندر دیو ہے جو ۱۸۹۳ء مین پیدا ہوے ہین - سکونت جے پور -

---
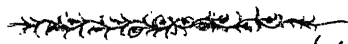
کیرال ورما ولیا کوئل تمبورن - سی - ایس - آئی - شوہر ہر ہائینس راج راجلیشوری رانی لکشمی بائی کرون آف انڈیا رانی اکبر تراونکور - ولادت ۲۱ - فروری ۱۸۴۵ء آپ کی والدہ مکرمہ پورم ترونال تمبورٹی ایک جامع کمالات خاتون تھین جو سنسکرت اور ملیالم زبان کے علم ادب مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتی تھین - آپ کے والد ماجد ملاپلی نم پوری - وید مقدس حکمت اور نجوم کے بہت بڑے ماہر تھے - مگر وہ ایک عرصہ تک نوع انسان کی سودمند خدمتگزاری کرنے کے بعد تارک الدنیا ہوگئے اور بقیہ انفاس

بنارس مین بسر کردیے۔ بچپن ہی سے آپ کی قدرتی ذہانت اور ذکاوت کے آثار نمایان تھے چنپر آپ کے عم مکرم راجہ راجہ ورما یعنی موجودہ والی ٹراونکور کے والد ماجد کی توجہ مائل ہوئی۔ انھون نے آپ کو اپنی خاص نگرانی اور تعلیم مین لیا اور آپ کی سنسکرت تعلیم جو ایسے قابل اور بزرگ کی سرپرستی مین شروع ہوئی تھی اُس سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ پوری ہوئی جسکے لیے معزز اُستاد اور سرگرم شاگرد دونون واجبی فخر کر سکتے تھے۔ سنسکرت کی اعلی تعلیم نے بچہ کی ہونہار طبیعت اور دماغ پر وہ عمدہ اثر ڈالا جو اُسکے برتاؤ چال چلن قول و فعل سے ظاہر ہونے لگا۔ سنسکرت کے علم نے انگریزی زبان کی تحصیل آسان کردی اور آپنے اس زبان مین حیرت انگیز ترقی کی۔ آپ کی زندگی کا سب سے تابناک واقعہ یہ ہے کہ ہر ہائینس لکشمی بائی رانی اکبر ٹراونکور سے آپ کی شادی ہوئی ہے جو کمالات مختلفہ فن موسیقی۔ فیاضی۔ اخلاق۔ مدبری اور سب سے زیادہ اپنے شوہر کے ساتھ وفادارانہ محبت مین مشہور و معروف ہین۔ آپکی دنیاوی راحت و آرام مین الیسیم ترونال مہاراجہ رام ورما نے خلل ڈال دیا جنھون نے غیظ و غضب کے جوش مین بڑی بے دردی اور نا انصافی سے آپ (بھتیج داماد) کو پانچ برس تک شاہی محبس مین قید رکھا اور اُنکو ایک عجیب و غریب فرضی سازش کا مرتکب ٹھہرایا۔ جدائی کا غم اسپر نا انصافی کا خیال اور مقیدانہ زندگی کی تنہائی وہ مصائب تھے جنھون نے نوجوان رانی اور اُنکے شوہر عالی تبار کو سخت رنج اور صدمہ پہونچایا۔ تاہم دونون نے نہایت استقلال اور بہادری سے یہ مصیبتین برداشت کین۔ غالباً اس تنہائی اور رنج نے آپ کو شاعر بنانے مین مدد دی کیونکہ اُسی جدائی اور مفارقت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے "میور سندیس" تصنیف کیا یہ ایک پیغام ہے جو آپ نے اپنی شاہی شریک رنج و راحت کو ایک فرضی طاؤس کے ذریعہ سے بھیجا ہے۔ یہ نظم نہایت شیرین۔ سادی۔ خوش انداز اور پرُ خیال ہے۔ آیندہ مہاراجہ وساکھم ترونال رام ورما کا پہلا کام یہ تھا کہ اُنھون نے آپ کو قید سے آزاد کیا اور تمام

قدیم اعزاز سے آپ کو اپنی بھیتی بھتیجی کے سپرد کیا - اس جبریہ جدائی کے بعد اُنکا ملنا
نہایت ہی رقت آلود اور درد انگیز تھا - مہارانی لکشمی بائی کو ہر مجسٹی ملکہ معظمہ مرحومہ نے
کرون آف انڈیا کے شاہی طبقہ کا ممبر مقرر فرمایا تھا - سابق اور موجودہ مہاراجہ آپکے
نہایت مہربان دوست اور شفیق ہین اور آپکے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہین -
سنہ ۱۸۸۳ء مین آپ مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے تھے - کچھ دنون بعد آپکو رائل
ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور رائل ہسٹاریکل سوسائٹی کے فیلو
ہونے کی عزت حاصل ہوئی - بعد ازان ہر مجسٹی نے آپ کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت
فرمایا - راجہ کرال ورما ملیالم زبان کی انشا پردازی اور ناٹک کے موجد ہین ملیالم پبلک
بڑی کثرت سے آپ کی تصنیفین پڑھتی ہے اور جن کتابون مین زیادہ علمی مذاق ہے وہ
اسکولون اور کالجون مین بطور کورس کے متداول ہین - آپ کی بعض منظوم تصنیفین انگریزی
نظم مین ترجمہ ہو رہی ہین - آپنے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین وساکھ وجیم (سنسکرت) جسمین
ہز ہائینس سابق وساکھم مہاراجہ کی حکومت اور زندگی کے حالات ہین - تلابھارشٹک
وکٹوریہ چرتر سنگرھ (سنسکرت) کام بودھ چمپو ویا گھرالیا سٹکم (سنسکرت) نما پرنام سٹکم (سنسکرت)
سکنتلا پارانیم (سنسکرت) میور سندیس - سرنگر منجری - کشم بنا سہسرم (سنسکرت) جسمین
آپنے اپلیم مہاراجہ مرحوم کو ایک ہزار اشعار مین معافی نامہ لکھا ہے ما داروندا
سٹکم - مناجات گنیش جی وغیرہ ہین - اسی طرح آپنے بہت سی کتابین تصنیف اور
تالیف کی ہین - ریاست ٹراونکور کو آپ کی ذات سے جو فیض پہونچا ہے وہ بھی قابل
ذکر ہے - آپ تین برس تک ٹراونکور کی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر رہے اور گورنمنٹ اور
پبلک نے آپ کی خدمات کو نہایت پسند کیا - آپ کئی علمی انجمنون کے پریسیڈنٹ اور
ممبر ہین - آپ ہی کی تحریک پر سنسکرت کالج قائم ہے جسکے ممتحنون کی انجمن کے آپ
پریسیڈنٹ ہین - مدراس یونیورسٹی آپ کے نام سے اُس طالبعلم کو جو بی - اے

کے امتحان مین ملیالم زبان مین اول رہتا ہے ایک طلائی تمغہ عطا کرتی ہے۔ ٹراونکور کے کل دیوان آپکی قابلیت کے مداح رہے ہین اور اُنھون نے اکثر موقعون پر آپسے مشورہ حاصل کیا ہے۔ ۱۵-جون سنہ ۱۹۱ء کو ہزہائینس مہارانی صاحبہ نے قضا کی جس سے آپ کو سخت صدمہ پہونچا۔ سکونت ٹراونکور۔
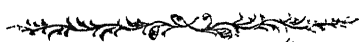
ونکٹا سویتا چلاپتی رنگ راؤ مہاراجہ سری راؤ۔ دی آنریبل سر بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مہاراجہ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۲ء۔ آپ قدیم زمینداری بیلی ضلع وزیگاپٹم احاطۂ مدراس کے مہاراجہ ہین۔ اس زمینداری کا رقبہ ۹۲۰ مربع میل ہے محاصل کچھ اوپر پانچ لاکھ روپیہ سالانہ اور آبادی ایک لاکھ ترسٹھ ہزار ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ راجہ پیدارایدو اس سمستھان کے بانی تھے۔ سلسلۂ راجگان ریاست ہذا مین آپ گیارھوین راجہ ہین۔ سنہ ۱۶۵۲ء مین آپ کے مورث اعلیٰ (راجہ پیدارایدو) شیر محمد خان نواب چکاکول کی فوج کے ساتھ بحیثیت ایک افسر فوجی کے اس ضلع مین آئے۔ دوسرے افسر فوجی ہمراہیان خان مذکور سے پوساپتی مادھوا ورما وزیانگرم خاندان کے مورث تھے اور اُسی زمانہ سے ان دونون خاندانون (بیلی و وزیانگرم) مین رقابت چلی آتی ہے۔ پیدارایدو کو بصلۂ اُس کارنمایان کے جو اُنھون نے نواب کے فرزند کو بعض باغیون کے پنجہ سے چھڑانے مین کیا تھا راجم بنڈہ کی زمینداری اور رنگ راؤ کا خطاب عطا ہوا۔ یہ خطاب اس خاندان مین ابتک چلا آتا ہے۔ اُنھون نے معطی شیر محمد خان کے نام پر ایک قلعہ موسومہ بیبیلی (جسکے معنی تلنگی زبان مین شاہی شیر کے ہین اور جو کثرت استعمال سے بیلی ہو گیا ہے) تعمیر اور ایک پیٹہ (یعنی موضع یا قصبہ) آباد کیا۔ سنہ ۱۷۵۶ء مین جب ایم بسی جنرل فرانسیسی نے بعض مفسدون کے استیصال کے واسطے جو ان اضلاع مین برسر شورش تھے بہ سرکردگی افواج یوروپین وزیانگرم مین

نزول کیا تو راجہ وزیانگرم نے جنرل مذکور کو یقین دلا دیا کہ اس مفسدہ کا سرغنہ بیلی کا راجہ ہے اور اپنی خیرخواہی کے ثبوت مین خود جنرل کے ہمراہ ہوا جنرل نے راجہ بیدا کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر قلعہ فوراً خالی کر دیا جائے تو معافی ممکن ہے۔ اُنھون نے قلعہ کا تخلیہ نامنظور کیا جنگ عظیم واقع ہوئی صبح سے گولہ باری شروع ہوئی قلعہ کی دیوارین چھلنی ہوگئین جب راجہ بیدا نے دیکھا کہ قلعہ کی حفاظت خارج از امکان ہے تو تمام عورتون اور بچون کو جمع کر کے قتل کروا دیا اور جان توڑ کے لڑنا شروع کیا۔ راجہ بیدا مع تمام جمعیت کے اس لڑائی مین کام آئے۔ فرانسیسی جنرل کی فوج چند بار ناکامیاب ہونے کے بعد بالآخر قلعہ مین داخل ہوئی۔ ایک بڈھا ایک جھوپڑے مین سے نکلا اور ایک بچہ کو جنرل کے سامنے حاضر کیا یہ بچہ مقتول راجہ کا لڑکا تھا جسکو اس بڈھے نے چھپا رکھا تھا جنرل نے اس لڑکے کو اپنے دامن عاطفت مین پناہ دی اسکا نام چنارنگ راؤ تھا۔ دو شبون کے بعد چار آدمی جو اس قلعہ کی جمعیت سے بچکر نکل گئے تھے راجہ وزیانگرم کے خیمہ مین گھس گئے اور اُسے قتل کر ڈالا اس بچہ کو فرانسیسی جنرل نے بجائے مقتول باپ کے والی ریاست قرار دیا۔ اسکے بعد وزیانگرم سے صلح ہوگئی اور دو پرگنہ ریاست وزیانگرم کی طرف سے بطور اجارہ اس ریاست کو دیے گئے چند روز بعد وہ عہد و پیمان پھر فسخ ہوگئے اور رئیس بیلی کو نظام کی عملداری مین پناہ گزین ہونا پڑا۔ جب عنان اقتدار برٹش کے ہاتھ مین آئی تو پھر راجہ چنارنگ راؤ والی ریاست تسلیم کیے گئے۔ سنہ ۱۸۰۲ع مین اُنکے متبنیٰ رایدپا کو سند ملکیت استمراری عطا ہوئی۔ اُس زمانہ سے ریاست مین کوئی جھگڑا فساد نہین ہوا۔ سنہ ۱۸۳۰ع مین رایدپا کے فرزند سوبتا چلاپتی اُنکے جانشین ہوے۔ اُنکی وفات کے بعد سنہ ۱۸۶۲ع مین اُنکے متبنیٰ سیتا رام کرشن مسند نشین ہوے۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۶۸ع مین لاولد انتقال کیا۔ اُنکے بعد اُنکی بیوہ لکشمی چلیاما والیہ ریاست ہوئین۔ اُنھون نے قحط بنگال مین چالیس ہزار من دھان روانہ کیے جسکے صلہ مین سرکار سے رانی کا خطاب

عطا ہوا۔ اُنھون نے والی ریاست حال ونکٹا سوبتا چلاپتی کو خاندان زمیندار ونکٹاگری ضلع نلور سے لیکر متبنیٰ کیا۔ آپ نے ۱۸۸۱ء مین سن بلوغ کو پہونچ کے ریاست کا چارج لیا۔ آپ نے مختلف علوم خصوصًا علم اخلاق کی تعلیم پائی ہے اور اکثر رفاہ عام کے کامونمین بڑی فیاضی ظاہر کی ہے۔ بہت سا وقت سیر و سیاحت مین صرف کر کے خوب تجربہ حاصل کیا ہے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین سفر یورپ اختیار کیا۔ اس سیاحت مین آپکے سب سے چھوٹے بھائی راجہ وینو گوپال بہادر آپ کے ہم سفر تھے۔ وہان آپ کو حضور پرنس آف ویلز (جو اب شاہنشاہ ہند و بادشاہ انگلستان ہین) کی لیوی مین شریک ہونے کی عزت حاصل ہوئی اور ۱۷ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء کو بمقام ونڈسر کیسل قیصرۂ ہند و انگلستان آنجہانی کی حضوری سے شرف اندوز ہوے۔ آپکے سفر یورپ کا خاص مقصد یہی تھا۔ یہ وہ تمنا تھی جو آپکو صغر سن سے تھی جب آپ وطن مالوف کو واپس آئے تو اس اعزاز کی یادگار مین آپنے ایک ٹون ہال بنام وکٹوریہ ٹون ہال تعمیر کیا جسکا بنیادی پتھر ہز اکسلنسی گورنر مدراس کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ کو حضور قیصرۂ آنجہانی کی جانب سے تمغہ نائٹ ہڈ انڈین امپائر مرحمت ہوا۔ آپ تین مرتبہ لیجس لیٹو کونسل کی ممبری کے لیے نامزد کیے گئے۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ کو خطاب مہاراجہ بطور اعزاز ذاتی کے ہز اکسلنسی وی وایسرائے لارڈ کرزن نے عنایت کیا۔ آپ کا خزانہ روپیہ سے مالامال رہتا ہے آپ محصول اراضی کے وصول مین سخت گیری نہین کرتے بلکہ عند الضرورت محصول معاف کردیتے ہین۔ لاکھون روپیہ آپ کا اپنی رعایا اور نیز دیگر زمینداروں پر قرض ہے آپنے اکثر موقعون پر ریاستون کو نیلام ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔ آپ اپنی رعایا مین ایسے ہر دل عزیز ہین کہ رعایا نے عام چندہ سے ایک پارک آپ کے نام سے تعمیر کیا ہے۔ سکونت بیبلی۔

غلام محمد غوث - نواب - خان بہادر - آپ نواب معزز الدولہ بہادر کے بیٹے اور ہز ہائینس نواب عظیم جاہ سراج الامرا عمدۃ الملک اسد الدولہ ذو الفقار جنگ سپہ سالار پرنس آف آرکاٹ اول کے پوتے اور سر محمد منور خان بہادر کے سی - آئی - ای پرنس آف آرکاٹ حال کے برادر حقیقی ہین - نواب صاحب سلسلہ راست مین امیر الہند والاجاہ نواب محمد علی خان جنت آرامگاہ کی اولاد مین جو ملک کرناٹک کے حاکم تھے - آپ ۱۲۷۸ھ ہجری مین شہر مدراس مین متولد ہوے اور ۱۸۷۵ء عیسوی مین خطاب خان بہادر گورنمنٹ ہند سے حاصل کیا - ۱۳۱۱ھ ہجری مین حضور نظام کی چچازاد بہن سے جو نواب صمصام الملک مغفور کی صاحبزادی ہین شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مین آپکی شادی ہوئی - ۱۸۹۹ء مین حضور ویسرائے و گورنر جنرل بہادر ہند سے خطاب نواب آپ کو مرحمت ہوا - سکونت مدراس -

کانجی کرشنا سوامی راو سی - آئی - ای - ایف - ایم - یو - آپ ۵ استمبر ۱۸۴۵ء کو ایک شریف گھرانے مین بمقام سلیم پیدا ہوے - آپ نے پریسیڈنسی کالج مدراس مین تعلیم پائی اور چار ہی برس مین امتحان مٹریکلیشن پاس کرکے عدالت ضلع نلور مین محافظ دفتر فوجداری مقرر ہوے اور اپنی کارگزاری سے بہت جلد ترقی کرکے سررشتہ داری پر اور پھر منصفی ضلع پر متعین ہوے ایسی تندہی سے آپنے عدالتی کام کیا کہ ۱۸۸۰ء مین آپ سب جج کردیے گئے پھر ۱۸۸۷ء مین ٹراونکور کے چیف جسٹس مقرر ہوے اس خدمت کے صلہ مین ہز اکسلنسی لارڈ الجن صاحب بہادر نے ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب دیوان بہادر سے مشرف فرمایا - مہاراجہ صاحب حال نے آپ کو اپریل ۱۸۹۸ء مین دیوان مقرر فرمایا آپ نے بحیثیت دیوان ریاست نہایت عمدہ اصلاحات و ترقیات کین - آپکو گورنمنٹ سے سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت ہوا ہے - سکونت مدراس -

ویروورما راجہ - راجۂ کورم برانت - ولادت ۱۸۳۱ء - آپ کا تعلق اُس قدیم چھتری خاندان سے ہے جو عرصۂ دراز تک بندھوسرویم کے لقب سے مشہور رہا ہے آپکے آباواجداد نے زمورنان کالیکٹ کو اُس موقع پر جب اُن سے اور پرتگالیون سے جنگ ہو رہی تھی بہت قیمتی مدد دی تھی - اس خاندان مین بھی مثل دیگر خانوادہاے ملیبار کے مرمکتایم قانون وراثت جاری ہے - آپکو اُس حصۂ ملک کے عوض مین جو گورنمنٹ انگلشیہ کے قبضہ مین ہے اور جو پہلے آپ کے آباواجداد کی ملکیت مین تھا گورنمنٹ ہند سے کچھ وظیفہ مرحمت ہوتا ہے - راجگی کا خطاب آپکا موروثی وتسلیم کردہ گورنمنٹ برطانیہ ہے - سکونت ملیبار -
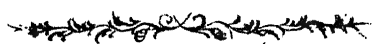
شنگرورما - پورلٹیری راجہ - کدتناند - یہ خطاب موروثی ہے - آپ سامنت خاندان سے تعلق رکھتے ہین - یہ خاندان پہلے ضلع وٹاکم پورم پر حکمران تھا لیکن زمورن کالیکٹ نے آپ کے مورث اعلیٰ کو ضلع مذکور سے نکالدیا - اُسوقت سے یہ خاندان ساحل ملیبار کے اُس ضلع مین حکومت کرنے لگا جو ماہی سے بدگراتک جہان فی الحال راجہ کا قیام ہے پھیلا ہوا ہے - بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حصہ ملک چرکل راجۂ کولٹیرای کا عطیہ ہے - ۱۷۶۶ء مین حیدرعلی والی میسور نے اس ملک پر فوج کشی کی اُسوقت راجہ نے افسران ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ تلچری مین پناہ لی - دوبارہ جب ٹیپو سلطان نے اس ملک پر حملہ کیا تو راجہ مہاراجۂ ٹراونکور کے یہان پناہ گزین ہوے - ۱۷۹۲ء مین راجۂ کدتناند اور گورنمنٹ برطانیہ مین معاہدہ ہوا اور خاندانی مقبوضات کے عوض مین ایک رقم سالانہ مقرر ہوئی - اس خاندان مین بھی مثل دیگر خانوادہاے ملیبار مرمکتایم کا قانون وراثت جاری ہے - آپ ۱۱ - دسمبر ۱۸۹۵ء کو وارث ریاست وخطاب ہوے - راجگی کے خطاب کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے

سرکاری تحریرات مین آپ کو ولیا راجہ کدتاناد لکھتے ہین - سکونت ملیبار -

سیتھو لکشمی بائی - ہر ہائینس - رانی - ولادت ۱۸۹۵ء - آپ راجگان ٹراونکور کے خاندان سے تعلق رکھتی ہین - رانی کا خطاب آپ کو حال مین عطا ہوا ہے - آپ ٹراونکور کی بڑی رانی ہین اور لوکل گورنمنٹ آپکو ہر ہائینس سیتھو لکشمی بائی رانی اور گل سے مخاطب کرتی ہے - سکونت ٹراونکور -

بوما دیورا وینکٹ نرسنگھ - نیڈو - راجہ - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ وللورو شمالی کے رئیس ہین - خطاب راجہ عطیۂ گورنمنٹ برطانیہ اور موروثی ہے - آپکی ریاست کا رقبہ چھپن مربع میل ہے - سرکاری طور پر آپکا نام اس طرح لکھا جاتا ہے - راجہ سری بوما دیورا وینکٹ نرسنگھ نیڈو بہادر زمیندار وللورو - سکونت پنگیڈی گوڈم -

بھاسکر ستوپتی اور گل - راجہ رامند - ولادت ۱۸۶۸ء - آپ فرقۂ مروان سے تعلق رکھتے ہین - آپ ۱۹ - نومبر ۱۸۹۱ء کو بحیثیت وارث رامند راجہ کے خطاب سے فائز ہوے - ستوپتی کا لفظ اس خاندان کے سرغنہ کے نام کے ساتھ اعزازی طور پر لکھا جاتا ہے - آپ کے قبضہ مالکانہ مین دو ہزار ایک سو اسٹھ مواضع ہین - سکونت رامند

پیدیا کووی لگتھ ویر اراین - راجہ دوم کالی کٹ - ولادت ۱۸۳۴ء - آپ زمورن کالی کٹ کی طرح فرقۂ سمنت سے تعلق رکھتے ہین اور انھین کے ولیعہد ہین - جنکو عموماً خاندان زمورن مین ارا الپدیا راجہ دوم کے لقب سے ملقب کرتے ہین - آپ کے نام کے ساتھ راجہ کا لفظ اعزازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے - ۷ - اگست

۱۸۹۲ء کو آپ بھی اُسی اعزاز سے فائز ہوے ۔سکونت کالی کٹ ۔

وینکٹ پیرومل بومماز ار وکمار ۔ والی کاروت نگر ۔ راجہ ۔ یہ خطاب قدیم الایام سے موروثی ہے جسکو گورنمنٹ ہند نے بھی ۱۸۶۲ء مین تسلیم کیا ہے ۔ آپ راجہ کمار بومارازو مرحوم راجہ کاروت نگر کے فرزند ہین ۔ آپ اُس خاندان سے ہین جو بومارازو کے نام سے موسوم تھا ۔ اس خاندان نے شمالی ارکاٹ مین دو صدی پہلے عروج پایا تھا ۔ سکونت کاروت نگر شمالی ارکاٹ ۔

پی انند اچارلو ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایل ۔ آنریبل راے بہادر سی ۔ آئی ۔ ای ۔ آپ مدراس کے مشاہیر مین ہین ۔ آپ کی ولادت مقام چیتور مین واقع ہوئی ۔ آپکے والد ماجد چیتور کے ضلع کی کچہری کے سر رشتہ دار تھے ۔ آپ مدراس کے ایک مشہور مدرسہ مین داخل ہوے ۔ آپنے مٹریکیولیشن کے بعد پریزیڈنسی کالج سے ایف ۔ اے اور بی ۔ اے کے امتحانات پاس کیے ۔ ۱۸۶۹ء مین آپنے قانون کی ڈگری حاصل کی اور ہائی کورٹ مین وکالت کرنے لگے اور اسمین بہت بڑی کامیابی حاصل کی ۔ آپ نوین نیشنل کانگرس کے پریسیڈنٹ تھے ۔ آپ کو ملکی معاملات مین خاص دلچسپی ہے آپ نے عرصہ تک میونسپل کمشنری کے عہدہ کے فرائض منصبی انجام دیے ہین ۔ آپ بہت بڑے مقرر ہین ۔ آپ کو مدراس کی زبانون مین بڑی دستگاہ حاصل ہے آپ پولیٹیکل ایسوسی ایشن مدراس معروف بہ "مدراس مہاجن سبھا" کے سکرٹری ہین ۔ اور وایسرئیگل کونسل کے ممبر ہین ۔ سکونت مدراس ۔

تھمبوچٹی - راجہ - دھرم پروین - سی - آئی - ای - ترچناپلی راؤلوار وکیا سوامی -
تاریخ ولادت ۱۸۴۳ء آپ ویسیائی راؤلو چھیار چیف ٹک کیپر کے فرزند ہین - آپنے
مدراس کرسچن کالج اور پریسیڈنسی کالج مین تعلیم پائی ہے - آپ اول شخص ہین جنھون
نے قانون کے متعلق پہلا انعام حاصل کیا ہے - آپ نے کچھ دن تک کوارٹر ماسٹر
جنرل کے دفتر مین کام کیا - ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۵ء تک مدراس کی لیجسلیٹو کونسل کے
مہتمم رہے - ۱۸۶۶ء مین پورگھی کے منصف مقرر ہوے - ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء مین میسور
کی جوڈیشل کمشنری کے رجسٹرار تھے اور اسی سال بنگلور کی عدالت خفیفہ کے دوسرے
جج مقرر ہوے - ۱۸۶۹ء مین اسسٹنٹ جوڈیشل کمشنر مقرر ہوے - اور اس عہدہ کے متعلق
نہایت دلسوزی سے کام کیا اور ۱۸۷۲ء مین اسسٹنٹ کمشنر درجۂ اول کے عہدہ پر ترقی حاصل
کی - ۱۸۷۶ء مین گورنمنٹ میسور کے ہیڈ سررشتہ دار (یادیوان) اور اسسٹنٹ سکرٹری
مقرر ہوے اور اسی سال سنٹرل فیمین رلیف کے بھی سکرٹری رہے - ۱۸۷۹ء مین
بنگلور کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج مقرر ہوے اور ۱۸۸۱ء مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب
بہادر والی میسور کی کونسل کے ممبر قرار پاے - ۱۸۸۴ء مین چیف کورٹ کی ججی کے
عہدہ پر فائز ہوے اور عرصۂ دراز تک نہایت عمدگی سے کام کیا یہان تک کہ ۱۸۹۰ء
مین چیف جج ہو گئے - ۱۸۹۵ء مین کونسل آف ریجنسی کے پہلے ممبر مقرر ہوے اور
بارہا میسور کے وزیر اعظم کا کام بھی بطور منصرم دیوان کے انجام دیا - ۱۸۷۷ء کے
دربار قیصری دہلی مین اعزازی سرٹیفکٹ اور میڈل حاصل کیا - ۱۸۹۴ء مین آپ کو پوپ
کی جوبلی کا میڈل ملا اور ۱۸۹۵ء مین سی آئی - ای کے معزز خطاب سے سرفراز کیے گئے
۱۹۰۱ء مین آپ ملازمت دربار میسور سے علیحدہ ہوے ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ
نے اشتہار مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۱ء مین آپ کو ملازمت سے کنارہ کش ہونے کی اجازت
دیتے وقت آپ کی ان بیش بہا خدمات کی تعریف کی ہے جو آپنے چونتیس سال تک نہایت

خوبی سے انجام دین اور فرمایا کہ آپ کی علیحدگی سے ریاست میسور کو ایک بڑے تجربہ کار جفاکش اور ایماندار افسر کی خدمات کا نقصان ہوا۔ سکونت میسور۔
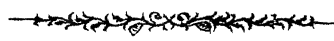
شنکر اسوبائر۔ آنریبل مہاراج راجیشوری۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فیلو مدراس یونیورسٹی دیوان ٹراونکور۔ آپ اس ریاست کے خاص باشندہ ہین۔ اِسوقت آپ کی عمر ۶۶ برس کی ہے۔ قریب قریب نصف صدی سے ریاست کی ملازمت کرتے آئے پہلے اسکول ماسٹر تھے۔ پھر حضور کچہری مین سرتی مادھوراؤ کے ماتحت ادنیٰ افسری کا کام کرتے رہے۔ بعدازان اُنکے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوے۔ پھر افسر ڈویژن اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوے۔ اسکے بعد ریاست ٹراونکور و کوچین کی درمیانی سرحد کے کمشنر پھر ڈائرکٹر محکمۂ بندوبست اور بالآخر دیوان ریاست مقرر ہوے اور اس جلیل القدر آخری عہدہ پر پانچ برس آٹھ مہینہ تک فائز رہے اور بعد اسکے مستعفی ہوگئے ہز ہائنیس مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے آپ کا استعفا قبول فرماتے وقت ایک دست خاص کی لکھی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی حسن خدمات اعلیٰ قابلیت فہم و فراست مستعدی اور محنت واقفیت معاملات استقلال مزاج صواب دید راے اور صولت اور وجاہت کا اعتراف فرمایا اور ظاہر کیا کہ آپ سے بہتر شخص اس عہدہ کے قابل بہم نہ پہونچ سکتا تھا۔ خدمات و فرائض عہدۂ دیوانی ریاست کو غایت درجہ کی ہوشیاری اور قابلیت اور راستبازی سے انجام دیا۔ آپ کی دیوانی کے زمانہ مین ریاست کو ترقی اور سرسبزی حاصل ہوتی رہی۔ نظم و نسق اور ریاست کی فلاح و بہبودی کے بہتیرے امور کا آغاز کیا گیا۔ خزانہ کی حالت بہت ہی عمدہ رہی تمام برٹش رزیڈنٹ جنسے آپ کو دیوانی کے زمانہ مین سابقہ رہا آپ پر اعتماد اور آپ کی قدر و منزلت کرتے رہے اور انھون نے اور گورنمنٹ مدراس نے بھی آپ کی کارگزاریون

کی داد دی اور ان سب خدمات کے صلہ مین آپ یجسلیٹو کونسل مدراس کے غیر سرکاری ممبر مقرر کیے گئے۔ گورنر بہادر مدراس کو بذات خاص آپ کی عقل و قابلیت اور نمایاں خدمات کا لحاظ تھا اور اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کو کونسل کی ممبری عطا ہوئی۔ سکونت ٹراوندرم۔

محمد عبدالواسع۔ حاجی۔ حافظ۔ مولوی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۱ ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ھ۔ مادۂ تاریخ ولادت "خورشید عالم" ہے۔ آپ نواب قادر محی الدین خان بہادر سکندر جنگ رضوان منزلت کے فرزند دوم اور نواب شکوہ الملک بہادر کے پوتے اور ہزہائنس نواب والاجاہ جنت آرامگاہ کے نواسے ہین۔ آپ کی شادی سنہ ۱۲۸۱ھ مین ہزہائنس نواب ظہیر الدولہ بہادر عظیم جاہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی پرنس آرکاٹ کی صاحبزادی نواب طیب النسا بیگم کے ساتھ ہوئی۔ ان بیگم صاحب کے اجداد کرام چھ پشت سے مسلسل والی ملک ہوتے آئے ہین جن ہین سے چار ابتدائی روسا کو فوجی اعزاز اور اکیس ضرب کی سلامی کا موروثی افتخار حاصل تھا۔ مگر تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے بعد فوجی تعظیم کے ساتھ آخری دو رئوسا کی پندرہ ضرب توپ کی سلامی مقرر ہوئی۔ آپ کو آپ کے خاندانی اقتدار و وجاہت کے لحاظ سے ۲۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۷ع کو برٹش سلطنت نے خان بہادر کا خطاب عطا کیا۔ آپ نے علوم عربیہ اپنے ماموں حاجی مولوی قادر علی خان بہادر منور جنگ اور حاجی مولوی امام الدین اور مولوی شہاب الدین صاحب سے اور کتب فارسیہ اپنے حقیقی نانا حاجی محمد نجف علی خان بہادر سے اور علم طب حکیم جمال الدین احمد سے تحصیل کیا۔ چند مذہبی کتب آپکی تصانیف سے موجود ہین۔ آپ کے برادر اکبر مولوی محمد عبدالغنی خان بہادر کی شادی پہلے نواب عظیم الدولہ بہادر کی پوتی سے ہوئی۔ پھر اُنکے انتقال کے بعد نواب اعظم جاہ بہادر

کی نواسی سے آپ نے شرعی عقد کیا۔ عربی و فارسی و انگریزی مین دستگاہ کامل تھی اور سرکار انگریزی مین ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور تھے۔ عربی مین صنعت بے نقط مین اُنکے قصائد نعتیہ موجود ہین اور اُنکی بہترین یادگار کتاب انوار عظیم ہے۔ آپ کے برادر خُرد حافظ محمد عبدالصمد خان بہادر ہزہائنس نواب ظہیرالدولہ بہادر عظیم جاہ کے نواسہ داماد اور محمد منور خان بہادر موجودہ پرنس آف ارکاٹ کے صدرالمہام اور نائب ہین۔ ان کو عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی مین پوری لیاقت ہے۔ صنعت عاطلہ مین انکے قصائد عربیہ مشہور ہین اور صاحب دیوان ہین آپ کی تصانیف نے قبولیت عام کا درجہ حاصل کیا ہے۔ سکونت سعید آباد منیر باغ۔ مدراس۔
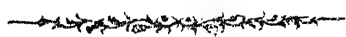
سید محمد۔ آنریبل۔ نواب۔ بہادر۔ آپ سادات صحیح النسب ہین آپ کی دادی صاحبہ حیدر علی نائک کے خاندان ٹیپو سے تھین۔ آپ کے والد ماجد آنریبل میر ہمایون جاہ بہادر سی۔ آئی ای تھے جنکی والدہ صاحبہ ٹیپو سلطان کی پوتی تھین۔ آپکے پردادا صاحب نواب میر اسداللہ خان بہادر تھے جو چند اصاحب کے بعد نواب ارکاٹ کے دیوان رہے تھے۔ آپ کے والد ماجد سنہ ۱۸۶۷ع مین مدراس کی کونسل واضعان آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوے تھے اور وہ تاحیات خود یعنے سنہ ۱۸۹۳ع تک اس معزز منصب پر مامور رہے۔ اپنی وفات سے چند روز قبل وہ مدراس کی طرف سے ہز اکسلنسی وائسراے بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوے تھے۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ع مین آپکو سر آرتھر ہیولاک صاحب گورنر مدراس نے شریف کا عہدہ عطا فرمایا۔ یہ پہلا اتفاق تھا کہ ایک مسلمان اس جلیل القدر عہدے پر سرفراز کیا گیا تھا اس تقرر سے نہ صرف آپکے ہم مذہبون کو مسرت حاصل ہوئی بلکہ تمام ملک نے اس انتخاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ سنہ ۱۸۹۷ع مین حضور ملکہ وکٹوریہ مرحومہ کی الماسی جوبلی کے موقع پر بجلدوے خدمات

آپ کو لارڈ اَلگن بہادر نے خطاب "نواب" سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ ۱۸۹۰ء مین آپ مجلس واضعان آئین و قوانین مدراس کے ممبر منتخب ہوئے اور پھر ۱۹۰۲ء مین دوبارہ آپ کا انتخاب اسی منصب رفیع پر کیا گیا۔ آپ تمام ضروری و اہم مسودات قانون مین نہایت مستعدی و قابلیت سے عمدہ مشورہ دیتے اور ہر ایک معاملہ خفی مین پوری مصروفیت کے ساتھ حصہ لیتے ہین آپ ایک خوشخصال۔ ذہین و طباع اور بلند خیال رئیس ہین۔ سکونت مدراس۔

ایدو لتھ کاکت کرشنن۔ بی۔ ایل۔ دیوان بہادر ولادت ۵ جون ۱۸۴۱ء۔ آپ ایک نامی گرامی طبیب کے گھر مین پیدا ہوئے مگر آپ بچپن کی حالت مین یتیم ہو گئے اور آپ کی پرورش و پرداخت آپ کے والد ماجد کے ایک دوست نے کی جو اُسوقت کلکٹری ملیبار کے نائب سررشتہ دار تھے اور بعد ازان ترقی کرتے ہوئے ڈپٹی کلکٹری کے درجہ پر پہونچ گئے تھے۔ آپ نے کالیکٹ کے پراونشل اسکول مین تعلیم پائی اور وہان آپ کو ایک وظیفہ ملا تھا۔ ۱۸۶۱ء مین آپ عدالت دیوانی ٹیلیچری کے ایک کلرک کی حیثیت سے ملازمت سرکاری مین داخل ہوئے مگر اپنی قابلیت ولیاقت اور کارگزاری سے آپ نے جلد جلد ترقی پائی چنانچہ ۱۸۷۱ء مین آپ کوائی کے منصف ضلع ہوئے اور یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء کو نناولی کے سب جج ہوئے اور ۲۲۔ دسمبر ۱۸۹۲ء کو آپ پالگھاٹ کے جج درجہ اول ہو گئے۔ اور جولائی ۱۸۹۶ء مین آپ اسپیشل ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ اور سال بھر سے زیادہ آپ میونسپلٹی ٹیلیچری کے چیرمین بھی رہتے تھے۔ ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ نے آپ کی عمدہ خدمات کی قدر شناسی مین ایک سرٹیفکٹ مرحمت کیا اور ۱۸۹۹ء مین آپ خطاب دیوان بہادر سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت ٹیلیچری۔

غلام حسین - خان صاحب - ولادت سنہ ۱۸۴۰ع - ۲ - جنوری سنہ ۱۸۹۹ع کو گورنمنٹ ہند نے آپ کی اُن خدمات کے جلدوین جو آپ نے بغرض افادۂ خلائق انجام دین خطاب خان صاحب عنایت کیا - سکونت ویلور شمالی ارکاٹ -
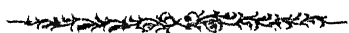
محمد عبد الحافظ - خان صاحب - ولادت سنہ ۱۸۶۷ع - آپ کی قابل قدر پبلک خدمات کے عوض مین گورنمنٹ آف انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ع کو خطاب خان صاحب سے مخاطب فرمایا - سکونت - دہرم پوری -
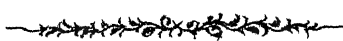
محمد عزیز الدین حسین - خان صاحب - ولادت سنہ ۱۸۶۲ع - ۲۴ - مئی سنہ ۱۹۰۰ع کو بصلہ حسن کارگزاری آپ کو برٹش گورنمنٹ نے خانصاحب کے خطاب سے مخاطب کیا آپ کڈالور ضلع شمالی ارکاٹ مین بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری ممتاز ہین اور مدراس یونیورسٹی کے فیلو ہین - سکونت کڈالور -
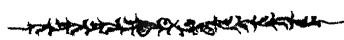
علی الدین - مولوی - سید - خانصاحب - ولادت سنہ ۱۸۵۲ع - آپکے نہایت قیمتی خدمات و کارہاے نمایان کے جلدوین ۳ - جنوری سنہ ۱۸۹۹ع کو خطاب خان صاحب عطا ہوا - کئی ایکڑ زمین آپ کے قبضہ مالکانہ مین ہے - آپ ایک مقتدر و معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - سکونت ہوس پیٹ -
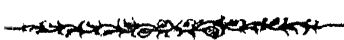
محمد منیر خان صاحب - ولادت سنہ ۱۸۶۷ع - آپ انجمن مفید اہل اسلام کے سکریٹری ہین حسن خدمات کے صلہ مین خانصاحب کا خطاب آپکو ۳۱ - دسمبر سنہ ۱۸۹۸ع کو گورنمنٹ آف انڈیا سے عنایت ہوا - مفید عام کامون مین آپ کو

بہت بڑی دلچسپی ہے۔ سکونت پدوپیٹ۔
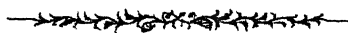
محمد سلطان۔ خانصاحب۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ تعلقہ زمالا کوٹا مین پچیس ایکڑ سے کچھ زیادہ زمین وراثتاً آپ کے قبضہ ملکیت مین ہے۔ آپ کی بیش قیمت خدمات کے صلہ مین ۲۱۔ مئی ۱۸۹۰ء کو خطاب خان صاحب عطا ہوا۔ سکونت کرنول۔

غلام محی الدین عبد الغفور۔ سید۔ خان صاحب۔ ولادت ۱۸۵۱ء کئی ہزار ایکڑ اراضی آپ کے قبضہ مالکانہ مین ہے۔ آپ کو پبلک خدمات کے جلد و مین گورنمنٹ ہند سے یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ اسٹیشنری سب مجسٹریٹ کے عہدہ پر ممتاز ہین۔ سکونت ترچناپلی۔
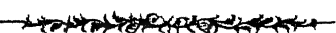
لال بیگ۔ خان صاحب۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ اُن نمایان خدمات کے صلہ مین جو آپنے مجسٹریٹ کی حیثیت سے گنجام ہل ٹرکٹس مین انجام دین آپ کو خطاب خان صاحب بطور ذاتی اعزاز کے ۳۔ جنوری ۱۸۹۳ء کو عطا ہوا آپ مدت درازتک بعہدۂ سب مجسٹریٹی ممتاز رہے اور اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت رسلکنڈا۔
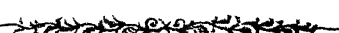
ولیا ورسبل مُدلیپی۔ رامانگر۔ راؤ صاحب۔ آپ خاندان برہمن سے ہین ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوئے۔ یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو بعوض حسن خدمات گورنمنٹ ہند سے آپکو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا۔ پہلے آپ ہائی کورٹ مدراس کے مینیجر تھے اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت کمبا کونم۔

ویلورارجن پرتھا سارتھی مدلیر - راؤ صاحب - آپ خاندان و لالہ سے ہین سنہ ۱۸۵۶ع مین پیدا ہوے چنگل پٹ مین چند ایکڑ زمین آپ کے قبضہ مین ہے - آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو خطاب راؤ صاحب گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا - آپ کا تعلق محکمہ بورڈ مال مدراس سے ہے - سکونت مدراس -

---

سرو گگر کرشنما چار ئر - راؤ صاحب - ولادت سنہ ۱۸۵۵ع - آپ برہمن ہین - یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو اُن خدمات بیش قیمت کے صلہ مین جو آپنے بغرض افادہ انام کی تھین آپ کو گورنمنٹ ہند نے راؤ صاحب سے مخاطب کیا - سکونت ملیبار -

---

ٹھوڑ لار گھوئیا پنٹولو گارو - بی اے - راو صاحب - ولادت سنہ ۱۸۶۲ع - یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو ملکی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب راؤ صاحب عطا فرمایا - آپ گدور ضلع نیلور مین ڈپٹی کلکٹر ہین - سکونت نلور -

---

راما لنگم کندا سوامی پلئی - راو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۱ع آپ فرقہ و لالہ سے تعلق رکھتے ہین - اور پنشن یافتہ تحصیلدار ہین - بحیثیت عہدہ دار مذکور آپ نے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین آپکو ۳۱ - دسمبر سنہ ۱۸۹۰ عیسوی کو بطور اعزاز ذاتی خطاب راو بہادر عطا ہوا - سکونت ٹینور ضلع ترچناپلی -

---

سیموئل پال - ریورنڈ - راو صاحب - ولادت سنہ ۱۸۴۴ع - ۲۱ - مئی سنہ ۱۸۹۶ع کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب راؤ صاحب بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا - سکونت تناولی

ونکٹا کمار مہیپتی سوریا راؤ - راجہ پتاپور - ولادت ۵- اکتوبر ۱۸۸۵ء

پتاپور کی قدیم زمینداری زیادہ تر احاطۂ مدراس کے ضلع گوداوری مین واقع ہے- اسمین ایک سو انتیس مواضع ہین جنکو دریاے ایلیرو اور دریاے گوداوری کی بعض نہرین سیراب کرتی ہین- وہ لاکھ اٹھتر ہزار نوسو آٹھ روپیہ پندرہ آنہ ۲ پائی سالانہ پیشکش ادا ہوتی ہے اور سالانہ محاصل تقریبا بارہ لاکھ ہے - احاطۂ مدراس کی زمینداریون مین یہ زمینداری بلحاظ زرخیزی دوسرے نمبر پر ہے - اس ریاست کی بنیاد ۱۳۷۰ء کے ایک عطیہ سے پڑی ہے- اس ریاست کے مورث اودھ کے قرب وجوار سے آکر یہان آباد ہوئے تھے اور انھون نے حاکم وقت کو اپنی خدمات سے ایسا راضی کیا کہ اُسنے اس خاندان کو پتاپور کا تعلقہ عطا فرمایا- اُسوقت سے ابتک یہ تعلقہ اُسی خاندان مین چلا آتا ہے- راجہ صاحب حال اپنے مورث اعلی بانی راج سے سولھوین پشت مین ہین- آپکے والد ماجد ۱۴- جنوری ۱۸۶۳ء کو مسند نشین ریاست ہوے - وہ بڑے فیاض اور سخی مشہور تھے - انھون نے اکثر خیراتی کامون مین معتدبہ زمین عطا کی تھین اور غریبون کے واسطے ایسا سامان کیا تھا کہ شبانہ روز خیرات تقسیم ہوتی رہتی تھی - اُنھون نے متعدد ویدک مدرسہ قایم کیے تھے اور کوکناڈا کے ہائی اسکول مین اُنھون نے ایک بڑی رقم چندہ دی تھی کہ جو بعد ازان درجۂ دوم کا ایک کالج "راجہ پتاپور کا کالج" کے نام سے ہوگیا تھا- اُنھون نے شیوجی اور وشنوجی کے مندر تعمیر کراے اور اُسکے مصارف کے واسطے کچھ اراضی وقف کردی ہے- ۱۸۸۰ء مین وہ مدراس کی مجلس واضعان آئین وقوانین کے ایک ممبر منتخب کیے گئے تھے اور اُنھون نے ہندوستان کی قریب قریب کل تیرتھ گاہون کی زیارت کی تھی- ۲۲- جولائی ۱۸۹۰ء کو اُنھون نے وفات پائی - انکے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تھی - راجہ ونکٹا کمار مہیپتی سوریا راؤ ان کے جانشین ہین- آپ کا سن اُسوقت صرف پانچ برس کا تھا جب آپکے والد ماجد نے وفات پائی - لہذا علاقہ

زیر انتظام کورٹ آف وارڈس لے لیا گیا اور آپ بغرض تعلیم مدراس بھیجے گئے۔ یہان آپ مسٹر سی مارسین صاحب کی اتالیقی مین تعلیم پا رہے ہین۔ آپ ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو سن بلوغ کو پہونچینگے سکونت پتاپور۔

راج گوپال کرشن یاچیندر لورو۔ راجہ سری۔ بہادر۔ ویلوگوٹی۔ سر۔

کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجۂ ونکٹاگیری۔ ولادت ۱۸۵۷ء۔ آپکا تعلق ولاما قوم سے ہے اور یہ خاندان ویلوگوٹی خاندان کے نام سے مشہور ہے۔ اسکے بانی پلّا ماری بھٹالانیدو تھے جو ابتدا مین پرتاب رُدر امہاراج کی سرکار مین ایک جنرل تھے اور پھر باج گزار سردار ہوگئے۔ انکے جانشین چیٹی ریڈی ہوے۔ انھون نے ایک دفینہ کا پتا لگایا جسکے صلہ مین راجہ صاحب ورگل کی سرکار مین مورد اعطاف و الطاف رہے اور اُنھون نے ایک بڑی جاگیر عطا کی۔ اُنکے بعد انکے اعقاب نے اس جاگیر کو ترقی اور وسعت دی۔ سری راجکماریا چانائینم وسابق راجۂ ونکٹاگیری ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوے اور سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب گورنمنٹ سے حاصل کیا۔ انکے انتقال کے بعد انکے فرزند راجۂ حال ۱۱۔ جنوری ۱۸۷۹ء کو گدی نشین ہوے ۱۸۸۸ء مین آپ کو کے سی آئی ای کا خطاب عنایت ہوا۔ آپ چند سال تک مدراس لیجیں لٹیو کونسل کی ممبری پر فائز رہے ہین اور بارہ برس تک زمینداری الیوسی ایشن مدراس کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہین آپ کا پنجہزاری منصب دار کا لقب قدیمی اور سلاطین مغلیہ کا عطا کیا ہوا ہے اور راجہ کا خطاب ۱۸۹۰ء مین گورنمنٹ نے تسلیم کیا۔ سات سو تیس گانٔون اس ریاست مین شامل ہین۔ آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہین۔ سکونت ونکٹاگری ضلع نلور۔

ڈھرکمار اکلپّا نائینم۔ راجہ بہادر۔ کالاہستی۔ ولادت ۱۸۶۴ء۔ آپ ۱۸۹۴ء

مین راجہ کمار دُرُو ونکٹپا کے جانشین ہوے - آپ قوم ولا ما سے تعلق رکھتے ہین اور اُس قدیم خاندان سے ہین جسنے پندرھوین صدی مین راجگان وجے نگر کی عملداری مین شہرت وعزت حاصل کی تھی اور اُنکے زوال پر صاحب حکومت ہوا تھا۔عہد سلطنت اسلامیہ مین آپ کے خاندانی سرغنہ کو پانچ ہزار پیادون کی منصب داری کا اعزاز حاصل تھا پھر اورنگ زیب شہنشاہ دہلی نے ایک سند کے ذریعہ سے آپ کے خاندان کو نواب آرکاٹ کا ماتحت کردیا تھا - راجہ صاحب کے ایک بزرگ مقامی نائک تھے جنھون نے مدراس مین انگریزون کے قیام اور تعمیر قلعہ کے لیے راجہ چندر گری سے اجازت حاصل کی تھی - اور چونکہ اُنکے والد ماجد کا نام چناپا تھا اسلیئے اُنھون نے اُس جگہ کو چناپائیم کے نام سے موسوم کیا - آپ کے دادا کا نام راجہ ڈُمرکمار ونکٹپا نید و بہادر گاروتھا جن کو پرنس آف ویلز نے کلکتہ مین یکم جنوری ۱۸۷۶ء کے دربار مین سی - ایس - آئی کا خطاب مرحمت فرمایا تھا - آپ کا خاندانی جھنڈا ہنومد وجوم ہے جسپر پانچ مختلف رنگون مین ہنومان کی شکلین بنی ہوئی ہین - اضلاع نلور اور شمالی آرکاٹ مدراس مین آپکی بہت بڑی زمینداری ہے - خطاب راجہ کا موروثی ہے - سکونت کالاہستی - نلور -

---

ایس - سری نواس راگھو آینگر - بی - اے - آنریبل - دیوان بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ عرصۂ دراز سے ملازمت سرکاری مین داخل ہین - یکم جون ۱۸۸۸ء کو خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے - ۱۸۸۹ء مین آپ محکمۂ رجسٹری مدراس کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوے - ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو کمپینین آف دی موسٹ ایمنینٹ آرڈر آف دی انڈین ایمپائر کا خطاب مرحمت ہوا - ۸ - نومبر ۱۹۰۱ء سے آپ مدراس لیجس لیٹو کونسل کے ممبر ہین - سکونت مدراس -

---

وینکم بھاشیم آینگر ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایل ۔ سر جسٹس ۔ نائٹ ۔ دیوان بہادر ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ ولادت ۱۸۴۳ء ۔ آپ ایک معزز برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین ۔ عرصۂ دراز سے سرکاری ملازمت کا تعلق ہے ۔ آپ کو ۱۶ ۔ فروری ۱۸۸۸ء کو خطاب راے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا تھا اور ۲۵ ۔ مئی ۱۸۹۵ء کو آپ خطابات دیوان بہادر اور سی ۔ آئی ۔ ای سے ممتاز و مفتخر ہوے ۔ فی الحال آپ مدراس کے عہدۂ جلیلۂ ججی ہائی کورٹ پر مقرر ہین ۔ آپ کے پاس کچھ ارضی جائداد بھی ہے ۔ سکونت مدراس ۔

گودے نراین گجپتی راؤ ۔ راجہ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ ولادت ۲ ۔ دسمبر ۱۸۲۸ء ۔ آپ وزیگاپٹم واقع شمالی سرکار احاطۂ مدراس کے قدیم گودے خاندان کے ممبر اور ریاست انکاپلی کے زمیندار ہین ۔ آپنے ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم پائی ہے ۔ آپ ۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۴ء تک مدراس لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر رہے ہین ۔ ۱۸۸۱ء مین آپ کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۹۲ء مین سی ۔ آئی ۔ ای کے خطاب سے مخاطب ہوے ۔ آپ نے کئی مدارس قائم کیے ہین جنکی آپ برابر امداد فرماتے ہین ۔ ۱۸۸۷ء مین آپنے ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے اعزاز مین مدراس کے لیئے جناب مرحومہ کا ایک اسٹیچو (شبیہ) عنایت فرمایا تھا ۔ آپ کے مزاج مین اعلیٰ درجہ کی فیاضی ہے جسکا آپنے اکثر مواقع پر اظہار فرمایا ہے ۔ پوپ روم نے اُس مہربانی کے صلہ مین جو آپ نے وزیگاپٹم کے کیتھولک عیسائیون کے ساتھ ظاہر کی تھی آپ کو ۱۸۹۱ء مین ایک پچی کاری کی تصویر عنایت فرمائی تھی ۔ آپ کے دادا سری گودے جگا راؤ نے اٹھارھوین صدی کے وسط مین بہت سی نمایان سرکاری خدمات انجام دی مین جنکی نسبت کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اپنی تحریر مورخہ ۱۷ ۔ اپریل ۱۷۸۹ء مین نہایت شکرگذاری کے ساتھ اعتراف کیا ہے ۔ آپکے والد بزرگوار

کا نام سوریا نارائن راؤ تھا جنکی نسبت لارڈ کینمرا نے اپنی اسپیچ مین فرمایا تھا کہ وہ بھی مثل اپنے والد کے خیر خواہ سرکار و مخیر تھے۔ اُنھون نے ۱۸۳۳ء کی قحط سالی مین ضلع نلور کے غربا و مساکین کی بہت بڑی امداد کی۔ بہت سے خیراتی کام جاری کیئے اور اُمور رفاہ عام مین سیر چشمی و دریا دلی سے چندہ دیا۔ آپ ۱۸۵۳ء مین اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد اُنکے جانشین ہوے۔ سکونت وزیگا پٹم۔

منجری شیورام ہٹیر رام کرشن آئیر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۸ء۔ آپ قوم کے برہمن اور وکیل سرکار ہین۔ ۶۔ اگست ۱۹۰۰ء کو خدمات عامہ کے جلدو مین راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کالیکٹ۔

ترویدی سنجیوداس نرسنگ راؤ۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۴۹ء۔ آپ قوم کے برہمن اور سرکاری وکیل ہین۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو بجلدوے حسن خدمات لبطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا سکونت شمالی ارکاٹ۔

مدور راسندرم آئیر نارائن سوامی آئیر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ آپ قوم کے برہمن اور گورنمنٹ وکیل ہین۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو آپ نے راؤ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ سکونت مدراس۔

محمد رحمت اللہ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۶۲ء۔ آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم شاہزادہ دوم آرکاٹ کے فرزند ہین۔ ۸۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپکو ذاتی اعزاز کی وجہ سے خطاب خان بہادر کا مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔

محمد فضل اللہ - خان بہادر - ولادت ۱۸۶۸ء - آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم شاہزادہ دوم آرکاٹ کے فرزند ہین - ۸ - اکتوبر ۱۸۷۵ء کو سرکار انگریزی نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر کا مرحمت فرمایا - سکونت مدراس -

محمد کرامت اللہ - خان بہادر - ولادت ۱۸۷۰ء - آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم دوم شاہزادہ آرکاٹ کے فرزند ہین - ۸ - اکتوبر ۱۸۷۵ء کو سرکار انگریزی نے آپ کو بطور اعزاز ذاتی خطاب خان بہادر مرحمت فرمایا - سکونت مدراس -

غلام رضا - خان بہادر - آپ حلقۂ مدراس کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ہین - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب مذکور آپ کو مرحمت ہوا تھا - سکونت امیر محل ٹرپکین -

کوری منیل ولیا منیلچے کٹی - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپ انسپکٹر پولیس ہین - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر مرحمت ہوا تھا - سکونت ارناڈ
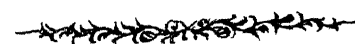
لالجی والجی سیٹھ - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپ مدراس کے تاجر ہین آپ کے قبضہ مین کچھ غیر منقولہ جائداد بھی ہے - آپ کو پبلک معاملات مین بہت بڑی دلچسپی ہے اور آپ نے اُنکے متعلق بہت سی خدمات انجام دی ہین - اُنھین خدمات کے صلہ مین ۲۱ - مئی ۱۹۰۹ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب مذکور عطا فرمایا - سکونت مدراس

تھمن سنگھ - ہزاری گارو - مہاراج - راؤ صاحب - ولادت ۱۸۴۲ء - آپ

سول سرجن کے عہدہ پر ممتاز ہین اور اپنے فرایض کے متعلق آپنے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۰-مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا۔ سکونت کڈپہ۔

سالویڈور فیلکس بریٹو۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۵۳ء۔ آپ عیسائی ہین ۲۰-مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجۂ بالا سے بجلدوے خدمات عامہ ممتاز فرمائے گئے۔ سکونت منگلور۔

ملیر موتی سوامی پلّے۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ پنشن یافتہ اسسٹنٹ سرجن ہین۔ آپکو ۲۱-مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا تھا۔ سکونت کومبٹور۔

یلّا سنجیوی۔ نیڈو۔ گارو۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۴۸ء۔ آپ پنشن یافتہ نائب تحصیلدار ہین۔ ۳-جون ۱۸۹۹ء کو آپ نے راؤ صاحب کا خطاب حاصل کیا تھا۔ سکونت بہرامپور۔

شیول ٹگُّو ویدو سبرامنیا پلّے۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپنے عرصہ دراز تک محکمہ تعمیرات مین بحیثیت آنریری اسسٹنٹ انجنیر کے کام کیا ہے۔ آپکی ان قابل قدر خدمات کے صلہ مین رائے بہادر کا خطاب ۱۶-فروری ۱۸۸۶ء کو ملکہ قیصرہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا سکونت مدورا

پُھوسروتم ائیاسوامی شاستریر۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ آپ قوم برہمن کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ عرصہ تک ملازم سرکار رہے اور اب عہدہ تحصیلداری سے پنشن پاکر خانہ نشین ہوے ہین۔ آپکو ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا تھا۔ سکونت کمبکونم۔

ست وادسوریہ نارائن پرساد راؤ پنٹولو۔ گارو۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۱ء۔ آپ برہمن ہین۔ بحیثیت حضور سررشتہ دار وزیگاپٹم آپ نے نہایت نمایان خدمات انجام دین اور انھین خدمات کے صلہ مین آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے۔ سکونت وزیگاپٹم۔
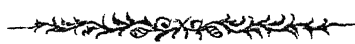
مانے پنڈ ھناّ۔ گارو۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ کرگ چھتری ہین عرصہ دراز سے سرکاری ملازم ہین۔ فی الحال اکسٹرا ڈپٹی کنسرویٹر جنگلات کے عہدہ پر مامور ہین۔ آپکو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو یہ خطاب ملا تھا۔ سکونت بلاری۔
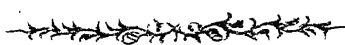
محمد عبدالعزیز بادشاہ۔ حاجی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ء آپ تاجر ہین اور ٹرکی کی کانسل ہین آپکو ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو خطاب مذکورۂ بالا مرحمت ہوا سکونت ٹریلی کین۔
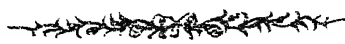
عبدالرحمن حاجی فقیر محمد۔ سیٹھ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ اوٹاکمنڈ میونسپلٹی کے ممبر رہے ہین۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو خدمات عامہ کے صلہ مین آپکو گورنمنٹ ہند سے خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا۔ سکونت اوٹاکمنڈ۔

پی راجرتنم - مدلیار - رائے بہادر - سی - آئی - ای - دیوان بہادر - آپ ۱۶ - دسمبر ۱۸۴۳ء کو مدراس کے ایک معزز خاندان مین پیدا ہوئے - آپ پی نارائن سوامی مدلیار کے فرزند ہین - آپ کے خاندان کے اکثر بزرگ یکے بعد دیگرے اکسیری جنرل کے محکمہ مین خدمت مینجری پر ممتاز رہے ہین - آپ نے ۱۸۶۱ء مین پرشنسی کی ڈگری حاصل کی اور اُسی سال ملازمت سرکاری مین داخل ہوے - آپ نے شروع مین صاحب کلکٹر نیلور کے دفتر مین بطور ایک محرر کے ملازمت شروع کی - ڈیڑھ برس سے بھی کم مدت مین آپ شہر کے سب مجسٹریٹ مقرر ہوگئے - اس عہدہ کی خدمات آپ نے بخوش اسلوبی سرانجام دین - شوارع عام کی صفائی اور ۲۴ - ڈاکوون کی ایک جماعت کی گرفتاری مین آپ کی بہت بڑی شہرت ہوئی - اسی کے صلہ مین آپ کی ترقی ہونے لگی اور آپ تحصیلداری اور سررشتہ داری کلکٹری کے عہدون پر مقرر ہوے حتی کہ ۱۸۷۵ء مین آپ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہوے - ۱۸۷۶-۷۷ء کے سخت قحط مین جو خدمات آپ نے سرانجام دین اُنکی قدرشناسی گورنمنٹ نے کی اور آپ کی میعاد ملازمت مین ایک سال کی توسیع کی گئی - ۱۸۷۹ء مین آپ کمشنر نمک کے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۸۲ء مین آپ بمشاہرہ ایک ہزار روپیہ ماہوار بورڈ آف ریونیو کی ہیڈ سررشتہ داری پر مامور ہوے - جب ۱۸۸۷ء مین محکمۂ مال کا انتظام بدلا تو آپ محکمۂ مال - بندوبست - زراعت و کاغذات دیہی کے سکرٹری مقرر ہوے جولائی ۱۸۹۶ء مین آپ کو محکمۂ رجسٹری کے انسپکٹر جنرل کا جلیل القدر عہدہ تفویض کیا گیا اور آپ اُسی سال کے نومبر مین مجلس واضعان آئین و قوانین کے ادیشنل ممبر منتخب ہوے - فروری ۱۸۹۷ء مین آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - پھر مئی ۱۸۹۸ء مین دیوان بہادر کا خطاب اور سنہ ۱۹۰۰ء مین سی - آئی - ای کے خطاب سے آپ کی عزت افزائی کی گئی - اکتوبر ۱۹۰۱ء مین آپ کمیشن آبپاشی کے ایک ممبر مقرر ہوے - آپ نے یکم اپریل ۱۹۰۲ء کو چالیس برس کی ملازمت سرکاری کے بعد کنارہ کشی

اختیار کی۔ سکونت مدراس۔

پورنا نرسنگھہ راو کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان میسور۔ ولادت ۱۸۴۹ء

آپ پورنیہ مشہور مدبر جنوبی ہندوستان کی چوتھی پشت مین اولاد ذکور سے ہین جنکے حسن تدبیر سے اوائل صدی گذشتہ مین انگریزی سلطنت کو جنوبی ہندوستان مین تقویت ہوئی۔ جب پورنیہ کم سن تھے تو حیدر علی کی توجہ اُن کی جانب مبذول ہوئی تھی۔ کہتے ہین کہ ایک موقع پر ایک لکڑی کا لٹھہ پانی مین تیرتا چلا جاتا تھا حیدر علی نے اُسے دیکھکے اپنے مصاحبون سے پوچھا کیا سبب ہے کہ لکڑی کا لٹھہ باوجود اس قدر بوجھ کے نہین ڈوبتا اور چھوٹا سا سنگریزہ فوراً تہ مین بیٹھ جاتا ہے۔ مصاحبون مین سے کوئی جواب نہ دے سکا پورنیہ نے کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ لٹھہ کسی وقت مین درخت تھا جس نے پانی سے پرورش پائی ہے یہ پانی کی شرافت ہے کہ وہ اپنے پرورش کیے ہوئے کو نہین ڈوبنے دیتا۔ حیدر علی اس جواب سے بہت خوش ہوا اور اُس دن سے پورنیہ اُس کے مقربین مین ہوگئے۔ حیدر علی کی وفات کے بعد جب تک ٹیپو مسند آرائے حکومت نہین ہوئے پورنیہ نے اپنی کوشش اور اثر سے امن وامان قائم رکھا۔ ٹیپو کے زمانۂ حکومت مین پورنیہ کا اسقدر اثر رعایا پر تھا کہ جب ٹیپو نے یہ تجویز کیا کہ پورنیہ مسلمان ہوجائے تو ٹیپو کی والدہ نے اُسے اس ارادہ سے باز رکھا۔ ۶ جنوری ۱۷۹۲ء کو رات کے وقت انگریزون نے دفعتہً قلعہ سرنگاپٹم پر حملہ کیا۔ پورنیہ کی سپردگی مین ایک بھاری خزانہ تھا۔ پورنیہ نے نہایت استقلال کے ساتھ اُس خزانہ کو اونٹون پر بار کرنا شروع کیا۔ اسی اثنا مین اُن کے گولی لگی مگر اُنھون نے مطلق پروا نہ کی اور اپنے کام مین مصروف رہے یہان تک کہ کل خزانہ بچالے گئے اور ایک روپیہ بھی ضائع نہین ہوا۔ سرنگاپٹم کے مفتوح ہونے کے بعد پورنیہ جو ٹیپو کے افسرون مین سے تھے جب تک انگریزون کی اطاعت مین داخل

نہین ہوسے جنرل ہارس کو اطمینان نہین ہوا۔ تسلط انگریزی کے بعد قدیم فرمانروا کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست کا انتظام پورنیہ کے سپرد رہا۔ سرکار انگریزی نے پورنیہ کو اُن کی حسن خدمت اور خاندان شاہی کے ساتھ وفاداری کرنے کی وجہ سے اُن کو یلندور کی جاگیر دلوائی جس کی سالانہ آمدنی ایک کثیر رقم ہے۔ آجتک باشندگان میسور پورنیہ کو بہ نیکی یاد کرتے ہین۔ اُن کی وفات کو ۹۰ برس کا زمانہ گذرا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ زندہ ہین۔ آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی جو پورنیہ کے ہمنام ہین اس خاندان کی باقیات الصالحات مین سے ہین۔ آپ اور آپ کے بھائی دونون کمسنی کے زمانے مین یتیم ہوگئے اور سرکار انگریزی کے ظل عاطفت مین نشوونما پائی کورٹ آف وارڈس نے صغرسنی مین وطن مالوف یلندور سے چھڑا کر بنگلور مین آپکی سکونت مقرر کی۔ بورنگ صاحب چیف کمشنر کو دونون بھائیون کی تعلیم کی طرف خاص توجہ تھی۔ چنانچہ آپ نے اکیس(۲۱) برس کی عمر مین مدراس یونیورسٹی سے بی۔ ایل۔ کی ڈگری حاصل کی اور آپ کے مرتبہ کے لائق آپ کو ملازمت بھی ملی اُس وقت سے آج تک آپ نے مختلف عہدون پر کام کیا ہر کام مین کامیابی اور ناموری حاصل کی اور ہر طرح کے الزام سے بری رہے۔ آخر کار محض اپنی ذاتی لیاقت کی وجہ سے اُس عہدہ پر فائز ہوسے جسکے آپ باعتبار خاندان بھی مستحق تھے یعنی عہدۂ دیوانی میسور۔ یہ تو پہلے ہی سے خیال تھا کہ آپ کسی نہ کسی دن اس عہدہ پر ضرور پہونچینگے۔ ریاست میسور کی تفویض ۱۸۸۱ء کو عمل مین آئی اور چامراجیندر وڈیار فرمانروا ے میسور قرار پائے۔ اُس زمانہ مین آپکا سن ۳۱ برس کا تھا۔ آپ بوجہ کمسنی کے دیوان نہ مقرر ہوسکے اور وہ عہدہ مسٹر رنگاچارلو کو مل گیا۔ پھر جب ۱۸۸۳ء مین رنگاچارلو نے وفات کی تو دوبارہ وہی عذر کمسنی کا درپیش ہوا اور سر کے شیشادری عہدہ دیوانی کے لیے منتخب ہوے۔ اُسوقت مین تمام ملک آپکا طرفدار تھا بلکہ بعض اطراف ملک مین کسی قدر شورش بھی اُسکے اظہار مین ہوئی

بعض اہل غرض نے اس شورش کو آپ کی طرف منسوب کیا مگر حسب ایمائے سر جیمس صاحب رزیڈنٹ دربار کی طرف سے خفیہ تحقیقات کیے جانے پر آپ کی بیگناہی ثابت ہوئی۔ آپ کبھی بیدل نہین ہوے اور نہایت راستبازی اور جانفشانی کے ساتھ اپنے کار منصبی کو انجام دیتے رہے۔ آپ جس عہدہ پر رہے اُسمین اپنی محنت اور لیاقت سے ناموری اور کامیابی حاصل کی۔ جس زمانہ مین آپ ضلع ٹمکور مین ڈپٹی کمشنر تھے تو ایک مرتبہ وہان محرم اور دسہرہ کے ایک ہی زمانہ مین ہونے کے سبب سے بلوہ کا خوف پیدا ہوا۔ آپ اُسوقت اپنے ضلع مین موجود نہ تھے بلکہ میسور مین تھے وہین یہ خبر پہونچی آپ فوراً میسور سے روانہ ہوے اور راتون رات ریل اور ٹرالی کے ذریعہ سے ضلع مین پہونچ گئے۔ جب صبح کو آپ کے آنے کی خبر پھیلی تو تمام لوگ متحیر ہوے۔ آپ نے دونون فرقون کے معززین کو جمع کر کے اس منازعت کو مصالحت سے بدل دیا اور دونون فریق خوش رہے۔ جب آپ عاملانہ حکومت سے تبدیل ہو کر صوبہ کی عدالت العالیہ کے جج ہوے تو وکلا آپ کی قانونی لیاقت کے مقر ہو گئے۔ مہاراجہ میسور کی وفات جو دفعتہً کلکتہ مین ۱۸۹۴ء مین واقع ہوئی تھی آپ اُس زمانہ مین مدراس مین رخصت پر تھے۔ اس واقعہ کے سنتے ہی آپ میسور مین تشریف لائے اور شاہی خاندان کو تسلّی اور تشفی دینے مین مصروف رہے۔ ایام تعزیت کے ختم ہونے کے بعد اپنے کام پر واپس گئے مگر بوجہ نابالغی راجہ کرشناراج وُدیار چند ہی روز کے بعد جب ہر ہائنس مہارانی ولیہ مقرر ہوئین اور ایجنسی کونسل کا انعقاد ہوا تو آپ میسور مین طلب کیے گئے اور اُس کونسل کے رکن مقرر ہوے۔ اس عہدہ مین بھی آپ نے پوری کامیابی اور ناموری حاصل کی۔ ۱۸۹۹ء مین آپ راجہ میسور کی نسبت کے تقرر کے واسطے حسب الحکم مہارانی کاٹھیاوار کو روانہ کیے گئے۔ اس کام کو بھی آپنے باحسن وجوہ سر انجام دیا۔ ۱۹۰۱ء مین دیوان سابق سر کے شیشادری آئر بوجہ علالت استعفا دینے پر مجبور ہوے اور آپ بلا کسی قسم کی مزاحمت کے دیوان ریاست مقرر ہو گئے۔

سال بھر سے عنان اقتدار دیوانی آپ کے ہاتھ مین ہے۔ آپ نے اپنے زمانۂ دیوانی
مین امپیریل سروس ٹرنسپورٹ کور (رسالہ باربرداری واسطے شاہنشاہی خدمت) کی
جسکا منصوبہ پہلے سے تھا مگر آج تک قول سے فعل مین نہ آیا تھا تکمیل کی۔ نہ صرف
ہندوستانی اخبار بلکہ ٹائمز اخبار لندن بھی آپ کے حسن تدبیر کا معترف ہے اور آپکی
بیدارمغزی کی داد دیتا ہے۔ دیوان ریاست مقرر ہونے کے بعد سب سے پہلے آپکی
توجہ فنانشل ڈپارٹمنٹ کی طرف مبذول ہوئی۔ ۱۸۹۷ء کے مابعد خزانہ کی حالت
ابتر ہو رہی تھی۔ افسران ریاست بہت سا روپیہ اپنے ذاتی امور مین صرف کر ڈالتے
تھے آپ نے اسکی سخت ممانعت کی۔ پھر بجٹ بنایا اور نیز ڈپارٹمنٹ کو مقررہ رقم سے زیادہ
صرف کرنے کی مزاحمت کی۔ اسکے بعد طاعون کا بندوبست کیا طاعون زدہ مکانات کو
مسمار کرکے ازسرنو تعمیر کرایا۔ پانی کا عمدہ انتظام کیا۔ ترقی زراعت کے لیے ملک مین جو
تالاب موجود تھے اُن کی مرمت اور نوتعمیر کا انتظام کیا۔ آپ صنعت اور حرفت کو ملک
کی ترقی کا ذریعہ خیال کرتے ہین اور تعلیم یافتہ جماعت کو ممالک غیر مین اس غرض
سے جانے کی ترغیب دیتے ہین۔ آپ نے اونچی ذات کے تین ہندوون کا امریکا
مین جاکر الیکٹرک انجینرنگ حاصل کرنے کے لیے منظوری دی ہے۔ اگرچہ آپ
اپنے مذہب مین راسخ الخیال ہین مگر اور مذہبون سے آپ کو مطلق تعصب نہین ہے۔
آپ کو اپنی ذاتی جاگیر مین اختیارات کلی وجزئی باعتبار محاصل و نیز باعتبار نظم و
نسق حاصل ہین۔ سکونت میسور۔

سنکلاپور مہاپتی رشاستریار۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ تحصیلدار
کڈپا ہین۔ ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو خدمات عامہ کے صلہ مین آپ کو خطاب مذکور بطور
اعزاز ذاتی عطا ہوا۔ سکونت کڈپا۔

کوٹی کل پوڈی سبراید و پنٹولو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۶ء - آپ قوم کے برہمن و پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین - ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو بصلہ حسن خدمات خطاب راؤ بہادر عطا ہوا - سکونت کرنول -

بدم وینکٹ رتنم - گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ قوم کے ویش اور کوکناڈا کے مینوسپل کونسل کے ممبر ہین آپ کو یہ خطاب ۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت کوکناڈا -

تمپرتی رام راؤ - گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہین - ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو اس خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے سکونت بلاری -

ٹماراجا ونکٹا شیو راؤ - پنٹولو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ قوم کے برہمن اور مینوسپل کونسل کے ممبر اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہین - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ اپنی خدمات عامہ کے صلہ مین خطاب مندرجۂ بالا سے مشرف و مفتخر ہوے - سکونت چپکا کول -

کن تھملو رنگو جی راؤ - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۲ء - آپ قوم کے برہمن ہین بحیثیت انسپکٹر مدارس آپ نے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا - سکونت کوئمبتور

آرکاٹ تھپیا تیرو ونکٹا سوامی - مدلیار - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء
آپ فرقہ ویلالہ سے تعلق رکھتے ہین - اور کوئمبتور کے مینوسپل کونسلر و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ
ہین - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ خطاب راؤ بہادر سے مشرف و ممتاز ہوے سکونت کوئمبتور

بڈورا ما سوامی - نیڈرو - گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۰ء - آپ انسپکٹر پولیس
ہین آپ کو جون ۱۸۹۵ء مین راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا - سکونت کمبکونم -

پاندورنگی کوڈنڈراؤ پنٹولو - گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ
یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ بہادر سے مخاطب ہوے - سکونت وزیگا پٹم -

کنا نورنارائن آئیر - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۵ء - آپ قوم کے برہمن
اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہین - یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب راؤ بہادر آپ کو
مرحمت ہوا - سکونت گوٹی -

پدکندلارام راؤ - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ برہمن اور قائم مقام
تحصیلدار ہین آپ کو اُن نمایان خدمات عامہ کے صلہ مین جو آپ نے بحیثیت ملازم سرکاری
انجام دین یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب راؤ بہادر عطا ہوا - سکونت مدناپلی -

پنجری کلپا اننت چارلو گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ وکیل
سرکار ہین - یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب راؤ بہادر سے مخاطب ہوے سکونت بلاری

راما سوامی آئیر گوپال آئیر - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۶۶ء - آپ قوم کے برہمن ہین اور عہدۂ اسسٹنٹ انجنیری پر فائز ہین - ۲۱ - مئی ۱۸۹۷ء کو بصلہ خدمات عامہ خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا - سکونت ویلور -

پالگھاٹ آئیر کٹّی پلّے چِنّا سوامی پلّے - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۶۰ء آپ قوم ویلالہ سے تعلق رکھتے ہین اور پالگھاٹ کی مینوسپل کمیٹی کے چیرمین ہین ۲۲ مئی ۱۸۹۸ء - کو راؤ بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا - سکونت کنانور پالگھاٹ -

ہیدم سبّا چیٹیار - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ کرنول کے مینوسپل کونسلر ہین - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو آپ خطاب مذکور سے ممتاز ہوے - سکونت کرنول -

سیتو پاروتی بائی - رانی - ولادت ۱۸۹۶ء - آپ کی صغیر سنی سنہ ولادت سے ظاہر ہے - آپ راجگان ٹراونکور کے خاندان سے جو نسباً چھتری ہین تعلق رکھتی ہین اگرچہ رانی کا خطاب موروثی و قدیمی ہے لیکن آپ کو ۳۰ - جون ۱۹۰۱ء کو جو آپکی تاریخ جانشینی ہے عطا ہوا - آپ ریاست ٹراونکور کی رانی اصغر ہین اور لوکل گورنمنٹ کا طریقہ تخاطب سیتو پاروتی بائی (رانی) اورگل ہے سکونت ٹراونکور -

موتھو سوامی آئیر نتراج آئیر - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۸ء - آپ برہمن ہین اور عہدۂ ڈسٹرکٹ رجسٹراری پر ممتاز ہین - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجۂ بالا سے فائز ہوے - سکونت تانجور -

راؤ صاحب جگنائی کولو راجو رئیس بنگلور

راجے بہادر جناب دوطھن سنگھ رئیس مدراس

راؤ بہادر کویری یکم جگنادھم چٹیار رئیس کانجیورم

دیوان بہادر ونیکلم کرشنا چاریر رئیس مدراس

جگنناڈی کلورا جو۔ راؤ صاحب۔ آپ مسنور راگھورا جو کے بیٹے اور مسنور بنگارو را جو کے پوتے ہین۔ آپ کا مسقط الراس بنگلور ہے۔ آپ کے آباو اجداد شمالی سرکار کے چھتری تھے جنھون نے نہ صرف اپنی شجاعت اور اخلاقی خوبیون سے نام ونمود پیدا کی تھی بلکہ فنون ڈاکٹری جراحی وموسیقی وغیرہ مین بھی مشہور ومعروف تھے۔ اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر اُنھون نے مسنور ضلع گوداوری مین سکونت اختیار کی۔ آپ کے دادا نے تلنگی زبان مین بہت سی کتابین تصنیف کی ہین۔ آپ کے والد انگریزی اور سنسکرت مین دستگاہ کامل رکھتے تھے اور بحیثیت ایک آزمودہ کار طبیب وجراح کے اُنکی شہرت تھی۔ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے سبب سے آپ کی والدہ نے جو اب تک حیات ہین آپ کو تعلیم دلائی۔ آپ نے ریاست میسور کے ایک ہندو خیراتی تعلیم گاہ مین دس سال تک دیسی زبانون مین تعلیم حاصل کی۔ اسکے بعد آپ نے مشن اسکول بنگلور مین انگریزی پڑھنا شروع کیا۔ ۱۸۶۵ء مین مدراس پہونچکر آپ اینڈرسن اسکول مین داخل ہوے جو اب مدراس کرسچین کالج کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۸۶۷ء مین آپ میڈیکل کالج مین بھرتی ہوے۔ تین سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ نے جراحی وڈاکٹری مین ڈپلوما حاصل کیا۔ اسکے بعد آپ چوبیسوین مدراس پلٹن مین متعین ہوے اور بہت سی نمایان خدمات انجام دینے کے بعد آپ کا ملیبار مین تبادلہ ہوا۔ آپ عرصۂ دراز تک چیرالا ضلع کشٹنا مین کام کرتے رہے۔ وہان سے آپ محکمۂ انجینیری مین بھیجے گئے اور پھر ضلع مدورا مین سینیٹری ایسوسی ایشن کے وایس پریسیڈنٹ ہوے ۱۸۸۳ء مین سرجن جنرل جی بڈی صاحب نے آپ کو انگور فیمیل ڈسپنسری مین تعینات کیا۔ آپ نے فاکز صاحب کی مینول آف مڈوافری کا تلنگی زبان مین ترجمہ کیا ہے ۱۸۹۵ء مین ۳۲ سال کی ملازمت کے بعد آپنے

پنشن حاصل کی اور گورنمنٹ انگلشیہ نے حسن خدمات کے جلدو مین آپ کو آنریری اسسٹنٹ سرجن اور راؤ صاحب کے خطابات عنایت فرمائے۔ پبلک نے آپ کو ایک طلائی تمغہ اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر کی ہے۔آپ انڈین مڈیکل ایسوسی ایشن کلکتہ کے ممتاز ممبر ہین اور مدراس مڈیکل ایسوسی ایشن مین آپ نے نہایت قابل قدر مضامین پر لکچر دیے ہین۔سکونت بنگلور صوبۂ میسور
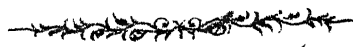
جنار دھن سنگھ۔ٹھاکر۔راے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔آپ کے بزرگ مین پوری کے رہنے والے تھے۔آپ چوہان راجپوت ہین۔آپ کے دادا کبیر سنگھ احاطۂ مدراس مین فوجی خدمت پر مامور تھے۔آپ کے والد رام سنگھ بھی فوجی پنشن یافتہ تھے۔ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۸۷۱ء مین آپ مڈیکل کالج مدراس مین داخل ہوے اور تین برس کی پڑھائی کے بعد امتحان مین کامیابی حاصل کی اور مضمون فن قابلہ مین انعام پایا۔آپ ۱۸۷۵ء مین سرکاری ملازمت مین داخل ہوے۔آپ کئی مرتبہ میدان جنگ مین خدمت کرنے پر مامور ہوے اور نہایت توجہ کے ساتھ زخمیون اور بیمارون کی غور و پرداخت اور تیمارداری مین مصروف رہنے اور اپنے فرائض کو کما حقہ انجام دینے کے جلدو مین آپ کو ۱۸۹۶ء مین خطاب راے بہادر عطا ہوا پچیس ۲۵ برس کی فوجی خدمت کے بعد آپ کو پنشن عطا ہوئی اور اب مدراس مین بطور خود معالجہ کرتے ہین۔آپ تھیوسافکل سوسائٹی کے ممبر ہین۔رفاہ عام کے کامون مین آپ کو کمال دلچسپی ہے چنانچہ چولائی سبھا کے وایس پریسیڈنٹ ہین اور مدرسہ متعلقہ سبھا کو آپ کی وجہ سے بڑی رونق اور روز افزون ترقی حاصل ہوئی۔سکونت مدراس

کویری پکم جگنّا دھم چٹیار۔راؤ بہادر۔آپ پہلے کمبکونم کے تحصیلدار تھے

اُسکے بعد اٹیا پورم ضلع ٹناولی کے نابالغ زمیندار کے اتالیق و دیوان مقرر ہوے گورنمنٹ و پبلک دونون نے آپ کے حُسن انتظام کی تعریف کی۔ آپ نے نہایت نیک نیتی اور قابلیت سے اپنا کام انجام دیا جسکے جلد وہین اُس عزت کے مستحق ہوے جو آپ نے حاصل کی ہے۔ جسوقت آپ ریاست اٹیا پورم کی دیوانی سے علیحدہ ہوے تو نوجوان زمیندار و پبلک دونون نے آپ کے چلے جانے پر افسوس ظاہر کیا اور جب کانجیورم مین سکونت اختیار کی تو وہان کے لوگون نے اظہار مسرّت کیا۔ آپ امور رفاہ مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین سکونت کانجیورم

ونبکم کرشنما چاریر۔ دیوان بہادر۔ آپ صوبۂ مدراس کے مشہور خاندان ونبکم کے زندہ یادگار ہین جسنے اُنیسوین صدی کے شروع زمانے سے علمیت و فضیلت اور ملکی خدمات کے لحاظ سے بہت کچھ نمود و شہرت حاصل کی ہے۔ آپکی ولادت ۱۰۔ اپریل ۱۸۳۲ء کو واقع ہوئی۔ آپ کے والد مسٹر سرینواس آئینگر ایک تعلیم یافتہ بزرگ تھے جو بلحاظ ایک ہمدرد ملک کے نہایت ممتاز و سربلند تھے مگر اُنکا انتقال قبل از وقت ہوا اور آپ کی پرورش و پرداخت اور تعلیم و تربیت آپ کے دادا نے جو مجسٹریٹ تھے کی۔ آپ کو پہلے سنسکرت کی تعلیم دی گئی پھر آپ انگریزی مدرسہ مین داخل ہوے اور بعد چندے آپ نے پریسیڈنسی کالج مین تحصیل کی۔ چونکہ آپ کو بالطبع انشا پردازی کی طرف رجحان تھا لہذا آپ نے انگریزی زبان مین بہت اچھی لیاقت پیدا کی۔ آپ نے قانون اور فن تجارت کی تعلیم بھی اپنے چچا سے پائی مگر آپ کا میلان خاطر مشاغل علمی کی طرف تھا اِسلیے چند ابتدائی ملازمتون کے بعد آپ سررشتۂ تعلیم مین مامور ہوے اور آپ نے اسسٹنٹ انسپکٹری مدارس تک ترقی کی۔ اِس عہدہ پر پہونچکر آپ نے اِس

صیغہ کی اصلاح و ترقی کی بہت کوششین کین اور مسلمانان مدراس کی تعلیم کی بابت جو رپورٹ آپ نے کی اُسپر گورنمنٹ نے آپ کی قدرشناسی کی چنانچہ سنہ ۱۸۶۹ء مین آپ کو گورنمنٹ نے سرکاری کتابون کا کیوریٹر مقرر کیا۔ آپنے اِس عہدہ کے فرائض نہایت قابلیت سے سرانجام دیے۔ آپ نے جس ترتیب اور سلیقہ سے کتابون کی فہرستین بنائین اُنکو گورنمنٹ ہند اور انڈیا آفس و برٹش میوزیم کے لائبریرین (محافظ کتب خانہ) حضرات نے بھی پسند کیا۔ آپکی اکثر طبعزاد تصانیف سرکاری مدارس مین متداول ہین۔ بلحاظ ملکی ہمدردی کے آپ نہایت سربرآوردہ ہین اور اکثر قومی اور ملکی مجلسون اور رفاہ عام کے کامون مین آپ نہایت دلچسپی و مستعدی سے شریک ہوتے ہین۔ آپ نے مدراس مین اشاعت خیالات مغربی کی غرض سے ایک علمی رسالہ باتصویر بھی "مجنا د نو دنی" نام تامل اور تلنگی زبان مین نکالا تھا۔ آپ نے رسالہ "مہارانی میگزین" کی بھی اڈیٹری کی ہے۔ ان ممتاز خدمات کے صلہ مین آپ کو سنہ [illegible]ء مین ڈیوک آف بکنگھم دہلی مڈل اور سنہ ۱۸۹۱ء مین گورنمنٹ ہند نے خطاب راؤ بہادر اور سنہ ۱۸۹۵ء مین خطاب دیوان بہادر عنایت فرمایا آپ کا سن ہر چند اسوقت ستر برس کا ہے لیکن آپ اپنے مشاغل علمی سے دست کش نہین ہوے ہین اور اپنے ہم وطنون کے واسطے معلومات کے نئے نئے ذخیرہ فراہم کرتے جاتے ہین۔ آپ کا شغل مطالعہ و کتب بینی بدستور قائم اور سلسلۂ تصنیف و تالیف جاری ہے۔ سکونت مدراس۔

واسدیو راجہ ولیا گارونبدی۔ راجہ۔ ولادت سنہ ۱۸۳۲ء۔ آپ قوم کے چھتری اور کولنگوڈ واقع ملیبار کے رئیس ہین۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو خطاب راجہ کا عطا ہوا۔ سکونت کولنگوڈ ملیبار۔

سری گورچندر گجپتی نارائن دیو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ آپ قوم کے چھتری اور پرلاکیمیڈی کے رئیس ہین۔ سات سواڑتیس گاؤن آپ کے مالکانہ قبضہ مین ہین۔ ۲۔ جنوری ۱۸۹۰ء کو راجہ کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا۔ سکونت پرلاکیمیڈی۔

ظہورالدین احمد حاجی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ نواب غوثیہ بیگم صاحبہ کے خویش ہین۔ ۳۔ مارچ ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس

محمد قدرت عزیز۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ شاہزادۂ ظہیر الدولہ کے خویش ہین۔ ۰۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپکو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔

ٹیٹیکونڈ انمبرومل چھٹی گارو۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ تعمیرات کی ٹھیکہ داری کا کام کرتے ہین۔ ۹۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو راؤ صاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت مدراس۔

دھون ستیاراؤگارو۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۳۵ء۔ آپ برہمن ہین ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۸ء کو خدمات عامہ کے صلہ مین خطاب مندرجۂ بالا سے سرفراز فرمائے گئے۔ سکونت کرنول۔

میمبلا ونکٹ من پوری- رائو بہادر- ولادت ۱۸۴۵ء- آپ قوم کے برہمن اور قائم مقام ڈسٹرکٹ جج ہین- ۳۱- دسمبر ۱۸۹۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب ملا- سکونت پلگھاٹ-

سورولی راما سوامی راما سُبا ئیر- رائو بہادر- ولادت ۱۸۵۳ء- آپ قوم برہمن سے ہین- مدراس بار کے بہت ممتاز رکن ہین- مقام مدورا مین پیشۂ وکالت کرتے ہین- یکم جون ۱۸ء کو آپ خطاب مندرجۂ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے شرفیاب ہوے- سکونت مدورہ-

کولّہ ونکٹ کنیا چٹیار- رائو بہادر- ولادت ۱۸۵۷ء- آپ قوم کے ویش ہین- آپکو یہ خطاب یکم جون ۱۸ء کو عطا ہوا تھا- آپ ۱۸۸۵ء مین مدراس مینوسپل کمیشن کے ممبر مقرر ہوے تھے- سکونت مدراس-

کرزہلّی میلی ڈتھیل کنجو کومبی اکچن- راجہ- ولادت ۱۸۲۲ء- آپ فرقۂ سامنت سے تعلق رکھتے ہین اور پلگھاٹ کے راجہ ہین- خطاب راجہ موروثی و قدیمی ہے- ۲۰- مئی ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے- لوکل گورنمنٹ آپ کو ولیا راجۂ پلگھاٹ تحریر کرتی ہے- سکونت ملیبار-

آئبر نرہے کووی لکم ہنبو اُنتی عرف ولیھہ رام راجہ- راجہ- ولادت ۱۸۲۳ء- آپ فرقۂ سامنت سے تعلق رکھتے ہین اور راجۂ ولوا ند ہین- چونکہ آپ سمرت خاندان کے سرغنہ تھے اسلیے ۷- جولائی ۱۸۹۲ء کو بجاے راجہ رام ورما کے
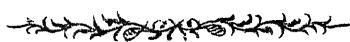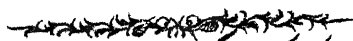
جانشین ریاست وخطاب ہوے۔ لوکل گورنمنٹ آپ کو ولیا راجہ ولوانڈ تحریر کرتی ہے۔ سکونت ولوانڈ۔

تھمل پلّی رام راؤ نیڈو لو گارو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۳۹ء۔ آپ برہمن اور ہائی کورٹ مدراس کے ایک ممتاز وکیل ہین۔ ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو جناب ملکہ قیصرۂ مرحومہ کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر آپ کو خطاب راجہ عطا ہوا تھا۔ آپ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۸ء تک مدراس کونسل کے ممبر رہے ہین اور ۱۸۸۶ء مین مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ سکونت مدراس۔

دسیرمدی اماھیشر پرشاد نیڈو۔ منّے سلطان۔ ولادت ۱۸۴۵ء آپ چنتلاپٹی کے زمیندار ہین۔ خطاب منّے سلطان موروثی ہے۔ ۲۱۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے بھی اسکو موروثی تسلیم کیا ہے۔ آپ کے قبضہ مین چوبیس مواضع ہین۔ سکونت کسٹنا۔

کیرال ورما۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۹ء۔ آپ خانوادۂ کولٹیری کی ایک شاخ کے افسر خاندان ہین۔ راجہ کولٹیری منجملہ اُن سرداروں کے ہین جنھین چیرمان پیرومل مہاراجہ ملیبار نے مذہب بودھ قبول کرنے اور ۳۵۲ء مین دنیا سے کنارہ کش ہوجانے کے بعد اپنی سلطنت منقسم کردی تھی۔ ۱۷۳۴ء مین راجہ چرکل کو خاندان کولٹیری کے تمام ارکان نے اپنا سرغنہ تسلیم کیا اور اپنی خاندانی سلطنت کی حکومت اُنکے سپرد کی ۱۷۸۹ء مین ٹیپو نے ملیبار پر حملہ کیا۔ اُسوقت اِس خاندان کے راجہ کا نام رام ورما تھا۔ اُسنے فاتح کے ہاتھ مین نہ پڑنے کی غرض سے خودکشی

کرلی - برٹش گورنمنٹ نے ۱۷۹۵ء مین ایک شاہزادہ کو جو اس خاندانکا تھا اور جسنے حملہ کے وقت جنگل مین پناہ لی تھی راجہ تسلیم کیا - یہ خاندان مثل دیگر خانوادہ ہاے ملیبار کے قانون وراثت (مُرک کاتیم) کا پابند ہے - آپ سے پہلے جو راجہ حکمران تھے اُنکا نام راجا راجہ تھا - آپ اُنکے قائم مقام اور جانشین ہین - آپ کو سرکار برطانیہ سے کچھ وظیفہ ملتا ہے - آپ کی تاریخ جانشینی ۲۳ - جون ۱۸۸۸ء ہے خطاب راجہ موروثی وتسلیم کردۂ سرکار انگریزی ہے - سرکاری کاغذات مین آپ ولیا راجۂ چرکل لکھے جاتے ہین - سکونت ملیبار -

---

راما ورما - راجہ - ولادت ۱۸۵۱ء - خطاب راجہ موروثی اور برٹش گورنمنٹ کا تسلیم کردہ ہے - آپ اُس چھتری خاندان کے سرغنہ ہین جو اپنے تیئین مہاراجہ ٹراونکور کے مورث اعلیٰ کے ایک رفیق کی نسل مین بیان کرتا ہے اور ولیھ یا ولیا راجہ بے پور کہلاتے ہین - آپ کے خاندان مین بھی (مرک کاتیم) کا قانون وراثت جاری ہے - آپ گورنمنٹ ہند سے ایک رقم سالانہ پاتے ہین - آپ کی تاریخ جانشینی ۴ - اگست ۱۸۸۸ء ہے اور سرکاری کاغذات مین آپ ولیا راجہ بے پور سے مخاطب کیے جاتے ہین - سکونت ملیبار -

---

وینکٹ نرسنگھ بھوپال بھالے راؤ گارو - راجہ - ولادت ۱۸۴۰ء - آپ فرقۂ ویلما سے تعلق رکھتے ہین - خطاب راجہ موروثی ہے اور اُسکو گورنمنٹ ہند نے عطا فرمایا ہے - ۲۰ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو آپ جانشین ریاست وخطاب ہوے - آپ کا پورا نام سرکاری طور پر حسب ذیل الفاظ مین لکھا جاتا ہے - راجہ سری وینکٹ نرسنگھ بھوپال بھالے راؤ گارو زمیندار میتالا پد - سکونت نیلور -

مدنیم اننتم پلے سنگرا چاریر۔ راو بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۱ء۔ آپ میسور کے ایک قدیم خاندان سے ہین۔ آپ کے دادا پردھان تیرومل راو نے اُس زمانہ مین جب میسور مین مسلمانون کا تسلط ہوگیا تھا قدیم فرمانرواؤن کو موروثی ریاست کے پھر حاصل کرنے مین بڑی اعانت دی۔ اسکے جلدو مین اُنکو معقول وظیفہ دیا جاتا تھا۔ آپ کے والد بینک مدراس کے خزانچی تھے۔ اگرچہ آپ کے والد آپ کی صغر سنی ہی مین فوت ہوگئے مگر آپ نے انگریزی تعلیم کی وقعت کا خیال اپنے دل مین قائم کرلیا تھا۔ پہلے پچیپا ہائی اسکول اور پھر گورنمنٹ ہائی اسکول اور پھر پریسیڈنسی کالج مین تحصیل علم کی۔ یہان آپ نے تلنگی زبان کی اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے لیے جو انعام بنام بورڈ مین پرائز مقرر تھا اُسکو حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۶۴ء مین آپ اینڈرسن اسکول مین جو اب مشہور کرسچن کالج مدراس مین ہے معلم مقرر ہوے۔ پھر سنہ ۱۸۶۶ء مین محکمۂ انعام کو تیموار مین آپ کا تعلق ہوا۔ اس محکمہ مین تا شکست محکمۂ مذکور ملازم رہے۔ پھر سنہ ۱۸۷۱ء مین مدراس بینک مین بعہدۂ مددگار خزانچی مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۸۶ء مین صدر خزانچی ہوگئے۔ اٹھائیس برس خدمت کرنے کے بعد سنہ ۱۸۹۹ء مین خدمت سے علیحدہ ہوے۔ آپ کے حسن اخلاق اور ہر دلعزیز ہونے کا کافی ثبوت اس امر سے ملسکتا ہے کہ آپ کی علیحدگی پر آپ کے احباب نے ایک عام دعوت کی اور مدراس یونیورسٹی مین ایک انعام آپ کے نام پر قائم کیا جو درجۂ ایم۔ اے کے سب سے اول کامیاب طالبعلم کو دیا جائیگا۔ آپ نے ایک اسکول بنام ہندو ہائی اسکول ٹرپلیکین مین قائم کیا تھا۔ اس اسکول کو قائم ہوے اب تیس برس کا زمانہ گزرا اُس زمانہ مین آپنے اپنے حُسن انتظام سے فیس سے اسقدر سرمایہ پس انداز کیا کہ سنہ ۱۸۹۷ء مین ایک عمارت بصرف ساٹھ ہزار روپیہ کے تعمیر ہوگئی۔ اس رقم مین گورنمنٹ کا عطیہ بھی شامل ہے۔ اس عمارت کا افتتاح سر آرتھر ہیولاک صاحب گورنر مدراس کے

پانچھون سے ہوا تھا - اس مدرسہ کا مستقل سرمایہ اسقدر موجود ہے جس سے یہ بغیر کسی قسم کی بیرونی اعانت کے چل سکتا ہے - اسمین ایک ہزار پانچسو طالب علم تعلیم پاتے ہین - آپ کو اپنے ہم مذہبون کی تعلیم و بہبود سے خاص دلچسپی ہے - سر آرتھر ہیولاک صاحب کی سفارش سے گورنمنٹ نے بلحاظ جوہر شناسی ایسی صفت کے آپ کو خطاب راو بہادر عطا کیا - آپ کے بڑے فرزند ایم - اے - پرتھا سارتھی آئنگر بی - اے - بی - ایل بجاے آپ کے بینک مین مقرر ہوے ہین - اور دوسرے فرزند ایم - اے - تیرونارائن چار مربی - اے - ایم - ایل - وکیل ہائی کورٹ مدراس ہین - سکونت مدراس -

وجیاپراپو اننت راو - پنٹولو - گارو - دیوان بہادر - ولادت ۱۸۵۴ع -

آپ برہمن ہین - دو سو برس قبل آپ کے بزرگ بیجا پور مین سکونت پذیر تھے - آپ کے جد اعلی عہد سلطنت اسلامیہ مین معزز عہدون پر سرفراز رہے - اسی زمانہ مین آپ کے جد اعلی عساکر اسلامیہ کے ہمراہ شمالی سرکار کی طرف گئے اور اضلاع گوداوری اور وزیگاپٹم مین مقیم ہو گئے - مدتہاے دراز سے آپ کے خاندان کو والیان سمستھان وزیانگرم کے ساتھ توسل رہا ہے - آپ کے والد وجیاپراپو وینکٹ پنٹولو گارو سالہاے دراز تک ایجنسی گورنری کے منیجر رہے - آپ وزیانگرم سمستھان کے منیجر ہین - اسی اثنا مین آپ نے اُن اضلاع کے لوکل بورڈ مین نمایان خدمات کین - چنانچہ تین مرتبہ بجلدوے اُن خدمات کے آپ کو سارٹیفکٹ عطا ہوے - لارڈ لینسڈون صاحب گورنر جنرل ہند نے ۱۸۹۲ع مین آپ کو راو صاحب کا خطاب دیا اور دوسری مرتبہ لارڈ الجن صاحب نے سند عطا کی - آپ کے سارٹیفکٹ پر الماسی حروف مین حضور قیصرۂ آنجہانی کا اسم مبارک ثبت ہے - بلی پٹم میونسپلٹی (جسکے

آپ چیرمین ہین) نے آپ کو باظہار قدردانی تمغۂ طلائی نذر کیا جسکو بہ اجازت گورنمنٹ آپ نے منظور کیا۔ پھر تیسری مرتبہ آپکو سر آرتھر ہیولاک صاحب کے عہد حکومت مین ایک سند جسمین الماسی حروف مین علیا حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریہ کا نام کھدا ہوا ہے بحکم حضور روایسرا ے مرحمت ہوئی۔ سکونت وزیانگرم۔

محمد لطف اللہ۔ قریشی۔ مولوی۔ حافظ شمس العلما۔ آپ مچھلی بندر مین ۱۲۵۶ھ ہجری مین پیدا ہوے اور اپنے والدین کے ہمراہ مدراس آئے اور وہین قیام کیا۔ شمس العلما بارہ برس کی عمر مین قرآن کے حافظ ہوئے اور اُسی زمانہ سے حفاظ مقابر شریف مین داخل ہوکر وظیفہ پاتے ہین۔ مختلف علما سے فارسی وعربی مین کامل دستگاہ حاصل کی۔ آپ کی تصانیف مین جواہر الصرف علم صرف عربی مین نہایت مستند کتاب ہے۔ آپ پہلے مدرسۂ لارڈ ہیرس مین فارسی مدرس مقرر ہوے اور اب پچیس برس سے پریسیڈنسی کالج کے فارسی۔ عربی اور اُردو کے مدرس ہین۔ آپ مدراس یونیورسٹی کے عربی وفارسی و اُردو کے ممتحن بھی ہین۔ آپ دس سال سے ہائی پروفیشنسی اور ڈگری آف آنرز کے بورڈ کے اسپشل ممبر ہین۔ ان قابلانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب شمس العلما سے آپکو سرفراز کیا۔ آپ کے کئی فرزند ہین جنمین مولوی غلام محی الدین قریشی گورنمنٹ مدراس کے اسسٹنٹ مترجم فارسی و اُردو اور ہز اکسلنسی لارڈ ایمپٹہل گورنر مدراس کے منشی ہین۔ منشی عبد القادر بی۔ اے گورنمنٹ کے محکمۂ مال مین ملازم ہین۔ منشی غلام جیلانی بی۔ اے۔ سٹی سول کورٹ مین مترجم ہین۔ سکونت مدراس۔
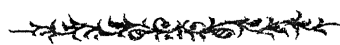
غلام محمد علی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۲۸۱ء۔ آپ شاہزادۂ ارکاٹ

کے فرزند ہین - ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی حسن خدمات عامہ کے صلہ مین خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا سکونت امیر محل - ٹرپلیکین -

عبدالمجید - خان بہادر - ولادت ۱۸۸۲ء - آپ شاہزادہ ارکاٹ کے بیٹے ہین - ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو سرکار انگریزی نے آپ کو آپکی خدمات عامہ کے صلہ مین خطاب خان بہادر سے مشرف وممتاز فرمایا - سکونت امیر محل - ٹرپلیکین - مدراس -

محمد انور - خان بہادر - ولادت ۱۸۸۳ء - آپ شاہزادہ ارکاٹ کے فرزند ہین - ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی خدمات عامہ کے جلدو مین خطاب خان بہادر عطا فرمایا - سکونت امیر محل - ٹرپلیکین - مدراس -

غلام محی الدین - خان بہادر - ولادت ۱۸۹۰ء - آپ شاہزادہ ارکاٹ کے فرزند ہین - آپ کو سرکار انگریزی نے ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت امیر محل - ٹرپلیکین - مدراس -

بدھو ماریونا رائن مورتی - پنٹولو - گارو - راو بہادر - ولادت ۱۸۵۰ء آپ قوم کے برہمن اور عہدہ ڈپٹی کلکٹری رسلکنڈہ پر ممتاز ہین - آپ کے قبضہ مین کچھ اراضی جائداد بھی ہے - حسن خدمات کے صلہ مین آپکو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب

راو بہادر کا بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت وزیگاپٹم حال رسلکنڈہ۔

رُگندے رگھوناتھ راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۳۱ء۔ آپ سنہ ۱۸۵۹ء مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۸۸ء مین پنشن حاصل کی۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو اُن نمایان خدمات کے صلہ مین جو آپنے انجام دین خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے۔ آپ کالاہستی راج مین دیوان تھے اور وہان آپ نے مختلف حیثیتون سے نہایت عمدہ کارگزاریان کی ہین۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ سکونت کمبکونم۔

تانجوز ونکاسوامی راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۲۹ء۔ آپ برہمن ہین۔ آپ عرصہ تک ریاست کالاہستی کی دیوانی پر ممتاز رہے۔ ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے۔ فی الحال گورنمنٹ پنشنر ہین۔ سکونت مدراس۔

ٹیلکی سری نواس راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۳۲ء۔ آپ قوم کے برہمن ہین۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین پرنسپل صدر امین مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۷۱ء مین پولیس مجسٹریٹ اور سنہ ۱۸۷۵ء مین مدراس یونیورسٹی کے فیلو اور سنہ ۱۸۸۰ء مین اسمال کاز کورٹ کے جج مقرر ہوے اور ان تمام عہدون پر آپ نے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو گورنمنٹ ہند سے ملکہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا۔ فی الحال آپ گورنمنٹ پنشنر ہین۔ سکونت مدراس۔

الیگزر وینٹو۔ دیوان بہادر۔ آپ پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین۔ یکم جنوری ۱۸۹۲ع کو بصلۂ خدمات عامہ خطاب مندرجۂ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے سرفراز کیے گئے۔ سکونت سیداپیٹ۔

کرڈی باڈی وینکٹ رامنائیا لکشمن راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۷ع۔ آپ برہمن ہین اور بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہین۔ ۳۔ جون ۱۸۹۳ع کو آپ نے اپنی قیمتی کارگزاریون کے صلہ مین گورنمنٹ ہند سے خطاب دیوان بہادر کا حاصل کیا۔ سکونت کوچین۔

محمد رضا خان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۰ع۔ آپ عرصہ سے سرکاری ملازمت مین داخل ہین۔ فی الحال اننت پور مین بعہدۂ کلکٹری مامور ہین۔ آپ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ع کو خطاب خان بہادر حاصل کیا۔ سکونت کرنول۔

پدو سیتا رام کرشنا سوامی آیر۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ع۔ آپ جوائنٹ مجسٹریٹ اور نائب دیوان پیشکار پدوکوٹہ ہین۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ع کو آپ کو خطاب دیوان بہادر مرحمت ہوا۔ سکونت پدوکوٹہ۔

ریدنم دھرما راو۔ نیدو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۳۵ع۔ آپ ۱۸۶۹ع مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے ۱۸۸۸ع مین اسسٹنٹ کمشنر محکمۂ نمک تھے۔ ۱۸۹۰ع مین خطاب راو بہادر سے ممتاز ہوے اور یکم جنوری ۱۸۹۶ع کو آپ کو خطاب دیوان بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت والٹیر۔

وینکم راگھوچارلو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ فرسٹ اسسٹنٹ لوکل و مینوسپل ڈیپارٹمنٹ و گورنمنٹ مترجم زبان تامل ہین آپکو پہلے راو بہادر کا خطاب عطا ہوا اُسکے بعد ۲۰۔مئی ۱۸۹۶ء کو دیوان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے سکونت سیداپیٹ۔
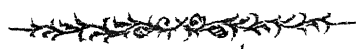
پلیکٹ راماسوامی چٹیار۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپ ویش اور پنشن یافتہ افسر مال مینوسپلٹی مدراس ہین۔ آپ کو پہلے راے بہادر کا خطاب عطا ہوا اُسکے بعد ۲۰۔مئی ۱۸۹۶ء کو آپ دیوان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ سکونت مدراس۔
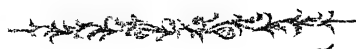
ہریہر سُبارایا آیر۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۳۸ء۔ آپ برہمن اور پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین۔ ۲۔جنوری ۱۸۹۷ء کو بصلۂ خدمات عامہ خطاب مندرجۂ بالا سے مخاطب ہوے۔ سکونت والٹروپ ضلع تناولی وپلنگا تاتھم واقع مدورا۔
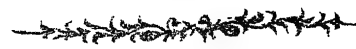
گوڈی پتی وینکٹ رامائیا پنٹولوگارو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ برہمن ہین۔ عرصۂ دراز تک محکمۂ مساحت مال مین ملازم رہے اور محکمۂ مذکور مین جو خدمات آپ نے انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو خطاب دیوان بہادر مرحمت ہوا۔ فی الحال آپ عہدۂ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹی سے پنشن یاب ہوکر خانہ نشین ہین سکونت ویلور ضلع کشٹنا۔

کولتور رامچندر راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ برہمن

اور وکیل ہائی کورٹ ہین - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو خطاب مندرجہ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے مشرف و ممتاز ہوے - سکونت مدراس -

کڈالور وینکوبا چاریر - دیوان بہادر - ولادت ۱۸۴۳ء - آپ قوم کے برہمن ہین ۱۸۸۹ء کو خطاب راو بہادر سے ممتاز کیے گئے - فی الحال عہدۂ سب ججی سے پنشن یاب ہوکر خانہ نشین ہوے ہین - ۲۱ - مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب دیوان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند سے آپ کو عطا ہوا - سکونت کڈالور -

وردا راج گوپال چاریر - بی - اے - بی - ایل - راو بہادر دیوان بہادر ولادت ۱۸۴۹ء - آپ برہمن اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہین - آپ ۲۴ - مئی ۱۸۸۹ء کو خطاب راو بہادر اور یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو خطاب دیوان بہادر سے مخاطب ہوے - آپ مدراس یونیورسٹی کے نہایت قابل گریجویٹ (بی - اے - و بی - ایل) ہین - سکونت کالیکٹ -

سوامی ناتھ آیر - راو صاحب و دیوان بہادر - ولادت ۱۸۵۶ء - آپ قوم کے برہمن اور ضلع چیتور کے آئینی کلکٹر ہین - ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو اُن خدمات نمایان کے صلہ مین جو آپ نے بحیثیت ڈپٹی کلکٹر شمالی ارکاٹ مین انجام دین آپ کو راو صاحب کا خطاب مرحمت ہوا اور ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو دیوان بہادر کے خطاب سے ممتاز و مشرف ہوے - سکونت چیتور -

محمد عبد الصمد۔ حافظ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۲۶۴ھ۔ مادۂ تاریخ ولادت "خورشید اوج اقبال" ہے۔ آپ نواب سکندر جنگ مرحوم رئیس مدراس کے فرزند ہین جو ہز ہائنس نواب عظیم جاہ بہادر کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور نواب شکوہ الملک مرحوم آپ کے نانا اور ہز ہائنس امیر الہند والاجاہ آپ کے پرنانا تھے۔ خان بہادری کا خطاب آپکو ہز ہائنس امیر الہند والاجاہ پنجم نواب محمد غوث خان بہادر والی کرناٹک کی سرکار سے عطا ہوا تھا اور ۲ جولائی سنہ ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی اُسے تسلیم کیا۔ آپ کا عقد ۱۲۸۵ھ مین ہز ہائنس نواب عظیم جاہ ثانی نواب ظہیر الدولہ بہادر جی سی۔ ایس۔ آئی کی نواسی کے ساتھ ہوا۔ آپ نے ایام طفولیت مین قرآن شریف حفظ کیا اور مدراس کے مشاہیر علما اور اساتذہ سے کتب درسیہ عربی و فارسی کی تحصیل کی۔ آپ شاعری سے بھی ذوق رکھتے ہین تخلص ماہر ہے۔ زبان فارسی مین آپ کی دو تصانیف موجود ہین قصائد ماہر اور دیوان ماہر۔ علاوہ علوم مشرقی کے انگریزی مین بھی آپ کو دستگاہ حاصل ہے۔ آپ نے مجسٹریٹی و ڈپٹی کلکٹری کے مقررہ امتحانات انگریزی مین کامیابی حاصل کی جسکی اسناد لیاقت گورنمنٹ مدراس نے آپ کو عطا کی ہین۔ فی الحال آپ ہز ہائنس نواب سر محمد منور خان بہادر عظیم جاہ کے سی۔ آئی۔ ای۔ پرنس آف ارکاٹ کے نائب اور صدر المہام ہین۔ سکونت مدراس۔

جگناتھ راؤ۔ دلوری۔ پنٹولو گارو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۴ء۔ آپکے بزرگ خدمت تمنداری پر ممتاز تھے۔ آپ کے دادا جو آپ کے ہمنام تھے ضلع گوداوری کے الاپورم تعلقہ کے تحصیلدار تھے۔ آپ کے والد سری وت سنکا راؤ پنٹولو گارو وکیل تھے۔ آپ اُنکے اکلوتے بیٹے ہین آپ کے اعزا اکثر سرکاری ملازم ہین۔ ایام ملازمت مین آپ نے نہایت محنت جفاکشی اور دلچسپی کے ساتھ اپنی خدمات کو سرانجام دیا۔ آپکی اسناد سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے افسرون کو ہمیشہ رضامند رکھا۔ آپ برہمن ہین اور قدیم

ہند و فلسفہ مین آپ استعداد کامل رکھتے ہین اور انگریزی زبان دانی مین بھی بہت لایق ہین۔ بعض کتب بھی آپ نے تصنیف کی ہین۔ تیس برس تک آپ نے سرکاری ملازمت کی۔ اور خدمت ہیڈ کلرکی کے عہدہ سے لیکر ڈپٹی کلکٹری درجہ اول تک ترقی کی ۱۸۷۷ء مین آپ کو بجلدوے خدمات متعلقہ قحط وغیرہ رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۹۳ء مین خطاب دیوان بہادر ملا۔ ۱۹۰۱ء مین آپنے ملازمت سرکاری سے علحدہ ہو کر پنشن حاصل کی حضور وایسرائے ہند اس موقعہ پر بذریعہ گورنمنٹ آرڈر مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۱ء آپ کی ملازمت کی نسبت جسکا زمانہ بہت طولانی تھا خوشنودی مزاج کا اظہار فرماتے ہین۔ رفاہ عام کے کامون مین آپ کو بڑی دلچسپی ہے چنانچہ وکٹوریا پارک واقعہ وزیانگرم کے لگانے مین آپنے جو اعانت کی ہے وہ اُس ضلع مین آپ کے زمانۂ ڈویزن افسری و نیز صدارت میونسپلٹی کو ہمیشہ یاد دلائیگا۔ سکونت وزیگاپٹم۔

احمد محی الدین۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۵ء مین واقع ہوئی آپکے والد بزرگوار عبرت جنگ بہادر تھے۔ آپ کی والدہ سر شرف الامرا بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ کی بھتیجی تھین۔ آپ کی شادی ہز ہائنس نواب ظہیر الدولہ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ رئیس ثانی ارکاٹ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے۔ آپ کا مادری اور پدری سلسلہ نسب فرمانروایان ارکاٹ سے ملتا ہے۔ خاندان کرناٹک کے مورث اعلیٰ نواب شہامت جنگ انورالدین خان شہید اور نواب تیغ جنگ امیر کبیر رکن ہمجد تھے جنکا سلسلہ خواجہ شیخ فرید شکر گنج سے ملتا ہے۔ یہ دونون خاندان فاروقی ہین۔ اس خاندان کے دو رئیس فرخ شاہ اور سلیمان شاہ کابل کے فرمانروا تھے۔ انقلاب زمانہ سے سلطنت ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اُنکی اولاد پنجاب مین پناہ گزین ہوئی جہان اُسکے چند افراد عہدۂ قضا پر مامور رہے منجملہ اُنکے ایک شیخ عبد الحی خلیفہ شیخ بندگی گوپامئو کے قاضی تھے جنکے پوتے حاجی محمد انور

عالمگیر اورنگ زیب کے عہد مین تسبیح خانۂ شاہی کے میر مقرر ہوے تھے۔ اُنکے پوتے نواب شہامت جنگ محمد انورالدین خان اول نظام دکن نواب آصف جاہ کے ہمراہ دہلی سے یہان وارد ہوے اور کرناٹک کی صوبہ داری پر مامور رہوے۔ انکے بعد انکی اولاد کرناٹک پر قابض اور متصرف رہی۔ دولت انگلشیہ نے اس نوابی کے خطاب کو امیر ارکاٹ سے مبدّل کر دیا۔ آپ کو حضرت شاہ محمود چشتی القادری السہروردی مقیم احمد آباد گجرات سے ارادت ہے جو براہ راست خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی کے سلسلہ مین ہین ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ نے آپ کو خطاب خان بہادر سے مخاطب کیا تھا۔ آپ ۱۸۷۵ء سے ۱۸۹۲ء تک پرنس ارکاٹ کے سکرٹری رہے ہین۔ آپ ملکی معاملات مین بہت بڑی دلچسپی رکھتے ہین۔ آپ انجمن مفید اسلام۔ کتب خانہ مسلمانان مدراس اور تعلیمی انجمن اسلامیہ کے ممبر اور انجمن اسلامیہ مدراس کے بانی مبانی ہین جو بعد کو مدراس سنٹرل محمڈن اسوسی ایشن سے ملحق ہوگئی اور آپ اُسکے وایس پریسیڈنٹ منتخب ہوے۔ آپ انجمن حمایت اسلام مدراس کے وایس پریسیڈنٹ اور کرناٹک فیملی اسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ ہین اور مسلم ہرلڈ اخبار کے بانی ہین۔ یہ پہلا اسلامی اخبار تھا جو ہفتہ مین تین بار شایع ہوتا تھا۔ آپ نے حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے یادگار مین ایک فقیری دواخانہ بمقام تملکڑی کھولا ہے اور اُس کی ایک شاخ محلہ میلاپور مین قائم کی ہے۔ ان دونون مقامات پر مفلس بیمارون کو مفت دوا دیجاتی ہے۔ اور ان دونون کے اخراجات آپ ہی کے ذمہ ہین۔ آپ نے ایک تازہ ترکیب اسٹلین گیاس لمپ کی ایجاد کی ہے جسکی بابت ۱۹۱۰ء کی نمایشگاہ صنائع مدراس مین خاص انعام آپ کو ملا ہے۔ آپ فن کیمسٹری (کیمیا) مین بھی ید طولی رکھتے ہین۔ سکونت مدراس۔

عبدالمجید۔ سید۔ حکیم۔ عرف منجھو میان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۲ء آپکے

والد حکیم سید حسین عرف سید صاحب جنکا سن شریف اسی سے کچھ اوپر ہے اب تک بقید حیات اور طبابت مین تام برآوردہ ہین - آپ خاندانی طبیب ہین - آپکے پردادا نواب عبد المجید خان رئیس کڈپہ کے طبیب تھے - اور جب اضلاع ہذا ممالک محروسہ نظام مین داخل ہوے تو آپ کے بزرگ سرکار نظام مین ملازم ہوے - بعدہ جب اضلاع مذکورہ حکومت انگریزی مین شامل ہوے تو آپ کے دادا سید کمال الدین راجہ بنگانور سمستھان کی ملازمت مین در آئے - آپ نے بھی اسی موخر الذکر سرکار مین ملازمت کی تھی - آپ نے ۱۸۷۱ء مین ایک شفاخانہ خیراتی کڈپہ مین قائم کیا - یہان ہر مذہب و ملت کے مرضیٰ کا علاج کیا جاتا ہے اور مفت دوا تقسیم ہوتی ہے - آپ اکثر انجمنہای خیر و مجالس علمی کے ممبر ہین اور بعض مفید کتابون کے مصنف بھی ہین - سکونت کڈپہ -

اُرن وویل سباپتی - مدلیار - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۳۹ء - آپ نے ۱۸۷۶-۷۷ء کی قحط سالی مین قابل تعریف کام کیے ہین - آپ پہلے ضلع بلاری کے مینوسپل ممبر تھے پھر ۱۸۸۶ء مین اُسکے چیرمین مقرر ہوے - خطاب مندرجۂ بالا آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جون ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا ہے - سکونت بلاری -

نیلیم پلّی شیوا راؤ - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۵ء - آپ قوم کے برہمن ہین ۱۸۷۱ء مین آپ مینوسپل کمیٹی منگلور کے ممبر مقرر ہوے اور بحیثیت ممبر مذکور آپنے قابل قدر خدمات انجام دین جسکے صلہ مین یکم جون ۱۸۸۹ء کو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا ۱۸۹۱ء سے آپ مینوسپل کمیٹی کے چیرمین ہین - سکونت منگلور -

پڈمی بھٹلا پور نائیا - پنٹولو گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ

سنہ ۱۸۸۹ء سے راجہ جیپور ضلع وزیگاپٹم کے دیوان ہین - یکم جون سنہ ۱۸۹۵ء کو آپکو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا - سکونت پاروتی پورم -

کوٹا پرشوتم - ائیار - رائو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۳۳ء - ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو آپ اپنی قابل تعریف و سالہاے دراز کی سرکاری خدمات کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے خطاب رائو بہادر سے معزز او مشرف ہوے -

سبرامنیا ائیر - شاستری - رائو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۵ء - آپ کمبکونم کے ہندوستانی مدرسہ کے منتظم ہین - صیغۂ تعلیم ہین آپ نے جو خدمات نمایان انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو خطاب رائو بہادر عطا ہوا - سکونت کمبکونم -

تیرو وتیس ورم پیٹیچی رام پلے - رائو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۳ء - آپ پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خطاب مذکور آپ کو مرحمت ہوا - سکونت ٹنور (ترچناپلی)

پگل گوپال رائو - پنٹولو - رائو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۶ء - آپ فرقہ ادی ولاما سے ہین آپنے قانونی پیشہ مین بہت بڑی شہرت و نمود حاصل کی ہے سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ برہام پور میونسپل کونسل کے ممبر ہوے اور اُس مین نہایت نمایان خدمات انجام دین جس کے صلہ مین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خطاب رائو بہادر عطا ہوا - سکونت برہامپور -

ہرو ونیکٹ رتنا رسو - پنٹولو - گارو - رائو بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۲ء -

آپ پلکونڈا کے تحصیلدار ہین - یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب مندرجۂ بالا آپ کو مرحمت ہوا تھا - سکونت بریامپور -

موتھوکرپّا اروموگم پلّے - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۶۰ء - آپ قائم مقام ڈپٹی کلکٹر ہین - آپ یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو خطاب مذکور سے مفتخر ہوئے - سکونت تنجور -

مُدورنگم نادُر وردا چارئیر - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۵ء - آپ کڈّپہ کے تحصیلدار ہین - ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو خطاب راؤ بہادر سے مخاطب ہوئے تھے - سکونت کڈّپہ -

مونت ایتی رجولُوپلّے - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپ جادو فرقہ سے تعلق رکھتے ہین اور مینوسپل کونسل نزواده کے ممبر ہین - آپ کو اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو یہ خطاب مرحمت ہوا تھا - سکونت کڈّپہ

نانو آئیر بالکرشن آئیر - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ نسباً برہمن ہین اور عہدۂ تحصیلداری پر ممتاز ہین - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خطاب مذکور آپ کو عطا ہوا - سکونت کیرانور ضلع پدوکوٹا -

چندربھان رام سنگھ - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۰ء - آپ خاندان راجپوت سے تعلق رکھتے ہین اور مینوسپل کونسل کرنول کے ممبر ہین - آپ نے ۲ - مئی ۱۸۹۳ء کو یہ خطاب حاصل کیا تھا - سکونت کرنول -

وینکٹ رنگیئر- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۳۳ء- آپ پنشن یافتہ سب جج ہین- آپنے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو اس خطاب سے سربلندی حاصل کی تھی- سکونت مدورا

ویربھدر سببارائے- مدلیار- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۵۳ء آپ محکمۂ پولیس مین انسپکٹر ہین- یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو آپ نے خطاب راؤ بہادر سے سرفرازی حاصل کی تھی- سکونت ترچناپلی-

اپاتھورے کرشنا سوامی آئیر- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۵۶ء- آپ عہدۂ اسسٹنٹ کمشنری پولیس پر ممتاز ہین- خدمات عامہ کے صلہ مین خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا- سکونت میلاپور-

ترچناپلی وینکٹ سوامی پیل تم پلے- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۵۴ء- آپ ہاسپٹل اسسٹنٹ ہین- یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا سکونت بنگلور-

پیرو لچھمن رنگا چاریہ- مہا مہوپادھیا- ولادت ۱۸۳۲ء- آپ عرصۂ دراز تک کمبکونم کالج کے سنسکرت پنڈت رہے ہین اور اب پنشن پاتے ہین یکم جنوری ۱۸۹۵ عیسوی کو بلحاظ قابلیت علمی آپ کو خطاب مہامہوپادھیا عطا ہوا- سکونت اگرہرم ونکٹ راؤ کمبکونم-

ٹھیکاکوڈی لاگتھ ویرورما- راجہ- ولادت ۱۸۶۰ء- آپ نسباً چھتری

ہین - آپ کے آبا و اجداد نے مشرق سے آکر و یٹیاد مین سلطنت قائم کی - اُس کے بعد اُنھون نے راجہ چیرا کل واقع ملیبار کے ملک کا کچھ حصہ کسی جنگ کے موقع پر بطور عطیہ کے حاصل کیا جب حیدر نے ملیبار پر فوج کشی کی ہے تو راجہ اور اُسکا تمام خاندان ٹراونکور مین بھاگ گیا - پھر ۱۷۸۲ء مین راجہ وہان سے واپس آئے لیکن ۱۷۸۹ء مین جب ٹیپو سلطان حملہ آور ہوے تو وہ دوبارہ ٹراونکور مین بھاگ گئے اور وہین اُنھون نے رحلت کی - یہ خاندان زمورن کالیکٹ و دیگر سرداران ملیبار کی طرح مروکتایم قانون وراثت کا پابند ہے - آپ سے پہلے شنگرا ورما راجہ مالک ریاست تھے - اُن کے انتقال کے بعد آپ حسب قانون مروکتایم خطاب و ریاست دونون کے مالک ہوے - اُس ریاست کے معاوضہ مین جو آپ کے آبا و اجداد کے ملک مین تھی اور فی الحال سرکاری قبضہ مین ہے آپکا گورنمنٹ انگلشیہ سے کچھ وظیفہ مقرر ہے - ۲۳ - جون ۱۸۹۸ء کو راجہ کا خطاب گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا - لوکل گورنمنٹ آپ کو بہ الفاظ "ولیا راجہ آف کوٹایم" مخاطب کرتی ہے - سکونت ملیبار -

ولو ٹیا کو وی لاگم ردا راجہ ورما راجہ - راجہ پرانیاد - ولادت ۱۸۳۲ء - آپ قانون وراثت (مروکتایم) کے بموجب جو راجگان ملیبار مین جاری ہے جسکی رو سے خاندان کے فرقۂ اناث کی اولاد جانشین قرار پاتی ہے بعد وفات راجہ اکبر کے ۱۸۷۵ء مین مالک و جانشین ریاست ہوے ہین اور خطاب راجہ موروثی اور قدیمی ہے اس خاندان کی اکثر شادیان ہز ہائنس مہاراجہ ٹراونکور کے خاندان سے ہوئی ہین - آپ اُس چھتری خاندان سے ہین جو زمانۂ گذشتہ مین دریاے ٹینا د کے جنوب سے دریاے پولوناو کے شمال تک حکمران تھا - سکونت ملیبار

غلام محمد - خان بہادر - آپ کی ولادت مدراس مین ۲ - نومبر ۱۸۶۹ء کو واقع
ہوئی - آپ نواب مجتبیٰ حسین خان کے خلف اکبر ہین جو ہز ہائینس نواب محمد علی
والا جاہ والی کرناٹک کی اولاد مین تھے - آپ عربی فارسی اور انگریزی مین اعلےٰ درجہ
کی لیاقت رکھتے ہین - آپ کی ابتدائی انگریزی تعلیم ہارس ہائی اسکول اور وسلیئن
مشن کالج مین ہوتی رہی - آپ طالب علمی کے زمانہ مین تمامی طلبا مین سربرآوردہ و
ممتاز اور اُستادون اور پروفیسرون کے عزیز رہے ہین - آپ کو عام جلسون مین شریک
ہونے اور مسلمانون کی تمدنی اور تعلیمی حالات مین جو تغیر پیدا ہوگیا ہے اُس کی اصلاح
اور ترقی مین خاص دلچسپی ہے - چنانچہ آپ اکثر مجالس مثلاً محمڈن ایسوسی ایشن رائی پیٹ
محمڈن لٹریری سوسائٹی - انجمن مفید اہل اسلام وغیرہ وغیرہ کے سرپرست و
مربی ہین - آپ اکثر انگریزی کلب اور سوسائٹی مین اس غرض سے شریک ہین کہ یورپین
اور اہل ہند مین رشتۂ اتحاد بڑھے - یہ بھی آپ کی متواتر اور مسلسل کوششون کا نتیجہ ہے کہ
مدرسۂ اعظم جو ایک سرکاری مدرسۂ خاص مسلمانان مدراس کے لیے قائم کیا گیا تھا اور
جو بدنظمی کے ہاتھون تباہ و برباد ہوگیا اُس کی اصلاح مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے طرز پر
ہونے والی ہے - آپ کو انڈین پالٹکس مین بہت بڑی دلبستگی ہے - چنانچہ بہت کم لوگ
ہندوستان مین اس طرح کے ہونگے جنھون نے مسئلۂ مداخل و مخارج ہندوستان کی
جو اہم ترین مسائل سے ہے اس عمدگی و خوبی و متانت کے ساتھ تحقیقات کی ہو جیسا
کہ آپ نے کی ہے - سنہ ۱۸۹۷ء مین سر آرتھر ملیبا نک ہیولاک صاحب جی - سی - ایم
جی - جی - سی - ای - آئی - گورنر مدراس نے لیجسلیٹو کونسل (مجلس واضع قوانین) مین
آپ کو مسلمانان جنوبی ہند کی نیابت کے واسطے انتخاب فرمایا - آپ نے اس اہم
خدمت کو سنہ ۱۹۰۱ء تک بہت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا - آپ ہمیشہ
قومی و ملکی فلاح و بہبودی کے لیے آزادانہ طور سے رائے دیتے رہے - آپ نے گورنمنٹ کو

عملہ نمک آبکاری - رجسٹری مال اور پولیس وغیرہ مین مسلمانون کی قلت پر توجہ دلائی اوراس بات پر زور دیا کہ ان کی تعداد مین ترقی کیجائے اور وہ تعطیلات جو مسلمانون کے متبرک روزون مین ہونی چاہیے تھین اور جو آج تک رائج نہ تھین خصوصاً دوازدہم ربیع الاول جو مسلمانون کا ایک بہت بڑا متبرک روز ہے اُنکو سرکار سے منظور کرالیا - علاوہ اسکے آپ نے اور نمایان خدمات انجام دی ہین جسکے صلہ مین سرکار گورمنٹ نے آپکو یکم جنوری سنہ ۱۹ء مین خطاب متذکرہ بالا سے ممتاز فرمایا سکونت رائی پیٹ -

---

غلام محمد حسن علی - خان بہادر - ۱۹ ماہ رمضان ۱۲۶۷ھ کو مقام کاظمین (بغداد) مین پیدا ہوے - آپ نواب سردار جنگ بہادر سراج الدولہ کے فرزند اور ہز ہائنس نواب محمد علی والاجاہ والی کرناٹک کے نواسے ہین - آپ کی ابتدائی تعلیم عرب مین ہوئی جہان آپ نے عربی فارسی اور ترکی زبانین حاصل کین - آپ مغربی علوم مین انگریزی فلسفہ اور سائنس سے بخوبی ماہر ہین اور علم تصوف سے آپ کو خاص دلچسپی ہے - رفاہ عام کے کامون کو آپ اپنی زیست کا جزو اعظم سمجھتے ہین اور علمی اور مذہبی انجمنون کی اصلاح و ترقی کے بہت بڑے حامی اور ساعی ہین - مدراس کے اکثر مشہور عاشورہ خانہ اور امام باڑے آپ ہی کے زیر نگرانی ہین - بغداد کاظمین اور کربلاے معلی مین بھی بہت سی سرائین آپکے نائبون کی نگرانی مین ہین - آپ کی خاندانی عزت اور پبلک خدمات کی قدردانی مین گورمنٹ عالیہ نے سنہ ۱۸۸۳ء مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا اور سنہ ۱۸۹۴ء مین لارڈ ونلاک گورنر بمبئی نے آپ کو مسلمانان جنوبی ہند کی جانب سے لیجسلیٹو کونسل کا نائب مقرر فرمایا - آپ نے سنہ ۱۸۹۶ء تک اس اہم خدمت کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا - آپ ہی کی سفارش اور اعانت پر اُن مسلمان طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے جو ایم - بی - یا - بی - سی - ای کے امتحانون مین شریک ہون چندہ سے

ایک اسکالرشپ قائم کیا گیا ہے جس سے مسلمانوں مین چند صورتین اس امتحان مین کامیاب نظر آتی ہین نواب خیر النسا بیگم صاحبہ کرناٹک نے آپ کی حسن کارگزاری کا شہرہ سنکر آپ کو اپنے خانگی امور کی اصلاح و درستی کے لیے اپنا ایجنٹ مقرر کیا اور آپ نے نہایت عمدگی سے اُن بدنظمیون کی اصلاح کی - سکونت مدراس -

---
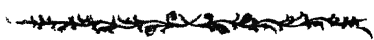
رام سوبرامنی - شاستری - مہامہو پادھیا - آپ ۱۸۳۷ء مین پیدا ہوے تھے - آپ کے والد نے آپ کے ایام طفولیت مین قضا کی - آپ کی تعلیم گانون کے ایک فاضل پنڈت کے سپرد ہوئی جن سے آپ نے ویدا ور شاسترون وغیرہ کی تعلیم حاصل کی - پنڈت دیانند سرسوتی کی حیات مین ایک مہا سبھا کلکتہ مین منعقد ہوئی تھی جسمین بڑے نامی گرامی لوگ شریک تھے - اس جلسہ مین آپ بھی تشریف لے گئے تھے اور سنسکرت زبان مین کئی گھنٹہ تک تقریر کی - آپ نے اکثر تیرتھ گاہون کا پاپیادہ سفر کیا ہے - فی الحال آپ خانہ نشین ہین اور طلبا کو شاسترون کی تعلیم دیتے ہین - آپ نے سنسکرت مین کئی کتابین بھی تصنیف فرمائی ہین - سکونت کمبکونم -

---

سری رنگا چاریا - سوامی - مہامہو پادھیا - ولادت ۱۸۴۳ء (بمقام ملائیم تعلقہ کرور ضلع کوئمبتور) - آپ کے آبا و اجداد علماے سنسکرت اور مفسرین ویدانت مین سے تھے - اوائل عمر مین آپ نے اپنے چچا سری ویدانت دیشکا چاریا سے علم صرف ونحو و بلاغت وغیرہ مین تعلیم پائی - اُسیوقت سے آپ مین حافظہ کی قوت اور ذہانت اور جودت کے آثار نمایان تھے - بعدہ آپ کانجی ورم تشریف لیگئے اور مشہور عالم وبجے رگھوا چاریا سے علم منطق کا اکتساب کیا - پھر ویدانت فلسفہ کو حاصل کرنے کی غرض سے مشہور گرو سری نواس تیندیر مہا دیشکا کے شاگرد ہوے - علاوہ علم وفضل کے آپکو شاعری مین بھی درجۂ کمال حاصل ہے

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے ایک مدت سیر و سیاحت مین بسر کی اور مقامات
حیدرآباد - پونا - ناسک - بڑودہ - بمبئی - بنارس - کلکتہ مرشدآباد اور دیگر دیار و امصار
کا دورہ کرتے رہے - اکثر مقامات مین آپ نے مجمع عام مین اپنے حافظہ کی قوت اور
اعلیٰ درجہ کی ذہانت سے حاضرین کو متحیر کر دیا - اکثر قدردانون نے آپ کو اسناد و تحائف اور
تمغہ وغیرہ بنابر اظہار اعتراف فضل و کمال نذر کیے مختلف اخبارون نے طولانی مضامین
تحریر کیے - آپ ایک ہی وقت چند دماغی کام کرسکتے ہین - مثلاً مختلف اوزان اور بحور مین
صنائع و بدائع کے ساتھ فی البدیہہ اشعار کہنا - اسی وقت حساب کے مشکل سوالات جنمین
طولانی جمع تفریق ضرب و تقسیم شامل ہو حل کرنا - اجنبی زبانون کے اشعار صرف ایک مرتبہ
سنکر دوہرا دینا - نامی گرامی پنڈتون کی جماعتون نے آپ کو خطابات مثل کالیداس برٹش
راج - کوی کنجر (فیل الشعرا) و دوادوار (افضل الشعرا) دیے ہین - مہاراجہ جتندر موہن
ٹیگور نے آپ کو ایک طلائی تمغہ باعتراف فضل و کمال نذر کیا - مہارانی سرنو بائی قاسم
بازار نے بھی آپ کو ایک طلائی تمغہ دیا ہے بھوچندر بھوشن چٹرجی نے نقرئی تمغہ دیا ہندوستان
کے مشاہیر مثل جسٹس رانادے و جسٹس تلنگ - رگھناتھ راؤ - سرٹی مادھوراؤ - راجندرلال متر - مہیش
چندرنیائے رتن آپ کی فضیلت اور کمال کے مقر اور معترف ہین - گورنمنٹ انگریزی
بھی آپ کے فضل و کمال سے بے خبر نہین ہے چنانچہ اسنے انکو خطاب مہامہوپادھیا مرحمت
فرمایا ہے - بالفعل آپ اپنے وطن مالوف مین سکونت پذیر ہین اور عمدہ اوقات عبادات
اور ریاضات مین صرف فرماتے ہین - سکونت موضع ملاّلم تعلقہ کرور ضلع کوئمبتور -

کملاپورم لچھمیا - نیڈو گارو - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۶ع - آپ بنگلور مین
اسپتال اسسٹنٹ ہین - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ع کو آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی
اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت بنگلور -

حسن رضا - مولوی - سید - شمس العلما - ولادت ۱۸۴۷ء - ۲۱ - مئی ۱۸۹۹ء کو آپکو بطور اظہار و اعتراف قابلیت علمی شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا - آپ سب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس اسلامیہ مدراس ہین - سکونت ٹرچناپلی -

غلام رسول - مولوی - حاجی - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۴ء - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے شمس العلما کا خطاب عنایت فرمایا - سکونت مدراس -

محمد عبید اللہ - مولوی - قاضی - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۴ء - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو خطاب شمس العلما بطور اعزاز ذاتی و قابلیت علوم مشرقی کے مرحمت فرمایا آپ مدراس کے قاضی ہین - سکونت مدراس -

محمد رکن الدین - قادری - حاجی - مولوی - سید - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۲ء آپ کو سرکار انگریزی سے خطاب شمس العلما - ۱۶ - فروری ۱۸۸۸ء کو عطا فرمایا - سکونت ستھوویکاری تعلقہ ویلور -

ارکاٹ مُنی سوامی - مُدلیار - رائے بہادر - ولادت ۱۸۳۳ء آپ پنشن یافتہ انسپکٹر پولیس ہین - ۲۳ - مئی ۱۸۹۲ء کو خطاب مذکور عطا ہوا سکونت چنگل پٹ -

کنڈوکوری ویریسیالنگم - پنٹولو - گارو - رائے بہادر - ولادت ۱۸۴۸ء آپ برہمن ہین - راج مندری کالج کے سینیر پنڈت ہین - سررشتہ تعلیم مین آپ نے جو کارگزاریان

کی ہین اُن کے صلہ مین آپ کو ۳- جنوری ۱۸۹۳ء کو خطاب مندرجۂ بالا عطا ہوا سکونت راج مندری۔

گمُم رُستم سنگھ - رائو بہادر- ولادت ۱۸۵۲ء آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہین - ۳- جون ۱۸۹۳ء کو بجلدوے خدمات عامہ آپ کو گورنمنٹ ہند نے خطاب رائو بہادر عنایت فرمایا - سکونت کرنول۔

مدیریڈی ونکٹاچلاپتی نیڈو گارو- رائو بہادر- ولادت ۱۸۴۹ء - آپ ضلع بلاری مین تحصیلدار ہین - ۳- جون ۱۸۹۳ء کو خطاب رائو بہادر عطا ہوا سکونت بلاری

پرانی پتور سُبرایا- مدلیار- رائو بہادر- ولادت ۱۸۵۲ء - آپ ضلع بلاری مین تحصیلدار ہین - ۳- جون ۱۸۹۳ء کو بجلدوے خدمات عامہ خطاب مذکور سے سرفراز ہوئے - سکونت بلاری۔

محمد عبد العلی - خان بہادر- ولادت ۱۸۶۳ء - آپ محمد معز الدولہ خلف چہارم شاہزادہ آرکاٹ کے فرزند ہین - ۳- مارچ ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکو بطور اعزاز ذاتی خطاب خان بہادر سے معزز و ممتاز فرمایا سکونت مدراس۔

محمد عبد الباری - خان بہادر- ولادت ۱۸۴۶ء - آپ نبگلور مین نبیرہ اور ہز ہائنس اعظم جاہ شاہزادہ اول آرکاٹ مرحوم کے سوتیلے بھائی ہین - ۳۰- مارچ ۱۸۷۶ء کو دولت انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر سے

مشرف وممتاز فرمایا۔سکونت مدراس۔

محمد محمود۔خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔آپ نواب احمد النسا بیگم صاحبہ مرحومہ دختر عظیم النسا بیگم مرحومہ کے بیٹے اور نواب عظیم الدولہ نواب کرناٹک کے نواسے ہین۔۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء کو گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر سے مشرف وممتاز فرمایا۔سکونت مدراس۔
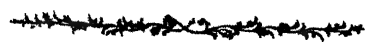
محمد حمید۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۵۰ء۔آپ نواب احمد النسا بیگم صاحبہ مرحومہ دختر عظیم النسا بیگم مرحومہ کے بیٹے اور نواب عظیم الدولہ نواب کرناٹک کے نواسے ہین۔ ۲۴ مئی ۱۸۹۳ء کو گورنمنٹ نے آپ کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔سکونت مدراس۔

تجمل حسین خان۔خان بہادر۔ ولادت ۱۸۶۴ء۔آپ شاہزادہ منتظم الملک کے (جو شاہزادگان آرکاٹ کے تیسرے شاہزادہ ہین) خویش ہین یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو گورنمنٹ نے بطور اعزاز ذاتی کے خطاب خان بہادر عطا فرمایا۔سکونت مدراس۔

علی مظہر۔حافظ۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۳۴ء۔آپ نوابان کرناٹک کے خاندان مین ہین یکم جون ۱۸۸۸ء کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔سکونت مدراس

محمد قادر نواز۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۵۶ء۔آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہین۔آپ کو آپکی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو گورنمنٹ ہند

سے خطاب مندرجۂ بالا عطا ہوا ہے۔ سکونت منارگڈی۔

محمد شریف۔ خان بہادر۔ آپ مدراس میں میونسپل کمشنر کے عہدے پر ہیں آپ کو اپنی اُن قیمتی خدمات کے صلہ میں جو بحیثیت میونسپل کمشنر کے انجام دی تھیں یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو عطا سے خطاب مندرجۂ بالا سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ سکونت مدراس۔

عبدالسبحان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ انسپکٹر پولیس ہیں۔ آپ نے اپنے منصبی فرائض کی انجام دہی میں نہایت مستعدی۔ ہوشیاری و قابلیت ظاہر فرمائی اور اُسی کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ ہند نے ۳۰۔ مئی ۱۸۹۱ء کو خطاب مذکور عنایت فرمایا۔ سکونت مدورا۔

ابوبکر بیری۔ حاجی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ منگلور کے معززین ناجروں میں ہیں۔ آپ نے بہت سی پبلک خدمات انجام دی ہیں اور انھیں کے جلدو میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت فرمایا۔ سکونت منگلور۔

سُروجے رگھو ولو داس۔ نیڈو گارو۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۲ء۔ آپ سپروائزر سب انجنیر ہیں آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت سیدا بیٹ ضلع چنگل پٹ۔

اَتُور وسا وا مینون۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ پولیس انسپکٹر ہیں۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ کو خطاب مذکور عنایت ہوا۔ سکونت پگھاٹ۔

سیرام وینکٹ راماداس نیڈوگارو۔ بی۔اے۔بی۔ایل۔دیوان بہادر

ولادت ۲۳ مارچ ۱۸۶۳ء آپ نے ہندو ہائی اسکول مچھلی پٹن سے ۱۸۸۰ء مین مٹریکیولیشن کا امتحان پاس کیا۔ اُسکے بعد آپ پریسیڈنسی کالج مین داخل ہوے جہان سے آپ کو بی۔اے کے امتحان مین کامیابی ہوئی ۱۸۸۵ء مین امتحان ڈپٹی کلکٹری پاس کرنے کے بعد آپکو بندوبست مال کی اسسٹنٹ کمشنری ملی۔ اس عہدہ پر آپ چندے وتکٹ بحیثیت قائم مقام کام کرتے رہے۔ اسکے بعد آپ ڈپٹی کلکٹر ہوے۔ آپ کو قحط سالی کے امدادی کامون کے حسن انتظام کے جلدو مین دیوان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ فروری ۱۸۹۹ء مین آپکو ریاست پدوکوٹہ کی دیوانی ملی اور آپ ابتک اس عہدہ پر مامور ہین۔ سکونت پدوکوٹہ۔
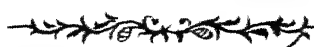
کزہلکے کویلکم ماناوکرما بہادر۔ زمورن کالی کٹ

ولادت ۱۸۳۲ء۔ آپ مہاراجہ سرماناوکرما بہادر۔ کے۔سی۔ایس۔آئی۔ سابق زمورن کالیکٹ کے بعد گدی نشین ہوے آپ بانی خاندان زمورن کی ایک سوبیسوین پشت مین ہین جنکا نام چیرامن پیرومل تھا اور جنھون نے ملیبار کے آخری راجہ سے زمورن کا خطاب حاصل کیا تھا۔ ۱۴۹۸ء مین جب واسکوڈی گاما کالی کٹ مین آیا تو اُسنے اس خاندان کے ایک شخص کو جنوبی ملیبار پر حکمران پایا۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے۔ آپ کے خاندان مین قانون مروکتایم جاری ہے جسکی روسے اولاد اناث مالک ریاست ہوتی ہے۔ سکونت کالیکٹ۔

سری ہری ہرامرد راجہ دیوگارو صاحب مہربان دوستان۔ راجہ

ولادت ۱۸۷۲ء۔ آپ لنسباً چھتری ہین۔ ۲۱ مئی ۱۸۹۱ء کو راجہ کے خطاب سے ممتاز و مفتخر ہوے۔ آپکے قبضۂ مالکانہ مین پانچ سوچار مواضع ہین۔ سکونت کالی کوٹہ گنجام۔

راما ورما الیا راجہ۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۷ء۔ آپ چھتری خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ راجہ کا خطاب آبائی اور موروثی ہے جو گورنمنٹ انڈیا نے ۶۔ دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ کو مرحمت کیا۔ سکونت ٹرانکور۔

سوالی رام سوامی مدلیار۔ راجہ سر سی۔ آئی۔ ای۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۱۸۸۵ء مین آپ سی۔ آئی۔ ای۔ کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ اب ۱۸۹۶ء سے آپ مدراس کے عہدہ شیرف پر ممتاز ہین۔ سکونت مدراس۔

محمد علی۔ راجہ۔ آپ علی راجہ سلطان کنانور کے خاندان سے ہین۔ آپ نسلاً موپلا مسلمان ہین جنکے مورث اعلیٰ کولاتھری راجۂ ملیبار کے وزیر اعظم تھے۔ گو عرصہ سے یہ خاندان مسلمان ہو گیا ہے مگر اب بھی معاملۂ جانشینی مین مثل ہندو راجاؤن کے قانون مرومکتایم کے رسم و رواج کا پابند ہے ۱۷۹۶ء کو اُس معاہدہ پر ایک عورت افسر خاندان نے دستخط کیے تھے جو ریاست کے برٹش ماتحتی مین آنے کے وقت کیا گیا تھا۔ آپ موسیٰ علی راجہ سلطان کنانور کے جانشین ہین۔ سکونت کنانور۔

کرن گوزہی جمبولنگا مدلیار۔ آنریبل۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۷ء۔ آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کڈپا کے وائس پریسیڈنٹ اور مدراس لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہین۔ آپ کو آپ کی پبلک خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت کڈپا۔

لکشمی کمار شتا کوپا چاریر۔ مہامہوپادھیا۔ ولادت ۱۸۳۲ء۔ آپ عدالت

کوچن کے پنڈت ہین آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو مہامہوپادھیا کا خطاب عطا کیا ہے ۔سکونت تریپونی تورا متصل ارناکولم ۔
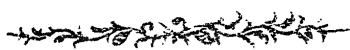
ایس سبرامینا آیر - بی - ایل - آنریبل دیوان بہادر - کے سی - آئی - ای - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے دیوان بہادر کا اور ۱۸۹۹ء مین کے سی آئی ای کا خطاب مرحمت ہوا ہے ۱۸۹۲ء سے آپ مدراس ہائی کورٹ کے جج ہین ۔سکونت میلاپور - مدراس -
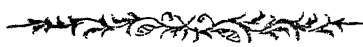
شاما سندر شاستری - بی - اے - دیوان بہادر - ولادت ۲۵ ستمبر ۱۸۴۹ء آپ کانجیورم نیلا کنٹا شاستری کے فرزند ہین جو ایک ویدیا برہمن شیام ویدی بھردواج گوتر کے تھے - آپ کا خاندان ضلع چنگل پٹ مین اپنے علمی کمالات کے سبب سے ممتاز ہے - آپ نے بھی ارث خاندانی کے لحاظ سے سنسکرت مین درجۂ فضیلت حاصل کیا ہے - آپنے ۱۸۶۵ء مین مٹریکیولیشن کا امتحان پاس کیا اور ۱۸۷۰ء مین پریسیڈنسی کالج سے - بی اے کی ڈگری پائی اسکے بعد سررشتۂ تعلیم مین ملازم ہوے ستمبر ۱۸۷۳ء مین سررشتۂ تعلیم کی ملازمت چھوڑکر محکمۂ مال مین متعین ہوے اور ۱۸۸۱ء مین آپ ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے - پھر درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوے آپ درجۂ دوم تک پہونچے اور اسی درجہ سے آپ نے پنشن لی - ۱۸۹۶ء مین آپ کے حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۹۷ء مین دیوان بہادر کے خطاب سے آپ ممتاز ہوے ۔سکونت بیچا پورم ۔

غلام محمود - مہاجر - خان بہادر - ولادت ۱۲۷۰ ہجری - آپ احمد حسین صاحب مہاجر ڈپٹی سکرٹری نواب غلام محمد غوث خان بہادر رئیس کرناٹک کے فرزند ہین - آپ کے

جدامجد حامد سعید خان بہادر ٹیپو سلطان والی ریاست میسور کے دربار مین عہدۂ جلیلہ پر ممتاز
تھے۔آپ کی والدہ کے جد مادری قادر نواز خان بہادر بہرام جنگ نواب عمدۃ الامرا بہادر
رئیس کرناٹک کے وزیر تھے اور اُنھین خدمات نمایان کے صلہ مین جاگیر ولونورعنایت
ہوئی۔ ملک کرناٹک کی ضبطی پر آپ کی جاگیر بھی ضبط ہوگئی مگر اسکے معاوضہ مین سرکار انگلشیہ
نے آپ کے نام اور آپکے بعد آپ کے فرزند کے نام بارہ سو روپیہ ماہوار کی پنشن مقرر کردی
ہے۔آپ نے کتب درسی فارسی وعربی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علماے وقت سے کچھ
تفسیر اور حدیث پڑھی اور انگریزی زبان مین بھی بہرۂ وافی حاصل کیا۔آپ کو شعر گوئی کا
مذاق بھی اچھا ہے۔آپ مدراس کے صیغۂ طبابت کے منیجر ہین اور کل اقوام مین قدر کی
نظر سے دیکھے جاتے ہین۔ ملکی معاملات سے آپ کو بہت بڑی دلچسپی ہے اور قومی معاملات
مین آپ بڑی سرگرمی ظاہر کرتے ہین۔ ۱۸۹۷ء مین آپ کو حسن خدمات کے صلہ مین خانصاحب
اور ۱۹۰۱ء مین خان بہادر کا خطاب عطا ہوا جب مدراس مین طاعون نمودار ہوا تو آپنے
بڑی جانفشانی سے رعایا کی خدمت کی اور اس باب مین ایک مختصر رسالہ بھی چھپوا کر تقسیم کیا۔آپ
سکونت ٹرپلیکین۔

محمد انورالدین۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۱۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۶۶ھ ہجری۔ آپ نواب
رشید الدولہ مرحوم کے فرزند ہین اور نواب امیرالہند والاجاہ سراج الامرا مدار الملک اسدالدولہ
الانگلیز نواب عظیم الدولہ محمد عبدالعلی خان بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار وصوبہ رئیس کرناٹک
کے پوتے ہین جو نواب انورالدین خان شہید شہامت جنگ فرمانرواے پائین گھاٹ کے
پر پوتے تھے ۱۸۷۰ء مین آپ کی شادی حیدرآباد مین نواب جانجہان خان بہادر کی دختر
سے ہوئی تھی۔ اس موقع پر ہز ہائینس نظام نے خود اپنے دست مبارک سے آپ کے سر مین
سہرہ باندھا تھا اور آپ کے ساتھ نہایت شفقت وعزت سے پیش آئے تھے۔ آپکو آبائی حق

سے تین سو روپیہ مشاہرہ ملتا ہے۔ خطاب خان بہادر سرکار انگریزی نے مرحمت فرمایا ہے۔ سکونت مدراس۔

وینوگوپال ۔ راجہ ۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند درجۂ اول ۔ آپ کو ۳ ۲ مئی سنہ ۱۹۰۱ع کو تمغہ قیصر ہند درجۂ اول عطا ہوا۔ سکونت وینکٹا گری۔

وتھاڈا وینکٹ ریڈی نیڈو گارو ۔ راے بہادر۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۰ع۔ آپ فرقہ پلے سے تعلق رکھتے ہین اور آنریری اسسٹنٹ انجنیر ہین ۔ آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ع کو خطاب راے بہادر اور ۳ ۔ جون سنہ ۱۸۹۹ع کو خطاب دیوان بہادر مرحمت ہوا ۔ سکونت رسلکنڈہ ۔ گنجام۔
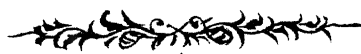
رشیورو وینکٹ سری نواس آئیر ۔ راؤ بہادر۔ دیوان بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۵۲ع آپ برہمن و قائم مقام سکرٹری کمشنر بند وبست مال ہین۔ آپ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۴ع کو خطاب راؤ بہادر اور ۳ ۔ جون سنہ ۱۸۹۹ع کو خطاب دیوان بہادر سے مشرف و ممتاز ہوے ۔ سکونت مدراس۔

سر دسگلے گوپال چاری ۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۲ع ۔ آپ قوم کے برہمن ہین ۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۳۱ ۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ع کو خطاب دیوان بہادر عطا ہوا۔ آپ کے قبضہ مین سو ایکڑ زمین ہے ۔ آپ سب ججی کے عہدہ پر مامور ہین سکونت کشنا۔
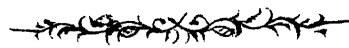
محمد عبدالوہاب ۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۷ع ۔ آپ وثیقہ دار ہین ۔ آپکو

پبلک خدمات اور امور عامہ کے صلہ مین ۳۱- دسمبر ۱۸۹۸ء کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سینٹ ٹھوم۔

عبدالقادر عنبر- خانصاحب- آپ کو گورنمنٹ نے آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین ۱۹۰۲ء مین خانصاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت شمالی ارکاٹ۔

عبداللطیف- مولوی- خان بہادر- آپ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین اسسٹنٹ انجنیر ہین- آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۲ء مین خطاب خان بہادر مرحمت کیا۔

ندا اکھور سریت سندر چاریر- مہامہو پادھیا- آپ ایک عالم برہمن ہین- آپ کو آپ کے علمی تبحر کے لحاظ سے گورنمنٹ نے ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو مہامہو پادھیا کے خطاب سے سرفراز کیا- سکونت سری رنگم-

مرگشیا او یایلم راجو شاستریر- مہامہو پادھیا- ولادت ۱۸۱۵ء- آپ نسباً برہمن ہین- آپ کو آپ کی علمی قابلیت کی بنا پر گورنمنٹ ہند نے ۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت کیا- سکونت منارگودی-

متلور آدنراین ایا- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۴۷ء- آپ برہمن ہین- پہلے آپ ڈپٹی کمشنر مال تھے- اب پنشن پاتے ہین- یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب راو بہادر آپکو عطا ہوا- سکونت مدراس-

محمد عبد العلی - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ رشید الدولہ کے خلف اور ہز ہائینس عظیم جاہ شاہزادہ اول ارکاٹ کے سوتیلے بھائی ہین - ۳ - مارچ ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا - سکونت مدراس -

منٹرینپی پلے راما سوامی ینڈو گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپ محکمہ پیمایش مال کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہین - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجہ بالا سے سرفراز کیے گئے - سکونت ٹریلیکین -

کمار سوامی مورو گیسم پلے - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء - آپ فرقہ وللالہ سے تعلق رکھتے ہین - آپ پہلے ڈپٹی کلکٹر تھے اور اب پنشن پاتے ہین - آپ ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۹ء کو بجلدوے خدمات عامہ خطاب مندرجہ بالا سے مفتخر و ممتاز ہوے - سکونت جفنا -

ٹرو ولور نارائن سوامی پلے - راؤ صاحب - ولادت ۲ - فروری ۱۸۵۰ء - آپ قوم وللالہ فرقہ سیوا کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے والد جنوبی ہندوستان مین ٹرو ولو ضلع تانجور کے باشندے تھے - آپ نے پہلے پچیاپا ہائی اسکول مین اور پھر لندن مشن انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی - یکم اکتوبر ۱۸۷۳ء کو دفتر کمسریٹ مین آپ ملازم ہوے ۱۸۸۵ء مین ہیڈ کلرک مقرر ہوے - اسکے بعد آپ مستقل کلرک درجۂ اول مقرر ہوے - ۲۸ - مئی ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا کیا - جون ۱۸۹۶ء سے آپ پنشن یاب ہوکر خانہ نشین ہین - سکونت مدراس -

سید محمدؐ۔ آنریبل۔ نواب۔ بہادر۔ (ملاحظہ طلب صفحہ ۲۰)۔

بنگال و آسام
BENGAL & ASSAM.
نولکشور پریس لکھنؤ

بنگال وآسام

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر صوبۂ بنگال وآسام

بنگال و آسام

حسن علیخان - نواب - سید - سر - احتشام الملک رئیس الدولہ - امیر الامرا - مہابت جنگ - جی - سی - آئی - ای - نواب بہادر مرشد آباد - آپکی ولادت ۲۵ - اگست سنہ ۱۸۴۶ع کو واقع ہوئی - آپ منتظم الملک محسن الدولہ فریدون جاہ نواب سید منصور علیخان بہادر نصرت جنگ نواب ناظم وصوبہ دار بنگال وبہار و اڑیسہ کے فرزند اکبر ہین جنھون نے یکم نومبر سنہ ۱۸۸۰ع کو اپنے منصب اور حقوق سے دست کشی اختیار کی - ۱۷ فروری سنہ ۱۸۸۲ع کو آپ کو ایک سند کی رو سے نواب بہادر مرشد آباد کا موروثی خطاب عطا ہوا - ۱۶ فروری سنہ ۱۸۸۷ع کو آپ - کے - سی - آئی - ای - اور ۲ مئی سنہ ۱۸۸۷ع کو احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا مہابت جنگ اور ۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۰ع کو جی - سی - آئی - ای - کے خطاب سے ممتاز و سرفراز ہوے - ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۱ع کو وزیر ہند اور آپکے مابین ایک معاہدہ ہوا جو بعد کو ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ع مین شامل کیا گیا جسمین آپ نے اپنے والد کی یکم نومبر سنہ ۱۸۸۰ع کی کارروائی کی تصدیق کی اور اُسکے معاوضہ مین نواب بہادر کو موروثی منصب اور مقررہ آمدنی کے علاوہ اضلاع مرشد آباد و کلکتہ - مدناپور - ڈھاکہ - مالدہ - پورنیہ - ہگلی - راج شاہی وغیرہ مین بعض علاقے عطا ہوے اور بنگال مین آپ کا درجہ اور منصب امیر الامرا قرار دیا گیا اس انتظام کو ہزاکسلنسی وایسرا ے وگورنر جنرل ہند کی کونسل نے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ع مجریہ

۱۱۔ مارچ ۱۸۹۱ء کے مطابق منظور فرمایا۔ نواب بہادر کا سلسلۂ نسب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے۔ حضرت علیؑ کا عقد حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہؐ سے اور امام حسنؑ خلف اکبر حضرت علیؑ کے صاحبزادے حسنؑ مثنیٰ کا عقد حضرت فاطمہ صغراؑ بنت امام حسینؑ سے ہوا تھا۔ اس عقد سے جو اولاد پیدا ہوئی اُسکی ایک شاخ ابتک شریف الاعظم مکہ کے عہدہ پر مامور ہے حضرت حسن مثنیٰ اور حضرت فاطمہ صغراؑ کے پوتے ابراہیم طباطبائی تھے جنکی نسل مین خاندان مرشدآباد ہے۔ انکی اولاد کچھ عرصہ تک مین واقع عرب کی حکمران تھی انمین ایک صاحب سید حسن نجفی نجف اشرف مین روضۂ مقدس حضرت علیؑ کے کلید بردار تھے۔ اُنکے پوتے میر جعفر تھے جو نواب سراج الدولہ کی حکومت کے زوال کے بعد نواب ناظم بنگال بہار و اُڑیسہ مقرر ہوے۔ اُنھین میر جعفر کے دادا کا عقد شہنشاہ اورنگ زیب کی بھتیجی کے ساتھ ہوا تھا۔ اُنکے ایک چچا نجفی خان قلعۂ گوالیار کے گورنر اور دوسرے چچا نجف خان صوبہ دار کٹک تھے۔ خود میر جعفر ابتدا مین نواب ناظم علی وردی خان کی فوج کے سپہ سالار تھے جنکی بہن نواب شاہ خانم کے ساتھ اُن کی شادی ہوئی تھی۔ ۱۷۴۰ء مین نواب علی وردی خان صوبہ دار مقرر ہوے اور اُنکے انتقال کے بعد ۱۷۵۶ء مین اُنکے پوتے نواب سراج الدولہ اُنکے جانشین ہوے اور ۱۷۵۷ء مین فتح جنگ پلاسی کے بعد نواب علی وردی خان کے برادر نسبتی میر جعفر مسند نشین ریاست ہوے ۱۷۶۰ء مین یہ معزول ہوے اور اُنکے داماد میر قاسم حکمران ہوے لیکن چند ماہ کے بعد اُنکو پھر اختیارات حاصل ہوے اور ۱۷۶۵ء تک برابر مسند ریاست پر متمکن رہے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے نجم الدولہ وارث ہوے اور ۱۷۶۶ء مین اُنکے بھائی نواب سیف الدولہ اور پھر اُنکے بھائی یعنے میر جعفر کے نابالغ بیٹے مبارک الدولہ ۱۷۷۰ء مین اُنکے جانشین ہوے۔ مبارک الدولہ کے انتقال پر اُنکے بیٹے نصیر الملک

سنہ ۱۷۹۳ء مین اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے عالیجاہ سنہ ۱۸۱۰ء مین اور عالیجاہ کے بھائی والاجاہ سنہ ۱۸۲۱ء مین اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے ہمایون جاہ سنہ ۱۸۲۵ء مین مسندنشین ہوے اور سنہ ۱۸۳۸ء مین ہمایون جاہ کے بیٹے اور نواب بہادر کے والد فریدون جاہ سید منصور علیخان وارث ریاست ہوے جو آخری نواب ناظم بنگال وبہار واُڑیسہ تھے۔ نواب بہادر کے دادا کو خود ہز مجسٹی شاہ ولیم چہارم نے اپنی قدآدم شبیہ اور گرینڈ کراس آف دی رائل ہنووریَن گلفک آرڈر کا اعزاز جو ایک نہایت ہی جلیل القدر تمغہ ہے عطا کیا تھا آپکے ایوان خاص مین جو سنہ ۱۸۳۷ء مین سولہ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوا ہے منجملہ دیگر دلچسپ اور نادر چیزون کے ہز مجسٹی ولیم چہارم کی تصویر بھی ہے۔ نواب بہادر کے علاقہ کا انتظام نہایت معقول ہے اور اُسکے ساتھ ہی آپکی خیر وخیرات بھی نہایت وسیع ہے۔ آپکی ہمدردی کسی مذہب یا قوم سے تعلق نہین رکھتی بلکہ رفاہ عام کے کل کامون مین آپ نہایت فیاضانہ برتاؤ کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۵ء مین آپ تعلیم کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے تھے اور آپکے دو صاحبزادون نے بھی ولایت مین تعلیم پائی ہے آپکے پانچ صاحبزادے ہین (۱) آصف قدر۔ سید واصف علی مرزا ولادت ۷۔ جنوری سنہ ۱۸۷۵ء (۲) اسکندر قدر سید ناصر علی مرزا ولادت ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۸۷۶ء (۳) سید آصف علی مرزا ولادت ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۸۸۱ء (۴) سید یعقوب علی مرزا ولادت ۹۔ جون سنہ ۱۸۸۳ء (۵) سید محسن علی مرزا ولادت ۱۸۔ نومبر سنہ ۱۸۸۵ عیسوی سکونت مرشد آباد۔

رامیشر سنگھ۔ مہاراجہ بہادر۔ سر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی دربھنگہ۔ ولادت ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۶۰ء آپ اپنے برادر اکبر مہاراجہ لکشمیشر سنگھ بہادر مرحوم کی وفات پر جو ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء کو واقع ہوئی مالک ریاست ہوے۔ آپ سروتریا برہمن ہین

اس خاندان کے راجہ تمام متھلی برہمنون کے سرغنہ تسلیم کیے جاتے ہین - راج دربھنگہ
کی ابتدا سنہ ع سے ہے - ابتداءً آپ کا خاندان قنوج سے ترک وطن کرکے ممالک
متوسط مین آباد ہوا اُسکے بعد آپ کے مورث اعلیٰ مہامہوپادھیا گنگادھر پادھیا نے
جو اپنے زمانہ مین سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور مشہور مصنف تھے ضلع دربھنگہ
مین موضع گنگولی حاصل کیا - گنگادھر کے پرپوتے سائین شنکر نے کھانڈوا حاصل کیا اور
پادھیا کے بجاے ٹھاکر کا لقب اختیار کیا چنانچہ اسی وجہ سے آپکا خاندان کھانڈوال
کہلاتا ہے - سائین شنکر کی نوین پشت مین چندرپتی ٹھاکر ہوے جنکے چار بیٹون مین سب سے
چھوٹے کا نام مہیشر ٹھاکر تھا - مہامہوپادھیا مہیشر ٹھاکر منڈلہ مضافات جبل پور سے
ترہت مین آئے اور راج دربھنگہ کی نیاو ڈالی - وہ اول موضع بھنور مین سکونت پذیر
ہوے اور سنہ ۱۵۵۶ع مین دہلی پہونچ کر دربار شہنشاہ جلال الدین اکبر مین باریاب ہوے
شہنشاہ موصوف نے انکی علمی قابلیت سے خوش ہوکر بطریق قدردانی راجہ کا خطاب
اور راج ترہت عطا فرمایا - اُسکے حدود اربعہ فرمان اکبری مین اسطرح درج ہین "از گنگ
تا سنگ واز کوس تا بھوس" یعنے حد شمالی کوہ ہمالیہ وحد جنوبی دریاے گنگ وحد شرقی
دریاے کوس وحد جنوبی دریاے بھوس یعنے گنڈک" راجہ مہیش ٹھاکر نے سنہ ۱۵۶۹ع
مین وفات پائی اور اُنکے فرزند دوم گوپال ٹھاکر وارث ہوے - اُنھون نے اٹھارہ
برس حکومت کرکے اپنے چھوٹے بھائی شیوشنکر ٹھاکر کو گدی حوالہ کی اور خود جوگ اختیار
کیا - راجہ شیوشنکر نے سنہ ۱۶۱۶ع تک راج کیا - اُنکی وفات پر اُنکے بھائی راجہ نارائن ٹھاکر
مسند نشین ہوے - اُنھون نے ۱۸ برس تک حکومت کرکے سنہ ۱۶۴۱ع مین وفات پائی
انکی رانی کملا دیبی حاملہ تھی راجہ صاحب کی وفات کے بعد اُنکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا
جسکا نام لالہ ٹھاکر رکھا گیا مگر رانی نے لڑکے کی صغرسنی کے سبب سے انتظام ریاست مین
خلل واقع ہونے کے خیال سے اپنے متوفی شوہر کے بھائی راجہ سندر ٹھاکر کو ریاست

دیدی۔ راجہ سندر ٹھاکر نے ۱۶۶۲ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے مہیش ناتھ ٹھاکر وارث ریاست ہوے۔ اُنھون نے ۱۶۹۰ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی نرپتی ٹھاکر راجہ ہوے اُنکی وفات پر ۱۷۰۰ء مین راجہ راگھو سنگھ گدی پر بیٹھے اور اُنھون نے نواب مہابت جنگ صوبہ دار بنگالہ کے ذریعہ سے اپنے موروثی خطاب راجہ کی توثیق کرائی اور پورے سرکار ترہت کا استمراری پٹہ ایک لاکھ روپیہ کی جمع پر دربار مغلیہ سے حاصل کیا۔ سرکار ترہت مین موجودہ اضلاع مظفرپور اور دربھنگہ شامل تھے۔ اُس زمانہ مین بھی یہ عطیہ ایسا گرانقدر تھا کہ ۱۶۸۵ء مین سرکار ترہت کا محاصل سرکاری حساب سے تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ تھا۔ اس زمانہ مین نواب صوبہ دار بنگالہ نے راجہ کی کثیر دولت سے بدگمان ہوکر اُنکا علاقہ ضبط کرلیا اور اُنکے خاندان کو پٹنہ لے گئے۔ مگر راجہ نے اپنی دانائی اور ہوشیاری سے دربار مغلیہ مین پھر رسوخ پیدا کرلیا اور اس شرط پر راج دربھنگہ واپس پایا کہ انصاف کو عمل مین لائین۔ رعایا برایا کی امداد کرین اور ملک کو سرسبز رکھین۔ راجہ راگھو سنگھ کی اولاد نے ان شرائط کی پوری پوری تعمیل کی۔ انکی خوش انتظامی سے ریاست کی آمدنی مین بہت بڑی ترقی ہوئی اُنھون نے اپنے صدر مقام بھوارہ مین ایک قلعہ تعمیر کیا تھا جو اب بھی ویران حالت مین موجود ہے۔ راجہ راگھو سنگھ نے ۱۷۳۹ء مین انتقال کیا اور اُنکی جگہ وشنو سنگھ گدی نشین ہوے اُنھون نے ۱۷۴۳ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی راجہ نرندر سنگھ مسند آبائی پر متمکن ہوے اور نواب علی وردی خان صوبہ دار بنگال سے بہ صلہ حسن خدمات بہت بڑے عطیے حاصل کیے۔ اُنکے کوئی اولاد ذکور نہ تھی لہذا اُنھون نے اپنی وفات کے قبل پرتاب سنگھ کو متبنیٰ کیا جو لالہ ٹھاکر کے پرپوتے تھے یہ وہی لالہ ٹھاکر ہین جو اپنے باپ نرائن ٹھاکر کی وفات کے بعد بیوہ رانی کملا دیبی کے بطن سے پیدا ہوے تھے۔ راجہ نرندر سنگھ نے ۱۷۶۰ء مین قضا کی اور اُنکے متبنیٰ بیٹے پرتاب سنگھ وارث ہوے اور ایکسو انیس سال کے بعد یہ راج خاندان کی بڑی شاخ کی طرف منتقل ہوا۔ پرتاب سنگھ

سے اپنا صدر مقام دربھنگہ مین قائم کیا جو اُسوقت سے ابتک قائم ہے - راجہ پرتاب سنگھ نے ۱۷۷۶ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی راجہ مادھو سنگھ مالک ریاست ہوے اور بصلہ حسن خدمات شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے علاقہ دھرم پور اُنکو مرحمت کیا - راجہ مادھو سنگھ نے ۱۸۰۸ء مین قضا کی اور اُنکے بیٹے چتر سنگھ گدی نشین ہوے - اُنھون نے بصلۂ خیر خواہی وحسن خدمات جنگ نیپال سرکار انگلشیہ سے مہاراجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا - اُنکی وفات ۱۸۳۹ء مین واقع ہوئی اور اُنکے بیٹے مہاراجہ رودر سنگھ مسند نشین ہوے - یہ نہایت دور اندیش اور مدبر رئیس تھے اور اُنکے زمانہ مین اُنکے علاقہ کو کمال عروج اور ترقی حاصل ہوئی - اُنکی وفات پر اُنکے خلف اکبر مہاراجہ مہیشر سنگھ نے ۱۸۵۰ء مین زمام انتظام ریاست اپنے ہاتھ مین لی اور دو نابالغ فرزند چھوڑ کر ۱۸۶۰ء مین راہی ملک بقا ہوے - ان صاحبزادون مین ایک مہاراجہ سر لکشمیشر سنگھ بہادر جے سی آئی ای تھے جنھون نے ۱۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو قضا کی - دوسرے مہاراجہ سر رامیشر سنگھ بہادر ہین چونکہ آپکے والد کی وفات کے وقت دونون بھائی نابالغ تھے لہذا گورنمنٹ نے انکا علاقہ کورٹ آف وارڈز کے سپرد کیا اور اُنکی تعلیم بنارس کالج مین ہوئی - مہاراجہ لکشمیشر سنگھ بہادر مرحوم نے سن رشد کو پہونچ کر خود کو ہمہ تن پبلک خدمات کے نذر کر دیا بیان کیا جاتا ہے کہ اُنھون نے رفاہ عام کے کامون مین دو کرور سے زیادہ روپیہ صرف کیا - اُنکے لاولد مرنے پر اُنکے بھائی مہاراجہ سر رامیشر سنگھ بہادر گدی نشین ہوے - آپ نے اپنے بھائی کے ساتھ بنارس مین تعلیم پائی ہے اور علوم سنسکرت مین پنڈت کی ڈگری حاصل کی - انگریزی مین آپ گریجویٹ ہین عرصہ تک انڈین سول سروس سے بھی آپکا تعلق رہا اور آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض مجسٹریٹی ادا کیے - ۱۸۸۶ء مین آپ راجہ بہادر کے خطاب سے ممتاز کیے گئے اور بعد کو بنگال کی لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوے - گدی نشین ہونے کے بعد آپ کو مہاراجہ بہادر کا

خطاب عطا ہوا اور نیز کے ۔سی ۔آئی ای اور تمغہ قیصر ہند درجۂ اوّل کے عطیہ سے سرفراز کیے گئے۔آپ اپنے مذہب کے بہت بڑے حامی اور پابند اور علوم قدیمہ اور صنعت وحرفت کے بہت بڑے سرپرست اور معین ہین۔امور عامہ ہین آپ کو کمال دلچسپی ہے اور خیراتی کامون مین نہایت فیاضی اور سیرچشمی ظاہر کرتے ہین۔گذشتہ قحط مین آپ کی فیاضی عرصہ تک زبان زد خلائق رہی۔آپکو سیر وسفر کا بھی بڑا شوق ہے اور آپنے اکثر تیرتھ گاہون کی زیارت کی ہے۔آپ ایک بہت بڑے منتظم اور مدبر رئیس ہین اور بنگال کی اعلیٰ سوسائٹی مین بہت بڑا درجہ رکھتے ہین آپ کے علاقہ کا رقبہ ۲۴۱۰ مربع میل۔آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس اور آمدنی چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ سکونت دربھنگہ۔

نرندرا کرشن (دیب) سر۔کے ۔سی ۔آئی ۔امی ۔مہاراجہ بہادر ولادت ۱۰۔ اکتوبر ۱۸۲۲ء۔آپکا تعلق خاندان سوبھا بازار کلکتہ سے ہے جنکے آبا و اجداد کو سلاطین مغلیہ اور نوابان بنگالہ و بہار و اُڑیسہ کے دربارون سے اعزاز حاصل ہوے ہین۔اس خاندان کے بانی مہاراجہ نب کرشنا تھے جنھون نے زمانہ جنگ نواب سراج الدولہ مین اور جنگ پلاسی کے بعد بنگال مین برٹش حکومت قائم کرنے مین عمدہ خدمات انجام دین اور اُسکے صلہ مین لارڈ کلایو صاحب نے ایک تمغہ اور مہاراجہ بہادر کا خطاب عنایت کیا۔یہ نہایت مخیر اور فیاض شخص تھے۔اُنکے رفاہ عام کے کامون مین سے ایک کام یہ ہے کہ اُنھون نے ڈائمنڈ ہاربر سے کالپی تک آٹھ میل کی ایک عمدہ سڑک جاری کی۔فرزند نرینہ کے تولد سے مایوس ہوکر اُنھون نے اپنے بھتیجے راجہ گوپی موہن دیب کو متبنیٰ کیا لیکن اس تبنیت کے بعد ایک فرزند راجہ کرشنا دیب بہادر مہاراجہ حال کے والد متولد ہوے لہذا اُنھون نے اپنی جائداد کو اپنے حقیقی بیٹے

اور اپنے متبنیٰ بیٹے پر تقسیم کیا۔ راجہ راج کرشنا دیب بہادر نے بیالیس برس کی عمر مین آٹھ بیٹے چھوڑکر رحلت کی جنمین صرف مہاراجہ سرنرندا کرشن زندہ باقی رہے۔ آپنے ہندو کالج مین تعلیم حاصل کی اور ۱۸۴۴ء سے ۱۸۵۳ء یعنے نو برس تک ڈپٹی مجسٹریٹی کے خدمات پر مامور رہے جسمین آپ نے اعلیٰ درجہ کی عزت حاصل کی۔ ملازمت سے کنارہ کشی کرنے کے بعد آپ کی پبلک لائف (ملکی خدمات) کی ابتدا ہوئی اور میونسپل کمشنر جسٹس آف دی پیس اور ممبر برٹش انڈین ایسوسی ایشن رہے اور تین مرتبہ اس آخرالذکر زبردست جماعت کے پریسیڈنٹ منتخب ہوتے رہے۔ لارڈ نارتھ بروک صاحب کے عہد مین سرکاری گزٹ مین راجہ کا خطاب آپکے نام کے ساتھ مشتہر ہوا۔ اور امپیریل لیجس لیٹو کونسل کی ممبری سے بھی ممتاز ہوے جس مین آپ نے ممتاز درجہ حاصل کیا۔ جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی مین آپ مدعو ہوے تھے یہان مہاراجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو مرحمت ہوا۔ اسکے بعد کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے سرفراز کیے گئے اور امور مفید عامہ کے متعلق اکثر مناصب جلیلہ پر فائز اور ممتاز ہوے۔ آپکے ایک صاحبزادہ اور وارث کمار گوبندرا کرشنا بہادر ایم۔ اے۔ بی۔ ایل مین جواسٹیٹوٹری سول سروس بنگال کے ممبر اور سیالدہ کے جائنٹ مجسٹریٹ ہین۔ اُن کے علاوہ آپ کے اور بھی صاحبزادہ ہین۔ سکونت کلکتہ۔

نبل منی مکرجی۔ مہامہوپادھیا۔ علمی قابلیت کے امتیاز مین یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپکو خطاب مہامہوپادھیا عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

گوبندشاستری۔ مہامہوپادھیا۔ یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

واصف علی - میرزا - بہادر - مرشدزادہ - آصف قدر - آنریبل - سید - ولادت
۷ جنوری ۱۸۷۵ء - آپ احتشام الملک رئیس الدولہ امیرالامرا نواب سرسید حسن علیخان
بہادر مہابت جنگ - جی - سی - آئی - ای - نواب بہادر مرشد آباد کے فرزند اکبر اور ولیعہد ریاست
اور نواب امیر بہو کلثوم النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ہین - یکم جولائی ۱۸۸۷ء کو تعلیم و
تربیت کی غرض سے آپ مسٹر کوبس صاحب سابق پرنسپل ڈفلنڈ کالج کلکتہ کی زیر اتالیقی
انگلستان روانہ ہوے جہان ابتدا ئشربرن اسکول مین اور پھر رگبی اسکول مین کئی برس
تک تعلیم پاتے رہے - اسکے بعد آکسفرڈ یونیورسٹی کے ٹرینٹی کالج مین داخل ہوے -
بعد انفراغ تحصیل علوم مغربیہ آپنے اسکاٹلینڈ - آئرلینڈ - انگلینڈ - فرانس - جرمنی - اٹلی -
آسٹریا - قسطنطنیہ اور مصر وغیرہ مشہور بلاد و امصار کی سیاحت کی اور وہان کے امور تمدن
و معاشرت اور نظم و نسق ممالک کو بنظر غائر ملاحظہ کیا اور ۲۷ - اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اپنے وطن
مالوف مرشد آباد کو واپس آئے - اس مدت مدید کے بعد ریاست مین مع الخیر واپسی کی
خوشی مین باشندگان مرشد آباد نے عظیم گنج سے مرشد آباد تک سڑک کو دورویہ نشانون
پھریرون - خوشنما پھاٹکون - نوبتخانون - ٹٹیون اور پھولون سے آراستہ و پیراستہ کیا
تھا - ریاست مرشد آباد اور اُسکے قرب وجوار کے رُوسا و عمائد اسٹیشن اور در دولت
پر آپ کے استقبال کے لیے موجود تھے - اس سے قبل اس جوش و خروش اور تزک و
احتشام کے ساتھ کسی کا استقبال نہین ہوا - نومبر ۱۸۹۵ء سے آپ اپنے والد کے
قائم مقام کی حیثیت سے امور ریاست انجام دیتے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین ہز آنر لفٹنٹ
گورنر صوبۂ بنگالہ نے آپ کو بنگال لیجس لیٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا - سنہ ۱۹۰۲ء مین ہز امپیریل
مجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کے جشن تاجپوشی مین بطور قائم مقام اہل بنگال آپ
مدعو ہوے - ہز اکسلنسی لارڈ کرزن گورنر جنرل ہند کی تشریف آوری مرشد آباد اور اُنکے
جلسۂ دعوت کے موقع پر آپ نے جو اسپیچ دی اُسکی فصاحت و بلاغت کی نسبت خود

وائسرائے اور نیز اخبارات نے تعریف کی ہے - آپ کے خلف اکبر آصف جاہ سید وارث علی میرزا ہین جو ۱۴- نومبر ۱۹۰۱ع کو پیدا ہوئے ہین - سکونت مرشد آباد -

آشوتوش ناتھ رائے - راجہ - ولادت ۷- ستمبر ۱۸۷۶ع - آپ دکش کی اولاد مین ہین جو اُن پانچ عالم برہمنون مین تھے جنکو راجہ قنوج نے راجہ اُدلیسور کے حسب الطلب بنگال روانہ کیا تھا - بنگال مین مسلمانون کے زوال سلطنت کے وقت آپ کے آباواجداد اُس گورنمنٹ مین بہت بڑے ذی وجاہت اور ذمہ داری کے مناصب پر مامور تھے - اواخر سترھوین صدی مین آپ کے خاندان کو رائے کا موروثی خطاب و دیگر حقوق ومراعات اُسوقت حاصل ہوئے جب بابو دین بندھو رائے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہان قاسم بازار کے کارخانۂ ریشم کے منتظم ومہتمم تھے - اُنکے بیٹے جگ بندھو رائے کو اُن یوروپین افسران کمپنی کی خدمت مین جو قاسم بازار مین متعین تھے بہت بڑا رسوخ حاصل تھا - بابو جگ بندھو رائے وہان سے تبدیل ہوکر میمن سنگھ کی کلکٹری کے سررشتہ دار ہوگئے اور ٹپرہ کے ضلع مین کچھ اراضی خرید کی - اُنکے چار بیٹے اور ایک لڑکی تھی - چار بیٹون مین صرف ایک بیٹے نرسنگھ پرشاد رائے کے دو بیٹے تھے بابو نب کرشن اور راج کرشن - بڑے بھائی نے لاولد قضا کی اور بابو راج کرشن کی وفات پر اُنکا ترکہ اُنکے نابالغ بیٹے انودا پرشاد کو ملا اور وہ اور اُنکی جائداد کورٹ آف وارڈز کی حفاظت اور انتظام مین آئی - بابو انودا پرشاد کو اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم دی گئی - اُنکو رائے بہادر کا خطاب بھی حاصل تھا - رائے انودا پرشاد نے ۲۰- فروری ۱۸۸۰ع کو قضا کی - راجہ آشوتوش ناتھ رائے بابو انودا پرشاد کے صاحبزادے ہین - آپ کی والدہ سیرمتی اُرنا کلی بڑی مخیر اور فیاض خاتون تھین - رائے انودا پرشاد کے مرنے کے بعد کورٹ آف وارڈز نے پھر اُنکی جائداد اور نابالغ راجہ کی حفاظت اپنے

ذمہ لی اور راجہ صاحب کی تعلیم کے لیے ایک قابل معلم مقرر کیا۔ ۲۹۔جنوری ۱۸۹۳ء کو راجہ آشوتوش ناتھ کی شادی جسٹس انکول چندر مکرجی کی دختر سے ہوئی۔ آپ کی دو صاحبزادیاں ہین راجکماری اندر موہنی ولادت ۱۷۔ستمبر ۱۸۹۴ء اور راجکماری جوتیر مئی ولادت ۱۷۔فروری سنہ ۱۹ء۔ ۱۸۹۷ء مین آپ کا علاقہ واگذار ہوا اور اُسوقت سے راجہ صاحب ایک قابل منیجر کی مدد سے بہ نفس نفیس ریاست کا انتظام کرتے ہین۔ سر الگزنڈر مکنزی صاحب مرحوم سابق لفٹنٹ گورنر بنگال نے ۱۸۹۸ء مین راجہ صاحب کو کلکتہ کے لیڈی ڈفرن زنانہ اسپتال کے متعلق کمی چندہ کے بارے مین تحریر کیا تھا جسکے جواب مین آپ نے ایک لاکھ روپیہ اس کار خیر مین عطا کیا۔ مئی ۱۸۹۸ء مین آپ کو راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ فی الحال آپ کے مصارف سے چار شفاخانے جاری ہین۔ سکونت قاسم بازار واقع مرشد آباد۔

سلیم اللہ خان۔ نواب ڈھاکہ۔ نوابان ڈھاکہ ایک عرصۂ دراز سے مشرقی بنگال مین اپنی دولت و ثروت اور فیاضی اور سخاوت کے لیے مشہور رہین۔ کئی پشتین گذرین اس خاندان کے بانی خواجہ عبد الحکیم کشمیر سے ہندوستان مین وارد ہوے اور دہلی کے مغلیہ دربار مین بہت بڑا رسوخ حاصل کیا۔ زوال سلطنت مغلیہ کے بعد وہ دہلی سے سلہٹ پہونچے جہان اُنھون نے تجارت شروع کی۔ جس مقام پر فی الحال کلکٹری کی کچہری بنی ہوئی ہے یہان اُنھون نے اپنا مکان تعمیر کرایا اور اپنے والدین اور بھائیون کو کشمیر سے اپنے پاس بُلا لیا۔ خواجہ عبد الحکیم کے جانشین ڈھاکہ مین متوطن ہوے اور خواجہ حفیظ اللہ نے تجارت ترک کر کے ڈھاکہ۔ بریسال۔ ٹیرہ اور میمن سنگھ مین ارضی جائداد پیدا کی اور بطور ایک دولتمند زمیندار کے بسر کرنے لگے۔ لیکن نواب عبد الغنی مرحوم کے زمانہ مین اس خاندان کو بہت بڑا اوج و عروج حاصل ہوا۔ اُنھون نے

اپنے حسن انتظام سے اپنی زمینداری کو ترقی دی - وہ اپنے ہم مذہبون پر بھی بہت بڑا اثر رکھتے تھے اور ۱۸۶۹ء مین ڈھاکہ کے شیعہ سُنیون کا جھگڑا اُنھین کی دوراندیشی اور مساعی جمیلہ سے رفع ہوا تھا - وہ نہایت ہی منصف مزاج اور بے تعصب شخص تھے اور خاص وعام اُنکا نہایت ادب اور احترام کرتے تھے - ۱۸۵۷ء کے غدر مین اُنکی خیرخواہانہ خدمات سے گورنمنٹ کو بہت بڑی مدد ملی - اسی طرح اُنھون نے مہمات لوشائی اور ناگا مین اور قحط اور سیلابون مین گورنمنٹ کو قابل قدر اعانت پہونچائی - اُنکی پبلک اور پریوٹ خیرات نہایت فیاضانہ ہوتی تھی - اسکولون - کالجون - اسپتالون - شفاخانون - کلب گھرون - سوسائٹیون - مسجدون - مقبرون - بیمارون اور غریبون کی امداد مین وہ لاکھون روپیہ صرف کرتے تھے - ڈھاکہ واٹر ورکس (کارخانہ بنا بر بہم رسانی آب) خواجہ صاحب ہی کی سخاوت کا نتیجہ تھا - اس واٹر ورکس کا بنیادی پتھر ۶ - اگست ۱۸۷۴ء کو لارڈ نارتھ بروک صاحب نے نصب کیا تھا - گورنمنٹ نے خواجہ عبدالغنی کی اُن خدمات کی معقول قدردانی کی - اُنھون نے ۱۸۹۶ء مین قضا کی اور اُنکے فرزند اکبر نواب سر خواجہ احسن اللہ خان اُنکے جانشین ہوے - اپنے والد ماجد کیطرح آپ بھی نہایت فیاض اور سیر چشم تھے جس طرح نواب سر خواجہ عبدالغنی میان نے ڈھاکہ مین بہم رسانی آب کا انتظام کیا اُسی طرح خواجہ سر احسن اللہ نے اپنی فیاضی اور مصارف سے تمام ڈھاکہ مین برقی روشنی بہم پہونچائی - خواجہ سر احسن اللہ خان کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند اکبر خواجہ سلیم اللہ خان جانشین ہوے ہین - سکونت ڈھاکہ -
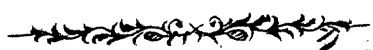
روینشر پرشاد سنگھ - مہاراجہ سر - آنریبل - کے - سی - آئی - ای - مہاراجہ بہادر بمقام گدّھور - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ کا تعلق چندربنسی چھتری خاندان سے ہے جسکے بانی بیربکرم سنگھ تھے - اُنکے آبا واجداد مہوبہ واقع بندیلکھنڈ سے آکر برڈیہ

واقع ریوان مین آباد ہوے تھے - اُنکی نوین پشت مین قلعہ بدیا ناتھ کی بنیاد پڑی - اس خاندان کے چودھوین راجہ راجہ دولارسنگھ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اُنھون نے سنہ ۱۶۵۱ء مین شہنشاہ شاہجہان سے ایک فرمان حاصل کیا تھا - راجہ گوپال سنگھ کو برٹش گورنمنٹ نے راجہ تسلیم کیا اور اُنکے پوتے مشہور سرجے منگل سنگھ بہادر - کے - سی - ایس - آئی - تھے جنکو غدر سنہ ۱۸۵۷ء اور بغاوت سنتھال کی نامور خدمات کے صلہ مین مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا - یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو جناب ملکۂ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر خطاب مذکور موروثی قرار دیا گیا - اُنکے بعد اُنکے بیٹے مہاراجہ شیوپرشاد سنگھ اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے مہاراجہ بہادر حال وارث ہوے جو اپنی خیرخواہی اور وفاداری کے لیے مشہور ہین - آپ نے سنسکرت - فارسی - ہندی اور انگریزی زبان حاصل کی اور سنہ ۱۸۸۵ء مین شادی کی اور سنہ ۱۸۹۰ء مین فرزند وارث ریاست متولد ہوا - لفٹنٹ گورنر بنگال نے آپ کی وراثت وجانشینی کے موقع پر خلعت عطا کیا اور آپ حاضری عدالتہاے دیوانی سے بھی مستثنی ہین - ۲۵ - مئی سنہ ۱۸۹۵ء کو - کے - سی - آئی - ای - کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - آپ کی خاندانی علامت شیو کا ترسول مقرر ہے - سکونت گدھور -

---

منندر چندر - ننڈی - مہاراجہ - آنریبل - ولادت سنہ ۱۸۶۰ء - مہارانی سرنومائی کی وفات کے بعد ریاست رانی ہری سندری کی طرف منتقل ہوئی جو ہری ناتھ کی بیوہ تھین مگر اُنھون نے تارک الدنیا ہوکر مقدس شہر بنارس مین سکونت اختیار کی اور اپنے حقوق آپ کے نام منتقل کردیے - آپ رانی موصوفہ کے نواسے ہین - آپ کا مسقط الراس شہر کلکتہ مقام شام بازار ہے جہان آپ کے والد متوفی نے ایک مکان تعمیر کرکے سکونت اختیار کی تھی - آپ کے بزرگ موضع متھرون کے باشندے تھے اور یہی مقام آپ کے والد نبین چندر کی جاے ولادت ہے - آپ کے والد نہایت سادہ مزاج

اور نیک خصلت تھے اور آپ کی والدہ اوصاف ظاہری و باطنی سے آراستہ تھین۔ آپکے والد کے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھین۔ یہ خاندان نہایت آسودہ حالی سے بسر کر رہا تھا کہ قضاے ناگہانی سے آپ کی والدہ نے انتقال کیا۔ آپ اپنے بھائی بہنون مین سب سے چھوٹے ہین اور اُس زمانہ مین جبکہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا آپکا سن صرف دو برس کا تھا۔ آپکے والد کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ تھی مگر اُنکی زندگی نے بھی وفا نہ کی۔ اُنکے انتقال کے بعد خاندان کی سرپرستی آپ کے بڑے بھائی اوپندر چندر کے متعلق ہوئی۔ اوپندر چندر کا علمی مذاق اعلیٰ درجہ کا تھا اور کتب بینی سے کمال شوق تھا مگر اُنکی زندگی نے وفا نہ کی۔ آپ پہلے شیام بازار ورنیکیولر اسکول مین تعلیم پاتے تھے اور اُسکے بعد ہندو اسکول مین بھرتی ہوے تھے۔ بڑے بھائی کے مرنے کے بعد آپ عین کم سنی کے زمانہ مین مطلق العنان ہو گئے اور ذاتی ذمہ داریون کا بار آپ کے سر آن پڑا۔ اُسی زمانہ مین گورنمنٹ نوٹ کا سود کم ہو گیا اور جو نوٹ آپ کے نانا راجہ ہری ناتھ بہادر نے خاندان کی پرورش کے لیے چھوڑے تھے اُسکی آمدنی کم ہو جانے سے آپ کی مالی حالت کو سخت نقصان پہونچا۔ اُس زمانہ مین بنظر کفایت مصارف آپ نے کلکتہ کی سکونت ترک کر کے اپنے موروثی موضع مین رہنا اختیار کیا۔ یہان آپ نے ایک ورنیکیولر اسکول اطفال موضع کی تعلیم کے لیے قائم کیا اور اُسمین آپ کے بچے بھی پڑھتے تھے۔ بعدہٗ مصالح خانگی کے لحاظ سے آپ نے برہام پور مین سکونت اختیار کی اور وہانسے چند سال سکونت کرنے کے بعد کلکتہ واپس آئے۔ اسی اثنا مین آپ کی خالہ کا انتقال ہو گیا اور آپ کو بضرورت سرادہ برہام پور واپس آنا پڑا۔ اسکے بعد دستاویز انتقال ریاست کی تکمیل کے لیے بنارس تشریف لے گئے۔ اس دستاویز کی تکمیل کے وقت زر خطیر رانی ہری سندری کو دیا گیا اور دس ہزار روپیہ ماہوار اُنکا گزارہ قرار پایا۔ اس دستاویز کی تکمیل کے بعد آپ اپنی ریاست مین آئے۔

رعایا نے نہایت گرمجوشی سے آپ کا استقبال کیا۔ عظیم گنج سے برہام پور تک دریاے بھاگیرتی کے کنارے آپ کی سواری کے اسٹیمر کو دیکھنے کی غرض سے دورویہ آدمیون کا ہجوم تھا اور نعرہ ہاے خوشی بلند تھے۔ برہام پور گھاٹ کی سجاوٹ قابل دید تھی جب آپ کا اسٹیمر یہان پہونچا آپ کو ولکم ایڈریس دیا گیا۔ دوسرے دن سٹریونگ مجسٹریٹ مرشدآباد کے ہمراہ آپ راجباری مین تشریف لے گئے اور خزانون کی کُنجیان آپ کو تفویض کی گئین مسند نشینی کے اداے رسم کے بعد آپ نے برہام پور واٹر ورکس کی تکمیل کی جسکو مہارانی سابق نے ادھورا چھوڑا تھا اِس کار خیر مین ریاست کے ڈھائی لاکھ روپیہ صرف ہوے۔ آپ کو تعلیم کی طرف بڑی توجہ ہے چنانچہ تعلیمی مقاصد سے جو کچھ آپ نے تاحال صرف کیا ہے اُسکی مقدار ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہے۔ اسکے علاوہ اور امور خیر مین بھی آپ بہت کچھ صرف کرتے ہین جسکی رقم کا تخمینہ پانچ لاکھ سے زائد ہے۔ ان مصارف کے علاوہ تکمیل دستاویز ۱۸۹۷ء سے لیکر تاحال تقریباً پونے چھ لاکھ روپیہ کے قریب رانی ہری سندری کو روانہ کیے گئے ہین۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون سے خاص دلچسپی ہے چنانچہ آپ مینوسپل بورڈ برہام پور کے چیرمین ہین۔ آپ ریونیو لیجس لیٹیو کونسل بنگال کے ممبر منتخب ہوے ہین۔ آپ وکٹوریہ میموریل فنڈ کمیٹی کے وایس پریسیڈنٹ بھی ہین۔ اولاد کی طرف سے بھی آپ خوش نصیب ہین چنانچہ آپ کے تین لڑکے اور دو لڑکیان ہین۔ بڑے بیٹے موہن راج کمار پریسیڈنسی کالج کلکتہ مین ڈگری کے امتحان کے لیے تعلیم پاتے ہین۔ سکونت برہام پور۔

جگندرو کشور راے چودھری۔ راے بہادر۔ آپ کو ۲۵- مئی ۱۸۹۵ء مین راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت رام گوپال پور میمن سنگھ۔

برھما موہن ملک - رائے بہادر - آپ کو ۱۸۹۵ء مین بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا - سکونت ہُگلی -

کالی بھوشن گھوش - رائے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۷۴ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا ہے - سکونت رجب پور باراست ۲۴ - پرگنہ -

بیکنٹھ ناتھ باسو - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ -

کرشن چندر چٹرجی - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت دیوا شاہین ضلع بردوان -

مُنی لال ناہر - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - سکونت عظیم گنج - مرشد آباد -

منی لال بنرجی - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی کے عطا ہوا - سکونت کدارپور - ۲۴ پرگنہ -

کرشن بخش رائے - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ رائے بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوئے - آپ دیو گانون کے زمیندار ہین - سکونت پالا مُو -

ہر بلبھ نرائن سنگھ - مہاراجہ بہادر سونبرسا - سی - آئی - ای - ولادت ۱۲۵۳ف (۱۸۴۶ء) آپ کے مورث اگنی بنس ہین - اس خاندان کے راجہ چکرورتی تھے - قدیم راج دھانی اس خاندان کے راجاؤنکی اربودہ اچل مین قائم ہوئی تھی - اُس عہد مین ملک کی وسعت بہت زیادہ تھی - ایک زمانہ مین اس خاندان کے ایک راجہ نے پانڈو کی اولاد پر منصور ہوکر اوجین مین راج دھانی قائم کی - یہ فاتح راجہ بکرمادت تھے جنکا سمبت آجتک جاری ہے - بکرمادت سے قبل چھیاسٹھ راجاؤنکا شمار ہوا ہے - اس خاندان کے راجہ مذہب ہنود کے بڑے حامی تھے - چنانچہ جس زمانہ مین بودھ مذہب پھیلا اُسکو انھین راجاؤنکی مخالفت نے نیست ونابود کیا - مقتضاے وقت کے لحاظ سے اس خاندان کی راج دھانیان مختلف مقامات مین بدلتی رہین سا ہیش وتی - پانڈو - اوجین - چندر بھاگا - چتور - آبو - چندراوتی - سیجیان - پرماوتی - امرکوٹ - یکے بعد دیگرے مقامات حکومت مقرر ہوے - راجہ بکرمادت نے اوجین اور دہارانگر کو زینت بخشی - اکثر تانبے کے پترون اور پتھرون کے نقش ونگار سے اس خاندان کی تاریخی عظمت کے پتے ملتے ہین - اس بنس مین راجہ بھوج دیب بڑے نامی اور نامور اور علم دوست مشہور ہین - اگنی بنس سے چار راجپوت پیدا ہوے تھے جنکے نام یہ ہین - پریہار - پرمرا - سولنکی - چوہان - انسے اور شاخین بھی متفرع ہوئین اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر اُنکی حکومتین قائم ہوگئین - راجہ جگدیب کی شجاعت - فیاضی اور دولتمندی تاریخ کے صفحات مین یادگار ہے - اس خاندان کا سلسلہ براہ راست پرمرا خاندان سے ملتا ہے جنھون نے دکن اور مالوہ سے اپنے تعلقات کو علیحدہ کرکے متھلا دیس مین راجدھانی قائم کی اور راجپوتانہ سے راہ ورسم کو تازہ کیا - مہاراجہ نیل دیب متھلا دیس کی راجدھانی کے بانی تھے - مہاراجہ نیل دیب کے والد مہاراجہ چندر دیب دھار مین حکمران تھے - مہاراجہ ہر بلبھ نرائن سنگھ راجہ نیل دیب کی بائیسوین پشت مین ہین - دارالریاست حال سونبرسا تقریباً دسو برس سے قائم ہوئی ہے - اکبر اعظم کے عہد شاہنشاہی مین راجہ مادھو سنگھ کو جو اس خاندان کے بزرگو نمین تھے منصب ہزاری مرحمت ہوا تھا - اورنگ زیب کے زمانہ مین راجہ کیسری سنگھ کو

تیسرے سنہ جلوس (۴۳ھ ۱۶۹۵ء) مین فرمان راجگی و زمینداری نرسنگھ پور واقع سرکار ترہت صوبۂ بہار عطا ہوا یہ فرمان قدیم حقوق کے قائم اور ثابت کرنیکے لیے جاری ہوا تھا۔ راجہ کیسری سنگھ سے والی ریاست حال تک نو پشتین گذری ہین۔ راجہ امر سنگھ نے (جنکو سات پشتین گذری ہین) پرگنہ اترکھنڈ مین ایک قلعہ بنایا تھا جسکا نشان آجتک باقی ہے اور ضلع بھاگلپور کے شمال مین ٹڈ فورٹ (مٹی کا قلعہ) کے نام سے نقشو مین ثبت ہے۔ آپ سے چار پشت قبل راجہ فتح سنگھ جنگ اودھونالہ مین جو میر قاسم اور سلطنت انگریزی مین ہوئی تھی انگریزونکی طرف سے شریک تھے۔ لارڈ کارنوالس صاحب کے عہد کی سند مورخہ ۱۵ اگست ۱۷۹۳ء موجود ہے۔ راجہ بیجناتھ نرائن سنگھ والد رئیس حال مع اپنی فوج پیادگان او سواران کے بہمراہی میجر الیحرسن کمانڈنگ آفیسر رسالۂ انگریزی کمشنر سر انڈلی یول صاحب ترائی نیپال کے قریب ۱۸۵۸ء مین باغیونکے دفع کے واسطے موجود تھے۔ اس واقعہ کے چند روز بعد آپکے والد نے انتقال کیا۔ آپ نابالغ تھے اسلیے علاقہ کورٹ ہو گیا۔ سرکار انگریزی سے آپکو خطابات راجہ بہادر مہاراجہ سی۔ آئی۔ ای۔ مہاراجہ بہادر۔ یکے بعد دیگرے مرحمت ہوے۔ بلحاظ اعزاز ذاتی آپ حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین۔ آپ امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن کے فیلو اور لائف ممبر ہین۔ آپ رفاہ عام کے کامو مین خاص دلچسپی رکھتے ہین اور فیاضانہ امداد فرماتے ہین۔ آپ نے جسقدر عطیات (دوسو روپیہ سے زائد) فرمائے ہین اُسکی رقم دو لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ سکونت سونبرسا۔

گرجا ناتھ راے۔ مہاراجۂ دیناج پور۔ دیناج پور راج کو ابتداے چودھوین صدی عیسوی مین راجہ گنیش نے شاہان گوڑ کے وقت مین قائم کیا تھا۔ یہ راجہ اتنا زبردست تھا کہ اُسنے جلال الدین شاہ گوڑ کو تخت سلطنت سے اُتار کر چار برس تک قید مین رکھا تھا آخرکار نوبت یہانتک پہونچی کہ اس رقیب سلطنت کے زور توڑنے کی فکر کیگئی چنانچہ سلطان ابراہیم صوبہ دار راج محل نے اُسپر حملہ کیا اور شکست فاش دی پندرھوین صدی کے آخر زمانہ مین یہ راج سرمنیت دت کے قبضہ مین گیا جسے صوبہ دار راج محل کے دربار مین بہت بڑا رسوخ تھا جب وہ لاولد مرے تو اُنکے نواسہ مہاراجہ

سکھدیو رائے گدی نشین ہوئے ۱۶۸۲ء مین مہاراج پران ناتھ رائے کو گدی ملی انکے وقت مین
ایک شاہی فرمان کے ذریعہ سے چکلہ گوراگھاٹ بھی ریاست مین شامل ہوگیا جس زمانہ مین شاہجہان کی
اولاد خانہ جنگی مین مصروف اور دور افتادہ حصص سلطنت سے محض بیخبر تھی انھین مہاراج نے موقع
غنیمت سمجھ کے قرب وجوار کی چھوٹی چھوٹی زمینداریونکو راج مین شامل کرلیا ۱۷۲۲ء مین جب
انھون نے وفات پائی تو مہاراجہ رامناتھ انکے جانشین ہوئے [illegible]
پچاس روپیہ نذرانہ جانشینی مرشد قلیخان صوبہ دار بنگالہ کو دیکر مسند ریاست پر متمکن ہوئے یہ بڑے ذی
جاہ وجلال والے راجہ تھے انھون نے اپنے راج کو بہت ترقی دی انھون نے [illegible] مندر
کنتو نگر کا تعمیر کرایا جو اپنی صنعت اور ندرت کے لحاظ سے مشہور عمارت مین سمجھا جاتا ہے مہاراجہ موصوف
خود دہلی گئے اور وہان دربار شاہی کی بڑی عزت کیگئی جب پلاسی کی جنگ ہوئی اسوقت مہاراجہ زندہ تھے
۱۷۶۰ء مین انھون نے وفات پائی اور چار بیٹے چھوڑے منجملہ انکے بڑے فرزند راجہ بیدناتھ مسند نشین ہوئے
انھون نے عبادت اور ریاضت نظم ونسق ریاست داد ودہش اور ترقی علم و[illegible] کے مشاغل مین عمر بسر
کی اور ۱۷۸۰ء مین وفات پائی مہاراجہ رادھاناتھ انکے جانشین ہوئے یہ مہاراجہ دھیان گیان مین
اتنا مصروف رہتے تھے کہ کاروبار ریاست سے بیخبر ہوگئے اور انکے دیوان جانکی رام سنگھ مالک راج بن بیٹھے
چونکہ اس عرصہ مین بنگال زیر انتظام ایسٹ انڈیا کمپنی آچکا تھا اسلیے جانکی رام سنگھ نے اپنے رسوخ اور عروج
کے بھروسہ پر ٹھیکہ کی درخواست کی اور بارہ لاکھ چھبیس ہزار نوسو اٹھہتر روپیہ سالانہ پر ٹھیکہ ملگیا جب ۱۷۹۰ء
مین انھون نے وفات پائی تو گورنر جنرل وارن ہسٹنگز صاحب نے مہاراجہ رادھاناتھ سے سات سو
تیس اشرفیونکی نذر لیکر انھین مہاراجہ تسلیم کرلیا بندوبست استمراری ۱۷۹۳ء مین اس ریاست
کی مالگذاری چودہ لاکھ چوراسی ہزار ایکسو سات روپیہ سالانہ تشخیص کیگئی تھی مگر درمیان مین
بعض عمال وحکام سرکاری سے ایسی ان بن ہوگئی کہ وہ لوگ راج کی تباہی کے درپے ہوگئے
حتی کہ ۱۷۹۹ء مین راج کو ٹکڑیون کے مول بیچ ڈالا گیا اور مہاراجہ نے نہایت شکستہ دلی اور
صدمات سے چور ہوکر چوبیس ہی برس کے سن مین ۱۸۰۱ء مین وفات پائی۔ مہارانی [illegible]

مہاراجہ گوبند ناتھ کو متبنیٰ کیا۔ انکی نابالغی کی وجہ سے انکی تعلیم اور پسماندہ جائداد کا انتظام کورٹ آف وارڈس نے اپنے ذمہ لے لیا۔ جب وہ بالغ ہوے تو انھون نے فسخ بیع کے مقدمات دائر کیے اور لڑتے بھڑتے ایک حصہ جائداد خاندانی کا حاصل کر لیا۔ گورنمنٹ انکی مستعدی اور خدمات سے نہایت خوش تھی انھون نے ۱۸۴۱ء مین وفات پائی۔ انکے بیٹے تارک ناتھ راے جانشین ہوے جنھون نے ہاتھ سے نکلی ہوئی جائداد خاندانی کا ایک جزو تو خرید کر لیا اور جو جائداد قبضہ مین تھی اسکے محاصل مین اضافہ کر لیا۔ انھون نے جنگ بھوٹان اور دارجیلنگ کے مہمات سرحدی اور غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ کی خدمات انجام دین۔ ۱۸۶۵ء مین انھون نے قضا کی۔ انکی مہارانی نے مہاراجہ حال کو متبنیٰ کیا۔ آپکی ولادت ۱۸۶۰ء کی ہے آپ کے زمانۂ نابالغی مین مہارانی نے اپنے داماد ٹھکر موہن سنگھ کی صلاح سے ایسا عمدہ انتظام کیا جس سے لارڈ نارتھ بروک صاحب اور لارڈ لٹن صاحب کی گورنمنٹون نے اظہار خوشنودی کیا اور اول الذکر نے انکو خطاب مہارانی اور آپ کو خطاب مہاراجہ سے سرفراز کیا اور آخر الذکر نے راجہ بہادر کا خطاب ٹھکر موہن سنگھ کو مرحمت کیا۔ آپ نے بنارس کے کوئنس کالج مین تعلیم پائی ہے۔ ۱۸۸۲ء مین آپ سن بلوغ کو پہونچے اور ریاست کا کاروبار سر انجام دینے لگے۔ آپکو ہمیشہ فلاح و بہبود ملک کا خیال پیش نظر رہتا ہے اور اسپر گورنمنٹ ہمیشہ آپ سے شکر گزاری ظاہر کیا کرتی ہے۔ آپ نے پچھتر ہزار روپیہ کے صرف سے شہر کے پانی کی نکاس کے لیے ایک نہر تعمیر کی ہے اور اسی کے ساتھ قصبہ کے حفظان صحت کو بھی ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ ایک اور نہر آپ نے نکالی ہے جو سر ریورس ٹامسن صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بہادر کے نام سے منسوب ہے۔ آپ نے لیڈی ڈفرن شفاخانہ بھی جاری کیا ہے۔ آپ خیرات مبرات مین نمود و نمائش نہین چاہتے اور اسی سبب سے اخبارات مین آپکی فیاضی کا چرچا بہت کم ہوتا ہے۔ ورنہ مدرسون۔ کتب خانون اور علمی و دیگر قسم کے کلبون کے چندے مین آپ زر خطیر صرف فرمایا کرتے ہین۔ سکونت دیناج پور۔
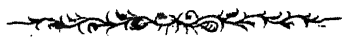
شام موہنی - مہارانی - ولادت اگست ۱۸۳۳ء آپ ۱۸۷۳ء کے زمانہ قحط سالی کی نمایان خدمات کے صلہ مین بطور ذاتی اعزاز کے آپکو ۲۶ جولائی ۱۸۷۵ء کو مہارانی کا خطاب عطا ہوا - اسی بنا پر آپکے متبنیٰ فرزند مہاراجہ گرجا ناتھ رائے رئیس دیناج پور کو مہاراجہ کا خطاب دیا گیا جنکے تذکرہ مین اس خاندان کے مفصل حالات درج ہین - آپکے شوہر متوفی راجہ تارک ناتھ مقام دیناج پور نے ۱۸۴۱ء سے ۱۸۶۵ء تک خطاب اور ریاست پر قابض و متصرف رہے اسکے بعد اُنھون نے انتقال کیا اور اُنکی بیوہ مہارانی حال اُنکی جانشین ہوئین سکونت دیناج پور -

پیارے موہن مکرجی - راجہ سی - ایس - آئی - ولادت ۱۷ ستمبر ۱۸۴۰ء - آپکو ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی جوبلی کی تقریب مین راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا اور اُسی زمانہ مین آپ اپنے خاندان یعنی زمینداران اُترپاڑا کی حالت کی درستی اور ریاست کی اہم خدمات اور اپنے بہت بڑے ملکی فرائض کی انجام دہی کے صلہ مین سی - ایس - آئی - کے خطاب سے ممتاز و مشرف ہوے - آپ راجہ جے کشن مکرجی زمیندار اُترپاڑا کے خلف الصدق اور جانشین ہین جو تمام اقطاع ہند مین اپنی تابناک ملکی سرگرمی - اپنی اعلیٰ فیاضی اور تعلیم کی آزادانہ گرمجوشی کے لیے مشہور و نامور تھے - آپکا تعلق اعلیٰ درجہ کے کلین برہمن خاندان سے ہے - آپ نے کلکتہ یونیورسٹی مین تعلیم پائی ہے جہان ۱۸۶۲ء مین ایم - اے اور بی - ایل کی ڈگریان حاصل کین - آپ ۱۸۶۵ء سے ۱۸۷۹ء تک کمیٹیونکے کام انجام دیتے رہے یہانتک کہ ۱۸۷۹ء مین بنگال لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر اور ۱۸۸۴ء مین پہلی مرتبہ اور پھر ۱۸۸۶ء مین دوسری مرتبہ وائسرائے کی لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر مقرر ہوے جسمین اپنی قابلیت کی وجہ سے آپ نے مسودۂ قانون مزارعین بنگالہ کے مباحثہ مین ایک مستقل حصہ لیا - آپ اعلیٰ درجہ کے زمینداران بنگال مین ایک ممتاز مالک اراضی ہین سکونت اُترپاڑا - ہُگلی -

پرمدا ناتھ رائے۔ راجہ۔ ولادت ۲۹ جنوری ۱۸۷۳ء۔ آپ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راجہ سے مفتخر ہوے۔ آپکا تعلق اُس خاندان سے ہے جسنے بہت عرصہ ہوا راج شاہی مین زمیندارانہ حیثیت سے توطن اختیار کیا تھا اور جو اپنے تئین دیا رام رائے کی نسل سے بتاتا ہے جنھین ۱۷۵۰ء مین رائے رایان کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اُنکے بیٹے جگنا تھ رائے تھے جنکے بعد اُنکے بیٹے پران ناتھ رائے جانشین ہوے۔ آخرالذکر کے فرزند اور جانشین راجہ پرسنّا ناتھ رائے بہادر تھے جنکو لارڈ ڈلہوسی کی وایسرائی کے زمانہ مین بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اُنکے بیٹے راجہ پرمدا ناتھ رائے بہادر تھے جو ۱۸۷۴ء کی قحط سالی مین اپنی فیاضی کی وجہ سے نہایت نیکنام رہے۔ اُنھون نے رامپور بوٹیلیا کے راج شاہی کالج کے قائم کرنے مین ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور چندہ کے دیا تھا وہ بنگال لیجیس لیٹیو کونسل کے ممبر تھے اُنکے تین بیٹے ہین (۱) راجہ حال یعنی پرمدا ناتھ رائے (۲) میان بسنت کمار رائے (۳) میان سُرت کمار رائے۔ سکونت دیگھا پٹیا۔ راج شاہی۔

شیو بخش باگلہ۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۹ء شریف کلکتہ کی حیثیت سے ڈائمنڈ جوبلی مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب راجہ آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت کلکتہ۔

چندر کانت ترکالنکار۔ مہامہو پادھیا۔ آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یہ خطاب ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو مرحمت ہوا ہے۔ سکونت میمن سنگھ۔

پنڈت کرشنا سنگھ ٹھاکر۔ مہامہو پادھیا۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو مہامہو پادھیا کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بھور۔ مدھوبنی۔ دربھنگہ۔

مہیارنجن رائے - چودھری - راجہ - ولادت ۳ - فروری ۱۸۵۳ء - آپکو جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کے موقع پر بطور ذاتی اعزاز کے ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور مرحمت ہوا - آپ بابو شمبھو چندر رائے چودھری کے فرزند ہین اور آپکا تعلق گلیبانگ پور کے چودھری خاندان سے ہے جسکے بزرگ چارلس اول کے عہد مین اس ضلع مین آکر آباد ہوے تھے اُس زمانہ مین رامانات چودھری راجۂ کوچ بہار کے ملازم تھے اُنکے بیٹے راگھورام افواج کوچ بہار کے سیناپتی (کمانڈر انچیف) یا سپہ سالار کردیے گئے اور اُنکے بیٹے رام نرائن سلطنت مغلیہ کی ماتحتی مین گلینا کے اول زمیندار مقرر ہوے اور چودھری کا خطاب حاصل کیا - اُنھون نے ۱۷۰۱ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے راجہ رائے چودھری اور اُنکے پوتے رورا رائے چودھری یکے بعد دیگرے وارث ہوے - آخر الذکر نے برٹش تسلط رنگ پور کے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد ۱۷۶۸ء مین رحلت کی اُنکے بیٹے رنگ رلے چودھری ۱۷۷۰ء مین ایک نابالغ لڑکے کو جانشین چھوڑ کر مر گئے اُنکی بیوہ الک نندا چودھرانی نے ۱۷۸۴ء تک (جب اُنکے بیٹے رام رورا چودھری مسند نشین ہوے) زمینداری کا نہایت عمدہ انتظام کیا - آخر الذکر ایک مشہور فیاض اور علم دوست شخص تھے - یہ ۱۸۲۰ء مین فوت ہوے اور اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے اور پوتے یکے بعد دیگرے جانشین ہوے مگر مؤخر الذکر ۱۸۵۰ء مین لاولد فوت ہوے اور اُنکے چچازاد بھائی شمبھو چندر رائے چودھری موصوف (جو رام رورا چودھری کے چھوٹے بیٹے کے فرزند تھے) گدی نشین ہوے - یہ سنسکرت کے حامی اور ویدانت کے عالم تھے - اِنھون نے ایک بنگالی مطبع کی بنیاد ڈالی اور بہت سے پنڈت سنسکرت سے فارسی مین اور فارسی سے سنسکرت مین ترجمہ کرنے کے لیے مقرر کیے - اُنکے فرزند یعنی راجۂ حال نے رنگ پور اسکول مین تعلیم پائی اور عالم نابالغی مین وارث ریاست اور ۱۸۷۱ء مین گدی نشین ہوے - آپ نے اکثر اسکول اور خیرات خانہ قائم کیے ہین - آپ شاعر مصنف اور مذہبی اور تمدنی معاملات کے مقرر اور اکثر قومی منظومات کے مؤلف ہین - آپ نے ۱۸۶۸ء مین من موہنی رائے چودھرانی کے ساتھ شادی کی - آپ کے ایک صاحبزادہ کمار مہندرا رنجن رائے چودھری (ولادت ۱۹ ستمبر

سنہ ۱۸۹۶ء مین۔ سکونت راج باڑی۔ گکنیا۔ رنگ پور۔

سراج الاسلام۔ مولوی۔ خان بہادر۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی نمایان خدمات کے صلہ مین ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو بتقریب جوبلی پنجاہ سالہ ہرمجسٹی ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ خان بہادر کلکتہ یونیورسٹی کے ایک ممتاز ڈگری یافتہ۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل اور کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ ہین۔ سکونت ٹپرا۔

چندر کمار دت۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب رائے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت ڈھاکہ۔

مدہوسودن گھوس۔ رائے بہادر۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا ہے۔ سکونت رجب پور۔ باراست۔ ۲۴۔ پرگنہ۔

سورج نرائن سنگھ۔ رائے بہادر۔ آپکو سنہ ۱۸۹۸ء مین بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت ہتوا۔ سارن۔

مدھسودن چودھری۔ رائے بہادر۔ آپ ضلع ندیا مین ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس ہین اور بحیثیت عہدہ دار محکمۂ مذکور آپ نے جو نمایان خدمات انجام دین اُن کے صلہ مین دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجۂ بالا عطا ہوا۔ سکونت کرشنا گڑھ۔ ضلع ندیا۔

سُرندر و موہن ٹگور - مہاراجہ سر نائٹ سی - آئی - ای - ولادت ۱۸۴۰ء

آپ کے مورث اعلی بھٹ نارائن اُن پانچ برہمنوں کے سرآمد تھے جنکو راجہ قنوج نے ادیسور راجۂ بنگال کے پاس بعض مذہبی رسوم کے ادا کرنے کے واسطے روانہ کیا تھا - بھٹ نارائن سنسکرت کے عالم اور چار مشہور کتابوں کے مصنف تھے - انہیں سے ایک نام بینی سمہارناٹک اب تک موجود ہے - کہتے ہیں کہ یہ کتاب مصنف موصوف نے راجہ بنگال کو نذر کی تھی بھٹ نارائن کی نویں پشت میں دھرنی دھر ہوئے انھوں نے منوسمرتی مشہور کتاب فقہ کی شرح لکھی - اِن کے بھائی پاناطی بھی دو کتابوں کے مصنف تھے - دھرنی دھر کے پوتے دھنن جی فرہنگ موسوم نگھنٹ کے مولف تھے جو وید مقدس کی اصطلاحات کی فرہنگ ہے - راجہ بلال سین بنگال کے عہد میں یہ جج تھے - دھنن جی کے بیٹے ہل جو سات کتابوں کے مصنف اور راجہ لکشمن سین راجہ بنگال کے عہد دولت میں وزیر تھے اور یہی تمدنی اعزاز کی وجہ سے اُن کے دونوں پوتوں مہندر اور گنندر کا خطاب بڑا کمار اور چھوٹا کمار تھا - ٹگور خاندان بڑے کمار کی نسل سے ہے - مہندر کی چوتھی پشت میں راجہ رام اور چھٹی پشت میں مہندرا ہوئے یہ دونوں مشہور مصنف گذرے ہیں - جگناتھ کا خطاب پنڈت راجہ یعنی ملک العلما تھا جگناتھ کے بیٹے پرشوتم اور پوتے بلرام بھی متعدد عالمانہ تصانیف کے مصنف ہوئے ہیں - بلرام کی پانچویں پشت میں پنچانن پہلے شخص اس نسل سے تھے جنکو ٹھاکر کا خطاب ملا - یہی خطاب ٹھاکر کثرت استعمال سے ٹگور ہو گیا پنچانن نے جسور سے نقل وطن کر کے گوبند پور میں جو دریاے ہگلی کے کنارے واقع ہے ایک قطعۂ اراضی مول لیا اور اُس میں ایک شوالہ اور مکان تعمیر کر کے توطن اختیار کیا - اس موضع میں اُنکو پہلے پہل انگریزوں سے سابقہ پڑا اور اُس زمانہ سے اسوقت تک سلسلۂ اتحاد قائم ہے - پنچانن کے بیٹے جے رام چوبیس پرگنہ کے امین تھے - جب کلکتہ سراج الدولہ کے قبضہ سے نکل کر انگریزی

تصرف مین آیا اور ایک جدید قلعہ کی تعمیر تجویز ہوئی تو اتفاق سے وہی مقام جہان پنچانن نے شوالہ اور مکان بنایا تھا اس قلعہ کی تعمیر کے لیے پسند کیا گیا۔ کمپنی نے وہ اراضی جے رام سے خرید کرکے علاوہ معاوضہ زر نقد کے ایک قطعۂ آرضی بمقام پتھریا گھاٹ کلکتہ عنایت کی۔ اس مقام پر جے رام نے ایک مکان اور گھاٹ بنایا جو اب تک اس خاندان کے قبضہ مین ہے۔ جے رام کے چار لڑکون مین دو کا نام درپن نارائن اور بنلمنی تھا۔ یہان سے اس خاندان کی دو شاخین ہوگئین اور یہی دونون اُن کے مورث اعلی ہین۔ درپن نارائن زبان انگریزی اور فرانسیسی کے عالم تھے۔ انھون نے بہت سی اراضی مول لی اور اُنکے حسن خدمات کے صلہ مین سرکار کمپنی سے ایک بازار کی سند معافی جو کلکتہ مین واقع ہے عطا ہوئی جو اب تک اس خاندان کے قبضہ مین ہے۔ بنلمنی گورنمنٹ انگریزی کے ملازم تھے۔ اُنکے تین لڑکے تھے۔ دوسرے لڑکے کا نام رام منی تھا جو دوارکا ناتھ اور رما ناتھ کے والد تھے۔ دوارکا ناتھ کو اُن کے چچا رام لوچن نے متبنی کیا تھا۔ دوارکا ناتھ نے ۱۸۴۲ء مین یورپ کا سفر کیا۔ باشندگان ہندوستان مین یہ اول شخص ہین جنھون نے شرف حضوری حضور قیصرہ آنجہانی کا حاصل کیا۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد بحکم قیصری ایوان بکنگھم کے ڈنر مین شریک ہونے کی عزت حاصل ہوئی۔ اس موقعہ پر ڈچز آف کینٹ کے ساتھ وسِٹ کی بازی کھیلے اور حضور قیصرہ نے اُن کو تین طلائی سکہ جو اُسی دن مضروب ہوے تھے مرحمت فرمائے۔ بعدہ وہ شاہی نرسری (پرورش گاہ اطفال) مین بلائے گئے اور پھر شاہزادی دختر ملکۃ الکبرے اور فرزند دلبند کے دیدار سے جو اُس زمانہ مین پرنس آف ویلز تھے مشرف ہوے۔ اُنکی التماس پر حضور قیصرہ اور پرنس کانسرٹ نے اپنے پورے قد کی تصویرین ایک ساتھ کھنچوائین یہ دونون تصویرین کلکتہ کے ٹون ہال کی باعث زینت ہین۔ اثناے دورۂ یورپ مین جہان جہان گئے

وہان اُنکا اعزاز و احترام ہوا - حضرت پوپ روم کے بادشاہ لوئی فلپ اور ملکہ بادشاہ اور ملکہ بیلجیم (بمقام پیرس) کی حضوری حاصل کی پھر دوبارہ انگلستان واپس جانے پر حضور قیصرہ کی خدمت سے شرفیاب ہوے دوسرے سال وہین انگلستان مین انتقال کیا - نہایت احترام سے جنازہ اُٹھا شاہی خاندان کی چار گاڑیان بھین اور اُمرا شریک مشایعت تھے - اخبار ٹائمس نے اس خبر کو ان الفاظ سے مشتہر کیا کہ متوفی کا نام کلکتہ کے بقاع خیر مین نہایت فخر کے ساتھ وابستہ رہیگا" دیبندرا ناتھ جو دوارکا ناتھ کے بیٹون مین تھے تارک الدنیا ہونے اور دھیان گیان مین زندگی بسر کرنے کی وجہ سے مہارشی کے لقب سے ملقب ہوے - اُنھون نے برہمو سماج چرچ کی ترقی مین نہایت کوشش کی برہمو سماج کے بانی راجہ رام موہن راے تھے - دیبندرا ناتھ نے عقاید برہمو سماج کے متعلق بہت سی تصانیف شایع کین اُنکے دوسرے بیٹے ستندرا ناتھ نے باشندگان ہندوستان مین سب سے پہلے امتحان مقابلہ سول سروس مین کامیابی حاصل کی اور اُنکے لڑکے علمی تحقیقات کے لیے مشہور ہین اُنکی ایک لڑکی ایک علمی مخزن کی اڈیٹرہ اور اکثر کتب کی مصنفہ ہین - رما ناتھ دوارکا ناتھ کے بھائی راجہ ہوے اور من بعد مہاراجہ ہوے - یہ لیجسلیٹو کونسل بنگال اور بعدہ لیجسلیٹو کونسل ہند کے ممبر ہوے درپن نارائن کے دوسرے بیٹے گوپی موہن سنسکرت - فرانسیسی - پرتگالی - انگریزی - فارسی اور اُردو کے عالم تھے - اور بہت سے قطعات اراضی اور زمینداریان خرید کین - ہندو کالج کلکتہ کے سرآمد بانیون مین تھے لہذا اُسی مدرسہ کے موروثی گورنر مقرر ہوے چنانچہ اُنکا نام کالج کی یادگاری لوح مین کندہ ہے - اُنھون نے کالی دیوی کا ایک مندر بنایا اور مقام ملاجور مین دریاے ہگلی کے کنارے خیرات خانہ جاری کیا جسمین غربا و محتاجین کو آج تک کھانا تقسیم ہوتا ہے - ہری موہن درپن نارائن

کے چوتھے لڑکے ویندا ربہن تھے زبان انگریزی مین کامل مہارت رکھتے تھے۔ اُنکے لڑکے آنندن جو نندلال کے نام سے مشہور تھے موسیقی کے حامیون مین تھے اور خود بھی ستار خوب بجاتے تھے۔ اُن کے تین لڑکون مین سے اُپندرو موہن اب تک بقید حیات ہین۔ پرسنو کمار گوپی موہن کے چھٹے لڑکے علم قانون کے مشہور عالم تھے جنکی اکثر قانونی کتابین مشہور و معروف ہین۔ اُنکا کتب خانہ قانونی ملک کے عمدہ کتب خانون مین شمار کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے پہل لیجسلیٹو کونسل بنگال اور پھر گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر مقرر ہوے۔ اُنکے نام سے کلکتہ یونیورسٹی مین لا پروفسر شپ قائم ہوئی جسکے لیے اُنھون نے تین لاکھ روپیہ اپنے وصیت نامہ مین علیحدہ کیے تھے۔ اور چار لاکھ کے قریب اور امور خیر کے لیے مقرر کیے تھے۔ ہر کمار گوپی موہن کے پانچوین لڑکے نے سنسکرت طلبہ کے وظیفون مین زر خطیر صرف کیا۔ چار مذہبی کتابین تصنیف کین۔ ایک کتب خانہ سنسکرت قلمی کتابون کا قائم کیا۔ علم موسیقی کے جاننے والون کی کمال قدردانی کی اور خود بھی اس فن مین درجۂ کمال رکھتے تھے۔ اُنھون نے ۱۸۵۸ء مین انتقال کیا اور دو لڑکے چھوڑے۔ جوتندر و موہن۔ سُرندرو موہن۔ باشندگان ہندوستان مین آپ اول شخص ہین جنکو خطاب ڈاکٹر آف میوزک حاصل ہوا اور سکنائے بنگالہ مین اول آپ ہی کو امتیاز نائٹ بیچلر شپ یونائٹڈ کنگڈم گریٹ برٹن و آئرلینڈ کا عطا ہوا۔ آپ نے ہندو کلج کلکتہ مین تعلیم پائی اور چودہ برس کی عمر مین ایک کتاب علم جغرافیہ مین تالیف کی اور اُسکے ایک سال کے بعد ایک جدید ڈراما بنگالی زبان مین تصنیف کیا جسکا نام ﴿ تا ولی ہے اور اُسکے چند ہی روز کے بعد کالیداس کے مشہور ڈراما مالا و لگنی متر اکو بنگالی زبان مین ترجمہ کیا ہے آپ علم تاریخ طبعی کے عالم ہین۔ اور وحوش وطیور کے شناخت افعال و خواص مین کمال حاصل کیا۔ اور ایک زمانہ مین ایک نہایت عمدہ زندہ عجائب خانہ آپ نے بذات خود قائم کیا تھا۔ جانورون کی آواز کے پہچاننے مین آپکو کمال ہے علم موسیقی ہند

مین آپ نے پہلے لچھمی پرشاد اور پھر شیتر اموہن گوسائین سے جو اس علم کے کامل اُستاد تھے تعلیم پائی بعدہٗ اہل یورپ کی موسیقی کو ایک جرمن پروفیسر سے حاصل کیا۔ اس علم و فن مین تبحر حاصل کرنے کی غرض سے آپ نے انگلستان سے اس علم کی اعلےٰ درجہ کی تصانیف منگائین اور قدیم سنسکرت نسخہ بنارس کشمیر نیپال اور دیار دمصار سے فراہم کیے۔ اب آپ کا کتب خانہ اس علم کا اس ملک مین لاثانی ہے۔ ۱۸۷۱ء مین آپ نے ایک تعلیم گاہ موسیقی سکھانے کے لیے قائم کی۔ اور پھر ۱۸۸۱ء مین ایک اکیڈمی (اقدمیہ یعنی بڑا مدرسہ) قائم کی۔ یہ دونون تعلیم گاہین تاحال آپ کے ذاتی مصارف اور صدارت سے قائم ہین۔ مدت سے یہ فن شریف ہندوستان مین تنزل کی حالت مین تھا حتی کہ اعلیٰ درجہ کے لوگ اسکو معیوب جانتے تھے آپکی متواتر و متصل کوششون اور متعدد تصانیف کے ذریعہ سے اسکی تحصیل مہتم بالشان امور مین داخل ہوئی اور اعلیٰ درجہ کے مذاق کی اشاعت ہونے لگی آپ نے نہ صرف ہندوستانی موسیقی کو ترقی دی بلکہ علی العموم اس فن سے آپ کو خاص محبت ہے چنانچہ رائل کالج آف میوزک کو ایک معتد بہ رقم عنایت کی تاکہ ایک طلائی تمغہ سالانہ سب سے لائق اور مستعد طالب علم کو دیا جائے۔ آپ نے لندن کمیٹی کی درخواست پر نیشنل انتھم (سلامتی بادشاہ) کے لیے بارہ دھنین ایجاد کین اور لطف یہ کہ سب ہندوستانی راگنیون مین ہین جنکو کمیٹی نے نہایت پسند کیا اور انھین کو جاری کیا۔ آپ نے ہندو موسیقی کی سرتیون کے بجانے کے لیے تئیس مضراب ایجاد کرکے انکو نمائش گاہ مین روانہ کیا۔ اور ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "ہندوستان کی بائیس سرتیان" ہے یہ مضراب گورنمنٹ آف انڈیا کی فرمائش سے آپ نے ایجاد کی ہین اسوجہ سے کہ مسٹر انگزینڈر ایلس جو میوزک کمیٹی نمائش ۱۸۸۶ء واقعہ لندن کے ممبر تھے انھون نے آپ کی نسبت یہ رائے ظاہر کی کہ ہندوستان مین آپ سے زیادہ لائق کوئی شخص

نہین ہے جو ایسی مضرابین بناتا جنسے ہندو راگ کی بارہ سرتیان بجائی جاسکین یا اُنکی صحت اور عدم صحت کو جانچ سکے۔ آپ نے ہندو موسیقی کو بذریعہ رموز تعبیر کرنے کا جدید طریقہ ایجاد کیا جو بذریعہ آپ کی تصانیف اور تعلیم گاہ کے ملک مین شایع ہونے لگا۔ آپ نے علم موسیقی اور اُسکے متعلقات مثل ڈراما و تھیٹر وغیرہ مین ایسی نمایان ترقیان اور ایسے مفید ایجادات کیے ہین جو مدتہاے دراز تک آپ کے نام کے ساتھ یادگار رہینگے۔ علاوہ علم موسیقی کے آپ کا مذاق اور فنون لطیفہ مین بھی اعلیٰ درجہ کا ہے چنانچہ آپ جواہرات کے بڑے مبصر ہین اور اس فن خاص مین آپ کی ایک تصنیف منی مالا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے اعزاز ذاتی اور خاندانی کی وجہ سے اکثر اوقات فرمانروایان ملک اور شہزادگان اور رؤساے عظام آپکے مکان پر تشریف لائے اور مہمان ہوے اور آپ کے حسن اخلاق خوش انتظامی بالتخصیص اظہار کمال موسیقی سے محظوظ اور ممنون ہو کے واپس تشریف لے گئے۔ دربار قیصری ۱۸۷۷ء عیسوی کے چند روز کے بعد آپ نے ایک ڈرائنگ روم کی نمائش مین حضور قیصرۂ آنجہانی کی مختلف الاقوام رعایا کو مغنین کے لباس مین اپنے اپنے ملکون کا راگ گاتے ہوے دکھایا جوبلی ۱۸۸۷ء کے موقع پر انٹرنیشنل جوبلی پارٹی کے مہمانون مین جسمین ممالک عالم کے جنرل کانسل اور وائس کانسل مقیم کلکتہ تجار و مہاجن شریک ہوے۔ ہز اکسلنسی گورنر چندرنگر مقبوضہ فرانس گورنمنٹ بھی شریک تھے۔ معزز سیاح جو اور ملکون سے ہندوستان کی سیر و سیاحت کے لیے آتے ہین وہ ہندوستانی راگ کے سننے کی غرض سے آپ سے ملاقات کرتے ہین۔ مثلاً جنرل گرینٹ پریسیڈنٹ سابق امریکہ مع لیڈی صاحبہ ہز رائل ہائنس آرچ ڈیوک لیوپولڈ۔ ہز رائل ہائنس ڈیوک آف مکلنبرگ شیورن۔ لارڈ جارج ہملٹن۔ لارڈ امپٹہل۔ سر مونیر ولیڈی ولیمس سفیر چین۔ وزیر نیپال وغیرہ وغیرہ۔ آپ کو طلائی تمغہ پہنانے کی غرض سے حضرت

پوپ نے روم مین طلب کیا تھا مگر بوجوہات خانگی آپکا جانا ملتوی رہا۔ ۱۸۸۰ء مین آپ کو موسٹ امینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر اور خطاب راجگی مرحمت ہوا۔ ۱۸۸۴ء مین حضور قیصرۂ ہندوستانی نے آپ کو نائٹ بیچلر آف دی یونائیٹڈ کنگڈم مقرر فرمایا۔ گورنمنٹ ہوس مین داخل ہونے کی اجازت عام آپ کو حاصل ہے آپ حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہین۔ کلکتہ کے جسٹس آف دی پیس ہین اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو ہین فیلاڈلفیا یونیورسٹی سے آپ کو ڈاکٹر آف میوزک کی ڈگری عطا ہوئی جسکو گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا۔ یونیورسٹی اکسفورڈ نے بھی آپ کو ڈاکٹر آف میوزک کی ڈگری آپکی عدم حاضری مین مرحمت کی جو بہت بڑی عزت خیال کیجاتی ہے اسکے علاوہ آپکو مختلف ممالک سے خطاب نائٹ ہڈ۔ اور تحفہ تحائف از قسم فوٹو گراف و دستخط ہاے وخطوط وغیرہ موصول ہوے ہین۔ سکونت کلکتہ۔

جوتندرو موہن ٹگور مہاراجہ سر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۱۸۳۱ء

آپ کلکتہ کے مشہور خاندان ٹگور کے رکن اعلیٰ اور بابو ہرکمار ٹگور کے خلف اکبر ہین آپ کے برادر اصغر کا نام سر شوریندر موہن ٹگور ہے جنکی سوانح عمری مین اس خاندان کے مفصل حالات درج ہوے ہین۔ ہرکمار ٹگور برادر اکبر آنریبل پرسنو کمار موصوف ۱۸۵۸ء مین راہی عدم اور مہاراجہ سر جوتندرو موہن ٹگور اُنکے جانشین اور افسر خاندان ہوے۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۱ء مین واقع ہوئی۔ آپ نے ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم حاصل کی اور اسکے بعد کپتان ڈی۔ ایل۔ رچارڈسن اور اور معلمون سے پڑھا۔ آپ کی طبیعت مین بدو شعور ہی سے انگریزی اور بنگالی علم ادب خصوصاً نظم کی طرف سے ایک خاص ذوق پایا جاتا تھا۔ دیسی زبان مین اکثر بنگالی ڈراما و نقلین آپ کی تصانیف سے مشہور ہین جن مین غالباً "بدیا سندر ناٹک" سب سے زیادہ عمدہ اور مقبول ہے آپ نے

مدناپور کے قحط زدہ لوگون کو امداد پہونچانے مین ۱۸۶۶ء مین گورنمنٹ کی نہایت
مدد کی - بہت عرصہ تک آپ برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے آنریری سکرٹری رہے اور
۱۸۷۹ء مین اور دوبارہ ۱۸۹۱ء مین اُسکے پریسیڈنٹ منتخب ہوے جسکا کام اسوقت
تک بدستور انجام دے رہے ہین - اور ۱۸۷۰ء مین بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر مقرر
ہوے اور ۱۸۷۲ء مین اسی کونسل کے دوبارہ ممبر ہوے - اور ۱۸۷۱ء مین آپ راجہ
کے خطاب سے ممتاز اور اسی سال اپریل مین حاضری عدالت دیوانی سے مستثنیٰ ہوے
اور جنوری ۱۸۷۷ء مین جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر آپ کو مہاراجہ
کا خطاب عطا ہوا - اور اسی سال ماہ فروری مین گورنر جنرل کی لیجس لیٹو کونسل کے
ممبر مقرر ہوے اور ضابطۂ دیوانی کے مسودۂ قانون کی بحث و مباحثہ کے متعلق
گورنمنٹ کو نہایت قیمتی مدد دی - جس کے جلدو مین ۱۸۷۹ء مین پھر ممبر کونسل مقرر
ہوے اسی سال آپ کو سی - ایس - آئی - کا خطاب مرحمت ہوا اور فروری ۱۸۸۱ء
مین تیسری مرتبہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر مقرر ہوے - مئی ۱۸۸۲ء مین کے - سی
ایس - آئی - اور جنوری ۱۸۹۰ء مین مہاراجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز ہوے - اور
دوسرے سال ماہ جنوری مین آخرالذکر خطاب ان کے خاندان کے لیے موروثی قرار
دیا گیا - آپ نے وہ وسیع قطعۂ اراضی عطا کیا جہان میو ہاسپٹل کی عمارت تعمیر ہوئی
ہے اور اس کی امداد کے لیے دس ہزار کا عطیہ اضافہ کیا - آپ کی فیاضی کے اظہار
کے طور پر میو ہاسپٹل کا ایک وارڈ آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہوا ہے - اور
آپ نے چند نہایت بیش قیمت وظائف اپنے والد اور اپنے چچا آنریبل پرسنو کمار
ٹگور - سی - ایس - آئی - کے نام سے مقرر کیے ہین - اور آپ نے ایک طلائی بازوبند
کے لیے جو کلکتہ یونیورسٹی کی زبان سنسکرت کے عمدہ طالب علم کو سالانہ دیا جائیگا اور
ایک طلائی تمغہ کے لیے جو اُس طالب علم کو دیا جائیگا جو [illegible]

بعد امتحان مین کامیابی حاصل کرے اور ایک اور طلائی تمغہ کے لیے جو علم طبعیات کے عمدہ طالب علم کو ملا کریگا فنڈ علیحدہ کر دیے ہین-آپ کلکتہ کے جسٹس آف دی پیس اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور انڈین میوزیم کے متولی دسمبر ۱۸۹۲ء مین اس کے پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوے تھے) میو اسپتال کے گورنر اور ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر ہین-سنہ ۱۸۸۹ء مین پرنس البرٹ وکٹر کی تشریف آوری کلکتہ کے موقع پر استقبالی کمیٹی کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کا فخر بھی آپ کو حاصل ہو چکا ہے-آپ سنہ ۱۸۹۱ء مین کلکتہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے وائس پریسیڈنٹ اور سنہ ۱۸۹۱-۹۲ عیسوی مین فیکلٹی آف آرٹس کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہین-آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کو اپنے چچا آنریبل پرسنو کمار کی سنگ مرمر کی مجسم شبیہ نذر کی تھی جو سینٹ ہوس کے برامدہ مین نصب ہے-آپ نے اور آپ کے بھائی راجہ سر سرندر و موہن ٹگور نے مشترکہ طور سے میونسپلٹی کلکتہ کو ایک سڑک جاری کرنے کے لیے ایک قطعۂ اراضی دیا ہے جسکا نام اُنکے والد کے نام پر رکھا جائیگا اور جسمین نصب کرنے کے لیے آپ اپنے ذاتی مصارف سے اپنے والد کے نصف قد کی سنگ مرمر کی شبیہ عطا کرینگے-آپ نے ہندو بیواؤن کی پرورش کے لیے ایک لاکھ روپے کا ایک فنڈ "مہاراج ماتا شب سندری دیبی کا ہندو بیواؤن کا فنڈ" کے نام سے قائم کیا ہے-آپکے بیٹے اور وارث مہاراج کمار پرودت کمار ٹگور ہین سکونت کلکتہ

بجے چند مہتاب-مہاراج کمار بردوان-ولادت ۱۹-اکتوبر ۱۸۸۱ء

آپ کوٹلی ضلع لاہور ملک پنجاب کے کپور کھتری خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو وسط سترھوین صدی مین پنجاب سے وارد بردوان ہوا تھا-آپ کو سابق مہاراجہ آفتاب چند مہتاب نے متبنی کیا تھا جو مہاراجہ مہتاب چند راے کے متبنی بیٹے تھے اور جنھون نے سنہ ۱۸۸۱ء مین گدی نشین ہوکر سنہ ۱۸۸۵ء مین قبل از وقت انتقال کیا-

آپ فی الحقیقت راجہ بن بہاری کے صاحبزادہ ہین جو خود بھی کپور خاندان کے
ایک رکن ہین اور آپ کی نابالغی کی وجہ سے آپ کے ولی اور آپ کی وسیع ریاست
کے منتظم ہین۔ مہاراجہ مہتاب چند راے مہاراجہ تیج چند راے کے متبنی بیٹے اور
جانشین تھے۔ مہاراجہ تیج چند راے کو ۱۸۱۷ء مین شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے بذریعہ
ایک سند کے خطاب مہاراجہ دھراج اور دیگر اعزاز عطا فرمائے تھے۔ مہاراجہ
مہتاب چند راے ۱۶ اگست ۱۸۳۲ء کو مہاراجہ تیج چند راے کے جانشین ہوے اور
۳۰ اگست ۱۸۳۳ء کو گورنر جنرل لارڈ ولیم بنٹنک نے بذریعہ فرمان اُنکے واسطے
خطاب مہاراجہ دھراج بہادر قائم و برقرار رکھا ۱۸۶۸ء مین اُنھون نے اپنے
اور اپنے وارثین کے واسطے ہر مجسٹی ملکۂ معظمہ مرحومہ سے موجودہ خاندانی اسلحہ وغیرہ کے
رکھنے کی اجازت حاصل کی۔ ۱۸۷۷ء مین دربار دہلی کے موقع پر اُن کو بطور ذاتی اعزاز
کے تیرہ توپون کی سلامی کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ اُنھون نے اپنی ریاست و رعایا کو اپنی
خوش انتظامی سے نہایت سرسبز و خوش و خرم رکھا تھا سنتھال بغاوت ۱۸۵۵ء
مین اور غدر ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے گورنمنٹ انگلشیہ کو نہایت قیمتی مدد دی تھی۔
اُن کی خیر خواہی اور وفاداری کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ اُنھون نے ہندستانی
عجائب خانۂ کلکتہ کو ملکۂ معظمہ مرحومہ کا ایک سنگ مرمر کا اسٹیچیو نذر کیا تھا۔ مہاراجہ
صاحب نے اپنے کو ہمیشہ پولٹیکل تحریکات سے علیحدہ رکھا اور یہی سبب تھا کہ اُنھون نے
برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے ساتھ کبھی کوئی ہمدردی نہین ظاہر کی۔ اُنھون نے
بردوان مین ہر مذہب و ملت کے لڑکون کے لیے اینگلو ورنیکیولر اسکول قائم
کیا تھا جو اب کالج ہو گیا ہے اور انگریزی بنگالی سنسکرت اور فارسی کی مفت
تعلیم دیتا ہے۔ اس کالج مین تعلیم نسوان کے لیے بھی ایک صیغہ علیحدہ ہے۔
اُنھون نے بردوان اور کلنا کے مریضون کے واسطے کئی شفاخانے بھی کھولے تھے

جو ابتک جاری ہین - چونکہ وہ خود بھی نہایت تعلیم یافتہ رئیس سکھے اسلیے اہل علم کی قدر کرتے سکھے اور لٹریچر (علم ادب) وغیرہ کی ترقی مین زر کثیر صرف کیا تھا - اُنھون نے رامائن - مہابھارت و دیگر مذہبی کتابون کا بنگالی زبان مین ترجمہ کرایا ہے جنسے لوگ بہت کچھ مستفید ہو رہے ہین - گورنر جنرل ہند نے اُن کی عمدہ پبلک خدمات کے صلہ مین اُنکو ۱۸۶۴ء مین مجلس واضع آئین وقوانین کا ممبر مقرر کیا تھا جہان اُنھون نے نہایت قابلیت سے اپنے فرائض انجام دیے - مہاراجہ صاحب نے بھاگلپور مین - ۲۶ - اکتوبر ۱۸۷۹ء کو انتقال کیا - آپ اپنے مورث اعلیٰ کے لائق جانشین ہین اور اگرچہ ہنوز نوعمر ہین مگر قابل وہونہار معلوم ہوتے ہین - سکونت بردوان -

بن بہاری کپور - راجہ - ولادت - ۱۱ - نومبر ۱۸۵۳ء - آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو راجہ کا خطاب عطا ہوا اور آپکو مہاراجہ دھراج مہتاب چند بہادر رئیس بردوان کے تیسرے بھائی نے - ۳۱ - اگست ۱۸۵۶ء کو متبنیٰ کیا تھا اور ۱۸۷۰ء مین آپ راج بردوان کے دیوان اور ۱۸۷۹ء مین بردوان راج کونسل کے وائس پریسیڈنٹ مقرر ہوے اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کی تقریب مین آپ کو ایک اعزازی سرٹیفکیٹ (سند) عطا ہوئی اور آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ بردوان کے ممبر مقرر ہوے اور ۲۳ - جنوری ۱۸۸۵ء کو بنگال لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر منتخب ہوے اور ۱۸۸۵ء مین بردوان راج کے جوائنٹ منیجر اور ۱۸۹۱ء مین منیجر کیے گئے اور ایک مدت مدید تک ریاست بردوان اور ملک کی قابل تحسین خدمات انجام دین آپ موجودہ مہاراج کمار بردوان (ولادت ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء) کے والد ماجد اور مہاراجہ آفتاب چند بہادر کے برادر

نسبتی اور ہزہائنس مہاراجہ مہتاب چند بہادر آنجہانی والی بردوان کے حقیقی بھانجے ہین سکونت بردوان -
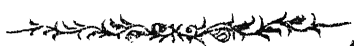
پرموتھو بھوشن دیب راے - راجہ مقام نلڈنگہ - ولادت ۲۲ دسمبر ۱۸۵۸ء

آپ ۱۸۷۰ء مین اپنے والد اور نلڈنگہ کے نوین راجہ راجہ اندو بھوشن دیب راے کے انتقال کے بعد بزمانہ نابالغی وارث ریاست ہوے - آپ کا تعلق اُس خاندان سے ہے جو اپنے تئین وشنوداس ہزرا کی نسل مین بتاتا ہے جو سولھوین صدی کے آغاز مین ضلع جسر واقع بنگال مین آکر آباد ہوے تھے - ان کے بیٹے سرمنیت راے نے ایک باغی پٹھان سردار کو قتل کر کے ناموری حاصل کی تھی اور اس کارگزاری کے صلہ مین صوبہ دار بنگالہ نے اُن کو جاگیر اور "زنبیر خان" کا خطاب عطا کیا - ان کی تین پشتون کے بعد چندی چرن دیب راے نے جو ۱۶۵۶ء مین فوت ہوے راجہ کدار یشور کو قتل کیا اور شاہ عالم شہنشاہ دہلی کی سرکار سے راجہ کا خطاب حاصل کیا - اُن کے جانشین اور دوسرے راجہ اندر نرائن نے بہت سے ہندو مندر تعمیر کیے جو اِسوقت تک موجود ہین - تیسرے راجہ سوریہ نرائن دیب راے ۱۶۹۸ء مین اور چوتھے راجہ رن دیب راے ۱۷۴۶ء مین اور پانچوین راجہ کرشنا دیب راے ۱۷۸۰ء مین راہی عدم ہوے - اور اندو بھوشن راے ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوے جو نوین راجہ تھے اُنھون نے ۱۸۵۴ء سے ۱۸۷۰ء تک حکمرانی کی - راجہ حال دسمبر ۱۸۷۹ء مین سن بلوغ کو پہونچے اور ۲۶ - جون ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپ نے تعلیم سنسکرت کے وظائف اور تعلیم نسوان کے لیے تمغہ مقرر کیے جس کی بنا پر گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا - آپ نے ایک "ہائر کلاس انگلش اسکول" اعلیٰ درجہ کا انگریزی اسکول اور ایک ڈسپنسری (شفاخانہ)

تعمیر کرایا ہے جسکے مصارف انتظام خود ادا کرتے ہین - آپ ڈسٹرکٹ بورڈ جسر اور برٹش انڈین الیسوسی ایشن سے کے ممبر بھی ہین - آپ کے دو فرزند ہین پننگ بھوشن دیب راے - ولادت ۱۸۸۳ء - مرگنگ بھوشن دیب راے - ولادت ۱۸۸۹ء - سکونت نلڈانگہ جسر -

---

پدمانند سنگھ - راجہ بہادر - راجہ بنیلی - آپ کو آپ کے والد راجہ لیلانند سنگھ بہادر کی جانشینی پر بطور ذاتی اعزاز کے ۲ جنوری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - آپ کے پردادا راجہ دولار سنگھ نے جنگ نیپال مین برٹش گورنمنٹ کی خدمات انجام دین جس کے صلہ مین راجہ بہادر کا خطاب اُن کو مرحمت ہوا تھا مگر انھون نے ۱۸۲۱ء مین انتقال کیا - اُن کے بعد اُنکے بیٹے راجہ پدمانند سنگھ کے نام یہ خطاب جاری رہا جنھون نے ۱۸۵۱ء مین رحلت کی - اور اُسی طریقہ سے اُن کے فرزند راجہ لیلانند سنگھ یعنے راجہ حال کے والد کے نام پر بطور اعزاز ذاتی کے خطاب مذکور برقرار رہا - سکونت بنیلی - پورنیہ -

---

علی محمد - سید - شاد تخلص - خان بہادر - ولادت ۱۸۴۶ء - آپ کا پدری سلسلۂ نسب حضرت رسالتمآب صلعم سے اور مادری خاندان ارزوک اشخلو سے ملتا ہے - آپ نے قدیم طریقہ سے علوم عربی اور فارسی حاصل کیے - ابتداے عمر مین آپ کو مستند اہل زبان اُردو اور فارسی سے صحبت رہی - پندرہ برس کی عمر سے شعر گوئی کا مستقل مذاق ہے اور اس فن کو آپ نے درجۂ کمال پر پہونچا دیا ہے - آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہین - آپ نے اپنی شاعری مین ایک خاص رنگ پیدا کیا ہے جو ابتدا مین سخت مخالفت اور انتہا مین عام مقبولیت کا باعث ہوا - اگرچہ ابتدائی

کلام آپ کا بعض ناگہانی اتفاقات کی وجہ سے ضائع ہوگیا تاہم اب بھی بہت کچھ موجود ہے - آپ کی شاعری کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک جرمن اور امریکا تک پہونچی ہوئی ہے - علاوہ دیگر اصناف نظم کے آپ مرثیہ بھی کہتے ہین اور بہت اچھا کہتے ہین - حضور قیصرۂ آنجہانی کے جشن جوبلی شصت سالہ کی تقریب مین آپ نے ایک مبارکباد نظم کرکے نہایت عمدہ مخملی بڑے پردہ مین جواہرات اور موتیون سے زردوزی کے عمدہ کاریگرون سے کڑھوائی - یہ بیش قیمت تحفہ حضور قیصرۂ آنجہانی کی خدمت مین باریاب اور حضور آنجہانی کا مورد تحسین ہوا - آپ کو سنہ ۱۸۹۰ع مین خطاب خان بہادر عطا ہوا - آپ مشاہیر اور کملاے ہندوستان سے ہین اور صدہا شاگرد آپ سے مستفید ہوتے ہین - آپکی زوجۂ اولی سے ایک لڑکا اور زوجۂ ثانیہ سے ایک لڑکی موجود ہے - سکونت عظیم آباد عرف پٹنہ -

---

انکھے چرن متر - راے بہادر - ولادت ۱۲ مئی سنہ ۱۸۳۹ع - آپ مقام وکرمپور کے متر خاندان سے ہین - آپ کو مقام لوشائی کے مختلف محاربون کی نمایان خدمات کے صلہ مین خطاب راے بہادر یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ع کو مرحمت ہوا ہے - سکونت راجہ باڑی منشی گنج ڈھاکہ اور چٹگاؤن -

---

نصیرالدین احمد - مولوی سید - خان بہادر - آپ کو خدمات ملکی کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ عیسوی کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا - آپ قصبہ بہار واقع پٹنہ کے آنریری مجسٹریٹ بھی ہین - سکونت بہار پٹنہ -

رام گوتی مکرجی - رائے بہادر - آپ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین ریلوے برانچ کے ایک معزز افسر تھے - آپ نے نلہٹی اسٹیٹ ریلوے کی منیجری کے عہدہ کے زمانے مین قحط اور دیگر امور کے متعلق کارہاے نمایان انجام دیے ہین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت کلدیہ - بردوان -
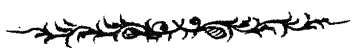
سُنتی دیوی - ہر ہائنس - مہارانی - کرون آف انڈیا - ولادت ۱۸۶۳ء آپ بنگال کے مشہور و معروف رفارمر بابو کیشب چندر سین کی بڑی صاحبزادی ہین آپ کی قوم ویدیہ ہے - آپ کے پردادا کا نام رام کمل سین تھا جو اپنی فیاضانہ طبیعت اور انگریزی و بنگالی لغت کی تالیف کی وجہ سے نہایت ممتاز و مشہور تھے - پیارے موہن سین آپ کے دادا کا نام تھا جنھون نے آپ کے والد بزرگوار کی صغر سنی ہی مین انتقال کیا - آپ کے والد برہمو سماج کے بانی اور اُسکے سرغنہ تھے - انھون نے صرف مذہبی ہی اصلاح نہین کی بلکہ بنگالی سوسائٹی بالخصوص اور ہندو سوسائٹی کی بالعموم اصلاح مین کوشش بلیغ کی - وہ اپنے ملک کے بہت بڑے خیرخواہ تھے اُنھون نے قومی اصلاح کے واسطے مختلف تدابیر اختیار کی تھین - بعض سوسائٹیان اُن کی قائم کی ہوئی ابتک موجود ہین جنسے لوگون کو بہت بڑا فائدہ پہونچ رہا ہے - ۶ - مارچ ۱۸۷۸ء کو چودہ برس کی عمر مین آپ کے والد نے نوجوان مہاراجہ کوچ بہار کے ساتھ آپ کی شادی کردی - آپ کی شادی کے وقت آپکے شوہر عالی تبار مہاراجہ سر نریپیندر نرائن بھوپ بہادر - جی - سی - آئی - ای - سی - بی - بھی نہایت کمسن تھے - مہاراجہ کوچ بہار کا تعلق کوچی خاندان سے ہے - جن کے آباو اجداد تقریباً چار سو برس سے کوچ بہار مین حکمرانی کرتے آئے ہین -

اسی خانوادہ سے آسام کے بجنی اور دارنگ بیکنٹھ پور کے راے کاٹ اور رنگپور کے
پنگا خاندان نکلے ہین - مہاراجہ صاحب اگست ۱۸۶۳ء مین اپنے والد نریندر نرائن بھوپ
بہادر کے جانشین ہوے - شادی کے بعد مہاراجہ صاحب تکمیل تعلیم کے لیے
انگلستان کو روانہ ہوے اور ۱۸۷۹ء مین وہان سے واپس ہو کر باضابطہ مسند ریاست
پر جلوس فرمایا اور آپ کو مختلف خطابات مرحمت ہوے ۱۸۸۷ء مین قیصرۂ ہند کی جوبلی
کے موقع پر آپ مع مہارانی صاحبہ اور اپنے بچّون کے لندن تشریف لے گئے - وہان
جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ نے آپکو گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایمینینٹ آرڈر آف
دی انڈین امپائر کا خطاب اور مہارانی صاحبہ کو کرون آف انڈیا کا خطاب عطا
فرمایا - آپ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیان ہین - سکونت کوچ بہار -
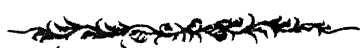
مہندر و لال سرکار - ڈاکٹر سی - آئی - ای - یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو - سی آئی
ای کے خطاب سے آپ ممتاز و مشرف ہوے - سکونت کلکتہ -
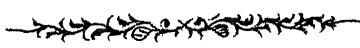
سرت چندر داس - سی - آئی - ای - راے بہادر - یکم جنوری ۱۸۸۷ء کو
خطاب مقدم الذکر اور اُس سے قبل خطاب موخر الذکر آپ کو مرحمت ہوا -
سکونت کلکتہ -

محمد علی نواب - چودھری - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء آپ کی
عمدہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپکو ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء کو لبطور ذاتی
اعزاز کے خطاب مذکور سے ممتاز فرمایا - سکونت پچھم گاؤن پرگنہ مومن آباد - ٹپرا -
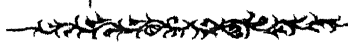
محمد اکرم حسین - افسر الملوک - مرزا بہادر - پرنس - آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علیشاہ سابق شاہ اودھ کے بائیسوین فرزند ہین آپ کو سنہ ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ ہند نے پرنس کا خطاب عنایت فرمایا - سکونت کلکتہ -

محمد کاظم حسین - خورشید مرزا بہادر - پرنس - آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادے ہین سنہ ۱۸۹۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکے آبائی اعزاز و مرتبہ کے لحاظ سے پرنس کا خطاب عطا کیا سکونت مٹیا برج - کلکتہ -

کالکا داس دت - راے بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۳ - جولائی سنہ ۱۸۴۱ء - آپ راے گوکل ناتھ دت کے فرزند ہین - آپ نے کرشنا گڈھ کالج اور پریسیڈنسی کالج مین تعلیم پائی - سنہ ۱۸۶۲ء مین بی - اے اور سنہ ۱۸۶۳ء مین بی - ایل کا امتحان پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۳ء مین جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوے - اگست سنہ ۱۸۶۹ء مین ریاست کوچ بہار کے دیوان مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۷۰ء مین کونسل ریاست کوچ بہار کے ممبر کیے گئے - آپ نے نہایت قابلیت اور لیاقت سے ریاست کوچ بہار کی وزارت کے فرائض مدت تک انجام دیے - اسکے صلہ مین آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو راے بہادر کا اور سنہ ۱۸۹۰ء مین سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت ہوا - آپکے تین فرزند ہین - (۱) چارو چندر دت - ولادت ۱۶ - جون سنہ ۱۸۶۷ء (۲) اٹل چندر دت - ولادت ۵ - جون سنہ ۱۸۷۰ء - (۳) نرمل چندر دت ولادت ۲۳ - جنوری سنہ ۱۸۸۱ عیسوی سکونت دیوانخانہ - کوچ بہار -

رادھکا پرسنو مکرجی - رائے بہادر - سی آئی - ای - ولادت ۱۸۳۹ء - جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی پنجاہ سالہ کے موقع پر رائے بہادر کا اور ۱۹۰۱ء مین سی آئی - ای - کا خطاب آپکو مرحمت ہوا آپکا تعلق ایک اعلیٰ درجہ کے کولین برہمن خاندان سے ہے آپ انند چندر مکرجی رئیس گوشائین درگاپور ضلع ندیا کے فرزند ہین اور آپ زمیندار اور پریسیڈنسی حلقہ کے انسپکٹر مدارس ہین - آپنے کرشنا گڈھ مین اور پریسیڈنسی کالج مین تعلیم پائی ہے - ۱۸۵۴ء مین ادنیٰ وظیفہ اور ۱۸۵۵ء مین بنگال کے کالجون کے تمام طلبا پر فوقیت حاصل کر کے اعلیٰ وظیفہ پایا اور ۱۸۵۹ء مین گورنمنٹ کی ملازمت مین ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدہ پر مقرر ہوے اور ۱۸۶۳ء مین حفظان صحت کے متعلق بنگالی زبان مین ایک کتاب شائع کی اور ۱۸۶۸ء مین طبیعی جغرافیہ لکھا اور اسی سال بنگال مین تعلیم نسوان کو ترقی دینے کی تحریک کی جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا - آپ ہی نے ۱۸۷۲ء مین اول اول بنگال کے پراویڈنٹ انسٹیٹیوشن کی تحریک کی جو اب ہندو فیملی انیوٹی فنڈ کے نام سے موسوم ہے - اور اُسکے آپ ڈائرکٹر بھی تھے - ۱۸۷۳ء مین ہگلی نارمل اسکول کے ہڈماسٹر اور ۱۸۷۶ عیسوی مین اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس قسمت بھاگلپور مقرر ہوے اور ۱۸۸۲ء مین عدالتہاے بہار مین بجاے اُردو تحریر کے کیتھی جاری ہونے کی سفارش مین ایک مضمون شائع کیا اسی سال پریسیڈنسی ڈویزن کے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس اور ۱۸۸۴ء مین پریسیڈنسی سرکل کے انسپکٹر اسکولات (درجۂ چہارم بنگال ایجوکیشنل سروس) اور سنٹرل ٹکسٹ بک کمیٹی بنگال کے سکرٹری اور ۱۸۸۵ء مین کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے اور اُسوقت سے یونیورسٹی کی مختلف کمیٹیون اور بورڈس آف اسٹڈیز مین آپ عملی کام کرتے رہے - ۱۸۸۶ء مین اُس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوے جس نے گورنمنٹ اسکولون کے متعلق دارجیلنگ مین نشست کی تھی - اور ۱۸۸۷ء مین تعلیم نسوان کی توسیع اور اسکولون کو امداد کے قواعد پر غور کرنے کے لیے جو کانفرنس قائم ہوئی تھی اُسکے

آپ ممبر اور سکرٹری مقرر ہوے تھے آپ کی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ سے نے
بارہا شکریہ ادا کیا ہے - آپ بہیون اسکول کمیٹی کے ممبر اور اڈن ہندو ہوسٹل کلکتہ
کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے ممبر اور سکرٹری - یوزفل لٹریچر سوسائٹی کے ممبر گورنمنٹ
انجنیرنگ کالج شب پور کے بورڈ آف وزٹرس کے ممبر اور ترقی علوم وفنون
کے متعلق انڈین ایسوسی ایشن کی کمیٹی انصرام کے ممبر ہین - آپ ۱۸۵۹ع سے
اپنے وطن کے ایک ہائی انگلش اسکول اور ایک گرلس اسکول کے معاون اور
حامی ہین - سکونت درگا پور -
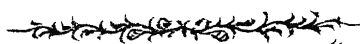
سورج بھان سنگھ - راجہ - ولادت سمت ۱۸۹۱ بکرمی آپ راجہ سالباہن
کی اولاد مین ہین - آپ ہندی - فارسی اور انگریزی علوم سے ماہر ہین - آپ کی پہلی
شادی ریاست ڈمراؤن مین ہوئی - آپ گورنمنٹ انگریزی کے ہمیشہ خیرخواہ رہے
اور باغیون کے ساتھ جنگ کرنے کے صلہ مین ۱۸۵۹ع مین راجہ بہادر کا خطاب
مع سند کے عطا ہوا - بنارس کے دربار عام مین ہز اکسلنسی ویسرائے وگورنر جنرل ہند
نے آپ کو نو پارچہ کا خلعت مرحمت کیا اور مہاراجہ کنور سنگھ کے علاقہ مین پانچہزار کی
جاگیر عطا کی گئی - راجہ مہیشر بخش سنگھ رئیس ڈمراؤن آپ کے پھوپھا تھے آپ کے
علاقہ مین چونکہ شیر کا شکار بکثرت ہے لہذا اکثر انگلش حکام اور راجگان والا مقام آپکے
یہان مہمان ہوتے ہین - اب آپکا زمانہ شیب ہے فی الحال آپ یاد خدا مین اپنی
حیات مستعار بسر کر رہے ہین - سکونت بھگوانپور - پرگنہ چین پور ضلع آرہ -

اشرف الدین احمد - شرافت الدولہ - مولوی - سید - خان بہادر - ولادت
۶ - جنوری ۱۸۵۵ع آپ کے جد امجد سید اسد الدین احمد عرف احمد علی مغفور اوائل

تسلط گورنمنٹ انگلشیہ مین ضلع مرادآباد مین تحصیلدار تھے اُنھون نے لارڈ لیک صاحب
کی ماتحتی مین راجپوتانہ اور مالوہ مین کارہاے نمایان انجام دیے تھے۔ آپ کے والد
ماجد وزیر السلطان فخر الملک نواب سید محمد امیر علیخان بسر ورعرصہ تک حضرت
محمد واجد علی شاہ شاہ اودھ کی سرکار مین عہدۂ وزارت و مدار المہامی پر ممتاز رہے
آپ نے ۱۸۶۳ء سے مدرسۂ عالیہ کلکتہ سے اپنی تعلیم علوم عربی و فارسی و انگریزی
کو شروع اور ۱۸۷۵ عیسوی مین ڈفرن کالج مین ختم کیا۔ اسکے بعد ایک سال تک حضرت
شاہ اودھ کے زمرۂ مصاحبین مین داخل رہے۔ چنانچہ شاہ اودھ کی بارگاہ سے
شرافت الدولہ بہادر کے خطاب اور کلاہ عالم اپسند سے سرفراز کیے گئے اور سو روپیہ
ماہوار مشاہرہ مقرر ہوا۔ ۲۵۔ جون ۱۸۷۵ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے امام باڑہ محسنیہ
ہگلی کی تولیت آپکے سپرد کی ۱۸۷۷ء مین گورنمنٹ کے حکم سے ہیڈ ضلع بردوان
کے دربار قیصری مین آپ کو حکام و روساے موجودین کے سامنے فرمان قیصری
پڑھنے کی عزت عطا ہوئی ۱۸۷۸ء مین ہگلی کے مینوسپل کمشنر مقرر ہوے۔
۱۸۸۹ء مین آپ کے والد ماجد غریق رحمت ہوے ۱۸۸۱ء مین گورنمنٹ
بنگال کی اجازت سے ہگلی کے آنریری مجسٹریٹ ہوے جس کے فرائض آپ آج تک
انجام دے رہے ہین۔ ۱۸۸۵ء مین ہگلی مین آپ نے ایک انجمن اسلامیہ کی بنا ڈالی
جسکے پرشوکت جلسون مین حکام و روساے کلکتہ و ہگلی و بردوان بارہا شریک
ہوتے رہے ہین۔ ۱۸۹۰ء مین آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے اور ۱۸۹۳ء
مین آپ کو خان بہادر کا خطاب اور شمشیر و خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ خان بہادر
صاحب کو سر سید احمد خان بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی سکرٹری محمڈن کالج علیگڈھ
نے کالج مذکور کا ٹرسٹی قرار دیا اور نواب شمس جہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا
رئیسۂ مرشدآباد نے بھی آپکو اپنی جائداد وقف کا متولی مقرر کیا۔ ۱۸۹۶ء مین

گورنمنٹ بنگال نے آپکو ہگلی جیل کا آنریری وزیٹر مقرر کیا اور ۱۹۰۱ء مین لنڈن آرٹ سوسائٹی کے آپ ممبر مقرر ہوے جسکے صدر نشین اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند ہین۔ زبان فارسی اور اُردو مین آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہین جو ملک مین مقبول ومشہور ہین۔ آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہین۔ آپ کے دو بھائی یعنے وزیر سلطان اودھ کے دو فرزند اور ہین تفضل الدولہ مولوی سید افضل الدین احمد (ولادت ۱۸۵۷ء) انسپکٹر رجسٹریشن صوبۂ بہار ہین اور مسٹر احسن الدین احمد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکلکٹر بیربھوم ہین۔ آپ کے فرزند سید وصی الدین احمد عرف سید علی نواب ہین جو ابھی زیر تعلیم ہین۔ سکونت۔ ہگلی۔
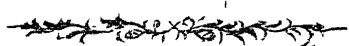
شیوراج نندن سنگھ۔ راجہ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ اپنے والد راجہ شیو نندن سنگھ بہادر کے انتقال پر ۱۸۶۷ء مین بزمانۂ نابالغی وارث ریاست ہوے آپ کو بطور اعزاز ذاتی ۳۔ مارچ ۱۸۷۵ء کو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ راجگان سیوہر کا خاندان مہاراجگان بتیا کی شاخ ادنیٰ مین ہے۔ راجہ دھنپت سنگھ راجہ بتیا وسیوہر کے انتقال کے بعد جوگل کشور سنگھ (متوفی کے نواسہ) اور سری کرشنا سنگھ (برادر عمزاد متوفی) مین جانشینی کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا جسکا تصفیہ آخر کار کونسل پٹنہ نے یہ کیا کہ بتیا کا راج اول الذکر اور سیوہر کا راج آخر الذکر فریق کو دیا جائے۔ سری کرشنا سنگھ اول راجہ سیوہر کے بیٹے راجہ دُشٹ دمن سنگھ نے جانشینی کے بعد ۱۸۱۶ء مین لارڈ مائرا سے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ اُن کے بعد اُن کے خلف اکبر راجہ رگھو نندن سنگھ بہادر ۱۸۲۰ء مین جانشین ہوے۔ یہ چونکہ لاولد تھے لہذا اُنھون نے اپنے بھتیجے شیو نندن سنگھ کو متبنیٰ کیا جو ۱۸۵۲ء مین وارث ریاست ہوے۔ غدر ۱۸۵۷ء مین اُنھون نے خدمات جلیلہ سرانجام دین جس پر

گورنمنٹ نے اُنکا شکریہ ادا کیا - اُنھون نے نہایت ضروری سڑکین تیار کرائین اور مختلف ملکی کام جاری کیے اور سنہ ۱۸۶۶ع کے قحط مین امدادی کام کھولدیے - اُنھون نے سنہ ۱۸۶۷ع مین انتقال کیا اور اُنکے بعد اُنکے فرزند راجہ حال بزمانۂ نابالغی وارث ریاست ہوے جو سنہ ۱۸۷۵ع مین گدی نشین اور راجہ بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے آپ نے سنہ ۱۸۷۳ع اور پھر سنہ ۱۸۹۰ع کے قحط مین عمدہ خدمات کین - آن کے چچا دیونندن سنگھ کو سنہ ۱۸۹۲ع مین راجہ کا خطاب عطا ہوا آپکے ایک بھائی راجکمار رروراج نندن سنگھ اور دو بھتیجے لچھمی نندن سنگھ اور کالکا نندن سنگھ ہین - سکونت مظفرپور -

سرجا کانت اچارجی - مہاراجہ - ولادت سنہ ۱۸۴۹ع آپ کو راجہ بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی تقریب مین ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۷ع کو اور مہاراجہ کا خطاب جناب ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک موقع پر ۲۲ - جون سنہ ۱۸۹۷ع کو اور راے بہادر کا خطاب دربار قیصری دہلی مین یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو عطا ہوا - اس خاندان کا سلسلہ سری کرشنا اچارجی سے ملتا ہے جسکے مورث اعلیٰ ایک مشہور موحد ہندو اودے نرائن اچارجی تھے جو نیایادرشن کی جلد آخر کسمنجلی کے مصنف ہین - سری کرشنا مکتاگاچی کے زمیندار تھے اور نواب ناظم بنگالہ کی سرکار مرشدآباد مین عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز و مامور تھے - خاندانی ماٹو (مقولہ) یہ ہے ”دنیا مین صرف نیکی ہی دولت ہے“ ڈھاکہ کالج مین وظائف قائم کرنے کی بنا پر سنہ ۱۸۷۳ع مین گورنمنٹ نے آپکا شکریہ ادا کیا اُسوقت سے اکثر اہم ضروریات ملکی مین آپ نے معتدبہ چندہ دیا ہے - سکونت - مکتاگاچی میمن سنگھ -

نرسنگھ دت - راے بہادر - ۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۴ع کو آپ کو خطاب راے بہادر

کا ذاتی طور پر عطا ہوا۔ سکونت ہوڑہ۔

رام اکھے چٹرجی - رائے بہادر۔ آپ سنہ ۱۹۰۵ء میں رائے بہادر کے خطاب سے مشرف و ممتاز ہوئے۔ سکونت کلکتہ۔

سرودا پرشاد رائے - رائے بہادر۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو برٹش گورنمنٹ نے خطاب رائے بہادر کا آپکو مرحمت فرمایا۔ سکونت جمنا مجگی۔

گوبند پرشاد سنگھ کھکرائی - رائے بہادر۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں آپکو بطور اعزاز ذاتی کے گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب رائے بہادر عطا فرمایا۔ سکونت بنگلا مسو۔

انند چندر سین - رائے بہادر۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت ہوا۔ سکونت سونارنگ منشی گنج۔ ڈھاکہ۔

جگیشور چندر چندر - رائے بہادر۔ آپکو بطور اعزاز ذاتی گورنمنٹ عالیہ ہند نے سنہ ۱۹۰۷ء میں رائے بہادر کے خطاب سے مشرف فرمایا۔ آپ ریونشا کالج کٹک کے لائیکچرر ہیں۔ سکونت چندر نگر۔

کالی پرسن گھوش - رائے بہادر۔ ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۷ء کو رائے بہادر کے خطاب سے ممتاز ہوئے۔ سکونت بھراکیر منشی گنج۔ ڈھاکہ۔

ترلوک ناتھ بنرجی - راے بہادر - آپ کو ۱۸۹۷ء مین راے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت کلکتہ -
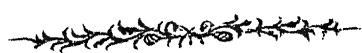
پیاری موہن بنرجی - راے بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو راے بہادر کا خطاب آپکو عطا ہوا سکونت باراست ۲۴ پرگنہ -

رادھا ناتھ راے - راے بہادر - آپ ۱۸۹۷ء مین بطور اعزاز ذاتی اپنی خدمات اعلی کے صلہ مین خطاب راے بہادر سے مشرف وممتاز ہوے - آپ بردوان ڈویزن کے مدارس کے انسپکٹر ہین - سکونت بالاسور ہوگلی -
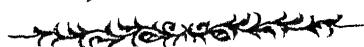
نرت گوپال بوس - راے بہادر - آپ کو ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو آپکی خدمات کے صلہ مین راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ اسسٹنٹ کمپٹرولر جنرل کے عہدہ پر مامور ہین - سکونت کلکتہ -

مادھب چندر راے - راے بہادر - ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو آپ خطاب راے بہادر سے ممتاز ومفتخر ہوے - سکونت کلکتہ -

امرت ناتھ متر - راے بہادر - آپ کو ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

گور چندر مان سنگھ ہری چندن مرد راج بھرمر بر را ے - راجہ بہادر

آپ کی ولادت نومبر ۱۸۵۶ء مین ہوئی ہے - آپ پرگنہ مضافات پوری (اڑیسہ بنگال) کے راجاؤن کے خاندان سے ہین - یہ خاندان بہت قدیم ہے جسکی بنیاد راجہ جادو راج گرگس گوتر راٹھور چھتری نے ڈالی تھی - آغاز سلطنت مغلیہ مین اس خاندان کے بانی کے قبضہ مین ضلع بانپور قلعۂ تیلادری - خروا - چالکا جھیل - قلعۂ پرگنہ اور پرگنہ جات بڈگر کوٹ اور ستھپارا تھے - یہ ریاست چودھوین پشت تک اُنکی آل واولاد کے قبضہ مین رہی لیکن حکومت مرہٹہ کے اخیر زمانے مین مہاراجہ پوری نے راجہ ہری سیوک سے جنگ کی اور باستثنا قلعۂ پرگنہ آخر الذکر کو تمام ریاست سے بیدخل کر دیا اور دو مضبوط قلعہ نکو بھی مسمار کر ڈالا جنکو راجہ ہری سیوک کے بزرگون نے ضلع بانپور مین تعمیر کیا تھا جس زمانہ مین اس صوبہ پر آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط ہو رہا تھا اور گورنمنٹ کی فوج ظفر موج اسطرف آرہی تھی تو اُنکی سربراہی فتح محمد جمعدار مالود نے مانک پٹن کے گھاٹ سے عبور کرنیمین کی - اس خدمت کے صلہ مین فتح محمد کو کمپنی نے پرگنہ جات مالود - پرگنہ - اندھاری - بڈگر کوٹ اور مانک پٹن بطور جاگیر مرحمت فرمائے - بعد چندے جب بمقام کٹک راجہ نے انگریزی حکام کے حضور مین حاضر ہو کر داد بیداد چاہی تو یہ ریاست محالات جاگیر سے خارج ہو گئی اور راجہ کو یہ حکم ہو گیا کہ محاصل لگان جاگیر دار کو دیا کرے - جب ۱۸۶۶ء مین بمقام اڑیسہ قحط عظیم برپا ہوا تو راجہ چندر سیکھر مان سنگھ نے اپنی رعایا کو قحط کی مصیبتون سے بچانے کی بہت کوشش کی اور ہزارہا مخلوق خدا کی جانین اُنکے سبب سے سلامت رہین - اس حسن خدمت کے صلہ مین گورنمنٹ عالیہ نے اُنکو خطاب سی - ایس - آئی - سے ممتاز و سرفراز فرمایا - راجہ چندر سیکھر مان سنگھ سی - ایس - آئی - نے ۴ جون ۱۸۷۲ء کو وفات پائی چونکہ اُنکے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے راجۂ حال گور چندر مان سنگھ ہری چندن مرد راج بھرمر بر را ے کو اپنا متبنی اور جانشین کیا تھا - یہ راجہ صاحب

بہت قابل۔ فرزانہ۔ منصف مزاج۔ کشادہ دل اور دیندار ہین۔ آپ مین بہت سے عمدہ صفات جمع ہین اور آپ نہایت پسندیدہ خصلت ہین۔ آپ نے متعدد مندر اور شوالے تعمیر کرائے ہین اور اپنے مستقر حکومت اور نیز مفصلات مین آپ نے کئی بڑے بڑے تالاب کھُدوائے ہین جنکے سبب سے عمدہ اور صاف وشیرین پانی لوگونکو بے زحمت میسر آتا ہے۔ آپ نے اپنی ریاست کے اطراف مین ایک حفاظتی بند بندھوایا ہے جسمین بہت کچھ صرف کرنا پڑا ہے اور جسکے بغیر افیون کی کاشت (اور یہی ایک چیز اس ریاست مین بہت ہوتی ہے) پر اکثر اوقات چلکا جھیل کی طغیانی آیا کرتی تھی۔ ابھی حال مین دو برس متواتر جو افیون کی کاشت پر تباہی نازل ہوئی تو آپ نے اپنی رعایا کو زر نقد اور غلہ دیکر اُنکی دستگیری کی اور مزدورون کے واسطے مزدوری کا سامان کیا۔ گورنمنٹ عالیہ نے آپکی رعایا پروری اور بیدار مغزی پر نظر فرما کر ۲۲۔ دسمبر ۱۸۷۷ء کو آپکو راجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور خطاب راجگی نسلاً بعد نسلٍ عطا کیا۔ آپ زبان اُڑیا مین کامل ہین اور سنسکرت اور بنگالی مین بھی استعداد کافی رکھتے ہین۔ چونکہ آپ کے کوئی اولاد نرینہ زندہ موجود نہین ہے اسلیے آپ نے ایک لڑکے کو متبنّیٰ کیا ہے اور اُسے انگریزی۔ سنسکرت۔ اُڑیا اور بنگالی زبانون مین تعلیم دلا رہے ہین۔ سکونت پرکیڈ۔ اُڑیسہ۔

ٹنڈوک پلگر۔ راجہ۔ آپ ۱۸۳۲ء بمقام سُکّم پیدا ہوے۔ جب آپ بیس برس کے تھے تو آپکے والد بزرگوار نے انتقال کیا اور آپ اپنے عم نامدار چیبو لاما وزیر اعظم سُکّم کے زیر سایۂ عاطفت رہنے لگے۔ چونکہ وزیر کے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے آپ ہی کو اپنا متبنّیٰ کیا اور آپ مہمات سلطنت مین اُنکی مدد کرنے لگے اور ۱۸۶۴ء مین آپ اپنے عم نامدار کے ساتھ بھوٹان کی سفارت پر گئے۔ وہان آپکی ملاقات اکثر ممتاز صاحبان یوروپین سے ہوئی۔ سفارت بھوٹان کے دو برس بعد جب آپکے عم نامدار کا

انتقال ہو گیا تو آپ کرنل مارٹن صاحب کی سفارش پر تحصیلدار مقرر ہوے۔ اس زمانہ مین آپکو منجانب سرکار یہ کام سپرد ہوا کہ آپ سرحد نیپال پر سڑکین بنوائین اور مناسب فصل سے ڈاک بنگلہ تعمیر کرائین۔ آپ نے اس خدمت کو ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ حضور وایسراے کے حکم سے آپکو ایک سرٹیفکٹ عطا کیا گیا جسمین آپکی خدمات سابقہ وحالیہ کا اعتراف کیا گیا۔ اُسی سرٹیفکٹ کے ساتھ آپکو ایک فوٹوگرافی کا البم بھی صاحب ڈپٹی کمشنر دارجیلنگ نے مرحمت فرمایا۔ اور آپکو اپنا دست وبازو تسلیم کیا۔ پھر ۱۸۷۳ء مین بنگال گورنمنٹ نے ایک نقرئی کٹورا بجلدوے حسن خدمات عطا فرمایا۔ ۱۸۸۸ء مین سکم مین جب جنگ چھڑی تو اُسوقت پھر برٹش گورنمنٹ نے آپ سے خدمت لینا چاہی چنانچہ آپ مسٹر پال کی ماتحتی مین پولیٹکل اسسٹنٹ مقرر ہوے۔ اس مہم مین آپ نے ایسی کارگزاری دکھائی کہ حضور وایسراے بہادر کشور ہند نے آپکو خطاب راےجگی سے ممتاز وسرفراز فرمایا جسوقت آپکو خطاب راےجگی کی سند حضور سرچارلس بیلی صاحب لفٹننٹ گورنر بنگال نے عطا فرمائی تو اُسوقت محتشم الیہ نے ایک طول طویل تقریر مین سرِ دربار آپکی خدمات جلیلہ کا اعتراف فرمایا اور اس سند کے حاصل کرنے پر اپنی طرف سے دلی مبارکباد بھی دی۔ خطاب راےجگی پانے کے بعد آپ چند مدت تک بحیثیت منیجر علاقہ جات سرکاری کے کام کرتے رہے۔ ۱۹۰۰ء مین آپ کو بوجہ کبرسنی ملازمت سرکاری سے دستکش ہونا پڑا لیکن آپ گورنمنٹ کی خیر طلبی مین کوتاہی نہین کرتے اور گورنمنٹ بھی اپنے الطاف ومراحم خسروانہ مبذول فرماتی رہتی ہے چنانچہ لفٹننٹ گورنر بنگال سرجان وُڈبرن صاحب نے آپکو ایک چٹھی کے ذریعہ سے یہ اطلاع دی ہے کہ جو دو خاص محال آپکے قبضہ مین ہین اُنکی بابت گورنمنٹ ہند نے یہ منظور کرلیا ہے کہ انھین شرائط کے ساتھ اُنپر ایک نسل اور آپکی قابض رہیگی۔ آپکے پانچ صاحبزادے ہین۔ سکونت دارجیلنگ۔

بنمالی رائے۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۲ع۔ آپکے پدر حقیقی کا نام گنگا پرشاد رائے تھا۔ آپ بابو بنواری لال رائے کے متبنّیٰ ہین اور اِس تبنیت کے اعتبار سے خاندان تاراس کی بڑی شاخ کے رئیس ہین۔ بنواری لال رائے گور سندر رائے کے متبنّیٰ اور وہ کرشن سندر رائے کے متبنّی تھے۔ خاندان کے مورث اعلیٰ نارائن دیو چودھری تھے جن کی سکونت گوپی ناتھ پور مین تھی۔ اُنھون نے ایک جھیل کے ٹاپو پر ایک مندر تعمیر کیا تھا جسکی تاریخ ۱۵۵۷ ساکا (۱۶۳۵ع) اُس مندر کی دیوار پر کندہ ہے۔ یہ مندر اُنھون نے اپنی والدہ کی وفات کی یادگار مین تعمیر کیا تھا جو ابتک موجود ہے۔ نارائن دیو چودھری کے لڑکے باسدیو چودھری نے حسب وصیت اپنے باپ کے گوپی ناتھ پور سے جلاء وطن کرکے اُسی ٹاپو مین جہان مندر تعمیر ہوا تھا توطن اختیار کیا جنگل کو کٹوا کر گانون آباد کیا جو موضع تاراس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سی زمینداری خرید کی۔ اُسیوقت سے تاراس چودھرایت کی بنیاد مستحکم ہوئی۔ اُنکے بیٹے جے کرشن چودھری تھے۔ اُنکے دو لڑکے ہوے پہلے بلیرام رائے اور دوسرے رام رام رائے۔ اوّل الذکر صوبۂ دارالسلطنت مغلیہ کی ملازمت مین رہے اور مؤخر الذکر مہاراجہ ناٹور کے دیوان ہوے۔ بلیرام رائے کے بیٹے راگھو رام رائے سے تین پشت کے بعد رام سندر رائے ہوے۔ راج ناٹور کی دیوانی ابتک چلی آتی تھی مگر اُنکے بیٹے کرشن سندر رائے نے اُس عہدہ کو نہین اختیار کیا بلکہ اپنی موروثی جائداد کے انتظام مین جسکی مقدار اب بہت زیادہ ہوگئی تھی مصروف رہے۔ انھون نے ایک خوبصورت مندر تعمیر کیا۔ بوجہ لاولد ہونے کے انھون نے گور سندر رائے کو متبنّیٰ کیا اور ابتدائی عمر مین فوت ہوگئے۔ یہان سے تبنیت کا سلسلہ شروع ہوا جسکا مختصر ذکر ہو چکا ہے اور اِس سلسلے کے آخری قائم مقام آپ ہین۔ آپنے حسب رواج اُس زمانہ کے فارسی زبان اور علم ادب کی تعلیم پائی اور انٹرنس کلاس تک انگریزی بھی پڑھی۔ ابھی آپ اسکول ہی مین تھے کہ آپکے والد بنواری لال رائے

نے انتقال کیا اور ریاست کا انتظام آپ کی سپردگی مین آیا۔ آپ کو ابتداے عمر سے
شکار کا شوق ہے اور اسی شوق کی وجہ سے اکثر حکام اور معزز مین اہل یورپ سے
مراسم پیدا ہوے۔ آپ نے بوجہ مرطوب ہونے کے اپنے قدیم وطن تاراس کو ترک کرکے
فرید پور مین سکونت اختیار کی۔ جس مقام پر آپ کا مسکن ہے وہ اب بنواری نگر کے
نام سے مشہور ہے۔ ریاست کا انتظام قرار واقعی کرنے اور تاحدِ امکان محاصل بڑھانے
کے بعد آپ ۱۸۹۳ع سے مقام رادھاکنڈ ضلع متھرا مین مقیم ہین اور ایک عالیشان محل
مذہبی اغراض سے تعمیر کیا ہے۔ آپ نے چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی اراضی مذہبی
اغراض کے لیے علحدہ کردی ہے۔ بوجہ آپکے اخلاق اور اوصاف کے ندیہ کے
پنڈتون نے آپ کو راج رشی کا خطاب دیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے
۱۸۹۳ع مین آپکو خطاب راے بہادر اعزاز ذاتی کے طور پر مرحمت ہوا ہے۔ آپکے
دو فرزند ہین (۱) کمار ستیش بھوشن راے (۲) رادھکا بھوشن راے جنکو اعلیٰ درجہ
کی تعلیم دنیاوی اور مذہبی دیگئی ہے۔ سکونت رادھاکنڈ ضلع متھرا۔

پرتاب اودے ناتھ سہاے دیو۔ مہاراجہ۔ ولادت ۲۶۔ مارچ ۱۸۵۳ع
یہ خطاب موروثی ہے جو ۲۳۔ دسمبر ۱۸۷۲ع مین مشتہر کیا گیا۔ آپ کا تعلق ایک قدیمی
خاندان سے ہے جسکے ارکان مدت مدید اور عرصۂ بعید گزرا کہ چھوٹا ناگپور کے مہاراجہ
رہے ہین۔ انکا دار الصدر چتیا ضلع لوہردگا تھا۔ خاندانی روایات کی بنا پر یہ خاندان
پنڈرنگ ناگ (مقدس سانپ) کی اولاد مین سے ہے۔ آپ اپنے والد کے انتقال پر
۱۸۶۹ع مین ریاست اور خطاب کے وارث ہوے۔ سکونت لوہردگا چھوٹا ناگپور۔

کمود چندر سنگھ۔ مہاراجہ۔ مقام سوسانگ۔ ولادت جون ۱۸۹۶ع عیسوی

خطاب مذکور موروثی ہے جو سرکاری طور پر ۱۸۹۴ء مین تسلیم کیا گیا تھا - آپ کا تعلق اس خاندان سے ہے جو قدیم الایام مین پرگنہ سوسانگ واقع میمن سنگھہ اور اُسکے ملحقہ بیا بانی مضافات پر حکمران رہے ہین - شہنشاہ جہانگیر کے عہد کے قبل یہ خاندان بالکل خودمختار اور مسلمان فاتحان بنگالہ سے بہت کم یا بالکل تعلقات نہ رکھتا تھا - اِن قدیم سردارونکا خطاب یا لقب ملک تھا اور اِن خودمختار سردارون مین آخری سردار ملک جانکی ناتھ کے بعد اُنکے بیٹے رگھوناتھ جانشین ہوے تو دربار دہلی سے اگر کی خوشبودار لکڑی کی فرمائش کی گئی جو گاروکی پہاڑیون مین بکثرت ہوتی ہے چنانچہ رگھوناتھ نے بطور خراج سالانہ کے ایک خاص مقدار پر اگر کی لکڑی بھیجنا منظور کیا اور اُسکے عوض مین شہنشاہی فوج کی امداد جو اُنکی سرکش گارو رعایا کے مطیع کرنے کے لیے کافی ہو اور مہاراجہ کا خطاب حاصل کیا - اسکے علاوہ شہنشاہ نے انکو پنجہزاری منصب سے بھی ممتاز کیا - انکے بعد انکے بیٹے رام ناتھ سنگھ جانشین ہوے اور مقررہ خراج برابر دہلی بھیجتے رہے رام ناتھ سنگھ لاولد مرگئے لہذا انکے بھتیجے رام جیون سنگھ وارث ہوے - انکو شہنشاہ دہلی سے زمینداری سوسانگ اور اپنے چچا کی جانشینی کی سند عطا ہوئی - اُسوقت سے ابتک افسر خاندان برابر راجہ کے لقب سے ملقب ہوتا آیا - عہد شہنشاہ اورنگزیب مین اگر کے بدلے نقد مالگزاری کردی گئی اور اس خاندان کے آخری راجگان سوسانگ ایک مزید مقررہ نذرانہ بھی دیتے تھے - راجہ رائے سنگھ جو ۱۷۹۴ء مین اپنے بھائی راجہ کشور سنگھ کے جانشین اور زمیندار سوسانگ ہوے اِنکے ساتھ دہ سالہ بندوبست مالگزاری عمل مین آیا - یہ ۱۸۲۲ء مین فوت ہوگئے اور انکے فرزند دوم راجہ بسوا سنگھ انکے وارث قرار پائے کیونکہ انکے فرزند اول بدیاناتھ اپنے والد کی حیات مین مرچکے تھے - ۵ - دسمبر ۱۸۶۳ء کو بسوا سنگھ کے بیٹے پران کرشن سنگھ نے بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا - انکے انتقال کے بعد ۱۸۶۹ء مین انکے بیٹے راجہ

راجہ کرشن سنگھ جانشین ہوے جنکو یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی مین مہاراجہ کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا جو ۱۸۸۴ء مین موروثی تسلیم کیا گیا۔ انھون نے اُنسٹھ برس کی عمر مین چار فرزند چھوڑ کر ۱۸۹۰ء مین رحلت کی جنمین سے خلف اکبر مہاراج لکو وچندر سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ آپ نے پریسیڈنسی کالج کلکتہ مین تعلیم پائی اور ۱۸۹۹ء مین بی۔اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ سکونت سوسانگ درگا پور میمن سنگھ۔

رادھا گوبند رائے۔ رائے بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین ۱۸۷۵ء مین بطور اعزاز ذاتی کے خطاب رائے بہادر کا مرحمت ہوا۔ سکونت دیناج پور۔

بدری داس مقیم۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۳ء۔ جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ آپ حضور وایسرائے کے مقیم اور جوہری بھی ہین۔ سکونت کلکتہ۔

بگلانند مکرجی۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے خطاب رائے بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت میناپور۔ بانکڑا۔

بہاری لال بارک۔ گیاوال۔ رائے بہادر۔ آپ کو شیخپورہ کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل حاصل ہین۔ آپ ۱۸۹۵ء مین خطاب رائے بہادر سے معزز وممتاز ہوے۔ سکونت گیا۔

گورچرن داس گپت۔ رائے بہادر۔ آپ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر

کے خطاب سے ممتاز و مشرف ہوے - آپ کاشی پور اسپتال مین اسسٹنٹ سرجن ہین - سکونت کلیا جسر -

گنپت سنگھ - راے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ مقام ہروٹ کے زمیندار ہین - سکونت گنپت گنج بھاگلپور -

کدار پرسن - لہری - راے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور اعزاز ذاتی کے خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ قاسم پور کے زمیندار ہین - سکونت قاسم پور راجشاہی -

اصغر رضا - سید خان بہادر - آپکو یہ ذاتی خطاب ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو بتقریب جشن جوبلی جناب ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند عطا ہوا تھا - آپ کرشن گنج واقع پرنیان بنگال کے ایک نامور زمیندار ہین - سکونت پرنیان -

بدر الدین حیدر - مولوی - خان بہادر - گورنمنٹ انڈیا نے آپکو آپکی نمایان خدمات ملکی کے جلدو مین ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - آپ کو کلکتہ کی پریسیڈنسی مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - سکونت سیالدہ -

اکھے کمار سین - راے بہادر ۱۸۹۵ء مین آپ راے بہادر کے خطاب سے بطور اعزاز ذاتی مفتخر و ممتاز ہوے - سکونت ملچر منشی گنج ڈاکہ -

راج کمار دت - رائے بہادر - آپکی ولادت سمت ۱۷۷۸ ساکھے مین بمقام ہری نرائن پور واقع ہوئی - آپ بابو کرشن دت زمیندار و ڈپٹی مجسٹریٹ بنگال کے چھوٹے فرزند ہین - آپکی صغر سنی مین آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا تھا - زمینداری کا انتظام آپکی والدۂ گرامی نے اپنے ہاتھ مین لیا جب آپ سن تمیز کو پہونچے تو آپنے اپنی جائداد کا اہتمام شروع کیا اور نہایت خوبی اور عقلمندی کے ساتھ انجام دینے لگے مجسٹریٹ ضلع نے ہزآنر سر ریچرڈ ٹیمپل لفٹنٹ گورنر بنگال سے آپکی تعریف کی اگرچہ آپ ابھی بہت کم عمر تھے تاہم ہزآنر موصوف نے آپکو آنریری مجسٹریٹ مقرر کردیا - ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی مین آپ نے نواکھالی مین ایک انگلش جوبلی ہائی اسکول قائم کیا جسمین وہان کے شریف زادے تعلیم پاتے ہین جون سنہ ۱۸۹۷ء مین آپکو گورنمنٹ نے رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - آپ عرصہ سے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہین - آپ نے بڑے بڑے اور مشہور مقامون کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے اور ہر مقام پر قابل قدر کام بھی کیے ہین - آپکی شادی دس سال کی عمر مین راجہ صاحب فرخ آباد ضلع ٹیپرہ کے خاندان مین ہوئی تھی - اُنکے انتقال کے بعد وکرم پور کی ایک معزز لیڈی کے ساتھ آپ منسوب ہوے - زوجۂ اولی سے آپکے دو صاحبزادے ہین اور دوسری سے دو صاحبزادے اور پانچ لڑکیان ہین - سکونت نواکھالی -

---

نب گوپال سرکار - رائے بہادر - ولادت فروری سنہ ۱۸۵۹ء - آپ نے کلکتہ کے مختلف کالجون مین تعلیم پائی اور سنہ ۱۸۸۲ء مین بی - اے کا امتحان پاس کیا - مارچ سنہ ۱۸۸۳ء مین آپ گورنمنٹ ہند کے محکمۂ نظارت خارجہ مین مقرر ہوے جہان آپنے اپنے فرائض بڑی لیاقت کے ساتھ انجام دیے اور لارڈ لینسڈون نے آپکی تعریف کی سنہ ۱۸۹۳ء مین آپ سر مارٹیمر ڈیورنڈ صاحب کے ہمراہ کابل گئے - اور جنوری سنہ ۱۸۹۴ء

مین گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - جنوری سنہ ۱۹۰۱ع مین آپ صوبہ برار مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے ہین سکونت ہری نرائن پور - نواکھالی -

پرمیشر نرائن بابو مہتہ - راے بہادر - آنریری مجسٹریٹ - ولادت ۲۲ - ستمبر سنہ ۱۸۶۷ع - آپ کے دادا راے نندی پت مہتہ بہادر مظفر پور کے زمیندار تھے - اُنکو غدر سنہ ۱۸۵۷ع کی حسن خدمات کے صلہ مین راے بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا - چونکہ آپ کے والد بابو بشیشر نرائن کا آپ کی کم سنی مین انتقال ہوگیا لہذا آپ کی تعلیم ایف - اے سے زیادہ نہو سکی - سنہ ۱۸۸۸ع مین آپ مینوسپل کمشنر مقرر ہوے اور فوراً مینوسپلٹی مظفر پور کے وائس چیرمین ہو گئے - سنہ ۱۸۸۹ع مین اپنی حسن لیاقت و رقطانت کے سبب سے انریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - گیارہ برس تک آپنے وائس چیرمین کا کام نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا - یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ع کو گورنمنٹ سے آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت مظفر پور -
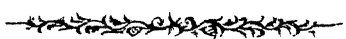
جنت حسین خان - خان بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۰ع - آپ کے والد کا نام اقبال علی خان ہے آپ کے اسلاف کرام کا اصلی وطن پنجاب تھا - وہان سے موضع جینتا مین سکونت پذیر ہوے اور زمینداری حاصل کی پھر بعض خاندانی قضایا کے سبب سے دو بھائی موضع کرمولی مین آکر آباد ہوے - آپ کے والد نے زمانہ غدر مین خیر خواہانہ خدمات انجام دیے - اسکے صلہ مین اُنکو سرکاری ملازمت ملی - آپ ابتداءً بعہدہ سپرنٹنڈنٹ ڈاک زمینداری مقرر ہوے پھر پولس مین بھرتی ہوے - شہر گیا مین کئی سال کوتوال رہے - سر چارلس الیٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کے عہد حکومت مین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کا عہدہ ملا - سنہ ۱۸۹۹ع مین خطاب خان بہادر سے

سرفراز ہوے۔ فی الحال آپ ضلع مونگیر مین متعین ہین۔ دربار دہلی آئندہ مین آپ بھی مثل دیگر معززین کے مدعو ہوے ہین۔ آپ کے ایک حقیقی بھائی مولوی یاورحسین خان بی اے بی ایل ڈیا مین وکالت کرتے ہین اور چار فرزند ہین محمد حسین خان۔ عبدالرحمن خان عبدالعزیز خان۔ عبدالرحیم خان۔ سکونت کرمولی ضلع گیا۔

اودے کرشن دیب۔ کمار۔ آپ راجہ کالی کرشنا دیب بہادر کے دوسرے بیٹے ہین جو سوبھا بازار راج کلکتہ کے رئیس ہین آپ کو ۱۸-جولائی ۱۸۶۱ء کو کمار کا خطاب عطا ہوا۔ راجہ کرشنا دیب بہادر راجہ راج کرشنا دیب بہادر کے فرزند اور مہاراجہ نب کرشنا دیب بہادر کے پوتے تھے اُنکے بڑے بیٹے راجہ نرندر کرشنا دیب بہادر تھے مگر اُنھون نے ۱۸۸۶ء مین رحلت کی اور دوسرے بیٹے کمار اودے کرشنا دیب ہین سکونت کلکتہ۔

دنندر نرائن رائے۔ کمار۔ آپ کلکتہ کے آنریری مجسٹریٹ اور مینوسپل کمشنر ہین۔ ۲-جنوری ۱۸۹۳ء کو آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے کمار کا خطاب عطا کیا گیا۔ سکونت کلکتہ۔

ڈورل نرائن سنگھ۔ ٹکیٹ۔ ۳-جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو خطاب ٹکیٹ مرحمت ہوا۔ سکونت ہزاری باغ۔

سرت چندر بنرجی۔ رائے بہادر۔ جناب ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی کے موقع پر ۱۶-فروری ۱۸۸۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا

آپ کا تعلق شب پور ضلع ہوڑا واقع بنگال کے ایک برہمن خاندان سے ہے اور آپ نے کلکتہ یونیورسٹی مین ایم-اے- بی-ایل کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہے سکونت شب پور- ہوڑا-

---

دکھنیشور مالیا- کمار- ۳- جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو خطاب کمار مرحمت ہوا- سکونت سیرسول - بردوان-

---

دولت چند رائے- کمار- ۳- جون ۱۸۹۳ء کو آپ کمار کے خطاب سے مخاطب ہوے- سکونت چوبیس پرگنہ-

---

شتاب چند ناہر- رائے بہادر- ولادت ۱۷- اپریل ۱۸۴۷ء بنگال کے قحط ۷۴-۱۸۷۳ء مین آپ کی خدمات اور قومی حبسارت کے جلدو مین ۱۲- مارچ ۱۸۷۵ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا- آپ اُن جین زمیندارون اور ساہوکارون کے خاندان سے ہین جو دیناج پور- مرشدآباد کے اضلاع اور پرگنہ جات سنتھال مین مالکان اراضی ہین- یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کی تقریب کے موقع پر آپکو ایک اعزازی سند عطا ہوئی اور جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی یادگار مین آپنے ایک ہائی انگلش اسکول تعمیر کرایا- آپنے جین مذہب پر کئی مختلف کتابین تحریر کی ہین- آپ مقام عظیم گنج واقع مرشدآباد کے آنریری مجسٹریٹ ہین جو اس خاندان کا مستقر ہے اور یہان اس خاندان نے ایک خیراتخانہ قائم کیا ہے- آپ کے چار بیٹے ہین منی لال ولادت ۷- اپریل ۱۸۶۵ء- پورن چند ولادت ۱۵ مئی ۱۸۷۵ء- گلاب چند ولادت ۱۰- اکتوبر ۱۸۸۱ء اور کنور سنگھ ولادت ۸- اکتوبر ۱۸۸۳ء- سکونت عظیم گنج- مرشدآباد-

گریش چندر داس - راے بہادر - ۲ - اپریل ۱۸۷۷ء کو آپ کی نامور خدمات ملکی کے جلد و مین خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

مان سنگھ ٹھاکر - راے بہادر - یہ خطاب ذاتی ہے ۱۸۷۳ء کی قحط سالی کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین آپ کو ۱۲ - مارچ ۱۸۷۵ء کو راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکھ پور - بھاگل پور -

شب چندر نندی - راے بہادر - ولادت جون ۱۸۲۴ء - محکمہ تار برقی کی اشاعت اور ترقی دینے کے متعلق آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین ۲۸ - فروری ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عطا ہوا - آپ ۱۸۴۶ء مین محکمۂ دار الضرب مین گورنمنٹ کے ملازم ہوے اور جب محکمۂ تار برقی قائم ہوا تو آپ اُس محکمہ مین بھرتی ہوے اور اول اول کلکتہ اور ڈائمنڈ ہاربر کے مابین تار برقی لائن جاری کی - زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین بارہا محکمۂ تار برقی کے ہڈکوارٹر کے افسر کی حیثیت سے نہایت بیش بہا خدمات سرانجام دیے اور کلکتہ اور بمبئی کے مابین نامہ و پیام اور رسل و رسائل قائم رکھنے کے لیے براہ جبل پور مرزا پور سے سیونی تک سلسلۂ تار برقی جاری کیا - آپ ۱۸۶۶ء مین ہندوستانی تار برقی کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۸۴ء مین خاص پنشن حاصل کر کے کنارہ کش ہو گئے جسکے بعد اُسی سال آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات آپ کو عطا کیے گئے - سکونت کلکتہ -

مہابیر پرشاد سنگھ - راے بہادر گورنمنٹ نے ۱۸۷۵ء مین راے بہادر کا ذاتی خطاب آپ کو اُس فیاضی کے صلہ مین جو زمانہ قحط سالی ۱۸۷۳ء مین آپنے

ظاہر کی تھی عطا فرمایا ہے۔ سکونت سارن۔

پرسنّو کمار بنرجی۔ راے بہادر۔ ۲۴۔ مئی سنہ ۱۸۸۲ع کو آپ کو خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ سکونت اریاڈاہا۔

بھگوت مہنتی۔ راے بہادر۔ ولادت ۳۔ مارچ سنہ ۱۸۲۱ع۔ آپ جوگل مہنتی کے فرزند ہین جو کرن یا اوڑکل کایستھ ہین۔ آپ سنہ ۱۸۳۹ع مین گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوے اور مختلف دفاتر و محکمہ جات مین نصف صدی (پچاس برس) سے زیادہ عرصہ تک نہایت قابلیت اور خیر خواہی سے خدمات متعلقہ انجام دین اور سنہ ۱۸۹۱ع مین پنشن حاصل کر کے کنارہ کش ہوے سنہ ۱۸۷۰ع مین آپ کی وسیع اور قابل قدر ملازمت کے صلہ مین اور سنہ ۱۸۶۶ع کی قحط سالی کے زمانہ مین آپ کی کامیاب جانفشانیون کے جلدو مین گورنمنٹ بنگالہ نے ایک طلائی گھڑی او زنجیر عطا کی اور سنہ ۱۸۸۶ع مین بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کے سات فرزند ہین۔ رام کرشنا۔ جے کرشنا۔ بھونیشور۔ نند کشور۔ گو مہکہ چرن۔ پرمانند۔ اور سدانند۔ سکونت پاپیپالو۔ کوٹھدیس۔ پوری اوڑیسہ۔

کدار ناتھ کندو چودھری۔ راے بہادر۔ آپ کو ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۴ع کو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت ہوڑا۔

گنگا پرشاد سنگھ۔ راے بہادر۔ ۶ جولائی سنہ ۱۸۸۸ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپکو خطاب راے بہادر عطا کیا گیا۔ سکونت دربھنگہ۔

امبکا چرن رائے ۔ رائے بہادر۔ آپکی ولادت ۱۸۲۷ء مین بمقام بہالا متصل کلکتہ واقع ہوئی ۔ آپ بابو درگا پرشاد رائے کے فرزند ہین ۔ آپ راجہ گجندر ناتھ رائے کی بارھوین پشت مین ہین جو شہنشاہ جہانگیر کے عہد مین دربار دہلی مین وزیر تھے ۔ اس خاندان نے دمدم کے قریب اناربور مین توطن اختیار کیا تھا مگر مرہٹون کے شور و شر کے زمانے مین اس خاندان کے لوگون نے بہالا مین نقل وطن کیا۔ آپ نے مینوسپلٹی کے معاملات خصوصاً جنوبی حوالی مینوسپلٹی مین عالمانہ اور عاملانہ کوششین کین جب مین مسئلہ قوت مقناطیس کے پیش ہونے کے وقت سے آپ صدر نشین ہین ۔ آپ کے چار فرزند ہین ۔ نریندر ناتھ بی اے ۔ بی ایل وکیل ہائی کورٹ کلکتہ ۔ ستیندر ناتھ رائے ۔ امرندر ناتھ رائے ۔ دیبندر ناتھ رائے ۔ سکونت بہالا ۔

انباش چندر بنرجی ۔ رائے بہادر ۔ ولادت ۱۸۴۶ء ۔ آپ بابو نوین چندر بنرجی رئیس بالی واقع ہوڑا کے فرزند ہین آپ کو ۱۶ ۔ فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا ۔ بالی مینوسپلٹی کے آپ چیرمین ہین ۔ سکونت ہوڑا ۔

پران کرشن گھوس ۔ رائے بہادر ۔ ۲ ۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو محکمۂ مال مین عمدہ خدمات انجام دینے کے صلہ مین آپکو خطاب رائے بہادر عطا ہوا سکونت چندر نگر ۔

راجکمار سین ۔ رائے بہادر ۔ ۲ جنوری ۱۸۸۹ عیسوی کو محکمۂ مال مین گورنمنٹ کی خدمات انجام دینے کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب رائے بہادر عطا کیا گیا ۔ سکونت شب پور ہوڑا ۔

کرسٹو چندر گھوس - راے بہادر - یکم جون ۱۸۸۸ء کو محکمۂ افیون مین عمدہ خدمات انجام دینے کے صلہ مین خطاب راے بہادر مرحمت کیا گیا - سکونت بانکی پور پٹنہ

شنکر دیال سنگھ - راے بہادر - ۶ - جولائی ۱۸۸۸ء کو بہ طور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب راے بہادر مرحمت ہوا - آپ شاہ آباد مین آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت گیسٹھہ شاہ آباد -

گوپال چندر مکرجی - راے بہادر آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

اُمان کانت داس - راے بہادر - پولیٹکل ڈپارٹمنٹ علی الخصوص پہاڑی ریاست ٹپیرا واقع بنگال کی اعلی خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا آپ ہل ٹپیرا کے اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کے عہدہ پر سرفراز تھے اور اب ریاست ٹپیرا کے دیوان ہین - سکونت ڈھاکہ -

گریش چندر راے - راے بہادر - ۲۴ مئی ۱۸۸۹ء کو خدمات ملکی کے جلدو مین راے بہادر کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا - سکونت نلتھوبا -

بنمالی چکربتی - راے صاحب - آپکو گورنمنٹ انڈیا کے توشہ خانہ کی سپرنٹنڈنٹی کا کام سپرد ہے - یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ نے آپکی خدمات کے صلہ مین راے صاحب کا معزز خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ۱۴ - بیڈن اسٹریٹ کلکتہ -

محمد بختیار شاہ - انربل - پرنس - سی - آئی - ای - آپ کی ولادت ۱۸۶۲ء مین
مقام ٹالی گنج کلکتہ مین واقع ہوئی جہان اب بھی آپ سکونت پذیر ہین آپ جنت آرام گاہ
ٹیپو سلطان کے پرپوتے اور شہزادہ محمد منیر الدین مرحوم و مغفور کے پوتے اور شہزادہ
محمد انور شاہ مغفور کے فرزند ہین - چار برس کی عمر مین رؤسائے ہند کے دستور کے مطابق
آپکی بسم اللہ یعنی ابجد خوانی ہوئی اور مکان ہی پر عربی و فارسی اور انگریزی کی تعلیم پائی -
ستمبر ۱۸۷۹ء مین آپ کے والد ماجد شہزادہ محمد انور شاہ مرحوم مع متعلقین و متوسلین عازم
حج بیت اللہ ہوئے - آپ کی تعلیم و تربیت کے لیے اس سفر مین ایک انگریزی مدرس
اور ایک عربی کے عالم کو بھی ہمراہ لیتے گئے - دسمبر ۱۸۸۰ء مین ہندوستان کو مراجعت
کی - اسی سال آپ کو ڈلہوزی انسٹیٹیوٹ کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا - اسکے بعد
آپ سیالدہ بنچ کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے اور ۱۸۸۶ء مین شمالی کلکتہ کے
میونسپل کمشنر منتخب ہوے - ۱۸۸۹ء مین آپ کے والد ماجد حاجی الحرمین الشریفین
شہزادہ محمد انور شاہ راہی جنت الفردوس ہوے اور آپ سردار خاندان قرار پائے
اور اسی سال گورنمنٹ ہاؤس کے داخلہ کی آپ کو خاص عزت دی گئی - ۱۸۹۱ء
مین پولیس کورٹ کلکتہ کی پریسیڈنسی آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - ۱۸۹۳ء مین
لیڈی ڈفرن فنڈ کے اور اسکے بعد شہزادہ غلام محمد شاہ مرحوم کے خیراتی شفاخانہ کے
اور پھر ڈسٹرکٹ خیراتی مجلس کے ممبر مقرر ہوے - ۱۸۹۶ء مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
کی لیجس لیٹو کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا اور ۱۸۹۷ء مین - سی - آئی - ای
کے خطاب سے سرفراز کیے گئے جنوری ۱۸۹۸ء کو کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور اسکے
بعد ڈسٹرکٹ بورڈ مقام چوبیس پرگنہ کے ممبر - پھر علی پور اور سنٹرل قیدخانہ کے
وزیٹر اور علی پور ریفارمیٹری اسکول کے مجلس انتظامیہ اور مئو شفاخانہ کے
ممبر اور برٹش انڈین ایسوسی ایشن اور انجمن حامی یتامی و بیوگان کے وائس

پریسیڈنٹ مقرر ہوے - آپ ایشیاٹک سوسائٹی اور انڈسٹریل سوسائٹی اور انڈیا اسپورٹنگ کلب اور انجمن انسداد قحط وغیرہ کے بھی ممبر ہین - اسکے علاوہ آپ کو شریف کلکتہ کا اعزاز بھی حاصل ہے - مدرسۂ نسوان مسلمانان کلکتہ کے بانی اور منتظم ہین - آپ اپنی اوقات کے نہایت پابند اور مستعد رئیس ہین - ہندو مسلمانون مین یکسان ہردلعزیز ہین - حکام انگریزی بھی عزت و وقعت کی نظر سے دیکھتے ہین آپ کے برادر علاتی شہزادہ محمد و ہاج الدین بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین - مگر انھون نے علالت دائمی کی وجہ سے عزلت نشینی اختیار کرلی ہے - سکونت - ٹالی گنج کلکتہ -
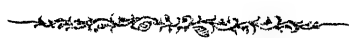
محمد عباس حسین - پرنس کسریٰ بخت مرزا بہادر - آپ کی ولادت ۲۳ - جون سنہ ۱۸۸۰ع کو ایوان جواہر منزل ٹیا برج کلکتہ مین واقع ہوئی - آپ حضرت سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادہ ہین - آپ نے مدرسۂ عالیہ کلکتہ مین تعلیم پائی اور ۱۱ - جون سنہ ۱۸۹۹ع کو نواب سرور بیگم صاحبہ کے ساتھ عقد کیا جنسے تین اولادین ہوئین - دو لڑکے سکندر بخت مرزا محمد جعفر حسین اور فریدون بخت مرزا محمد عباد حسین اور ایک دختر بخت آرا صاحبہ بیگم اولاد ذکور مین کوئی باقی نہین ہے - صرف صاحبزادی بقید حیات ہین گورنمنٹ آپ کو پانچسو روپیہ ماہوار پنشن دیتی ہے خطاب پرنس خاندانی اور مسلمہ گورنمنٹ ہے - سکونت کلکتہ - ٹیا برج -
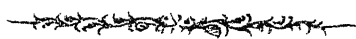
عبد الجبار - مولوی - خان بہادر - سی - آئی - ای - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۳۷ع مین موضع پہاڑہٹی ضلع بردوان مین واقع ہوئی آپ قریشی نسب ہین - خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کی اولاد مین حضرت شہاب الدین کبیر خانہ کعبہ کے مصلاے حنفیہ کے امام تھے

اُنکے فرزند مخدوم شاہ فخرالدین زاہدی اشاعت دین اسلام کی غرض سے وارد ہندوستان ہوے اور میرٹھ مین استقامت اختیار کی۔ اُن کے پوتے اور اُنکے ہمنام مخدوم فخرالدین زاہدی کے پانچ فرزندون مین ایک فرزند حضرت مخدوم شاہ بدرالدین بدرالعالم کو حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت نے ولایت چاٹگام تفویض فرمائی۔ حضرت کا مزار بہار ضلع پٹنہ مین چھوٹی درگاہ کے نام سے مشہور ہے جو حاجتمندون کی فیض رسانی کی وجہ سے مرجع خلائق ہے۔ حضرت مخدوم کی اولاد مین شاہ حیات فرید زاہدی ضلع بردوان مین مولانا حمید دانشمند کے خاندان مین منسوب ہوے اور موضع کسیارہ مین توطن اختیار کیا۔ اُنکی چوتھی نسل مین شاہ غلام اصغر زاہدی تھے جنھون نے اکتالیس سال تک گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت کی اور ۱۸۵۶ء عیسوی مین ضلع بیربھوم کی اعلیٰ صدر امینی کے عہدہ سے پنشن یاب ہوے۔ لارڈ ڈلہوزی نے اُن کو خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا تھا۔ اُنکے فرزند خان بہادر مولوی عبدالجبار صاحب ۱۸۵۹ء مین ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوے۔ آپ نے گورنمنٹ اور رعایا دونون کے حقوق کے لحاظ سے اپنے منصبی فرائض نہایت دیانت سے انجام دیے جسکے صلہ مین پہلے خان بہادر اور پھر دوسرے سال ۱۸۹۵ء مین سی آئی۔ ای کا خطاب مرحمت ہوا۔ بعد فراغ حج و زیارت مکہ معظمہ ہی سے آپ نے پنشن کی درخواست کی اور سرکاری ملازمت سے کنارہ کش ہوے۔ ان قابل قدر خدمات کے جلد و مین سکرٹری اسٹیٹ ہند نے آپ کے لیے اسپیشل پنشن تجویز کی آپ کی خانہ نشینی کے زمانہ یعنے ۱۸۹۷ء مین خلد مکان شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال نے آپ کو وزارت بھوپال پر مامور کیا۔ پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک آپ نے اس عہدۂ جلیلہ کے خدمات نہایت عمدگی سے انجام دیے اور آپ نے رفاہ جوئی خلائق اور نگاہداشت انتظام ملکی مین سعی جلیلہ فرمائی جس سے رعایا و برایا اور رئیسہ بھوپال اور سرکار انگریزی راضی

اور خوشنود رہی جون ۱۹۰۲ء کو آپ اس عہدۂ جلیلہ سے کنارہ کش ہوے اور ریسۂ حال بھوپال نے آپکی پنشن مقرر کردی - زمانہ ملازمت سرکاری مین آپ مجلس اسلامیہ مذاکرۂ علمیہ کلکتہ کے میر مجلس تھے اور بنگال لیجس لیٹو کونسل کے تین مرتبہ ممبر ہوے اور مدت تک خاص کلکتہ کی مجسٹریٹی اور اسٹام و اسٹیشنری کے قائم مقام سپرنٹنڈنٹ رہے بفحواے المال والبنون زینت الحیاۃ الدنیا آپ کے چار فرزند ہین - مولوی محمد عبد اللہ مولوی محمد عبد المومن - محمد عبد الصمد - محمد عبد الحلیم دو ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہین اور دو تحصیل علوم مین مصروف ہین سکونت نوادہ ضلع گیا - بنگال -

---
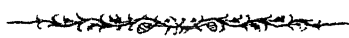
اصدر علی خان - ڈاکٹر - خان بہادر - آپ بنگالہ کے ایک معزز خاندان سے ہین - آپ کے مورث اعلی شیخ دولت کا موطن بخارا اور مسکن مدینۂ منورہ تھا - جب شاہ جلال مجرد بغرض ترویج و شیوع مذہب اسلام کی غرض سے مدینۂ منورہ سے وارد ہندوستان ہوے تو اُنکے ساتھ آپ بھی یہان آے اور سلہٹ مین عرصۂ دراز تک مقیم رہے اُسی زمانہ مین شیخ موصوف کو دربار دہلی سے کسی خیر خواہی کے جلدو مین جاگیر وغیرہ عطا ہوئی اُنمین سے ایک موضع کا نام بی بی دولت ہے جس کا کچھ حصہ ڈاکٹر صاحب کے قبضہ مین ابتک بھی ہے - آپ نے یہین اپنے وطن مالوف مین انگریزی کی تعلیم پائی - اسکے بعد ۱۸۷۳ء مین کلکتہ میڈیکل کالج مین داخل ہوے اور ۱۸۷۹ء مین - ال - ایم - الیس - کا امتحان پاس کیا اور اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر مامور ہوے ۱۸۸۶ء مین پٹنہ ٹمپل میڈیکل اسکول مین میڈیسین (علم ادویہ) اور مڈوائفری (فن قابلہ) کے مدرس مقرر ہوے جس پر آپ اسوقت تک مامور ہین - زمانہ ملازمت مین تاریخ طب - سیلان خون اور طبی قانون عدالت وغیرہ کئی کتابین تالیف و تصنیف کین جن مین سے آخر الذکر کتاب کے صلہ مین گورنمنٹ نے پانچسو روپیہ بطور انعام کے

مرحمت کیئے۔ اور ۱۸۹۸ء مین زمانہ طاعون مین گورنمنٹ اور رعایا کی خدمات کے جلدو
مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے اپنے برادر خرد غضنفر علیخان کو تعلیم
کی غرض سے انگلینڈ بھیجا جنھون نے نو سال کی محنت کے بعد پہلے کیمبرج یونیورسٹی
کا بی۔اے پاس کیا۔ پھر سول سروس کا امتحان دیا جس مین آپ اول رہے اور
اب ملک متوسط مین اسسٹنٹ کمشنری کے عہدے پر مامور ہین۔ ان کے علاوہ
ڈاکٹر صاحب نے اپنے خلف اکبر احمد علی خان کو سول سروس کے امتحان کے لیے
انگلستان بھیجا ہے۔ انھون نے چودہ برس کی عمر مین فرسٹ ڈویزن مین انٹرنس پاس
کیا اور وظیفہ حاصل کیا تھا۔ سکونت بانکے پور۔ پٹنہ۔ بنگال ۔
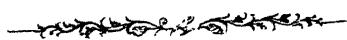
واجد حسین۔ سید۔ قیصر ہند۔ ولادت ۱۵۔ فروری ۱۸۵۴ء۔ آپکا سلسلہ نسب
امام ہشتم حضرت علی موسی رضا علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلی سید
محمد نجیب صوبۂ بہار کے ایک معزز تعلقہ دار تھے۔ ان کے فرزند میر حسن عسکری مغفور بادشاہ
فرخ سیر شہنشاہ دہلی کے عہد مین فوج کے بخشی تھے قصبۂ کراے پرسراے ضلع پٹنہ اُن کا
خاندانی وطن تھا جہانسے وہ اپنے ہمراہ کثیر التعدا د سیّدون کو دہلی لے گئے اور سب کو
فوجی ملازمتین دلوائین۔ مگر سکھون کی ایک جنگ مین وہ سب یکے بعد دیگرے کام آئے
اس واقعہ کے مشاہدہ سے میر صاحب کا دل نہایت متاثر ہوا۔ اور اسقدر سیدون کا
خون بہنا اُن سے نہ دیکھا گیا۔ لہذا وہ فوجی ملازمت سے مستعفی ہو کر اپنے وطن
کراے پرسراے کو واپس چلے آئے ۔ اُن کے چار بیٹے تھے فرزند اکبر نواب میر مردان علی
گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے ضلع شاہ آباد کے عامل تھے ۔ فرزند دوم میر امجد علی کو
ان کے ماموں میر دھوم ضلع دار کستارہ گڑھی نے لاولدی کی وجہ سے اپنا جانشین
کیا۔ جو ۱۷۹۲ء مین سرکار انگریزی کے وقت تک ڈیڑھ ہزاری کے لقب سے

ملقب اور اپنے مرتبہ پر قائم تھے اور کونون اور راجہ ٹکاری کی لڑائیون مین سرکاری فوج کے شریک ہوے اور اپنی فوج سے ضلع ہزاری باغ کو مفتوح اور مستاصل کیا اسکے صلہ مین گورنمنٹ انگریزی سے ضلع گیا مین ایک تعلقہ مرحمت ہوا تھا۔ مگر سنہ ۱۷۹۴ع مین جب وہ گڑھی توڑ دی گئی اور دانا پور کیمپ قرار پایا تو اُسکے عوض مین گورنمنٹ نے تین سو ساٹھ مواضع کا دوامی بندوبست اُنکے نام کر دیا۔ اس صورت مین اُنکو اپنے آبائی مسکن کو چھوڑ کر کرائے پر سرائے کو اپنا مستقر بنانا پڑا۔ اُنکے بیٹے میر سبحان علی کے دو فرزند تھے۔ خلف اکبر سید الطاف علی وکیل عدالت دیوانی تھے جنکی اکلوتی دختر کی شادی نواب میر مردان علیخان کے نواسے اور سید امداد علی خان کے بیٹے شمس العلما مولوی سید وحید الدین خان بہادر کے ساتھ ہوئی ۔ ان سے دو فرزند شمس العلما مولوی حکیم سید امداد امام المتخلص بہ اثر اور مولوی سید یوسف امام متولد ہوے۔ اور میر صفدر علی مرحوم آپ کے جد امجد اور اُنکے بیٹے میر ولایت حسین مغفور آپ کے والد ماجد تھے۔ وزیر السلطان نواب امیر علی خان بہادر آپ کی نانی کے حقیقی بھائی اور آپ کے خسر تھے۔ آپ سنہ ۱۸۷۷ع کے دربار قیصری دہلی مین وزیر السلطان وزیر شاہ اودھ کے ساتھ شریک ہوے اور آپ کو اعزازی کرسی عطا ہوئی سنہ ۱۸۸۰ع سے گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت اختیار کی اور سنہ ۱۸۹۰ع مین گورنمنٹ نے سب ڈویزنل افسری جہان آباد ضلع گیا سے آپ کی خدمات پٹنہ میونسپلٹی کو دو سال کے لیے مستعار دین اور آپ نے بحیثیت سکرٹری خدمات مفوضہ کو اس خوبی سے انجام دیا کہ بعد اختتام مدت شہر کے میونسپل کمشنرون نے گورنمنٹ سے اور دو سال کے لیے آپکی خدمات کی توسیع کی درخواست کی۔ شدت طاعون کے زمانہ مین اہل شہر کے لیے آپنے نہایت جانبازانہ کوششین کین جنکے جلدو مین گورنمنٹ نے قیصر ہند کا اعزازی تمغہ عنایت کیا۔ سکونت قصبۂ باڑہ۔ ضلع پٹنہ ۔

عطاء الرحمٰن - مولوی شمس العلما - ولادت ۹ - نومبر ۱۸۴۷ء - آپکا آبائی اور خاندانی مسکن موضع چوپالا ضلع ہگلی صوبہ بنگال ہے - فارسی و عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے جد امجد منشی محمد معصوم مرحوم اور عم معظم مولوی حیدر علی مغفور اور والد ماجد مولوی قاسم علی مبرور سے پائی - اسکے بعد مدرسہ عالیہ کلکتہ مین انگریزی اور عربی اعلیٰ درجہ کے نصاب تک تحصیل کی - یکم جون ۱۸۶۹ء کو آپ جنرل رجسٹرار بنگال کے دفتر مین انڈکس ڈپارٹمنٹ کے اگزیمنر مقرر ہوے - تقریباً دو سال تک اس خدمت کے انجام دینے کے بعد ۱۸۷۱ء مین آپ کی خدمات کمشنر حفظان صحت ہند کے دفتر مین منتقل ہوئین مگر چند ہی ماہ کے بعد آپ ہڈ اسسٹنٹ مقرر ہوے اور بیس برس سے زیادہ عرصہ تک آپ اسی عہدہ پر مامور رہے - ۱۸۹۲ء مین ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے دفتر مین سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے - ۱۸۹۳ء مین آپ کی احسن خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ سے شمس العلما کا خطاب عطا ہوا - اور ۱۸۹۶ء مین گورنمنٹ ہند کی جانب سے کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - یکم نومبر ۱۹۰۱ء کو پنشن حاصل کرکے خانہ نشینی اختیار کی مگر اُسی مہینہ مین آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے عہدہ پر مامور ہوے - سکونت نمبر ۱۱ - ولی اللہ لین - کلکتہ بنگال -

---

پولن بہاری لال سنگھ - لالہ - راے بہادر - آپ کے مورث لالہ رام چندر ہنڈے کے واد الاہور سے مقصود آباد مین آگئے تھے - اس پنجابی جنٹلمین کے ترک وطن مالوف کی وجہ تجارت تھی - لالہ رام چندر نے شاہجہان کے عہد مین شیر گڈھ کے نواح مین سکونت اختیار کی - یہ عظیم خان صوبہ دار بنگال کے کمسریٹ ایجنٹ تھے - اُنھون نے اپنی قوت بازو سے اُٹھارہ ریاست کی بنیاد ڈالی جسکو بعد مین بہت بڑی ترقی اور سرسبزی حاصل ہوئی - اسلامی دربار مین اُنکی نہایت عزت اور توقیر

کیجاتی تھی اور شاہی مراسلات مین ہمیشہ القاب ذیل سے یاد کیے جاتے تھے -
"رفعت و عوالی مرتبت وابہت و معالی منزلت عزیز القدر زمیندار" لالہ پولن بہاری لال
سنگھ ۱۹۰۰ء مین اپنی آبائی ریاست پر متمکن ہوے - آپ نے اکھارا مین ایک اسکول
قائم کیا ہے جس مین انٹرنس تک کی تعلیم ہوتی ہے - اس اسکول کے ساتھ ایک
بورڈنگ ہوس اور لیبریری بھی ہے - تعلیم کے علاوہ آپ کو رفاہ عام کے کامون مین
خاص دلچسپی ہے - چنانچہ سڑکون کی مرمت اور جدید سڑکون کی تعمیر تالابون کی کھدائی
وغیرہ مین آپ ہر سال ہزار ہا روپیہ صرف کرتے ہین اور اپنی زمینداری مین اپنے
اسامیون کو تجارتی کامون مین شریک ہونے کے لیے ہر قسم کی مدد دیتے ہین - گذشتہ
چند سال کے اندر آپ نے پارچہ باقی کی ترقی دینے کے لیے جُلاہون کو معقول حوصلہ
دلایا ہے جس سے وہان یہ صنعت اب زندہ ہوتی جاتی ہے - آپکی زمینداری مین
کوئلہ کی ایک بہت بڑی کان ہے جو بنگال کی اکثر نامی گرامی کمپنیون سے معاملہ
کرتی ہے - زراعت - باغبانی - فنون نادرہ - موسیقی اور سیر و شکار ان سب مین
راے بہادر کو بہت دلچسپی ہے اور آپ شاعر بھی ہین "پولن گیت" آپکی تصنیفات
مین ایک مقبول کتاب ہے - راے صاحب رانی گنج بینچ کے آنریری مجسٹریٹ
ہین - اِن پبلک خدمات کے صلہ مین اور بہ حیثیت ایک منتظم اور قابل زمیندار
کے آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے - سکونت اکھارا - ضلع بردوان -

---
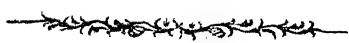
امیر علی - سید - آنریبل مسٹر جسٹس - سی - آئی - ای - آپ اصلاً اور نسلاً عرب نژاد
ہین اور آپکا سلسلۂ نسب آنحضرت صلعم سے ملتا ہے - اس خاندان کا قدیمی موطن
سرزمین ایران تھی مگر ۱۷۳۹ء مین نادر شاہ کے ساتھ آپ کے بزرگ وارد ہندوستان
ہوے جو انتزاع سلطنت نادر شاہی کے بعد نواب وزیر اودھ کے مہمان نواز قلمرو

مین آئے اور وہان ضلع اناؤ مین توطن اختیار کیا۔ آپ نے ہگلی کالج مین تعلیم پائی ۱۸۶۷ء مین کلکتہ یونیورسٹی سے نمود کے ساتھ بی۔ اے کا امتحان اور ۱۸۶۸ء مین تاریخ اور علم السیاست مین ایم۔ اے کا درجہ پاس کیا۔ اسی سال عہدہ داران وارکین یونیورسٹی نے آپ کو شاہی طالبعلم کی حیثیت سے ولایت بھیجنے کے لیے انتخاب کیا۔ آپ نے انگلستان پہونچکر قانونی تعلیم پسند کی اور وہان کے علما و رؤسا کی صحبت سے آپ نے اپنی علمی اور دماغی قابلیت کو ترقی دی۔ مسٹر جسٹس امیر علی نے امتحان بیرسٹری کی تیاری کے زمانہ مین اپنی سب سے پہلی تصنیف "دی کریٹیکل اگزامنیشن آف دی لائف اینڈ ٹیچنگس آف محمدؐ" (حضرت محمد صلعم کی سوانح عمری اور تعلیمات و تلقینات پر نظر غائر) شائع کی جس سے کہ انگلستان مین آپ کی اعلی انشا پردازی کی شہرت ہوگئی اور اخبارات نے آپ کی لیاقت اور کتاب کی عمدگی کی توصیف کی ۱۸۷۳ء مین آپ ہندوستان کو واپس آے اور تقریباً چار برس تک بیرسٹری کرنے کے بعد کلکتہ کے مجسٹریٹ اور بعد ازان چیف مجسٹریٹ مقرر ہوے اور اس اہم عہدہ کے فرائض نہایت لیاقت سے انجام دیے۔ دو مرتبہ آپ بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر ہو چکے ہین اور چند سال تک پریسیڈنسی کالج مین شرع محمدی کے لکچرر رہ چکے ہین۔ ۱۸۸۱ء مین آپ نے ملازمت سے دست کش ہو کر پھر بیرسٹری اختیار کی یہانتک کہ ہائی کورٹ کی ججی پر فائز ہوے۔ زمانہ بیرسٹری مین فقہ اسلام کے متعلق کئی کتابین شائع کین جو نہایت مستند اور معتبر خیال کیجاتی ہین پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے اپنے فیصلون مین اسکا متواتر حوالہ دیا ہے۔ یہ تصانیف کلکتہ یونیورسٹی کے قانونی کورس مین بھی داخل ہین۔ اسی سال یعنے ۱۸۸۱ء مین مسائل وصیت اور ہبہ اور ترکہ پر لکچر دینے کے لیے ٹیگور لا کے پروفیسر منتخب ہوے۔ زمانہ کی موجودہ رفتار کے لحاظ سے آپ نے انگریزی اوضاع و عادات اختیار کر لیے ہین اور ایک شریف خاندان کی اعلی تربیت یافتہ

انگلش لیڈی سے شادی کر لی ہے جو ہندوستان کے دارالصدر کلکتہ کی سوسائٹی مین ایک ممتاز اور معزز خاتون ہین - آپکی تصانیف سے اسپرٹ آف اسلام کی اشاعت نے علمی دنیا مین خاص قبولیت حاصل کی - اتھکس آف اسلام ایک مشہور اور مختصر کتاب ہے جس مین آپنے راسخ الاعتقاد مسلمانون کی نظر سے مذہب اسلام کے عقائد پر بحث کی ہے - شریعت اسلام پر آپکی "اسٹوڈنٹس ہینڈ بک" نصاب درسی مین داخل ہے - آپ نے قانون شہادت کی ایک شرح مسٹر جے جی وڈراوف بیرسٹر کلکتہ کی شرکت سے لکھی ہے جو باعتبار مطالب ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے - مسٹر جسٹس امیر علی کا پایۂ حیثیت ایک مصنف کے بہت اعلیٰ و ارفع ہے - آپ کی تصانیف اسپیچین لکچر اور مضامین علما کی جماعت مین قدر و وقعت کی نظر سے دیکھے گئے - رسالہ نائنٹینتھ سنچوری مین آپ نے علمی - اخلاقی اور تاریخی مضامین نہایت قابلیت اور تحقیقات سے لکھے ہین - آپ نے کونسل عالیہ ہند مین اکثر مباحث پر نہایت وسیع اور صحیح معلومات کے ساتھ تقریرین کین جس کا اعتراف ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہند نے آپ کی کنارہ کشی کونسل کے وقت ممتاز طریقہ سے کیا - مسٹر جسٹس امیر علی سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کے بانی مبانی ہین - آپکی پانزدہ سالہ مدت سکرٹیٹ مین مسلمانان بنگال کی رفاہ و فلاح کو ایک نمایان ترقی حاصل ہوئی - ۱۸۸۱ء مین آپنے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت مین اہل اسلام کے مناسب اور واجبی شکایات و حاجات پیش کیے تھے جو بعد غور کامل منظور اور مقبول ہوے آپنے اپنے زمانہ اڈیشنل ممبری کونسل مین جو ترمیمات و اصلاحات پیش کین انکو اراکین کونسل نے تسلیم اور قبول کیا اور وہ ملک کے انسٹیٹیوٹ لا (ہندوستان کے موضوعہ قانون) مین داخل کیا گیا - آپ نے بارہ برس کی ہائی کورٹ کی ججی کے فرائض انجام دینے مین اپنی بے تعصبی منصف مزاجی اور روشن دماغی کا کامل ثبوت دیا ہے - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے سنہ ۱۸۹۹ء کے اجلاس منعقدہ کلکتہ کے آپ صدر نشین تھے - آپ تعلیم

نسوان کے حامی ہین - آپکا خیال ہے کہ ہندوستان کی ترقی عورتون کی دماغی تربیت پر
منحصر ہے - مسٹر جسٹس امیر علی انگلستان کے اعلیٰ طبقات سوسائٹی مین نہایت
ہردلعزیز اور مسلمہ لیاقت کے ہندوستانی تصور کیے جاتے ہین - آپ کی مذکورہ قومی و ملکی
ہمدردی - گورنمنٹ کی خدمات کی بجا آوری - علمی - قانونی اور تاریخی اعلیٰ لیاقت کے
لحاظ سے سنہ ۱۸۸۷ع مین ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن وائسرائے ہند نے آپ کو سی - آئی - ای
کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سنہ ۱۸۸۹ع مین مسٹر رومیش چندر متر کی کنارہ کشی پر آپکو
ہائی کورٹ کی ججی عطا ہوئی آپ کا یہ تقرر بنچ اور بار دونون کے لیے مفید ثابت ہوا خصوصاً
فقہ اور شریعت اسلام کے پیچیدہ مسائل بآسانی حل ہو گئے - مذہباً آپ فرقۂ معتزلہ کے
خیالات کو پسند فرماتے ہین - سکونت کلکتہ - بنگال -
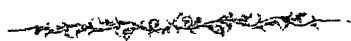
رومیش چندر دت - مسٹر سی - آئی - ای - ولادت ۱۳ - اگست سنہ ۱۸۴۸ع

آپ کے والد ایسان چندر دت اُن دیسی ڈپٹی کلکٹرون مین تھے جنکو لارڈ ولیم بنٹنگ
صاحب نے اول اول عہدۂ مذکور کے اختیارات عطا کیے تھے - بابو رومیش چندر دت
بدو طفولیت ہی مین یتیم ہو گئے تھے مگر آپ کے ایک لائق اور بزرگ عزیز نے آپ کی تعلیم مین
بہت بڑی دلچسپی ظاہر کی اور آپ کو سب سے پہلے بنگلہ پاٹ شالہ مین بھیجدیا جہان آپ
چھ برس کی عمر مین داخل ہوے - سنہ ۱۸۶۴ع مین انٹرنس کا امتحان اول ڈویژن مین
پاس کر کے آپ چودہ روپے ماہوار کا وظیفہ دو برس تک پاتے رہے - سنہ ۱۸۶۶ع مین
آپ نے پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے اف - اے کا امتحان دیا اور کامیابی کے ساتھ
پاس ہوے جس پر آپ کو دو برس تک تینتیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملتا رہا اور امتحان
بی اے مین آپ اور زیادہ نمود کے ساتھ کامیاب ہوے اور یونیورسٹی بھر مین اول
ڈویژن مین دوم رہے - سنہ ۱۸۶۴ع مین سولہ برس کی عمر مین آپ کی شادی ہوئی - اور

اُنیس برس کی عمر مین ۳-مارچ ۱۸۶۹ء کو آپ نے بابو بہاری لال اور بابو سرندرو ناتھ بنرجی کے ساتھ سول سروس کے امتحان کے لیے ولایت کا سفر کیا۔ ایک سال کی محنت کے بعد آپ اس سخت امتحان مین کامیابی کے ساتھ پاس ہوے اور تین سو انگریز طلبا مین آپ کا تیسرا نمبر رہا۔ اسی سال آپ نے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ بعد فراغ آپنے دو برس تک مختلف مقامات یورپ اسکاٹلینڈ۔ آئرلینڈ۔ فرانس۔ بلجیم۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی وغیرہ کی سیاحت کی اسکے بعد ہندوستان کو مراجعت کی۔ واپسی کے کچھ دنون بعد ۲۸-ستمبر ۱۸۷۱ء کو چوبیس پرگنہ کے اسٹنٹ مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ یکم نومبر ۱۸۷۱ء کو مرشدآباد جیلخانہ کے افسر کیے گئے اور یکم فروری ۱۸۷۳ء کو جیلخانہ ندیا کو آپکے خدمات منتقل ہوے آپ کے دوران انتظام مین مقام بن گرام کو بہت بڑی ترقی ہوئی۔ جدید سڑکین بنائی گئین جابجا اسکول قائم کیے گئے اور رفاہ عام کے کام بکثرت جاری ہوے۔ آپ کو معاملات تعلیمی مین ابتدا ہی سے بہت بڑی دلچسپی تھی جس مین آپ ہمیشہ علی حصّہ لیتے رہے۔ طلبا و مدرسین کی حوصلہ افزائی کے لیے انعام واکرام دیتے اور غریب طالبعلمون کو اپنی جیب خاص کے خرچ سے پڑھواتے تھے۔ عقد ثانی بیوگان کے آپ بہت بڑے حامی رہے ہین چنانچہ اکثر بیواؤن کی شادی مین آپ نے چندہ سے مدد کی ہے ۱۸۷۴ء کے زمانۂ قحط مین آپ کے حسن انتظام سے رعایا اور گورنمنٹ کو بہت مدد ملی جسپر رعایا نے احسانمندی کا اظہار اور گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ سر جارج کیمبل سابق لفٹننٹ گورنر بنگال کے عہد مین ابتدائی تعلیم کو وسیع کرنے مین آپ نے جو کوشش کی تھی وہ مشکور ہوئی اور بنگالہ مین اس تعلیم کو بہت ترقی ہوئی۔ آپ کو مضمون نگاری کی جانب خاص میلان تھا جسے اوقات فرصت مین آپ انجام دیتے تھے۔ کلکتہ ریویو۔ بنگال میگزین اور مکرجی میگزین مین آپ کے علمی اور اخلاقی مضامین وقتاً فوقتاً چھپتے رہے ہین جنمین سے بعض کتابی حیثیت مین شائع ہوے ہین۔ قیام لندن کے زمانہ مین جو خطوط

آپ نے اپنے بھائیون کے نام لکھے ہین وہ انگریزی اور بنگلہ مین مکتوبات کی حیثیت سے طبع ہوے ہین - بنگلہ کتابون پر تقریظین اور تبصرے لکھنے کا آپ کو بہت شوق تھا - زمانہ قیام بن گرام مین آپ کی توجہ ڈراما لکھنے کی طرف مائل ہوئی اس خیال کے پیدا کرانیوالے آپ کے بچپن کے دوست بابو بنکم چندر چٹرجی تھے آپ کے اکثر ناٹک مطبوع اور مقبول ہو چکے ہین - فن شعر گوئی مین بھی آپ کو ملکہ حاصل ہے - بنگلہ اور انگریزی زبان مین آپکی نظمین مشہور ہین - مہابھارت اور رامائن کے ترجمے جس خوبی اور لیاقت سے آپنے کیے ہین ولایت کے نامور اخبارات بھی اُسکے معترف ہین - آپ ایک محنتی اور جفاکش شخص ہین - ۳۱ - اکتوبر ۱۸۷۶ع کو دریاے مگنا کے سیلاب عظیم (جس مین چالیس ہزار نفوس غرق آب ہو گئے) کے زمانہ مین ڈسٹرکٹ افسری کی حیثیت سے آپنے نہایت جفاکشی اور تندہی سے انتظام کیا - سنہ ۱۸۹۰ع مین بابو صاحب بردوان تبدیل کیے گئے سنہ ۱۸۹۱ع مین میدنی پور کے کلکٹر مقرر ہوے جہان آپ نے کورٹ آف وارڈس کے انتظام کی خرابیون کو درست کیا - سنہ ۱۸۹۲ع مین گورنمنٹ نے بابو صاحب کی نمایان خدمات کے صلہ مین سی - آئی - ای کا خطاب عطا کیا - اکیس سال کی ملازمت کے بعد سنہ ۱۸۹۲ع مین رخصت رعایتی حاصل کر کے آپ ولایت کی سیاحت کو گئے - واپسی کے بعد بردوان ڈویژن کی کمشنری کے معزز عہدہ پر آپ مامور ہوے یہ ایک ایسا گران پایہ عہدہ ہے جس پر باستثناے بابو صاحب اسوقت تک کوئی ہندوستانی مامور نہین ہوا سنہ ۱۸۹۵ع مین آپ بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر اور اوڑیسہ ڈویژن کے کمشنر اور باجگزار ریاستہاے اوڑیسہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے - سنہ ۱۸۹۷ع مین آپ ملازمت سے کنارہ کش ہوے - کچھ عرصہ کے بعد ولایت تشریف لے گئے جہان یونیورسٹی کالج مین ہندوستان کی تاریخ کی پروفیسری پر آپکا تقرر ہوا جو ایک بے نظیر بات ہے - اسوقت اپنی پچاس برس کی عمر مین بھی آپ مثل نوجوانون کے ملکی خدمات انجام دینے مین چست

وسرگرم ہین۔ دسمبر ۱۸۹۹ء مین لکھنؤ کے انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس مین آپ پریسیڈنٹ تھے۔ اسکے بعد آپ پھر ولایت تشریف لے گئے مگر وہان سے واپس آکر اب آپنے یہان کی مستقل سکونت کا قصد کرلیا ہے۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد بابر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادہ ہین۔ آپ کی والدۂ مرحومہ بھی خاندان شاہی سے تھین۔ آپ تیئیس برس کی عمر تک عربی۔ فارسی۔ بنگلہ اور انگریزی وغیرہ زبانون کی تعلیم مین مصروف ومشغوف رہے۔ حضرت شاہ اودھ کی وفات کے بعد آپ نے اپنے ذاتی شوق سے تعلیم ڈاکٹری کی طرف توجہ کی اور پانچ برس تک علمی اور عملی طریقون سے اُسکو حاصل کرکے ڈپلومہ پایا اور مختلف مرضی کے علاج مین کامیابی حاصل کی۔ تیس برس کی عمر مین آپنے عالیخاندان اور مشہور ایرانی تاجر کلکتہ میر محمد کاظم صاحب جوہری کی دختر نیک اختر سے شادی کی۔ اُنسے تین اولادین عالم ظہور مین آئین۔ ایک فرزند پرنس قیصر مرزا محمد رضا حسن اور دو صاحبزادیان حسن آرا کنیز علیہ خاتون اور حسین آرا کنیز فاطمہ خاتون ہین۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد ابو العلی۔ مرزا دارا جاہ بہادر۔ پرنس آپکی ولادت ۷۔ اپریل ۱۸۷۱ء عیسوی کو ایوان سار دھا منزل ٹمیا برج کلکتہ مین واقع ہوئی۔ آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادے ہین آپ اپنی عمر کے دس برس چھ مہینے چودہ دن کے بعد ۱۲۔ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو مدرسہ سلطان اودھ مین داخل ہوے جو محلۂ ٹالی گنج کلکتہ مین خاص شاہزادگان و مرشد زادگان اودھ کی تعلیم وتربیت کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ حضرت شاہ اودھ نے ۲۱۔ ستمبر

سنہ ۱۸۸۷ء کو رحلت فرمائی اور یکم مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو مدرسۂ سلطان اودھ بند کردیا گیا۔ مدرسۂ مذکورۂ بالا مین آپ نے چھ برس چھ مہینے گیارہ دن تعلیم حاصل کی اور اپنے مدرسون اور پرنسپلون کی نظر مین معزز و ممتاز رہے اسکے بعد آپ کلکتہ کے سینٹ زیویر کالج کے انٹرنس کلاس مین داخل کیے گئے۔ پھر آپنے مدرسہ کلکتہ مین تحصیل علم کی۔ ۷۔ جولائی سنہ ۱۸۹۱ء کو آپ کی والدہ نواب مبارک محل صاحبہ نے انتقال کیا۔ ۸۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۱ء کو ہاجرہ بیگم صاحبہ سے آپ نے عقد کیا یکم مئی سنہ ۱۸۹۵ء کو آپ نے ایک انگریزی ہائی اسکول موسوم بہ مدرسۂ محمدی قائم اور جاری کیا جس مین مسلمانون کے بچے مفت تعلیم پاتے ہین۔ تواریخ انگلستان بزبان اُردو تصنیف کی جو قابل دید ہے۔ آپکو کرکٹ فٹ بال وغیرہ اشغال سے خاص دلبستگی ہے فتح پرٹوریا کی خوشی مین ایک پیالہ اور ایک باسکٹ (ٹوکری) جو نیر رگبی فٹ بال ٹیم کے اول لڑکے کو دیا تھا انجمن خاندان اودھ جو ۳ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو قائم ہوئی اُسکے آپ سکرٹری ہین۔ آپ عربی و فارسی اور انگریزی مین معقول مہارت رکھتے ہین۔ آپ علاوہ آبائی جائداد کے گورنمنٹ سے پانچسو روپیہ کی پنشن پاتے ہین۔ آپ کی نو اولادون مین اسوقت صرف دو صاحبزادہ ہمایون جاہ مرزا محمد عابد علی اور کیوان جاہ مرزا محمد واحد علی اور ایک صاحبزادی گوہر بیگم ہین۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد صدیق۔ ابو الخیر شمس العلما۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۸۴۳ء مین موضع سلطہ ضلع چوبیس پرگنہ صوبۂ بنگال مین واقع ہوئی۔ آپ کے اجداد مین منشی قمر الدین عہد شاہجہان بادشاہ مین تحصیلدار ہو کر بنگالہ مین داخل ہوے۔ اُسوقت سے اس خاندان نے سرزمین بنگال مین نشو و نما پائی۔ اس خاندان کی ایک شاخ ضلع میدنی پور واقع بنگال مین بھی موجود ہے۔ آپکے جد مرحوم مولوی محمد واجد زمانہ تحصیل علوم مین مدراس گئے جہان

بحر العلوم مولانا عبدالعلی سے فیض حاصل کیا۔ اور وہان کی صدر عدالت دیوانی مین میر منشی کے عہدہ پر مامور رہے۔ مگر اقتضاے حب الوطنی سے ترک ملازمت کر کے پھر وطن کو چلے آئے۔ آپ کے والد ہائی کورٹ کلکتہ کے محافظ دفتر تھے اور بعض اقارب منصفی اور کلکٹری کے عہدون پر مامور رہے۔ آپنے بدو عمر مین موضع کے پاٹ شالہ مین زبان بنگلہ سیکھی اُس کے بعد اپنے والد کے ہمراہ کلکتہ جاکر گیارہ برس کی عمر تک فارسی اور اُردو حاصل کی۔ آپ کے والد انگریزی تعلیم سے سخت متنفر تھے۔ مگر آپ نے محض اپنے قصد اور شوق سے انگریزی پڑھی کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کے بعد چار برس تک آپ عربی کی تحصیل مین مصروف رہے۔ اُسکے بعد پھر انگریزی کی تکمیل کا خیال پیدا ہوا اور ہگلی کالج سے بی اے اور عربی مین ایم اے پاس کیا۔ اُسکے ساتھ ہی سنہ ۱۸۷۴ع مین آپ ہوگلی کالج مین عربی و فارسی کے پروفیسر مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۷۹ع مین مدرسۂ راجشاہی کے سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ پھر سنہ ۱۸۸۴ع مین مدرسۂ کلکتہ مین عربی و فارسی کے پروفیسر اور دوسرے سال مدرسہ ڈھاکہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے۔ وہان سے سنہ ۱۸۹۹ع مین اسسٹنٹ انسپکٹر ہو کر ہوگلی مین آئے مگر چند روز کے بعد پریسیڈنسی کالج کے پروفیسر عربی و فارسی ہو گئے۔ سنہ ۱۸۸۴ع مین آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ اور جنوری سنہ ۱۸۹۷ع مین شمس العلماء کے خطاب سے ممتاز ہوے آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپکے خلف اکبر مولوی ابو نصر محمد علی جلپائی گوری مین ڈپٹی کلکٹر ہین۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

سعادت حسین۔ مولوی۔ خان صاحب۔ آپکو خطاب خانصاحب ۲۱ مئی سنہ ۱۸۹۸ع کو گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت نمبر ۱۳۔ کوچۂ رام شنکر راے۔ کلکتہ

فرزند احمد- قاضی- مولوی- خان بہادر- تمغہ یافتہ قیصر ہند- آپکی ولادت ۷- اپریل ۱۸۶۷ء کو مقام دولت پور مین واقع ہوئی- آپ کا اصلی نام مولوی محمد سلطان اور عرف قاضی فرزند احمد صاحب خان بہادر ہے- آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے جنکی تینتیسوین پشت مین آپ واقع ہوے ہین- سنہ ۷۰۰ء مین آپ کے بزرگون مین ابو ناصر بن شیخ عبد اللہ بمصلحت وقت مدینہ منورہ سے تارک الوطن ہو کر شہر بلخ مین وارد ہوے اور طریقۂ مشائخ اور سلسلۂ بیعت جاری کیا- یہ سلسلہ اُنکی اولاد مین شیخ پیران تک قائم رہا- انہین سے مخدوم سلطان ابراہیم ادہم جو سلطان بلخ کے نواسے تھے اور مولانا شاہ شمس الدین الحقانی صاحب کشف وکرامات اور مشہور اولیاء اللہ تھے- حضرت آخر الذکر اوائل عمر مین بلخ مین منصب قضا پر مامور تھے مگر آخر عمر مین آپ تارک الدنیا ہو کر کوہ بلوری پر عزلت گزین ہو گئے جہان اسوقت تک آنکا مزار موجود ہے- آپ کے اجداد مین شیخ صدر جہان ۱۶۵۵ء یعنے شاہ جہان شہنشاہ دہلی کے عہد مین ہندوستان آئے اور دربار دہلی کی طرف سے باختیارات کامل پرگنہ اوکری ضلع بہار کے قاضی مقرر ہوے اور مقام دولت پور پرگنۂ اوکری مین جو فی الحال ضلع گیا مین شامل ہے توطن اختیار کیا- یہ منصب قضا بادشاہان مغلیہ کی جانب سے یکے بعد دیگرے آپ کے پردادا قاضی رحمت اللہ عرف پیر علی مغفور تک جاری رہا اور وقتاً بعد وقتٍ جائداد اور جاگیرات بھی عطا ہوتی رہین- ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ تسلط مین ان جاگیرون پر خراج مقرر ہوا مگر آپ کے دادا قاضی اسد علی مرحوم کسی قدر ترمیم کے ساتھ عہدۂ موروثی قضا پر مامور رہے- ۱۸۵۵ء مین آپ کے دادا نے رحلت کی اور ۱۸۵۹ء مین آپ کے والد قاضی احمد بخش مرحوم کو زمانہ غدر کی خیر خواہی و وفاداری کے صلہ مین برٹش گورنمنٹ نے پرگنۂ اوکری وایکل ضلع بہار کا قاضی مقرر کیا- اُنھون نے ۱۸۶۹ء مین انتقال

کیا- اُسوقت قاضی فرزند احمد خان بہادر کی عمر تقریباً دو سال کی تھی لہذا آپ کے نانا منشی سید چراغ علی صاحب مدار المہام ریاست ٹیکاری ضلع گیا آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف متوجہ ہوے اور آپ شہر گیا مین اُنکے ساتھ رہنے لگے- اور چونکہ آپ کی والدہ کے سوا اُنکے کوئی اولاد نتھی اس لیے اُنھون نے اپنی کل جائداد جو قاضی صاحب کی آبائی جائداد کی بہ نسبت بہت زیادہ تھی قاضی صاحب اور آپ کی دو بہنون کے نام لکھدی- آپ کو فارسی انشا پردازی اور شاعری مین مہارت تامّہ حاصل ہے- فن شہسواری- نیزہ بازی اور قادر اندازی مین مشہور ہین اور اکثر انعام حاصل کیا ہے آپ حنفی المذہب مسلمانون کے رہنما اور سرخیل ہین آپ ایک بے تعصب مخیّر اور ہر دلعزیز شخص ہین- رفاہ عام کے کامون مین آپ دلچسپی ظاہر فرماتے ہین گیا مین جب واٹر ورکس جاری ہوا تو آپ نے یکمشت دس ہزار روپیہ بطور چندہ کے مرحمت کیے اور لیڈی ڈفرن فنڈ کلکتہ کو سالانہ چندہ سے مدد دیتے ہین- کوئین وکٹوریہ میموریل فنڈ مین اور ہز اکسلنسی لیڈی کرزن کے مجوزہ ہندوستانی دائیون کے تعلیمی فنڈ مین آپنے اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے چندہ بھیجا- آپ خلقی رحمدلی کی وجہ سے وصول مالگزاری مین رعایا پر تشدد روا نہین رکھتے بلکہ عذرات واقعی پر خیال فرماکے بوجہ اُنکی ناداری کے اکثر مالگزاری معاف کردیا کرتے ہین- گاؤکشی کے جھگڑہ مین آپ نے فریقین کو رضامند رکھا اور ہندو مسلمانون سے صلح کرادی اور جامع مسجد کی ترمیم کے لیے اپنی جیب سے تین ہزار روپیہ چندہ دیا اور عام مسلمانون کو بھی چندہ کی تحریص و ترغیب دلائی- شیعہ سنیون کے علم کے جھگڑے کے تصفیہ مین بھی گورنمنٹ کو آپ نے بہت مدد دی جس پر حکام وقت نے آپ کا خاص شکریہ ادا کیا- سنہ ۱۸۹۲ع مین قاضی صاحب گیا کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے- سنہ ۱۸۹۵ع مین ہز اکسلنسی لارڈ الجن کی تشریف آوری گیا کے وقت آپ استقبالی کمیٹی کے آنریری سکرٹری تھے- سنہ ۱۸۹۷ع مین گورنمنٹ نے خان بہادری کا خطاب

مرحمت کیا جس پر آپ کے اعلیٰ انگریز دوستون نے آپ کو مبارکباد کے خطوط لکھے۔ ۱۸۹۷ء مین جناب ملکہ معظمہ کے ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ضلع گیا کے یوروپین ہندو اور مسلمان باشندون کی جانب سے ایڈرس پیش کرنے کے لیے جو ڈیپوٹیشن گیا تھا اُس کمیٹی کے آپ سکرٹری تھے۔ اواخر ۱۹۰۱ء مین جب گیا مین طاعون کی شدت تھی تو آپ نے مسٹر سی۔ اے۔ اولڈہیم صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر گیا کو شہر کے ڈس انفکٹ کرانے مرضیٰ کو تشفی و تسلی دینے اور غربا کے معالج حکیم۔ بید یا ڈاکٹر کو اُسکے گھر پہونچانے مین بہت بڑی مدد دی۔ اسکے صلہ مین صاحب موصوف کو قیصر ہند کا طلائی تمغہ اور آپ کو نقرئی تمغہ مرحمت ہوا سینہ پر تمغۂ قیصر ہند آویزان کرتے وقت نواب لفٹنٹ گورنر بنگال نے بیان کیا کہ خان بہادر کی طاعونی خدمات کے صلہ مین جو اُنھون نے شہر گیا مین انجام دین مین اُنھین حضور وائسراے کی نیابت کی حیثیت سے یہ تمغۂ نقرئی دے رہا ہون خان بہادر موصوف نے مجسٹریٹ ضلع کو ہر قسم کی مدد دی۔ بیمارون کی تیمارداری مین ہر موقع پر شریک رہے۔ آپ نے اقامت گیا مین جس استقلال سے کام لیا وہ تسکین بخش اور قابل تعریف تھا۔ مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون اور مجھے اس امر مین ذرا بھی شک نہین کہ آپ ہمیشہ گورنمنٹ کو خوش رکھکر عزت حاصل کیا کرینگے اور علاوہ اور حکام انگریزی کے خود سر جان وُڈبرن لفٹنٹ گورنر بنگال نے خاص اپنے قلم سے آپ کو شکریہ کے خطوط تحریر فرماے۔ جناب ملکہ معظمہ آنجہانی کی خبر انتقال سنکر آپنے مسلمانان گیا کو مسجد جامع اور اپنی خاص مسجد مین جمع کیا اور دعاے مغفرت مانگی۔ شہنشاہ جرمن کی والدہ کے انتقال کے موقع پر آپ نے بذریعۂ وائسرے کے ہمدردی کا تار روانہ کیا جسپر شاہنشاہ جرمن کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ فتح پریٹوریا اور صلح جنگ جنوبی افریقہ پر آپ نے اپنے اور سنی مسلمانان گیا کی جانب سے سکرٹری اسٹیٹ ہند کو مبارکباد بھیجی جسکے جواب مین وہان سے بھی اظہار خوشنودی اور اعتراف

خیرخواہی و وفاداری کیا گیا- ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کی علالت کے بعد شاہ وشہنشاہ ہند
کی صحت پر آپ نے مبارکباد کا تار بھیجا آپ کا خاندان ضلع گیا مین ممتاز سمجھا جاتا ہے
مولوی حاجی سید محبوب عالم اور مولوی حاجی سید صدیق عالم آپ کے حقیقی بھانجے اور
مولوی سید عبدالحفیظ مرحوم ہاشمی النسل اور زمیندار ورئیس گیا کے فرزند ہین اس
خاندان کو تاریخی شہرت حاصل ہے اسکے مورث اعلیٰ مخدوم سید شاہ محمد عمر ولد سید علی
نبیرہ بغدادی ۱۰۸۷ء مین بغداد سے براہ خراسان وارد ہندوستان ہوے اس
خاندان کے ایک بزرگ مسمی سید محمد حبیب اللہ کو شاہ عالمگیر ثانی نے سپہ سالار مقرر کیا
اور التمغہ اور جاگیر مین موضع پنچورہ ضلع گیا مرحمت کیا تھا- ان صاحبزادون کے والد
موصوف نے ان کے زمانہ طفولیت مین انتقال کیا اور یہ قاضی صاحب ممدوح
کے زیر تربیت رہے جس کا اثر یہ ہوا کہ امور زمینداری اور شہسواری وغیرہ مین مشاق
ہین- خیرخواہ گورنمنٹ ہین- فارسی وانگریزی کی تعلیم پا رہے ہین- آپ کے صاحبزادہ
محمد عثمان عرف انوار احمد مولوی سید ابوسعید خان بہادر قادری ایک مشہور رئیس پٹنہ
کے نواسے ہین جنکی انگریزی تعلیم کے لیے ایک یوروبین اور عربی وفارسی کے لیے ایک
عالم مقرر ہے- سکونت گیا-

فضل ربی - خوندکار- خان بہادر- آپ کی ولادت مقام سالار ضلع مرشدآباد
مین ۱۳- اگست ۱۸۴۷ء کو واقع ہوئی- آپ بنگالہ کے قدیم خوندکار خانوادہ سے ہین
جنکا سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے- آپ کے مورث اعلیٰ
خواجہ رستم خراسانی مظالم چنگیزخانی سے تنگ ہوکر مع اہل وعیال کے وارد ہندوستان
ہوے اور شیخ ضیاء الدین زاہد بن خواجہ رستم خراسانی کڑہ مانک پور ضلع الہ آباد مین سکونت
پذیر ہوے جو اپنے عصر مین ایک بڑے خدارسیدہ شخص تھے- اِن کے بیٹے شیخ سراج الدین

نے سلطان غیاث الدین کے دور سلطنت مین پہلے مقام گوڑ واقع بنگال مین اور پھر وہان
سے پرگنۂ فتح سنگھ سرکار شریف آباد مین مستقل توطن اختیار کیا جہان سلاطین افغان و مغلیہ
کی جانب سے آپکے بزرگون کو لاخراج ائمہ عطا ہوا تھا۔ چونکہ اس خاندان کے اسلاف ہدایت
وارشاد مین مصروف تھے لہذا سلاطین اسلام بنگالہ نے اس خاندان کو خوندکار کے
لقب سے ملقب کیا۔ خوندکار فضل ربی خان بہادر اٹھارہ برس کی عمر تک ضروری تعلیم
وتدریس مین مشغول رہے۔ اسکے بعد نواب ناظم بنگالہ کی سرکار نظامت مین ملازم ہوے
جہان آپ کے والد مرحوم خوندکار مولوی عبدالاکبر میرمنشی تھے اور آپ کے اجداد بھی اس
سرکار مین مناصب جلیلہ پر ممتاز و سرفراز تھے۔ آپ اکیس سال کی عمر مین نومبر ۱۸۶۹ء
مین جناب عالی نواب ناظم بنگالہ کی خدمت مین انگلستان کو روانہ کیے گئے جو اُسوقت
لندن مین مقیم تھے۔ وہان خط وکتابت فارسی کا کام اور باورچیخانہ کا انتظام آپ کے
سپرد کیا گیا۔ مارچ ۱۸۷۱ء مین جب آپ بعد حصول رخصت لندن سے واپس آئے
تو بعد چندے علاقہ جات زمینداری نظامت کے آپ منیجر مقرر ہوے جس کے فرائض
آپ نے نہایت جانفشانی دیانت اور بیدار مغزی سے انجام دیے۔ ۱۸۸۱ء مین جب
نواب ناظم بہادر کے ولی عہد نواب عالیقدر بہادر الملقب بہ امیر الامرا نواب بہادر
رئیس حال وسادہ نشین مسند ریاست ہوے تو آپ عہدۂ جلیلۂ دیوانی ریاست مرشدآباد
پر منصوب ہوے۔ آپ ضلع مرشد آباد کے انریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ
بھی ہین۔ کتاب موسومہ "آریجن آف مسلمانان بنگالہ" کی تصنیف کے صلہ مین
۱۸۹۶ء مین آپ کو گورنمنٹ سے خان بہادر کا خطاب مع شمشیر کے عطا ہوا اور ۱۸۹۷ء
مین جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ڈائمنڈ جوبلی مین ایک اعزازی سند مرحمت ہوئی۔ سکونت
ابنیہ خانہ مرشد آباد۔ آبائی مکان۔ سالار پوسٹ آفس۔ طالب پور ضلع مرشد آباد۔ بنگال

درگاچرن چکرورتی - بابو - راے صاحب - ایل - سی - ای - راے صاحب ایک معزز برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو سومرا ضلع ہوگلی کے ودیا بھوشن خاندان کے نام سے مشہور ہے - بابو صاحب نے محض اپنی قوت بازو اور ذاتی کوشش سے یہ نمایان اور ممتاز منصب حاصل کیا ہے ۱۸۷۲ع مین آپنے یونیورسٹی میٹریکولیشن امتحان پاس کیا ۱۸۷۶ع مین ایل - سی - ای - (سند یافتہ درجہ سول انجنیرنگ) کی ڈگری حاصل کی اور اسی سال کل امیدواران مین جو کلکتہ پریسیڈنسی کالج کے صیغہ سول انجنیرنگ سے شریک ہوے تھے اول رہے - ۱۸۷۹ع مین آپ بنگال کے محکمۂ تعمیرات مین بطور ایک کار آموز انجنیر کے مقرر ہوے ۱۸۸۲ع مین اسسٹنٹ انجنیر کے عہدہ پر فایز ہوے - چونکہ آپ نے اس زمانہ مین امتحان پاس کیا تھا جب اس کالج کے پاس شدہ طالبعلمون کو مستقل انجنیر مقرر کرنے کی کوئی ذمہ داری نہ تھی لہذا وہ مستقل انجنیر مقرر نہو سکے - ۱۸۸۷ع مین گورنمنٹ نے آپ کو بطور اپر سبارڈینیٹ کے مقرر فرمایا - ۱۸۹۵ع مین گورنمنٹ نے انکی اُن قابلانہ خدمات کے صلہ مین جو انھون نے انہارسون کی تشخیص مالگزاری کے متعلق ایک جدید نظام جاری کرنے مین انجام دین انکو راے صاحب کا خطاب بطور ایک ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا اس سسٹم کے اجرا سے آبپاشی کے محاصل مین ترقی ہوئی - ۱۹۰۰ع سے آپ آنریری اسسٹنٹ انجنیر ہین - سکونت بردوان -

---

محمد امداد امام - مولوی - حکیم - سید - شمس العلما - ولادت ۱۷ - اگست ۱۸۴۹ع آپ صوبہ بہار کے ایک ممتاز خاندان سادات مین ہین - آپکا سلسلۂ نسب حضرت زید شہید جگر گوشۂ امام چہارم حضرت امام زین العابدینؑ سے ملتا ہے - آپ کے جداعلی سید فیروز جو سید ابو الفرح واسطی کی نسل سے تھے وارد ہندوستان ہوے تھے - اور آپ کے والد خان بہادر سید وحید الدین مغفور کے اجداد مادری مین سید حسن جنگ سوار

جو صوبۂ ہذا مین مجاہدانہ تشریف لائے تھے بعد فتوحات موضع نیورہ مین توطن پذیر ہوے - یہ مشہور و معروف سید حسن جنگ سوار کے چھوٹے بھائی تھے جنکا مزار اجمیر کی پہاڑی پر ہے اور جنکا ذکر مفتاح التواریخ مین ہے - اسی خاندان مین نواب حاجی سید احمد سعید خان بہادر ظفر جنگ امیر الوزرا اور نواب سید عتیق اللہ خان صوبہ دار اٹاوہ گزرے ہین جنکے تذکرے تاریخ سیر المتاخرین مین مندرج ہین اور رقعات عالمگیری مین شہنشاہ اورنگ زیب دہلی نے اُنھین اعزاز کے ساتھ یاد کیا ہے سید محمد نجیب صوبۂ بہار کے ایک بڑے تعلقدار تھے - اُن کے صاحبزادے سید حسن عسکری افواج دہلی کے بخشی اور ایک ذی اختیار امیر تھے - اِن کے دو فرزند تھے میر امجد علی نے گورنمنٹ انگریزی کو کولون کی جنگ مین اپنے سوار و پیادون سے بہت بڑی اعانت دی تھی اور اسکے صلہ مین ضلع گیا مین ایک بہت بڑا تعلقہ حاصل کیا - دوسرے بیٹے میر مردان علی گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے عامل ضلع شاہ آباد تھے اور اُنکو فوجداری و مال و بندوبست کے اختیارات حاصل تھے - مورث میر مردان علی آپکے پردادا سید امداد علی خان بہادر کے حقیقی نانا تھے - آپ کے آبا و اجداد ہمیشہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کے معتمد اور ذمہ دار عہدون پر ممتاز رہتے آئے ہین آپ کے والد شمس العلما سید وحید الدین خان بہادر صدر الصدور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - ڈسٹرکٹ رجسٹرار - جج خفیفہ - اور جسٹس آف دی پیس کے عہدون پر سرفراز تھے - اور آپ کے دادا سید امداد علیخان بہادر صدر الصدور اور حاکم فوجداری تھے اور آپ کے پردادا سید امام علی حاکم مال تھے اور اُن کے والد مرحوم سید بقیۃ اللہ بھی اس عہدہ پر ممتاز تھے - آپ کے والد کے نانا سید سلامت علیخان اور ماموں سید راحت علیخان عدالتہائے دیوانی و فوجداری کے مناصب جلیلہ پر مامور تھے - اور آپکے حقیقی چچا سید فرید الدین خان بھی حاکم عدالت تھے - غدر ۱۸۵۷ء مین آپ کے ایک چچا سید نجم الدین نے

کارہاے نمایان کیئے جنکی تعریف ولیم ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف موسومہ اَرٹِسٹس اِن ہندوستان" مین کی ہے - اور اُسکے صلہ مین اُن کو ڈپٹی مجسٹریٹی کا عہدہ اور خطاب ملتا تھا مگر اُنھون نے منظور نہین کیا اور خلوت نشینی کو ترجیح دی آپکے خاندان کے موجودہ ممبر بھی اپنے اقران و اشال مین ممتاز درجہ رکھتے ہین - آپ خود شمس العلما ہین آپ کے منجھلے بھائی سید فضل امام خان خان بہادر کے خطاب سے ممتاز ہین - مولوی سید نصیر الدین خان حاکم مال و فوجداری ہین اور مولوی سید محی الدین خلف سید نجم الدین مذکور ڈپٹی کلکٹر اور مجسٹریٹ ہین - مولوی سید شرف الدین ایک مشہور بیرسٹر اور مولوی محمد یحیٰی صاحب پٹنہ کے وکیل درجۂ اول ہین - آپ کے برادر اصغر سید یوسف امام انتظام زمینداری و تجارتی کاروبار مین مصروف ہین جسے اُنھون نے بہت بڑی ترقی دی ہے - آپ کے بھانجے سید محمد سلیمان خلف مولوی سید محمد یحیٰی بھی بیرسٹر ہین اور عدالت ہائی کورٹ حیدرآباد مین کام کرتے ہین - آپ کے خاندان کے اکثر نوجوان بی اے - اکثر بیرسٹر - اکثر وکیل ہین اور کچھ ولایت مین تعلیم پا رہے ہین شمس العلما مولوی حکیم سید امداد امام صاحب نے حسب معمول عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور علوم ریاضی و معدنیات و حیوانات - مناظرہ - فلسفہ جدیدہ و قدیمہ سے بخوبی ماہر ہین اور زبان انگریزی مین بھی کافی دستگاہ ہے - آپ اُردو کے خوش فکر اور خوشگو شاعر ہین - اثر تخلص ہے انگریزی اشعار بھی آپ نے نظم کیے ہین - آپ کی تصنیفات مین اکثر کتابین موجود ہین - کتاب مراۃ الحکما اور کتاب الاثمار مصنفہ شمس العلما زبان سوئیڈن مین ترجمہ ہوئی ہین - اور وہ سوئیڈن اور ناروے کی یونیورسٹیون مین جاری ہین - آپ نے کاشف الحقائق معروف بہ بہارستان سخن نامے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین آپ نے مصری - یونانی - لاطینی - ایطالوی - جرمن - انگریزی عربی - فارسی - اُردو - سنسکرت بھاشا - چینی - جاپانی - اور برھما کی طرز شاعری پر ایک

دلچسپ بحث کی ہے - آپکو باین ہمہ علم و فضل شہسواری اور صید افگنی کا بہت بڑا نداق ہے - آپ کے دو صاجزادہ سید علی امام اور سید حسن امام مشہور بیرسٹر ہین - سکونت قصبہ نیورہ - بہار -

---

السیر چند رمتر - بابو - راے بہادر - ولادت ۲۵ - اکتوبر ۱۸۲۹ء - آپ کلکتہ کے اُس معزز کلین کایستھ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو ابتداءً گڈھ گوبندپور مین سکونت پذیر تھا - جب یہ موضع قلعہ فورٹ ولیم بنانے کے لیے لیلیا گیا تو خاندان مذکور کو تھنٹھینا مین نقل مکان کرنا پڑا جو کالج اسکوئر کے قریب ہے - آپ کے نانا راے ہرچند گھوش بہادر آپ کے عمزاد بھائی کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے ایک نامی جج تھے - آپ نے ہیر اسکول مین تعلیم پائی اور ۱۸۴۲ء مین فرسٹ سینیر اسکالرشپ کا امتحان پاس کیا اور وہان سے ہندو کالج مین آپ نے کل امتحانات نہایت نمود کے ساتھ پاس کیے اور مختلف مضامین مین انعام و تمغے حاصل کیے - ۱۸۴۴ء مین فورٹ ولیم کالج مین قانونی لکچر سُننے اور اول ہی امتحان مین وہ طلائی تمغہ حاصل کیا جو ممتحنون نے مقرر کیا تھا - اس پر سر لیپل ہیڈن صاحب کی توجہ اُنپر مائل ہوئی اور جب مسٹر موصوف بورڈ آف ریونیو کے جونیر سکرٹری مقرر ہوے تو اُنھون نے ڈھاکہ کے کمشنر آبکاری کی ماتحتی مین آپ کو ایک اعلی عہدہ عطا کیا - بابو صاحب نے ۱۸۴۸ء سے ۱۸۶۳ء تک مختلف اعلی سرکاری عہدون پر کام کیا - آخر مین آپ کلکتہ کے شمالی ڈویژن کے قائم مقام پریسیڈنسی مجسٹریٹ تھے - راے بہادر ۱۸۸۸ء سے ۱۹۰۲ء تک تین بار برٹش انڈین اسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ رہ چکے ہین - آپ البرٹ وکٹرا اسائلم فار لیپرس (جذام خانہ) کے انتظامی بورڈ کے ممبر ہین - آپ کی سرکاری خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا خطاب عنایت کیا ہے -

سکونت ۴۴ مسجد باری اسٹریٹ. کلکتہ۔

محی الدین احمد سید - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی ولادت ۵ - جمادی الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری کو پٹنہ مین واقع ہوئی - آپ کا معروف نام سید شاہ محمد کمال ہے - آپکے والد کا نام سید شاہ مبارک حسین تھا آپ پٹنہ اور ڈیانوان کے رئیس ہین - آپ کا سلسلہ نسب امام چہارم حضرت زین العابدین علیہ السلام سے ملتا ہے - آپ کے اسلاف ترویج و تشییع دین نبوی کی غرض سے وقتاً بعد وقتٍ عرب سے ہجرت کر کے داخل ہندوستان ہوے جنکو فرامین شاہی کی روسے جاگیرین وغیرہ عطا ہوتی رہین کاغذات خاندانی اور فرامین شاہی کے تلف ہو جانیکا سراغ شاہ محمد فرخ سیر کے فرمان مجریۂ آخر شہر رجب سنہ ۱۱۳۰ ہجری سے لگتا ہے جو انھون نے اُن اراضی پر قبضہ رکھنے کے لیے از سر نو عطا کیا تھا جو آپ کے بزرگون کے قبضہ مین چلی آتی تھین - بدو شعور سے عہد شباب تک آپ علوم مشرقیہ متعارفہ کی تحصیل مین مصروف رہے آپ کو امور رفاہ عام سے بہت بڑی دلچسپی تھی سنہ ۱۸۹۶ع مین جب آپ مینوسپل کمشنری کے امیدوار ہوے تو پبلک نے آپ کے واسطے نہایت کثرت سے ووٹ دیے جو آپ کی ہر دلعزیزی کا ایک بیّن ثبوت ہے - سنہ ۱۸۹۶ع مین ہز اکسلنسی لارڈ الگن صاحب وائسراے و گورنر جنرل ہند کے دربار لیوی مین شریک ہوے اور سنہ ۱۸۹۹ع مین بانکی پور انڈیپنڈنٹ بنچ کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - تین سال کے اندر اپنی مستعدی اور لیاقت کی وجہ سے آپ نے درجۂ دوم کے اختیارات حاصل کیے - سنہ ۱۸۹۹ع مین لوکل بورڈ کے ممبر اور سنہ ۱۹۰۱ع مین بانکی پور خیراتی شفاخانہ اور انجمن انسداد مظالم حیوانات کے ممبر مقرر ہوے - سنہ ۱۹۰۰-۱۹۰۱ع مین پٹنہ کے وبائی طاعون کی شدت کے پر آشوب زمانہ مین نہایت استقلال کے ساتھ آپنے انسداد مرض اور صفائی مکانات مین گورنمنٹ کی مدد کی - اور اپنے ذاتی مصارف سے

نادار اور محتاج غربا کی روزانہ تجہیز و تکفین کے علاوہ مصیبت زدگان طاعون کی رفع تکلیف کے فنڈ مین آپ نے دو ہزار روپیہ یکمشت عطا کیئے جسکے جلدو مین گورنمنٹ نے ۱۹۰۲ء مین قیصر ہند کا اعزازی تمغہ مرحمت کیا۔ سکونت بانکی پور۔ پٹنہ۔
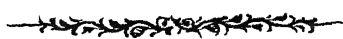
شتیش چندر۔ راے بہادر۔ مہاراجہ۔ والی ندیا۔ ولادت ۲ امئی ۱۸۶۹ء۔ آپ راجہ کرشن چندر راے راج راجندر بہادر کی ساتوین پشت اور راج کے بانی بھیانند مجموعہ دار کی سترھوین پشت مین ہین جنکو شہنشاہ جہانگیر نے فرمان عطا کیا تھا۔ ۱۱ مئی ۱۸۸۹ء کو آپ نے زمام ریاست اپنے ہاتھ مین لی یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو گورنمنٹ نے آپ کو مہاراجگی کا خطاب عطا فرمایا۔ آپنے مسٹر جارج ڈی اسول صاحب ایم اے سے تعلیم پائی ہے اور انگریزی اور سائنس مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے ہین۔ مہاراجہ صاحب کو سنسکرت زبان مین بھی معقول دستگاہ حاصل ہے اور نہایت ہی ذہین اور طباع شخص ہین۔ آپ علما کے بہت بڑے قدردان ہین۔ تعلیم۔ اسپتال۔ اور غربا و مساکین کی امداد مین آپ نے فیاضانہ چندے دیے ہین۔ آپ صرف علم دوست اور فیاض ہی نہین ہین بلکہ انتظامی معاملات مین بھی آپکو عمدہ قابلیت ہے۔ فی الحال آپ کا ایک صاحبزادہ ہے جسکی عمر ۱۱ برس اور ایک صاحبزادی ہے جسکی عمر ۱ برس ہے۔ سکونت ندیا بنگال۔
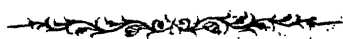
نرپت سنگھ دیو۔ راجہ ریاست پوڑاہاٹ۔ آپ کی ولادت ۱۲ استمبر ۱۸۷۴ء کو بنارس مین واقع ہوئی۔ آپ راجہ ارجن سنگھ دیو کے فرزند اور راجہ اچت سنگھ دیو کے پوتے ہین جو سورج بنسی راٹھور چھتری خاندان سے تھے۔ تقریباً ۱۵۶۰ء مین اس خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ کاشی ناتھ سمر سنگھ دیو شہنشاہ اکبر کے عہد سلطنت مین جودھپور سے

سری جگرناتھ پوری کے درشن کے لیے گئے اور پوڑاہاٹ مین آکر آباد ہوے اور وہان کی بھومیان اور کول اقوام کو مغلوب کر کے خود قابض ہو گئے اور اُس مقبوضہ پرگنہ کا نام اپنے خاندانی خطاب سنگھ کے لحاظ سے سنگھ بھوم رکھا اور اسی نام سے یہ ضلع اسوقت تک موسوم ہے۔ گو مقبوضات کی ترقی کی وجہ سے دارالصدر مختلف مقامات پر تبدیل ہوتا گیا مگر اس خاندان کا سب سے قدیمی اور مشہور دارالصدر پوڑاہاٹ ہی رہا اور کل راجہ راجہ پوڑاہاٹ کے لقب سے ملقب ہوتے رہے۔ ۱۸۵۷ء کے غدر مین ایک سو باغیون کی جماعت نے سنگھ بھوم کے دارالصدر چائین باسا کے جیلخانہ سے قیدی رہا کر دیے اور رانچی جانے کا ارادہ کیا مگر ندی پار نہ اُتر سکے۔ راجہ ارجن سنگھ دیو اس خبر کو سنکر باغیون کو ہاتھی پر سوار کرا کے ندی پار اُتار کے اپنے راجدھانی چکردھرپور مین لے آئے اور حسن حیل سے اُنکے ہتیار رکھوا لیے۔ اسکے بعد اُنھون نے ڈپٹی کمشنر چائین باسا کو اطلاع دینے کا مصمم ارادہ کیا تھا لیکن قبل اسکے اُنکے خاندانی حاسدون نے موقع پا کے گورنمنٹ کو رپورٹ کر دی جس سے انکا پورا منصوبہ برعکس ہو گیا اور راجہ ارجن سنگھ دیو باغیون کے حامی قرار دیکر ریاست سے علیحدہ اور وظیفہ دیکر بنارس روانہ کر دیے گئے جہان راجہ نرپت سنگھ دیو صاحب ۱۲ ستمبر ۱۸۷۴ء مین پیدا ہوے۔ پندرہ برس کی عمر مین یکم جولائی ۱۸۸۹ء کو اجمیر راج کمار کالج کے چھٹے درجہ مین آپ بھرتی ہوے جہان ہر سال سالانہ امتحان مین انعام پاتے رہے آپ نے تین طلائی اور آٹھ نقرئی تمغے اور راجگان و مہاراجگان (ممبران کالج) سے دس اور بیش قیمت چیزین حاصل کین۔ میو کالج اجمیر مین آپ نے مختلف علوم و اشغال مین معقول مہارت اور مشق پیدا کی اور ایف اے تک انگریزی اور سنسکرت کی تحصیل کی اور یکم اکتوبر ۱۸۹۵ء کو تعلیم سے فارغ ہو کر بنارس واپس آئے۔ ۹ جون ۱۸۹۵ء کو مہاراجہ صاحب موربھنج اور اُنکے بھائی راجہ صاحب نیلگری کی چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی۔ یکم مارچ ۱۸۹۶ء کو گورنمنٹ سے آپ کی آبائی ریاست پوڑاہاٹ
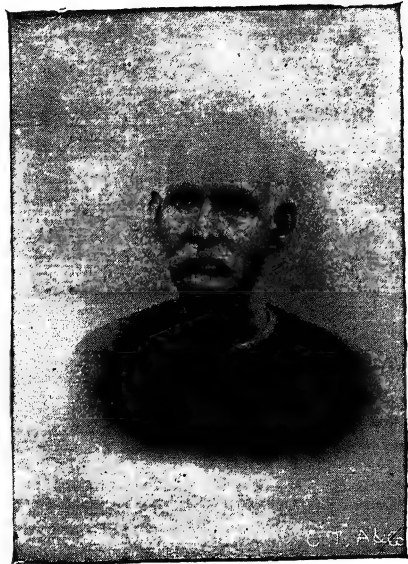
رائے بہادر دوارکاناتھ بھٹاچارجی رئیس نوادیب

مہامہوپادھیا پنڈت سری رام شرومنی رئیس رہامپور

رائے بہادر چودھری رام داس رائے رئیس دمدم

رائے صاحب بابو مہندر ناتھ چیٹرجی رئیس آرہ
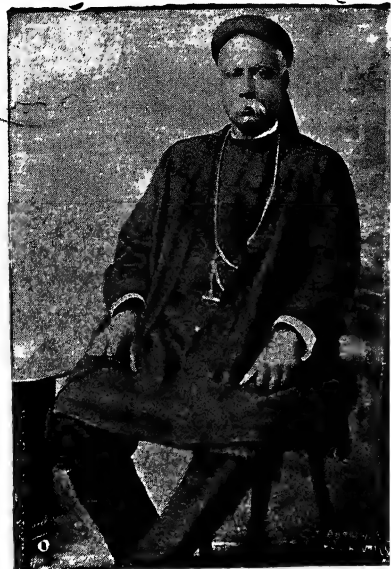
کی سند اور چارج عطا ہوا۔ ۱۹۰۰ء کی ابتدا مین برسا سنڈا باغی کی گرفتاری مین گورنمنٹ کو آپ نے بہت مدد دی جس کے اعتراف مین لوکل گورنمنٹ نے آپکو شکریہ کا خط تحریر کیا۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۱ء کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر بنگال نے ایک عام دربار مین قیمتی ڈھال تلوار اور سرپیچ۔ چنہ اور جیکپن وغیرہ اور راجۂ پوڑا ہاٹ کے آبائی خطاب کی سند عطا کی۔ آپ ایک متین۔ ذہین۔ علم دوست مردم شناس رئیس اور اپنی رعایا مین ہر دلعزیز ہین۔ آپ ضلع سنگھ بھوم کی اکثر کمیٹیون اور جلسون کے ممبر بھی ہین۔ اس ریاست کا رقبہ آٹھ سو مربع میل ہے اور ۱۹۰۰ء کے بندوبست مین کم وبیش ایک لاکھ روپیہ کی آمدنی ثابت ہوئی تھی علاوہ اور پیداوار کے اس ریاست مین کئی ندیون کی ریت سے سونا بھی نکلتا ہے۔ تین ریلوے اسٹیشن چکر دھر پور۔ اسونوان اور گول کیرا اس ریاست مین واقع ہین۔ اس خاندان مین مے نوشی کی قطعًا ممانعت ہے۔ سناکحت بھی خاندانی چھتریون اور وہ بھی چند ریاستون مین محدود ہے۔ سکونت پوڑا ہاٹ اسٹیٹ سنگھ بھوم۔ ڈاکخانہ چکر دھر پور۔ بنگال۔
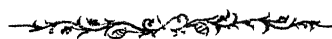
دوارکا ناتھ۔ بھٹا چارجی۔ راے بہادر۔ تاریخ ولادت ۱۸۳۴ء صوبہ بنگال مین نوادیپ علم سنسکرت کی ایک خاص تعلیم گاہ ہے۔ اور کسی زمانہ مین یہ مقام صوبہ کا پایۂ تخت تھا۔ آپ کے اجداد سنسکرت کے عالم تھے۔ راے بہادر بابو سری ناتھ تار کا گیشن بھٹا چارجی کے بیٹے ہین۔ آپ کے والدین غریب آدمی تھے۔ آپ کرشنا گڈھ کالج مین بطور ایک خیراتی طالبعلم کے داخل ہوے۔ مسٹر اے۔ جی ٹربور جائنٹ مجسٹریٹ کرشنا گڈھ آپ کی تعلیم کی فیس دیا کرتے تھے۔ بعد کو ڈاکٹر آرچر آپکی امداد فرماتے رہے۔ ۱۸۵۳ء مین آپ ہندو کالج کلکتہ کو منتقل ہوے جسکو آپنے ۱۸۵۴ء مین چھوڑا۔ اور اُتر پارہ اسکول مین تیس روپیہ ماہوار کے مدرس سوم مقرر

ہوے - بارہ برس بعد آپ نے یونیورسٹی کے امتحانات پاس کیے - ارٹس مین اعزاز حاصل کیا اور ایم اے - کی ڈگری پائی اور بعد کو بی - ایل - کا امتحان پاس کیا ۱۸۶۸ء مین آپ جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوے - اور ستمبر ۱۹۰۱ء مین پنشن لی - اسکے بعد آپ بعض زمینداریون کے مینیجر رہے ۱۹۰۴ء مین آپ کی جوڈیشل خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ازراہ خوشنودی آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ راے بہادر بابو دوارکاناتھ بھٹاچارجی کچھ عرصہ تک نوادیپ مینوسپلٹی کے چیرمین اور آنریری مجسٹریٹ رہے لیکن حال مین آپنے ان دونون عہدون سے کنارہ کشی کی - ڈسٹرکٹ بورڈ ندیا کے اب بھی ممبر ہین - سکونت ضلع ندیا - بنگال -
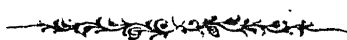
سری رام - سرومنی - پنڈت - مہامہوپادھیا - ولادت ۱۸۲۷ء - آپ کا خاندان علمی فضیلت کے لیے ہمیشہ مشہور رہا ہے اس مین اکثر لوگ علم سنسکرت کے فاضل اور ادیب گذرے ہین - پنڈت رام گوبند ترک بگیش رانی بھبنی کے مشہور و معروف دربار مین ایک نامی پنڈت تھے پنڈت سری رام سرومنی نے نوادیپ مین تعلیم پائی ہے جو سنسکرت کا قدیم مرکز ہے - پنڈت سری رام نے فراغ علم کے بعد سرومنی کا لقب حاصل کیا ۱۸۸۶ء مین پنڈت صاحب کو سر اسٹوارٹ بیلی کی ملاقات کا فخر حاصل ہوا - جو اُس زمانہ مین بنگال کے لفٹنٹ گورنر تھے - اُس زمانہ سے ہز آنر کو پنڈت صاحب سے ایک طرح کی خصوصیت ہوگئی تھی اور ۱۸۸۷ء مین لارڈ ڈفرن وایسراے و گورنر جنرل نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب عطا فرمایا۔ اگرچہ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال کے قریب ہے مگر آپ اب بھی رانی ارناکالی جوبلی ٹول (مدرسہ) کے پرنسپل ہین سکونت برہام پور - بنگال -
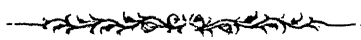
رام واس راے - چودھری - راے بہادر - ولادت ۷ اجنوری سنہ ۱۸۳۰ع

آپ بابو راجہ رام راے چودھری کے فرزند اور برہمنون کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپنے سنہ ۱۸۴۶ع سے سنہ ۱۸۸۴ع تک گورنمنٹ کی ملازمت مین مختلف عہدون پر کام کیا - سکھون کی لڑائی کے وقت کمسریٹ کی شاخ سے آپکا تعلق تھا - ملتان کی جنگ مین ابتدا سے آخر تک اپنے عہدہ کے فرائض انجام دیے - غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین آپ میرٹھ سرکل کے ڈپٹی سرجن جنرل کے دفتر کے ہیڈ کلرک تھے اور آپ ہی کے سامنے وہان بلوے کی ابتدا ہوئی تھی - آپنے یکم نومبر سنہ ۱۸۸۴ع کو گورنمنٹ کی ملازمت سے کنارہ کشی کی - گورنمنٹ نے آپ کی ان خدمات کے صلہ مین آپ کو راے بہادر کا خطاب اور ایک طلائی گھڑی اور زنجیر عطا فرمائی - آپ تین برس تک دمدم مینوسپلٹی کے چیرمین رہے اور آپ دمدم کے انریری مجسٹریٹ ہین - آپ کے دو صاحبزادے ہین - جادو ناتھ اور اشنی کمار راے چودھری - دونون گورنمنٹ کی ملازمت مین اعلی عہدون پر ممتاز ہین - بڑا صاحبزادہ شمالی دمدم مینوسپلٹی کا چیرمین بھی ہے - سکونت دمدم - کلکتہ -
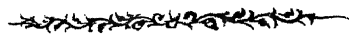
مہندرو ناتھ - چٹرجی - بابو راے صاحب - تاریخ ولادت ۳۱ مارچ سنہ ۱۸۴۶ع

آپ بابو چندر کانت چٹرجی کے فرزند ہین آپ نے سنہ ۱۸۶۸ع مین بطور ایک اسکول ماسٹر کے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی - کچھ دنون تک کلکٹری شاہ آباد مین اکونٹنٹ رہے دو سال بعد سپرنٹنڈنگ انجنیر سول سرکل کے یہان کلرک کے خدمات انجام دیے اور رفتہ رفتہ ترقی کر کے اس دفتر کے ہیڈ اسسٹنٹ مقرر ہوے اور ایکسو تیس روپیہ ماہوار کی پنشن پر اس عہدہ سے کنارہ کشی کی - ۲ جنوری سنہ ۱۸۹۹ع کو حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو راے صاحب کا خطاب عطا ہوا - اسوقت سے آپ آرہ کے

میونسپل کمشنر اور انریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت۔ آرہ۔

ولی محمد۔ مولوی۔ پشاوری۔ خان صاحب۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپکو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ نے مرحمت کیا۔ سکونت کلکتہ

نجابت حسین۔ مولوی۔ سید۔ خان صاحب۔ آپکو گورنمنٹ نے ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا۔ سکونت دیوگڑھ بنگال

ہری موہن سانڈیل۔ راے صاحب۔ آپ کو راے صاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو مع سند عطا ہوا۔ سکونت ندیا۔

گرندرو ناتھ مکرجی۔ راے صاحب۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راے صاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت نمبر ۶ نیوگی پوکر ایسٹ لین۔ کلکتہ۔

بھگوتی چرن چٹرجی۔ راے صاحب۔ آپ کو ۱۸۹۴ء مین راے صاحب کا خطاب بجلدوے خدمات گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت کیا۔ سکونت اگرکنڈہ۔ کمارکھالی۔ ضلع ندیا۔

رائے بہادر کھیتر چندر بنرجی رئیس کلکتہ
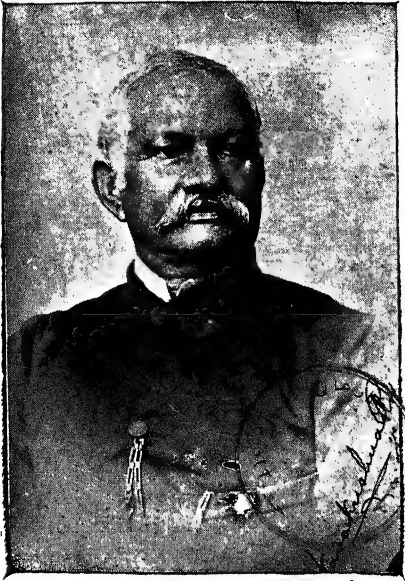
رائے صاحب نب کرشن رائے رئیس ندیا

رائے بہادر پورن چندر شوم رئیس کلکتہ

رائے بہادر بابو بیریشور چکرورتی رئیس کلکتہ

کھیتر چندر بنرجی - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۱ء - آپ برہمنون کے ایک نہایت معزز اور ذی اثر خاندان سے ہین - آپ کے والد کی وفات کے بعد آپ کے بڑے بھائی کھیتر موہن نے آپکی تعلیم و تربیت فرمائی - آپنے نہایت نمود کے ساتھ اپنی طالبعلمی کا زمانہ بسر کیا اور اُنیس برس کی عمر مین اُس کارخانہ کے خزانچی مقرر ہوے جہان آپ کے بھائی کھیتر موہن نیب تھے - چھبیسوین برس آپکو تجارت کا خیال ہوا چنانچہ غدر ۱۸۵۷ء کے زمانہ مین راے گنج اور ہزاری باغ مین جاکر کمسریٹ سے ٹھیکہ لیا اور اُسمین بخوبی کامیاب ہوے - اپنے بھائی کی وفات کے بعد وہ اپنے فرائض متعلقہ انجام دینے کے لیے کلکتہ مین آئے جہان آپ نے ۱۸۶۳ء مین کاشی پور مین پتھر کی سڑک کا کام جاری کیا اور اُسکے بعد ایک زبردست ٹھیکہ دار ہوگئے اور آپکو کلکتہ مین ہر قسم کے ٹھیکہ کا کام ملنے لگا - ۱۸۶۵ء مین آپکے مساعی جمیلہ سے سرکاری نمک کا گودام جسمین ساٹھ ہزار من نمک تھا طوفانی بارش سے بچگیا حالانکہ آپکو محکمہ تعمیرات سے کسی قسم کی اعانت یا ہدایت نہین ملی تھی - ۱۸۷۲ء مین آپ نے ستائیس دن مین لندن بلڈنگ کی مرمت کی جسمین پبلک ورکس - ہوم اور زراعت کا دفتر تھا - ۱۸۸۴ء مین آپنے انٹرنیشنل نمائش کی عمارتین تعمیر کرائین - اسی طرح آپ نے تعمیر کے اور بہت سے قابل تعریف کام کیے جنکے صلہ مین گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - آپ کے صاحبزادے بابو ہری پدو بنرجی آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت نمبر ۹ سرپنٹا ٹین اسٹریٹ کلکتہ -
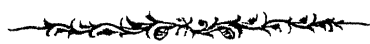
نب کرشن راے - راے صاحب - ولادت جون ۱۸۴۳ء - آپ کٹک مین پیدا ہوے تھے جہان آپ کے والد گورنمنٹ کی ملازمت مین ایک معزز عہدہ

پر ممتاز تھے - آپکی ذات ویدیہ ہے - آپ نے گورنمنٹ اسکول کٹک سے
جونیر اسکالرشپ کا امتحان پاس کیا کیونکہ اُندنون ہندوستان مین یونی ورسٹی سسٹم
جاری نہین ہوا تھا اور وہانسے ہوگلی کالج مین بھرتی ہوے جہان دوسرے سال
سینیر اسکالرشپ کے امتحان مین کامیاب ہوے - چونکہ آپ کو ڈاکٹری کا شوق تھا
لہذا آپ ۱۸۵۶ع مین میڈیکل کالج کلکتہ مین داخل ہوے - لیکن چند خانگی وجوہ سے
آپ کو کالج ترک کرنا پڑا اور آپنے ایسٹ انڈیا ریلوے کے دفتر مین ملازمت کرلی
کچھ دنون بعد جب پولیس کا از سر نو انتظام ہوا تو آپ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے
دفتر مین ہیڈ کلرک مقرر ہوے اور دو برس بعد انسپکٹر ہوگئے اور اس عہدہ سے
۱۸۹۴ع مین کنارہ کشی کی - رانچی مین آپنے مختلف سرکاری خدمات انجام دیے
جنکے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو راے صاحب کا خطاب عطا کیا - آپ کے چچازاد
بھائی ایشور چندر گپت ایک اخبار پربھاکر بنگالی کے ایڈیٹر اور اپنے زمانہ کے مشہور
شاعر تھے - سکونت رانچی - بنگال -
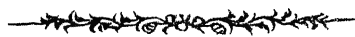
پورن چندر شوم - راے بہادر - ولادت ۱۵ - اکتوبر ۱۸۳۵ع - آپ اُس شوم
خاندان سے ہین جو مقامی طور سے چنسورا کے بابوؤن کے نام سے مشہور ہے -
آپ بنگال کے معزز کایستھون مین سے ہین - راے بہادر بابو اُمان پرشاد شوم
کے دوسرے صاحبزادے ہین - بیان ہوا ہے کہ بابو لقب آپ کے مورث
طوطا رام شوم اور اُنکے بھائی شیام رام شوم کو ہندوستان کے مسلمان فرمانروان
نے بطور موروثی اعزاز کے عطا کیا تھا - آپنے ہوگلی کالج مین تعلیم پائی ہے اور
ہمیشہ نمود کے ساتھ امتحان پاس کرتے رہے - ۱۸۴۷ع مین آپ نے اپنے
بارھوین سال آٹھ روپیہ ماہوار کا جونیر وظیفہ حاصل کیا - یہ امتحان اُس زمانہ مین

موجودہ انٹرنس کے امتحان کے برابر بلکہ اُس سے بھی مشکل تھا۔ سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مین سینیر اسکالرشپ کا امتحان پاس کیا اور تیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ پایا۔ اسی طرح آپ ہرسال تعلیم اور وظیفہ مین ترقی کرتے گئے۔ سنہ ۱۸۵۱ع مین بنگال کے کل کالجون مین آپ سینیر اسکالرشپ کے درجہ حساب مین تمام امیدوارون پر سبقت لے گئے۔ کالج ترک کرنے کے بعد آپ نے قانونی امتحان پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۲ع مین کلکتہ ہائی کورٹ کے وکلا مین داخل ہوے۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین وکالت شروع کی اور بہت جلد نمود حاصل کی۔ سنہ ۱۸۶۸ع مین آپ نے جوڈیشل ملازمت اختیار کی اور تیسرے درجہ کے منصف مقرر ہوے۔ ملازمت سے کنارہ کشی کے وقت آپ کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے جج تھے۔ گورنمنٹ نے ان خدمات کے صلہ مین آپکو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ پنشن لینے کے بعد آپکو وکالت کی بھی اجازت ملگئی۔ چنانچہ آپ پھر ہائی کورٹ کلکتہ مین وکالت کرتے ہین۔ سکونت چنسورا متصل ہوگلی۔ کلکتہ۔

برنشور چکرورتی۔ بابو۔ راے بہادر۔ تاریخ ولادت سنہ ۱۸۳۸ع۔ راے بہادر کا خاندان علمی فضیلت کے لیے مشہور رہا ہے۔ آپ بنگالی برہمنون کے ویدک طبقہ کے دکشنی گروہ سے تعلق رکھتے ہین۔ اس خاندان کے ابتدائی مورثون مین ایک شخص گوپی جن بلب مسر ہوے ہین جو سترھوین صدی مین جنوب و مغرب سے ترک وطن کرکے موضع گوائی ضلع ہوگلی مین آباد ہوے تھے۔ اُنکی اولاد مین ایک صاحب پرسرام ملقب بہ ودیا بھوشن گذرے ہین جنھون نے برٹش چندر نگر کے بعض دولتمند زمیندارون کی تحریک سے ایک سنسکرت بورڈنگ کالج قائم کیا تھا جسکی وسیع عمارات کے آثار اب بھی باقی ہین اس پاٹ شالہ مین بیشمار طلبا کو صرف تعلیم ہی نہین دیجاتی تھی بلکہ اُنکی پوشاک اور خوراک کا بھی انتظام و اہتمام تھا۔ یہ نواح ودیا بھوشن ڈنگا یعنے احاطہ ودیا بھوشن

کے نام سے موسوم ہے - شادی بیاہون اور سرادھون مین یہان کے دولتمند باشندے
اب بھی اس مدرسہ اور مندر کے نام نذر چڑھاتے ہین - پرسرام کے بیٹے نیل کنٹھ ملقب
بہ سروبھومی بھی بڑے نامی پنڈت تھے - راے بہادر کے والد آنند چندر چکرورتی
نہ صرف سنسکرت ہی کے عالم متبحر تھے بلکہ فارسی اور انگریزی مین بھی یدطولیٰ رکھتے تھے -
تانترک ودیا مین انکو بہت بڑا دخل تھا اور مذہبی خیالات مین نہایت بے تعصب تھے -
راے بہادر گانون کے ایک مکتب مین ابتدائی تعلیم حاصل کرکے دس برس کی عمر مین چنسورا
فری چرچ انسٹیٹیوشن مین داخل ہوے اور یہانسے جونیر اسکالرشپ سے بھی ایک مشکل امتحان
پاس کرکے ۱۸۵۷ع مین ہوگلی کالج مین پڑھنا شروع کیا - آپکے چودھوین برس مین
آپکے والد نے رحلت کی مگر اپنے مامون رامچندر چکرورتی کی مدد اور حوصلہ افزائی
سے آپکی مشکلات کا زمانہ نہایت آسانی سے بسر ہوگیا - ۱۸۵۹ع مین آپنے کالج ترک
کرکے ملازمت تلاش کی اور ضلع ہوگلی کے ایک امدادی اسکول مین معلم ہوگئے -
۱۸۶۷ع مین آپ اول ڈپٹی انسپکٹر ہوکر چھوٹا ناگپور کو تشریف لے گئے جو آئندہ تیس سال
تک اُنکی محنتون کا منتظر رہا - وہان وہ بطور معائن مدارس کے گئے تھے لیکن اُنکو دراصل
چھبیس ہزار مربع میل کے ایک ایسے وسیع قطعہ مین تہذیب پھیلانے کا کام سپرد تھا
جسمین علاوہ جاہل ہندو مسلمانون کے لاکھون اصلی باشندے اور نیم وحشی آباد تھے -
راے بریشور بہادر جان و دل سے اس کام مین مصروف ہوے اور یہ اُنھین کی
کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے کہ چھوٹا ناگپور کے جنگلون اور ناقابل گذر پہاڑون مین
ہزارون بندگان خدا جہالت اور ضعیف الاعتقادی کے تاریک غارون سے نکل نکلکر
تہذیب کی روشنی مین آگئے - اس ملک کی تعلیمی مساعی کی تاریخ مین راے بہادر کی
کوششین ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہین - جس زمانہ مین راے صاحب نے اس خطہ
مین سب سے پہلے قدم رکھا تھا تو وہان کوئی ایسا اسکول نہ تھا جو معائنہ کے قابل ہو زیادہ

سے زیادہ بائیس اسکول تھے جسکی کمشنر چھوٹا ناگپور بھی اپنے ایک خط مین تصدیق فرماتے
ہین ، جو چھبیس ہزار مربع میل کے ایک ناہموار اور کوہستانی خطہ مین متفرق طور سے
پھیلے ہوے تھے لیکن پچیس برس بعد جب راے بہادر نے اپنے فرایض اپنے
جانشین کے سپرد کیے تو وہان مختلف قسم کے تین ہزار اسکول قائم ہو گئے تھے اور
اُسکے نیم وحشی باشندے جو تعلیم اور اصلاح سے کوسون دور بھاگتے تھے ذرائع تعلیم
سے بہ آزادی متمتع ہونے لگے - جو لوگ سیکڑون برس سے حد درجہ جہالت اور تعصب
مین ڈوبے ہوے ہون اُنمین تعلیم اور تہذیب پھیلانا حقیقت مین بڑا مشکل کام تھا
جسکو راے بہادر نے بہ احسن وجوہ انجام دیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے ازراہ قدردانی اُنکو
راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - حضور ویسراے نے جناب قیصرہ مرحومہ کی جانب سے
آپ کو ایک سرٹیفکٹ بھی بہ صلہ اُن خدمات کے عطا فرمایا جو آپنے تعلیم کے متعلق انجام
دی تھین - سنہ ۱۸۹۶ء مین راے بہادر نے چھتیس سال کی صبر آزما محنت کے بعد
سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی کی اور اب گرڈیہ ضلع ہزاری باغ مین خاموشانہ زندگی
بسر کرتے ہین - راے بہادر نہ صرف انگریزی زبان مین کامل دستگاہ رکھتے ہین بلکہ
سنسکرت - ہندی - بنگالی - اُڑیا - منڈن اور سنتھالی زبانین بھی اچھی طرح جانتے ہین -
بنگلہ اور ہندی زبان مین آپکی انشا پردازی مسلمہ ہے - آپکی مصنفہ کئی کتابین کلکتہ یونی ورسٹی کے
کورس مین بھی داخل ہین - ساہت سنگرہ - گنت گُرو - سوستہ سادھن وغیرہ آپکی مشہور تصنیفین
ہین - آپ نے انگریزی نظم مین بھاگوت گیتا کا ترجمہ کیا ہے جو ابھی تک شائع نہین ہوا ہے -
اکثر نامی اخبارات اور رسائل مین آپ کے انگریزی - بنگلہ اور ہندی نظمین اور مفید مضامین وقتاً فوقتاً
شایع ہوتے رہتے ہین - راے بہادر کے مزاج مین ایک بڑی عمدہ صفت ریاضت
نفس کشی ہے جو آپکو ہمیشہ دوسرون کو نیک ہدایت کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی ہے اور
جسکی وجہ سے آپ اپنے ہم جنسون کو ایک ادنیٰ درجہ سے اپنی سی دماغی اور اخلاقی

حالت پرلانا چاہتے ہین - آپ کو ۱۹۰۶ء مین ڈپٹی کلکٹری ملتی تھی مگر آپ نے تعلیم کو اسپر ترجیح دی اور ترک ملازمت تک تعلیم ہی کے کام مین لپٹے رہے۔ سکونت - گریڈیہ ضلع ہزاری باغ

دلاور حسین احمد - خان بہادر - ولادت ۱۸۴۷ء آپ کے جد اعلی کا نام شاہ سراج الدین ہے جو شاہ کمال الدین کے بیٹے اور حضرت عباس ابن علی مرتضے علیہما السلام کی نسل مین تھے۔ شاہ کمال الدین پیر نصیر الدین الملقب بہ چراغ دہلی کے ہمشیرہ زادہ اور خلیفہ تھے - انھون نے سلطان فیروز تغلق کے زمانہ مین وفات پائی اسنکے احفاد مین شاہ عابد علی نے شیر شاہ سوری کے عہد مین سید بہاء الدین بھادل قادری کی دختر سے عقد کیا اور دہلی کی بود باش ترک کرکے بدایون مین توطن اختیار کیا - انکی چوتھی نسل مین شاہ جلال الدین نواب مرشد قلی خان صوبہ دار بنگالہ کے زمانہ مین وارد مرشدآباد ہوے - اسنکے بیٹے شاہ کمال الدین کی کئی پشتین مرشد آباد و ہوگلی مین مرثیہ گو یا مرثیہ خوان رہین - اسنکے اعقاب مین عبد القادر قادری ابن غلام احمد پھلواری واقع مضافات پٹنہ مین اکتساب علوم کرکے داخل کلکتہ ہوے جہان بشپ کالج مین مدرس و مترجم ہوگئے - اسکے بعد ۱۸۴۶ء مین لا مارٹینیر کالج لکھنؤ مین مدرس مقرر ہوے جسپر وہ چار برس تک قائم رہے - ۱۸۵۰ء مین جب عربی و فارسی کی تعلیم کا درجہ توڑ دیا گیا تو وہ لکھنؤ سے واپس آکر ۱۸۵۲ء مین مدرسہ کلکتہ کے مدرس اور معاون مقرر ہوے - ۱۸۷۰ء مین پنشن حاصل کرکے حج حرمین شریفین کے عازم اور دوسرے سال راہی ملک بقا ہوے - خان بہادر دلاور حسین احمد اُنکے فرزند ہین اور مسلمانان ہند مین پہلے شخص ہین جھون نے بی - اے کی ڈگری حاصل کی - آپ ۱۸۶۱ء مین بنگالہ - بہار اور اُڑیسہ کی ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے معزز عہدہ پر سرفراز کیے گئے - حسن کارگزاری کی وجہ سے دوسو سے آٹھ سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ تک ترقی کی اور ۱۸۹۴ء مین

گورنمنٹ سے خان بہادر کا خطاب حاصل کیا - مارچ ۱۸۹۵ء مین ساڑھے بارہ سو روپیے ماہوار پر بنگالہ - بہار اور اُڑیسہ کے محکمہ رجسٹری کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوے - پانچ برس تک اس عہدہ کے فرائض انجام دیکر اپریل سنہ ۱۹۰۰ء مین پنشن حاصل کی - آپنے زیدپور ضلع بارہ بنکی صوبہ اودھ مین سادات رضویہ کے خاندان مین مناکحت کی - اُردو اور انگریزی مین آپکی تصانیف موجود ہین جو اصول تمدن وطرز معاشرت - قانون وشرع اخلاق وتہذیب پر لکھی گئی ہین - آپکے پانچ فرزند ہین - بڑے بیٹے سب رجسٹرار - دوسرے ڈپٹی انسپکٹر مدارس - تیسرے سب ڈپٹی کلکٹر ہین اور دو صاحبزادے ابھی کالج اور اسکول مین زیر تعلیم ہین - سکونت ایلیٹ لین - مہدی باغ - کلکتہ - بنگال -

دوارکا ناتھ داس - رائے صاحب - سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے سرفراز وممتاز کیا - آپ کو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل بھی حاصل ہین - سکونت کرجونا - مانک گنج - ڈھاکہ -

امجد علی - خان بہادر - آپ یکم جون ۱۸۷۳ء کو گورنمنٹ انگریزی کے محکمۂ پولس مین ملازم ہوے اور ۹ - مارچ ۱۸۹۹ء کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کے عہدہ پر ترقی کی اور ۲ - اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو قائم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس درجہ ششم مقرر ہوے - سکونت سنگھ بھوم ضلع چیباسہ -

پریو ناتھ بوس - رائے صاحب - آپکو سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے مخاطب ومعزز کیا - سکونت بورا - سیرام پور - ہنگلی - یاداڑی - ڈھاکہ -

نواب جان - مولوی - خانصاحب - برٹش گورنمنٹ کے محکمۂ خارجہ کے اعلیٰ اور قیمتی خدمات کی انجام دہی کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپکو ۶ - جولائی ۱۸۸۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خانصاحب کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت کلکتہ -

عجائب لال - رائے صاحب - سنہ ۱۹۱۰ء مین گورنمنٹ انڈیا نے بطور اعزاز ذاتی کے آپ کو رائے صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت گیا -

احسان حسین - منشی - خان بہادر - گورنمنٹ ہند نے آپ کو سنہ ۱۹۱۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت بیربھوم

ہری داس پرودھان - رائے صاحب - آپ دارجیلنگ کی پولس انسپکٹری کے عہدہ پر ممتاز ہین - آپکی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ عالیہ ہند نے سنہ ۱۹۱۰ء مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا - سکونت سنگھن پور - دارجیلنگ -

بندل الرحیم - خان بہادر - گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۱۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے آپکو سرفراز و ممتاز کیا - سکونت نواکھالی -

پیارے موہن بنرجی - رائے صاحب - سنہ ۱۹۱۰ء مین گورنمنٹ ہند سے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بڑی جھاٹی - اور اوترپاڑا - سیرام پور - ہگلی -

ہری بلبھ بوس - راے بہادر - ولادت ۱۸۴۹ع - آپ شام بازار کلکتہ کے مشہور و معروف رئیس دیوان کرشنا رام بوس کے خاندان سے ہین - دیوان کرشنا رام ضلع ہوگلی کے باشندے تھے - اُنھون نے کلکتہ مین تجارت شروع کی اور بہت کچھ پیدا کیا - اسکے بعد ملازمت کا خیال ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ مین ہوگلی کے دیوان مقرر ہوے اور نہایت عزت کے ساتھ چند سال تک اس اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے - اسکے بعد استعفا دیکر کلکتہ کو واپس آئے اور شام بازار مین سکونت اختیار کی - اُنکی آمدنی کا بہت بڑا حصہ خیرات مبرات مین صرف ہوتا تھا - اُنھون نے جابجا سڑکین اور مندر بنوائے ہین جو اب تک موجود ہین - راے ہری بلبھ بوس بہادر اُنکی چوتھی نسل مین سے ہین - آپکو بچپن ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا - ۱۸۷۰ع مین آپ کلکتہ ہائی کورٹ کے وکیل ہوے اور اُسی زمانہ مین ایک امتحان پاس کرکے آپ مترجم بھی مقرر ہوگئے - ۱۸۷۱ع مین آپ کلکتہ سے کٹک گئے اور یہان آپکی وکالت کو خوب فروغ حاصل ہوا - ۱۸۷۴ع مین آپ وکیل سرکار مقرر ہوے - ۱۸۹۲ع مین آپکو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - اضلاع اُڑیسہ مین آپکی بہت بڑی جائداد ہے - سکونت پوری اُڑیسہ بنگال -

---

کنھیا ناتھ - پنڈت - مہامہو پادھیا - آپ ۱۸۴۷ع مین پرتاب پور ضلع ہوگلی مین پیدا ہوے جو کسی زمانہ مین علم و فضل کا ایک بہت بڑا معدن تھا - مہامہو پادھیا پنڈتون کے ایک قدیم اور معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے بزرگون مین رام گوپال ترکا پنچانن اپنے زمانہ کے نیاے (منطق) جاننے والون مین نہایت مشہور و معروف تھے - آپ کے والد پنڈت رام رگھو شرومنی پنڈت رام گوپال کی پانچوین پشت مین تھے اور اسمرتی یعنے فقہ ہنود مین بھی اُنکو کمال تبحر حاصل تھا - اپنے

بزرگون کی طرح مہاموپادھیا بھی بڑے فاضل اور قابل پنڈت ہین - آپ مین جودت
اور ذہانت کے غیر معمولی آثار دیکھکر آپ کے والد نے آپکے لیے "نیاے" کی
تعلیم تجویز کی جو فلسفہ ہنود کی ایک نہایت ہی خشک اور ادق شاخ ہے - سنسکرت
زبان اور نحو مین کامل دستگاہ حاصل کرنے کے بعد پنڈت صاحب پندرہ برس کی
عمر مین پنڈت شیام پد نیاے بھوشن کے پاٹ شالہ مین جو وہانسے چھ میل پر واقع تھا
داخل ہوے - مثل اور طلبہ کے آپکو وہان رہنا نہین پڑتا تھا - اس مدرسہ مین آپکی قابلیت
مین اور ترقی ہوئی اور تئیس برس کی عمر مین ندیا جاکر باقی تعلیم کو ختم کیا - آپ کے
اُستاد آپکی لیاقت سے نہایت درجہ خوش ہوے اور آپ کو "ترکالنکار" کا لقب
عطا کیا - آپنے چھ برس مین نہ صرف "نیاے" کا نصاب ختم کیا بلکہ فرصت کے وقت
ویدانت اور اسمرتی مین بھی ممارست اور مہارت حاصل کی - والد کی وفات پر آپنے
میدان دنیا مین قدم رکھا اور کلکتہ مین آکر شام بازار مین ایک ٹول (پاٹ شالہ) کھولا
آپ اپنے شاگردون کو مفت تعلیم دیتے تھے جنمین اکثر سنسکرت کے امتحانون مین
نمود کے ساتھ کامیاب ہوے ہین تھوڑے ہی عرصہ بعد کلکتہ کے روسا و امرا مین
آپکی رسائی ہوگئی اور وہ بڑی گرمجوشی سے آپکی سرپرستی کرنے لگے - انہین مہاموپادھیا
مہیش چندر نیاے رتن سی - آئی - ای - کو آپسے بڑی محبت و الفت تھی - پنڈت مہیش چندر نے آپکو
ڈاکٹر راجندر و لال متر - ایل - ایل - ڈی - سے معرفی کرایا جو آپکے ایک دوسرے معین
اور سرپرست ثابت ہوے - ڈاکٹر راجندر و لال پنڈت صاحب کے بہت بڑے
معرف اور مداح تھے اور جب وہ ایشیاٹک سوسائٹی کے لیے پاتنجلی جوگ کا ترجمہ
کر رہے تھے تو اکثر مشکل مقامات کے سمجھنے مین آپ سے استصواب کرتے تھے -
چونتیس برس کی عمر مین پنڈت صاحب سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور
سنسکرت کالج کلکتہ مین ہندو فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوے - اب آپ

اس کالج مین ہندو فلسفہ کے پروفیسر ہین۔ آپنے "ببلوتھیکا انڈیکا" مین جو ایشیاٹک
سوسائٹی بنگال کی جانب سے شائع ہوتی تھی بہت سے مضامین لکھے ہین۔ آپ
اسمین تتوچنتامنی اور جیتر ونک چنتامنی کی نظرثانی کرتے اور شرح لکھتے تھے۔ آپکی
شرح منجلی جو وحدت وجود کے باب مین ایک مشہور رسالہ ہے طلبا اور معلمین کا ایک
ہادی ہے۔ آپ نے اُس رسالہ کے بہت سے حصے جو نہایت ہی ادق اور پیچیدہ
تھے اپنی قابلانہ شرح سے صاف اور حل کردیے ہین۔ آپ ساہت سبھاکے وائس
پریسیڈنٹ بھی ہین۔ اس انجمن مین آپ نے فلسفہ ہنود پر بہت سے لکچر دیے ہین
اور اب بھی اُسکی خدمت مین مصروف ہین۔ آپکی اعلیٰ علم سنسکرت کی قدردانی اور صلہ
مین گورنمنٹ نے ۱۹۰۸ء مین آپکو مہامہو پادھیا کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کے
اکلوتے فرزند اکھیل چندر آپکے خاندان مین ایک ایسے شخص ہین جنھون نے
انگریزی زبان حاصل کی ہے۔ وہ کلکتہ یونی ورسٹی کے ایک ممتاز ایم۔ اے۔ بی۔
ایل ہین۔ سکونت کلکتہ۔

خیرات احمد۔ مولوی۔ سید۔ خان بہادر۔ ولادت شوال ۱۲۶۴ھ مطابق ستمبر
۱۸۴۸ء۔ آپ موضع پالی ضلع گیا کے سادات کرام سے ہین۔ آپکا سلسلۂ نسب
امام ہفتم موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے اسلاف شہنشاہان دہلی
کے دربار مین معزز خدمتون پر مامور تھے۔ آپ کے والد مرحوم حاجی سید اعظم علی ایک
عابد و مرتاض شخص تھے جنھون نے اپنی زندگی یاد خدا اور محبت رسول و ائمۂ اطہار مین
بسر کردی۔ خان بہادر نے بدوِ عمر مین حسب معمول عربی و فارسی کی تعلیم پائی۔ ۱۸۶۶ء
مین انگریزی شروع کی اور اپنی ذہانت و ذکاوت کی وجہ سے ۱۸۷۵ء مین بی۔ اے
کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۸۷۹ء مین ہائی کورٹ کا امتحان وکالت پاس کیا۔ آپ تیھر گیا

اور اُسکے مضافات کی جماعت اہل تشیع کے سرغنہ اور رکن رکین تصور کیے جاتے ہین۔گیا مین حضرت عباس کے علم کا اُٹھانا ۱۸۹۲ء سے مذہبی مخالفت کیوجہ سے موقوف ہوگیا تھا جس سے شیعون کا گروہ بددل اور شکستہ خاطر ہورہا تھا۔آپ نے نہایت متانت اور استقلال سے اسمین کوشش شروع کی اور ۱۸۹۲ء مین فریق مانع سے آشتی کے ساتھ علم اُٹھانے کی اجازت چاہی مگر یہ سعی مشکور نہوئی۔ اسکے بعد آپنے اس معاملہ کو عدالت مین رجوع کیا۔آخر مین گورنمنٹ آف انڈیا نے آپ کے موافق اس مقدمہ کو فیصل کیا اور ۱۳۱۵ھ سے آپ کے مسکن موضع پالی اور شہر گیا مین حسب رواج قدیم پھر علم اُٹھنا شروع ہوا۔آپکی ان بے ریا کارروائیون اور قیام امن کے جلدو مین ۹۔نومبر ۱۹۱۰ء کو گورنمنٹ انڈیا نے خان بہادر کے خطاب اور خلعت سے معزز اور سرفراز کیا جسکی سند عطا کرتے وقت ہز آنر سر جان ڈوبرن لفٹنٹ گورنر بنگال نے بیان کیا کہ گورنمنٹ نے اِس خطاب سے اُس شخص کی عزت افزائی فرمائی جو کبھی اپنی تعریف کا خواہان نہین ہوا بلکہ بلا تصنع ہمیشہ امن وامان اور صلح و رفاہ عام کا خواستگار رہا۔شاعری مین آپکو خاص ملکہ اور مہارت حاصل ہے محب تخلص کرتے ہین۔آپ کے بڑے فرزند سید ہادی حسن بیرسٹر ہین اور دوسرے فرزند سید سلطان احمد انگلستان مین بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر رہے ہین۔تیسرے صاحبزادہ سید باقر حسن انٹرنس کلاس مین پڑھتے ہین۔سکونت پالی۔ضلع گیا۔

بہادر علیخان شیخ۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۴۷ء۔آپ کے مورث شیخ عبد الکریم شیخ صدیقی یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ اول کی اولاد امجاد مین ہین جو عالمگیر اورنگ زیب بادشاہ دہلی کے زمانہ مین ایک مقتدر زمیندار تھے۔اُنکے بیٹے شیخ محمد آفاق نے اپنی قابلیت سے شاہی ملازمت حاصل کی اور ایک

معزز عہدہ پر ممتاز ہوے - محمد شاہ بادشاہ دہلی کے دربار سے کسی کارنمایان کے صلہ مین اُنکو موروثی خطاب خانی تجویز ہوا - چونکہ یہ لاولد تھے لہذا اُنھون نے یہ خطاب اپنے برادر اوسط دائم علی خان کو دلوا دیا - شیخ دائم علی خان اورنگ زیب ثانی کے عہد مین ایک علاقہ کے عامل تھے - اُنکو دربار دہلی سے کسی حسن خدمت کے صلہ مین خطاب خانی و معظم الدولہ عطا ہوا تھا - اُنھون نے آبائی جائداد کو بہت بڑی ترقی و وسعت دی اور اپنے بھائی کے پوتے محمد افضل خان کو اپنا وارث بنایا - دربار دہلی سے محمد افضل خان خطاب خانی اور یکہزاری ذات کے معزز منصب اور دوسو سوار سے سربلند کیے گئے جسکا فرمان موجود ہے - محمد افضل خان نے بہت بڑی جائداد پیدا کی اور شیخپورہ اور اُسکے جوار مین مواضع خرید کیے - لیکن اُنکے بعد اُنکی جائداد آپس کے جھگڑے اور مقدمہ بازی مین بہت کچھ تلف ہوگئی - محمد بہادر علی خان شیخ محمد افضل خان کی بیٹی کے پوتے ہین - اب آپ قصبۂ باڑہ مین مقیم ہین - آپ باڑہ ڈویژن کے سب رجسٹرار اور باڑہ مینوسپلٹی اور لوکل بورڈ کے چیرمین و پٹنہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر و برنچ روڈسس کمیٹی کے بھی ممبر ہین - آپ اپنی کارگزاری اور لیاقت کی وجہ سے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے - ۱۸۹۴ء مین گورنمنٹ نے بکمال الطاف خان بہادر کا خطاب و خلعت و شمشیر مرحمت فرمایا - سکونت قصبۂ باڑہ ضلع پٹنہ -

---

کرشن موہن مکرجی - راے بہادر - ولادت ۱۲ - نومبر ۱۸۳۸ء - مشہور ہے کہ راجہ بلسین والی بکرم پور نے قنوج سے پانچ برہمن طلب کیے تھے - اُنہین پنڈت ہرش جو گیشور مصنف نشادھ چرتر بھی تھے جنکی گیارھوین نسل مین راے کرشن موہن مکرجی ہین - آپ نے کچھ دن تک اپنے زادبوم ہری نوی مین تعلیم پائی - اسکے بعد

کلکتہ مین سکونت اختیار کی - سنہ ۱۸۶۲ء مین کلکتہ یونی ورسٹی کا امتحان بی - اے -
پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۳ء مین بی - ایل کے امتحان مین کامیابی حاصل کی - سنہ ۱۸۶۴ء
مین ہائی کورٹ کے وکلا مین آپکا نام لکھا گیا مگر آپ نے اس پیشہ کو اپنے مزاج کے
موافق نہ پایا اور ایک سال بعد سنہ ۱۸۶۵ء مین پونڈوا کے منصف مقرر ہوے سنہ ۱۸۹۵ء
مین آپ نے پنشن حاصل کی - کنارہ کشی کے وقت آپ اول درجہ کے سب جج
تھے - آپکی تابناک خدمات کے صلہ مین آنریبل ہائی کورٹ کی تحریک سے گورنمنٹ
ہند نے آپکو راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - سکونت بھوانی پور - کلکتہ -

عبد المجید - مولوی - چودھری - خان بہادر - آپ کی حسن خدمات کے جلدو
مین آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند
نے عطا کیا - آپکو مقام رنگ پور کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل حاصل ہین -
سکونت ماہی پور - رنگ پور -

ہری رام گونکا - راے بہادر - سنہ ۱۹۰۰ء مین گورنمنٹ ہند نے آپکو بطور
ذاتی اعزاز کے راے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت نمبر ۳۱ -
بانس ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ -

گریش چندر - چودھری - راے بہادر - آپکو سنہ ۱۹۰۰ء مین گورنمنٹ ہند نے
بطور اعزاز ذاتی کے راے بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا -
سکونت نمبر ۱ - سنکاری ٹولہ لین - کلکتہ -

نتیانند راے - راے بہادر - آپکی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۱۱ء مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا - سکونت چٹگاؤن - یا فریدپور - یا ہاٹ کھولا - کلکتہ -

غلام قاسم - مولوی - سید - خان بہادر - گورنمنٹ انڈیا نے آپکی حسن خدمات کے جلدو مین ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپکو خان بہادری کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - آپ بسیرہاٹ وغیرہ کے رجسٹرار شادی (قاضی) اور انڈپنڈنٹ بنچ کے آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت سیپالا - بسیرہاٹ - ۲۴ - پرگنہ -

راے ہرن چندر چودھری - راے بہادر - سنہ ۱۹۱۱ء مین گورنمنٹ ہند نے آپکی خدمات کے اعتراف مین آپکو بطور اعزاز ذاتی کے راے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا - سکونت شیام نگر - کھلنا - یا نمبر ۱۰۱ - رسّا روڈ بھوانی پور - کلکتہ -

جادو چندر چکربتی - راے بہادر - گورنمنٹ عالیہ ہند نے سنہ ۱۹۱۱ء مین آپکو آپکی خدمات کے لحاظ سے راے بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی کے مرحمت فرمایا - سکونت کوچ بہار - یا تارا نگر - پبنا -

اُپندر وناتھ سین - راے بہادر - آپ نواکھالی مین سول میڈیکل افسری کے فرائض انجام دیتے ہین - آپکی عمدہ کارگزاریون کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۱۱ء مین راے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمایا - سکونت نواکھالی - یا نمبر ۱۸ - سرکار لین - کلکتہ -

شوشی بھوشن دت - رائے بہادر - آپ ٹپرا کے ڈسٹرکٹ انجنیری کے عہدہ پر مامور ہین - آپ کی حسن کارگزاری کے جلدو مین گورنمنٹ نے سنہ ۱۹۱۰ع مین آپکو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت ٹپرا -

موہن لال کھتری - رائے بہادر - سنہ ۱۹۱۵ع مین گورنمنٹ عالیہ ہند نے آپکی خدمات کے لحاظ سے آپکو رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت سلکیا - ہوڑا -

چندر نرائن سنگھ - رائے بہادر - آپ کلکتہ کی آمدنی اسٹامپ کے کلکٹر ہین - آپ کی عمدہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپکو سنہ ۱۹۱۵ع مین رائے بہادر کے خطاب سے معزز و سرفراز فرمایا - سکونت نمبر ۱۴ تھیٹر روڈ - کلکتہ -

شوشی بھوشن بوس - رائے صاحب - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ع کو گورنمنٹ نے بطور اعزاز ذاتی کے آپکو رائے صاحب کے خطاب سے مخاطب اور معزز فرمایا - سکونت کھلنا -

بدھو بھوشن نبرجی - رائے صاحب - آپ گورنمنٹ انڈیا کے محکمہ پبلک ورکس مین ملازم ہین - ان خدمات کے جلدو مین ۲۲ - جون سنہ ۱۸۹۷ع کو گورنمنٹ نے رائے صاحب کے خطاب سے آپکو معزز و مفتخر کیا - سکونت سنتی پور - ندیا -

سید الدین احمد - مولوی - خان بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۶ع - گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۷ع کو آپکو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت بہادر پور - فرید پور -

رنجیت سنگھ - راجہ بہادر - راجہ نشی پور - آپ کا خاندان بنگال مین مشہور اور نامور ہے - آپ کے مورث اعلیٰ رائے تاراچند سنگھ تھے جنکے نواسے اجیت سنگھ کو جہانگیر بادشاہ شہنشاہ دہلی کے دربار سے رائے کا خطاب مرحمت ہوا تھا - اُنکے پوتے دیبی سنگھ کو جنگ پانی پت کے کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ برطانیہ نے راجہ بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا تھا - راجہ اُدمنت سنگھ بھی اسی خاندان مین تھے جنھون نے نشی پور مین ایک نہایت عالیشان مندر تعمیر کرایا اور بڑا بازار مین اُنکے نام سے ایک راستہ موسوم ہے - اُنکے پوتے راجہ کیرت سنگھ کے متبنیٰ فرزند راجہ رنجیت سنگھ بہادر ہین جو فی الحال مسند نشین ریاست ہین - آپ مینوسپل بورڈ مرشدآباد کے چیرمین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر رہ چکے ہین - گورنمنٹ انڈیا سے آپکو مجسٹریٹ درجۂ اول کے معزز اختیارات بھی حاصل ہین - آپ نہایت خلیق - رحمدل فیاض اور راسخ الخیال رئیس ہین - امور رفاہ عام مین آپ اکثر سرگرمی ظاہر کرتے ہین - آپ بنگال کی بیوستھاپک سبھا کے رکن رکین ہین - اپنی ریاست کے کاروبار نہایت مستعدی اور بیدار مغزی سے انجام دیتے ہین - آپ برٹش گورنمنٹ کی وفاداری اور خیرخواہی مین نیکنام رہے ہین - آپکی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو جناب ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین راجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت نشی پور - مرشدآباد -

معظم حسین - نواب - مولوی - سید - خان بہادر - آپ کے اجداد بغداد سے وارد بنگال ہوے اور زمینداری کی حیثیت سے پرگنہ مقیم پور واقع جہانگیرنگر ڈھاکہ مین اقامت اختیار کی - اسی خاندان کے ایک بزرگ سید سلیم الدین مرحوم نے علاقۂ شایستہ آباد کی زمینداری حاصل کی اور وہین سکونت پذیر ہوے - اُنکے

بڑے بیٹے سید اسد علی کے تین فرزندون مین ایک سید امداد علی مغفور تھے - جو آپ کے
والد ماجد تھے - آپ اضلاع بہار و بنگال مین منصفی - صدر امینی اعلیٰ صدر امینی -
سب ججی اور اڈیشنل ججی کے عہدہ ہاے جلیلہ پر مامور رہے - اسکے بعد اضلاع
ندیا و جسبر کی عدالت خفیفہ کی ججی کے فرائض انجام دیے - سنہ ۱۸۸۴ع مین آپنے
کنارہ کشی اختیار کی اور پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن گورنمنٹ سے حاصل کی -
۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۷ع کو خان بہادر کے خطاب سے سربلند کیے گئے - اسکے بعد آپ
بعزم حج بیت اللہ روانہ مدینہ منورہ ہوے اور اکثر اولیا و مشائخ کرام کی زیارت سے
شرف اندوز ہوے - آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہین - شائستہ آباد مین آپ نے ایک
نہایت خوشنما اور عالیشان مسجد تعمیر کی ہے جسکو رنگا رنگ آئینون اور قندیلون اور منقش
مصلّون سے آراستہ کیا ہے - عشرۂ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ کو پہلے پہل اسی مسجد مین نماز
عید الضحیٰ ادا کی گئی - اسکی افتتاح کی تقریب مین آپ نے محتاجون اور مسافرون کو
خیرات تقسیم کی اور لوگون کو کھانا کھلایا - آپ کسی وقت بیکار اور معطل نہین رہتے - بلکہ
ہر وقت دینی اور دنیوی کامون مین مصروف و مشغوف رہتے ہین - اس خاندان کے
تمام ممبر رئیس اور فارغ البال ہین - آپکو ان امور رفاہ خلایق کے اعتراف مین
گورنمنٹ سے ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۱ع کو نوابی کا خطاب عطا ہوا اور اسکی سند ہز اکسلنسی وائسرائے
نے عطا فرمائی - سکونت شائستہ آباد - ضلع باقر گنج - بریسال - بنگال -

---

لال مادھو مکرجی - راے بہادر - ولادت سنہ ۱۸۴۱ع - آپ ایک کلین
برہمن خاندان سے ہین اور ایشور چندر مکرجی کے فرزند ہین جو کلکتہ کے ایک پرانے
اور نہایت معزز تاجر تھے - کلکتہ یونیورسٹی کے فری چرچ کالج مین آپ نے تعلیم حاصل
کی اور کلکتہ مڈیکل کالج کا درجۂ اعلیٰ پاس کیا - سنہ ۱۸۶۶ع مین اڑیسہ کے سخت قحط کے

زمانہ مین اُن اسپتالون کی میڈیکل افسری کا چارج آپکو دیا گیا جو سیالدہ اور چیت پور
مین قحط زدون کے لیے کھولے گئے تھے - گورنمنٹ بنگال نے آپکی عمدہ خدمات
کا اعتراف کیا - آپ تیرہ برس تک کلکتہ آپتھلمک ہاسپٹل کے ہوس سرجن مقرر رہے
اور تین برس تک کیمپل اسکول مین موتیابند کے علم طب اور جراحی کے مدرس
رہے - دنیا کے اعلیٰ درجہ کے نامور کحالون کی صف مین آپکی ایک مستقل جگہ تھی گورنمنٹ ہند
نے آپکو ہز ہائینس مہاراجہ جے پور کی آنکھون کے معالجہ کو بھیجا تھا جنکا ضعف بصر
نہایت کامیابی سے دفع ہوگیا - آپ نے ڈاکٹر میکنامارا کی علاج چشم کی ٹکسٹ بک کا
ترجمہ انگریزی سے بنگالی مین کیا جسکی بڑے بڑے اطبا نے تعریف و توصیف کی -
سب سے پہلے سنہ ۱۸۷۶ء مین آپ کلکتہ کے میونسپل ممبر منتخب ہوے اور اسکے بعد وقتاً بعد
وقتٍ اکثر منتخب ہوتے رہے اور کلکتہ کی ٹون کونسل مین بھی کئی مرتبہ آپکا انتخاب ہوا -
سنہ ۱۸۸۱ء مین کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور سنہ ۱۹۰۸ء مین سنڈیکیٹ کے ممبر مقرر ہوے -
آپ کونسل کلکتہ بیتھیون سوسایٹی - کلکتہ ہیلتھ (حفظان صحت) سوسائٹی اور انڈیا کلب
کے ممبر ہین - آپ کلکتہ ٹون کے جسٹس آف دی پیس ہین - آپ پہلے ہندوستانی جنٹلمین
ہین جنکو کلکتہ میڈیکل سوسائٹی کی پریسیڈنٹی کا اعزاز حاصل ہوا - آپ علم کحالی کے
کلکتہ میڈیکل اسکول کے پریسیڈنٹ اور آنریری لکچرر ہین - آپکی ممتاز طبی خدمات کے
جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو راے بہادر کا خطاب اور ایک خوبصورت تلوار
مع زرکار ڈاب عنایت فرمائی - سکونت کلکتہ -

نالینکشا بوس - راے بہادر - میونسپلٹی بردوان کی صدر نشینی اور آنریری
مجسٹریٹی کی خدمات کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے ۲۰ - مئی سنہ ۱۹۰۹ء کو آپکو
خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت بردوان -

بیجناتھ سنگھ - راے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۲ع کو گورنمنٹ نے آپ کو خطاب راے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا - سکونت گیا -

للت موہن سنگھ - راے بہادر - ۲۵ - مئی ۱۸۹۳ع کو آپ کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - آپ نے ہوگلی بنگال کی آنزیری مجسٹریٹی اور وائس چیرمینی کے عہدہ کی حیثیت سے اعلیٰ خدمات انجام دی ہین - سکونت سب پور - ہوگلی -

ایشور چندر سیل - راے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۲ع کو دولت انگلشیہ نے آپ کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت فرمایا - سکونت ڈھاکہ -

قدرت اللہ شیخ - خان بہادر - یہ خطاب ذاتی ہے اور ۱۲ - اکتوبر ۱۸۶۰ع مین عطا ہوا تھا - سکونت بیربھوم -

راج کمار سروادھکاری - راے بہادر - آپ پروفیسر سروادھکاری مشہور عالم و فاضل زبان سنسکرت کے فرزند اور ذات کے کلین برہمن ہین - آپ نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی آنزیری سکرٹری کی حیثیت سے ملک اور رفاہ عام کے متعلق نمایان خدمات انجام دی ہین جسکے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکو بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۱ع کو راے بہادر کے خطاب سے مشرف و ممتاز فرمایا - سکونت - کلکتہ -

محمد یوسف - ایم - اے - خان بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ دوم - آپ آنریری مجسٹریٹ اور کلکتہ ہائیکورٹ کے نہایت ممتاز وکلا مین ہین - ۶ - جون ۱۸۹۵ء کو خطاب خان بہادر اور سنہ ۱۹۱۰ء مین تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ

رادھا کرشن - رائے بہادر - سنہ ۱۸۹۷ء مین برٹش گورنمنٹ نے آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے خطاب رائے بہادر عطا فرمایا - سکونت پٹنہ

سبنے کرشن دیب - راجہ - قیصر ہند - ولادت سنہ ۱۸۶۶ء - خاندان سوبھا بازار راج سے مہاراجہ کمل کرشن دیب کے دوسرے فرزند ہین - یہ خاندان خیرخواہی سرکار برطانیہ اور رفاہ عام اور خلائق دوستی اور پولیٹکس اور علم وفضل اور تحقیقات علمی کے مختلف کامون کے لیے مشہور رہتا آیا ہے - خاندان مذکور کے بانی مہاراجہ نب کرشن بہادر ہندوستان مین اول اول برٹش حکومت قائم ہونے سے ایک تعلق رکھتے ہین - لارڈ کلایو آنجہانی اور مہاراجہ نب کرشن برٹش حکومت ہند کے بانی تصور کیے جاتے ہین - پس بنگال مین پہلے پہل جو خاندان قائم ہوے راجہ صاحب کا خاندان بھی اُنمین داخل ہے - آپ نے ابتدائی تربیت وتعلیم اپنے مکان پر پائی جسکا عمدہ انتظام آپکے والد ماجد نے کیا تھا فن تاریخ وسیر وعلم فلاحت مین خوب مہارت حاصل کی ہے اور بالکل اپنے آبا واجداد کے قدم بقدم ہین بیس برس کی عمر مین اپنے بھائی کنور نیل کرشن بہادر کی شرکت سے سوبھا بازار ڈبیٹنگ کلب قائم کیا جسمین وہ تقریرین اور مباحثے کرتے تھے - ان ایام مین اس کلب مین بڑے بڑے کام ہوتے تھے - سر ولیم ہنٹر صاحب آنجہانی - پادری ڈاکٹر کے - ایم بنرجی - ڈی بل سر الگزینڈر میکنزی وغیرہ اسکی کارروائیون سے بڑی

دلچسپی ظاہر کرتے تھے - مسٹر این این - گھوس بار سٹر ایٹ لا اسکے دوامی پریسیڈنٹ
تھے اور اسکے کامون مین از حد مصروف و مشغول رہا کرتے تھے - ہندوون کے
بحری سفر کی تحریک کو اگر بالکل نہین تو بہت بڑے درجہ تک آپکی مساعی جمیلہ سے تقویت
پہونچی - اسمین بڑی بڑی مشکلین لاحق تھین اور سخت مخالفت کیجاتی تھی لیکن آپ نے
بابو نرندر ناتھ سین اور سر ندر ناتھ بنرجی وغیرہ کی صلاح و مشورت اور شرکت سے
اسکا راستہ بہت کچھ صاف کر دیا - پولیٹکل معاملات مین وہ بالکل اہل ملک کا خیال
رکھتے ہین اور اپنی زندگی کا ماحصل یہی سمجھتے ہین کہ ایمانداری کے ساتھ انکی خدمت
کرین - جب مسٹر ہوم نے نیشنل کانگرس کی بنیاد ڈالی تو راجہ اور آپ کے بھائی نے
اس کام مین بہت بڑی مدد دی اور اسکے متعلق ایک رسالہ بنگالی زبان مین شائع کیا
آپ نے ہر سال کانگرس فنڈ کے لیے ولایت کو معقول چندہ بھیجا ہے - ایک زمانہ مین
انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ کو بھی آپ نے بہت فائدہ پہونچایا - انڈین ایسوسی ایشن
کے دہ سالہ جشن نواجگ (دور جدید) کے نام سے ایک نیا ناٹک بنایا اور اُسکا تماشہ کیا
گیا - بنگال کے مختلف مقامات مین رعایا کے بڑے بڑے عام جلسون کا بندوبست کیا جب
کلکتہ کارپوریشن کی ہیئت ترکیبی مین لوکل سلف گورنمنٹ کا عنصر معدوم ہونے لگا تھا تو
راجہ بنے کرشن نے ہندوستان اور انگلستان مین بھی مخالفت کا جوش قائم کرانے اور اسکا
اہتمام اور انتظام کرنے مین بڑی سرگرمی ظاہر کی - پہلے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کو
بالکل بے پروائی تھی لیکن بعد کو وہ بھی شریک ہوے اور اُسکے اعلیٰ ارکان نے
اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ مین لے لیا اور یہ سب نتیجہ راجہ صاحب ہی کی کوششون کا تھا -
مسودہ قانون عمر ایجاب و قبول عقد کے بارہ مین راجہ صاحب ہندوون کے خاص قومی خیالات
کا اظہار کرتے رہے - جب کلکتہ مین طاعون کا زور ہوا اور شہر بھر مین ہلچل مچگئی اور
لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے تو راجہ صاحب نے بڑی بہادری سے خود طاعون

ور اپنے خاندان کے لوگون اور منیو سپلٹی کو بھی ٹیکا دلایا - اسکی پیروی اور لوگون
ی کی اور بہتیرے ہندوون نے ٹیکا لینا قبول کیا - راجہ صاحب کو لایق مصنفون
کی ہمت افزائی اور سرپرستی کا بھی بڑا شوق رہتا ہے بنگال اکاڈمی آف لٹریچر کی بنیاد
کے قائم ہونے مین آپ کی ذات سے بڑی مدد پہونچی - ایک اور انجمن سہتیا سبھا کے
نام سے اپنے مکان پر قائم کی جسکی سرپرستی آنربل سر جان وڈبرن صاحب بہادر - کے - سی -
یس - آئی - لفٹننٹ گورنر بنگال نے قبول فرمائی اور ہندوستان کی مالی اور اخلاقی ترقی
کے بارہ مین اس سبھا کا ذکر پارلیمنٹ انگلستان مین بھی کیا گیا - کلکتہ مین بہرون اور
گونگون کا جو اسکول قائم ہے ابتدا مین اُسکو بھی راجہ صاحب کی ذات سے خاص
مدد پہونچی - آپ بڑی بڑی نامی پولیٹکل صحبتون اور دعوت مین شریک کیے جاتے
ہین اور مختلف یوروپین اعلیٰ حکام اور مشاہیر کی آپ نے دعوت فرمائی - راجہ
صاحب کے صرف خاص سے بہت سے اسکول مدارس اور خیراتی شفاخانے
اور دیگر کارہاے رفاہ عام آپکی زمینداری مین جاری ہین - راجہ صاحب ہر سال
درگا پوجا جی کی تقریب مین یوروپین اور ہندوستانی مشاہیر کی ایک جماعت کثیر کی دعوت
کرتے ہین اور آپکے خاندان مین مہاراجہ نب کرشن وہ بزرگوار تھے جنھون نے اول
اول درگا پوجا مین یوروپین صاحبون کے مدعو کرنے کی بنیاد ڈالی تھی - سکونت کلکتہ -

---

کیشوبتی کماری - رانی - یکم جنوری ۱۸۹۸ع کو خطاب رانی مرحمت کیا گیا -
سکونت ہنڈو سنتھال پرگنہ - بنگال -

بھوبن موہن راے - راجہ - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ع کو آپ کو خطاب
راجہ مرحمت ہوا - آپ راجہ ہریش چندر کے جانشین اور بیٹے ہین جو چٹگاؤن کے

پہاڑی ملک کے چکما خاندان کے سردار تھے اور جنھون نے ۷۲-۱۸۷۱ء کے بیڈنٹ کے زمانہ مین قلی اور کشتیون وغیرہ کے بہم پہونچانے مین عمدہ خدمات انجام کیے تھین - سکونت چٹگاؤن ہل -

---

ماکھن کماری - ٹھکرانی - رانی - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو رانی کا خطاب آپکو عطا ہوا - سکونت لچھمی پور - بھاگل پور -

---

کالی پرسنو - مجموعہ دار - راے بہادر - ۱۸۹۱ء مین آپکو بطور اعزاز ذاتی خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت سب پور - ہوڑہ -

---

رام رنجن چکرورتی - راجہ بہادر - جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپکے ذاتی اعزاز کی حیثیت سے آپکو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت کیا گیا - آپ ایک اعلیٰ درجہ کے برہمن خاندان سے ہین جسکے مورث مرلی دھر چکرورتی ساکن حاتم پور ضلع بیر بھوم واقع بنگال کے رہنے والے تھے - اُنکے بیٹے چیتن چرن چکرورتی اور پوتے بیرا چرن چکرورتی تھے جو موجودہ راجہ بہادر کے دادا تھے - آپکو قحط سالی ۷۴-۱۸۷۳ء کی خدمات اور ۶۷-۱۸۶۶ء کے قحط مین ملکی ہمدردی اور گرمجوشی سے قحط زدون کی امداد کے صلہ مین ۱۸۷۵ء مین راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - آپ کے تین بیٹے کمار رتیا رنجن چکرورتی - سیتا رنجن چکرورتی - مہیا رنجن چکرورتی ہین - سکونت حاتم پور - بیر بھوم -

---
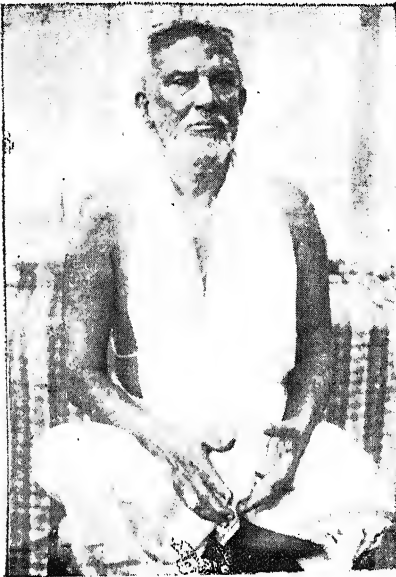
شمس العلما شیخ محمود گیلانی رئیس کلکتہ

مہامہوپادھیا رام ناتھ سدھانت رئیس فرید پور

مہامہوپادھیا راس موہن سروبھوم وکرم پور

راے بہادر کملاپتی گھوشال رئیس جی نگر

شیخ محمود گیلانی شمس العلما۔ ولادت ۱۲۶۳ہجری مطابق ۱۸۴۷ء

آپ کا مسقط الراس قریۂ دونشیل قریب لاہیجان بلاد گیلان ہے جو آپ کا اور آپکے بزرگون کا اصلی وطن ہے۔ آپ شیخ محمد نصیر الدین گیلانی کے پانچوین فرزند ہین۔ آپ کے آبا و اجداد اکثر اہل علم و فضل اور مجتہدین سے گذرے ہین چنانچہ آپ کے برادر معظم حاجی شیخ عبد اللہ الجیلانی نجف اشرف مین حجۃ الاسلام اور سرآمد علماے کرام سے ہین اور اُنکے مقلدین صوبۂ مازندران و گیلان و طہران اور اکثر بلاد و امصار مین بکثرت موجود ہین۔ سلاطین صفویہ کو آپ کے بزرگون کے ساتھ خاص اعتقاد و اخلاص تھا اور اکثر املاک و عقار بطور جاگیر سلاطین مزبور نے وقتاً فوقتاً آپ کے بزرگون کو نذر کیے۔ اگرچہ اُس جاگیر کا جزو اعظم بوجہ جور نادری اور وباے طاعون عام جو ۱۲۴۶ھ مین سرزمین ایران پر نازل ہوئی تھی جس سے ملک کے ملک خالی ہوگئے قبضہ سے نکل گیا مگر اب بھی کچھ باقی اور اس خاندان کی وجہ معیشت ہے۔ آپ بعد تحصیل علم ادب عربی و فارسی اور منطق و علم کلام و ریاضی وغیرہ سترہ برس کی عمر مین تکمیل علوم دینی کی غرض سے عراق عرب مین تشریف لائے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہندوستان کا عزم کیا اور تین برس تک بمبئی مین رہے۔ یہان زبان انگریزی بقدر ضرورت تحصیل کی اور وہان سے ۱۲۸۹ھ مین کلکتہ مین آئے اور یہین متاہل ہوے اور فرقۂ امامیہ کی ہدایت و ارشاد مین مصروف ہوے۔ عہد لارڈ رپن مین بعہدۂ مدرسی زبان فارسی سرداران سیف و قلم مین مامور ہوے اور لارڈ ڈفرن کے عہد حکومت مین لارڈ صاحب کو زبان فارسی پڑھانے کے لیے مقرر ہوے اور بتقریب جشن جوبلی پنجاہ سالہ قیصرۂ آنجہانی خطاب شمس العلما سے مخاطب ہوے۔ علماے اسلام مین سے یہ خطاب سب سے پہلے آپ کو اور علامہ مفتی میر عباس لکھنوی اعلی اللہ مقامہ کو دیا گیا تھا۔ اُسکے بعد آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور بورڈ آف اسٹڈیز کے ممبر مقرر ہوے۔

اُس زمانہ سے ابتک دار العلوم کلکتہ مین عربی اور فارسی کے ممتحن ہوا کیے - آپ اشیاٹک سوسائٹی شعبۂ علم فیلالوجی (علم اللسان) مین ممبر ہین - اب سرکار کی طرف سے عہدۂ آنریری مجسٹریٹی آپ کے لیے تجویز ہوا مگر آپ نے بنظر احتیاط اُس سے معذرت کی - اگرچہ شعر گوئی آپ کے مرتبہ اور شان کے خلاف ہے مگر احیاناً اس طرف بھی رغبت کرتے ہین اور اکثر تاریخ گوئی کیطرف بھی میل فرماتے ہین چنانچہ مادۂ تاریخ جلوس شاہنشاہی الفاظ "مالک تخت وتاج" آپکی طبع وقاد کا نتیجہ ہے - اسکے علاوہ آپ اکثر علوم مین صاحب تصنیف ہین - سکونت کلکتہ

رام ناتھ - سدہانت - پنچانن - مہامہوپادھیا - ولادت سمہ ۱۲۴۱ - آپکے والد کا نام پنڈت رام کما ر بھٹاچاریہ تھا - اُنکے دو لڑکے اور دو لڑکیان تھین - آپ دوسرے بیٹے ہین - صغر سن مین آپ مدرسہ بھیجے گئے اور قلیل مدت مین آپنے بنگالی زبان مین مہارت پیدا کرلی - اسکے بعد آپ نے اپنے والد سے سنسکرت پڑھنا شروع کی - حافظہ کی قوت سے ایک سال کے عرصہ مین لغات سنسکرت ازبر ہوگئے - اسکے بعد آپ کو وزیر آباد اور وہانسے چند روز کے لیے فریدپور جانا پڑا - چوّدہ برس کی عمر مین علم صرف ونحو سے فراغت کر کے منطق شروع کی - بڑے بڑے کامل ور مشہور پنڈتون سے مستفید ہوے - اکیسوین برس فارغ التحصیل ہوگئے - آپ نے اپنا زمانۂ طالبعلمی نہایت عسرت کے عالم مین بسر کیا اور تحصیل علم مین آپکو سخت مشکلین پیش آئین مگر اُن سخت مرحلون کو آپ نے استقلال اور شوق سے طے کیا - اُنیسوین برس شادی کی - زمانۂ طالب علمی کے ختم ہونے کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا - ہنوز اُسکو تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ آپ کے شفیق باپ کا انتقال ہوگیا اور اُسکے چند ہی روز کے بعد آپ کی زوجہ نے وفات پائی - اُسی زمانہ مین ایک اور

مصیبت پیش آئی کہ تمام جائداد بعلت قرضہ نیلام ہوگئی - اب سوا اپنی محنت کے کوئی
وجہ معاش باقی نہ رہی - اسی اثنا مین قحط پڑا اُس زمانہ مین سخت تکلیفات اور مصائب
کا سامنا ہوا مگر آپ نے ہمت نہ ہاری - آخر جوہر لیاقت چمکا اور شہرت ہونے لگی -
جس زمانہ مین مہامہوپادھیا مہیش چندر نیاے رتن نے سنسکرت درسگاہون کی ترمیم
اور اصلاح شروع کی آپ اس کام مین اُنکے شریک اور معاون تھے - مہامہوپادھیا
بھوبن موہن بدیارتن کی وفات کے بعد مہامہوپادھیا مہیش چندر آپ کو اُنکی جگہ سو روپیہ
ماہوار پر مقرر کرنا چاہتے تھے مگر آپ نے تعلیم کا معاوضہ لینا پسند نہ کرکے اُس سے انکار
کردیا - گورنمنٹ نے ازراہ جوہر شناسی آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب مرحمت کیا - آپ
منطق مین درجۂ کمال رکھتے ہین - آپکی وسعت نظر بہت بڑھی ہوئی ہے اور دیگر علوم
مثل ہیئت اور نجوم اور بلاغت اور شعر و شاعری وغیرہ مین بھی اچھی دستگاہ ہے طبیعت
مین نہایت شگفتگی اور ملنساری ہے - زوجۂ اولیٰ کے مرنے کے بعد جب آپ کی مالی
حالت کسی قدر درست ہوئی تو آپ نے دوسری مرتبہ شادی کی - آپ اپنے احباب اور
اعزا مین نہایت ہردلعزیز ہین - سکونت پچھم پار - پولیس اسٹیشن کوتوالی پاڑہ - فریدپور -
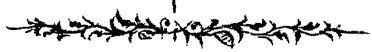
راش موہن سروبھوم - بابو - مہامہوپادھیا - آپ ۲۴ - دسمبر ۱۸۴۴ع کو
مقام رسدی ضلع ڈھاکہ مین پیدا ہوے - آپ کے والد بھیروچندر واچس پتی نے
اپنی قلیل استطاعت کے موافق آپ کو دیسی مکتب مین تعلیم دلوائی - جب آپ دس برس
کے ہوسے تو قریب کے ایک گانون مین مشہور و معروف پنڈت کاشی کانت نیاے
پنچانن سے نیاے شاستر کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے جہان آپ نو برس تک زیر تعلیم رہے
اسکے بعد بردوان کو گئے اور وہان مشہور پنڈت برج کمار ویدانتی سے پڑھنا شروع کیا
اور نیاے شاستر کے نصاب کی تکمیل کی اور سروبھوم کا خطاب پایا - اسکے بعد آپ

بشودھانند سوامی سے ویدانت پڑھنے کے لیے بنارس گئے اور ایک برس بعد آپ
کشمیر مین طلب ہوئے جہان مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر والی کشمیر نے ایک ہزار روپیہ اور
ایک دوشالہ عنایت کیا۔ مہاراجہ صاحب نے آپ کو ایکسو بارہ روپیہ ماہوار پر مقرر کیا
اور اپنے مصارف سے ایک مکتب قائم کیا جسمین آپ طلبہ کو نیائے شاستر کی تعلیم دیتے
تھے۔ پندرہ برس کی ملازمت کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کو واپس آئے اور دو سال
ہوے کہ گورنمنٹ ہند نے آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت رسدی۔

کملاپتی گھوشال۔ رائے بہادر۔ آپ مدرالی کے قدیمی خاندان گھوشال
کے ایک رکن ہین۔ آپ ۱۳۔ اگست ۱۸۳۱ع کو پیدا ہوے۔ گیارہ برس کی عمر مین باپ کا
سایۂ عاطفت سر سے اُٹھ گیا اور آپ کے عم نامدار آپکو بریسال لے گئے۔ وہان مدرسہ کے
پانچوین درجہ مین داخل ہوے اور انگریزی پڑھنا شروع کی۔ چودہ مہینہ کے عرصہ مین آپ
ترقی کرکے دوسرے درجہ مین داخل ہوگئے اور ایک خاص انعام بھی آپ کو ملا۔
اسکے بعد ہگلی کالج مین پڑھنے لگے۔ یہان بھی آپ کو درجۂ اول کا انعام ملا اور جونیر
اسکالرشپ کے مقابلہ مین آپ کامیاب ہوے اور اُسمین بھی آپ نے اول درجہ کا
انعام حاصل کیا اور آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ بھی ملنے لگا جس زمانہ مین آپ سینیر اسکالرشپ
کے امتحان کے واسطے تیاری کر رہے تھے تو بعض حالات واسباب نے آپکو مجبور
کیا کہ طالب علمی کی زندگی ختم کرین۔ چنانچہ آپ صیغۂ ملازمت کی طرف متوجہ ہوے۔
۱۸۵۲ع مین آپ پولیس کے محرر مقرر ہوے۔ ڈھائی تین برس مختلف عہدون
پر رہنے کے بعد آپ نے نائب داروغگی پولیس کا عہدہ حاصل کیا۔ پھر داروغگی اور
انسپکٹری کے متعدد مدارج طے کرکے آپ اول درجہ کے انسپکٹر ہوگئے۔ چونکہ آپ نے
اپنے کل زمانۂ ملازمت مین انسداد و انکشاف جرائم مستثنیٰ قسم کی لیاقت ظاہر کی لہذا

آپ باقر گنج ایسے پُرشور مقام مین ۲۹- برس تک بڑی نیکنامی سے رہے- باقر گنج سے آپ کا تبادلہ پورنیا مین بطور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہوا- ۱۸۸۳ء مین آپ ملازمت سرکاری سے کنارہ کش ہوے اور آپ کو اُسی سال دیہاتی رجسٹراری کی جگہ عطا کی گئی- آپ کی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ عالیہ نے آپکو خطاب "راے بہادر" سے ممتاز و سرفراز فرمایا- سکونت مدرالی نیہاٹی- چوبیس پرگنہ-

راش بہاری گھوش- سی- آئی- ای- آپکو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو سی- آئی- ای- کا خطاب مرحمت ہوا- سکونت کلکتہ-

جادو ناتھ مکرجی- راے بہادر- یہ ذاتی خطاب ۲- جنوری ۱۸۹۳ء کو آپکو اُس فیاضی کے صلہ مین جو آپ نے مختلف معاملات متعلقہ ترقی عامہ مین ظاہر کی تھی مرحمت ہوا ہے- سکونت سُبرنا پور- ندیا-

گگن چندر راے- راے بہادر- آپ نے بنارس کے محکمۂ افیون مین جو نمایان خدمات انجام دین تھین اُنکے صلہ مین ۲- جنوری ۱۸۹۳ء کو خطاب راے بہادر آپ کو مرحمت ہوا- سکونت جگت ڈل- باراست ۲۴ پرگنہ-

کالی کمار دے- راے بہادر- ۱۸۹۳ء مین آپ کو یہ ذاتی خطاب خدمات عامہ کے صلہ مین عطا ہوا ہے- سکونت کلکتہ-

مدن موہن بسیاکھ- راے بہادر- ۲- جنوری ۱۸۹۳ء کو آپ راے بہادر

کے خطاب سے بطور اعزاز ذاتی آپ کی اُن خدمات کے صلہ مین جو آپ نے محکمۂ ڈاکخانجات مین کی تعین مشرف و ممتاز ہوے - سکونت کلکتہ -

رام بندھو چٹرجی - راے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ بانکڑا کے زمیندار ہین - سکونت بانکڑا -

چندر کمار راے - راے بہادر - آپ کو برٹش گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا - آپ دلال بازار کے زمیندار ہین - سکونت دلال بازار نواکھالی -

امرت لال چٹرجی - راے بہادر - آپ کو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ مقام ترہت کی سب ججی کے عہدہ پر مامور تھے - سکونت کونہ سلکیا - ہوڑہ -

دوارکا ناتھ دت - راے بہادر - آپ کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا - سکونت ٹھجور باقر گنج -

نندگوپال بنرجی - راے بہادر - آپ کو ۱۸۹۸ء مین خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ ضلع مان بھوم کے ڈسٹرکٹ انجنیری کے عہدہ پر ممتاز ہین - سکونت کلکتہ

دوارکا ناتھ سرکار - راے بہادر - آپ ندیا مین ڈسٹرکٹ انجنیر ہین -

یکم دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر آپ کو مرحمت ہوا - سکونت بھڑرامدیا ضلع فرید پور -

سورج کمار - سرب ادھکاری - رائے بہادر - آپ کو ۲ - مئی ۱۸۹۸ء کو بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

درگج دیو - بھیا - رائے بہادر - آپ کو ۱۸۹۸ء مین بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت انتری پالامو -

رام برمھ سنیال - رائے بہادر - آپ زولاجیکل گارڈن کلکتہ کے سپرنٹنڈنٹ ہین - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر سے سرفراز فرمائے گئے - سکونت علی پور ۲۴ - پرگنہ -

بپن بہاری بوس - رائے بہادر - آپ دسمبر ۱۸۹۸ء مین خطاب رائے بہادر سے بطور اعزاز ذاتی ممتاز و سربلند فرمائے گئے - سکونت ہتواسارن -

چنی لال بوس - رائے بہادر - آپ گورنمنٹ ممتحن کیمیا اور اسسٹنٹ پروفیسر علم کیمیا طبی کالج کلکتہ ہین - دسمبر ۱۸۹۸ء مین آپ کو بجلدوے خدمات نمایان خطاب رائے بہادر عنایت ہوا - سکونت کلکتہ -

بولی چند مین - رائے بہادر - آپ علی پور مین سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف اسٹور ہین - آپ نے اپنی اُن نمایان وقیمتی کارگزاریون کے صلہ مین جو

آپنے سرکار انگلشیہ کی خدمت مین کی ہین ۱۸۹۹ء مین خطاب راے بہادر سے شرف وامتیاز حاصل کیا۔ سکونت کلکتہ۔

تارنی پرشاد۔ راے بہادر۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ سکونت بھاگلپور۔

کرشن چندر۔ بندوپادھیا۔ راے بہادر۔ آپ محکمۂ تعمیرات مین حلقۂ بردوان کے انسپکٹر ہین۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت بھوانی پور کلکتہ۔

راج موہن بنرجی۔ راے بہادر۔ ۱۸۹۸ء مین آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

راش بہاری داس۔ راے بہادر۔ آپ کو برٹش گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راے بہادر کے خطاب سے مشرف وممتاز فرمایا۔ سکونت دلبھوگ ڈھاکہ۔

مہندر ناتھ گپت۔ راے بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۸ء مین خطاب راے بہادر مرحمت ہوا۔ آپ ۲۴۔ پرگنہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ہین۔ سکونت کلکتہ۔

رام ناتھ سنگھ۔ راے بہادر۔ آپ ۱۸۹۸ء مین راے بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ سکونت گیا۔

بدھ سنگھ دُودُھریا - راے بہادر - آپ خاندان دُودُھریا کے سرغنہ ہین سنہ ۱۸۴۳ع مین جسکو اکیسو اٹھائیس سال کا عرصہ ہوا آپ کے مورث اعلیٰ ہرجی مل اور اُنکے دو بیٹے صوبہ سنگھ اور معج رام راجد ہیسر واقع بیکانیر کو جو اس خاندان کا اصلی مسکن تھا چھوڑکر عظیم گنج مرشد آباد بنگال مین سکونت گزین ہوے - اُنھون نے کپڑون کی تجارت بہت چھوٹے پیمانہ پر شروع کی - یہ تجارت اس خاندان مین روزافزون ترقی کرتی رہی یہان تک کہ بابو ہرک چند کے زمانہ مین اُسکو بہت بڑا فروغ ہوا - اُنھون نے دولت و ثروت کثیر جمع کی اور دوسرون کے واسطے ایک نمایان مثال قائم کرگئے کہ چھوٹی حیثیت کے انسان اعلیٰ درجہ پر کیونکر پہونچ سکتے ہین - سنہ ۱۸۶۲ع مین بابو ہرک چند نے رحلت کی اور دو بیٹے چھوڑے - بابو بدھ سنگھ اور بشن چند - اُسوقت یہ دونون صاحب نوجوان تھے یہ دونون صاحب عرصۂ دراز تک بالاشتراک کام کرتے رہے - اُنھون نے مختلف مقامات ہندوستان مین بنک قائم کیے - ارضی جائداد خریدی - اپنے ہم مذہبون (جینیون) کے واسطے عبادتخانہ اور اسکول بنوائے - اُنکی ضروریات کے متکفل ہوے - اپنے یہان کی لیڈیون کو ترغیب دی کہ وہ پاٹشالے تعمیر کرائین - ان کارہاے نمایان سے چارو دانگ ہند مین اُنکی شہرت اسقدر پھیلی کہ جب سر ایشلی ایڈن صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بنگال گنگی پور تشریف لے گئے تو اُنھون نے ان صاحبون کی کوٹھی کو بذات خود ملاحظہ کیا اور اُنکی فیاضانہ ہمدردی انسانی اور اُن اعلیٰ خدمات سے جو اُنھون نے خلق اللہ کی بہبود کے لیے انجام دی تھین اسقدر خوش ہوے کہ اُنھون نے ان دونون صاحبونکو ۲ - جنوری سنہ ۱۸۸۸ع کو خطاب راے بہادر عطا فرمایا - علاوہ برین ضلع مرشد آباد مین لال باغ بینچ کے آنریری مجسٹریٹ کیے گئے جسکو اُنھون نے نہایت قابلیت مستعدی و ہوشیاری سے انجام دیا سنہ ۱۸۷۷ع مین اُن دونون بھائیون کے کاروبار اگرچہ جدا جدا ہوگئے مگر اُنکی برادرانہ محبت والفت و یکدلی مین شمہ برابر فرق نہین آیا - سنہ ۱۸۹۴ع مین

آپکے چھوٹے بھائی یعنی بشن چند نے انتقال کیا۔ اُسوقت سے آپ اپنے بھتیجے بابو بجے سنگھ کے ولی قرار پائے اور انکی جائداد کے منتظم رہے۔ آپ نے اپنے بھتیجے کو اعلی تعلیم دلاکر ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء کو انکی ریاست وجائداد کا انتظام اُنکے سپرد کیا۔ آپ اور آپکے خاندان کے لوگون مین اعلی درجہ کی اخلاقی ایمانداری کی صفت موجود ہے جنھون نے کوہ آبو۔ پارسناتھ۔ ہزاری باغ وبمبئی وغیرہ مین پاٹشالے تعمیر کرائے ہین اور علاوہ شفاخانون ومندرون کے بنگالی لڑکیون کے لیے ایک زنانہ مدرسہ اور جینیون کے واسطے کئی پاٹشالے عظیم گنج وغیرہ مین بنوائے ہین اور اُسکے مصارف کے متکفل ہین آپ کی دو شادیان ہوئین۔ پہلی بیوی سے بابو اندر چند تھے جنھون نے اعلی تعلیم انگریزی پائی تھی اور سنہ ۱۸۸۹ء مین نمائش پیرس کے دیکھنے کی غرض سے یورپ گئے تھے۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۹۹ء مین دو بیٹے چھوڑکر انتقال کیا۔ ۸۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو آپ کے پوتے جگت سنگھ نے رحلت کی۔ دوسری بیوی سے آپ کے دو بیٹے اور ہین۔ اجیت سنگھ وکنور سنگھ۔ یہ دونون ابھی تعلیم پارہے ہین اور ہونہار معلوم ہوتے ہین۔ آپ اپنی قوم مین نہایت ذی اثر وہردلعزیز ہین۔ مذہبی حیثیت سے بھی آپ اپنی قوم مین نہایت اعلیٰ اوصاف کے بزرگ سمجھے جاتے ہین۔ سکونت عظیم گنج ضلع مرشد آباد۔

بھگوت دیال سنگھ ٹھکرائی۔ راجہ جین پور دہر بھنگا وغیرہ ٹھکرائی کا خطاب موروثی ہے اور اُسوقت سے خاندان مین جاری ہے جبسے آپ کے آبا واجداد نے ممالک مغربی وشمالی کو چھوڑکر بالا موُمین توطن اختیار کیا تھا۔ آپکے مورث اعلی اصل مین سوار پور کے جو دہلی کے جنوب مین واقع ہے رہنے والے اور شاہان دہلی کے بہت بڑے خیرسگال تھے جنکی جانب سے اکثر جنگون مین شریک ہوے اور مختلف مہمون پر بھیجے گئے۔ اسکے صلہ مین انھون نے جاگیرات وانعامات حاصل کیے اور سوار پور سے موضع

بلوکھا ضلع بنارس مین سکونت اختیار کی۔ وہان سے اُنھون نے پرگنہ سیسرام پر قبضہ کرکے دھنوند ضلع شاہ آباد مین رہنا شروع کیا۔ اُسوقت وہ یہان کے راجہ کہلاتے تھے اور اُنکی تعمیرات کے کھنڈر اور نشانات ابتک موجود ہین۔ جب راجہ جنن بنس نے کمایون سے آکر آپ کے اجداد کے یہان پناہ لی تو اُسوقت کے راجہ دیو ساہی نے اپنے بیٹے پورن مل کو اُنکے ساتھ پالاموٗ کی تسخیر کے لیے روانہ کیا۔ پالاموٗ فتح ہوگیا اور راجہ جنن بنس نے ٹھاکر پورن مل کو اُس مفتوحہ علاقہ کا سربراہ کار و منتظم قرار دیا۔ یہ عہدہ آپ کے خاندان مین عرصہ دراز تک رہا۔ ۱۸۴۰ء مین جب پالاموٗ شامل قلمرو برطانیہ ہوا تو آپ کے اجداد مین ایک شخص ٹھاکر رام بخش سنگھ نامے نے رام گڈھ پلٹن کو جو سرگوجا جارہی تھی بہت قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو دیہات ہرنداکو چن جاگیر کے طور پر عطا ہوے۔ آپ کے پردادا ٹھکرائی چیتر دھاری سنگھ نے گورنمنٹ کو چھوٹا ناگپور کے لوگون کی بغاوت کے وقت بیش قیمت مدد دی جسکے جلدو مین اُنکی مالگزاری مین تاحین حیات دوسو دس روپیہ کی معافی ہوگئی۔ آپ کے دادا راے رگھبر دیال سنگھ نے غدر ۱۸۵۷ء مین نہایت نمایان خدمات انجام دین اور اُسکے معاوضہ مین اُنکو ۲۶ - مواضع کی جاگیر اور انعام عطا ہوا۔ اُسکے بعد وہ خطاب راے بہادر اور خلعت فاخرہ سے مخلع ہوے۔ جب پالاموٗ مین قحط پڑا تو آپ کے والد ٹھکرائی جگناتھ دیال سنگھ نے بہت سے کارہاے نمایان انجام دیے جسکے صلہ مین اور نیز اُس دلچسپی کے صلہ مین جو اُن کو تعلیم کے ساتھ تھی کئی مواقع پر گورنمنٹ نے اُنکی تعریف کی اور دربار رانچی مین سند عطا کی۔ ۱۸۷۷ء مین جب مسٹر رابرٹس سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کروا کے ڈاکوؤن کی سرکوبی کے واسطے گئے تو آپ اُنکے ہمراہ تھے۔ اُسکے بعد آپ کئی اور موقعون پر بھی اپنے کل سپاہیون اور برقندازونکے ساتھ حکام سرکاری کے شریک رہے۔ آپ نے قحط ۱۸۹۹ء مین غربا و مساکین کی بہت بڑی مدد کی۔ آپ کے مزاج مین فیاضی و غربا پروری ہے جسکا ادنی ثبوت یہ ہے کہ

حال مین تین ہزار روپیہ ڈالٹن گنج مین فیمیل وارڈ بنانے کے واسطے عطا کیا ہے ۔ قحط ۱۸۹۷ء کی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور خطاب راجہ عطا فرمایا ۔ سکونت پالاموٗ ۔

سری ناتھ رائے ۔ راجہ ۔ ولادت ۱۸۴۹ء ۔ آپ کا تعلق بھگیا کل ضلع ڈھاکہ کے کھنڈو خاندان سے ہے ۔ آپ کو بطور اعزاز ذاتی ۳۰ مئی ۱۸۹۱ء کو ملکی ہمدردی اور خیرخواہی کے جلدو مین راجہ کا خطاب ملا ۔ سابق ازین آپ ڈھاکہ کے میونسپل کمشنر اور ابواب تعلیم و سٹرک کی کمیٹیون اور ڈھاکہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر تھے ۔ اور بالفعل آپ آنریری مجسٹریٹ اور راکانومیکل میوزیم کے ممبر اور ایسوسی ایشن زمینداران بنگال شرقی کے سکرٹری ہین اور ان تمام معاملات مین آپ نہایت قابل سمجھے جاتے ہین ۔ ڈھاکہ سرسوتی سماج یا پنڈتون کی انسٹیٹیوشن کے بانیون مین آپ بھی ایک بانی ہین ۔ سکونت ڈھاکہ بنگال ۔

سریندر نرائن سنگھ ۔ راجہ ۔ مقام برواری ۔ آپ کو آپ کی فیاضی اور ملکی ہمدردی کی جلدو مین ۲ جون ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راجہ عطا ہوا ۔ آپ کے بزرگون کو ابتدا مین اسلامی سلطنت سے راجہ کا خطاب ملا تھا اور مدت تک وہ ضلع بھاگلپور کے مالک آراضی رہ چکے ہین ۔ خاندانی کاغذات مین اسوقت تک وہ پروانہ موجود ہے جس مین شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے راجہ کاکبت سنگھ سابق زمیندار برواری کو راجہ کے خطاب سے مخاطب کیا تھا ۔ سکونت بھاگلپور ۔

ششی شیکھر یشور رائے ۔ راجہ بہادر ۔ آپ کو ہندوستانی فلاحت و

وزراعت کی ترقی کے معاملہ مین نمایان خدمات انجام دینے اور ضلع راج شاہی کی زمینداری کی حیثیت سے ملکی ہمدردی ظاہر کرنے کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کا خطاب اور یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت طاہر پور۔ راج شاہی۔

مکند دیب۔ راجہ۔ مقام خردہ۔ خطاب مذکور ذاتی ہے اور ۲۹۔ مارچ ۱۸۸۴ء کو عطا کیا گیا۔ آپ راجہ اوڑیسہ کے قدیم خاندان کے قائم مقام اور جانشین ہین۔ سکونت پوری۔

جانکی بلبھ سین۔ راجہ۔ آپ کی فیاضی اور ملکی ہمدردی کے صلہ مین پہلی جنوری ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت مہی گنج۔ رنگ پور۔

راج راجیشوری پرشاد سنگھ۔ راجہ۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو خطاب راجہ عطا ہوا۔ سکونت سورج پورہ۔ شاہ آباد۔

سرودانرائن سنگھ۔ راجہ۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے پہلی جنوری ۱۸۹۴ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت سیرام پور۔

شیندلال خان۔ راجہ۔ بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ عیسوی کو راجہ کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت نرجول۔ مدنا پور۔

دکھ موچن جھا۔ مہامہوپادھیا۔ آپ کو یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو علوم مشرقی مین قابل ہونے کے لحاظ سے یہ خطاب ہوا ہے۔ سکونت لیلکوار۔ در بھنگہ۔

چترد ھر مسر۔ پنڈت۔ مہامہوپادھیا۔ ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپکو خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت دربھنگہ۔

لچھمی نرائن سنگھ دیو۔ ٹھاکر۔ دربار قیصری دہلی کے موقع پر آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو خطاب ٹھاکر عطا ہوا۔ آپ ایک بہت بڑے پوراہاٹ خاندان کے قائم مقام ہین اور سری کلا۔ کھرساون اور چھوٹا ناگپور اضلاع سنگھ بھوم کے سردار بھی اسی نسل مین ہین۔ سکونت کیرا سنگھ بھوم۔

شب چندر بنرجی۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۸ء۔ آپ کو بھاگلپور کی آنریری مجسٹریٹی کی اعلی خدمات کے انجام دینے کے صلہ مین ۲۴۔ مئی ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا اور ۲۰۔ مئی ۱۸۹۶ء کو راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کے پٹنہ کالج مین تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۸۶۸ء مین بی۔ اے۔ اور ۱۸۶۹ء مین۔ بی۔ ایل۔ کا درجہ پاس کیا۔ آپ کلکتہ بار کے ایک ممتاز ممبر ہین۔ آپ کا تعلق ایک اعلی درجہ کے کُلین برہمن خاندان سے ہے۔ سکونت بھاگلپور۔

سری ناتھ پال۔ راے بہادر۔ یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو گورنمنٹ ہند نے عطا فرمایا۔ سکونت سیدآباد۔ مرشدآباد۔

ماتادین سوکل - ایم - اے - راؤصاحب - آپ مئی ۱۸۸۶ء کو پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین ملازم ہوئے - ۲۲ - فروری ۱۹۰۲ء سے آپ ساڑھے آٹھ سو روپیہ ماہوار کے اکزیکٹیو انجینیر درجۂ دوم ہین - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے ۶ - ستمبر ۱۸۸۶ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ صاحب کے خطاب سے معزز وممتاز کیا - سکونت ڈبروگڈھ -

اُپیندر ناتھ کنجی لال - رائے صاحب - یکم اکتوبر ۱۸۸۶ء مین آپ آسام کے محکمہ جنگلات مین گورنمنٹ کے ملازم ہوئے - بالفعل ۱۸۹۲ء سے آپ کی خدمات ممالک متحدۂ آگرہ واودھ کو منتقل ہوگئین جہان آپ امپیریل فارسٹ اسکول دیرہ دون کے مدرس ہین - اس محکمہ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز وممتاز فرمایا - سکونت دیرہ دون -

دُلال چندر دیب - بی - اے - بی - ایل - رائے بہادر - آپ سلہٹ کے گورنمنٹ پلیڈر ہین - آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت سلہٹ -

درگا کمار بسو - بی - اے - رائے صاحب - آپ گورنمنٹ ہائی اسکول سلہٹ کے ہیڈ ماسٹر ہین - آپ کی علمی خدمات کے جلدو مین ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور سے مفتخر کیا - سکونت سلہٹ -

بھوبن رام داس - رائے صاحب - آپ مینوسپلٹی گوہاٹی کے وائس چیرمین ہین - آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے ۹ - نومبر ۱۹۱۱ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت گوہاٹی - کامروپ -

پرکاش چند ردیب - رائے صاحب - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت سلہٹ -
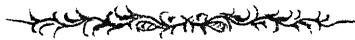
نوکشور سین - رائے صاحب - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین آپکو گورنمنٹ انڈیا نے بطور ذاتی اعزاز کے ۲۲ - جون ۱۸۹۹ء کو رائے صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ہبے گنج - سلہٹ -
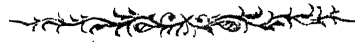
رسک لال - کنڈو - رائے بہادر - آپ کی خدمات بائستہ کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت منی پور -
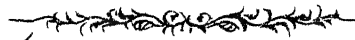
نتے چند چیڑجی - رائے بہادر - یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے مرحمت فرمایا - سکونت کلکتہ -
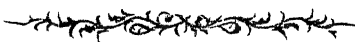
رائے بہادر شنکر دیال سنگھ رئیس کیسٹھ شاہ آباد

ملاحظہ طلب صفحہ ۶۴

مہامہوپادھیا راکھال داس نیارتن رئیس بنارس
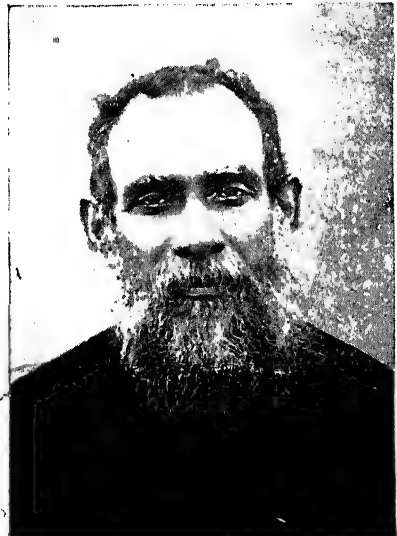
مسٹر سرنیدرو ناتھ بنرجی رئیس کلکتہ

رائے بہادر بدری داس مقیم رئیس کلکتہ

حظہ طلب صفحہ ۵۵

سر نیدر و ناتھ بنرجی۔ بابو۔ آپ ذات کے معزز راڑھی برہمن ہین۔ آپ کے والد بابو درگا چرن کلکتہ کے ایک نامی طبیب تھے۔ سنہ ۱۸۴۸ء مین آپ نے ڈوٹن کالج مین تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۶۳ء مین آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس اول درجہ مین پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۸ء مین بی۔ اے ہوے۔ مسٹر سائم صاحب پرنسپل ڈوٹن کالج نے جنکے دلپر اُن کی ذہانت کا سکہ پہلے ہی بیٹھ چکا تھا آپ کے والد ماجد کو آپکے ولایت بھیجنے اور امتحان سول سروس پاس کرنے کی صلاح دی۔ وہان جا کر آپ نے اگرچہ یہ امتحان بھی پاس کر لیا مگر کمشنرون نے آپ کو اس بنا پر نامنظور کیا کہ آپ کا سن زیادہ ہے مسٹر بنرجی نے کورٹ آف کوئینس بنچ کو تحریک کی۔ قابل ججون نے کمشنرون سے باز پرس کی اور مسٹر بنرجی کا نام کامیاب امیدوارون کی فہرست مین درج ہوا مسٹر بنرجی ہندوستان مین بہ مقام سلہٹ اسسٹنٹ مجسٹریٹی کے عہدہ پر مامور ہوے۔ دو سال تک آپ اپنا فرض منصبی انجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۸۷۶ء مین آپ نے پنڈت ایشور چندر کی میٹروپولیٹن انسٹیٹیوشن مین دو سو روپیہ ماہوار کی نوکری منظور کی۔ سٹی اسکول قائم ہونے پر مسٹر بنرجی نے طلبا کو لیکچر دینا بھی شروع کر دیا۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین آپ نے میٹروپولیٹن انسٹیٹیوشن سے قطع تعلق کر لیا اور فری چرچ کالج مین آ گئے۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ نے بوبازار مین ایک چھوٹے سے اسکول کا انتظام اپنے ذمہ لے لیا۔ اسوقت اُس اسکول مین صرف سو طلبا سے کچھ زائد تھے آپ کی محنت اور جانفشانی اور لیاقت کا ثبوت اس امر سے ہو سکتا ہے کہ صرف سات سال کے عرصہ مین یہ اسکول فرسٹ کلاس کالجیٹ انسٹیٹیوشن ہو گیا اور اسکی شاخین ہوڑہ اور کدرپور مین بھی قائم ہو گئین اور طلبہ کی تعداد دو ہزار پانسو کے قریب ہو گئی۔ سنہ ۱۸۷۹ء مین آپکا تعلق اخبار بنگالی سے شروع ہوا بابو بیچارام کا منشا تھا کہ اگر کوئی شخص اسکا کام حسب دلخواہ چلا سکیگا تو مین یہ اخبار اسکو دیڈالونگا۔ مسٹر بنرجی نے اس امر کی خواہش ظاہر کی اور اُنکو یہ اخبار دیدیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ مین اخبار کی

حالت بدستور سنبھل گئی۔ پھر آپ نے ۱۸۷۶ء مین صوبہ اور ملک پر برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے قائم کرنے سے بہت بڑا احسان کیا۔ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے آپ نے دورہ کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ انڈین سول سروس کا مسئلہ پیش کردیا۔ آپہی کے بدولت یہ بات نصیب ہوئی کہ مسٹر لالموہن گھوش انگلستان بھیجے گئے تاکہ ہندستانیون کے سول سروس کے معاملہ کی نسبت کوشش کرین جسکا انجام یہ ہوا کہ ہندوستانیون کا بھی انڈین سول سروس مین کچھ حصہ آگیا۔ اسکے بعد ایسوسی ایشن نے ورناکیولر پریس ایکٹ کے برخلاف اعتراض کیا اور مسٹر گلیڈسٹون کو اپنا ہمدرد بناکر اس ایکٹ کو منسوخ کرادیا۔ لوکل سلف گورنمنٹ کے ظہور سے پہلے اس انجمن نے مسئلہ انتخاب کے متعلق بہت کچھ واویلا مچائی تھی ۱۸۸۳ء مین انجمن کی طرف سے کلکتہ مین نیشنل کانگرس کا پہلا جلسہ ہوا جسمین احاطۂ مدراس۔ بمبئی اور ممالک مغربی و شمالی کے اکثر ڈیلیگیٹون نے شرکت کی یہ اول موقع تھا کہ ہندوستان مین مختلف مقامات سے ڈیلیگیٹ آکر شریک ہوے یہ تمام باتین آپ ہی کی کوششون کی بدولت ہوئین۔ مسٹر بنرجی نیشنل کانگریس کے رہبر ہین۔ آپ نے اسکے متعلق بہت سی بیش بہا اسپیچین دی ہین۔ سکونت کلکتہ۔
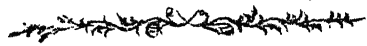
راکھال داس۔ نیاے رتن۔ مہامھوپادھیا۔ ولادت ۱۸۲۹ء آپ مہرشی بشسٹ دیو کی اولاد سے ہین۔ آپکے والد ایشور سیتاناتھ بدیا بھوشن دھرم شاستر کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اُن کے تین لڑکے اور تھے جو علم سنسکرت کے عالم متبحر تھے۔ آپکے خاندان کی علمی فضیلت اور مذہبی پابندی کی وجہ سے نہایت عزت ہوتی آئی ہے۔ آپ نے لڑکپن مین بھاٹ پارہ کے اُس زمانہ کے سب سے اعلی صرف ونحو کے عالم ایشور جی رام نیاے بھوشن سے سنسکرت کے صرف ونحو وصنایع وبدایع کی تعلیم پائی اور اُنیس برس کے سن مین اُسی مقام کے مشہور نیایک ایشور جدورام سرب بھومی

سے پاس نیائے شاستر (منطق) شروع کیا۔ آپکو بنگالہ کے نو در روزگار نیایک ایشور پدھر ترک چوڑامنی سے نیائے شاستر مین بہت ہی مدد ملی ہے۔ آپ بڑے بڑے پنڈتون سے لڑکپن ہی مین مباحثہ کرتے تھے۔ انتیس ۲۹ برس کی عمر مین آپ نے تحصیل علم ختم کر کے درس تدریس کا کام شروع کیا۔ جب نیائے رتن نے اپنا پاٹ شالا قائم کیا تو اُن کے دوست پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر نے طالبعلمون کا کل خرچ اپنے ذمہ لے لیا اور نیائے رتن کو اُن کے اخراجات سے سبکدوش کر دیا۔ پانچ برس تک نیائے رتن نے بنگال کے نامی پنڈت ایشور چندر ودیا گر سے اون ودیا ارتھیون کے خرچ کے واسطے جو اُنکے پاٹ شالہ مین پڑھتے تھے امداد لی لیکن جسوقت وہ خود اُس مصارف کے برداشت کرنے کے لائق ہو گئے تو انھون نے پنڈت ودیا ساگر سے مدد لینا غیر مناسب خیال کیا اس سے اُن کے دل مین نیائے رتن کی محبت اور توقیر اور زیادہ ہو گئی اور تا زیست قائم رہی آپ روپیہ لیکر تعلیم کا دینا گناہ سمجھتے ہین۔ مشہور پنڈت تارا چرن آپ کے حقیقی چھوٹے بھائی نیائے مین آپہی کے شاگرد رشید تھے۔ سنہ ۱۸۸۷ء مین جشن جوبلی قیصرہ مرحومہ کی تقریب مین آپ کو مہامہو پا دھیا کا خطاب مرحمت ہوا۔ چونسٹھ سال کی عمر مین آپ نے ترک وطن کر کے بنارس مین اقامت اختیار کی۔ اسوقت آپ کی عمر چوہتر سال ہے آپ ابتک طلبہ کو نیائے اور دوسری شاستر پڑھایا کرتے ہین۔ عالم پیری مین آپ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا مذہب اگرچہ شاکت ہے مگر شو اور بشنو اُپاشنا مین کبھی تفریق نہین کرتے ہین۔ وید پوران قرآن شریف انجیل وغیرہ کی عزت کرتے ہین اور تمام مذہب والون کو پاک سمجھتے ہین۔ آپ سنسکرت کے مشہور شاعر بھی ہین اور آپنے سنسکرت مین بہت سی کتابین تصنیف و تالیف کی ہین۔ سکونت بنارس۔

چندر سیکھر سنگھ۔ سامنت۔ سری۔ ہری چندن۔ مردراج۔ مہامہو پا دھیا۔

آپ کھانڈپاڑہ کے ایک چھوٹے موضع مین جو کٹک سے پچاس یا ساٹھ میل مغرب
جانب اڑیسہ کے پہاڑون اور جنگلون مین واقع ہے ۱۸۳۵ء مین پیدا ہوے تھے۔
یہ موضع راجہ کھانڈپاڑہ کی زمینداری مین داخل ہے جو اڑیسہ کے ایک باجگزار رئیس ہین۔
مہامہوپادھیا قوم کے چھتری اور موجودہ راجہ کے خاندان سے ہین راجہ پوری نے
آپ کو ہری چندن اور مہاپاتر کے خطابات عنایت کیے ہین۔ آپ سامنت کے لقب
سے بھی ملقب ہین جو آپ کے سامی خاندان مین ہونے کی وجہ سے آپکے لیے نہایت موزون
ہے۔ مگر اڑیسہ مین آپ عموماً پٹھانی سانت مشہور ہین چندر سیکھر نے نہایت کم عمری مین سنسکرت
پڑھنا شروع کی۔ کچھ دنون تک سنسکرت نحو۔ سمرتی۔ پُران۔ منطق اور ویدک مین تعلیم پائی
اسکے بعد کل بڑی بڑی نظمون کو اصل زبان مین پڑھا۔ دس برس کی عمر مین آپ کے
ایک چچا نے آپ کو کسیقدر علم جوتش کی تعلیم دی اور آپ کو بعض ستارون کی سیر بھی
کرائی جس سے رفتہ رفتہ علم نجوم سے آپ کو دلچسپی پیدا ہوئی۔ اُسی عمر مین آپکو ستارون
کے مقامات دیکھنے کا اسقدر شوق غالب ہوا کہ آپ شب کو گھنٹون بیٹھے ہوے ستارے
دیکھا کرتے تھے۔ زائچون مین لگن کی تشخیص اور ستارون کی اختلاف پذیر حالتون کا علم
نہایت ضروری تھا۔ چنانچہ اُسنے سیارون کے حرکات مشاہدہ کرنے پر آپ کو مائل کیا
اور مشاہدہ کواکب نے علم نجوم کی تحصیل کا شوق آپ کے دل مین پیدا کر دیا۔ وہان کوئی
استاد نتھا جو آپ کو اس علم کی تعلیم دیتا آپ صرف سنسکرت اور اپنی مادری زبان اُڑیہ سے
واقف تھے۔ مگر آپ کو اپنے خاندانی کتبخانون مین سنسکرت کی چند کتابین مل گئین اور
آپنے اُنکی تفسیرون اور شرحون کی مدد سے اُنکو یاد کرنے مین اپنے تئین ہمہ تن مصروف
کر دیا۔ آپ نے قدیم سدھانتون اور اصولون کی مدد سے وقت اور فاصلہ دریافت
کرنے کے لیے چند معمولی آلے تیار کیے۔ مگر آپکی خاص رصدگاہ نیلا آسمان تھا۔ اس
معمولی ابتدا سے بڑھکر سامنت سری چندر سیکھر نے اس درجہ ترقی کی کہ علم ہیئت

کے علمی ماہرین مین فی زمانہ آپ کا ثانی ملنا مشکل ہے۔ تئیس برس کی عمر مین آپ نے اپنے مشاہدات کے نتائج کو باقاعدہ قلمبند کرنا شروع کیا اور تین برس بعد انکو ایک کتاب کی صورت مین لانے کا خیال آپ کو پیدا ہوا۔ اس زمانہ مین آپکو سنسکرت مین ایسا تبحر تھا کہ آپ فی البدیہہ نظم کہہ سکتے تھے۔ جب آپ چھہ برس تک اپنے کام مین برابر مصروف ومنہمک رہے تو آپ کی تصنیف کی پہلی جلد شائع ہوئی۔ اس متواتر محنت سے آپکی تندرستی مین فرق آگیا اور آپ دائم المرض ہو گئے۔ مگر علم ہیئت کے شوق مین پھر بھی کمی نہین آئی اور کسوف وخسوف کے نظارہ کا آپ کو اب بھی وہی شوق ہے چنانچہ ۱۸۹۷ء مین جب گورنمنٹ نے آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب عطا کیا اور آپ اس خطاب سے سرفراز ہونے کے لیے کلکتہ تشریف لائے تو دربار کے بعد ایک روز کے لیے آپ کا کلکتہ مین قیام کرنا صرف اسوجہ سے مشکل ہو گیا کہ چند روز بعد سورج گرہن ہونیوالا تھا۔ آپ نہایت ہی سادہ مزاج اور خلیق بزرگ ہین علم ہیئت کے ماہر ہونے کے علاوہ آپکا پایہ بطور شاعر کے بھی بہت ارفع واعلی ہے۔ آپکی تصنیف سدھانت درپن مین جو علم ہیئت کی ایک نہایت مستند اور مقبول کتاب ہے مختلف اوزان کے تقریباً دو ہزار پانسو اشلوک ہین۔ آپکی طبیعت نہایت حق پسند ہے اگر آپ کو مشاہدہ کے رو سے شاسترون مین بھی کوئی غلطی معلوم ہو تو اُسکی تکذیب مین آپکو تامل نہین ہے۔ اگر موجودہ زمانہ کی رصدگاہون مین جو ہر قسم کے سامان اور آلات سے مزین ہین آپ کو مشاہدہ اور تجربے کے موقع حاصل ہوتے تو اسمین شک نہین کہ آپ کی ذات بابرکات سے ہمارا اسائنس نہایت ہی دولتمند اور زرخیز ہو جاتا۔ ہرچند آپ ایک گوشۂ خمول مین پڑے ہوے ہین لیکن آپکا پترہ جو آپ چند سال سے ایک مقامی پبلشر کے لیے تیار کرتے ہین بنگال اور اُڑیسہ مین بکثرت شایع ہوتا ہے اور آپکی کتاب سدھانت درپن تمام ہند مین علم ہیئت کے طالبعلمون مین پھیلی ہوئی ہے۔ سکونت۔ پوری۔

ہیم چندر سرکار - رائے بہادر - آپ رائے گوپال موہن سرکار بہادر رئیس منی رام پور (بارکپور) کے فرزند ہین - آپکی ولادت ۵ - مئی ۱۸۵۳ء مین واقع ہوئی آپنے سینٹ زیویر کالج کلکتہ مین تعلیم پائی اور ۱۸۸۶ء مین ہز اکسلنسی وایسرائے و گورنر جنرل کشور ہند کے خزانچی مقرر ہوے اور یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو رائے بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

بیکنٹھ ناتھ دے - راجہ بہادر - یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کو یہ خطاب مرحمت ہوا - سکونت - بالا سور -

جگدیندر ناتھ رائے - مہاراجہ - یہ خطاب ذاتی ہے اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا کیا گیا ہے - آپ کا تعلق سر تر برہمن خاندان سے ہے جو بہت پشتون تک مہاراجہ ناٹور کی حیثیت سے معروف و مشہور رہا ہے بلکہ ایک زمانہ مین ضلع راج شاہی کے بہت بڑے حصہ پر قابض ہو گیا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ دہلی نے رام جیون رائے کو مہاراجہ بہادر کے خطاب سے معزز کیا تھا اور اُن کے پوتے مہاراجہ رام کرشن رائے بہادر رئیس ناٹور کو دربار دہلی سے ایک سند مرحمت ہوئی تھی - اُنکے بیٹے مہاراجہ بشنو ناتھ رائے بہادر نے برٹش گورنمنٹ سے ۱۸۰۶ء مین پولیٹکل پنشن حاصل کی - ان کے پوتے مہاراجہ گوبند ناتھ رائے بہادر رئیس ناٹور تھے جنکے متبنیٰ بیٹے مہاراجہ حال ہین - سکونت - ناٹور - راج شاہی -

درگا گتی بنرجی - رائے بہادر - سی - آئی - ای - آپ غیر متعہد سول سروس کے ایک ممتاز ممبر ہین آپکو کمشنر قسمت پٹنہ اور کمشنر پریسیڈنسی ڈویژن کے پرسنل اسسٹنٹ

اور کلکٹر اسٹامپ اور سپرنٹنڈنٹ آبکاری کلکتہ کی حیثیت سے عمدہ خدمات انجام دینے کی جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

سید امیر حسین۔ نواب بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب آپکو یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو اور نواب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو اور نواب بہادر کا خطاب ۱۲ مئی ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔
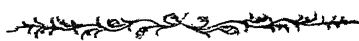
درگا چرن لاہا۔ مہاراجہ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۲۳۔ نومبر ۱۸۲۲ء۔ مہاراجہ کا خطاب ۲۰ مئی ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا گیا۔ آپ کا خاندانی لقب لاہا ہے۔ آپ مقام چنسورا مین پیدا ہوے اور ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم پائی آپ مسرز پران کشن لا اینڈ کمپنی کے اعلیٰ حصہ دار اور زمیندار بھی ہین۔ آپ جسٹس آف دی پیس آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ۔ پورٹ کمیشن کے اول ہندوستانی ممبر۔ بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر (۱۸۷۴ء مین) اور سینٹ کلکتہ یونیورسٹی کے ممبر مقرر ہوے اور ۱۱ اپریل ۱۸۷۹ء کو میو ہاسپٹل کے گورنر ۱۸۸۲ء مین امپیریل لیجس لیٹو کونسل کے ممبر۔ فروری ۱۸۸۲ء مین ریڈکشن آف پبلک ڈٹ (تخفیف قرضۂ سرکاری) کے کمشنر اور ۱۸۸۲ء مین شریف کلکتہ منتخب ہوے اور ۲۴ مئی ۱۸۸۴ء کو سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے ممتاز ہوے اور گورنمنٹ عالیہ سے ۱۸۸۷ء مین راجہ کا خطاب حاصل کیا۔ ۱۸۸۸ء مین امپیریل لیجس لیٹو کونسل کے دوبارہ ممبر منتخب ہوے اور ۱۸۹۱ء مین مہاراجہ کا خطاب ملا۔ ۲۷ جنوری ۱۸۹۲ء کو حاضری عدالتہاے دیوانی سے مستثنیٰ ہوے۔ آپکے دو صاحبزادہ (۱) مہاراج کمار کرشنو داس لا (ولادت ۲۴۔ فروری ۱۸۴۹ء) اور (۲) مہاراج کمار رشی کیش لا (ولادت ۴ مئی ۱۸۵۲ء) ہین اور دونون آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ ہین۔ سکونت کلکتہ

بنکم چندر مجموعہ دار - راے صاحب - آپ ڈسٹرکٹ انجنیر کے عہدہ پر مامور ہین - انھین خدمات کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ نے ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت انگول اور کھلنا -

رتن منی گپت - راے صاحب - ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو آپکی قیمتی اور اعلی خدمات کے صلہ مین جو آپ نے محکمۂ سررشتۂ تعلیم مین انجام دی تھین گورنمنٹ نے آپکو اس خطاب سے ممتاز کیا - سکونت کنور پور - پولیس اسٹیشن پلنگ - فرید پور -

کملیشری پرشاد سنگھ - راے بہادر - ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب راے بہادر اور ۱۸۹۶ء مین تمغہ قیصرہ ہند درجہ اول عطا ہوا - سکونت مونگیر بنگال -

منمتھا ناتھ متر - راے بہادر - ولادت ۱۸۶۹ء - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ -

بھوبن موہن راہا - راے بہادر - یہ خطاب ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکو مرحمت فرمایا - سکونت بانگرا و جارب پور واقع ڈھاکہ -

سرنیدر وناتھ متر - راے بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ راے بہادر کے خطاب سے مشرف ہوے - آپ بنگال سکریٹریٹ کے محکمہ مین ہین - سکونت کلکتہ -

گریش چندر رائے۔ رائے بہادر۔ راجہ۔ آپ کی اعلیٰ اور وفادارانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو رائے بہادر کا خطاب اور ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو راجہ کا معزز خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ ریناگڈھ کے رئیس ہین۔ سکونت سلہٹ۔

رام داس بھٹاچارجی۔ رائے بہادر۔ ۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو بطور اعزاز ذاتی کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ کے آنریری اسسٹنٹ انجینیر ہین۔ سکونت کلکتہ۔

جادب چندر دیب۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

سرودا پرشاد چٹرجی۔ رائے بہادر۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت بھاگلپور۔

رادھا بلب چودھری۔ رائے بہادر۔ آپکو یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو مرحمت ہوا ہے۔ سکونت راج بریا ضلع میمن سنگھ۔

بینی مادھب بنرجی۔ رائے بہادر۔ یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو بصلہ خدمات عامہ آپکو عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

برج موہن لال۔ بی۔ اے۔ رائے بہادر۔ جون ۱۸۸۱ء سے آپنے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین بھرتی ہوئے یکم جولائی ۱۹۰۱ء کو ایک ہزار روپیہ ماہوار پر درجۂ اول کے اگزیکٹیو انجینیر مقرر ہوئے۔ آپکی اعلی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت تیز پور۔ درنگ۔
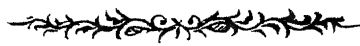
ما دھب چندر۔ بردلئی۔ ایل ایل ایم۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ ۲۰۔ مئی ۱۸۷۰ء کو آپ گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوئے۔ فی الحال یکم اپریل ۱۹۰۲ء سے آپ چھ سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے جس پر اب تک آپ مقام گوہاٹی مین مامور ہین۔ آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے ۱۔ جنوری ۱۸۹۰ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا۔ سکونت گوہاٹی کامروپ۔

جگن ناتھ بروا۔ بی۔ اے۔ رائے بہادر۔ آپ کی ذاتی وجاہت کے اعتبار سے آپ کو ۴۔ جولائی ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ انگریزی نے مقام جورہاٹ کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات عطا کیے اور علمی اعلی لیاقت کی وجہ سے آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر کیے گئے۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی ملکی خدمات کے صلہ مین ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا معزز خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت جورہاٹ شبساگر

چھنی لال سراوگی۔ رائے بہادر۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی خدمات بایستہ کے صلہ مین ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے معزز خطاب سے

سرفراز فرمایا۔ سکونت ڈبردگڈھ۔

جادب چندر بُروا۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ ۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ انگریزی کے سلسلۂ ملازمت مین داخل ہوے اور بتدریج ترقی کرتے کرتے یکم اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک سو پچھتر روپیہ ماہوار کے مشاہرے پر درجۂ دوم کی سب ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہوے۔ آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۳۰۔ اگست ۱۸۹۲ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت گولاگھاٹ۔

ہری چرن شرما۔ راے بہادر۔ آپکی مُلکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۳۔ اکتوبر ۱۸۷۲ء کو راے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا۔ سکونت کچار۔

اظہر حسین۔ خان بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات سلطنت کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو خان بہادر کے معزز خطاب سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ سکونت گوہاٹی کامروپ۔
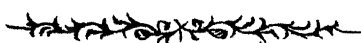
قاسم حسین۔ تاج الملوک مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق شاہ اودھ کے نوین فرزند ہین۔ آپکو گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے پرنس کے لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

عابد علی بہادر۔ مرزا قمر قدر۔ پرنس۔ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ

اودھ کے فرزند اکبر ہونے کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۷ء مین آپکو پرنس کے اعزازی لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

آسمان جاہ بہادر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے دوسرے فرزند ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۷ء مین آپ کو پرنس کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد حشم جاہ علی بہادر۔ قمر احمد مرزا۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے تیسرے فرزند ہین ۱۸۸۷ء مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو پرنس کے اعزازی خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد جلال بہادر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ کو سابق بادشاہ اودھ کے پانچوین فرزند کی حیثیت سے گورنمنٹ نے ۱۸۸۷ء مین پرنس کا معزز لقب مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد عسکری بہادر۔ بلند جاہ۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے ساتوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے ۱۸۸۹ء مین پرنس کے خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد ابراہیم علی بہادر۔ عوالی مرتبت مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے آٹھوین فرزند ہین لہذا آپ کو گورنمنٹ ہند نے ۱۸۸۷ء مین پرنس کے معزز لقب سے

ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد رضا علی سُلطان مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے تیرھوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے اعزازی خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد اصغر بہادر۔ مرزا ہمایون جاہ۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے سولھوین فرزند ہین لہذا آپ کے آبائی اعزاز کے لحاظ سے آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے اعزازی خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد نقی علی بہادر۔ دلاور جاہ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے سترھوین فرزند ہین۔ آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے گورنمنٹ برطانیہ نے آپکو ۱۸۸۸ء مین پرنس کے لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد حسین باقر۔ کامیاب مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے اُنیسوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے خطاب سے معزز کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد اعجاز حسین بہادر۔ خادم الائمہ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے تیئیسوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کا اعزازی خطاب مرحمت کیا۔ سکونت کلکتہ۔

کام بخش حسن مرزا بہادر۔ پرنس۔آپ سابق شاہ اودھ کے دسوین فرزند ہین آپکو گورنمنٹ نے آپ کے آبائی اعزاز کے لحاظ سے پرنس کے معزز لقب سے ملقب کیا۔سکونت کلکتہ۔

عبد السبحان۔چودھری۔نواب۔آپ کو آپ کے ذاتی اعزاز کے طور پر ۳۔ جنوری ۱۸۹۳ء کو گورنمنٹ انڈیا نے نواب کے معزز خطاب سے مفتخر فرمایا۔ سکونت بوگرا۔

رستم جی دھنجی بھائی مہتا۔سی۔آئی۔ای۔آپ ۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو بحیثیت سابق شیرف کلکتہ خطاب مندرجۂ بالا سے سرفراز فرمائے گئے۔سکونت کلکتہ۔

جے گوبند لا۔آنریبل۔سی۔آئی۔ای۔آپ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہین۔ یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بصلۂ حُسن خدمات خطاب سی۔آئی۔ای سے مشرف و ممتاز ہوے۔ سکونت کلکتہ۔

کیلاش چندر بوس۔رائے بہادر۔سی۔آئی۔ای۔آپ خطاب اوّل الذکر سے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو اور آخر الذکر سے ۱۹۰۰ء مین مشرف و مفتخر فرمائے گئے۔ سکونت کلکتہ۔

کالی ناتھ متر۔سی۔آئی۔ای۔آپ خطاب مندرجہ سے ۱۹۰۰ء مین بطور اعزاز ذاتی مشرف و ممتاز ہوے۔سکونت کلکتہ۔

شمس جہان بیگم - ہر ہائینس - نواب - کراؤن آف انڈیا - آپ ممتاز و مشہور خاندان نظامت مرشد آباد کی یادگار ہین ۱۹۰۸ء کو خطاب کراؤن آف انڈیا سے بطور ذاتی اعزاز کے ممتاز و مفتخر فرمائی گئین - سکونت کلکتہ و مرشد آباد -

مہارانی ہتوا ضلع سارن - تمغہ یافتۂ قیصر ہند - آپ مہاراجہ کمار گارو مہادیو سرن پرشاد ساہی مہاراجہ کمار ہتوا کی والدۂ ماجدہ اور سابق مہاراجہ کرشن پرتاب ساہ کی بیوہ ہین - سابق مہاراجہ نے ۱۸۹۶ء مین انتقال کیا اُس وقت اُنکے بیٹے موجودہ مہاراجہ بحالت نابالغی جانشین ہوے اور آپ ریاست ہتوا کی منتظم قرار پائین - مہاراجگان ہتوا بھومیہار برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور ایک سو بیس پشتون سے ضلع سارن مین بحیثیت راجہ متوطن ہین - ۱۸۳۷ء مین بابو چھتر دھاری ساہی کو مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - سند مورخہ ۳۱ - اگست ۱۸۴۴ء کے ذریعہ سے خطاب مذکور سابق مہاراجہ کو عطا ہوا جو مہاراجہ راجندر پرتاب ساہی بہادر کے فرزند ارجمند تھے اور جنکو ۱۸۷۷ء مین اعزازی تمغہ اور ۱۸۸۹ء مین کے - سی - آئی - ای کا خطاب عطا ہوا تھا - سکونت ہتوا - ضلع سارن -

فیض النسا چودھرائن - نواب صاحبہ - آپ ہومن آباد کے خاندان کی یادگار ہین - آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند نے ۲۴ - مئی ۱۹۰۹ء کو نواب صاحبہ کا معزز خطاب مرحمت کیا - سکونت ٹپرا -

رام نرائن سنگھ - راجہ بہادر - ولادت ۱۸۴۶ء - جناب ملکۂ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کی تقریب مین بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین آپ کو یہ خطاب عطا ہوا -

آپ کا تعلق اُس راجپوت خاندان سے ہے جو زمانۂ سابق مین ریوان واقع وسط ہند سے یہان وارد ہوا تھا۔ نربھی سنگھ کے بعد اُنکے بیٹے مہندر نرائن سنگھ جانشین ہوے جو راجہ حال کے والد تھے۔ آپ نے ۷۴-۱۸۷۳ء کی قحط سالی مین عمدہ خدمات انجام دین۔ آپکے دو فرزند کمار سری نرائن سنگھ اور کارتک نرائن سنگھ ہین۔ سکونت کھیرا۔ مونگیر۔

بھبھنی پریا بروانی ۔ رانی۔ آپ کی ذاتی وجاہت اور خیرخواہانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ء کو رانی کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت گوری پور۔ گوال پاڑہ

پربھت چندر بروا ۔ راجہ۔ آپ کی خیرخواہانہ خدمات سلطنت کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو راجہ کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت گوری پور۔ گوال پاڑہ۔

رامیشری پرشاد نرائن سنگھ ۔ راجہ۔ آپ سنہ ۱۸۹۱ء مین راجہ کے ذاتی خطاب سے فائز ہوے۔ سکونت مقصود پور۔ گیا۔

ہیمنت کماری دیبی ۔ رانی۔ آپ کو یہ خطاب بطور ذاتی اعزاز کے سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت پٹھیا راج شاہی۔

ہر پرشاد شاستری ۔ پنڈت۔ مہا مہوپادھیا۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو آپ کو خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

متھرا موہن مکرجی - رائے صاحب - آپ پنشنر پرائیوٹ سکریٹری جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک مغربی وشمالی واودھ کے دفتر مین خزانچی اور محاسب (اکونٹینٹ) تھے - حسن خدمات کے جلدو مین ۱۸۹۵ء مین آپ رائے صاحب کے خطاب سے مخاطب ہوئے - سکونت دنتاپارا - سنتی پور - ندیا -

رحیم بخش - خان بہادر - آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خدمات ملکی کے صلہ مین ۱۸۹۹ء مین خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت جلپاگوری -

بولی نراین - بورہ - مسٹر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکی ملکی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپکو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم عطا فرمایا - سکونت آسام -

سری سری دت دیوآنیت ادھکار گوسوامی - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کو گورنمنٹ ہند نے آپ کی پبلک خدمات کے صلہ مین قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت آسام -

سری سری نردیب دکھن بیت ادھکار گوسوامی - تمغہ یافتہ قیصر ہند - گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو آپ کی خدمات ملکی کے لحاظ سے تمغۂ قیصر ہند سے سرفراز فرمایا - سکونت آسام -

نراین پرشاد - تمغہ یافتہ قیصر ہند - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی ملکی ہمدردی کے خدمات کے جلدو مین ۱۹۰۱ء مین آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت پٹنہ -

نرپت سنگھ - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی بیش بہا خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپ کو سنہ ۱۹۰۰ع مین قیصر ہند کے تمغہ سے معزز کیا - سکونت بھاگلپور و کلکتہ -

جلال الدین - مولوی - شمس العلما - آپ کو آپکی علمی فضیلت کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے سنہ ۱۸۹۱ع مین شمس العلما کے معزز خطاب سے مفتخر کیا - سکونت بانکی پور پٹنہ -

شیخ احمد - مولوی - شمس العلما - آپ مدرسہ کلکتہ کے ہیڈ مولوی ہین - آپکی عالمانہ قابلیت کی وجہ سے گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو سنہ ۱۸۹۱ع مین شمس العلما کا خطاب عطا فرمایا - سکونت نمبر ۳ - مولوی لین کلکتہ -

عبدالحی - مولوی - شمس العلما - آپ کو علمی لیاقت کی بنا پر گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۸۹۳ع مین شمس العلما کا اعزازی خطاب مرحمت فرمایا - سکونت مولوی امداد علی لین کلکتہ -

محمد الہ داد - مولوی - شمس العلما - آپ کی فضیلت علمی کی وجہ سے گورنمنٹ نے آپ کو سنہ ۱۸۹۵ع مین شمس العلما کے خطاب سے معزز کیا - سکونت کلکتہ -

ذوالفقار علی - مولوی - شمس العلما - علوم مشرقیہ مین تبحر حاصل ہونے کے لحاظ سے گورنمنٹ نے آپ کو سنہ ۱۸۹۶ع مین شمس العلما کے معزز خطاب سے مفتخر فرمایا - سکونت کلکتہ -

شجاعت علی بیگ - مرزا۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۸۶۰ء مین بمقام قطب پور مرشدآباد واقع ہوئی آپ کے آباو اجداد سبزوار ایران سے وارد ہندوستان ہوے اور پہلے بنارس اور پھر مرشدآباد مین مستقل سکونت اختیار کی جہان خاندان نظامت سے مراسم وارتباط پیدا ہو گئے۔ نظامت مرشدآباد مین آپ کے والد مرزا اسلامت علی بیگ کو ایک معتمدانہ خدمت سپرد تھی۔ اور آپ کی والدہ خاندان نظامت کی ایک پولٹیکل پنشن خوار تھین۔ ہر ہائینس نواب بیگم مرشدآباد نے آپ کی پرورش وپرداخت کی۔ آپکی پہلی شادی نظامت کی چھوٹی شاخ کے افسر خاندان نواب سید محمد زین العابدین خان بہادر فیروز جنگ کی بھانجی کے ساتھ ہوئی۔ آپنے نواب ہائی اسکول مرشدآباد سے امتحان انٹرنس پاس کیا۔ اسکے بعد گورنمنٹ اسکالرشپ حاصل کرکے آپ نے ہگلی کالج اور پھر سینٹ زیویرس کالج کلکتہ مین تعلیم کی تکمیل کی۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو اور انگریزی مین آپکو کافی مہارت حاصل ہے۔ ہر ہائینس نواب بیگم مرشدآباد نے جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی یادگار مین ایک طالبعلم کو تکمیل تعلیم کے لیے انگلینڈ روانہ کرنا چاہا چنانچہ ڈائرکٹر پبلک انسٹیٹیوشن کے مشورہ اور گورنمنٹ کی منظوری سے مرزا شجاعت علی بیگ منتخب ہوے۔ آپ لندن مین پہونچکر مڈل ٹمپل مین داخل ہوے لیکن قریب زمانۂ امتحان علیل ہو کر ہندوستان واپس چلے آئے۔ وہان آپ کو جناب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی حضوری اور جوبلی کے موقع پر ہر ہائینس نواب بیگم مرشدآباد کے تہنیت نامہ کے پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ واپسی کے وقت آپ حج سے مشرف ہوے۔ اسکے بعد دوبارہ نواب بیگم مرشدآباد کے ہمراہ حج کو گئے۔ واپسی ہندوستان کے بعد آپ سررشتۂ تعلیم مین داخل ہوے جسمین آپ مشرقی ومغربی زباندانی مین کامل ثابت ہوے۔ اسکے بعد آپ نواب بیگم صاحبہ کے نواسون کے اتالیق اور معلم مقرر ہوے۔ پرنس اسکندر علی میرزا نے آپ ہی کی رائے سے ایک پرائیوٹ اسکول اور کلب قائم کیا اب آپ ہی مرشدآباد کی علمی ترقی کے باعث سمجھے جاتے ہین۔ آپکی تصنیف مین المدنیت

ایک مشہور کتاب ہے۔ آپ ہی نے کتاب المآثرہ کو مدون فرمایا ہے۔ آپ لال باغ مینوسپلٹی کے سکرٹری اور وائس چیرمین رہے ہین اور فی الحال کلکتہ کارپوریشن کے مینوسپل کمشنر ہین۔ پرنس اسکندر علی مرزا کے انتقال کے بعد آپ ہر ہائینس نواب بیگم صاحبہ کے مشیر خاص ہوے۔ ۱۸۹۲ء مین جب ہر ہائینس بیگم صاحبہ وارث ریاست ہوئین تو کل امور ریاست آپکو مفوض ہوے اور آپ اُنکے معتمد علیہ معین ہوے۔ ہر ہائینس نے آپ کی راے سے لیڈی الیٹ ہوسٹل وقف فنڈ۔ مدرسۂ نسوان اسلامیہ سعادت منزل علیگڈھ وغیرہ وغیرہ مین مختلف موقعون پر چندے دیے ہین۔ مرزا صاحب کلکتہ کے امتحان انٹرنس کے اعلیٰ کامیاب طالبعلم کو ہر سال ایک تمغہ دیتے ہین۔ آپ مدرسۂ نسوان کے سکرٹری۔ مدرسہ ہوسٹل کمیٹی کے ممبر۔ امام باڑہ ہگلی اور محسن فنڈ کے متولی۔ سوبربن محمڈن ایسوسی ایشن اور کلکتہ محمڈن یونین کے پریسیڈنٹ اور ہگلی محمڈن ایسوسی ایشن کے آنریری وائس پیٹرن۔ بنگال زمینداری ایسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ اور مختلف پبلک انسٹیٹیوشنون کے ممبر ہین۔ آپ کی پبلک خدمات کے لحاظ سے گورنمنٹ نے آپ کو ۱۸۹۹ء مین خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اسی سال آپ نے نواب ناظم مرحوم اور نواب بیگم صاحبہ مرشد آباد کی دختر نواب شہر بانو بیگم سے عقد کیا۔ سکونت مرشد آباد۔ یا کلکتہ۔
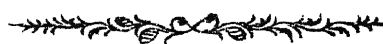
ابھے نرائن دیب۔ راجۂ سدلی۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے جو آپ کو ۲۹ جولائی ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سدلی ضلع گوالپاڑہ واقع آسام کے مشرقی دوارون مین سے ہے جو بقیہ ملک دوار کی طرح بعد اختتام جنگ بھوٹان (۱۸۶۵-۶۴) برٹش گورنمنٹ کو تفویض ہوئی تھی۔ ۱۸۷۰ء کے بعد سے اس حصۂ ملک کا انتظام کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہے۔ جملہ محاصل کا بیس فی صدی راجہ ابھے نرائن دیب کو دیا جاتا ہے جو راجۂ گوری نرائن دیب کے جانشین ہین۔ سکونت سدلی گوالپاڑہ۔

ابھیشوری دیبی - رانی بجنی - یہ خطاب موروثی ہے - آپ ۱۴ - اگست ۱۸۶۵ء کو اِس سے فائز ہوئین - ریاست بجنی بھی مشرقی دوار ون واقع آسام کے متعلق ہے - راجگان بجنی اپنے کو کوچ بہار کے شاہی خاندان سے منسوب کرتے ہین - سدلی کی طرح یہ حصۂ ملک بھی زیر انتظام سرکاری ہے - رانی بجنی علاوہ اسکے کہ وہ محاصل بجنی کی تحصیل وصول کرتی ہین دو پرگنون کی زمیندار بھی ہین - سکونت بجنی گوالپاڑہ آسام -

چلو پھرو - چودھری - بوہمنگ - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۱۹۰۲ء مین آپ کے آبائی اور موروثی خطاب بوہمنگ سے معزز و مفتخر کیا - سکونت بندابن چٹگانون -
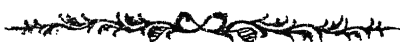
نفروسین - مونگ راجہ - آپ ایک پہاڑی برہمنی خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو موگھ یا ارکانی کے نام سے موسوم اور چٹگانون کے کوہستانی قطعات کے شمالی حصہ پر قابض تھا - اِس خاندان کا بانی کھیدو بہت سے مواضع کا سردار تھا - اُسکے بعد سے برابر نسلاً بعد نسلٍ یہ خاندان اِس جاگیر پر متصرف رہتا آیا - آپ کے والد مونگ راجہ نربدی ۱۸۶۹ء مین جانشین ریاست ہوے - اُنھون نے پہلی لوشائی کی مہم مین گورنمنٹ برطانیہ کو قلی اور کشتیان وغیرہ بہم پہونچاکر مدد دی - اسکے جلدو مین گورنمنٹ نے مونگ راجہ کا خطاب موروثی قرار دیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ مالک ریاست ہوے - سکونت مانک چری چٹگانون -

کرشن ناتھ نیا پنچائن - مہامہوپادھیا - ولادت ۱۸۵۵ء ساکھا - آپ مشہور عالم متبحر ارجن مسر کی اولاد مین ہین جو ملک متھلا یا بہار کے رہنے والے تھے اور جنھون نے بعد کو بناددیا مین بود و باش اختیار کی تھی - آپ کیشپ چندر ویدیہ رتنا کے فرزند اور

ابھے چرن ترکاب اکا سپتی کے پوتے ہین - آپ کا خاندان علم و فضل مین ہمیشہ ممتاز رہا ہے -
آپ کے دادا نے بنادویپا سے منتقل ہو کر موضع پر باستھلی مین سکونت اختیار کی جو دریاے
ہگلی کے شمالی کنارہ پر واقع ہے - آپ کے والد ماجد نے آپ کے بچپن ہی مین سفر آخرت
اختیار کیا تھا - آپ کی والدہ ماجدہ نے جو بہت راستباز ذہین اور ہوشیار تھین آپکی تربیت
کی - آپ کو علوم ادب - بیان - نجوم - تانتر قدیم سمرتی - ایو بیدا - فلسفۂ ہندی کے چھ مختلف
طریقون اور دیگر مضامین مین مہارت کاملہ اور واقفیت تامہ حاصل ہے - آپ نے سنسکرت
مین نظم و نثر کی متعدد کتابین تصنیف کی ہین - آپ کے یہان درس و تدریس کا سلسلہ برابر
جاری رہتا ہے - دور دراز کے طلبہ آپ کی تعلیم سے استفادہ حاصل کرتے ہین - ۱۸۹۲ء
مین گورنمنٹ نے آپ کو مہاموپادھیا کے علمی اور ذاتی خطاب سے مخاطب کیا - فی الحال
آپ کی عمر اُنہتر سال کی ہے - سکونت پر باستھلی بردوان -

سید محمد - مولوی - آنریبل - خان بہادر - آپ ۱۷ - دسمبر ۱۸۷۳ء کو انگریزی ملازمت
مین داخل ہوے - ۱۲ - فروری ۱۸۸۰ء کو ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر ترقی کی - اسکے بعد
۳ - جون ۱۸۹۹ء کو درجۂ اول کے ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر ہوے اور ۹ - مئی ۱۹۰۱ء کو
بنگال لیجس لیٹو کونسل کی ممبری سے ممتاز ہوے - آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین
آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۲ء مین خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ہوڑا -
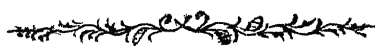
خدا بخش - مولوی - خان بہادر - آپ نے عرصۂ دراز تک گورنمنٹ پلیڈری کے
نازک فرائض انجام دیے ہین - آپ کو خاص علمی ذوق ہے - پٹنہ مین آپ کا کتبخانہ ہندوستان
مین مشہور ہے - اسمین علوم مشرقیہ کی نادر و نایاب قلمی کتابین بکثرت ہین - آپ کچھ زمانہ تک
حیدر آباد دکن مین چیف جسٹس بھی رہ چکے ہین - آپ کی اعلیٰ خدمات سلطنت کے جلدو مین

آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت پٹنہ۔

عبد الرحمان۔ اے۔ ایف۔ ایم۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ خان بہادر۔ آپ نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ملازمت انگریزی اختیار کی۔ یکم جنوری ۱۹۰۷ء کو خفیفہ کی ججی پر ممتاز ہوے آپ دار المجانین کلکتہ کے معائن بھی ہین۔ آپ کی اعلیٰ خدمات گورنمنٹ کے جلد وین سلطنت انگلشیہ نے آپ کو ۱۸۹۸ء مین خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

ولایت حسین۔ مولوی شمس العلما۔ آپ مدرسہ کلکتہ کے سکنڈ مولوی ہین آپ کو عالمانہ فضیلت رکھنے کی وجہ سے گورنمنٹ نے ۱۸۹۸ء مین شمس العلما کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

اشرف علی۔ مرزا شمس العلما۔ آپ ہگلی کالج کے پروفیسری کے منصب پر ممتاز ہین۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کے علمی تبحر کے لحاظ سے آپ کو ۱۸۹۸ عیسوی مین شمس العلما کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت کلکتہ و ہگلی۔
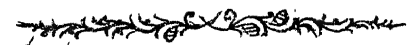
نولن بہاری سرکار۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ کی ملکی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو ۱۹۰۰ء مین قیصر ہند درجہ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

رام ناتھ گھوش۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ کی خدمات ملکی کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو ۱۹۰۱ء مین تمغۂ قیصر ہند درجہ دوم مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

منشی نول کشور سی-آئی-ای-مرحوم

آپ کا زادبوم بستوئی ضلع علیگڈھ تھا-آپ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوے تھے-
جدوالا تبار راے بالمکند آگرہ مین ضلع کے خزانچی تھے-منشی نولکشور اپنے والد منشی جمنا پرشاد
کے دوسرے بیٹے تھے-منشی صاحب نے ابتدائی تعلیم وطن مین پائی اور اُسکی تکمیل آگرہ
مین کی-اخبار اور کتب بینی کا آپکو ابتدا ہی سے شوق تھا-چنانچہ آپ نے سولھوین سال
کالج چھوڑکر ایک اخبار نکالا-اُس زمانہ مین منشی ہرسکھ راے مالک کوہ نور کو مطبع کے کامون
کے لیئے ایک شخص کی ضرورت ہوئی-اُنھون نے اِس بارہ مین اپنے برادر مکرم راے
لچھمن لال مرحوم سب جج کو جو اُسوقت آگرہ کے منصف تھے تحریر کیا اور راے صاحب نے
منشی صاحب کو لاہور بھیجدیا منشی صاحب نے کچھ عرصہ تک مطبع کوہ نور کی ملازمت
کی اور غدر ۱۸۵۷ء کے بعد لکھنؤ چلے آئے-منشی ہرسکھ راے کو منشی صاحب کی لائقانہ
خدمات بہت پسند آئین-منشی صاحب نے ۱۸۵۸ء مین اپنا ذاتی مطبع لکھنؤ مین جاری کیا-
کرنل ایبٹ صاحب کمشنر انکے حامی و مربی تھے-ابتداءً آپکا مطبع مہاراجہ مان سنگھ کی کوٹھی
مین تھا-جسطرح منشی صاحب سرکاری خدمات کی انجام دہی مین مصروف و منہمک رہتے تھے
اسی طرح اُنکو اپنے ملک کی دیسی زبانون کی ترقی کا بہت بڑا خیال تھا-آپ نے سرکاری
کام کے ساتھ ساتھ سنسکرت-عربی-فارسی اُردو اور ہندی کی بہت سی کتابین طبع کین-

اور آپکی اولوالعزمی سے ہندوستان کے ہر گھر مین آپکے مطبع کی چھپی ہوئی کتابین پہونچ گئین منشی صاحب نے صدہا کتابین جو قریب قریب معدوم ہو چلی تھین بصرف کثیر چھپوائین اور نہایت ارزان قیمت پر فروخت کین - رامائن اور قرآن مجید کے متعدد ایڈیشن بارہا طبع ہوے اور یہ کتابین یہانتک ارزان کردی گئین کہ غریب سے غریب گھر مین ان متبرک صحائف کی کئی کئی جلدین نظر آنے لگین - ہندوؤن اور مسلمانون کی مذہبی کتب کی اشاعت کو یہانتک ترقی ہوئی کہ تمام ایشیائی ممالک حتی کہ یورپ مین بھی مطبع نولکشور کی کتابین ملتی ہین - منشی صاحب نے اپنی زندگی مین چارہزار سے زیادہ مختلف کتابین شائع کین اور اہل ملک کے خیالات مین رفعت اور بلندی پیدا کرنے کے لیے منشی صاحب نے ٹاڈ راجستان - سوانح عمری لارڈ لارنس - عہدنامجات ہند - تاریخ مصر اور اس قسم کی صدہا دیگر تاریخون کے ترجمے اور علمی مذاق کی کتابین شائع کین - تاریخ روس مصنفہ سرڈانلڈ میکنزی والس کو صرف اُردو ہی زبان مین شائع نہین کیا بلکہ فارسی - ہندی - بنگلہ اور گورکھی زبانون مین بھی اس کتاب کو چھپوا کر اہل ملک کو معتد بہ فائدہ پہونچایا - اپنے اہل وطن کو فرمانرواؤن کے خیالات سے ماہر کرنے کے لیے منشی صاحب نے اکثر ویسراؤن اور لفٹننٹ گورنرون کی تقریرون کے ترجمے بھی شائع کیے اور اُن ترجمون کے ذریعہ سے اُردو زبان مین ایک علمی روح پھونکدی - ان تراجم مین ایک قابل قدر ترجمہ علاج برمحل ہے جو فن جراحی مین ایک لاثانی کتاب ہے اور باجازت خاص اعلیحضرت قیصرہ مرحومہ کے چھاپی گئی ہے - فن طب مین بوعلی سینا کا قانون عربی سے اُردو مین ترجمہ ہوا جسکی کئی جلدین ہین - فسانہ آزاد جو فسانہ نگاری کے فن کا ایک بے مثل نمونہ ہے منشی صاحب کی قدردانی اور سرپرستی مین طبع ہوا تھا سنہ ۱۸۸۰ء مین نولکشور پریس مین ایک امریکن آئے تھے انھون نے مطبع کے متعلق جو خیالات امریکہ کے ایک نامی اخبار مین ظاہر کیے تھے وہ ذیل مین قلمبند کیے جاتے ہین - اس سے ظاہر ہوگا کہ

منشی صاحب اپنے ملک کی دونون عظیم جماعتون کی خدمت مین اس سرگرمی اور بے تعصبی سے مصروف تھے کہ لوگ انھین یہ نہین کہہ سکتے تھے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان

"ہندوستان کے باشندے جلد جلد مغربی طریقے اختیار کرتے جاتے ہین اور قدیم مذاہب کے بیدار کرنے والون مین ایک منشی نولکشور کا چھاپہ خانہ ہے۔ اس مطبع سے تمام جزیرہ نماے ہندوستان کو کتابین جاتی ہین۔ منشی نولکشور ایک عالی دماغ اور بلند حوصلہ شخص اور پبلیشر کی حیثیت سے بالکل بے تعصب ہین اور گو* انکے مطبع مین اسلامی مذہبی کتابین بہت کثرت سے طبع ہوتی ہین لیکن وہ برہمنون اور بودھ مت والونکی کتابین بھی ایسی مستعدی سے شائع کرتے ہین جس مستعدی سے اسلامی کتب اور رسالے چھاپتے اور کم قیمت پر فروخت کرتے ہین۔ مطبع منشی نولکشور حضرت گنج کے متعلق بیشمار عمارتین ہین جو ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہین اور صدہا آدمی ہر طرف اپنے اپنے کامون مین مصروف نظر آتے ہین۔ مطبع مین نہ صرف ہندوستان بلکہ ٹرکی۔ افغانستان۔ عرب اور یورپ سے فرمایشین آتی ہین۔ اِس مطبع کا رقبہ اسقدر بڑا ہے کہ یورپ مین اسکی قیمت پانچ لاکھ ڈالر† سے کم نہوگی۔ منشی نولکشور ایک ایسے ہوشیار شخص ہین کہ ولایت سے ٹایپ تک نہین منگواتے بلکہ حروف ڈھالنے کا ایک ایسا کرتب سیکھ لیا ہے کہ خود تیار کرا لیتے ہین۔ اِس بڑے کارخانہ کا بہت بڑا کام پتھرون سے ہوتا ہے۔ پریسون کے چلنے کے متعدد کمرے ہین۔ ہم نے ایک کمرے مین اٹھ پریس شمار کیے جو ہاتھونسے چلائے جاتے تھے اور ہر شخص کو اپنے اپنے کام مین مصروف پایا۔ پتھرون کی تعداد بیشمار تھی جنکے چالان جرمن وغیرہ سے برابر چلے آتے ہین۔ المپائٹن واقع پیرس کے کارخانہ کی طرح کارخانہ نولکشور مین تالیف و تصنیف کا بہت بڑا کام کارخانہ کے اندر ہی ہوتا ہے۔ اس کارخانہ کا گودام عجائبات

* صاحب موصوف منشی نولکشور مرحوم کو مسلمان سمجھتے تھے۔

† ڈالر اڑھائی روپیہ کا ہوتا ہے۔

سے ہے۔ اس مطبع مین بارہ سو آدمیون سے کم نہین ہین"۔
اس کے بعد منشی صاحب نے اور بھی اصلاحین کین پہلے بہت سا کام دستی پریسون سے ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے مگر انکے علاوہ بیس بڑی بڑی مشین ہین جو انجن سے چلتی ہین۔ منشی صاحب نے مطبع جاری کرنے کے بعد اودھ اخبار جاری کیا جو ابتدائً ہفتہ مین ایک اور دو اور تین بار شائع ہوتا تھا مگر کچھ دنون بعد روزانہ شائع ہونے لگا۔ اس اخبار کو جاری ہوے چالیس برس سے زیادہ ہوے جو بفضلہ تعالی اب تک اسیطرح جاری ہے۔ اس اخبار نے غدر کے نازک زمانہ کے بعد سے اہل ملک کی جو خدمت شروع کی ہے اُسکا گورنمنٹ عالیہ اور ملک نے وقتاً فوقتاً اعتراف کیا ہے۔ پرویٹ کارخانون کے مالکون مین منشی صاحب اُن طیب نفس بزرگوارون مین سے تھے جو اپنے ملازمون کی خدمات کی داد دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہین تقریباً پانسو روپیہ ماہوار بطور پنشن کے قدیم ملازمون اور اُنکی بیویون کو دیا جاتا تھا جو اب بھی بدستور دیا جاتا ہے منشی صاحب کو جسطرح اشاعت علوم کا خیال تھا اسیطرح ملکی خدمات مین بھی وہ ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ آپ نے کئی فنڈون مین بیس بیس ہزار روپیہ یکمشت چندہ دیا ہے آپ نے پندرہ مختلف انجمنون مین اپنے کارخانہ کی کل مطبوعہ کتب کی ایک ایک جلد عطا کی ہے۔ ان کتب خانون کی مجموعی قیمت چار چار ہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔ منشی صاحب کو حرف و صنائع سے کمال دلچسپی تھی چنانچہ لکھنؤ پیپر مل کمپنی آپکی مساعی کی شاہد صادق ہے۔ منشی صاحب آنریری مجسٹریٹ ممبر مینونسپل کمیٹی۔ جیل کے آنریری انسپکٹر اور الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو تھے ۱۸۸۸ء مین منشی صاحب کو گورنمنٹ عالیہ نے انکی پبلک خدمات کے صلہ مین ۔سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ منشی صاحب نے ۱۹۔ فروری ۱۸۹۵ عیسوی کی شب کو دفعتہً واحدۃً انتقال فرمایا۔

عملۂ تالیف و ترتیب

یہ کتاب اُس وقت تک نامکمل رہیگی جب تک مین مطبع کے اُن معاونون اور افسرون کا شکریہ ادا نہ کرلون جنھون نے مجکو اِس کتاب کی تالیف و ترتیب اور طبع اور تیاری مین بیش بہا مدد دی جنکے گروپ بھی اس کتاب مین شامل ہین سب سے اول مجکو منشی جالپا پرشاد سکرٹری و ایڈیٹر اودھ اخبار کا مشکور ہونا چاہیے جنھون نے سوانح عمریون کی تہذیب و ترتیب اور صلاح مین بہت بڑا حصہ لیا اور اپنے قابلانہ مشورون سے نہایت قیمتی اعانت دی منشی احمد علی کامل جنکا تعلق اودھ اخبار سے ہے ابتدا سے سوانح عمریون کی تلخیص اور ترتیب کے کام مین شریک کیے گئے اور انھون نے اپنا فرض نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ عرصہ ہوا آپ رسالہ جام جم اور اخبار زندہ دل کے ایڈیٹر تھے۔ ان کے علاوہ پروفیسر مرزا محمد ہادی بی۔اے منشی انتظار علی بی۔اے۔ اور منشی احد علی بی۔اے۔ نے انگریزی سوانح عمریون کے ایک بہت بڑے حصہ کا ترجمہ اور اقتباس کیا۔

عملۂ طبع و صحت وغیرہ

انطباع صحیفۂ زرین کا کام بابو رام کشور بھارگو۔ بی۔اے۔ جنرل منیجر مطبع کی عام نگرانی اور اہتمام مین ہوا۔ اس کتاب کی عاجلانہ اشاعت آپکی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ طبع تصاویر کا انتظام اُنکے اسسٹنٹ بابو کدار ناتھ نے کیا بابو دھیان سنگھ سپرنٹنڈنٹ اودھ اخبار کو دفتر کا انتظام سپرد تھا اور اس مشکل کام کو اُنھون نے نہایت محنت اور لیاقت سے انجام دیا بابو امراؤ لال منیجر بک ڈپو۔ ایک لائق افسر ہین آپ نے علاوہ دیگر فرائض کے اس کتاب کی جلدبندی کا انتظام کیا تصویرون

کی تیاری کا کام مسٹر سی۔ ٹی آنٹنی کے سپرد تھا آپ نے اس کار اہم کو حتی الوسع کامل احتیاط اور ہوشیاری سے پورا کیا۔ منشی چندی پرشاد کا تعلق رسل ورسائل اور خط وکتابت سے تھا آپ نے اپنے مفوضہ فرائض کو اس لیاقت اور خوبی سے انجام دیا جو بہت کچھ قابل تعریف وتوصیف ہے۔ منشی عنایت حسین مطبع کے منصرم ہین آپکا تعلق نہایت قدیم ہے۔ چھپائی کے فن مین آپ کو کامل دستگاہ ہے اور اس کام کو آپ نے اسی مطبع مین سیکھا ہے۔ صحیفہ زرین کی چھپائی اور پلیٹ ہاے تصاویر کی ترتیب مین آپ نے کمال محنت اور عرق ریزی کی۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا جب ہز آنر سر جی۔ ڈی۔ لاٹوش صاحب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک متحدۂ آگرہ واودھ نے مطبع مین قدم رنجہ فرمایا تھا تو آپ نے ہز آنر و پارٹی کو چھپائی کے متعلق جربہ کی صنعت کا ایک دلچسپ نمونہ دکھا کر نہایت محظوظ کیا تھا۔ آپکو شاعری کا بھی شوق ہے۔ عنایت تخلص کرتے ہین اور سید عباس حسن فصاحت سے تلمذ حاصل ہے۔ مولوی عبد القدیر عملۂ صحت کے افسر ہین آپ ایک عالم شخص ہین اور دیوبند آپ کا قدیم مسکن وموطن ہے شیخ حسین فدا۔ خاندانی خوشنویس اور اس فن کے مسلم الثبوت اُستاد ہین۔ آپ کی لکھی ہوئی نسخ ونستعلیق کتابین تمام ہندوستان مین پھیلی ہوئی ہین۔ مطبع سے آپ کا تعلق نہایت قدیم ہے آپ نے صحیفۂ زرین کی کتابت مین بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ فدا تخلص کرتے ہین منشی شمس الدین اعجاز رقم فن خطاطی کے مسلم الثبوت اُستاد ہین۔ آپ کی لکھی ہوئی کئی کتابین سنگ چسپیدہ مطبع مین موجود ہین۔ مولوی تصدق حسین رضوی متخلص بہ عاشق آپ ایک مشہور بزرگ ہین۔ مذہب امامیہ کے متعلق آپکی درست کردہ تحفۃ العوام جسمین آپنے صدہا کارآمد چیزین اضافہ کی ہین اور آپکی تالیف لغات کشوری نہایت مقبول کتابین ہین۔ شاعری مین بھی آپکا مذاق نہایت اعلیٰ ہے۔ صحیفۂ زرین کے پروفون کی صحت کا کام آپ کے سپرد تھا۔ منشی وزیر علی انجم ایک نازک خیال شاعر ہین اور شاعری کے علاوہ فنون

لطیفہ کی شاخ مصوری مین آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ صحیفۂ زرین مین مصوری کے متعلق بہت سا کام آپ نے انجام دیا۔ سید مصطفےٰ عرف یعقوب مسیح آپ اصلاح سنگ اور معکوس نویسی مین فرد ہین۔ آپنے اس کتاب کے پتھرون کی اصلاح نہایت محنت اور لیاقت سے سرانجام کی ہے۔ مسیح آپ کا خاندانی لقب ہے۔

اب مجھے صرف اسقدر اور کہنا ہے کہ جس کاغذ پر صحیفۂ زرین طبع ہوا ہے وہ ایرانڈیا (کویر) پیپرمل کا بنا ہوا ہے جسکی بنیاد جناب منشی نولکشور مرحوم نے ڈالی تھی۔